۲۲ سو منتخب احادیث مبارکہ کی شہرۂ آفاق کتاب کا مکمل سلیس اردو ترجمہ اور حواشی

الجامع الصحیح للامام المسلم

الامام الحافظ ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری م ۲۶۱ھ

جلد سوم

اردو ترجمہ۔ فوائد و تشریحات:

مولانا عابد الرحمٰن صدیقی کاندھلوی

جدید حواشی از فتح الملہم و تکملہ فتح الملہم

حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب فاضل تخصص فی الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

تقریظ

مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی دامت برکاتہم

مفتی و استاذ الحدیث جامعہ دار العلوم کراچی

صحیح مسلم شریف
مترجم
عربی
اردو
جلد سوم

۲۲ ہزار منتخب احادیث مبارکہ کی شہرۂ آفاق کتاب کا مکمل سلیس اردو ترجمہ اور حواشی

صحیح مسلم شریف

مترجم ○ عربی اردو

الجامع الصحیح للامام المسلم

الامام الحافظ ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری م ۲۶۱ھ

جلد سوم

اردو ترجمہ۔ فوائد و تشریحات:

مولانا عابد الرحمٰن صدیقی کاندھلوی

جدید حواشی از فتح الملہم و تکملۂ فتح الملہم

حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب فاضل تخصص فی الافتا جامعہ دار العلوم کراچی

تقریظ

مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی دامت برکاتہم
مفتی و استاذ الحدیث جامعہ دار العلوم کراچی

ادارۂ اسلامیات
لاہور۔ کراچی
پاکستان

نام کتاب

صحیح مسلم شریف

نام مصنف

الامام الحافظ ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیریؒ م ۲۶۱ھ

اشاعت اول
ربیع الاول ۱۴۲۸ھ، اپریل ۲۰۰۷ء

ادارہ اسلامیات
پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

۱۴- دینا ناتھ مینشن، مال روڈ، لاہور فون ۷۳۲۴۴۱۲ فیکس ۷۳۲۴۷۸۵-۴۲-۹۲+
۱۹۰- انارکلی، لاہور- پاکستان.........فون ۷۲۴۳۹۹۱-۷۳۵۳۲۵۵
موھن روڈ، چوک اردو بازار، کراچی- پاکستان......فون ۲۷۲۲۴۰۱

ملنے کے پتے
ادارۃ المعارف، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر۱۴
مکتبہ دار العلوم، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر۱۴
ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، چوک لسبیلہ، کراچی
دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی نمبر۱
بیت القرآن، اردو بازار، کراچی نمبر۱
بیت العلوم، نابھہ روڈ، لاہور

فہرست مضامین صحیح مسلم شریف مترجم اُردو جلد سوم

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

كِتَابُ الْاَمَارَةِ

(١) بَاب النَّاسُ تَبْعٌ لِقُرَيْشٍ وَالْخلافَةُ فِيْ قُرَيْشٍ *

باب (۱) لوگ خلافت میں قریش کے تابع ہیں۔

١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِيَانِ الْحِزَامِيَّ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ و قَالَ عَمْرٌو رِوَايَةً النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ لِكَافِرِهِمْ *

۱۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، قتیبہ بن سعید، مغیرہ حزامی (دوسری سند) زہیر بن حرب، عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ لوگ اس معاملہ (حکومت و خلافت) میں قریش کے تابع ہیں، مسلمان ان کے قریش کے مسلمانوں کے اور کافران کے قریش کے کافروں کے تابع ہیں۔

٢ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ *

۲۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان چند مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں۔ چنانچہ چند احادیث بیان کیں اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ اس امر میں قریش کے تابع ہیں، مسلمان قریش کے مسلمانوں کے اور کافر قریش کے کافروں کے تابع ہیں۔

٣ - وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

۳۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، روح، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگ خیر اور شر میں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ *

قریش کے تابع ہیں۔(۱)

٤- وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اثْنَانِ *

۴۔ احمد بن عبداللہ یونس، عاصم بن محمد، بواسطہ اپنے والد، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ امر (خلافت) قریش ہی میں رہے گا۔ یہاں تک کہ لوگوں میں دو ہی آدمی باقی رہ جائیں۔

٥- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ح و حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ الطَّحَّانَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَا يَنْقَضِي حَتَّى يَمْضِيَ فِيهِمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ بِكَلَامٍ خَفِيَ عَلَيَّ قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ *

۵۔ قتیبہ بن سعید، جریر، حصین، جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے (دوسری سند) رفاعہ بن ہیثم، خالد بن عبداللہ الطحان، حصین، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپؐ نے فرمایا یہ خلافت تام نہ ہوگی جب تک کہ اس میں بارہ خلفاء نہ ہو جائیں، پھر آپؐ نے آہستہ سے کچھ فرمایا۔ میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ آپؐ نے کیا فرمایا، انہوں نے کہا کہ آپؐ نے یہ فرمایا ہے کہ سب قریش ہی میں ہوں گے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کسی نے اس کے خلاف نہیں کیا، صحابہ کرامؓ کے زمانہ سے لے کر آج تک خلافت قریش ہی میں ہے اور اسی پر تمام اہل اسلام کا اجماع ہے، اور ان بارہ خلیفوں سے خلافت عامہ مراد ہے اور پھر بارہ میں انحصار نہیں اور خلافت نبوت بفرمان اقدس تیس سال رہی، اور اس میں امام حسنؓ سمیت پانچ خلیفہ ہوئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

٦- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمُ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا ثُمَّ

۶۔ ابن ابی عمر، سفیان، عبدالملک بن عمیر، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمارہے تھے کہ ہمیشہ لوگوں کا کام چلتا رہے گا، یہاں تک کہ ان کی حکمرانی بارہ آدمی کریں (۲)،

---

(۱) خلیفہ کے لئے قریشی ہونا ضروری ہے یا نہیں؟ یہ مسئلہ اہل علم اور فقہاء کے مابین مختلف فیہ رہا ہے۔ اتنی بات طے ہے کہ خلافت کی شرائط جب کسی قریشی میں پائی جائیں تو وہی خلافت کا سب سے زیادہ اہل ہوگا اور اگر قریشی میں یہ شرائط نہ پائی جائیں کسی غیر قریشی میں پائی جائیں تو وہ غیر قریشی ہی خلافت کا اہل ہوگا۔

(۲) ان بارہ خلفاء سے کون مراد ہیں؟ احادیث میں تو تعیین نہیں ہے شراح حدیث کے اقوال مختلف ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فوراً بعد کے بارہ خلفاء مراد ہیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ آخری زمانہ میں یعنی قیامت سے پہلے یہ بارہ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَتْ عَلَيَّ فَسَأَلْتُ أَبِي مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ *

پھر آپؐ نے آہستہ سے ایک بات کہی جو میں نے نہیں سنی، پھر میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ آپؐ نے کیا فرمایا ہے، انہوں نے کہا کہ یہ فرمایا کہ سب قریش میں سے ہوں گے۔

٧- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا *

۷۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، سماک، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت کرتے ہیں، باقی اس میں یہ نہیں ہے کہ برابر یہ کام چلتا رہے گا۔

٨- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً لَمْ أَفْهَمْهَا فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ فَقَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ *

۸۔ ہداب بن خالد ازدی، حماد بن سلمہ، سماک بن حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے، بارہ خلیفوں کی خلافت تک ہمیشہ اسلام غالب رہے گا، پھر آپؐ نے ایک بات فرمائی، جسے میں نہیں سمجھا، میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ آپؐ نے کیا فرمایا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ فرمایا کہ سب قریش میں سے ہوں گے۔

٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ أَفْهَمْهُ فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ فَقَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ *

۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، داؤد، شعبی، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام ہمیشہ بارہ خلیفوں تک غالب رہے گا پھر آپؐ نے ایک بات فرمائی، جسے میں نہیں سمجھ سکا، میں نے اپنے والد سے کہا، کیا فرمایا، وہ بولے یہ کہا کہ سب قریش میں سے ہوں گے۔

١٠- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

۱۰۔ نصر بن علی جہضمی، یزید بن زریع، ابن عون (دوسری سند) احمد بن عثمان نوفلی، ازہر، ابن عون، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا اور میرے ساتھ میرے والد بھی تھے، آپؐ نے فرمایا یہ دین بارہ خلیفوں کی خلافت تک ہمیشہ غالب

(بقیہ گزشتہ صفحہ) عادل خلفاء ہوں گے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ ابتداء اسلام سے لے کر قرب قیامت تک کے بارہ نامور عادل خلفاء مراد ہیں۔ ان اقوال میں اتنی بات طے ہے کہ اس سے شیعوں کے بارہ امام بہر حال مراد نہیں کیونکہ حدیث میں بارہ حکام یا خلفاء کا ذکر ہے جبکہ شیعوں کے مزعومہ بارہ اماموں میں سے اکثر کو خلافت یا حکومت نہیں مل سکی۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِي أَبِي فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ عَزِيزًا مَنِيعًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً فَقَالَ كَلِمَةً صَمَّنِيهَا النَّاسُ فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ *

اور مضبوط رہے گا، پھر آپؐ نے کچھ ارشاد فرمایا، جو لوگوں نے مجھے سننے نہیں دیا، میں نے اپنے والد سے پوچھا، کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا، یہ فرمایا کہ سب قریش میں سے ہوں گے۔

١١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَعِيلَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلَامِي نَافِعٍ أَنْ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جُمُعَةٍ عَشِيَّةَ رُجِمَ الْأَسْلَمِيُّ يَقُولُ لَا يَزَالُ الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْ يَكُونَ عَلَيْكُمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عُصَيْبَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَفْتَتِحُونَ الْبَيْتَ الْأَبْيَضَ بَيْتَ كِسْرَى أَوْ آلِ كِسْرَى وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ فَاحْذَرُوهُمْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِذَا أَعْطَى اللَّهُ أَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ *

۱۱۔ قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، حاتم بن اسماعیل، مہاجر بن مسمار، حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا اور اپنے غلام نافع کے ہاتھ روانہ کیا کہ مجھ سے بیان کریں جو آپؐ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، چنانچہ انہوں نے مجھے لکھا کہ میں نے جمعہ کی شام کو جس دن ماعز اسلمی رجم کئے گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا کہ یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو، یا تم پر بارہ خلیفہ ہوں اور سب کے سب قریش میں سے ہوں، اور نیز میں نے سنا آپؐ فرمارہے تھے کہ مسلمانوں کی ایک قلیل جماعت کسریٰ کے سفید محل کو فتح کرے گی(۱)، اور میں نے سنا آپؐ فرمارہے تھے کہ قیامت کے قریب جھوٹے پیدا ہوں گے تو ان سے بچنا اور سنا فرمارہے تھے کہ جب اللہ تم سے کسی کو دولت عطا کرے تو پہلے اپنے اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرے اور نیز میں نے سنا کہ میں تمہارا حوض کوثر پر پیش خیمہ ہوں گا۔

١٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ سَمُرَةَ الْعَدَوِيِّ حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَرَ

۱۲۔ محمد بن رافع، ابن ابی فدیک، ابن ابی ذئب، مہاجر بن مسمار، عامر بن سعد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے ابن سمرہ عدویؓ کی طرف اپنے غلام کو بھیجا کہ ہم سے بیان فرمائیے، جو آپؐ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، تو انہوں نے کہا میں نے آپؐ سے سنا فرمارہے تھے اور حاتم کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

(۱) یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور آپ کی اخبار صادقہ میں سے ایک ہے آپ نے جس طرح خبر دی تھی بعد میں اسی طرح فتح ہوئی اور یہ فتح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ہوئی تھی۔

نَحْوَ حَدِيثِ حَاتِمٍ *

(٢) بَاب الِاسْتِخْلَافِ وَتَرْكِهِ *

باب (۲) خلیفہ کا انتخاب اور عدم انتخاب۔

١٣- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَضَرْتُ أَبِي حِينَ أُصِيبَ فَأَثْنَوْا عَلَيْهِ وَقَالُوا جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَقَالَ رَاغِبٌ وَرَاهِبٌ قَالُوا اسْتَخْلِفْ فَقَالَ أَتَحَمَّلُ أَمْرَكُمْ حَيًّا وَمَيِّتًا لَوَدِدْتُ أَنَّ حَظِّي مِنْهَا الْكَفَافُ لَا عَلَيَّ وَلَا لِي فَإِنْ أَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ وَإِنْ أَتْرُكْكُمْ فَقَدْ تَرَكَكُمْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ حِينَ ذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ *

۱۳۔ ابو کریب، محمد بن علاء، ابواسامہ، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے والد (حضرت عمرؓ) جب زخمی ہوئے تو میں ان کے پاس تھا، حاضرین نے ان کی تعریف کی، اور فرمایا جزاک اللہ خیراً، انہوں نے کہا کہ لوگ مجھ سے امیدوار بھی ہیں اور ڈرتے بھی ہیں۔ میں اللہ کی رحمت کا امیدوار ہوں اور اس کے عذاب سے ڈرتا بھی ہوں۔ لوگوں نے کہا آپؓ کسی کو خلیفہ کر جائیے، وہ بولے کہ میں تمہارا زندگی میں اور مرنے کے بعد بھی بوجھ اٹھاؤں، میں چاہتا ہوں کہ خلافت سے مجھے اتنا ہی ملے کہ نہ مجھ پر کوئی وبال ہو اور نہ مجھے کچھ ثواب ہو، اور اگر میں کسی کو خلیفہ کر جاؤں تو یہ ہو سکتا ہے کیونکہ جو مجھ سے بہتر تھے یعنی ابو بکرؓ وہ مجھے خلیفہ کر گئے، اور اگر میں کسی کو خلیفہ نہ کروں تو بھی ٹھیک ہے، کیونکہ جو مجھ سے بہتر تھے، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ (علانیہ) کسی کو خلیفہ نہیں کر گئے۔ عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا تو مجھے یقین ہو گیا کہ وہ کسی کو خلیفہ نہیں کریں گے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کا اجماع ہے کہ خلیفہ جس وقت انتقال کرنے لگے تو اسے درست ہے کہ کسی کو خلیفہ کر دے یا ویسے ہی مسلمانوں کی رائے پر چھوڑ دے اور اس بات پر بھی اجماع ہے کہ خلیفہ کر دینے سے خلافت صحیح ہو جاتی ہے اور خلافت کو جماعت کے اوپر چھوڑنا بھی باجماع اہل اسلام صحیح ہے اور مسلمانوں پر ایک خلیفہ کا تقرر کرنا واجب اور ضروری ہے۔ واللہ اعلم۔

١٤- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ إِسْحَقُ وَعَبْدٌ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَتْ أَعَلِمْتَ أَنَّ أَبَاكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ قَالَ قُلْتُ مَا كَانَ لِيَفْعَلَ قَالَتْ

۱۴۔ اسحٰق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، سالم، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت حفصہؓ کے پاس گیا، انہوں نے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے باپ کسی کو خلیفہ نہیں کریں گے، میں نے کہا ایسا نہیں کریں گے انہوں نے کہا، وہ ایسا کریں گے، میں نے قسم کھالی کہ میں اس بارے میں ان سے گفتگو کروں گا، پھر میں خاموش رہا اور دوسرے دن صبح کو بھی

إِنَّهُ فَاعِلٌ قَالَ فَحَلَفْتُ أَنِّي أُكَلِّمُهُ فِي ذَلِكَ فَسَكَتُّ حَتَّى غَدَوْتُ وَلَمْ أُكَلِّمْهُ قَالَ فَكُنْتُ كَأَنَّمَا أَحْمِلُ بِيَمِينِي جَبَلًا حَتَّى رَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَأَلَنِي عَنْ حَالِ النَّاسِ وَأَنَا أُخْبِرُهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَهُ إِنِّي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ مَقَالَةً فَآلَيْتُ أَنْ أَقُولَهَا لَكَ زَعَمُوا أَنَّكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ وَإِنَّهُ لَوْ كَانَ لَكَ رَاعِي إِبِلٍ أَوْ رَاعِي غَنَمٍ ثُمَّ جَاءَكَ وَتَرَكَهَا رَأَيْتَ أَنْ قَدْ ضَيَّعَ فَرِعَايَةُ النَّاسِ أَشَدُّ قَالَ فَوَافَقَهُ قَوْلِي فَوَضَعَ رَأْسَهُ سَاعَةً ثُمَّ رَفَعَهُ إِلَيَّ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَحْفَظُ دِينَهُ وَإِنِّي لَئِنْ لَا أَسْتَخْلِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْتَخْلِفْ وَإِنْ أَسْتَخْلِفْ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ قَدِ اسْتَخْلَفَ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ ذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَعْدِلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا وَأَنَّهُ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ *

ان سے تذکرہ نہیں کیا لیکن میرا حال (قسم کھانے کی وجہ سے) ایسا تھا کہ جیسے کوئی پہاڑ ہاتھ میں لئے ہوں۔ آخر میں لوٹا، اور ان کے پاس گیا انہوں نے لوگوں کا حال دریافت کیا، میں بیان کرتا رہا، پھر میں نے کہا کہ میں نے لوگوں سے ایک بات سنی تو قسم کھائی کہ آپ سے ضرور اس کا تذکرہ کروں گا، وہ کہتے ہیں کہ آپؓ کسی کو خلیفہ نہیں کریں گے اور اگر آپ کا اونٹوں یا بکریوں کا کوئی چرواہا ہو پھر وہ آپ کے پاس ان اونٹوں اور بکریوں کو چھوڑ کر چلا آئے تو آپ سمجھیں گے کہ اس نے ان جانوروں کو ضائع کر دیا تو لوگوں کی نگہبانی تو بہت ضروری ہے، میرے اس کہنے سے انہیں خیال ہوا اور کچھ دیر تک وہ سر جھکائے رہے، پھر میری جانب سر اٹھایا اور فرمایا، اللہ جل جلالہٗ اپنے دین کی حفاظت کرے گا، اور اگر میں کسی کو خلیفہ نہ کروں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی (علانیہ) کسی کو خلیفہ نہیں کیا تھا، اور اگر میں خلیفہ کروں تو ابو بکرؓ نے خلیفہ کیا تھا، عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ خدا کی قسم جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کا ذکر کیا تو میں نے جان لیا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کسی کو نہیں کرنے والے، اور وہ خلیفہ نہیں کریں گے۔

(فائدہ) گو حضرت ابو بکر صدیقؓ کا فعل بھی خلاف شرع نہیں تھا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی زیادہ مقدم ہے اور مترجم کہتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے دونوں باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے بین بین طریقہ اختیار فرمایا کہ خلیفہ بھی مقرر نہیں کیا اور ایک اعتبار سے خلیفہ کا تعین بھی فرما دیا۔

(٣) بَاب النَّهْيِ عَنْ طَلَبِ الْإِمَارَةِ وَالْحِرْصِ عَلَيْهَا *

باب (۳) امارت کی طلب اور حرص کی ممانعت۔

١٥ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ أُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ

۱۵۔ شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، حسن، عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، اے عبدالرحمٰن امارت کی درخواست مت کرو، کیونکہ اگر درخواست کے بعد تجھے ملی تو تیرے سپرد کر دی جائے گی (امداد خداوندی نہ ہو گی) اور اگر

أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا *

بغیر درخواست کے ملی تو تیری (منجانب اللہ) مدد کی جائے گی۔

١٦ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ ح و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ وَمَنْصُورٍ وَحُمَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ عَطِيَّةَ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَهِشَامِ بْنِ حَسَّانَ كُلُّهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ *

۱۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبداللہ، یونس، (دوسری سند) علی بن حجر سعدی، ہشیم، یونس، منصور، حمید (تیسری سند) ابو کامل جحدری، حماد بن زید، سماک بن عطیہ، یونس بن عبید، ہشام بن حسان، حسن، حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جریر کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

١٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِي عَمِّي فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمِّرْنَا عَلَى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّا وَاللَّهِ لَا نُوَلِّي عَلَى هَذَا الْعَمَلِ أَحَدًا سَأَلَهُ وَلَا أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ *

۱۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن علاء، ابو اسامہ، برید بن عبداللہ، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا، اور میرے ساتھ میرے دو چچا زاد بھائی تھے۔ ان میں سے ایک بولا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ملک اللہ نے آپ کو دیئے ہیں ان میں سے کسی ملک کی حکومت ہمیں دے دیجئے اور دوسرے نے بھی یہ کہا، (ا) آپؐ نے فرمایا، خدا کی قسم ہم کسی کو اس امر کا حاکم نہیں بناتے، جو اس حکومت کی درخواست کرے اور نہ اس کو جو اس کی حرص کرے۔

١٨ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا قُرَّةُ ابْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي فَكِلَاهُمَا سَأَلَ

۱۸۔ عبداللہ بن سعید، محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید القطان، قرۃ بن خالد، حمید بن ہلال، ابو بردہ، ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ قبیلہ اشعر کے دو آدمی تھے، ایک میرے دائیں اور دوسرا بائیں اور دونوں نے حضورؐ سے کام کی درخواست کی، اور آپؐ مسواک فرما رہے تھے، آپؐ نے فرمایا، اے ابو موسیٰ، یا اے عبداللہ بن قیس، تم کیا کہتے ہو، میں نے کہا، قسم ہے اس

(ا) منصب امامت یا قضا یا کسی دوسرے منصب کو از خود مانگنا اور اس کا سوال کرنا نااہل کے لئے تو مطلقاً ممنوع ہے اور اس منصب کا اہل اگر حب مال یا حب جاہ کے لئے اس عہدے کو طلب کرتا ہے تو اس کے لئے بھی ممنوع ہے اور اگر وہ لوگوں میں اصلاح اور عدل کے لئے اور اس کام کے فضائل حاصل کرنے کے لئے سوال کرتا ہے خاص طور پر جبکہ وہ بلا شبہ دوسروں سے زیادہ اہل اور مستحق ہو تو پھر طلب کرنا جائز ہے۔

الْعَمَلَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَقَالَ مَا تَقُولُ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ قَالَ فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَطْلَعَانِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ قَالَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ وَقَدْ قَلَصَتْ فَقَالَ لَنْ أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ وَلَكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ فَبَعَثَهُ عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ أَتْبَعَهُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ قَالَ انْزِلْ وَأَلْقَى لَهُ وِسَادَةً وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوثَقٌ قَالَ مَا هَذَا قَالَ هَذَا كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ رَاجَعَ دِينَهُ دِينَ السَّوْءِ فَتَهَوَّدَ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ اجْلِسْ نَعَمْ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ثُمَّ تَذَاكَرَا الْقِيَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا مُعَاذٌ أَمَّا أَنَا فَأَنَامُ وَأَقُومُ وَأَرْجُو فِي نَوْمَتِي مَا أَرْجُو فِي قَوْمَتِي *

ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، ان دونوں نے اپنے دل کی بات مجھے نہیں بتائی اور میں نہیں سمجھ سکا کہ یہ آکر کام کی درخواست کریں گے، گویا کہ (اس وقت) میں آپؐ کی مسواک کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ہونٹ کے نیچے ٹھہری ہوئی تھی، آپؐ نے فرمایا، ہم اس کو یہ کام (حکومت) کبھی سپرد نہیں کرتے جو اس کی درخواست کرے لیکن تم جاؤ، اے ابو موسیٰ یا عبداللہ بن قیس، چنانچہ آپؐ نے مجھے یمن کا حکمران بنا کر بھیج دیا، اور میرے پیچھے معاذ بن جبل کو بھی روانہ کر دیا، جب معاذ وہاں پہنچے تو ابو موسیٰ نے فرمایا، اتریئے اور ایک گدا ان کے لئے بچھا دیا گیا، بیان کرتے ہیں کہ اس وقت ایک آدمی رسیوں میں جکڑا ہوا میرے پاس موجود تھا، معاذ نے کہا یہ کیا ہے؟ میں نے کہا یہ یہودی تھا اور مسلمان ہوا اور پھر اپنے برے دین کی طرف لوٹ آیا، اور یہودی ہو گیا، معاذ نے کہا کہ میں نہیں بیٹھوں گا، تاوقتیکہ یہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے فیصلے کے مطابق قتل نہ کیا جائے، میں نے کہا، اچھا بیٹھئے تو، معاذ بولے میں نہیں بیٹھوں گا۔ یہی اللہ اور اس کے رسولؐ کا فیصلہ ہے، تین مرتبہ یہی ہوا، پھر ابو موسیٰ نے حکم دیا، چنانچہ وہ قتل کیا گیا، اس کے بعد دونوں میں قیام اللیل کا تذکرہ ہونے لگا، معاذ بولے، میں تو رات کو سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں، اور جس چیز کا نماز کی حالت میں امیدوار ہوں، اسی کا اپنے سونے کی حالت میں امیدوار ہوں۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، مرتد کے قتل پر اہل اسلام کا اجماع ہے اب اس بات میں اختلاف ہے کہ اس سے توبہ کرائی جائے گی یا نہیں، تو جمہور علمائے سلف و خلف کا قول یہ ہے کہ توبہ کرائی جائے گی اور ابن قصار نے اس بات پر صحابہ کرامؓ کا اجماع نقل بھی نقل کیا ہے اور توبہ کرانا واجب ہے۔ اب فی الفور توبہ کرانی چاہئے اور ایک روایت میں ہے کہ تین دن کی مہلت دیں گے، یہی قول ہے، امام مالک، امام ابو حنیفہ اور شافعی واحمد کا۔ اور اپنے سونے میں بھی اسی چیز کا امیدوار ہوں، مطلب یہ کہ قوت حاصل کرنے کے لئے سوتا ہوں تاکہ نماز کی طاقت باقی رہے تو جس ثواب کی نماز کی حالت میں امید ہے اسی ثواب کی سونے کی حالت میں امید رکھتا ہوں۔

(٤) بَاب كَرَاهَةِ الْإِمَارَةِ بِغَيْرِ ضَرُورَةٍ *

باب (۴) بلا ضرورت طلب امارت کی کراہت۔

١٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ

۱۹۔ عبدالملک، شعیب، لیث بن سعد، یزید بن زریع، بکر بن

حَدَّثَنِي أَبِي شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ الْحَضْرَمِيِّ عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ الْأَكْبَرِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِي ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ ضَعِيفٌ وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا *

عمرو، حارث بن یزید حضرمی، ابن حجیرہ، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ مجھے عامل نہیں بناتے۔ آپؐ نے اپنا دست مبارک میرے شانے پر مارا، اور فرمایا، ابوذر تو کمزور ہے اور یہ امانت ہے، اور قیامت کے دن اس سے سوائے رسوائی اور شرمندگی کے اور کچھ نہیں ہے مگر جو اس کے حقوق ادا کرے اور جو ذمہ داریاں اس پر عائد ہیں انہیں پورا کرے(۱)۔

۲۰- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنِ الْمُقْرِئِ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا وَإِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي لَا تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ *

۲۰۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، مقری، عبداللہ بن یزید، سعید بن ابی ایوب، عبید اللہ بن ابی جعفر قرشی، سالم بن ابی سالم جیشانی، بواسطہ والد حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوذرؓ میں تجھے کمزور پاتا ہوں اور تیرے لئے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے کرتا ہوں، لہٰذا دو آدمیوں پر بھی امیر مت بن اور نہ یتیم کے مال کا متولی بن۔

(٥) بَاب فَضِيلَةِ الْإِمَامِ الْعَادِلِ وَعُقُوبَةِ الْجَائِرِ *

باب (۵) حاکم عادل کی فضیلت اور ظالم کی برائی۔

۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو بَكْرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللَّهِ عَلَى مَنَابِرَ

۲۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن نمیر، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار، عمرو بن اوس، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، انصاف کرنے والے اللہ عزوجل کے پاس پروردگار کے داہنی منبروں پر ہوں گے، اور اللہ رب العزت کے دونوں ہاتھ یمین (داہنے) ہیں اور یہ انصاف کرنے والے وہ حضرات ہیں جو حکم کرتے وقت انصاف کرتے

(۱) اس حدیث میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ جو شخص امارت اور قضا جیسی ذمہ داریاں پوری کرنے میں اپنے آپ کو کمزور پائے تو یہ ذمہ داریاں نہ لے اور یہ ذمہ داریاں قیامت کے دن رسوائی اور ندامت کا باعث اس شخص کے لئے ہوں گی جو ان کا اہل نہ ہو یا اہل تو ہو مگر انصاف نہ کرے۔ جو اہل بھی ہو اور پوری طرح انصاف بھی کرے تو اس کے لئے احادیث میں فضائل بیان ہوئے ہیں۔

مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلُوا *

ہیں، اور اپنے بال بچوں اور عزیز و اقارب میں، اور جو کام ان کے سپرد کیا جائے، ان میں انصاف کرتے ہیں، (اپنے اور بے گانے کا لحاظ نہیں کرتے)

(فائدہ) یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے، اس کا ذکر میں پہلے بھی کر چکا ہوں، کہ ان احادیث کے ظاہری معنے مراد نہیں ہوتے، بلکہ جیسا کہ اللہ رب العزت کی شان کے لائق و مناسب ہیں، اور یہی ہمارا اعتقاد ہے، اور بس اس میں کسی قسم کی تاویل کی ضرورت نہیں ہے، اور اعتقاد میں نہ کیفیت معلوم کرنے کی حاجت ہے، کیونکہ اس کی ذات تو لیس کمثلہ شئ ہے، بس ان صفات متشابہ کے بیان کرنے سے مقصد اتنا ہے کہ ان کے ذریعہ ہم اپنے خالق کو پہچان سکیں، اس کی شان اس سے برتر ہے، کہ کسی عقلی یا حسی شے کو اس پر قیاس کر سکیں، لیکن تقریب الی الفہم کے لئے ان کی زبان اور محاورات میں اس کا ذکر کر دیا جاتا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

٢٢- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ قَالَ أَتَيْتُ عَائِشَةَ أَسْأَلُهَا عَنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ مِمَّنْ أَنْتَ فَقُلْتُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ فَقَالَتْ كَيْفَ كَانَ صَاحِبُكُمْ لَكُمْ فِي غَزَاتِكُمْ هَذِهِ فَقَالَ مَا نَقَمْنَا مِنْهُ شَيْئًا إِنْ كَانَ لَيَمُوتُ لِلرَّجُلِ مِنَّا الْبَعِيرُ فَيُعْطِيهِ الْبَعِيرَ وَالْعَبْدُ فَيُعْطِيهِ الْعَبْدَ وَيَحْتَاجُ إِلَى النَّفَقَةِ فَيُعْطِيهِ النَّفَقَةَ فَقَالَتْ أَمَا إِنَّهُ لَا يَمْنَعُنِي الَّذِي فَعَلَ فِي مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَخِي أَنْ أُخْبِرَكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي بَيْتِي هَذَا اللَّهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ *

۲۲۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، حرملہ، عبدالرحمٰن بن شماسہ بیان کرتے ہیں، کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس کچھ پوچھنے کے لئے گیا، انہوں نے فرمایا، تو کن لوگوں میں سے ہے؟ میں نے کہا مصر والوں سے، انہوں نے کہا کہ تمہارے حاکم کا اس لڑائی میں کیا حال تھا۔ میں نے کہا۔ کہ ہم نے ان کی کوئی برائی نہیں دیکھی، ہم میں سے کسی کا اونٹ مر جاتا ہے تو وہ اسے اونٹ دیتے ہیں، اور غلام مر جاتا ہے تو غلام دے دیتے ہیں اور نفقہ کا محتاج ہوتا ہے تو نفقہ اور خرچ دے دیتے ہیں حضرت عائشہؓ نے فرمایا میرے بھائی محمد بن ابو بکرؓ کا جو حال ہوا، وہ مجھے اس بات کی اطلاع کر دینے سے نہیں روکتا، جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے کمرے میں سنا ہے، الٰہی جو میری امت میں سے کسی بھی شے کا والی اور حاکم ہو، اور وہ ان پر سختی کرے تو تو بھی ان پر سختی کر، اور جو شخص میری امت میں سے کسی چیز کا حاکم ہو، اور وہ ان پر نرمی کرے تو تو بھی ان پر نرمی کر۔

٢٣- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ حَرْمَلَةَ الْمِصْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۲۳۔ محمد بن حاتم، ابن مہدی، جریر بن حازم، حرملہ مصری، عبدالرحمن بن شماسہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

٢٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و

۲۴۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن رمح، لیث،

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ *

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ کہ تم میں سے ہر ایک حاکم ہے، اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا، لہٰذا جو لوگوں کا امیر ہے، اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال ہوگا، مرد اپنے گھر والوں کا محافظ ہے، اس سے ان کا سوال ہوگا، اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی اور بچوں کی نگران ہے، اس سے ان کا سوال ہوگا، اور غلام اپنے مالک کے مال کا راعی ہے اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا، آگاہ ہو جاؤ کہ تم میں سے ہر ایک حاکم ہے، اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق سوال ہوگا۔

(فائدہ) حتیٰ کہ جو مجرد ہے وہ اپنے نفس اور اعضاء کا محافظ ہے، اس سے ان کے متعلق باز پرس ہو گی۔

۲۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي الْقَطَّانَ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهَذَا مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ *

۲۵۔ ابو بکر بن شیبہ، محمد بن بشر، (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد (تیسری سند) ابن مثنیٰ، خالد بن حارث (چوتھی سند) عبیداللہ بن سعید، یحییٰ القطان، عبیداللہ (پانچویں سند) ابوالربیع، ابوکامل، حماد بن زید (چھٹی سند) زہیر بن حرب، اسماعیل، ایوب، (ساتویں سند) محمد بن رافع، ابن ابی فدیک، ضحاک بن عثمان (آٹھویں سند) ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، اسامہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے لیث کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، اور ابواسحاق بھی بواسطہ حسن بن بشر، عبداللہ بن نمیر، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے لیث عن نافع کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۶- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَعِيلَ

۲۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَدْ قَالَ الرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ *

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (دوسری سند) حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں باقی ابن شہاب زہری کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ آدمی اپنے باپ کے مال کا محافظ ہے، اور اس سے اس کی باز پرس ہو گی۔

٢٧ - وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمِّي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ سَمَّاهُ وَعَمْرُو ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْمَعْنَى *

۲۷۔ احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب، ابن وہب، عمرو بن حارث، بکیر، بسر بن سعید، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہی معنی میں حدیث روایت کرتے ہیں۔

٢٨ - وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ عَادَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ الْمُزَنِيَّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ مَعْقِلٌ إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ لِي حَيَاةً مَا حَدَّثْتُكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ *

۲۸۔ شیبان بن فروخ، ابوالاشہب، حسن بیان کرتے ہیں کہ عبیداللہ بن زیاد، معقل بن یسار کی عیادت کے لئے آئے، جس بیماری میں ان کا انتقال ہوا، معقل بولے کہ میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں، جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، اور اگر مجھے امید ہوتی کہ میں ابھی زندہ رہوں گا تو تم سے نہ بیان کرتا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرمارہے تھے کہ جسے اللہ نے کسی رعیت کا نگران بنایا ہو، اور پھر وہ اس حال میں مرے کہ اپنی رعایا کے حقوق میں خیانت کرنے والا ہو، تو اس پر جنت کو حرام کردے گا۔

٢٩ - وَحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ دَخَلَ ابْنُ زِيَادٍ عَلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَهُوَ وَجِعٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الْأَشْهَبِ وَزَادَ قَالَ أَلَّا كُنْتَ

۲۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریع، یونس، حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابن زیاد، معقل بن یسار کے پاس ان کی بیماری میں گئے، اور ابوالاشہب کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، اتنی زیادتی ہے کہ ابن زیاد نے کہا تم نے یہ حدیث

حَدَّثْتَنِي هَذَا قَبْلَ الْيَوْمِ قَالَ مَا حَدَّثْتُكَ أَوْ لَمْ أَكُنْ لِأُحَدِّثَكَ *

مجھے پہلے کیوں نہ بیان کی، انہوں نے کہا کہ میں نے نہیں بیان کی، یا میں تم سے کیوں بیان کرتا۔

۳۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ زِيَادٍ دَخَلَ عَلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ إِنِّي مُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ لَوْلَا أَنِّي فِي الْمَوْتِ لَمْ أُحَدِّثْكَ بِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ أَمِيرٍ يَلِي أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ إِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ *

۳۰۔ ابوغسان مسمعی، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن مثنی، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، ابوملیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد، معقل بن یسار کے پاس ان کی بیماری میں گیا، معقل بولے کہ میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں، اگر موت کی حالت میں نہ ہوتا تو ہرگز بیان (۱) نہ کرتا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ جو حاکم مسلمانوں کے کام کا ذمہ دار ہو، اور ان کے فائدے کی کوشش نہ کرے، اور ان کی خیر خواہی نہ کرے، تو وہ ان مسلمانوں کے ساتھ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

۳۱- وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنِي سَوَادَةُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ مَرِضَ فَأَتَاهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ يَعُودُهُ نَحْوَ حَدِيثِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلٍ *

۳۱۔ عقبہ بن مکرم عمی، یعقوب بن اسحاق، سوادہ بن ابی الاسود، ابوالاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ معقل بن یسار بیمار ہو گئے تو ان کے پاس عبید اللہ بن زیاد بیمار پرسی کرنے کے لئے آیا اور حسن عن معقل کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۳۲- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ فَقَالَ أَيْ بُنَيَّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ فَإِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ فَقَالَ لَهُ اجْلِسْ فَإِنَّمَا أَنْتَ مِنْ نُخَالَةِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَهَلْ كَانَتْ

۳۲۔ شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، حسن بیان کرتے ہیں کہ عائذ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے، وہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس گئے، اور فرمایا، بیٹا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ بدترین چرواہا ظالم بادشاہ ہے، لہٰذا تو ان میں سے نہ ہو، عبید اللہ بولا، بیٹھ جاؤ، تم بیٹھ جاؤ، تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی بھوسی تھی، انہوں نے کہا کہ کیا ان کے لئے بھوسی تھی، بھوسی تو بعد والوں اور غیر لوگوں میں ہے۔

(۱) حضرت معقل بن یسار نے یہ بات اس لئے ارشاد فرمائی کہ عبید اللہ بن زیاد کے بارے میں اندازہ تھا کہ انہیں نصیحت کرنا نفع مند نہیں ہوگا نیز اس کی طرف سے ضرر پہنچنے کا بھی اندیشہ ہے۔ دوسری طرف کتمان علم سے بھی ڈرتے تھے اور عبید اللہ بن زیاد کی موت قریب ہونے کی وجہ سے اس کی طرف سے ضرر کا امکان کم تھا اس لئے یہ ارشاد سنا دیا۔

لَهُمْ نُخَالَةٌ إِنَّمَا كَانَتِ النُّخَالَةُ بَعْدَهُمْ وَفِي غَيْرِهِمْ *

(فائدہ) یہ بھی ابن زیاد کی گستاخی تھی، جیسا انسان ہوتا ہے اسے دوسرے بھی ویسے ہی نظر آتے ہیں، صحابہؓ کی شان تو یہ ہے، اصحابی کالنجوم فبایهم اقتدیتم اهتدیتم رضی اللہ عنهم۔

(٦) بَاب غِلَظِ تَحْرِيمِ الْغُلُولِ *

باب (٦) مال غنیمت میں خیانت کرنا حرام سخت گناہ ہے۔

٣٣- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَذَكَرَ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ ثُمَّ قَالَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ *

٣٣۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، ابوحیان، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز ہمارے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپؐ نے غنیمت کے مال میں چوری کرنے کو بیان کیا، اور اس کا بہت بڑا گناہ ہونا بتلایا، اور فرمایا کہ میں تم میں سے قیامت کے دن کسی کو اس حال میں نہ پاؤں، کہ وہ آئے اور اس کی گردن پر ایک اونٹ بڑبڑا رہا ہو، پھر کہے یارسول اللہؐ میری مدد کیجئے، میں کہوں کہ مجھے کچھ اختیار نہیں، میں تجھ کو احکام الٰہی پہنچا چکا، قیامت کے دن میں تم کو ایسی حالت میں نہ پاؤں، کہ گھوڑا تمہاری گردن پر سوار ہو، اور وہ ہنہنا رہا ہو اور تم کہہ رہے ہو یارسول اللہؐ فریاد رسی کیجئے اور میں کہوں، میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں تمہیں پہنچا چکا، قیامت کے دن میں تم کو اس حال میں نہ پاؤں کہ تمہاری گردن پر بکری سوار ہو اور وہ منمنا رہی ہو، اور تم کہو یارسول اللہؐ فریاد رسی کیجئے اور میں کہوں میں کچھ نہیں کر سکتا، میں احکام الٰہی پہنچا چکا، میں قیامت کے دن کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ کوئی جان شور کرتی تمہاری گردن پر سوار ہو، اور تم کہو، یارسول اللہؐ فریاد رسی کیجئے اور میں کہوں کہ میں کچھ نہیں کر سکتا میں نے تو حکم پہنچا دیا، کسی کو قیامت کے دن میں اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ آئے اور اس کی گردن پر کپڑے لدے ہوئے ہوں جو حرکت کر رہے ہوں، پھر کہے یارسول اللہؐ میری فریاد رسی کیجئے، میں کہوں کہ میں کچھ نہیں کر سکتا، میں احکام پہنچا چکا؛ میں کسی کو تم میں سے قیامت

کے روز اس حالت میں نہ پاؤں کہ سونا چاندی اس کی گردن پر لدا ہوا ہو، وہ آئے اور کہے یا رسول اللہؐ میری مدد کیجئے اور میں جواب دوں کہ میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتا، میں نے احکام الٰہی پہنچا دیئے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ غنیمت کے مال میں خیانت کرنا اور چرالینا حرام اور سخت گناہ ہے، حدیث کا مضمون کلام اللہ کی تشریح ہے، اللہ فرماتا ہے وما کان لنبی ان یّغل ومن یّغلل یات بما غل یوم القیمة اگر اب کوئی مال لے لیا ہے تو اسے واپس کرے، ایسے شخص کو امام جو مناسب سزا سمجھے دے سکتا ہے، لیکن اس کے سامان کو نہ جلائے، امام مالک، شافعی، ابو حنیفہ، صحابہ کرامؓ اور تابعین کا یہی قول ہے۔

٣٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي حَيَّانَ وَعُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِسْمَعِيلَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ *

۳۴۔ ابو بکر بن شیبہ، عبدالرحیم بن سلیمان، ابوحیان، (دوسری سند) زہیر بن حرب، جریر، ابوحیان، عمارۃ ابن قعقاع، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسماعیل عن ابی حیان کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

٣٥- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ قَالَ حَمَّادٌ ثُمَّ سَمِعْتُ يَحْيَى بَعْدَ ذَلِكَ يُحَدِّثُهُ فَحَدَّثَنَا بِنَحْوِ مَا حَدَّثَنَا عَنْهُ أَيُّوبُ *

۳۵۔ احمد بن سعید بن صخر الدارمی، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، یحییٰ بن سعید، ابوزرعہ بن عمرو بن جریر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت میں خیانت کا تذکرہ فرمایا اور اسے بہت بڑا گناہ بتایا اور حسب سابق حدیث بیان کی، حماد کہتے ہیں کہ اس حدیث کے بیان کرنے کے بعد میں نے یحییٰ سے خود سنی تو انہوں نے اسی طرح بیان کیا، جیسا کہ ایوب نے۔

٣٦- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ *

۳۶۔ احمد بن حسن بن خراش، ابو معمر، عبدالوارث، ایوب یحییٰ بن سعید بن حیان، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق حدیث کی روایت نقل کرتے ہیں۔

(٧) بَاب تَحْرِيمِ هَدَايَا الْعُمَّالِ *

باب (۷) سرکاری ملازمین کو ہدایا لینے کی ممانعت۔

٣٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو

۳۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو بن ناقد، ابن ابی عمر، سفیان بن

النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَسْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ قَالَ عَمْرٌو وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا لِي أُهْدِيَ لِي قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا بَالُ عَامِلٍ أَبْعَثُهُ فَيَقُولُ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي أَفَلَا قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ فِي بَيْتِ أُمِّهِ حَتَّى يَنْظُرَ أَيُهْدَى إِلَيْهِ أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَنَالُ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةٌ تَيْعِرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْنَا عُفْرَتَيْ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ *

عیینہ، زہری، عروہ، ابو حمید ساعدی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ اسد کے ایک شخص کو جسے ابن اللتبیہ کہتے تھے زکوٰۃ وصول کرنے پر عامل بنایا، جب یہ اپنی خدمت مفوضہ سے واپس آیا تو کہنے لگا، یہ مال تو آپ کا ہے اور یہ مال مجھے ہدیہ میں ملا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کیا وجہ ہے کہ بعض لوگوں کو میں حاکم بنا کر بھیجتا ہوں، اور وہ واپس آکر کہتے ہیں، کہ یہ آپ کا مال ہے اور یہ مجھے تحفہ میں ملا ہے۔ آخر وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا کہ معلوم ہو جاتا اس کے پاس ہدیہ آتا ہے، یا نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے تم میں سے کوئی شخص ایسا مال نہ لے گا مگر یہ کہ قیامت کے دن اسے اپنی گردن پر لاد کر لائے گا، اونٹ ہو گا تو بڑبڑا رہا ہو گا، گائے چلا رہی ہو گی، بکری منمنا رہی ہو گی، اس کے بعد آپؐ نے اپنے ہاتھوں کو اتنا بلند اٹھایا کہ ہمیں آپؐ کے بغلوں کی سفیدی نظر آگئی، پھر آپؐ نے دو مرتبہ فرمایا، الٰہی میں نے تیرے احکام کی پوری پوری تبلیغ کر دی ہے۔

٣٨- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ بِالْمَالِ فَدَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذَا مَالُكُمْ وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ فَتَنْظُرَ أَيُهْدَى إِلَيْكَ أَمْ لَا ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ *

۳۸۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ، ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ ازد کے ایک شخص ابن اللتبیہ نامی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عامل زکوٰۃ بنا کر بھیجا، جب ابن اللتبیہ مال لے کر واپس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مال پیش کر کے کہنے لگا کہ یہ آپ کا مال ہے اور یہ مال بطور تحفہ کے مجھے ملا ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ارشاد فرمایا تو اپنے باپ یا ماں کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا، پھر معلوم ہوتا کہ ہدیہ ملتا ہے یا نہیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے بقیہ حدیث سفیان کی روایت کی طرح بیان کی ہے۔

٣٩- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ

۳۹۔ ابو کریب محمد بن علاء، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنَ الْأُتْبِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ قَالَ هَذَا مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِي اللَّهُ فَيَأْتِي فَيَقُولُ هَذَا مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي أَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا وَاللَّهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَأَعْرِفَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ لَقِيَ اللَّهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رُئِيَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنِي *

ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ اسد کے ایک شخص ابن اللتبیہ کو بنی سلیم کی زکوٰۃ کا محصل مقرر فرمایا، جب وہ واپس آیا تو حضورؐ نے اس سے حساب لیا تو اس نے کہا یہ آپ کا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے (جو مجھے ملا ہے) آپؐ نے ارشاد فرمایا اگر تو سچا ہے تو اپنے ماں باپ کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا، کہ تیرا ہدیہ وہیں آجاتا، پھر آپؐ نے ہمارے سامنے خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا، خدا نے جس کام کا مجھے والی بنایا ہے اس میں سے بعض حصوں کا میں تم سے کسی کو والی بنا کر بھیجتا ہوں، مگر وہ مجھ سے آکر کہتا ہے کہ یہ تمہارا مال ہے (۱) اور یہ مجھے تحفہ میں ملا ہے، اگر وہ سچا ہے تو اپنے ماں باپ کے گھر کیوں نہیں بیٹھا رہا کہ اس کے پاس وہیں ہدیہ آجاتا، خدا کی قسم تم میں سے جو کوئی ناحق چیز لے گا قیامت کے دن جب اس کا خدا سے سامنا ہوگا تو وہ چیز اس پر لدی ہوگی اور میں پہچانوں گا، تم میں سے اس شخص کو کہ اللہ سے اونٹ اٹھائے ہوئے ملے گا، اور وہ بڑبڑاتا ہوگا، یا گائے اٹھائے ہوگا جو چلاتی ہوگی، یا بکری اٹھائے ہوئے جو ممنارہی ہوگی، اس کے بعد آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اس قدر اٹھائے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی، اور فرمایا الٰہی میں نے تیرے احکام پہنچا دیئے، ابو حمید بیان کرتے ہیں کہ یہ میری آنکھوں نے دیکھا اور کانوں نے سنا۔

٤٠ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ

۴۰۔ ابو کریب، عبدہ، ابن نمیر، ابن معاویہ۔
(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدالرحیم بن سلیمان۔
(تیسری سند) ابن عمر، سفیان، ہشام سے اسی سند کے ساتھ

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عامل کو اور کسی عہدے پر فائز شخص کو اپنی ذمہ داری کے دوران کسی سے ہدیہ قبول کرنا جائز نہیں ہے ہاں البتہ وہ شخص جو اسے اس کے عامل بننے سے پہلے بھی ہدیہ دیا کرتا تھا اور اس کی پہلے سے یہ عادت تھی تو اس سے سابقہ عادت کے مطابق ہدیہ لینا جائز ہے۔ کسی اور سے ہدیہ قبول کرنا اس لئے جائز نہیں ہے کہ ظاہر ہی ہے کہ وہ اس کے صاحب منصب ہونے کی وجہ سے ہدیہ دے رہا ہے اور یہ عامل ہدیہ قبول کر کے اس سے نرمی کا برتاؤ کرے گا تو خطرہ ہے کہ اپنی ذمہ داری پوری کرنے میں کوتاہی نہ کرے اس لئے یہ ہدیہ رشوت کی طرح ہونے کی وجہ سے صحیح نہیں ہوگا۔

أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدَةَ وَابْنِ نُمَيْرٍ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ كَمَا قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ تَعْلَمُنَّ وَاللَّهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا وَزَادَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ قَالَ بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنَايَ وَسَلُوا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ كَانَ حَاضِرًا مَعِي *

بعض روایتوں کے الفاظ میں معمولی سے تغیر کے ساتھ حدیث روایت کی گئی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ ابو حمید نے کہا کہ میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا اور کہا کہ زید بن ثابتؓ سے دریافت کرلو کیونکہ وہ اس وقت میرے ساتھ موجود تھے۔

٤١ - وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ذَكْوَانَ وَهُوَ أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ بِسَوَادٍ كَثِيرٍ فَجَعَلَ يَقُولُ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ إِلَيَّ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَقُلْتُ لِأَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ فِيهِ إِلَى أُذُنِي *

۴۱۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، شیبانی، عبداللہ بن ذکوان، ابوالزناد، عروۃ بن زبیر، ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو زکوٰۃ وصول کرنے پر عامل بنایا، وہ بہت سی چیزیں لے کر آیا اور کہنے لگا یہ آپؐ کی ہیں اور یہ مجھے تحفہ میں ملی ہیں، حضرت عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو حمید ساعدیؓ سے دریافت کیا کہ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمان سنا تھا؟ وہ بولے آپؐ کے دہن مبارک ہی سے میرے کانوں تک پہنچا۔

٤٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُولًا يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ أَسْوَدُ مِنَ الْأَنْصَارِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْبَلْ عَنِّي عَمَلَكَ قَالَ وَمَا لَكَ قَالَ سَمِعْتُكَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَأَنَا أَقُولُهُ الْآنَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَجِئْ بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ

۴۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع بن الجراح، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم، عدی بن عمیرہ کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرمارہے تھے تم میں سے جس شخص کو ہم کسی چیز کا والی بنائیں اور وہ ہم سے ایک سوئی یا اس سے کوئی چھوٹی چیز چھپالے تو یہ خیانت ہوگی قیامت کے دن اسے لے کر آئے گا، یہ سن کر ایک سانولا انصاری کھڑا ہوا، گویا کہ میں اسے دیکھ رہا ہوں اور عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا کام مجھ سے واپس لے لیجئے، آپؐ نے فرمایا، کیوں کیا بات ہے؟ وہ بولے میں نے آپ کو ایسا ایسا فرماتے سنا ہے، آپؐ نے فرمایا میں اب بھی وہی کہتا ہوں کہ جس کو ہم نے کسی چیز کا عامل بنایا وہ چھوٹی بڑی ہر چیز لے کر حاضر ہوگا، اس کے بعد جو اسے دیا جائے لے لے اور

انتهى *

جو نہ دیا جائے اس سے باز رہے۔

٤٣ - وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *

۴۳۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، محمد بن بشر (دوسری سند) محمد بن رافع، ابوسامہ، اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

٤٤ - وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ أَخْبَرَنَا قَيْسُ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ *

۴۴۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، فضل بن موسیٰ، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم، عدی بن عمیرہ الکندی سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

(٨) بَاب وُجُوبِ طَاعَةِ الْأُمَرَاءِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ وَتَحْرِيمِهَا فِي الْمَعْصِيَةِ *

باب (۸) حاکم کی اطاعت ان کاموں میں واجب ہے جو گناہ نہ ہوں اور امور معصیۃ میں اطاعت حرام ہے۔

٤٥ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ نَزَلَ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ) فِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ السَّهْمِيِّ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ أَخْبَرَنِيهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ *

۴۵۔ زہیر بن حرب، ہارون بن عبداللہ، حجاج بن محمد بیان کرتے ہیں کہ ابن جریج نے بیان کیا کہ یہ آیت یاایھا الذین امنوا اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرّسول و اولی الامر منکم عبداللہ بن حذافہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک لشکر کا سردار بنا کر روانہ کیا تھا، ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ یہ چیز مجھ سے یعلی بن مسلم نے بواسطہ سعید بن جبیر ابن عباس سے نقل کی ہے۔

(فائدہ) جمہور مفسرین اور فقہا کے نزدیک اولی الامر سے مسلمانوں کے حاکم اور امیر مراد ہیں اور بعض حضرات کے نزدیک علماء مراد ہیں، اور بعض کے نزدیک علماء اور امراء دونوں مراد ہیں اور مترجم کے نزدیک بھی یہی قول زیادہ انسب ہے کیونکہ حاکم اور امیر کو بھی عالم ہونا چاہئے اور خیر القرون میں اکثر علماء ہی حکام ہوا کرتے تھے باقی علماء سے علماء سوء مراد نہیں، نہ اہل بدعت۔

٤٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۴۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، مغیرہ بن عبدالرحمٰن حزامی، ابوالزناد اعرج، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ يَعْصِنِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ يُطِعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي *

اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جو حاکم پابند شرع کی اطاعت کرے، اس نے میری اطاعت کی اور جو ایسے حاکم سے نافرمانی کرے، اس نے میری نافرمانی کی۔

٤٧- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي *

۴۷۔ زہیر بن حرب، ابن عیینہ، ابوالزناد سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، لیکن اس میں یہ نہیں کہ جس نے ایسے حاکم کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

٤٨- وَ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي *

۴۸۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس شخص نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

(فائدہ) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رسولؐ کی اطاعت کا حکم دیا اور رسولؐ نے امیر کی اطاعت کا حکم دیا، لہٰذا ایک دوسرے کے ساتھ تلازم ثابت ہوگا، مترجم کہتا ہے اور آپ کا امیر وہی ہو سکتا ہے جو کہ پابند شرع اور عادل و منصف ہو، واللہ اعلم بالصواب۔

٤٩- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً *

۴۹۔ محمد بن حاتم، مکی بن ابراہیم، ابن جریج، زیاد، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور اسی طرح روایت مروی ہے۔

٥٠- وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ سَمِعَ أَبَا عَلْقَمَةَ سَمِعَ

۵۰۔ ابوکامل جحدری، ابوعوانہ، یعلی بن عطاء، ابوعلقمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ منہ در منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں (دوسری سند) عبیداللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد (تیسری سند) محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ یعلے بن عطاء، ابوعلقمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

٥١ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ *

۵۱۔ ابن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

٥٢ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ وَقَالَ مَنْ أَطَاعَ الْأَمِيرَ وَلَمْ يَقُلْ أَمِيرِي وَكَذَلِكَ فِي حَدِيثِ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ *

۵۲۔ ابوالطاہر، ابن وہب، حیوہ، ابویونس مولی ابوہریرہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں، باقی اس میں یہ نہیں ہے کہ جس نے میرے امیر کی اطاعت کی بلکہ صرف امیر کی اطاعت کا ذکر ہے اور اسی طرح ہمام بن منبہ کی روایت میں ہے۔

٥٣ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَأَثَرَةٍ عَلَيْكَ *

۵۳۔ سعید بن منصور، قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمن، ابوحازم، ابوصالح السمان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تجھ پر سننا اور اطاعت کرنا، (امیر عادل اور پابند شرع کی) لازم ہے، تکلیف میں بھی اور راحت میں بھی، خوشی میں بھی اور رنج میں بھی اور جس وقت تجھ پر کسی اور کو ترجیح دیں۔

٥٤ - وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّ خَلِيلِي أَوْصَانِي أَنْ أَسْمَعَ وَأُطِيعَ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ *

۵۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبدالرحمن بن براد اشعری، ابوکریب، ابن ادریس، شعبہ، ابوعمران، عبداللہ بن صامت، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کی اگرچہ ایک غلام ہاتھ پاؤں کٹا ہوا حاکم ہو۔

٥٥ - وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا فِي الْحَدِيثِ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعَ

۵۵۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر (دوسری سند) اسحاق، نضر بن شمیل، شعبہ، ابوعمران سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس کے یہ الفاظ ہیں کہ اگرچہ ایک حبشی ہو، جس کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوں، تمہارا حاکم ہو۔

الْأَطْرَافِ *

٥٦- وَ حَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ *

۵۶۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد شعبہ ابو عمران سے اسی سند کے ساتھ ابن ادریس کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

٥٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَدَّتِي تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقُولُ وَلَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا *

۵۷۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، یحییٰ بن حصین اپنی دادی سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ حجتہ الوداع کے خطبہ میں فرمارہے تھے کہ اگرچہ تم پر ایک غلام کو حاکم بنادیا جائے، جو تم پر اللہ کی کتاب کے موافق حکم کرے تو اس کی بات سنو اور اطاعت کرو۔

(فائدہ) مقصود تمام احادیث کا یہی ہے کہ اگر کتاب اللہ اور سنت رسولؐ کے موافق حکمرانی کرے تو اس کی اطاعت واجب ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی میں کسی کی بھی اطاعت واجب نہیں ہے "لا طاعۃ المخلوق فی معصیۃ الخالق" بلکہ اطاعت حرام ہے۔

٥٨- وَحَدَّثَنَاه ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ عَبْدًا حَبَشِيًّا *

۵۸۔ ابن بشار، محمد بن جعفر، عبدالرحمٰن، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور اس میں حبشی غلام کا ذکر ہے۔

٥٩- و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا *

۵۹۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع بن الجراح، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں ہے کہ حبشی غلام جس کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوں۔

٦٠- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا وَزَادَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى أَوْ بِعَرَفَاتٍ *

۶۰۔ عبدالرحمٰن بن بشر، بہز، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں حبشی ہاتھ، پاؤں کٹے کا ذکر نہیں اتنی زیادتی ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منیٰ یا عرفات میں سنا۔

٦١- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَ سَمِعْتُهَا تَقُولُ حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۱۔ سلمہ بن شبیب، حسن بن اعین، معقل، زید بن ابی انیسہ، یحییٰ بن حصین، اپنی دادی ام حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجتہ الوداع کا حج کیا تو آپؐ نے بہت سی باتیں بیان فرمائیں، پھر میں نے سنا، آپؐ فرمارہے تھے، اگر تمہارے اوپر ہاتھ پاؤں کٹا اور غالباً یہ بھی فرمایا کہ سیاہ رنگ کا غلام ہی

قَوْلًا كَثِيرًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ حَسِبْتُهَا قَالَتْ أَسْوَدُ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا *

امیر ہو، جو اللہ تبارک و تعالیٰ کی کتاب کے موافق تمہاری قیادت کرے تو اس کی بات سنو، اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرو۔

٦٢- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَإِنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ *

۶۲۔ قتیبہ بن سعید، لیث، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا مسلمان آدمی پر (حق بات کا) سننا، اور اطاعت کرنا واجب ہے، خواہ اسے پسند ہو یا نہ ہو، لیکن اگر گناہ کا حکم کیا جائے تو نہ سننا چاہئے اور نہ ماننا۔

٦٣- وَحَدَّثَنَاه زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۶۳۔ زہیر بن حرب، محمد بن مثنیٰ، یحییٰ قطان (دوسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

٦٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَأَوْقَدَ نَارًا وَقَالَ ادْخُلُوهَا فَأَرَادَ نَاسٌ أَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالَ الْآخَرُونَ إِنَّا قَدْ فَرَرْنَا مِنْهَا فَذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِينَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا لَوْ دَخَلْتُمُوهَا لَمْ تَزَالُوا فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ لِلْآخَرِينَ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ *

۶۴۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، زبید، سعد بن عبیدہ، ابو عبدالرحمٰن، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور ان پر ایک شخص کو امیر بنا دیا، چنانچہ اس نے آگ جلائی اور لوگوں سے کہا اس میں گھس جاؤ، بعض حضرات کا ارادہ ہوا کہ اس میں گھس جائیں اور بعض نے کہا کہ ہم آگ ہی سے بھاگ کر آئے ہیں (اسلام لائے ہیں) غرضیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا گیا۔ آپؐ نے ان سے جنہوں نے گھسنے کا ارادہ کیا تھا فرمایا کہ اگر تم اس میں گھس جاتے تو قیامت تک اسی میں رہتے اور جو گھسنے پر راضی نہ تھے ان کی تعریف فرمائی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں بلکہ اطاعت تو نیک کام میں ہے۔

(فائدہ) یعنی شریعت کے خلاف جو بات ہو اسے ہرگز نہ ماننا چاہئے، بادشاہ نہیں، بادشاہ کا باپ حکم دے دے، سب مل کر ایسے بادشاہ اور حاکم کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت پر مجبور کریں، نہیں مانتا تو معزول کر دیں کیونکہ وہ بھی اور انسانوں کی طرح ہے اس کی اطاعت بالذات نہیں ہے بلکہ اصل مقصود تو شریعت کی اطاعت ہے تو جب تک وہ شریعت کے موافق قیادت کرے تو درست ہے ورنہ کرسی اس کے اوپر اور وہ نیچے ہے۔

٦٥ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَتَقَارَبُوا فِي اللَّفْظِ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْمَعُوا لَهُ وَيُطِيعُوا فَأَغْضَبُوهُ فِي شَيْءٍ فَقَالَ اجْمَعُوا لِي حَطَبًا فَجَمَعُوا لَهُ ثُمَّ قَالَ أَوْقِدُوا نَارًا فَأَوْقَدُوا ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْمُرْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْمَعُوا لِي وَتُطِيعُوا قَالُوا بَلَى قَالَ فَادْخُلُوهَا قَالَ فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالُوا إِنَّمَا فَرَرْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَكَانُوا كَذَلِكَ وَسَكَنَ غَضَبُهُ وَطُفِئَتِ النَّارُ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ *

۶۵۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، زہیر بن حرب، ابوسعید اشج، وکیع، اعمش، سعد بن عبیدہ، ابوعبدالرحمٰن، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور ان پر ایک انصاری کو امیر بنادیا، اور لوگوں کو ان کی اطاعت کرنے اور ان کی بات سننے کا حکم دیا، پھر ان لوگوں نے انہیں کسی بات سے غصہ دلایا، انہوں نے کہا لکڑیاں جمع کرو سب نے لکڑیاں جمع کیں، انہوں نے کہا آگ جلاؤ، سب نے آگ جلادی پھر انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں میری بات سننے اور اطاعت کرنے کا حکم نہیں دیا تھا، سب نے کہا بیشک انہوں نے کہا تو اس میں داخل ہو جاؤ، یہ سن کر لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم تو آگ ہی سے بھاگ کر آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے ہیں، وہ اسی حال میں رہے حتی کہ ان کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا اور آگ بجھادی گئی جب لوٹ کر آئے تو حضورؐ سے اس کا ذکر کیا، آپؐ نے فرمایا اگر آگ میں گھس جاتے تو اسی میں رہتے، اطاعت تو صرف امر معروف میں واجب ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، انہوں نے یہ بات بطور امتحان کی تھی یا بطور مذاق، بہر حال خلاف شریعت امور میں حاکم اور سردار کی اطاعت نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

٦٦ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۶۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، ابو معاویہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

٦٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلَى أَثَرَةٍ عَلَيْنَا

۶۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن ادریس، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ بن عمر، عبادۃ بن ولید، عبادۃ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور اطاعت کرنے پر سختی اور راحت میں اور خوشی اور ناخوشی کی حالت میں بیعت کی ہے اور گو ہمارے اوپر دوسروں کو ترجیح دی جائے اور اس امر پر کہ ہم اس شخص کی سرداری میں

وَعَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ *

جو اس کا اہل ہے جھگڑا نہیں کریں گے اور جہاں بھی ہوں گے سچ بات کہیں گے، اور اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

٦٨- وَحَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۶۸۔ ابن نمیر، عبداللہ بن ادریس، ابن عجلان، عبید اللہ بن عمر، یحییٰ بن سعید، عبادۃ بن الولید سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

٦٩- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ الْهَادِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ *

۶۹۔ ابن ابی عمر، عبدالعزیز دراوردی، یزید بن الہاد، عبادہ بن ولید، ولید بن عبادۃ، حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور ابن ادریس کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

٧٠- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبِ بْنِ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي بُكَيْرٌ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيضٌ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا أَصْلَحَكَ اللَّهُ بِحَدِيثٍ يَنْفَعُ اللَّهُ بِهِ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ فَكَانَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَأَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ قَالَ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللَّهِ فِيهِ بُرْهَانٌ *

۷۰۔ احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب بن مسلم، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکیر، بسر بن سعید، جنادہ بن ابی امیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عبادہ بن صامت کے پاس گئے اور وہ بیمار تھے، تو ہم نے کہا، ہم سے حدیث بیان کیجئے اللہ تعالیٰ آپ کو اچھا کرے، ایسی حدیث جس سے ہمیں فائدہ حاصل ہو، جو کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، تو انہوں نے کہا، کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا تو ہم نے آپؐ سے بیعت کی، اور آپؐ نے جو عہد لئے ان میں سے یہ بھی تھا کہ ہم بات سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کرتے ہیں، خوشی، ناخوشی، سختی اور آسانی میں اور ہماری حق تلفیاں ہونے میں اور ہم اس شخص کی خلافت میں جو اس کے لائق ہو جھگڑا نہیں کریں گے ہاں اگر (ان کے حکم میں) تم کو کھلا ہوا کفر نظر آئے جس کی واضح دلیل خدا کی طرف سے تمہارے پاس ہو۔(۱)

(۱) امام کے فاسق ہونے کی دو صورتیں ہیں۔ ایسا فسق جو اس کی ذات پر بند ہو لوگوں کی طرف متعدی نہ ہو ایسے فسق کی بنا پر اس کے خلاف خروج کرنا جائز نہیں ہے۔ دوسرا ایسا فسق جو متعدی ہو پھر اس کی بہت سی اقسام ہیں بعض میں خروج جائز نہیں اور بعض میں خروج جائز ہے۔ اس موضوع پر تحقیقی مواد کے لئے حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کی تحریر جزل الکلام فی عزل الامام کا مطالعہ مناسب ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ کفر سے مراد معاصی ہیں، مطلب یہ ہے کہ جب صاف صاف شرع کے خلاف حاکم کو کرتے دیکھو تو اس وقت خاموش نہ رہو، اور اس سے کہہ دو، اور حق بات بیان کر دو، باقی مسلمان حاکم سے لڑنا، اور بغاوت کرنا، باجماع اہل اسلام اگرچہ وہ فاسق ہو ظالم ہو، حرام ہے، اہل سنت والجماعت کے نزدیک امام فسق سے معزول نہیں ہوگا، ہاں نماز پڑھنا چھوڑ دے یا کسی بدعت کو ایجاد کرے۔

(٩) بَاب الْإِمَامُ جُنَّةٌ *

٧١- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَلَ كَانَ لَهُ بِذَلِكَ أَجْرٌ وَإِنْ يَأْمُرْ بِغَيْرِهِ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ *

باب (٩) امام مسلمانوں کی ڈھال ہے۔

٧١۔ زہیر بن حرب، شبابہ، ورقاء، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، امام ڈھال ہے، اس کے پیچھے سے مسلمان لڑتے ہیں، اور اس کے ذریعے سے بچاؤ کیا جاتا ہے، اب اگر امام تقویٰ اور انصاف کے ساتھ حکم دے گا تو اسے ثواب ملے گا اور اس کے خلاف حکم دے گا تو اس کا وبال اسی پر ہوگا۔

(١٠) بَاب وُجُوبِ الْوَفَاءِ بِبَيْعَةِ الْخُلَفَاءِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ *

٧٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِينَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَتَكُونُ خُلَفَاءُ تَكْثُرُ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ وَأَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ *

باب (١٠) جس خلیفہ سے پہلے بیعت کی ہو، اسی کی بیعت کو پورا کرنا چاہئے۔

٧٢۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، فرات قزاز، ابوحازم بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پانچ سال تک بیٹھا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا، بنی اسرائیل کی سیاست ان کے پیغمبر قائم رکھتے تھے، ایک نبی کے بعد دوسرا نبی ان کا جانشین ہوتا تھا، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں، بلکہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے صحابہ نے عرض کیا پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں، آپ نے فرمایا جس سے پہلے بیعت کر لو اسی کی بیعت پوری کرو، اور ان کا حق ادا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو کام ان کے سپرد کیا، اس کی باز پرس ان سے خود کر لے گا۔

٧٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

٧٣۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن براد اشعری، عبداللہ بن ادریس، حسن بن فرات اپنے والد سے اسی سند کے ساتھ، اسی طریقے سے روایت نقل کرتے ہیں۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ جب ایک خلیفہ سے بیعت ہو جائے پھر اس کے ہوتے ہوئے دوسرے خلیفہ سے بیعت کریں تو اول ہی کی

بیعت صحیح ہے اور دوسرے کی بیعت حرام ہے اور علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ایک زمانہ میں دو خلیفہ نہیں ہو سکتے، اگرچہ دار الاسلام بہت وسیع ہو۔

٧٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ بَعْدِي أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَأْمُرُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَّا ذَلِكَ قَالَ تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُونَ اللَّهَ الَّذِي لَكُمْ *

۷۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوالاحوص، وکیع۔
(دوسری سند) ابو سعید اشج، وکیع۔
(تیسری سند) ابوکریب، ابن نمیر، ابومعاویہ۔
(چوتھی سند) اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، اعمش۔
(پانچویں سند) عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، زید بن وہب، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، عنقریب میرے بعد حق تلفیاں ہوں گی اور ایسے امور ہوں گے جو تم کو ناگوار ہوں گے، صحابہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ ہم میں سے جو شخص اس زمانہ میں ہو اسے آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا جو حق تم پر واجب ہے، اسے پورا کرنا اور اپنا حق اللہ تعالیٰ سے طلب کرنا۔

٧٥- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ فَأَتَيْتُهُمْ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ يُصْلِحُ خِبَاءَهُ وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشَرِهِ إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَاجْتَمَعْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ

۷۵۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، زید بن وہب، عبدالرحمٰن بن عبد رب الکعبہ بیان کرتے ہیں، کہ میں مسجد میں گیا وہاں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے تھے اور آدمی ان کے پاس جمع تھے، میں بھی جا کر ان کے پاس بیٹھ گیا کہنے لگے کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے ایک پڑاؤ پر اترے، بعض حضرات اپنا خیمہ درست کرنے لگے اور بعض تیر مارنے لگے، اور بعض اپنے مویشیوں ہی میں موجود رہے، اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی کہ نماز تیار ہے ہم سب آپؐ کے پاس جمع ہو گئے، آپؐ نے فرمایا کہ مجھ سے پہلے جو نبی گزرا ہے، اس پر لازم تھا کہ اپنی امت کو اپنے علم کے موافق بھلائی کا راستہ بتائے، اور جو چیز اس کی نظر میں ان کے لئے بری ہو اس سے ڈرائے، اب تمہاری اس امت کی

أُمَّتَهُ عَلَى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هَذِهِ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِي أَوَّلِهَا وَسَيُصِيبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا وَتَجِيءُ فِتْنَةٌ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هَذِهِ مُهْلِكَتِي ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هَذِهِ هَذِهِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَأْتِهِ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ إِنِ اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخَرِ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ لَهُ أَنْشُدُكَ اللَّهَ آنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْوَى إِلَى أُذُنَيْهِ وَقَلْبِهِ بِيَدَيْهِ وَقَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي فَقُلْتُ لَهُ هَذَا ابْنُ عَمِّكَ مُعَاوِيَةُ يَأْمُرُنَا أَنْ نَأْكُلَ أَمْوَالَنَا بَيْنَنَا بِالْبَاطِلِ وَنَقْتُلَ أَنْفُسَنَا وَاللَّهُ يَقُولُ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا) قَالَ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ أَطِعْهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ وَاعْصِهِ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ *

عافیت اس کے ابتدائی حصہ میں ہے اور اس کے اخیر میں مصائب ہیں اور ایسے امور پیش آئیں گے جو تمہیں ناگوار گزریں گے اور ایسا فتنہ پیدا ہوگا جس کا ایک حصہ دوسرے کو کمزور کردے گا ایک فتنہ آئے گا تو مومن کہے گا کہ یہی میری تباہی کو لے کر آیا ہے، پھر یہ فتنہ جاتا رہے گا، پھر دوسری مصیبت آئے گی تو مومن کہے گا کہ یہی میری ہلاکت لے کر آئی ہے، لہٰذا جو شخص آگ سے دور رہنا اور جنت میں داخل ہونا چاہے تو لازم ہے کہ اس کا انتقال اسی حالت میں ہو، اور خدا اور روز قیامت پر اس کا ایمان ہو اور جو سلوک اپنے ساتھ ہونا پسند کرتا ہے، وہی لوگوں سے کرے، اگر کسی نے امام کی بیعت کرلی ہو اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ اور اپنے دل کا ثمرہ دے چکا ہے تو بقدر امکان اس کی اطاعت کرے، اگر کوئی دوسرا امام اس کا مقابل کھڑا ہو جائے تو دوسرے کی گردن مار دو۔ یہ حدیث سن کر میں عبداللہ کے قریب ہوا اور کہا کہ آپ کو خدا کی قسم دے کر میں پوچھتا ہوں کہ آپ نے خود حضورؐ سے یہ حدیث سنی ہے؟ تو انہوں نے اپنے کانوں اور دل کی طرف اپنے ہاتھوں سے اشارہ کر کے فرمایا، میرے کانوں نے سنا اور میرے قلب نے محفوظ رکھا۔ میں نے عرض کیا آپ کے یہ چچازاد بھائی معاویہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم آپس میں بیجا طور پر مال کھائیں اور اپنی جانیں قتل کریں، حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین امنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم ولا تقتلوا انفسکم ان اللہ کان بکم رحیما، یہ سن کر عبداللہ تھوڑی دیر خاموش رہے، پھر فرمایا، اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ان کی فرمانبرداری کرو، اور معصیت الٰہی میں ان کی نافرمانی کرو۔

٧٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا

۷۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابوسعید اشج، وکیع (دوسری سند) ابوکریب، ابومعاویہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طریقہ سے روایت نقل کرتے ہیں۔

عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

٧٧- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُنْذِرِ إِسْمَعِيلُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ ابْنُ أَبِي إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ الصَّائِدِيِّ قَالَ رَأَيْتُ جَمَاعَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ *

۷۷۔ محمد بن رافع، ابوالمنذر اسماعیل بن عمر، یونس بن ابی اسحاق ہمدانی، عبداللہ بن ابی السفر، عامر، عبدالرحمٰن بن عبدرب الکعبہ صائدی بیان کرتے ہیں کہ میں نے لوگوں کی ایک جماعت کو کعبہ کے پاس دیکھا اور اعمش کی روایت کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

(١١) بَاب الْأَمْرِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ ظُلْمِ الْوُلَاةِ وَاسْتِئْثَارِهِمْ *

باب (۱۱) حاکموں کے ظلم پر صبر کرنے کی ہدایت۔

٧٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَلَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ *

۷۸۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، انس بن مالک، اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خلوت میں عرض کیا کہ حضورؐ نے جس طرح فلاں شخص کو عامل بنایا ہے، مجھے بھی حاکم بنا دیجئے تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب میرے بعد تمہیں اپنے نفسوں پر دوسرے آدمیوں کی ترجیح نظر آئے گی، تو تم صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے حوض کوثر پر ملو۔

٧٩- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَلَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۷۹۔ یحییٰ بن حبیب الحارثی، خالد بن حارث، شعبہ بن الحجاج، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ حضرت اسید بن حضیر سے رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خلوت میں عرض کی اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

٨٠- وَحَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَقُلْ خَلَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۸۰۔ عبیداللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں علیحدہ ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

٨١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

۸۱۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سماک بن حرب، علقمہ بن وائل حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُونَا حَقَّنَا فَمَا تَأْمُرُنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ فَجَذَبَهُ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَقَالَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ *

نقل کرتے ہیں کہ سلمہ بن یزید جعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا نبی اللہؐ فرمائیے، اگر ہم پر ایسے حاکم مسلط ہوں جو اپنے حقوق کا تو مطالبہ کریں اور ہمارے حقوق نہ دیں تو اس وقت آپؐ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے اعراض فرمایا، سلمہ نے پھر وہی سوال کیا، آپؐ نے پھر ان سے اعراض فرمایا(۱) پھر دوسری یا تیسری مرتبہ سلمہؓ نے یہی سوال کیا تو اشعث بن قیس نے انہیں کھینچ لیا تو حضورؐ نے فرمایا، تم ان کی بات سننا اور اطاعت کرنا، کیوں کہ ان کا بار ان پر ہے اور تمہارا بار تم پر ہے۔

۸۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ فَجَذَبَهُ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ *

۸۲- ابوبکر بن ابی شیبہ، شبابہ، شعبہ، سماک سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور بیان کیا جب اشعث بن قیس نے انہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم ان کی بات سننا اور اطاعت کرنا کیونکہ ان کا بار ان پر ہے اور تمہارا بار تم پر ہے۔

(۱۲) بَاب الْأَمْرِ بِلُزُومِ الْجَمَاعَةِ عِنْدَ ظُهُورِ الْفِتَنِ وَ تَحْذِيرِ الدُّعَاةِ إِلَى الْكُفْرِ *

باب (۱۲) فتنوں کے وقت جماعت مسلمین کے ساتھ رہنے کا حکم۔

۸۳- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُا كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ

۸۳- محمد بن مثنیٰ، ولید بن مسلم، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، بسر بن عبید اللہ الحضرمی، ابوادریس خولانی، حذیفہ بن الیمان بیان کرتے ہیں کہ اور لوگ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھلائی کی باتیں دریافت کرتے تھے اور میں آپؐ سے بری چیزوں کو دریافت کرتا تھا، اس ڈر سے کہ کہیں برائی میں نہ پڑ جاؤں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم جہالت اور برائی کی حالت میں تھے مگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ خیر (اسلام) عطا فرمایا، اب کیا اس خیر کے بعد کوئی شر ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں، میں نے عرض کیا، اس شر کے بعد کیا کوئی خیر ہوگی؟ فرمایا ہاں،

(۱) یہ اعراض فرمانا یا تو وحی کے انتظار کی بنا پر تھا یا اس لئے کہ سائل کے انداز سے آپ سمجھ گئے تھے کہ وہ اپنے امراء کے خلاف خروج کی اجازت مانگ رہا ہے تو انکار کرنے کے لئے آپ نے اعراض فرمایا کہ خروج کی اجازت نہیں ہے۔

شَرٌّ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ قَالَ قَوْمٌ يَسْتَنُّونَ بِغَيْرِ سُنَّتِي وَيَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَرَى إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ فَقُلْتُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ عَلَى أَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ *

لیکن اس میں کچھ آمیزش اور کدورت ہوگی، میں نے عرض کیا، وہ آمیزش و کدورت کیا ہے؟ فرمایا ایسے لوگ ہوں گے جو میری سنت پر نہیں چلیں گے اور میرے طریقہ کے سوا دوسروں کا راستہ اختیار کریں گے، ان میں اچھی باتیں بھی ہوں گی اور بری بھی، میں نے عرض کیا، پھر اس کے بعد برائی ہوگی، آپؐ نے فرمایا ہاں ایسے لوگ جو جہنم کے دروازوں کی طرف لوگوں کو بلائیں گے، جو ان کی بات ماننے لگا انہیں جہنم میں جھونک دیں گے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ان کی حالت بیان فرمایئے، آپؐ نے فرمایا ان کا رنگ ہم جیسا ہوگا اور ہماری زبان بولیں گے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اگر میں اس زمانہ کو پاؤں تو کیا کروں، آپؐ نے فرمایا مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ رہنا، میں نے کہا کہ اگر ان کی جماعت اور امام نہ ہو تو، فرمایا، تو ان تمام فرقوں سے الگ رہنا، خواہ تم کو مرتے دم تک درخت کی جڑ چبانا پڑے۔

(فائدہ) یعنی جنگل میں چلا جائے اگرچہ کچھ کھانے کو نہ ملے، اور پھر ان بے دینوں سے نہ ملے، اس حدیث میں خوارج اور قرامطہ وغیرہ گمراہ فرقوں کی پیش گوئی ہے اور کدورت والا زمانہ بنوامیہ کی خلافت کے بعد ہوا، گو اس زمانہ میں بھلائی بھی تھی، مگر بدعات اور رسومات پھیل گئی تھیں اور اس کے بعد سراسر بے دینی اور گمراہی اور نیچرت کا دور شروع ہو گیا۔

٨٤- وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا بِشَرٍّ فَجَاءَ اللَّهُ بِخَيْرٍ فَنَحْنُ فِيهِ فَهَلْ مِنْ وَرَاءِ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هَلْ وَرَاءَ ذَلِكَ الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَهَلْ وَرَاءَ ذَلِكَ الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ كَيْفَ قَالَ يَكُونُ بَعْدِي أَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّونَ

۸۴۔ محمد بن سہل بن عسکر تمیمی، یحییٰ بن حسان (دوسری سند) عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، یحییٰ بن حسان، معاویہ بن سلام، زید بن سلام، ابو سلام، حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ ہم برائی میں تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے بھلائی دی، اب اس کے بعد بھی کچھ برائی ہے، آپؐ نے فرمایا، ہاں، میں نے عرض کیا، پھر اس کے بعد بھی بھلائی ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں، میں نے عرض کیا پھر اس کے بعد برائی ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں، میں نے عرض کیا کیسے؟ آپؐ نے فرمایا، میرے بعد وہ لوگ حاکم ہوں گے جو میری راہ پر نہ چلیں گے اور میری سنت پر عمل نہ کریں گے اور ان میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے دل شیطان کے سے اور بدن آدمیوں

بِسُنَّتِي وَسَيَقُومُ فِيهِمْ رِجَالٌ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الشَّيَاطِينِ فِي جُثْمَانِ إِنْسٍ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِيعُ لِلْأَمِيرِ وَإِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَأُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَأَطِعْ *

جیسے ہوں گے، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں ایسے زمانے کو پالوں تو کیا کروں، آپؐ نے فرمایا حاکم کی بات سن اور اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کر، اگرچہ وہ تیری کمر توڑ دے، اور تیرا سب مال چھین لے پھر بھی تو اس کی بات سنے، اور اس کی فرمانبرداری کئے جا۔

(فائدہ) کیونکہ اجر اور سلامتی خاموشی اور اطاعت میں ہے اور ایسے مواقع پر بولنا تو اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولا تلقوا بایدیکم الی التهلكة، باقی یہ اطاعت اور لزوم جماعت امور غیر معصیت میں ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

٨٥- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي قَيْسِ بْنِ رِيَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ أَوْ يَدْعُو إِلَى عَصَبَةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدٍ عَهْدَهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ *

۸۵۔ شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، غیلان بن جریر، ابو قیس بن ریاح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو شخص حاکم کی اطاعت سے باہر ہو جائے اور جماعت کا ساتھ چھوڑ دے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہو گی اور جو شخص اندھے جھنڈے کے نیچے لڑے کہ غصہ ہو عصبیت کی وجہ سے یا بلاتا ہو عصبیت کی طرف، یا مدد کرتا ہو عصبیت کی (اور خدا کی رضامندی مقصود نہ ہو) پھر وہ مارا جائے تو اس کی موت جاہلیت کی ہو گی اور جو میری امت پر دست درازی کرے کہ اچھے بروں کو قتل کرے اور مومن کو بھی نہ چھوڑے اور جس سے عہد ہے اس کا عہد بھی پورا نہ کرے تو وہ مجھ سے تعلق نہیں رکھتا اور میں اس سے تعلق نہیں رکھتا۔

٨٦- وَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ الْقَيْسِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَقَالَ لَا يَتَحَاشَ مِنْ مُؤْمِنِهَا *

۸۶۔ عبیداللہ بن عمر القواریری، حماد بن زید، ایوب، غیلان بن جریر، زیاد بن ریاح القیسی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور جریر کی طرح روایت مروی ہے، باقی اس میں "لایتحاش" الف مقصورہ کے بغیر ہے۔

٨٧- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۸۷۔ زہیر بن حرب، عبدالرحمٰن بن مہدی، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر، زیاد بن ریاح، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اطاعت سے نکل گیا اور جماعت سے باہر ہو گیا اور اسی

وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِلْعَصَبَةِ وَيُقَاتِلُ لِلْعَصَبَةِ فَلَيْسَ مِنْ أُمَّتِي وَمَنْ خَرَجَ مِنْ أُمَّتِي عَلَى أُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا لَا يَتَحَاشَ مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي بِذِي عَهْدِهَا فَلَيْسَ مِنِّي *

حال میں مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور جو شخص کسی ایذاء دہندہ جھنڈے کے نیچے مارا جائے، جو قوم کی وجہ سے غضبناک ہو اور قوم ہی کے لئے لڑتا ہو، وہ میری امت میں سے نہیں، اور جو شخص میری امت سے میری امت کے خلاف اٹھا کہ ان کے نیک و بد سب کو مارنے لگا، مومن تک کو نہیں چھوڑا اور معاہدہ والوں کے معاہدہ کو بھی پورا نہیں کرتا، تو اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

۸۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا ابْنُ الْمُثَنَّى فَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَدِيثِ وَأَمَّا ابْنُ بَشَّارٍ فَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ *

۸۸۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، غیلان بن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، ابن مثنیٰ راوی نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روایت میں ذکر نہیں کیا ہے، باقی ابن بشار نے اپنی روایت میں بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اور انہیں کی طرح روایت مروی ہے۔

۸۹- حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْوِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ فَمِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ *

۸۹۔ حسن بن ربیع، حماد بن زید، جعد ابی عثمان، ابورجاء حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص حاکم کی طرف سے کوئی ناگوار بات دیکھے تو صبر کرے، کیونکہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت ہٹ کر مرے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

۹۰- وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْجَعْدُ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا فَمَاتَ عَلَيْهِ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً *

۹۰۔ شیبان بن فروخ، عبدالوارث، جعد، ابورجاء، عطاردی، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جسے حاکم کی طرف سے کوئی ناگوار بات پہنچ جائے تو چاہئے کہ اس پر صبر کرے، کیونکہ جو شخص بادشاہ سے ایک بالشت بھی جدا ہو کر مرتا ہے تو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔

۹۱- حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ

۹۱۔ ہریم بن عبدالاعلی، معتمر، بواسطہ اپنے والد، ابومجلز، جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اندھا دھند

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَدْعُو عَصَبِيَّةً أَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ *

جھنڈے کے نیچے لڑ کر مارا جائے کہ وہ تعصب قومی کی طرف بلاتا ہے یا عصبیت کی وجہ سے مدد کرتا ہے تو اس کا قتل جاہلیت کا سا ہوگا۔

٩٢- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطِيعٍ حِينَ كَانَ مِنْ أَمْرِ الْحَرَّةِ مَا كَانَ زَمَنَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اطْرَحُوا لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وِسَادَةً فَقَالَ إِنِّي لَمْ آتِكَ لِأَجْلِسَ أَتَيْتُكَ لِأُحَدِّثَكَ حَدِيثًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً *

۹۲۔ عبید اللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد، عاصم بن محمد بن زید، زید بن محمد، نافع بیان کرتے ہیں کہ جب یزید بن معاویہ کے زمانے میں حرہ کا واقع ہوا تو حضرت عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن مطیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لائے، مطیع نے کہا، ابو عبدالرحمٰن کے لئے (یہ ان کی کنیت ہے) گدیلا ڈال دو، ابن عمرؓ نے کہا کہ میں تمہارے پاس بیٹھنے کے لئے نہیں آیا بلکہ ایک حدیث سنانے آیا ہوں، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمار ہے تھے جو شخص اپنا ہاتھ اطاعت سے نکال لے وہ قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہوگی، اور جو اس حالت میں مرے کہ کسی سے بیعت نہ کی ہوگی تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی۔

٩٣- وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى ابْنَ مُطِيعٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ *

۹۳۔ ابن نمیر، یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر، لیث، عبید اللہ بن ابی جعفر، بکیر بن عبداللہ بن الاشج، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ابن مطیع کے پاس آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی اور اسی طرح روایت مروی ہے۔

٩٤- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ *

۹۴۔ عمرو بن علی، ابن مہدی (دوسری سند) محمد بن عمرو بن جبلہ، بشر بن عمر، ہشام بن سعد، زید بن اسلم بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نافع عن ابن عمرؓ کی طرح روایت مروی ہے۔

(١٣) بَاب حُكْمِ مَنْ فَرَّقَ أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ وَهُوَ مُجْتَمِعٌ *

باب (۱۳) مسلمانوں کی جماعت میں تفرقہ ڈالنے والے کا حکم۔

٩٥- حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ

۹۵۔ ابو بکر بن نافع، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، زیاد بن

بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ و قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ سَتَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ *

علاقہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرفجہ سے سنا کہتے تھے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ فتنے اور فساد بہت قریب ہیں تو پھر جو شخص اس امت کے کام (اتفاق) کو بگاڑنا چاہے گا تو اسے تلوار سے مارو، چاہے کوئی بھی ہو۔

(فائدہ) یعنی اگر سمجھانے اور تنبیہ کرنے کے باوجود وہ اپنے کام سے باز نہ آئے تو اس کا خون ہدر ہو گیا، اب اتفاق امور دین کا بہ نسبت امور دنیا کے زیادہ اہم ہے اس اتفاق کو جو بھی بگاڑے۔ اس کا یہی حکم ہے۔

٩٦- وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح و حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْخَثْعَمِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ح و حَدَّثَنِي حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَارِمُ ابْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُخْتَارِ وَرَجُلٌ سَمَّاهُ كُلُّهُمْ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا فَاقْتُلُوهُ *

۹۶۔ احمد بن خراش، حبان، ابو عوانہ۔
(دوسری سند) قاسم بن زکریا، عبید اللہ بن موسیٰ، شیبان۔
(تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، مصعب بن مقدام خثعمی، اسرائیل۔
(چوتھی سند) حجاج، عارم بن الفضل، عبد اللہ بن مختار، زیادہ بن علاقہ، عرفجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایتیں مروی ہیں، باقی ان تمام روایتوں میں "فاقتلوا" کا لفظ ہے، یعنی ایسے آدمی کو مار ڈالو۔

٩٧- وَحَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَتَاكُمْ وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ أَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوهُ *

۹۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، یونس بن ابی یعفور بواسطہ اپنے والد، عرفجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت سے سنا کہ جو شخص تمہارے پاس آئے اور تم سب ایک شخص کے اوپر جمے ہوئے ہو اور وہ تم میں پھوٹ اور جدائی ڈالنا چاہے تو اسے مار ڈالو۔

(١٤) بَاب إِذَا بُويِعَ لِخَلِيفَتَيْنِ *

باب (۱۴) دو خلیفوں سے بیعت۔

٩٨- وَحَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ

۹۸۔ وہب بن بقیہ واسطی، خالد بن عبد اللہ، جریری، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بُويِعَ لِخَلِيفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا *

فرمایا کہ جب دو خلیفوں کی بیعت ہو جائے تو جس کی آخر میں بیعت ہوئی ہے، اسے مار ڈالو۔

(فائدہ) یعنی اگر بغیر قتل کے کوئی چارہ کار نہ ہو تو اسے قتل کر دو، کیونکہ ایک زمانہ میں دو خلیفوں کا ہونا درست نہیں اور جب ایک خلیفہ سے بیعت کرلی گئی، تو دوسرے خلیفہ کی بیعت باطل ہے۔

(١٥) بَاب وُجُوبِ الْإِنْكَارِ عَلَى الْأُمَرَاءِ فِيمَا يُخَالِفُ الشَّرْعَ وَتَرْكِ قِتَالِهِمْ مَا صَلَّوْا وَنَحْوِ ذَلِكَ *

باب (۱۵) خلاف شرع امور میں حکام پر نکیر واجب ہے اور جب تک حکام نماز پڑھتے ہیں ان سے قتال نہ کرنا چاہئے۔

٩٩ - حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُونُ أُمَرَاءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ عَرَفَ بَرِئَ وَمَنْ أَنْكَرَ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا *

۹۹۔ ہداب بن خالد، ہمام بن یحییٰ، قتادہ، حسن، ضبہ بن محصن، ام سلمہ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، عنقریب تم پر ایسے حاکم مقرر ہونگے، کہ تم ان سے اچھے کام بھی دیکھو گے اور برے کام بھی، پھر جو کوئی ان کے برے کام پہچان لے وہ بری ہوا، جس نے برے کام کو برا مانا وہ بھی بچ گیا لیکن جو برے کام پر راضی ہوا اور تابعداری کی وہ برباد ہوا، صحابہ نے کہا ہم ان سے جنگ کریں، فرمایا نہیں جب تک نماز پڑھتے ہیں۔

١٠٠ - وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي غَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّهُ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا أَيْ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ وَأَنْكَرَ بِقَلْبِهِ *

۱۰۰۔ ابو غسان مسمعی، محمد بن بشار، معاذ بن غسان، معاذ بن ہشام دستوائی، بواسطہ اپنے والد، قتادۃ، حسن، صبہ بن محصن عنزی، ام سلمہ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم پر ایسے امیر مقرر ہونگے جن سے تم اچھے کام بھی دیکھو گے اور برے بھی، پھر جو کوئی برے کام کو برا جانے، وہ گناہ سے بچا اور جس نے اس کام کو برا کہا وہ بھی بچا، لیکن جس نے خوشی ظاہر کی، اور ان امور کی پیروی کی، وہ ہلاک اور برباد ہوا، صحابہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم ان سے جہاد کیوں نہ کریں، فرمایا، نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے ہیں (برا سمجھنے سے مراد دل میں برا سمجھنا، اور انکار سے دل کا انکار مراد ہے)۔

(فائدہ) یعنی جس میں ہاتھ اور زبان سے امور منکرہ کے بدلنے کی طاقت نہ ہو، اور پھر اپنے ہی دل میں ان چیزوں کو برا سمجھے اور ان پر نکیر کرے، تو وہ گناہ سے بچ جائے گا، لیکن ان کی ہاں میں ہاں ملانے والے اور ایسے لوگوں کے نقش قدم پر چلنے والے گنہگار ہوں گے۔

١٠١ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ وَهِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ *

۱۰۱۔ ابوالربیع عتکی، حماد بن زید، معلی بن زیاد، ہشام، حسن، ضبہ بن محصن، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حسب سابق روایت ہے، لیکن اس میں ہے کہ جس نے نکیر کی وہ بری ہو گیا اور جس نے برا سمجھا، سالم رہا۔

١٠٢ - وَحَدَّثَنَاه حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا قَوْلَهُ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ لَمْ يَذْكُرْهُ *

۱۰۲۔ حسن بن ربیع البجلی، ابن مبارک، ہشام، حسن، ضبۃ بن محصن حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حسب سابق روایت مروی ہے۔ ''من رضی و تابع'' کا تذکرہ نہیں ہے۔

(١٦) بَاب خِيَارِ الْأَئِمَّةِ وَشِرَارِهِمْ *

باب (۱۶) اچھے اور برے حاکم۔

١٠٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ رُزَيْقِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ بِالسَّيْفِ فَقَالَ لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْ وُلَاتِكُمْ شَيْئًا تَكْرَهُونَهُ فَاكْرَهُوا عَمَلَهُ وَلَا تَنْزِعُوا يَدًا مِنْ طَاعَةٍ *

۱۰۳۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، یزید بن یزید بن جابر، رزیق بن حیان، مسلم بن قرظہ، حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا تم میں بہترین حاکم وہ ہیں جنہیں تم چاہتے ہو اور وہ تمہیں چاہتے ہیں اور وہ تمہارے لئے دعا کرتے ہیں اور تم ان کے لئے دعا کرتے ہو اور تمہارے برے حاکم وہ ہیں، جن کے تم دشمن ہو اور وہ تمہارے دشمن ہیں تم ان پر لعنت کرتے ہو، وہ تم پر لعنت کرتے ہیں، عرض کیا گیا یا رسول اللہ ہم ایسے حاکموں کو تلوار سے کیوں نہ دفع کر دیں، فرمایا نہیں، جب تک وہ نماز کو تم میں قائم کرتے رہیں، اپنے حاکموں سے جب کوئی بری بات نظر آئے تو ان کے اعمال کو برا سمجھو، مگر اطاعت سے دست کشی مت کرو۔

(فائدہ) آج کل حکام تو کیا دیگر حضرات بھی نماز نہیں پڑھتے، لہٰذا علت تدافع بالقتل کی اب باقی نہیں رہی۔

١٠٤ - حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَخْبَرَنِي مَوْلَى بَنِي فَزَارَةَ وَهُوَ رُزَيْقُ بْنُ حَيَّانَ أَنَّهُ

۱۰۴۔ داؤد بن رشید، ولید بن مسلم، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، رزیق بن حیان، مسلم بن قرظہ، عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی

سَمِعَ مُسْلِمَ بْنَ قَرَظَةَ ابْنَ عَمِّ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خِيَارُ أَئِمَّتِكُمِ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمِ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ قَالُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذَلِكَ قَالَ لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ أَلَا مَنْ وَلِيَ عَلَيْهِ وَالٍ فَرَآهُ يَأْتِي شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ فَلْيَكْرَهْ مَا يَأْتِي مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ قَالَ ابْنُ جَابِرٍ فَقُلْتُ يَعْنِي لِرُزَيْقٍ حِينَ حَدَّثَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ آللَّهِ يَا أَبَا الْمِقْدَامِ لَحَدَّثَكَ بِهَذَا أَوْ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ إِي وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَسَمِعْتُهُ مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمارہے تھے کہ تمہارے بہترین حاکم وہ ہیں جنہیں تم چاہتے ہو اور وہ تم کو چاہتے ہیں تم ان کے لئے دعا کرتے ہو، اور وہ تمہارے لئے دعا کرتے ہیں اور تمہارے برے حاکم وہ ہیں جن کے تم دشمن ہو اور وہ تمہارے دشمن ہیں، تم ان پر لعنت کرتے ہو اور وہ تم پر لعنت کرتے ہیں، صحابہ نے عرض کیا، یارسول اللہ! ایسے برے حاکموں کو ہم دور نہ کردیں، آپؐ نے فرمایا، نہیں، جب تک وہ نماز پڑھتے ہیں، لیکن جب کوئی کسی حاکم کو برا کام کرتے دیکھے تو اسے برا جانے، جو کہ وہ اللہ کی نافرمانی کا کام کررہا ہے مگر اس کی اطاعت سے باہر نہ ہو، ابن جابر بیان کرتے ہیں کہ جب رزیق بن حیان نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی تو میں نے کہا، ابو مقدام خدا کی قسم دے کر تم سے دریافت کرتا ہوں کہ تم سے یہ حدیث مسلم بن قرظہ نے بیان کی (یا سنی) اور آپ نے عوف بن مالک سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے یہ سن کر رزیق گھٹنوں کے بل جھک پڑے، اور قبلہ کی طرف منہ کر کے فرمایا، بے شک مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ میں نے یہ حدیث مسلم بن قرظہ سے سنی ہے اور انہوں نے حضرت عوف بن مالک سے اور انہوں نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے سنی ہے۔

١٠٥ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ رُزَيْقٌ مَوْلَى بَنِي فَزَارَةَ قَالَ مُسْلِم وَرَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۰۵۔ اسحاق بن موسیٰ انصاری، ولید بن مسلم، ابن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور انہوں نے رزیق مولی بنی فزارہ سے کہا ہے، امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ اس روایت کو معاویہ بن صالح نے بواسطہ ربیعہ بن یزید، مسلم بن قرظہ، عوف بن مالک، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

(١٧) بَاب اسْتِحْبَابِ مُبَايَعَةِ الْإِمَامِ

باب (۱۷) لڑائی کے وقت مجاہدین سے بیعت

الْجَيْشَ عِنْدَ إِرَادَةِ الْقِتَالِ وَبَيَانِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ *

لینے کا استحباب اور درخت کے نیچے بیعت رضوان کا بیان۔

١٠٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ فَبَايَعْنَاهُ وَعُمَرُ آخِذٌ بِيَدِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ وَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ وَلَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ *

۱۰۶۔ قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد (دوسری سند) محمد بن رافع، لیث، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حدیبیہ کے دن ایک ہزار چار سو آدمی تھے، تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کا ہاتھ پکڑے ہوئے شجرہ رضوان کے نیچے تھے اور یہ سمرہ کا درخت ہے اور ہم نے آپؐ سے نہ بھاگنے پر بیعت کی اور موت پر۔

١٠٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمْ نُبَايِعْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَوْتِ إِنَّمَا بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ *

۱۰۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن عیینہ (دوسری سند) ابن نمیر، سفیان، ابوالزبیر، حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے موت پر بیعت نہیں کی تھی، بلکہ (جہاد سے) نہ بھاگنے پر ہم نے آپ سے بیعت کی۔

١٠٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعَ جَابِرًا يَسْأَلُ كَمْ كَانُوا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ كُنَّا أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً فَبَايَعْنَاهُ وَعُمَرُ آخِذٌ بِيَدِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ فَبَايَعْنَاهُ غَيْرَ جَدِّ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ اخْتَبَأَ تَحْتَ بَطْنِ بَعِيرِهِ *

۱۰۸۔ محمد بن حاتم، حجاج، ابن جریج، ابوالزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ تم حدیبیہ کے دن کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا کہ ہم چودہ سو آدمی تھے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمرہ کے درخت کے نیچے آپ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے مگر جد بن قیس انصاری نے بیعت نہیں کی۔ وہ اپنے اونٹ کے پیٹ کے نیچے چھپ گیا۔

(فائدہ) منقول ہے کہ انہوں نے اس کے بعد توبہ کرلی تھی اور ان کی توبہ قبول ہوگئی تھی۔

١٠٩- وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْوَرُ مَوْلَى سُلَيْمَانَ بْنِ مُجَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَسْأَلُ هَلْ بَايَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقَالَ لَا وَلَكِنْ صَلَّى

۱۰۹۔ ابراہیم بن دینار، حجاج بن محمد الاعور، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر سے دریافت کیا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں بیعت لی، انہوں نے کہا نہیں، صرف آپ نے وہاں نماز پڑھی اور حدیبیہ میں جو درخت ہے اس کے علاوہ آپؐ نے اور کسی درخت کے نیچے بیعت نہیں

بِهَا وَلَمْ يُبَايِعْ عِنْدَ شَجَرَةٍ إِلَّا الشَّجَرَةَ الَّتِي بِالْحُدَيْبِيَةِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بِئْرِ الْحُدَيْبِيَةِ *

لی۔ ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ابوالزبیر نے بیان کیا۔ انہوں نے جابر بن عبداللہ سے سنا، فرما رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے کنویں پر دعا کی (اس کا پانی بڑھ گیا)۔

۱۱۰- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ قَالَ سَعِيدٌ وَإِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ و قَالَ جَابِرٌ لَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ لَأَرَيْتُكُمْ مَوْضِعَ الشَّجَرَةِ *

۱۱۰۔ سعید بن عمرو اشعثی، سوید بن سعید، اسحاق بن ابراہیم، احمد بن عبدہ، سفیان، عمرو، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو آدمی تھے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ آج کے دن تم سب زمین پر رہنے والوں سے افضل اور بہتر ہو، حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اگر میری بینائی ہوتی، تو میں تم کو اس درخت کی جگہ دکھلا دیتا۔

(فائدہ) کیونکہ وہ درخت باقی نہیں رہا تھا، حضرت عمرؓ نے جب سنا کہ لوگ اس کے پاس جمع رہتے ہیں، تو انہوں نے اسے کٹوا دیا تھا کہ کہیں لوگ اس چیز کو ثواب کہنا شروع کر دیں اور شریعت نے جس چیز کو ثواب یا باعث خیر و برکت قرار نہیں دیا، اسے اپنی رائے سے ثواب اور باعث خیر و برکت سمجھنا ہی بدعت ہے، اور جو شخص بدعت ایجاد کرتا ہے، تو وہ دین کی تکمیل کرنا چاہتا ہے، تو کیا دین کامل نہیں ہوا، جو اسے ان رسومات اور بدعات ایجاد کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک بدعت کو گمراہی اور دوزخ میں لے جانے والی فرمایا ہے اور بدعت ایجاد کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ بدعت پر عمل کرنے سے ایک تو بدعت پر عمل کرنے کا گناہ اور دوسرا بڑا گناہ اسے ثواب سمجھنا ہے، اسی لئے بدعتی کو توبہ کی توفیق نصیب نہیں ہوتی، سچ ہے کافر کا مسلمان ہونا آسان، پر بدعتی کا توبہ کرنا مشکل ہوتا ہے، اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اخیر عمر میں نگاہ جاتی رہی تھی۔

۱۱۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ فَقَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ *

۱۱۱۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ حضرت سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ اصحاب شجرہ کتنے تھے؟ انہوں نے کہا کہ اگر ہم لاکھ آدمی بھی ہوتے تب بھی وہاں کا کنواں ہم کو کافی ہو جاتا، ہم پندرہ سو تھے۔

(فائدہ) جس وقت صحابہ رضی اللہ عنہم حدیبیہ پہنچے ہیں، تو اس کے کنویں میں ایک تسمہ کے بقدر بھی پانی نہیں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں تھوکا اور برکت کی دعا کی، چنانچہ سب نے پانی پیا اور سیراب ہو گئے بعض روایات میں تیرہ سو کی تعداد آرہی ہے، اور بعض میں پندرہ سو کی اور اکثر روایات میں چودہ سو کی اور صحیح یہ ہے کہ چودہ سو سے زائد تھے، تو بعض نے کسر کو پورا کر کے پندرہ سو کہہ دیا، اور بعض نے کسر کو حذف کر کے چودہ سو لکھ دیا، اور جن کو صحیح تعداد معلوم نہ ہو سکی تو انہوں نے تیرہ سو کہہ دیا۔

١١٢- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ ح و حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ كِلَاهُمَا يَقُولُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً *

۱۱۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، عبداللہ بن ادریس، (دوسری سند) رفاعہ بن ہیثم، خالد طحان، حصین، سالم بن ابی الجعد، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو پھر بھی وہ پانی ہم سب کو کفایت کر جاتا، مگر ہم اس وقت پندرہ سو تھے۔

١١٣- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ *

۱۱۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، سالم بن ابی الجعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ تم اس روز (حدیبیہ کے دن) کتنے تھے؟ انہوں نے کہا، چودہ سو۔

١١٤- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ مُرَّةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ أَلْفًا وَثَلَاثَ مِائَةٍ وَكَانَتْ أَسْلَمُ ثُمْنَ الْمُهَاجِرِينَ *

۱۱۴۔ عبداللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عمرو بن مرہ، حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اصحاب شجرہ تیرہ سو تھے اور اسلم (ایک قبیلہ کا نام) کے لوگ مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے۔

١١٥- وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ح و حَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۱۵۔ ابن مثنیٰ، ابوداؤد (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، حضرت نضر بن شمیل، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

١١٦- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَعْرَجِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ الشَّجَرَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ النَّاسَ وَأَنَا رَافِعٌ غُصْنًا مِنْ أَغْصَانِهَا عَنْ رَأْسِهِ وَنَحْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ لَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ وَلَكِنْ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ *

۱۱۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریع، خالد، حکم بن عبداللہ بن اعرج، معقل بن یسار بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو شجرہ کے دن دیکھا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے بیعت لے رہے تھے اور میں اس درخت کی ایک شاخ کو آپ کے سر سے اٹھائے ہوئے تھا، اور ہم چودہ سو تھے، ہم نے آپ سے مرنے پر بیعت نہیں کی، بلکہ نہ بھاگنے پر کی ہے۔

١١٧- وَحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۱۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبداللہ، یونس سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۱۸- وَحَدَّثَنَاه حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ أَبِي مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فِي قَابِلٍ حَاجِّينَ فَخَفِيَ عَلَيْنَا مَكَانُهَا فَإِنْ كَانَتْ تَبَيَّنَتْ لَكُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ *

۱۱۸۔ حامد بن عمر، ابو عوانہ، طارق، سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ان لوگوں میں سے تھے، جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شجرہ کے پاس بیعت کی تھی، انہوں نے کہا، پھر جب آئندہ سال ہم حج کو آئے تو اس کی جگہ معلوم نہیں ہوئی اور اگر تمہیں معلوم ہو جائے تو تم زیادہ جانتے ہو۔

(فائدہ) اس وقت اس درخت کے چھپ جانے میں یہ مصلحت تھی کہ کہیں لوگ اس کی خیر و برکت دیکھ کر اس کی پرستش نہ شروع کر دیں اور اس کا چھپ جانا یہ اللہ کی رحمت تھی۔

۱۱۹- و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ وَقَرَأْتُهُ عَلَى نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَنَسُوهَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ *

۱۱۹۔ محمد بن رافع، ابو احمد، نصر بن علی، ابی احمد، سفیان، طارق بن عبدالرحمٰن، سعید بن مسیب اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ جس سال شجرہ کی بیعت ہوئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے اور پھر دوسرے سال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس درخت کو بھول گئے۔

۱۲۰- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ أَتَيْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ أَعْرِفْهَا *

۱۲۰۔ حجاج بن شاعر، محمد بن رافع، شبابہ، شعبہ، قتادہ، سعید بن مسیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے شجرہ رضوان کو دیکھا تھا، مگر پھر جو اس کے پاس آیا تو اسے پہچان نہ سکا۔

۱۲۱- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ *

۱۲۱۔ قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، یزید بن ابی عبید، مولیٰ سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ تم نے حدیبیہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کس چیز پر بیعت کی؟ انہوں نے کہا مر جانے پر۔

۱۲۲- وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ بِمِثْلِهِ *

۱۲۲۔ اسحاق بن ابراہیم، حماد بن مسعدہ، یزید، حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ سے اسی طریقہ سے حدیث مروی ہے۔

۱۲۳- وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَتَاهُ

۱۲۳۔ اسحاق بن ابراہیم، مخزومی، وہیب، عمرو بن یحییٰ، عباد بن تمیم، عبداللہ بن زید کے پاس کوئی آیا اور کہنے لگا، کہ یہ ابن حنظلہ لوگوں سے بیعت لے رہا ہے، انہوں نے کہا، کس چیز پر

آتٍ فَقَالَ هَا ذَاكَ ابْنُ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ فَقَالَ عَلَى مَاذَا قَالَ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا أُبَايِعُ عَلَى هَذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

بیعت لے رہا ہے، وہ بولا موت پر، تو انہوں نے جواب دیا کہ میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد موت پر کسی سے بیعت کرنے والا نہیں ہوں۔

(فائدہ) مسلم بن حنظلہ نے یزید کی بیعت توڑ کر عبداللہ بن زبیرؓ سے بیعت کرلی تھی اور لوگوں سے اس لشکر کے قتال کے لئے بیعت کی جا رہی تھی، جو یزید نے مسلم بن عقبہ مری کی قیادت میں حرہ کے دن روانہ کیا تھا، مجاشع بن مسعود کی روایت میں "علی السلام والجہاد" اور حضرت ابن عمرؓ کی روایت میں "علی السمع والطاعۃ" ہے اور مسلم کے علاوہ دوسری کتب میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں بیعت علی الصبر کا ذکر آیا ہے، علماء نے فرمایا ہے، سب کے معنی ایک ہی ہیں، مقصود یہ ہے کہ میدان جنگ سے نہ بھاگیں گے، یا کامیابی حاصل ہو جائے، یا پھر شہید ہو جائیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(١٨) بَاب تَحْرِيمِ رُجُوعِ الْمُهَاجِرِ إِلَى اسْتِيطَانِ وَطَنِهِ *

باب (۱۸) جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کر جائے پھر اسے وطن بنانا حرام ہے۔

١٢٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقِبَيْكَ تَعَرَّبْتَ قَالَ لَا وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ *

۱۲۴۔ قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، یزید بن ابی عبید بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلمہ بن اکوع حجاج کے پاس گئے، تو وہ بولا، اے ابن اکوع (عیاذ باللہ) تو مرتد ہو گیا، پھر جنگل میں رہنے لگا، سلمہ بولے نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مجھے جنگل میں رہنے کی اجازت دی ہے۔

(فائدہ) قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ علمائے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مہاجر کو پھر اپنے وطن کی طرف لوٹنا حرام ہے اور سلمہ اپنے وطن نہیں گئے ہوں گے، بلکہ کسی اور مقام پر جنگل میں رہتے ہونگے، دوسرے یہ کہ مدینہ میں رہنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں فرض تھا، یا فتح مکہ سے قبل اس کی فرضیت تھی، کیونکہ مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امداد تھی اور جب مکہ مکرمہ فتح ہو گیا تو اب اس کی حاجت باقی نہ رہی، اسی لئے آپؐ نے فرما دیا، لاہجرۃ بعد الفتح۔

(١٩) بَاب الْمُبَايَعَةِ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ وَبَيَانِ مَعْنَى لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ *

باب (۱۹) فتح مکہ مکرمہ کے بعد اسلام یا جہاد یا امور خیر پر بیعت ہونا، اور اس کے بعد ہجرت کا حکم نہ رہنے کا مطلب۔

١٢٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ حَدَّثَنِي مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودٍ السُّلَمِيُّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۲۵۔ محمد بن صباح، اسماعیل بن زکریا، عاصم الاحول، ابوعثمان نہدی، مجاشع بن مسعود سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہجرت پر بیعت کرنے کے لئے آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ أُبَايِعُهُ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ إِنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِأَهْلِهَا وَلَكِنْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ *

ارشاد فرمایا کہ ہجرت تو مہاجرین کے لئے گزر گئی ہے لیکن اب اسلام، جہاد اور نیکی کے کاموں پر بیعت کرو۔

(فائدہ) یعنی جس فضیلت والی ہجرت کا فتح مکہ سے قبل حکم ہوا تھا، اس کا ثواب تو مہاجرین حاصل کر چکے اب تو اس کا حکم باقی نہیں رہا ہے واللہ اعلم بالصواب

۱۲۶ - وَ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودٍ السُّلَمِيُّ قَالَ جِئْتُ بِأَخِي أَبِي مَعْبَدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ قَدْ مَضَتِ الْهِجْرَةُ بِأَهْلِهَا قُلْتُ فَبِأَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ قَالَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ قَالَ أَبُو عُثْمَانَ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبَدٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ مُجَاشِعٍ فَقَالَ صَدَقَ *

۱۲۶۔ سوید بن سعید، علی بن مسہر، عاصم، ابو عثمان، مجاشع بن مسعود سلمی بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے بھائی ابو معبد کو مکہ فتح ہو جانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا، اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس سے ہجرت پر بیعت لیجئے، آپؐ نے فرمایا، ہجرت تو مہاجرین کے ساتھ ہو چکی، میں نے عرض کیا، پھر آپ کس چیز پر اس سے بیعت کریں گے؟ فرمایا، اسلام، جہاد اور امور خیر پر، ابو عثمان کہتے ہیں کہ میں ابو سعید سے ملا اور ان سے مجاشع کا قول نقل کیا، انہوں نے کہا مجاشع نے سچ کہا۔

۱۲۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ فَلَقِيتُ أَخَاهُ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا مَعْبَدٍ *

۱۲۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، عاصم سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔ باقی اس میں مجاشع کے بھائی سے ملنے کا تذکرہ ہے، ان کے بھائی ابو معبد کا نام ذکر نہیں کیا ہے۔

۱۲۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا *

۱۲۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، مجاہد، طاؤس، حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا کہ اب ہجرت نہیں ہے لیکن جہاد اور نیت باقی ہے اور جس وقت تم سے جہاد میں نکلنے کے لئے کہا جائے تو جہاد کے لئے نکلو۔

(فائدہ) امام نووی دار الحرب سے دار الاسلام تک تو قیامت تک ہجرت باقی رہنے کے قائل ہیں، مقصود یہ ہے کہ مکہ مکرمہ سے ہجرت کرنے کا حکم باقی نہیں رہا کیونکہ وہ دار الاسلام ہو گیا، یا یہ کہ وہ خصوصی اور فضیلت والی ہجرت جس کا صحابہ کو حکم ہوا تھا اور انہوں نے اس فضیلت کو حاصل کر لیا، اب وہ باقی نہیں رہی۔

۱۲۹ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو

۱۲۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، وکیع، سفیان، (دوسری

كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَابْنُ رَافِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ يَعْنِي ابْنَ مُهَلْهِلٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ كُلُّهُمْ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

سند) اسحاق بن منصور، ابن رافع، یحییٰ بن آدم، مفضل بن مہلہل (تیسری سند) عبد بن حمید، عبید اللہ بن موسیٰ، اسرائیل منصور سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۳۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا *

۱۳۰۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر بواسطہ اپنے والد، عبداللہ بن حبیب بن ابی ثابت، عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی حسین، عطاء، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کے متعلق دریافت کیا گیا، آپؐ نے فرمایا فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی لیکن جہاد اور نیت ہے اور جس وقت تم سے جہاد میں جانے کے لئے کہا جائے تو چل پڑو۔

(فائدہ) اعرابی نے اہل و عیال اور اسباب چھوڑ کر مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقارنت چاہی تھی، آپؐ نے اس وجہ سے یہ فرمادیا کہ کہیں اس سے اس پر عمل نہ ہو سکے اور پھر یہاں سے چلا جائے۔

۱۳۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ شَأْنَ الْهِجْرَةِ لَشَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تُؤْتِي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا *

۱۳۱۔ ابو بکر بن خلاد باہلی، ولید بن مسلم، عبدالرحمٰن بن عمرو اوزاعی، ابن شہاب زہری، عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کے متعلق دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا، ارے ہجرت بہت مشکل ہے، آپؐ نے فرمایا تیرے پاس اونٹ ہیں، اس نے کہا، جی ہاں! تو آپؐ نے ارشاد فرمایا تو ان کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے، وہ بولا جی ہاں! تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو سمندروں کے پار عمل کرتا رہ، اللہ تعالیٰ تیرے کسی بھی عمل کو ضائع نہیں کرے گا۔

۱۳۲- وَحَدَّثَنَاه عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ فَهَلْ

۱۳۲۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، محمد بن یوسف اوزاعی سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کو نہیں چھوڑے گا، باقی اس روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ جب وہ پانی پینے آتے ہیں، تو ان کا دودھ دھوتا ہے، وہ بولا جی

تَحْلُبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا قَالَ نَعَمْ *

ہاں۔

(٢٠) بَاب كَيْفِيَّةِ بَيْعَةِ النِّسَاءِ *

باب (۲۰) عورتوں سے کس طرح بیعت لینی چاہئے۔

١٣٣ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَتِ الْمُؤْمِنَاتُ إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْتَحَنَّ بِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ أَقَرَّ بِهَذَا مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ أَقَرَّ بِالْمِحْنَةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْرَرْنَ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ قَالَ لَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ وَلَا وَاللَّهِ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ غَيْرَ أَنَّهُ يُبَايِعُهُنَّ بِالْكَلَامِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللَّهِ مَا أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ قَطُّ إِلَّا بِمَا أَمَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا مَسَّتْ كَفُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّ امْرَأَةٍ قَطُّ وَكَانَ يَقُولُ لَهُنَّ إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ قَدْ بَايَعْتُكُنَّ كَلَامًا *

۱۳۳۔ ابوالطاہر احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ مسلمان عورتیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت کر کے آتیں تو آپؐ اس آیت کے ذریعے ان کا امتحان لیتے، یاایہاالنبی الخ، یعنی اے نبیؐ جب تیرے پاس مسلمان عورتیں اس بات پر بیعت کرنے آئیں کہ اللہ کا شریک نہ ٹھہرائیں گی، چوری نہ کریں گی اور نہ زنا کریں گی (آخر تک) حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں پھر ان مسلمان عورتوں میں سے جو کوئی ان باتوں کا اقرار کرتی تو گویا بیعت کا اقرار کرتی، اور جب اپنی زبان سے اقرار کر لیتیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمادیتے جاؤ، بس اب میں تم سے بیعت لے چکا، خدا کی قسم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں چھوا، البتہ آپؐ ان سے بیان کے ذریعہ بیعت لیتے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے کبھی بھی کسی چیز کا اقرار نہیں لیا ہے مگر جس چیز کا اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو حکم دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی کسی عورت کی ہتھیلی سے کبھی نہیں لگی، بلکہ جب وہ اقرار کر لیتیں تو آپؐ زبانی فرمادیتے کہ جاؤ، میں تم سے بیعت کر چکا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ عورت سے صرف زبان سے بیعت لینا چاہئے، ان کا ہاتھ چھونے اور پکڑنے کی قطعاً اجازت نہیں ہے اور مردوں سے زبان سے بھی اور ہاتھ پکڑ کر بھی بیعت لینی چاہئے آج کل جو دستور چلا آرہا ہے کہ پیر صاحب مریدنی کا ہاتھ پکڑتے ہیں، پردہ وغیرہ کا کوئی اہتمام نہیں ہے اور نیز پیر صاحب کی صاحبزادی سے مریدوں کو پردہ واجب نہیں اور نہ مریدنی کو پیر صاحب وغیرہ ذلک، یہ تمام چیزیں ناجائز، ضلالت اور گمراہ ہیں، ایسے پیر صاحب سے بیعت کس خوبی کی جائے کہ جس کی ابتداء ہی معصیت اور گمراہی پر ہے۔ اللهم احفظنا۔

١٣٤- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا و قَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ بَيْعَةِ النِّسَاءِ قَالَتْ مَا مَسَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ امْرَأَةً قَطُّ إِلَّا أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا فَإِذَا أَخَذَ عَلَيْهَا فَأَعْطَتْهُ قَالَ اذْهَبِي فَقَدْ بَايَعْتُكِ *

۱۳۴۔ ہارون بن سعید ایلی، ابوالطاہر، ابن وہب، مالک ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عورتوں کی بیعت کے متعلق فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ کبھی بھی کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں لگا، البتہ آپؐ زبانی عہد لیتے، پھر جب زبانی عہد لیتے اور وہ اسے منظور کر لیتیں تو آپؐ فرماتے جاؤ، میں نے تجھ سے بیعت کر لی۔

(٢١) بَاب الْبَيْعَةِ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيمَا اسْتَطَاعَ *

باب (۲۱) حسب استطاعت فرمان پذیری اور اطاعت شعاری پر بیعت۔

١٣٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَيُّوبَ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتَ *

۱۳۵۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل، عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمان سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کی اور آپؐ نے ہم سے ارشاد فرمایا کہ یہ بھی کہو، کہ جتنا مجھ سے ہو سکے گا۔

(٢٢) بَاب بَيَانِ سِنِّ الْبُلُوغِ *

باب (۲۲) سن بلوغ۔

١٣٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عَرَضَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فِي الْقِتَالِ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِي وَعَرَضَنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَنِي قَالَ نَافِعٌ فَقَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةٌ فَحَدَّثْتُهُ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا لَحَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ فَكَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ أَنْ يَفْرِضُوا لِمَنْ كَانَ ابْنَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَاجْعَلُوهُ فِي الْعِيَالِ *

۱۳۶۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبیداللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں احد کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لڑائی کے لئے پیش ہوا اور میں چودہ سال کا تھا، آپؐ نے مجھے اجازت نہ دی اور پھر خندق کے دن پیش ہوا، اور اس وقت میں پندرہ سال کا تھا، تو آپؐ نے مجھے اجازت دیدی، نافع بیان کرتے ہیں کہ جن دنوں عمر بن عبدالعزیز خلیفہ تھے میں نے ان کے سامنے آکر یہ حدیث بیان کی، انہوں نے کہا یہی بالغ اور بچے کی حد ہے، چنانچہ انہوں نے اپنے عاملوں کو لکھ دیا کہ جو پندرہ سال کا ہو جائے اس کا حصہ لگائیں اور جو اس سے کم کا ہو اسے بچوں ہی میں شمار کریں۔

١٣٧- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَاسْتَصْغَرَنِي *

۱۳۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن ادریس، عبدالرحیم بن سلیمان (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب ثقفی، عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، باقی اس میں یہ بھی ہے کہ میں چودہ برس کا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چھوٹا سمجھا۔

(٢٣) بَاب النَّهْيِ أَنْ يُسَافَرَ بِالْمُصْحَفِ إِلَى أَرْضِ الْكُفَّارِ إِذَا خِيفَ وُقُوعُهُ بِأَيْدِيهِمْ *

باب (۲۳) جب اس بات کا ڈر ہو کہ قرآن مجید کفار کے ہاتھ لگ جائے گا تو ان کے ملک میں لے جانے کی ممانعت۔

١٣٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ *

۱۳۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کی حالت میں قرآن کریم دشمن کے ملک میں لے جانے کی ممانعت فرمائی ہے۔

١٣٩- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ *

۱۳۹۔ قتیبہ، لیث (دوسری سند) ابن رمح، لیث، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے قرآن مجید کو دشمن کے ملک میں لے جانے سے منع فرمایا ہے کہ کہیں دشمن کے ہاتھ نہ پڑ جائے۔

١٤٠- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُوا بِالْقُرْآنِ فَإِنِّي لَا آمَنُ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ قَالَ أَيُّوبُ فَقَدْ نَالَهُ الْعَدُوُّ وَخَاصَمُوكُمْ بِهِ *

۱۴۰۔ ابوالربیع عتکی، ابوکامل، حماد، ایوب، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن لے کر نہ جاؤ، مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں دشمن کے ہاتھ نہ لگ جائے، ایوب بیان کرتے ہیں کہ دشمن کے ہاتھ لگ جائے اور وہ تم سے جھگڑا کرنا شروع کر دیں۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ کہیں دشمن اس کی بے ادبی نہ کریں اور اگر اس کا خدشہ نہ ہو تو پھر کوئی مضائقہ نہیں، یہی امام ابوحنیفہ اور دیگر ائمہ کا مسلک ہے۔

١٤١- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

۱۴۱۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ (دوسری سند) ابن ابی

إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَالثَّقَفِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ جَمِيعًا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَالثَّقَفِيِّ فَإِنِّي أَخَافُ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَحَدِيثِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ *

عمر، سفیان، ثقفی، ایوب (تیسری سند) ابن رافع، ابن ابی فدیک، ضحاک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے باقی ابن علیہ اور ثقفی کی روایت میں "فانی اخاف" کا لفظ ہے اور سفیان اور ضحاک بن عثمان کی روایت میں "مخافۃ ان ینالہ العدو" کا لفظ ہے۔

(٢٤) بَاب الْمُسَابَقَةِ بَيْنَ الْخَيْلِ وَتَضْمِيرِهَا *

باب (۲۴) گھوڑ دوڑ(۱) اور گھوڑوں کو اس کے لئے تیار کرنا۔

١٤٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بِالْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا *

۱۴۲۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، مالک، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں کی جو کہ دوڑ کے لئے تیار کئے تھے، مقام حفیاء سے، ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد تک دوڑ کرائی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے دوڑ کرائی۔

(فائدہ) مقام حفیاء اور ثنیۃ الوداع کے درمیان تقریباً چھ میل کا فاصلہ ہے اور ایسے ہی ثنیۃ الوداع اور مسجد بنی زریق کے درمیان ایک میل کا فاصلہ ہے، بخاری میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں اس مسافت کا بیان ہے، امام نووی اور امام بدرالدین عینی فرماتے ہیں کہ گھوڑ دوڑ، گھوڑوں کو دوڑ کے لئے تیار کرنا باجماع امت جائز ہے، امام قرطبی فرماتے ہیں اس کے جواز میں کسی کا اختلاف نہیں ہے اور گھوڑوں کی تضمیر یہ ہے کہ ان کا دانہ چارہ کم کر کے اور ایک گرم جھول پہنا کر بند کوٹھڑی میں بند کر دیں تاکہ اسے خوب پسینہ آئے اور گوشت کم ہو، اور اس کے ساتھ ساتھ دوڑنے میں تیز ہو۔ (نووی جلد ۲ ص ۱۳۲) عینی جلد ۴ ص ۵۸ او جلد ۱۴ ص ۱۶۰)

---

(۱) گھوڑ دوڑ بلا عوض ہو تو بالاتفاق جائز ہے اور اگر بالعوض ہو تو پھر اس کی کئی صورتیں ہیں۔ (۱) عوض اور انعام کسی ایسے شخص کی طرف سے ہو جو مقابلہ میں شریک نہ ہو جیسے امام یا کوئی اور شخص جیتنے والے کے لئے یا سب کے لئے درجہ بدرجہ انعام مقرر کر دے تو یہ صورت بھی بالاتفاق جائز ہے۔ (۲) مقابلہ میں شریک حضرات میں سے کسی ایک کی طرف سے عوض کی شرط ہو دوسروں کی طرف سے نہ ہو جیسے دو مقابلہ کرنے والوں میں سے ایک کہے کہ اگر تو جیت گیا تو میں تمہیں کچھ انعام وغیرہ دوں گا اگر میں جیت گیا تو تیرے ذمہ کچھ نہیں، یہ صورت بھی ائمہ اربعہ کے ہاں جائز ہے۔ (۳) مقابلہ میں شریک افراد میں سے ہر ایک کی طرف سے عوض کی شرط ہو کہ جو ہار گیا اس کے ذمہ کچھ عوض وغیرہ واجب ہے جو بھی ہار گیا جیتنے والے کے ذمہ کچھ نہیں۔ یہ بالاتفاق حرام ہے اور یہ صورت قمار اور جوا ہے۔

١٤٣ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ ابْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ مِنْ رِوَايَةِ حَمَّادٍ وَابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَجِئْتُ سَابِقًا فَطَفَّفَ بِي الْفَرَسُ الْمَسْجِدَ *

۱۴۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن رمح، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد۔ (دوسری سند) خلف بن ہشام، ابوالربیع، ابوکامل، حماد بن زید، ایوب۔
(تیسری سند) زہیر بن حرب، اسماعیل ایوب۔
(چوتھی سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد۔
(پانچویں سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ۔
(چھٹی سند) محمد بن مثنیٰ، عبیداللہ بن سعید، یحییٰ قطان، عبیداللہ۔
(ساتویں سند) علی بن حجر اور احمد بن عبدہ، ابن ابی عمر، سفیان، اسماعیل بن امیہ۔
(آٹھویں سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ۔
(نویں سند) ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، اسامہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی ایوب کی روایت جو بواسطہ حماد اور ابن علیہ کے ہے، اس میں اتنی زیادتی ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا میں آگے بڑھ گیا اور گھوڑا مجھے لے کر مسجد پر چڑھ گیا۔

(٢٥) بَاب الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

باب (۲۵) گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک خیر (فضیلت) رکھی گئی ہے۔

١٤٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

۱۴۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گھوڑے کی پیشانی میں خیر اور برکت قیامت تک موجود ہے۔

١٤٥ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۱۴۵۔ قتیبہ، ابن رمح، لیث بن سعد۔ (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، عبداللہ بن نمیر، (تیسری سند) ابن

عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ *

نمیر، بواسطہ اپنے والد (چوتھی سند) عبید اللہ بن سعید، یحییٰ، عبید اللہ (پانچویں سند) ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، اسامہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے "مالک عن نافع" کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

١٤٦- وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَصَالِحُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ وَرْدَانَ جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ قَالَ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْوِي نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِإِصْبَعِهِ وَهُوَ يَقُولُ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْغَنِيمَةُ *

۱۴۶۔ نصر بن علی جہضمی، صالح بن حاتم بن وردان، یزید بن زریع، یونس بن عبید، عمرو بن سعید، ابوزرعہ بن عمرو بن جریر، حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ گھوڑے کی پیشانی کے بال اپنی انگلی سے مل رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک کے لئے خیر اور برکت وابستہ ہے، یعنی ثواب اور غنیمت۔

١٤٧- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۴۷۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، یونس سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

١٤٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ *

۱۴۸۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے (والد) زکریا، عامر، عروۃ بارقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خیر و برکت گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک کے لئے وابستہ ہے یعنی اجر و ثواب اور غنیمت۔

١٤٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۱۴۹۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن فضیل، ابن ادریس، حصین، شعبی، عروۃ بارقیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ برکت گھوڑوں کی پیشانی سے بندھی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ مَعْقُوصٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ قَالَ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِمَ ذَاكَ قَالَ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

ہوئی ہے، عرض کیا گیا، یا رسول اللہؐ کس وجہ سے آپؐ نے فرمایا، ثواب اور غنیمت ہے، قیامت تک کے لئے۔

(فائدہ) اس لئے قیامت تک جہاد باقی رہے گا، اور کسی بھی وقت خیر و برکت اس سے جدا ہونے والی نہیں ہے، امام نووی فرماتے ہیں کہ ان احادیث سے جہاد کے لئے گھوڑا رکھنے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے، اور دیگر احادیث میں جو آیا ہے کہ نحوست گھوڑے میں ہے، اس سے وہ گھوڑے مراد ہیں جو جہاد کے لئے نہ ہوں، یا بعض گھوڑے مبارک ہیں اور بعض منحوس، مترجم کہتا ہے جن حضرات کو گھوڑا رکھنے کا شوق ہو اور ان کے پاس گھوڑا نہ ہو اور نہ اس کی طاقت رکھتے ہوں، تو انما الاعمال بالنیات، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں بھی ثواب سے محروم نہیں فرمائے گا۔

١٥٠- وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عُرْوَةُ ابْنُ الْجَعْدِ *

۱۵۰۔ اسحٰق بن ابراہیم، جریر، حصین سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، لیکن اس میں عروہ بن جعد کہا ہے۔

١٥١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ جَمِيعًا عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْأَجْرَ وَالْمَغْنَمَ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ سَمِعَ عُرْوَةَ الْبَارِقِيَّ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۵۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، خلف بن ہشام، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوالاحوص (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان، شبیب بن غرقدہ، عروہ بارقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، باقی اس میں اجر و ثواب کا تذکرہ نہیں ہے اور سفیان کی روایت میں لفظ "عن" کے بجائے "سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں۔

١٥٢- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَلَمْ يَذْكُرِ الْأَجْرَ وَالْمَغْنَمَ *

۱۵۲۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) ابن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابی اسحاق، عیزار بن حریث، عروہ بن جعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت مروی ہے، باقی اس میں ثواب اور غنیمت کا تذکرہ نہیں ہے۔

(فائدہ) عروۃ بن جعدؓ اور عروۃ بارقیؓ دونوں ایک ہی ہیں۔

١٥٣- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا

۱۵۳۔ عبیداللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، یحییٰ بن سعید، شعبہ، ابوالتیاح، حضرت انس

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ *

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے۔

١٥٤ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ سَمِعَ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۵۴۔ یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث (دوسری سند) محمد بن ولید، محمد بن جعفر، شعبہ، ابوالتیاح، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور حسب سابق بیان کیا۔

(٢٦) بَاب مَا يُكْرَهُ مِنْ صِفَاتِ الْخَيْلِ *

باب (۲۶) گھوڑے کی کون سی قسمیں بری ہیں۔

١٥٥ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلْمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ *

۱۵۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابوکریب، وکیع، سفیان، سلم بن عبدالرحمٰن، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اشکل گھوڑے کو برا تصور فرماتے تھے۔

١٥٦ - وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَالشِّكَالُ أَنْ يَكُونَ الْفَرَسُ فِي رِجْلِهِ الْيُمْنَى بَيَاضٌ وَفِي يَدِهِ الْيُسْرَى أَوْ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى وَرِجْلِهِ الْيُسْرَى*

۱۵۶۔ محمد بن نمیر، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) عبدالرحمٰن بن بشر، عبدالرزاق، سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی عبدالرزاق کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ اشکل گھوڑا وہ ہے جس کا داہنا پاؤں اور بایاں ہاتھ سفید ہو، یا داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں سفید ہو۔

(فائدہ) اور اکثر اہل لغت کے نزدیک اشکل وہ ہے جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک پاؤں گھوڑے کے اپنے رنگ کا، یا تین ہم رنگ اور ایک سفید، اور ابن ورید بیان کرتے ہیں کہ اشکل وہ ہے جس کے ایک طرف کا ہاتھ اور پاؤں سفید ہو، یا ایک طرف کا ہاتھ اور دوسری طرف کا پیر، مترجم کہتا ہے کہ حضورؐ کا اشکل گھوڑے کو اچھا نہ سمجھنے کی ممکن ہے یہ وجہ ہو کہ اس کو رکھنے کے بعد آپؐ نے اس میں کوئی خوبی محسوس نہ فرمائی ہو، واللہ اعلم۔

١٥٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ

۱۵۷۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، وہب بن جریر، شعبہ، عبداللہ بن یزید نخعی، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَفِي رِوَايَةِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّخَعِيَّ *

وسلم سے وکیع کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، باقی وہب کی روایت میں "عبداللہ بن یزید" کا لفظ ہے اور نخعی کا تذکرہ نہیں ہے۔

(۲۷) بَاب فَضْلِ الْجِهَادِ وَالْخُرُوجِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

باب (۲۷) جہاد فی سبیل اللہ اور راہ خدا میں نکلنے کی فضیلت۔

۱۵۸- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ وَهُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَضَمَّنَ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَإِيمَانًا بِي وَتَصْدِيقًا بِرُسُلِي فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا مِنْ كَلْمٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهِ حِينَ كُلِمَ لَوْنُهُ لَوْنُ دَمٍ وَرِيحُهُ مِسْكٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ يَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَبَدًا وَلَكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلَهُمْ وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأُقْتَلُ ثُمَّ أَغْزُو فَأُقْتَلُ ثُمَّ أَغْزُو فَأُقْتَلُ *

۱۵۸۔ زہیر، جریر، عمارہ بن قعقاع، ابوزرعہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس شخص کا ضامن ہے جو اللہ کے راستہ میں نکلے اور نہ نکلے مگر میرے راستہ میں جہاد کے لئے اور مجھ پر ایمان رکھتا ہو، اور میرے رسولوں کی تصدیق کرتا ہو، اللہ فرماتا ہے ایسا شخص میری حفاظت میں ہے، یا تو میں اسے (شہادت دے کر) جنت میں داخل کروں گا یا اسے اس کے گھر کی طرف ثواب اور غنیمت دے کر واپس کروں گا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، کوئی زخم بھی ایسا نہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں لگے مگر وہ قیامت کے دن اسی شکل میں آئے گا جیسا کہ دنیا میں لگا تھا، اس کا رنگ تو خون کا ہوگا اور خوشبو مشک جیسی، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے، اگر مسلمان پر دشوار نہ ہوتا تو میں کسی بھی ایسے لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا، جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا، لیکن میرے پاس اتنی گنجائش نہیں کہ مسلمانوں کو سواریاں دوں اور نہ ان کے پاس اتنی گنجائش ہے اور مسلمانوں پر یہ شاق ہوگا کہ وہ میرے ساتھ نہ چلیں اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کروں، پھر مارا جاؤں، پھر جہاد کروں، پھر مارا جاؤں، پھر جہاد کروں اور پھر مارا جاؤں

(فائدہ) یعنی بار بار راہ خدا میں جہاد کروں، پھر شہید ہوں، پھر زندہ ہوں، پھر شہید ہوں، اس حدیث سے جہاد کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور نیز معلوم ہوا کہ اس کے برابر اور کوئی دوسری عبادت نہیں ہے نیز حدیث سے بشریت رسولؐ بھی ثابت ہوگئی کیونکہ شہادت ملائکہ کی

شان نہیں ہے، ملائکہ تو امداد کے لئے اترے ہیں، شہادت انبیاء کرام اور دوسرے انسانوں ہی کو حاصل ہوا کرتی ہے۔

١٥٩ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۵۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن فضیل، عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

١٦٠ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا جِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَتِهِ بِأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ *

۱۶۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مغیرہ بن عبدالرحمٰن حزامی، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اس شخص کا ضامن ہے جو اللہ کے راستہ میں جہاد کرے اور اس کے گھر سے نکلنے کی وجہ صرف جہاد فی سبیل اللہ اور تصدیق کلمۃ اللہ ہو، بایں طور کہ اللہ تعالیٰ اسے (شہادت دے کر) جنت میں داخل کرے گا، یا مع ثواب اور غنیمت کے اس کے گھر میں واپس کر دے گا، جہاں سے وہ نکلا تھا۔

١٦١ - حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُكْلَمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ *

۱۶۱۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کوئی ایسا نہیں جو کہ راہ خدا میں زخمی ہوتا ہو اور اللہ تعالیٰ خوب واقف ہے، اس شخص سے جو کہ راہ خدا میں زخمی ہوتا ہے۔ مگر قیامت کے دن جب وہ آئے گا تو اس کا زخم بہتا ہوگا رنگ تو اس کا خون کا سا ہوگا اور خوشبو مشک جیسی ہوگی۔

١٦٢ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ تَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا إِذَا طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ

۱۶۲۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان چند مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کی راہ میں مسلمان کو جو زخم لگے وہ قیامت کے دن اسی شکل میں جیسا کہ لگا تھا خون بہتا ہوا آئے گا رنگ تو اس کا خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر مسلمانوں کے لئے دشواری کا

فِي يَدِهِ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلَهُمْ وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً فَيَتَّبِعُونِي وَلَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَقْعُدُوا بَعْدِي *

سبب نہ ہوتا تو میں راہ خدا میں لڑنے والے کسی دستہ فوج سے پیچھے نہ ہوتا، لیکن مجھ میں اتنی گنجائش نہیں کہ سب مسلمانوں کو سواریاں دوں، اور ان میں بھی اتنی وسعت نہیں کہ سب میرے ساتھ جائیں اور یہ بھی انہیں گوارا نہیں ہے کہ وہ سب میرے بعد بیٹھے رہیں۔

١٦٣ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أُحْيَا بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ *

۱۶۳۔ ابن ابی عمر، سفیان، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ اگر مسلمانوں کو دشواری نہ ہوتی تو میں ہر لشکر کے ساتھ چلتا، بقیہ حدیث اسی سند کے ساتھ مروی ہے کہ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میری آرزو ہے کہ خدا کی راہ میں مارا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں جیسا کہ حدیث ابوزرعہ عن ابی ہریرہؓ میں مضمون گزر چکا ہے۔

(فائدہ) موت وحیات کا طاری ہونا اور اس بات کی تمنا وخواہش کرنا، یہ سب بشریت کے خواص اور لوازمات میں سے ہیں، ملائکہ کے اندر تو یہ جذبات اللہ تعالیٰ نے پیدا ہی نہیں کئے اس حدیث سے بھی صاف طور پر بشریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی فضیلت ثابت ہو گئی۔ اور نیز آپؐ کی تمنا اور خواہش بتلا رہی ہے کہ انبیاء کرام کے قبضہ میں کوئی چیز نہیں ہے، ان الحکم الا للہ۔

١٦٤ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَحْبَبْتُ أَنْ لَا أَتَخَلَّفَ خَلْفَ سَرِيَّةٍ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

۱۶۴۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب ثقفی (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ (تیسری سند) ابن ابی عمر، مروان بن معاویہ، یحییٰ بن سعید، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر میری امت کو دشواری نہ ہوتی تو میں کسی بھی لشکر سے پیچھے رہنا پسند نہ کرتا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

١٦٥ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَضَمَّنَ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ إِلَى قَوْلِهِ مَا تَخَلَّفْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى *

۱۶۵۔ زہیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ اس شخص کا ضامن ہے جو اس کے راستہ میں جہاد کے لئے نکلے (یہاں تک) کہ آپؐ نے فرمایا میں کسی بھی لشکر سے جو کہ اللہ کے راستہ میں جہاد کے لئے نکلے، پیچھے

نہ رہتا۔

(۲۸) بَاب فَضْلِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى *

باب (۲۸) اللہ تعالیٰ کے راستہ میں شہید ہونے کی فضیلت۔

۱۶۶ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ لَهَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ يَسُرُّهَا أَنَّهَا تَرْجِعُ إِلَى الدُّنْيَا وَلَا أَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا الشَّهِيدُ فَإِنَّهُ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ *

۱۶۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خالد احمر، شعبہ، قتادہ، حمید، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص مر جائے اور خدا کے ہاں اس کے لئے کوئی درجہ خیر بھی ہو تو وہ نہیں چاہتا کہ دنیا میں لوٹ کر جائے اور نہ دنیا و مافیہا لینا پسند کرتا ہے، البتہ شہید جب شہادت کی فضیلت دیکھتا ہے تو آرزو کرتا ہے کہ پھر دنیا میں آئے اور پھر مارا جائے۔

۱۶۷ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَأَنَّ لَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ غَيْرُ الشَّهِيدِ فَإِنَّهُ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنَ الْكَرَامَةِ *

۱۶۷۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو شخص جنت میں داخل ہو جاتا ہے وہ دنیا میں لوٹ کر جانا پسند نہیں کرتا، اگرچہ روئے زمین کی تمام چیزیں اسے مل جائیں، البتہ شہید جب اپنی عزت و تکریم کو دیکھتا ہے تو آرزو اور خواہش کرتا ہے کہ لوٹ کر جائے اور دس مرتبہ پھر (خدا کی راہ میں) شہید کیا جائے۔

۱۶۸ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لَا تَسْتَطِيعُونَهُ قَالَ فَأَعَادُوا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا تَسْتَطِيعُونَهُ وَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِآيَاتِ اللَّهِ لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَلَا صَلَاةٍ حَتَّى يَرْجِعَ

۱۶۸۔ سعید بن منصور، خالد بن عبداللہ الواسطی، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ جہاد فی سبیل اللہ کے برابر بھی کوئی چیز ہے؟ آپؐ نے فرمایا لوگوں میں اس چیز کی طاقت نہیں ہے، صحابہ نے دو یا تین مرتبہ اسی چیز کا اعادہ کیا، آپؐ نے فرمایا، اس کے برابر (عمل کرنے کی) کسی میں طاقت نہیں، تیسری مرتبہ فرمایا، مجاہد فی سبیل اللہ جہاد فی سبیل اللہ سے واپسی تک ایسا ہوتا ہے جیسا کہ صائم الدہر شب زندہ دار ہو، ہر وقت احکام الٰہی کی

الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى *

تعمیل میں مصروف ہو، روزہ اور نماز سے کسی قسم کی سستی بھی نہ پیدا ہوتی ہو۔

۱۶۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۶۹۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، (دوسری سند) زہیر بن حرب، جریر، (تیسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ ابو معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سہیل سے اسی سند کے ساتھ، اسی طرح سے روایت مروی ہے۔

۱۷۰ - حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مَا أُبَالِي أَنْ لَا أَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ إِلَّا أَنْ أُسْقِيَ الْحَاجَّ وَقَالَ آخَرُ مَا أُبَالِي أَنْ لَا أَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ إِلَّا أَنْ أَعْمُرَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَقَالَ آخَرُ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِمَّا قُلْتُمْ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ وَقَالَ لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَلَكِنْ إِذَا صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ دَخَلْتُ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فِيمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ) الْآيَةَ إِلَى آخِرِهَا *

۱۷۰۔ حسن بن علی حلوانی، ابو توبہ، معاویہ بن سلام، زید بن سلام، ابو سلام، نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس تھا ایک شخص بولا کہ مسلمان ہو جانے کے بعد سوائے حاجیوں کو پانی پلانے کے میں اور کسی عمل کو اتنا نہیں سمجھتا، دوسرا بولا میں مسلمان ہونے کے بعد مسجد حرام کو آباد کرنے اور اسے تعمیر کرنے کے علاوہ اور کسی عمل کو اس کے برابر نہیں سمجھتا، تیسرا بولا کہ تم لوگوں نے جو کچھ کہا، اس سے جہاد فی سبیل اللہ افضل ہے، حضرت عمرؓ نے انہیں ڈانٹا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس آوازیں مت بلند کرو اور یہ جمعہ کا دن تھا، اور جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد خدمت اقدس میں حاضر ہو کر تمہارے آپس کے اختلاف کو حضورؐ سے دریافت کر دوں گا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، اجعلتم سقاية الحاج و عمارة المسجد الحرام كمن امن بالله واليوم الاخر وجاهد فی سبیل اللہ، آخر آیت تک۔

(فائدہ) یعنی جہاد فی سبیل اللہ کے برابر کوئی عمل نہیں ہے۔

۱۷۱ - وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي تَوْبَةَ *

۱۷۱۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، یحییٰ بن حسان، معاویہ، زید، ابو سلام، نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا اور ابو توبہ کی طرح حدیث مروی ہے۔

(۲۹) بَاب فَضْلِ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

١٧٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا *

١٧٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْغَدْوَةَ يَغْدُوهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا *

١٧٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا*

١٧٥- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنَّ رِجَالًا مِنْ أُمَّتِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَلَرَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ غَدْوَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا *

١٧٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ وَإِسْحَقَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

باب (۲۹) صبح یا شام کو راہ خدا میں نکلنے کی فضیلت۔

۱۷۲۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صبح یا شام کو راہ خدا میں نکلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

۱۷۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبدالعزیز بن ابو حازم، بواسطہ اپنے والد، سہل بن سعد الساعدی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا صبح کے وقت میں بندہ کا راہ خدا میں نکلنا دنیا و مافیہا سے افضل ہے۔

۱۷۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، وکیع، سفیان، ابو حازم، سہل بن سعد ساعدی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی راہ میں صبح یا شام کو ایک مرتبہ نکلنا دنیا و مافیہا سے افضل ہے۔

۱۷۵۔ ابن ابی عمر، مروان بن معاویہ، یحییٰ بن سعید، ذکوان بن ابی صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر میری امت سے کچھ لوگ ایسے نہ ہوتے اور حدیث بیان کی اور اس کے بعد آخر میں فرمایا، راہ خدا میں شام کو یا صبح کو نکلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

۱۷۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، زہیر بن حرب، مقری عبداللہ بن یزید، سعید بن ابی ایوب، شرحبیل بن شریک معافری، ابو عبدالرحمٰن بن حبلی، حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسالت

أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ الْمَعَافِرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ *

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا راہ خدا میں ایک مرتبہ صبح نکلنا یا ایک مرتبہ شام کو نکلنا، ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر آفتاب نکلتا ہے، یا غروب ہوتا ہے۔

١٧٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُهْزَاذَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً *

١٧٧۔ محمد بن عبداللہ بن قہزاذ، علی بن حسن، عبداللہ بن مبارک، سعید بن ابی ایوب، حیوہ بن شریح، شرحبیل بن شریک، ابوعبدالرحمٰن جبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

(٣٠) بَاب بَيَانِ مَا أَعَدَّهُ اللَّهُ تَعَالَى لِلْمُجَاهِدِ فِي الْجَنَّةِ مِنَ الدَّرَجَاتِ *

باب (٣٠) مجاہد کے لئے اللہ تعالیٰ نے جنت میں کیا کیا درجات تیار کئے ہیں۔

١٧٨ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجِبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ أَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ وَأُخْرَى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

١٧٨۔ سعید بن منصور، عبداللہ بن وہب، ابوہانی خولانی، ابوعبدالرحمٰن حبلی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابوسعید جو اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہو گیا، اس کے لئے جنت واجب ہے، ابوسعید کو یہ فرمان بہت عمدہ معلوم ہوا، انہوں نے عرض کیا، یارسول اللہؐ پھر فرمائیے، حضورؐ نے پھر فرمایا، اور فرمایا ایک بات اور بھی ہے جس کے ذریعہ بندہ کے جنت میں سو درجے بلند ہوتے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان، میں نے کہا وہ کیا ہے یارسول اللہؐ، فرمایا جہاد فی سبیل اللہ، جہاد فی سبیل اللہ۔

(٣١) بَاب مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

باب (٣١) جو راہ خدا میں مارا جائے، قرض کے

كُفِّرَتْ خَطَايَاهُ إِلَّا الدَّيْنَ *

علاوہ اس کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں

١٧٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْإِيمَانَ بِاللَّهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تُكَفَّرُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَتُكَفَّرُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ إِلَّا الدَّيْنَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ لِي ذَلِكَ *

۱۷۹۔ قتیبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید، عبداللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا فرمان نقل کرتے ہیں کہ آپ نے صحابہ کرام کے مجمع میں کھڑے ہو کر فرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ اور ایمان باللہ سب سے افضل اعمال ہیں، یہ سن کر ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا، یا رسول اللہ فرمایئے، اگر میں راہ خدا میں مارا جاؤں، تو میرے گناہوں کی معافی ہو جائے گی؟ آپؐ نے فرمایا ہاں، اگر راہ خدا میں مارے جاؤ، اور ایمان پر جمے رہو اور ثواب کی امید رکھو، دشمن کی جانب متوجہ رہو، اور پشت پھیر کر نہ بھاگو، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم نے کیا کہا تھا۔ اس نے عرض کیا کہ میں نے کہا تھا کہ اگر میں راہ خدا میں مارا جاؤں تو میرے گناہوں کی معافی ہو جائے گی؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں بشرطیکہ تم جمے رہو، ایمان اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے دشمن کی جانب متوجہ رہو اور پشت پھیر کر نہ بھاگو، مگر قرض معاف نہیں ہو گا کیونکہ جبرئیل نے مجھ سے ابھی یہی کہا ہے۔

١٨٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ *

۱۸۰۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن مثنیٰ، یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید، سعید بن ابی سعید مقبری، عبداللہ بن ابی قتادۃ، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا، کہ اگر میں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قتل کر دیا جاؤں اور لیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

١٨١ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ

۱۸۱۔ سعید بن منصور، سفیان، عمرو بن دینار، محمد بن قیس (دوسری سند) محمد بن عجلان، محمد بن قیس، عبداللہ بن ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھ کمی زیادتی کے ساتھ نقل کرتے ہیں کہ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ **أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ** أَرَأَيْتَ إِنْ ضَرَبْتُ بِسَيْفِي بِمَعْنَى حَدِيثِ الْمَقْبُرِيِّ *

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے، کہ ایک شخص نے آکر عرض کیا اگر میں اپنی تلوار سے مارا جاؤں، تو کیا میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ اور بقیہ روایت مقبری کی روایت کی طرح ہے۔

١٨٢ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى بْنِ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ عَنْ عَيَّاشٍ وَهُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ *

۱۸۲۔ زکریا بن یحییٰ بن صالح مصری، مفضل بن فضالہ، عیاش بن عباس قتبانی، عبداللہ بن یزید، ابی عبدالرحمٰن حبلی، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شہید کے قرض کے علاوہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(فائدہ) معلوم ہوا حقوق اللہ کی معافی ہو جاتی ہے، حقوق العباد کی معافی نہیں ہوتی (نووی جلد ۲ ص ۱۳۵)

١٨٣ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الدَّيْنَ *

۱۸۳۔ زہیر بن حرب، عبداللہ بن یزید مقری، سعید بن ابی ایوب، عیاش بن عباس قتبانی، ابو عبدالرحمٰن حبلی، عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، راہ خدا میں مارا جانا قرض کے علاوہ تمام گناہوں کی معافی کا سبب ہے۔

(٣٢) بَاب بَيَانِ أَنَّ أَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِي الْجَنَّةِ وَأَنَّهُمْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ *

باب (۳۲) شہیدوں کی روحیں جنت میں ہیں اور وہ اپنے رب کے نزدیک رزق دیئے جاتے ہیں۔

١٨٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

۱۸۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، عیسیٰ بن یونس، اعمش (تیسری سند) محمد بن عبداللہ بن نمیر اسباط، ابو معاویہ، اعمش، عبداللہ بن مرہ، مسروق بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے آیت "وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ" کی تفسیر دریافت کی، تو

بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْنَا عَبْدَ اللَّهِ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ (وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ) قَالَ أَمَا إِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَرْوَاحُهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَأْوِي إِلَى تِلْكَ الْقَنَادِيلِ فَاطَّلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمُ اطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُونَ شَيْئًا قَالُوا أَيَّ شَيْءٍ نَشْتَهِي وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذَلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوا مِنْ أَنْ يُسْأَلُوا قَالُوا يَا رَبِّ نُرِيدُ أَنْ تَرُدَّ أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا حَتَّى نُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى فَلَمَّا رَأَى أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوا *

فرمایا کہ ہم نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی چیز دریافت کی تھی۔ آپؐ نے فرمایا تھا، ان کی روحیں سبز پرندوں کے پوٹوں میں رہتی ہیں، ان کے لئے کچھ قندیل عرش میں آویزاں ہیں، جنت کے اندر جہاں چاہتے ہیں یہ پرندے سیر کرتے ہیں، پھر لوٹ کر ان قندیلوں کے پاس آجاتے ہیں، ان کا پروردگار ان کی جانب متوجہ ہوتا ہے، اور فرماتا ہے، کسی اور چیز کی خواہش ہے، وہ عرض کرتے ہیں کہ اب ہم کس چیز کی خواہش کریں، جنت میں جس جگہ چاہتے ہیں، سیر کرتے ہیں۔ ان کا رب ان کے ساتھ تین مرتبہ یہی فرماتا ہے۔ جب وہ دیکھتے ہیں کہ بغیر درخواست کئے چارہ نہیں ہے، تو عرض کرتے ہیں کہ اے رب ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں لوٹا دے تاکہ ہم پھر دوبارہ تیری راہ میں مارے جائیں، جب اللہ تعالیٰ ملاحظہ فرماتا ہے کہ انہیں کوئی حاجت نہیں ہے، تو انہیں اسی حالت میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔

(فائدہ) ترجمہ آیت مذکورہ فی الحدیث کا یہ ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قتل کئے گئے ہیں انہیں مردہ مت خیال کرو بلکہ وہ لوگ زندہ ہیں اپنے پروردگار کے مقرب ہیں، انہیں رزق بھی ملتا ہے، اور وہ خوش ہیں، اس چیز سے جو کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے عطا فرمائی ہے۔ حضرت حکیم الامت بیان القرآن جلد اول ص ۸۷ پر تحریر فرماتے ہیں، گو اس کی نسبت یہ کہنا، کہ وہ مر گیا، صحیح اور جائز ہے، لیکن اس کی موت کو دوسرے مردوں کی سی موت سمجھنے کی ممانعت کی گئی ہے، وجہ اس کی یہ ہے کہ مرنے کے بعد گو برزخی زندگی ہر ایک شخص کی روح کو حاصل ہے۔ اور اسی سے جزا و سزا کا ادراک ہوتا ہے۔ لیکن شہید کو اس حیات میں اور مردوں سے ایک گونہ امتیاز ہے، اور وہ امتیاز یہ ہے کہ اس کی یہ حیات آثار میں اور لوگوں سے قوی ہے۔ حتیٰ کہ شہید کی اس حیات کی قوت کا ایک اثر برخلاف معمولی مردوں کے اس کے جسد ظاہری تک بھی پہنچا ہے کہ اس کا جسد باوجود مجموعہ گوشت و پوست ہونے کے خاک سے متاثر نہیں ہوتا اور مثل جسد زندہ کے صحیح وسالم رہتا ہے۔ جیسا کہ احادیث اور مشاہدات شاہد ہیں، پس اس امتیاز کی وجہ سے شہداء کو احیاء کہا گیا۔ اور اس کو دوسرے اموات کے برابر اموات کہنے کی ممانعت کی گئی ہے اور یہی حیات ہے جس میں حضرات انبیاء علیہم السلام شہداء سے بھی زیادہ امتیاز اور قوت رکھتے ہیں، حتیٰ کہ بعد موت ظاہری کے سلامت جسد کے ساتھ ایک اثر اس حیات کا اس عالم کے احکام میں یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مثل ازواج احیاء کے ان کی ازواج سے کسی کو نکاح جائز نہیں ہوتا، اور ان کا مال میراث میں تقسیم نہیں ہوتا اور اس حیات میں سب سے قوی تر انبیاء ہیں، پھر شہداء اور پھر معمولی مردے، البتہ بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اولیاء بھی اس فضیلت میں شہداء کے شریک ہیں۔ سو مجاہدہ نفس میں مرنے کو بھی معنًی شہادت میں داخل سمجھیں گے۔ اس طرح سے وہ بھی شہداء ہوئے، یا یوں کہا جائے کہ تخصیص شہداء کی عام مردوں کے اعتبار سے اضافی ہے ان خواص کے اعتبار سے حقیقی نہیں۔ نیز جلد ۲ ص ۴۷ پر تحریر فرماتے ہیں اور رزق ملنے کی کیفیت

احادیث صحیحہ میں وارد ہے کہ ان کی ارواح قنادیل عرشی میں رہتی ہیں اور جنت کی انہار سے پانی پیتے ہیں اور اس کے اثمار سے کھاتے ہیں، رواہ احمد و ابوداؤد والحاکم عن ابن عباس مرفوعاً کذا فی لباب النقول، نیز تحریر فرماتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ یہ حصہ انہار و اثمار کا کسی ایسے مقام سے مل جاتا ہوگا، جو جنت کے متعلق ہوگا، پھر یہ اشکال لازم ہی نہیں آتا کہ جنت میں جاکر پھر حشر کے وقت کیسے نکالے جائیں گے، انتھی کلامہ، امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنت موجود ہے اور اسی جنت سے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اتارے گئے تھے، یہی اہل سنت والجماعت کا مسلک ہے البتہ معتزلہ اور بعض اہل بدعت کا یہ قول ہے کہ جنت قیامت کے بعد پیدا کی جائے گی، اور آدم علیہ السلام جس جنت سے نکالے گئے وہ اور تھی، اور نیز معلوم ہوا کہ روح کو فنا نہیں اور روح کی حقیقت میں اختلاف ہے، اکثر علمائے کرام فرماتے ہیں، ہندوؤں کو اس کی حقیقت معلوم نہیں، قل الروح من امر ربی اور تمام اقوال میں واضح یہ ہے کہ ارواح اجسام لطیفہ ہیں، جو بدن میں سمائے ہوئے ہیں جب وہ جدا ہوتے ہیں، تو آدمی مر جاتا ہے (نووی جلد ۲ ص ۱۳۶)

(۳۳) بَاب فَضْلِ الْجِهَادِ وَالرِّبَاطِ *

باب (۳۳) جہاد اور دشمن سے حفاظت کرنیکی فضیلت۔

١٨٥- حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ فَقَالَ رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ اللَّهَ رَبَّهُ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ *

۱۸۵۔ منصور بن ابی مزاحم، یحییٰ بن حمزہ، محمد بن الولید زبیدی، زہری، عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ کون شخص افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا، وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرے، اس نے دریافت کیا، پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا، وہ مومن جو پہاڑ کی کسی گھاٹی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔

١٨٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ *

۱۸۶۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کونسا شخص افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا وہ مومن جو راہ خدا میں اپنی جان و مال سے جہاد کرے، اس نے پوچھا، پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا، وہ شخص جو پہاڑ کی کسی گھاٹی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔

١٨٧- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فَقَالَ.

۱۸۷۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، محمد بن یوسف، اوزاعی، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں صرف "رجل" ہے ثم رجل نہیں ہے۔

وَرَجُلٌ فِي شِعْبٍ وَلَمْ يَقُلْ ثُمَّ رَجُلٌ *

۱۸۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهُ أَوْ رَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ فِي رَأْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هَذِهِ الشَّعَفِ أَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هَذِهِ الْأَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ *

۱۸۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبدالعزیز بن ابی حازم، بواسطہ اپنے والد، بعجہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، آدمیوں میں بہترین زندگی اس شخص کی زندگی ہے جو راہ خدا میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے اس کی پشت پر اڑا جا رہا ہو۔ جہاں دشمن کی آہٹ یا خوفناک آواز سنتا ہے۔ اسی طرف اڑ جاتا ہے۔ اور ہر قتل گاہ میں موت کا طالب رہتا ہے، یا اس آدمی کی زندگی بہتر ہے جو تھوڑی سی بکریاں لئے ان پہاڑوں میں کسی کی چوٹی پر یا ان وادیوں میں سے کسی وادی میں رہتا ہے۔ نماز پڑھتا اور زکوٰۃ دیتا ہے اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت کرتا ہے۔ سوائے بھلائی کے لوگوں کے کسی جھگڑے میں نہیں ہوتا۔

۱۸۹ - وَحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ وَيَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرٍ وَقَالَ فِي شِعْبَةٍ مِنْ هَذِهِ الشِّعَابِ خِلَافَ رِوَايَةِ يَحْيَى *

۱۸۹۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز بن ابوحازم، یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری، ابوحازم سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں "عن بعجہ بن عبداللہ بن بدر" ہے اور "شعبۃ من ہذہ الشعاب" کے الفاظ مروی ہیں۔ یعنی یحییٰ کی روایت کے برخلاف۔

۱۹۰ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ بَعْجَةَ وَقَالَ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ *

۱۹۰۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابوکریب، وکیع، اسامہ بن زید، بعجہ بن عبداللہ جہنی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا اور ابوحازم کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے باقی اس میں "شعب من الشاب" کا لفظ ہے۔

(فائدہ) حدیث میں دو شخصوں کو افضل قرار دیا ہے ایک مجاہد جانثار کو دوسرے عابد درکنار کو اور حقیقۃً جب فساد کا زمانہ ہو، جیسا یہ زمانہ تو عزلت افضل ہے۔ اور حدیث اسی زمانہ پر محمول ہے اور اگر فتنوں سے حفاظت ہو سکے اور اس کی عزلت سے لوگوں کو نقصان ہو، تو پھر اختلاط ہی افضل ہے۔

(۳۴) بَابُ بَيَانِ الرَّجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا

باب (۳۴) قاتل اور مقتول دونوں کس صورت

الْآخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ *

سے جنت میں داخل ہونگے

١٩١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللَّهُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَقَالُوا كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيُسْتَشْهَدُ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْلِمُ فَيُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيُسْتَشْهَدُ *

۱۹۱۔ محمد بن ابی عمر مکی، سفیان، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دو شخصوں کو دیکھ کر ہنستا ہے کہ ایک نے دوسرے کو قتل کیا اور پھر دونوں جنت میں گئے، صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ، یہ کس طرح؟ فرمایا، یہ اللہ کی راہ میں قتال کرتا ہے اور پھر شہید ہو جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے (اس کے) قاتل پر رحمت فرمائی اور وہ مشرف باسلام ہوا اور اللہ کے راستہ میں جہاد کیا پھر وہ بھی شہید ہو گیا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، ہنسنے سے مراد رضا ثواب اور ان کی تعریف ہے، ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ ہنسنے سے اللہ رب العزت کی رضا اور خوشنودی مراد ہے کیونکہ انسان جس وقت خوش ہوتا ہے تو ہنستا ہے، لہٰذا بطور استعارہ کے یہ استعمال کیا گیا ہے اور مرقاۃ شرح مشکوۃ میں علامہ طیبی سے نقل کیا ہے کہ "یضحک" کا صلہ "الی" لانا، یہ دال ہے انبساط اور توجہ علی العبد پر، کہا جاتا ہے، "ضحکت الی فلان" یعنی فلاں کی طرف متوجہ ہوا، اور خوش اخلاقی سے پیش آیا۔

١٩٢ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۹۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابوکریب، وکیع، سفیان، ابوالزناد سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

١٩٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ اللَّهُ لِرَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَالُوا كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يُقْتَلُ هَذَا فَيَلِجُ الْجَنَّةَ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْآخَرِ فَيَهْدِيهِ إِلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُسْتَشْهَدُ *

۱۹۳۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، ان چند مرویات سے نقل کرتے ہیں جو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ چنانچہ چند احادیث کے بعد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دو آدمیوں سے خوش ہوتا ہے کہ ایک نے دوسرے کو قتل کیا، اور پھر دونوں جنت میں داخل ہوں گے، صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ کس طرح؟ فرمایا یہ قتل کیا جاتا ہے اور جنت میں داخل ہوتا ہے، پھر اللہ دوسرے پر توجہ فرماتا ہے۔ اسے اسلام کی توفیق دیتا ہے۔ یہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے پھر شہید کر دیا جائے۔

(۳۵) بَاب مَنْ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ *

باب (۳۵) جو کافر کو قتل کرے اور نیک عمل پر قائم رہے۔

١٩٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ فِي النَّارِ أَبَدًا *

۱۹۴۔ یحییٰ بن ایوب قتیبہ، علی بن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر اور اس کا مارنے والا مسلمان ہمیشہ دونوں دوزخ میں نہیں رہیں گے۔

١٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلَالِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ اجْتِمَاعًا يَضُرُّ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ قِيلَ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مُؤْمِنٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ *

۱۹۵۔ عبداللہ بن عون الہلالی، ابواسحٰق فزاری، ابراہیم بن محمد، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ دونوں جہنم میں اکٹھانہ ہونگے، جو ایک دوسرے کو نقصان پہنچادیں۔ صحابہ نے عرض کیا، یارسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا جو مسلمان کافر کو قتل کرے اور پھر نیکی پر قائم رہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، اس پر یہ اشکال ہے کہ ایسا مسلمان جو کہ نیکی پر قائم ہو۔ وہ تو دوزخ میں جائے گا ہی نہیں، پھر یکجانہ ہونے کا کیا مطلب ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ممکن ہے کہ رواۃ سے غلطی ہو گئی ہو۔ مضمون یہ ہو کہ جو کافر کسی مسلمان کو قتل کرے، اس کے بعد وہ مشرف باسلام ہو جائے جیسا کہ اس سے پہلے باب میں احادیث گزر چکی ہیں۔ یا یہ مطلب ہو کہ ایمان پر تو قائم ہو، لیکن اور گناہوں سے نہ بچے، تو ایسا مومن جہنم میں جاسکتا ہے، لیکن اس کافر کے ساتھ نہ رہے گا، قاضی عیاض فرماتے ہیں۔ ایسے مسلمان کو کسی اور طریقہ پر اس کے گناہوں کی سزادی جائے گی۔ جیسا کہ اعراف وغیرہ میں یا دوزخ میں ایک دوسرے کو پہچانیں گے نہیں۔

(٣٦) بَاب فَضْلِ الصَّدَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ*

باب (۳۶) اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صدقہ کرنے کی فضیلت۔

١٩٦ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فَقَالَ هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ*

۱۹۶۔ اسحٰق بن ابراہیم حنظلی، جریر، اعمش، ابوعمرو شیبانی، ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ایک اونٹنی نکیل سمیت لایا، اور بولا یہ اللہ کے راستہ میں دیتا ہوں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے اس سے ارشاد فرمایا کہ اس کے بدلے میں تجھے قیامت کے دن سات سو اونٹنیاں جن کے نکیل پڑی ہوگی ملیں گی۔

١٩٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۹۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، زائدہ، (دوسری سند) بشیر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

(٣٧) بَاب فَضْلِ إِعَانَةِ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِمَرْكُوبٍ وَغَيْرِهِ *

باب (۳۷) غازی کی سواری وغیرہ کے ذریعہ سے مدد کرنے کی فضیلت۔

١٩٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُبْدِعَ بِي فَاحْمِلْنِي فَقَالَ مَا عِنْدِي فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَدُلُّهُ عَلَى مَنْ يَحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ *

۱۹۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن ابی عمر، ابو معاویہ، اعمش، ابو عمرو شیبانی، ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا، یارسول اللہ میرا جانور جاتا رہا اب میری مدد کیجئے، آپ نے فرمایا، میرے پاس سواری نہیں ہے، ایک شخص نے عرض کیا، یارسول اللہ میں اسے وہ شخص بتلا دوں، جو اسے سواری دیدے، آپؐ نے فرمایا، جو نیکی کا راستہ بتلا دے، اس کو نیکی کرنے والے کے برابر ہی ثواب ملتا ہے۔

١٩٩- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۹۹۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، (دوسری سند) بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، (تیسری سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

٢٠٠- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ فَتًى مِنْ أَسْلَمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْغَزْوَ وَلَيْسَ مَعِي مَا أَتَجَهَّزُ قَالَ ائْتِ فُلَانًا فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

۲۰۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت، انس بن مالک (دوسری سند) ابو بکر بن نافع، بہز، حماد بن سلمہ، ثابت، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ اسلم کے ایک نوجوان نے عرض کیا۔ یارسول اللہ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں اور میرے پاس سامان نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا فلاں کے پاس جاؤ اس نے جہاد کا سامان کیا تھا، مگر وہ بیمار ہو گیا۔ وہ نوجوان اس کے پاس آیا، اور کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں سلام کیا ہے، اور فرمایا ہے کہ وہ سامان جہاد جو تم نے تیار

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ أَعْطِنِي الَّذِي تَجَهَّزْتَ بِهِ قَالَ يَا فُلَانَةُ أَعْطِيهِ الَّذِي تَجَهَّزْتُ بِهِ وَلَا تَحْبِسِي عَنْهُ شَيْئًا فَوَاللَّهِ لَا تَحْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكَ لَكِ فِيهِ *

کیا تھا وہ مجھے دیدو، انہوں نے (اپنی بی بی سے) کہا اے فلانی وہ سب سامان اسے دے دے، اور کوئی اس سے نہ رکھ، بخدا جو چیز تو اس میں سے رکھ لے گی، اس میں برکت نہیں ہو گی۔

۲۰۱ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ و قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا *

۲۰۱۔ سعید بن منصور، ابوالطاہر، ابن وہب، عمرو بن حارث، بکیر بن اشج، بسر بن سعید، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کسی غازی کا سامان کر دیا، اس نے بھی جہاد کیا، اور جس نے غازی کے گھربار کی خیر رکھی، اس نے بھی جہاد کیا(۱)۔

۲۰۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا *

۲۰۲۔ ابوالربیع الزہرانی، یزید بن زریع، حسین معلم، یحییٰ بن کثیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، بسر بن سعید حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے کسی غازی کا (جہاد کے لئے) سامان تیار کر دیا، اس نے جہاد کیا اور جس نے غازی کے گھربار کی خبر رکھی اس نے جہاد کیا۔

۲۰۳ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا إِلَى بَنِي

۲۰۳۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، علی بن مبارک، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسعید مولے مہری، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی طرف، جو ہذیل قبیلہ کی ایک شاخ ہے، ایک لشکر روانہ کیا اور ارشاد فرمایا، ہر (گھر کے) دو مردوں میں سے

(۱) مجاہد کے لئے سامان مہیا کرنے والا اور اس کے جانے کے بعد اس کے اہل و عیال کی خبر گیری کرنے والا مجاہدین کے زمرے میں لکھا تو جاتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ بالفعل جہاد کرنے والے کے اجر کے برابر اجر و ثواب بھی حاصل کر لے اس لئے کہ مشقت میں پڑنے، خطروں میں کود پڑنے اور اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنے جیسے اعمال شاقہ کے اعتبار سے اجر و ثواب بھی مختلف ہو گا۔ حاصل یہ کہ مجاہدین میں شمار تو سب کا ہو گا البتہ اجر و ثواب ہر ایک کو اس کے عمل اور محنت کے اعتبار سے حاصل ہو گا۔ اس لئے اجر و ثواب میں برابری ضروری نہیں ہے۔

لَحْيَانَ مِنْ هُذَيْلٍ فَقَالَ لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا وَالْأَجْرُ بَيْنَهُمَا *

ایک مرد نکلے، اور ثواب دونوں کو ملے گا۔

٢٠٤ - وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ بَعَثَ بَعْثًا بِمَعْنَاهُ *

۲۰۴۔ اسحاق بن منصور، عبدالصمد بن عبدالوارث، بواسطہ اپنے والد، ابو سعید مولی مہری، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

٢٠٥ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۲۰۵۔ اسحاق بن منصور، عبیداللہ بن موسیٰ، شیبان یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

٢٠٦ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَى بَنِي لَحْيَانَ لِيَخْرُجْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ أَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ أَجْرِ الْخَارِجِ *

۲۰۶۔ سعید بن منصور، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، یزید بن ابی حبیب، یزید بن ابی سعید، ابو سعید مولے مہری، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی طرف ایک لشکر روانہ کیا، اور فرمایا، ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی نکلے، پھر رہنے والے سے فرمایا، جو بھی تم میں سے جانے والے کے گھر کی خیر و خوبی سے خبر رکھے، تو اس کو جہاد میں جانے والے کے آدھے ثواب کے بقدر ملے گا۔

(٣٨) بَاب حُرْمَةِ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ وَإِثْمِ مَنْ خَانَهُمْ فِيهِنَّ *

باب (۳۸) مجاہدین کی عورتوں کی حرمت اور ان میں خیانت کرنے والا۔

٢٠٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ فَيَخُونُهُ فِيهِمْ إِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۲۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، علقمہ بن مرثد، سلیمان بن بریدہ، بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجاہدین کی عورتوں کی حرمت، گھروں میں رہنے والوں پر ایسی ہے جیسا کہ ان کی ماؤں کی حرمت اور جو شخص بھی گھروں پر رہنے والوں میں سے کسی مجاہد کے گھر بار کی خبر گیری رکھے، اور پھر اس میں خیانت کرے، تو وہ قیامت دن کھڑا کیا جائے گا اور مجاہد اس کے عمل

فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ *

میں سے جو چاہے گا لے لے گا۔ اب تمہارا کیا خیال ہے۔

(فائدہ) یعنی مجاہد کو اگر کہا جائے گا، تو وہ کوئی نیکی باقی نہیں چھوڑے گا۔ اب تمہاری کیا رائے ہے، چاہے اپنی نیکیاں زیادہ کر لو اور چاہے جو ہیں ان کو بھی لٹا دو، تاکہ عاری رہ جاؤ۔

۲۰۸ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ *

۲۰۸۔ محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، مسعر، علقمہ بن مرثد، ابن بریدہ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اور ثوری کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۰۹ - وَحَدَّثَنَاه سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَعْنَبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فَقَالَ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَمَا ظَنُّكُمْ *

۲۰۹۔ سعید بن منصور، سفیان، قعنب، علقمہ بن مرثد سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اس میں یہ ہے کہ مجاہد سے کہا جائے گا کہ اس کی نیکیوں میں سے تو جو چاہے، لے یہ فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، پھر تمہارا کیا خیال ہے۔

(۳۹) بَاب سُقُوطِ فَرْضِ الْجِهَادِ عَنِ الْمَعْذُورِينَ *

باب (۳۹) معذورین پر جہاد فرض نہیں ہے۔

۲۱۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ يَقُولُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا فَجَاءَ بِكَتِفٍ يَكْتُبُهَا فَشَكَا إِلَيْهِ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ضَرَارَتَهُ فَنَزَلَتْ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ) قَالَ شُعْبَةُ وَأَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي هَذِهِ الْآيَةِ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) بِمِثْلِ حَدِيثِ الْبَرَاءِ و قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فِي رِوَايَتِهِ سَعْدُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ

۲۱۰۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق، براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت لایستوی الخ یعنی گھر بیٹھنے والے اور لڑنے والے مسلمان برابر نہیں، کی تفسیر میں بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زیدؓ کو حکم دیا کہ وہ ایک شانہ کی ہڈی لے کر آئیں، اور اس پر یہ آیت لکھیں۔ تب عبداللہ بن ام مکتوم نے اپنی بینائی کی شکایت کی، تو اس وقت "غیر اولے الضرر" کا لفظ اور نازل ہوا یعنی جو لوگ معذور نہیں ہیں، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے سعد بن ابراہیم نے ایک آدمی کے واسطہ سے، حضرت زید بن ثابت سے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح یہ روایت بیان کی ہے اور ابن بشار نے اپنی روایت میں سند اس طرح بیان کی ہے، سعد بن ابراهيم عن ابيه عن رجل عن زيد بن ثابت (رضی اللہ تعالی عنہ)

ثَابِتٍ *

٢١١ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) كَلَّمَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَنَزَلَتْ (غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ) *

۲۱۱۔ ابو کریب، ابن بشر، مسعر، ابو اسحاق، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت یہ آیت لا یستوی الخ نازل ہوئی، تو ابن ام مکتوم نے آپؐ سے گفتگو کی، اس کے بعد "غیر اولے الضرر" کا لفظ نازل ہوا۔

(٤٠) بَاب ثُبُوتِ الْجَنَّةِ لِلشَّهِيدِ *

باب (۴۰) شہید کے لئے جنت کا ثبوت۔

٢١٢ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ أَيْنَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ قُتِلْتُ قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ كُنَّ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ وَفِي حَدِيثِ سُوَيْدٍ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ *

۲۱۲۔ سعید بن عمرو اشعثی، سوید بن سعید، سفیان، عمرو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں مارا جاؤں، تو کہاں ہوں گا۔ آپؐ نے فرمایا، جنت میں، یہ سن کر اس نے چند کھجوریں جو اس کے ہاتھ میں تھیں پھینک دیں، پھر لڑا، یہاں تک کہ شہید ہو گیا، اور سوید کی روایت میں ہے کہ احد کے دن ایک آدمی نے حضور سے یہ عرض کیا تھا۔

٢١٣ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّبِيتِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّبِيتِ قَبِيلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ هَذَا يَسِيرًا وَأُجِرَ كَثِيرًا *

۲۱۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، زکریا، ابو اسحاق، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا (دوسری سند) احمد بن جناب المصیصی، عیسیٰ بن یونس، زکریا، ابو اسحاق، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار کے خاندان بنی نبیت کا ایک شخص حاضر ہوا، اور کہنے لگا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و انک عبدہ ورسولہ، پھر آگے بڑھا اور لڑ کر شہید ہو گیا۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس نے عمل تو بہت کم کیا۔ لیکن ثواب بہت زیادہ پایا۔

٢١٤ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

۲۱۴۔ ابو بکر بن نضر بن ابی النضر، ہارون بن عبداللہ، محمد بن رافع، عبد بن حمید، ہاشم بن قاسم، سلیمان بن مغیرہ، ثابت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو سفیان کے قافلہ کی خبر لانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بسیسہ کو جاسوس بنا کر بھیجا، چنانچہ وہ لوٹ کر آیا، اور اس

بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُسَيْسَةَ عَيْنًا يَنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِيرُ أَبِي سُفْيَانَ فَجَاءَ وَمَا فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَدْرِي مَا اسْتَثْنَى بَعْضَ نِسَائِهِ قَالَ فَحَدَّثَهُ الْحَدِيثَ قَالَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لَنَا طَلِبَةً فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا فَلْيَرْكَبْ مَعَنَا فَجَعَلَ رِجَالٌ يَسْتَأْذِنُونَهُ فِي ظُهْرَانِهِمْ فِي عُلْوِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَا إِلَّا مَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى سَبَقُوا الْمُشْرِكِينَ إِلَى بَدْرٍ وَجَاءَ الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقَدِّمَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَى شَيْءٍ حَتَّى أَكُونَ أَنَا دُونَهُ فَدَنَا الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ قَالَ يَقُولُ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ الْأَنْصَارِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَنَّةٌ عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ قَالَ نَعَمْ قَالَ بَخٍ بَخٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحْمِلُكَ عَلَى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا رَجَاءَةَ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِهَا قَالَ فَإِنَّكَ مِنْ أَهْلِهَا فَأَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرَنِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ لَئِنْ أَنَا حَيِيتُ حَتَّى آكُلَ تَمَرَاتِي هَذِهِ إِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيلَةٌ قَالَ فَرَمَى بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ *

وقت گھر میں میرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا، راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی کس بی بی کا ذکر کیا، چنانچہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ ہمیں ایک بات کی طلب ہے، تو جس کی سواری موجود ہو، وہ ہمارے ساتھ سوار ہو جائے، یہ سن کر کچھ لوگوں نے مدینہ کے بالائی حصہ سے اپنی سواریاں لانے کی اجازت طلب کی۔ ارشاد فرمایا نہیں، صرف وہی حضرات چلیں، جن کی سواریاں (یہاں) موجود ہیں، بالآخر حضور اور صحابہ چل دیئے اور مشرکین سے پہلے چاہ بدر پہنچ گئے، اور مشرک بھی آگئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک میں آگے نہ بڑھوں تم میں سے کوئی کسی چیز کی طرف پیش قدمی نہ کرے، جب مشرکین قریب ہی آگئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اب اس جنت میں جانے کے لئے تیار ہو جاؤ، جس کا عرض آسمان وزمین کے برابر ہے، عمیر بن حمام انصاری نے عرض کیا، یارسول اللہ جنت کا عرض آسمان وزمین کے برابر ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں، عمیر نے کہا واہ، واہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس واہ واہ کہنے کی کیا وجہ، عمیر بولے، خدا کی قسم، یارسول اللہ میں نے یہ بات اس امید پر کہی تھی کہ میں بھی اہل جنت میں سے ہو جاتا آپؐ نے فرمایا، تم جنت والوں ہی میں سے ہو، عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ چھوہارے اپنے ترکش سے نکالے، اور انہیں کھانا شروع کیا، پھر کہنے لگے کہ اگر میں ان چھوہاروں کے ختم کرنے تک زندہ رہوں گا، تو یہ بڑا وقت ہو جائے گا، چنانچہ انہوں نے جو کھجوریں ان کے پاس تھیں، وہ پھینک دیں، اور کفار سے اتنا لڑے کہ شہید ہو گئے۔

۲۱۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا و قَالَ

۲۱۵۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، قتیبہ بن سعید، سلیمان، ابو عمران جونی، ابو بکر بن عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے

يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي وَهُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى آنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ فَأَلْقَاهُ ثُمَّ مَشَى بِسَيْفِهِ إِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهِ حَتَّى قُتِلَ *

نقل کرتے ہیں کہ وہ دشمن کے سامنے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے کہ جنت کے دروازے تلواروں کے سایہ کے نیچے ہیں، یہ سن کر ایک فرسودہ لباس والا آدمی کھڑا ہو گیا، اور بولا، اے ابوموسیٰ (یہ ان کی کنیت ہے) کیا تم نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسا فرماتے ہوئے سنا ہے، انہوں نے کہا، ہاں، یہ سنکر وہ آدمی اپنے ساتھیوں کی طرف گیا اور بولا میں تم کو "السلام علیکم" کہتا ہوں پھر تلوار کی نیام توڑ کر پھینک دی، اور اپنی تلوار لے کر دشمن کی طرف بڑھا اور مارتے مارتے شہید ہو گیا۔

٢١٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ نَاسٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَنِ ابْعَثْ مَعَنَا رِجَالًا يُعَلِّمُونَا الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ سَبْعِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ فِيهِمْ خَالِي حَرَامٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَدَارَسُونَ بِاللَّيْلِ يَتَعَلَّمُونَ وَكَانُوا بِالنَّهَارِ يَجِيئُونَ بِالْمَاءِ فَيَضَعُونَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَيَحْتَطِبُونَ فَيَبِيعُونَهُ وَيَشْتَرُونَ بِهِ الطَّعَامَ لِأَهْلِ الصُّفَّةِ وَلِلْفُقَرَاءِ فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَعَرَضُوا لَهُمْ فَقَتَلُوهُمْ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغُوا الْمَكَانَ فَقَالُوا اللَّهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَّا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ وَرَضِيتَ عَنَّا قَالَ وَأَتَى رَجُلٌ حَرَامًا خَالَ أَنَسٍ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ بِرُمْحٍ حَتَّى أَنْفَذَهُ فَقَالَ حَرَامٌ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ إِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوا وَإِنَّهُمْ قَالُوا اللَّهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَّا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ

۲۱۶۔ محمد بن حاتم، عفان، حماد، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمارے ساتھ چند آدمی کر دیجئے جو ہمیں قرآن وحدیث سکھلائیں، آپؐ نے ان کے ساتھ ستر انصاریوں کو کر دیا، جنہیں قراء کہتے تھے، ان میں میرے ماموں حرام بھی تھے، یہ انصاری قرآن کریم پڑھا کرتے تھے اور رات کو قرآن کریم کے درس و تدریس اور سیکھنے میں مصروف رہتے اور دن میں پانی لاکر مسجد میں رکھتے اور (جنگل) سے لکڑیاں لاکر فروخت کر کے کھانا خرید کر اہل صفہ اور دیگر فقراء کو کھلایا کرتے، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روانہ کر دیا، تو منزل مقصود تک پہنچنے سے قبل ہی کفار نے انہیں مار ڈالا۔ اس وقت ان شہداء نے کہا۔ الٰہی تو ہمارے نبی کو اطلاع پہنچادے کہ ہم اللہ سے ملاقی ہو گئے پس ہم اس سے راضی ہیں وہ ہم سے راضی ہو گیا۔ اسی واقعہ میں میرے ماموں حرام کے پیچھے سے ایک شخص نے آکر نیزہ مارا کہ آر پار نکل گیا۔ حرام بولے رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا، غرضیکہ آنحضرت نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا کہ تمہارے بھائی شہید ہو گئے، اور انہوں نے کہا ہے کہ

وَرَضِيتَ عَنَّا *

الٰہی ہمارے نبی کو خبر کر دے کہ ہم تجھ سے مل گئے ہیں اور ہم تجھ سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہے۔

(فائدہ) یہ خبر آپ کو جبریل نے پہنچائی، اسی کا نام اطلاع غیب ہے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا اور نہ آپؐ حاضر و ناظر تھے اور صحابہ کرام کا بھی یہی عقیدہ تھا اس لئے انہوں نے اللہ رب العزت کے حضور میں درخواست کی کہ ہمارا یہ پیغام پہنچا دیجئے۔

٢١٧- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ عَمِّي الَّذِي سُمِّيتُ بِهِ لَمْ يَشْهَدْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا قَالَ فَشَقَّ عَلَيْهِ قَالَ أَوَّلُ مَشْهَدٍ شَهِدَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُيِّبْتُ عَنْهُ وَإِنْ أَرَانِيَ اللَّهُ مَشْهَدًا فِيمَا بَعْدُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرَانِي اللَّهُ مَا أَصْنَعُ قَالَ فَهَابَ أَنْ يَقُولَ غَيْرَهَا قَالَ فَشَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ فَاسْتَقْبَلَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ لَهُ أَنَسٌ يَا أَبَا عَمْرٍو أَيْنَ فَقَالَ وَاهًا لِرِيحِ الْجَنَّةِ أَجِدُهُ دُونَ أُحُدٍ قَالَ فَقَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ قَالَ فَوُجِدَ فِي جَسَدِهِ بِضْعٌ وَثَمَانُونَ مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَطَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ قَالَ فَقَالَتْ أُخْتُهُ عَمَّتِيَ الرُّبَيِّعُ بِنْتُ النَّضْرِ فَمَا عَرَفْتُ أَخِي إِلَّا بِبَنَانِهِ وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا) قَالَ فَكَانُوا يُرَوْنَ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَصْحَابِهِ *

٢١٧۔ محمد بن حاتم، بہز، سلیمان، ثابت، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے چچا جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا، وہ جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر نہیں تھے، اور یہ غیر حاضری انہیں بہت شاق گزری تھی، کہنے لگے، پہلا معرکہ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے اور میں غیر حاضر تھا، خیر آئندہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمرکابی میں کوئی دوسرا معرکہ دکھایا، تو خدا تعالیٰ بھی دیکھ لے گا، میں کیا کرتا ہوں اور اس کے علاوہ اور کلمات کہنے سے ڈرے، الغرض جنگ احد کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معرکہ میں حاضر ہوئے اور سامنے سے سعد بن معاذ آتے نظر پڑے، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے ابو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس طرف؟ مجھے تو احد پہاڑ کی جانب سے جنت کی خوشبو آرہی ہے پھر وہ کافروں سے لڑے، یہاں تک کہ شہید ہوگئے اور ان کے جسم پر اسی سے کچھ اوپر تلوار اور نیزہ اور تیر کے زخم موجود تھے ان کی بہن یعنی میری پھوپھی ربیع بنت النضر نے کہا۔ کہ میں نے اپنے بھائی کی لاش انگلیوں سے پہچانی، اور یہ آیت نازل ہوئی رجال صدقوا الخ یعنی وہ لوگ جنہوں نے اپنے اس عہد کو جو انہوں نے اللہ سے کیا تھا پورا کر دکھایا، بعض تو ان میں سے اپنا کام کر چکے اور بعض انتظار میں ہیں، صحابہ کہتے ہیں کہ یہ آیت انس اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی۔

(٤١) بَاب مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

باب (۴۱) جو شخص دین کا بول بالا ہونے کیلئے لڑے، تو وہی راہ خدا میں لڑتا ہے۔

۲۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ أَنَّ رَجُلًا أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانُهُ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ أَعْلَى فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

۲۱۸۔ محمد بن مثنیٰ ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابو وائل، ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ آدمی مال غنیمت کے لئے لڑتا ہے اور بعض نام آوری کے لئے لڑتے ہیں اور بعض اظہار دلیری وشجاعت کے لئے لڑتے ہیں تو ان سب میں سے راہ خدا میں کون سا لڑتا ہے؟ تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس لئے لڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلمہ کا بول بالا ہو وہی راہ خدا میں لڑتا ہے۔

۲۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً أَيُّ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ*

۲۱۹۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن علاء، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو بہادری دکھانے کے لئے لڑتا ہے یا اپنی قوم اور خاندان کی عزت کی وجہ سے لڑتا ہے یا نمائش کی وجہ سے، ان میں سے راہ خدا میں کون سا لڑنا شمار ہوگا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس لئے لڑے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند ہو وہ راہ خدا میں ہے۔

۲۲۰- وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ مِنَّا شَجَاعَةً فَذَكَرَ مِثْلَهُ *

۲۲۰۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعمش، شقیق، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اور کہا کہ یا رسول اللہؐ! آدمی شجاعت کے لئے لڑتا ہے اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۲۱- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِتَالِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ غَضَبًا وَيُقَاتِلُ

۲۲۱۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، ابووائل، ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد فی سبیل اللہ کے متعلق دریافت کیا اور عرض کیا کہ آدمی غصہ کی وجہ سے لڑتا ہے اور انسان اپنی قوم کی طرفداری کی وجہ سے لڑتا ہے، چنانچہ آپؐ

حَمِيَّةً قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ وَمَا رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ قَائِمًا فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

نے اپنا سر اس کی طرف اٹھایا کیونکہ وہ کھڑا تھا اور ارشاد فرمایا، کہ جو اس لئے لڑے تاکہ اعلاء کلمۃ اللہ ہو تو وہی راہ خدا میں لڑنے والا ہے۔

(٤٢) بَاب مَنْ قَاتَلَ لِلرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ اسْتَحَقَّ النَّارَ *

باب (۴۲) ریاء اور شہرت کے لئے لڑائی کرنے والا جہنمی ہے۔

٢٢٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَهُ نَاتِلُ أَهْلِ الشَّامِ أَيُّهَا الشَّيْخُ حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى اسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ جَرِيءٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ

۲۲۲۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، ابن جریج، یونس بن یوسف، سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں کہ لوگ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے متفرق ہوئے تو شامیوں میں سے ناتل نامی ایک شخص نے کہا، اے شیخ مجھ سے ایک حدیث بیان کرو جو کہ تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی، ابوہریرہؓ نے کہا، اچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ قیامت کے دن جس کا سب سے پہلے فیصلہ ہو گا وہ ایک شخص ہو گا جو کہ شہید ہو گیا ہو گا، اسے طلب کیا جائے گا اور جو نعمتیں اس کو دی گئی تھیں وہ اسے دکھائی جائیں گی وہ انہیں پہچان لے گا۔ پھر ارشاد ہو گا کہ تو نے ان نعمتوں کو کس طرح استعمال کیا، وہ کہے گا کہ میں نے تیری راہ میں قتال کیا حتی کہ شہید ہو گیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو اس لئے لڑا تھا کہ تاکہ تجھے بہادر کہا جائے، سو وہ ہو گیا پھر اس کے متعلق حکم دیا جائے گا، چنانچہ اسے منہ کے بل کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا، ایک اور شخص ہو گا جس نے دین کا علم سیکھا اور سکھلایا اور قرآن پڑھا ہو گا، اس کو اللہ کے حضور میں حاضر کیا جائے گا اور تمام نعمتیں دکھائی جائیں گی وہ انہیں پہچان لے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے ان نعمتوں کا کیا کیا؟ وہ کہے گا میں نے علم سیکھا اور سکھایا اور تیری خوشنودی کے لئے قرآن کریم پڑھا، ارشاد ہو گا تو جھوٹا ہے تو نے صرف اس لئے علم سیکھا تھا کہ تجھے عالم کہا جائے، اور اس لئے قرآن کریم پڑھا کہ تجھ کو قاری کہا جائے، چنانچہ وہ کہا جا چکا، پھر حکم ہو گا اور اسے منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا، ایک

وَلَكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ *

اور شخص ہوگا جسے اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کا مال دیا ہوگا وہ بھی اللہ کے پاس لایا جائے گا اور اللہ اسے اپنی تمام نعمتیں دکھلائے گا وہ پہچان لے گا، ارشاد ہوگا کہ تو نے ان نعمتوں کا کس طرح استعمال کیا؟ وہ کہے گا میں نے تیرے لئے جن طریقوں میں تو خرچ کرنا پسند کرتا تھا، اسی طریقہ پر خرچ کیا، کوئی طریقہ باقی نہیں چھوڑا، ارشاد ہوگا تو جھوٹا ہے تو نے اس لئے یہ کیا تھا کہ تجھے سخی کہا جائے، تو وہ ہو چکا، پھر ارشاد ہوگا، اور منہ کے بل کھینچ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

٢٢٣- وَحَدَّثَنَاه عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ تَفَرَّجَ النَّاسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَهُ نَاتِلٌ الشَّامِيُّ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ *

۲۲۳۔ علی بن خشرم، حجاج بن محمد، ابن جریج، یونس بن یوسف، سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں کہ لوگ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متفرق ہوگئے تو ایک شام کے رہنے والے آدمی نے جس کا نام ناتل تھا ان سے کہا، اور بقیہ حدیث خالد بن حارث کی روایت کی طرح مروی ہے۔

(٤٣) بَاب بَيَانِ قَدْرِ ثَوَابِ مَنْ غَزَا فَغَنِمَ وَمَنْ لَمْ يَغْنَمْ *

باب (۴۳) جس غازی کو غنیمت ملی اور جسے غنیمت نہیں ملی، دونوں کے ثواب کا تفاوت۔

٢٢٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُصِيبُونَ الْغَنِيمَةَ إِلَّا تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أَجْرِهِمْ مِنَ الْآخِرَةِ وَيَبْقَى لَهُمُ الثُّلُثُ وَإِنْ لَمْ يُصِيبُوا غَنِيمَةً تَمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ *

۲۲۴۔ عبد بن حمید، عبداللہ بن یزید، ابوعبدالرحمٰن، حیوہ بن شریح، ابوہانی، ابوعبدالرحمٰن حبلی، عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لشکر راہ خدا میں لڑے اور غنیمت کا مال کمائے تو اسے ثواب اخروی کے دو حصے تو فوراً مل جاتے ہیں اور ایک حصہ باقی رہ جاتا ہے اور جس کو غنیمت کا مال نہ ملے تو سب کا سب ثواب آخرت ہی میں ملے گا (مطلب یہ ہے کہ مجاہد کو اگر جہاد سے غنیمت نہ ملے تو یہی اس کے حق میں بہتر ہے)۔

٢٢٥- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ

۲۲۵۔ محمد بن سہل التمیمی، ابن ابی مریم، نافع بن یزید، ابوہانی، ابوعبدالرحمٰن حبلی، عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لشکر یا جہادی دستہ جہاد کرتا، مال غنیمت لوٹتا، اور سالم رہتا ہے

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أُجُورِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ إِلَّا تَمَّ أُجُورُهُمْ *

تو اسے فوری طور پر ثواب کا دو تہائی حصہ (دنیا میں) مل جاتا ہے(۱) اور جو لشکر یا جہادی دستہ خالی ہاتھ آتا ہے اور نقصان اٹھاتا ہے، تو اس کو آخرت میں پورا اجر ملے گا۔

(فائدہ) جو مجاہدین سالم رہیں اور غنیمت بھی حاصل کریں تو انہیں بہ نسبت ایسے مجاہدین کے جو خالی ہاتھ آئیں اور سالم رہیں، یا سالم بھی نہ رہیں ثواب کم ملے گا۔

(٤٤) بَاب قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَأَنَّهُ يَدْخُلُ فِيهِ الْغَزْوُ وَغَيْرُهُ مِنَ الْأَعْمَالِ *

باب (۴۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک کہ "اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے" اور یہ چیز جہاد کو بھی شامل ہے۔

٢٢٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ *

۲۲۶۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، مالک، یحییٰ بن سعید، محمد بن ابراہیم، علقمہ بن وقاص، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی ہے چنانچہ جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسولؐ کے لئے ہے اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لئے ہے اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لئے ہے تو اس کی ہجرت اسی لئے ہے جس کے لئے اس نے ہجرت کی۔

٢٢٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ ح و

۲۲۷۔ محمد بن رمح بن مہاجر، لیث۔
(دوسری سند) ابوالربیع عتکی، حماد بن زید۔
(تیسری سند) محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب الثقفی۔
(چوتھی سند) اسحاق بن ابراہیم، ابو خالد احمد، سلیمان بن حیان۔

(۱) اجر و ثواب مصیبت اور مشقت کے بقدر حاصل ہوتا ہے اس لئے جس مجاہد نے مال غنیمت اپنی جان کی سلامتی کے ساتھ حاصل کر لیا اسے آخرت میں صرف دخول جنت حاصل ہو گا اور جس نے مال غنیمت حاصل نہ کیا اس کو اس کے بقدر مزید اجر حاصل ہو گا اور اسی طرح جسے سلامتی حاصل نہ ہوئی اسے بھی اس کے عوض اجر حاصل ہو گا۔ خلاصہ یہ ہے کہ تین چیزیں ہیں سلامتی، مال غنیمت اور دخول جنت۔ دخول جنت تو ہر ایک مجاہد کے لئے ہے اور پہلی دو چیزیں یا ان میں سے ایک اگر دنیا میں حاصل نہ ہوئیں تو ان کے عوض مزید اجر حاصل ہو گا۔

حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ وَيَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(پانچویں سند) محمد بن عبداللہ بن نمیر، حفص بن غیاث، یزید بن ہارون۔
(چھٹی سند) محمد بن علاء الہمدانی، ابن مبارک۔
(ساتویں سند) ابن ابی عمر سفیان، یحییٰ بن سعید سے مالک کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی حدیث مذکور ہے، باقی سفیان کی روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ منبر پر یہ فرمان بیان کر رہے تھے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں اس حدیث کی عظمت اور کثرت فوائد پر علماء کا اتفاق ہے، امام شافعیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث ثلث ایمان ہے اور فقہ کے ستر بابوں میں اس حدیث کو دخل ہے اور بعض نے ربع اسلام کہا ہے، عبدالرحمٰن بن مہدی، اور امام بخاری نے فرمایا ہے جو کوئی کتاب تصنیف کرے تو اولاً اس حدیث سے ابتدا کرے اور امام بخاری نے اس حدیث کو صحیح بخاری میں سات جگہ ذکر کیا ہے اور اس حدیث میں ایک لطف یہ ہے کہ تین تابعی اس حدیث کو ایک دوسرے سے نقل کرتے ہیں، یحییٰ، محمد، اور علقمہ اور یحییٰ پر آکر یہ حدیث پھیلی ہے اور دو سو محدثین سے زائد اس کے نقل کرنے والے ہیں جیسا کہ پہلے میں کتاب الایمان میں اس کے متعلق لکھ چکا۔

(٤٥) بَاب اسْتِحْبَابِ طَلَبِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى *

باب (۴۵) اللہ تعالیٰ کے راستہ میں شہادت طلب کرنے کا استحباب۔

٢٢٨ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا أُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ *

۲۲۸۔ شیبان بن فروخ، حماد بن سلمہ، ثابت، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سچے دل سے شہادت کا طلب گار ہو تو اسے شہادت کا ثواب دیا جاتا ہے، خواہ اسے شہادت نہ نصیب ہو۔

٢٢٩ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا و قَالَ حَرْمَلَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو شُرَيْحٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو الطَّاهِرِ فِي حَدِيثِهِ بِصِدْقٍ *

۲۲۹۔ ابوالطاہر، حرملہ، عبداللہ بن وہب، ابوشریح، سہل بن ابی امامہ، بواسطہ اپنے والد حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص دل سے اللہ رب العزت سے شہادت کا طلب گار ہوتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اسے بھی شہید کے مرتبہ پر پہنچا ہی دیتا ہے، اگرچہ وہ اپنے بستر پر ہی مرے۔

(٤٦) بَاب ذَمِّ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِالْغَزْوِ *

باب (۴۶) جو شخص بغیر جہاد کے مر جائے اور اس کے دل میں جہاد کی امنگ بھی نہ ہو، اس کی مذمت و برائی۔

٢٣٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْمٍ الْأَنْطَاكِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ وُهَيْبٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ قَالَ ابْنُ سَهْمٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ فَنُرَى أَنَّ ذَلِكَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۳۰۔ محمد بن عبدالرحمٰن بن سہم الانطاکی، عبداللہ بن مبارک، وہیب مکی، عمر بن محمد بن منکدر، سمی، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مر جائے اور جہاد نہ کرے اور جہاد کرنے کا دل میں ارادہ بھی نہ ہو تو اس کی موت نفاق کے ایک شعبہ پر ہوگی، ابن سہم بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک نے کہا، ہمارا خیال ہے کہ یہ حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے متعلق تھا۔

(فائدہ) باقی حدیث کا حکم عام ہے، یعنی وہ منافقوں کے مشابہ ہو گیا، اس لئے کہ ترک جہاد نفاق کا ایک شعبہ ہے۔

(٤٧) بَاب ثَوَابِ مَنْ حَبَسَهُ عَنِ الْغَزْوِ مَرَضٌ أَوْ عُذْرٌ آخَرُ *

باب (۴۷) جو بیماری یا کسی عذر کی بنا پر جہاد میں نہ جاسکے اس کے ثواب کا بیان۔

٢٣١- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لَرِجَالًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ *

۲۳۱۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابوسفیان، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جہاد میں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، آپؐ نے فرمایا مدینہ میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ تم جہاں کہیں سفر کرتے ہو اور جس وادی کو طے کرتے ہو، وہ تمہارے ساتھ ہیں، مگر مرض نے انہیں روک لیا ہے۔

٢٣٢- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ إِلَّا شَرَكُوكُمْ فِي الْأَجْرِ *

۲۳۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابومعاویہ (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوسعید اشج، وکیع (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی وکیع کی روایت ہے کہ وہ ثواب میں تمہارے ساتھ شریک ہیں۔

(٤٨) بَاب فَضْلِ الْغَزْوِ فِي الْبَحْرِ *

٢٣٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ يَشُكُّ أَيَّهُمَا قَالَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا قَالَ فِي الْأُولَى قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبَتْ أُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ الْبَحْرَ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ *

باب (۴۸) دریا میں جہاد کرنے کی فضیلت۔

۲۳۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت ملحان کے پاس تشریف لے جایا کرتے، اور وہ آپ کو کھانا کھلاتیں اور ام حرام بنت ملحان، عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے، انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا اور سر مبارک سے جوئیں نکالنے بیٹھ گئیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے، تھوڑی دیر کے بعد مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے، ام حرام نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کو کس بات سے ہنسی آرہی ہے؟ فرمایا میری امت کے کچھ جہاد کرنے والے میرے سامنے پیش کئے گئے جو سطح سمندر پر سوار ہو رہے تھے، جیسے بادشاہ تخت پر متمکن (۱) ہوتے ہیں، یا بادشاہوں کی طرح تخت پر، ام حرام نے عرض کیا یارسول اللہؐ، خدا تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ مجھے بھی اس میں شامل فرمادے، آپؐ نے دعا فرمائی اور پھر سر مبارک رکھ کر سو گئے، تھوڑی دیر کے بعد پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ آپؐ کس وجہ سے ہنس رہے ہیں؟ فرمایا میری امت کے کچھ مجاہدوں کو میرے سامنے پیش کیا گیا جیسے پہلے فرمایا تھا، ام حرام بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ دعا فرمائیے اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں شامل کر دے، فرمایا تم پہلے لوگوں میں ہو، چنانچہ ام حرام بنت ملحان، حضرت معاویہؓ کے زمانہ میں سمندر میں سوار ہوئیں اور سمندر سے نکلنے کے بعد سواری پر سے گر کر انتقال کر گئیں۔

---

(۱) "بادشاہوں کی طرح تختوں پر سوار ہوں گے" اس سے مراد یا تو ان کی آخرت کی حالت کو بیان کرنا ہے کہ جنت میں اس طرح تختوں پر بیٹھے ہوں گے یا غزوہ کے بعد کثرت غنائم کی بنا پر آسودگی کی حالت کو بیان کرنا مقصود ہے کہ فتوحات اور غنیمتوں کی کثرت کی بنا پر عمدہ سواریاں عمدہ لباس اور عمدہ رہائش گاہوں اور عمدہ مجلسوں والے ہوں گے۔ یا ان کی جہاد کے موقع کی حالت بیان کرنا مقصود ہے کہ پانیوں پر کشتیوں اور جہازوں میں انتہائی سکون کے ساتھ بیٹھ کر جہاد کریں گے۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

٢٣٤- حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُمِّ حَرَامٍ وَهِيَ خَالَةُ أَنَسٍ قَالَتْ أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ عِنْدَنَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ أُرِيتُ قَوْمًا مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ ظَهْرَ الْبَحْرِ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ فَقُلْتُ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ فَإِنَّكِ مِنْهُمْ قَالَتْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ أَيْضًا وَهُوَ يَضْحَكُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَقُلْتُ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ قَالَ فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ بَعْدُ فَغَزَا فِي الْبَحْرِ فَحَمَلَهَا مَعَهُ فَلَمَّا أَنْ جَاءَتْ قُرِّبَتْ لَهَا بَغْلَةٌ فَرَكِبَتْهَا فَصَرَعَتْهَا فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا *

۲۳۴۔ خلف بن ہشام، حماد بن زید، یحییٰ بن سعید، محمد بن یحییٰ بن حبان، انس بن مالک، ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا، انس بن مالکؓ کی خالہ بیان کرتی ہیں کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے، اور آپؐ نے ہمارے ہی ہاں قیلولہ فرمایا، پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں کس وجہ سے ہنس رہے ہیں؟ فرمایا میری امت کے کچھ لوگ مجھے دکھائے گئے جو سطح سمندر پر سوار ہو رہے تھے، جیسا کہ بادشاہ تخت پر متمکن ہوتے ہیں، میں نے عرض کیا دعا کیجئے اللہ مجھے بھی ان سے کر دے، فرمایا تو ان میں سے ہے، بیان کرتی ہیں کہ آپؐ سو گئے اور ہنستے ہوئے بیدار ہوئے میں نے وجہ پوچھی، آپؐ نے وہی جواب دیا، میں نے عرض کیا، دعا کیجئے اللہ مجھے ان سے کر دے، فرمایا تو پہلے گروہ میں سے ہے، اس کے بعد عبادہ بن صامتؓ نے ان سے نکاح کیا اور لوگوں نے سمندر میں جہاد کیا، عبادہ ان کو بھی اپنے ساتھ لے گئے جب واپس آئیں تو ایک خچر ان کے سامنے لایا گیا اس پر چڑھیں لیکن اس نے انہیں گرا دیا اور ان کی گردن ٹوٹ گئی اور شہید ہو گئیں۔

٢٣٥- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ ابْنِ الْمُهَاجِرِ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى

۲۳۵۔ محمد بن رمح بن مہاجر، یحییٰ بن یحییٰ، لیث، یحییٰ بن سعید، ابن حبان، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی خالہ ام

(بقیہ گزشتہ صفحہ) "فی زمن معاویہ" سے مراد وہ زمانہ ہے جب حضرت معاویہؓ حضرت عثمان غنیؓ کی خلافت کے زمانہ میں ملک شام کے امیر تھے۔

اس حدیث میں دو بحری غزووں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور صحیح بخاری کی روایت کو سامنے رکھا جائے تو اس روایت میں بیان کردہ دوسرے غزوے کی تعیین بھی معلوم ہوتی ہے کہ وہ پر حملے کے ارادے سے جانے والا سب سے پہلا لشکر ہوگا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں اس غزوے کے شرکاء کے لئے جنت کی خوشخبری بھی سنائی ہے۔ اور زیادہ تر تاریخی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس غزوے میں یزید بن معاویہ بھی شریک تھے بلکہ اس لشکر کے امیر تھے۔ اس روایت کی بنا پر بعض حضرات یزید بن معاویہ کی منقبت اور فضیلت پر استدلال پکڑتے ہیں جو کہ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ مغفرت کی بشارت مشروط ہے اس کے منافی کاموں کے نہ پائے جانے کی شرط کے ساتھ۔ اور اس لئے بھی کہ جہاد سابقہ گناہوں کی مغفرت کا تو ذریعہ بنتا ہے نہ کہ بعد والوں کے لئے بھی اور اس غزوے میں شرکت کے بعد یزید سے بڑے گناہوں کا صدور ہوا جن کی وجہ سے اب اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ حَبَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ أَنَّهَا قَالَتْ نَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَضْحَكَكَ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ يَرْكَبُونَ ظَهْرَ هَذَا الْبَحْرِ الْأَخْضَرِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ *

حرام بنت ملحان سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے قریب ہی سو گئے پھر آپؐ جاگے تو آپؐ ہنس رہے تھے، بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ آپؐ کیوں ہنس رہے ہیں، فرمایا میری امت کے چند لوگ میرے سامنے لائے گئے جو اس بحر اخضر پر سوار ہو رہے تھے، پھر حماد بن زید کی طرح روایت بیان کی۔

٢٣٦- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَةَ مِلْحَانَ خَالَةَ أَنَسٍ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عِنْدَهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ إِسْحَقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ *

۲۳۶۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبداللہ بن عبدالرحمٰن، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی خالہ بنت ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اور اپنا سر مبارک ان کے پاس رکھ دیا اور حسب سابق بقیہ روایت اسحاق بن ابی طلحہ، اور محمد بن یحییٰ بن حبان کی روایت کی طرح مروی ہے۔

(فائدہ) یہ ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محرم تھیں یعنی رضاعی خالہ تھیں اور یہ جہاد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت امیر معاویہؓ کی سرداری میں ملک روم ۲۷ھ میں ہوا ہے۔ اور نیز معلوم ہوا کہ محرم کے ساتھ خلوت درست ہے۔

(٤٩) بَاب فَضْلِ الرِّبَاطِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

باب (۴۹) خدا کے راستہ(۱) میں پہرہ دینے کی فضیلت۔

٢٣٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَهْرَامَ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۷۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن بہرام الدارمی، ابو الولید الطیالسی، لیث بن سعد، ایوب بن موسیٰ، مکحول، شرحبیل بن سمط، حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک دن اور رات کا پہرہ دینا ایک

(۱) مسلمانوں کی حفاظت کے لئے پہرہ دینا بہت فضیلت والا عمل ہے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ "رباط مسلمانوں کے خون کی حفاظت کے لئے مشروع ہے جبکہ جہاد کافروں اور مشرکوں کا خون بہانے کے لئے مشروع ہے اور مجھے مسلمانوں کے خون کی حفاظت مشرکوں کے خون بہانے سے زیادہ محبوب ہے"۔ اس بنا پر کئی حضرات نے رباط کو جہاد سے افضل عمل قرار دیا ہے۔

يَقُولُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَإِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَأَمِنَ الْفَتَّانَ *

مہینہ بھر روزے رکھنے اور عبادت کرنے سے افضل ہے، اور اگر مر جائے گا تو اس کا وہی عمل جاری رہے گا جو کرتا تھا اور اس کا رزق جاری کر دیا جائے گا اور قبر کے فتنہ سے مامون رہے گا۔

٢٣٨- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى *

۲۳۸۔ ابوالطاہر، ابن وہب، عبدالرحمٰن بن شریح، عبدالکریم بن حارث، ابوعبیدۃ بن عقبہ، شرحبیل بن سمط، حضرت سلمان خیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیث عن ایوب بن موسیٰ کی حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

(٥٠) بَاب بَيَانِ الشُّهَدَاءِ *

باب (۵۰) شہیدوں کا بیان۔

٢٣٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ وَقَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

۲۳۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، سمی، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص جا رہا تھا اس نے راستہ میں ایک کانٹے دار شاخ دیکھی، وہ ہٹا دی، اللہ تعالیٰ نے اسے اس کا بدلہ دیا اور اس کی مغفرت فرما دی اور فرمایا شہید پانچ ہیں، جو طاعون میں مرے، جو پیٹ کے عارضے میں مرے، جو ڈوب کر مرے، جو دب کر مرے، جو راہ خدا میں شہید ہو جائے۔

(فائدہ) شہداء کی تعداد امام مالک کی روایت میں سات اور ابن ماجہ کی روایت میں آٹھ اور ایک دوسری روایت میں نو اور ایک تیسری روایت میں گیارہ آئی ہے، امام عینی فرماتے ہیں کہ یہ تعداد میں اختلاف باعتبار اختلاف وحی کے ہے، امام نوویؒ فرماتے ہیں مقتول فی سبیل اللہ کے علاوہ، دوسرے شہداء کو شہداء فی سبیل اللہ کے برابر ثواب ملے گا، باقی دنیا میں انہیں غسل بھی دیا جائے گا اور ان پر نماز بھی پڑھی جائے گی، اور شہید فی سبیل اللہ کو غسل نہیں دیا جائے گا اور اس پر نماز پڑھی جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

٢٤٠- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّونَ الشَّهِيدَ فِيكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيلٌ قَالُوا فَمَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ

۲۴۰۔ زہیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم شہید کس کو جانتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مارا جائے وہ شہید ہے، آپؐ نے فرمایا، تب تو میری امت میں شہید بہت کم ہوں گے، صحابہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ ابْنُ مِقْسَمٍ أَشْهَدُ عَلَى أَبِيكَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ قَالَ وَالْغَرِيقُ شَهِيدٌ *

پھر شہید کون کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا جو اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے، اور جو راہ خدا میں (حج وغیرہ کو جاتے ہوئے) مر جائے وہ شہید ہے، جو طاعون میں مرے وہ بھی شہید ہے، جو پیٹ کی بیماری میں مرے وہ بھی شہید ہے، ابن مقسم بیان کرتے ہیں کہ میں تیرے باپ کے اوپر گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے کہا ہے جو ڈوب کر مر جائے وہ بھی شہید ہے۔

۲۴١ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سُهَيْلٌ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مِقْسَمٍ أَشْهَدُ عَلَى أَخِيكَ أَنَّهُ زَادَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِيدٌ *

۲۴۱۔ عبدالحمید بن بیان الواسطی، خالد، سہیل سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی سہیل کی روایت میں یہ بھی ہے کہ مجھے عبید اللہ بن مقسم نے ابو صالح سے روایت کیا کہ میں تیرے بھائی پر گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے یہ زیادتی بھی بیان کی ہے کہ جو غرق ہو جائے وہ بھی شہید ہے۔

۲٤٢ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَزَادَ فِيهِ وَالْغَرِقُ شَهِيدٌ *

۲۴۲۔ محمد بن حاتم، بہز، وہیب، سہیل سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس روایت میں ہے کہ مجھ سے عبداللہ بن مقسم نے ابو صالح سے نقل کیا اور یہ زیادتی بیان کی ہے کہ جو غرق ہو جائے وہ بھی شہید ہے۔

۲٤٣ - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ قَالَتْ قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ بِمَ مَاتَ يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرَةَ قَالَتْ قُلْتُ بِالطَّاعُونِ قَالَتْ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ *

۲۴۳۔ حامد بن عمر بکراوی، عبدالواحد بن زیاد، عاصم، حفصہ بنت سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ مجھ سے انس بن مالکؓ نے دریافت کیا کہ یحییٰ بن ابی عمرۃ کا کس عارضہ سے انتقال ہوا؟ میں نے کہا، طاعون سے تو انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، طاعون ہر ایک مسلمان کی شہادت ہے۔

۲٤٤ - وَحَدَّثَنَاه الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *

۲۴۴۔ ولید بن شجاع، علی بن مسہر، عاصم سے اسی سند کے ساتھ اسی طریقہ سے روایت بیان کرتے ہیں۔

(٥١) بَاب فَضْلِ الرَّمْيِ *

باب (۵۱) تیر اندازی کی فضیلت۔

۲٤٥ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ ثُمَامَةَ بْنِ شُفَيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ

۲۴۵۔ ہارون بن معروف، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابو علی ثمامہ بن شفی، عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ

يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ (وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ) أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ *

علیہ وسلم سے سنا، آپؐ منبر پر فرمارہے تھے "واعدو لهم ما استطعتم من قوة" قوت سے تیر اندازی مراد ہے، قوت سے تیر اندازی مراد ہے، قوت سے مراد تیر اندازی ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں اس حدیث سے جہاد کے لئے تیر اندازی کرنے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور اسی پر ہر ایک ہتھیار اور اسلحہ کی مشق کہ جیسا کہ بندوق وغیرہ قیاس کر لینا چاہئے اور ایسے ہی گھوڑے کی سواری اور دوڑ وغیرہ جب کہ جہاد کی نیت سے ہو، اور اگر کسی کو یہ چیزیں میسر نہ ہوں اور نہ ہی استطاعت رکھتا ہو تو صرف شوق اور تمنا ہی پر، جیسا کہ سابقہ روایات عدم شوق جہاد کی مذمت پر دال ہیں، ثواب ملتا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

٢٤٦ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ أَرَضُونَ وَيَكْفِيكُمُ اللَّهُ فَلَا يَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ *

۲۴۶۔ ہارون بن معروف، ابن وہب، عمرو بن حارث ابو علی، عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرمارہے تھے کہ عنقریب تمہارے ہاتھوں پر کئی ملک فتح ہوں گے اور اللہ تمہارے لئے کافی ہے، لہٰذا کوئی تم میں سے اپنے تیر کا کھیل یعنی نشانہ کی مشق کو نہ چھوڑے۔

٢٤٧ - وَحَدَّثَنَاه دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۲۴۷۔ داؤد بن رشید، ولید، بکر بن مضر، عمرو بن حارث، ابو علی ہمدانی، عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

٢٤٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ أَنَّ فُقَيْمًا اللَّخْمِيَّ قَالَ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ تَخْتَلِفُ بَيْنَ هَذَيْنِ الْغَرَضَيْنِ وَأَنْتَ كَبِيرٌ يَشُقُّ عَلَيْكَ قَالَ عُقْبَةُ لَوْلَا كَلَامٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أُعَانِيهِ قَالَ الْحَارِثُ فَقُلْتُ لِابْنِ شَمَاسَةَ وَمَا ذَاكَ قَالَ إِنَّهُ قَالَ مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا أَوْ قَدْ عَصَى *

۲۴۸۔ محمد بن رمح بن مہاجر، لیث، حارث بن یعقوب، عبدالرحمٰن بن شماسہ بیان کرتے ہیں کہ فقیم الخمی نے عقبہ بن عامرؓ سے کہا تم ان دونوں نشانوں میں آتے جاتے ہو، بوڑھے ضعیف ہو کر تم پر مشکل ہوتا ہوگا، عقبہ بن عامرؓ نے کہا کہ میں نے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات نہ سنی ہوتی تو میں یہ مشقت نہ اٹھاتا، حارث کہتے ہیں کہ میں نے ابن شماسہ سے کہا، وہ کیا بات تھی، انہوں نے کہا آپؐ نے فرمایا جو کوئی تیر مارنا سیکھے، پھر اسے چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں، یا وہ گناہ گار ہے۔

(٥٢) بَاب قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب (۵۲) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا

لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ *

فرمان، میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، کسی کی بھی مخالفت اسے نقصان نہیں پہنچاسکتی۔

٢٤٩ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ كَذَلِكَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ وَهُمْ كَذَلِكَ *

۲۴۹۔ سعید بن منصور، ابوالربیع عتکی، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، ایوب، ابوقلابہ، ابواسماء، ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ حق (۱) پر قائم رہے گا انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاسکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آئے اور وہ اسی حال پر ہوں گے اور قتیبہ کی روایت میں "وہم کذلک" (یعنی وہ اسی حال پر ہوں گے) نہیں ہے۔

٢٥٠ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدَةُ كِلَاهُمَا عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَزَالَ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ *

۲۵۰۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، (دوسری سند) ابن نمیر، وکیع، عبدہ، اسماعیل بن ابی خالد (تیسری سند) ابن ابی عمر، مروان فزاری، اسماعیل، قیس، حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمارہے تھے کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ لوگوں پر غالب رہے گا یہاں تک کہ اللہ کا امر آجائے اور وہ غالب ہی ہوں گے۔

(فائدہ) اللہ تعالیٰ کے حکم سے یا قیامت مراد ہے یا وہ ہوا مراد ہے جس سے ہر مومن مر جائے گا اور یہ گروہ وہ امام بخاری فرماتے ہیں، اہل علم کا ہے اور امام احمد فرماتے ہیں، اس سے مراد اہل سنت والجماعۃ ہیں، مترجم کہتا ہے، اور علمائے دیوبند کے اہل سنت والجماعت ہونے میں کسی قسم کا کوئی اشکال نہیں ہے، اور نہ شبہ ہے، والحمد للہ علیہ ذلک۔

٢٥١ - وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

۲۵۱۔ محمد بن رافع، ابواسامہ، اسماعیل، قیس، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما

(۱) یعنی ایسا طائفہ ہمیشہ رہے گا جو مخالفوں پر غالب رہے گا۔ قوت کے ساتھ یا دلیل کے ساتھ اور حق کے ساتھ متصف ہوگا۔ اس طائفہ سے کون مراد ہیں راجح یہ ہے کہ ایمان والوں کی مختلف انواع کے لوگ اس طائفہ میں داخل ہیں، ان میں مجاہدین بھی داخل ہیں اور فقہاء، محدثین، زہاد، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے اور خیر کے دوسرے کاموں میں مشغول لوگ بھی داخل ہیں۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَرْوَانَ سَوَاءً *

رہے تھے اور مروان کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

٢٥٢- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَنْ يَبْرَحَ هَذَا الدِّينُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ *

۲۵۲۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سماک بن حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا یہ دین برابر قائم رہے گا اور اس پر قیامت قائم ہونے تک (مخالفین سے) مسلمانوں کی ایک جماعت لڑتی رہے گی۔

٢٥٣- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

۲۵۳۔ ہارون بن عبداللہ، حجاج بن شاعر، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ ہمیشہ میری امت سے میں سے ایک گروہ حق پر قیامت تک لڑتا رہے گا اور قائم رہے گا۔

(فائدہ) چنانچہ علماء دیوبند، اہل باطل اور اہل بدعت کی تردید اور ملحدین کے زندقہ ثابت کرنے سے عرصہ دراز سے مصروف ہیں اور انشاء اللہ رہیں گے۔

٢٥٤- حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ هَانِئٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي قَائِمَةً بِأَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ أَوْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ عَلَى النَّاسِ *

۲۵۴۔ منصور بن ابی مزاحم، یحییٰ بن حمزہ، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، عمیر بن ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امیر معاویہؓ سے سنا وہ منبر پر فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا اللہ کے حکم پر قائم رہے گا جو کوئی انہیں بگاڑنا چاہے یا ان کی مخالفت کرنا چاہے وہ کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ حتیٰ کہ اللہ کا حکم آجائے اور وہ لوگوں پر غالب رہیں گے۔

٢٥٥- وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ وَهُوَ ابْنُ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ ذَكَرَ حَدِيثًا رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

۲۵۵۔ اسحاق بن منصور، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، یزید بن اصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امیر معاویہ بن ابوسفیان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث بیان کرتے سنا، میں نے ان کے علاوہ کسی کو منبر پر

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَسْمَعْهُ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِنْبَرِهِ حَدِيثًا غَيْرَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَلَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَاوَأَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو بیان کرتے نہیں سنا ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کی بھلائی چاہتا ہے اسے دین میں سمجھ عطا فرما دیتا ہے اور مسلمانوں کا ایک گروہ برابر حق پر لڑتا رہے گا اور اپنے مخالفین پر قیامت تک غالب رہے گا۔

٢٥٦- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي يَزِيدُ ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيُّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ وَعِنْدَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ الْخَلْقِ هُمْ شَرٌّ مِنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَدْعُونَ اللَّهَ بِشَيْءٍ إِلَّا رَدَّهُ عَلَيْهِمْ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ لَهُ مَسْلَمَةُ يَا عُقْبَةُ اسْمَعْ مَا يَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ عُقْبَةُ هُوَ أَعْلَمُ وَأَمَّا أَنَا فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى أَمْرِ اللَّهِ قَاهِرِينَ لِعَدُوِّهِمْ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَجَلْ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ رِيحًا كَرِيحِ الْمِسْكِ مَسُّهَا مَسُّ الْحَرِيرِ فَلَا تَتْرُكُ نَفْسًا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنَ الْإِيمَانِ إِلَّا قَبَضَتْهُ ثُمَّ يَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ عَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ *

۲۵۶۔ ابن عبدالرحمن بن وہب، عبداللہ بن وہب عمرو بن حارث، یزید بن ابی حبیب، عبدالرحمن بن شماسہ مہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسلمہ بن مخلد کے پاس تھا اور ان کے پاس عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ بھی تھے، عبداللہ کہنے لگے کہ قیامت ایسی شریر اور بدتر مخلوق کے زمانے میں آئے گی جو اہل جاہلیت سے بھی زیادہ بدتر ہو گی۔ خدا تعالیٰ سے جس چیز کی دعا مانگے گی اللہ ان کی دعا رد فرما دے گا اسی سلسلہ گفتگو میں عقبہ بن عامر بھی آگئے مسلمہ نے ان سے کہا عقبہ سنئے، عبداللہ کیا کہہ رہے ہیں، عقبہ بولے یہ زیادہ واقف ہیں مگر میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ میری امت کا ایک گروہ برابر امر الٰہی پر لڑتا رہے گا، اور اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا، مخالفین انہیں ضرر نہیں پہنچا سکیں گے، یہاں تک کہ اسی حالت پر قیامت آجائے گی، عبداللہ نے فرمایا بیشک اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جس کی خوشبو مشک کی طرح ہو گی اور بدن کو لگنے میں وہ ریشم کی معلوم ہو گی جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو گا اسے بغیر روح قبضہ کئے نہ چھوڑے گی، اس کے بعد سب شریر لوگ رہ جائیں گے اور انہیں پر قیامت قائم ہو گی۔

٢٥٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ أَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِينَ عَلَى

۲۵۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، داؤد بن ابی ہند، ابو عثمان حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہمیشہ اہل غرب حق پر غالب رہیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔

الْحَقِّ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ*

(فائدہ) علی بن المدینی بیان کرتے ہیں کہ غرب سے مراد عرب ہیں اور غرب بڑے ڈول کو بولتے ہیں، کیونکہ یہ خصوصیت اکثر ان ہی کو حاصل ہے بوجہ فیضان معرفت کے اور قاضی عیاض فرماتے ہیں، غرب سے مراد سختی والے حضرات ہیں کیونکہ غرب ہر ایک چیز کی انتہا اور کمال کو بولا جاتا ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ وہ بیت المقدس والے ہیں، اور معاذ فرماتے ہیں کہ شام والے ہیں، امام نووی فرماتے ہیں کہ حق پر غالب آنے والی جماعت کی بہت سی قسمیں ہیں، جیسا کہ مجاہدین، فقہا، محدثین، زہاد، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے، اور دیگر اصحاب خیر تو یہ سب کو شامل ہے اور ان سب جماعتوں کا ایک مقام پر جمع ہونا بھی ضروری نہیں اور اس میں اجماع امت کے حجت ہونے پر بھی دلیل ہے۔

(٥٣) بَاب مُرَاعَاةِ مَصْلَحَةِ الدَّوَابِ فِي السَّيْرِ وَالنَّهْيِ عَنِ التَّعْرِيْسِ فِي الطَّرِيْقِ *

٢٥٨ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَأَسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَإِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا مَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ *

٢٥٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوا بِهَا نِقْيَهَا وَإِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ *

(٥٤) بَاب السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ

باب (۵۳) سفر میں جانوروں کی مراعات، اور رات کو راستہ میں اترنے کی ممانعت۔

۲۵۸۔ زہیر بن حرب، جریر، سہیل بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم موسم بہار میں سفر کرو تو زمین سے اونٹوں کو ان کا حصہ لینے دو اور جب قحط کے زمانہ میں سفر کرو تو ان پر جلدی چلے جاؤ اور جب رات کو کہیں اترو تو راستہ سے ہٹ کر اترو، کیونکہ وہ موذی جانوروں کا ٹھکانہ ہے۔

۲۵۹۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز بن محمد، سہیل بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم سبزہ زار میں سفر کرو تو اونٹوں کو ان کا حصہ دو، اور خشک سال میں سفر کرو تو تیز چلو، تاکہ اونٹوں کی قوت فنا(۱) نہ ہو جائے اور اگر اخیر شب میں کہیں قیام کرو تو راستہ سے بچ کر ٹھہرو، کیونکہ راستہ رات میں چوپاؤں کی گزرگاہ اور کیڑے مکوڑوں کا مسکن اور پناہ گاہ ہوتی ہیں۔

باب (۵۴) سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے اور

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمائے گئے ہیں چنانچہ آپؐ نے لوگوں کو سواریوں پر سوار ہونے کے آداب اور اونٹ، گھوڑے، گدھے وغیرہ سواریوں کی رعایت رکھنے کے بھی آداب سکھائے اور انھیں ان کی ہمت سے زیادہ کسی کام کا مکلف بنانے سے اور زیادہ بوجھ لادنے سے منع فرمایا۔ جب جانوروں کی اتنی رعایت رکھنے کا اہتمام ہے تو اپنے ان ملازموں کا جو انسان ہوں ان کے کھانے، پینے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنا زیادہ ضروری ہے جس سے بہت سے اہل ثروت حضرات غافل ہیں۔

وَاسْتِحْبَابِ تَعْجِيلِ الْمُسَافِرِ إِلَى أَهْلِهِ بَعْدَ قَضَاءِ شُغْلِهِ *

فراغت امور کے بعد گھر جلدی واپس ہونا چاہئے۔

٢٦٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ وَأَبُو مُصْعَبٍ الزُّهْرِيُّ وَمَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ سُمَيٌّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ قَالَ نَعَمْ *

۲۶۰۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، اسماعیل بن ابی اویس، ابومصعب زہری، منصور بن ابی مزاحم، قتیبہ بن سعید، مالک، (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، مالک، سمی، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے، سونے، کھانے اور پینے سے تم کو روک دیتا ہے، اس لئے تم میں سے جب کسی کا کام پورا اور ختم ہو جائے تو اپنے گھر آنے میں عجلت کرے۔

(فائدہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دوسری مرفوعا روایت مروی ہے کہ سفر کرو، تندرست رہو گے، چنانچہ ابن جوزی سے دریافت کیا گیا کہ سفر کو عذاب کا ٹکڑا کیوں فرمایا، انہوں نے کہا اس لئے کہ سفر میں احباب سے جدائی ہوتی ہے، لہٰذا ان دونوں روایتوں میں کسی قسم کا تعارض نہیں کیونکہ مشقت اور محنت سفر میں ضرور ہوتی ہے اس وجہ سے صحت ٹھیک رہتی ہے۔

(٥٥) بَاب كَرَاهَةِ الطُّرُوقِ وَهُوَ الدُّخُولُ لَيْلًا *

باب (۵۵) مسافر کو رات کے وقت گھر واپس آنے کی کراہت۔

٢٦١- حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا وَكَانَ يَأْتِيهِمْ غُدْوَةً أَوْ عَشِيَّةً *

۲۶۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ہمام، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے اپنے گھر میں رات کو نہ آتے بلکہ دن کے وقت صبح یا شام کو تشریف لاتے۔

٢٦٢- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ لَا يَدْخُلُ *

۲۶۲۔ زہیر بن حرب، عبدالصمد بن عبدالوارث، ہمام، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں "لا یدخل" کا لفظ ہے۔

٢٦٣- حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَيْ عِشَاءً كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ *

۲۶۳۔ اسماعیل بن سالم، ہشیم، سیار (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، سیار، شعبی، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جہاد میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے، جب واپس مدینہ آئے تو ہم شہر میں داخل ہونے لگے، آپؐ نے فرمایا ٹھہرو، رات کو یعنی شام کو داخل ہوں گے تاکہ پراگندہ بالوں والی کنگھی کر لے اور جس کا شوہر غائب ہے، وہ اپنا بناؤ سنگار کر لے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں جو لمبے سفر پر گیا ہوا ہو اس کے لئے اچانک گھر آنا مکروہ ہے ہاں پہلے سے اطلاع کر دینی چاہئے اگر کہیں قریب ہی گیا ہوا ہے تو بیوی کو صبح شام میں آنے کی توقع ہے تو پھر کوئی مضائقہ نہیں ہے، باقی یہ کراہت تنزیہی ہے۔

٢٦٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ أَحَدُكُمْ لَيْلًا فَلَا يَأْتِيَنَّ أَهْلَهُ طُرُوقًا حَتَّى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ *

۲۶۴۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالصمد، شعبہ، سیار، عامر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی رات کو سفر سے واپس آئے تو (اچانک) رات کو اپنے گھر والوں میں نہ جا پہنچے اتنی مہلت دے کہ جس کا شوہر غیر حاضر تھا وہ اپنی اصلاح کر لے اور پراگندہ بالوں والی کنگھی چوٹی کر لے۔

٢٦٥- وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۲۶۵۔ یحییٰ بن حبیب، روح بن عبادہ، شعبہ، سیار سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

٢٦٦- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطَالَ الرَّجُلُ الْغَيْبَةَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ طُرُوقًا *

۲۶۶۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عاصم، شعبی، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ جب آدمی مدت سے سفر میں ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچانک رات کو گھر آنے سے منع کیا ہے۔

٢٦٧- وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۶۷۔ یحییٰ بن حبیب، روح، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

٢٦٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

۲۶۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، محارب، جابر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلًا يَتَخَوَّنُهُمْ أَوْ يَلْتَمِسُ عَثَرَاتِهِمْ *

کوئی شخص طویل سفر سے رات کو اپنے گھر والوں پر جا پہنچے اور ان کے حالات کا متلاشی اور خیانت کاریوں کا متجسس ہو۔

٢٦٩ - وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ سُفْيَانُ لَا أَدْرِي هَذَا فِي الْحَدِيثِ أَمْ لَا يَعْنِي أَنْ يَتَخَوَّنَهُمْ أَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ *

۲۶۹۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن، سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ سفیان نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ یہ آخری الفاظ بھی حدیث میں ہیں یا نہیں۔

٢٧٠ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَرَاهَةِ الطُّرُوقِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَتَخَوَّنُهُمْ أَوْ يَلْتَمِسُ عَثَرَاتِهِمْ *

۲۷۰۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر۔

(دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، محارب، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کو اچانک گھر آنے کی کراہت نقل کرتے ہیں، باقی اس میں آخری جملہ نہیں ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِح

(٥٦) بَاب الصَّيْدِ بِالْكِلَابِ الْمُعَلَّمَةِ *

باب (۵۶) سکھلائے ہوئے کتوں سے شکار کرنا۔

٢٧١ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ فَيُمْسِكْنَ عَلَيَّ وَأَذْكُرُ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلْ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مَعَهَا قُلْتُ لَهُ فَإِنِّي أَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ الصَّيْدَ فَأُصِيبُ فَقَالَ إِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَزَقَ فَكُلْهُ وَإِنْ أَصَابَهُ

۲۷۱۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، جریر، منصور، ابراہیم، ہمام بن حارث، عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سکھلائے ہوئے کتوں کو چھوڑتا ہوں اور وہ شکار کو میرے لئے پکڑ کر روک رکھتے ہیں اور میں (ان کو چھوڑتے وقت) بسم اللہ بھی کہہ لیتا ہوں، آپؐ نے فرمایا جب تو اپنا سکھایا ہوا کتا چھوڑے اور اللہ کا نام بھی لے تو کھا، جو وہ شکار کرے، میں نے کہا، اگرچہ وہ مار ڈالے، آپؐ نے فرمایا، اگرچہ وہ مار ڈالے، بشرطیکہ کوئی غیر کتا اس کے ساتھ مل نہ گیا ہو، میں نے عرض کیا کہ میں بغیر پر کا تیر شکار کے مارتا ہوں اور وہ مر جاتا ہے، آپؐ نے فرمایا جب تم بغیر

بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْهُ *

پر کا تیر شکار کے مارو، اور تیر پار ہو جائے تو شکار کو کھا سکتے ہو اور اگر تیر کے عرض سے شکار مر جائے تو پھر اسے مت کھاؤ۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، شکار کی اباحت پر علماء کا اتفاق ہے اور کتاب و سنت اور اجماع امت کے بکثرت دلائل اس کی اباحت پر دال ہیں، اور ہر ایک شکاری کتے کا شکار حلال ہے، جب کہ اسے چھوڑتے وقت بسم اللہ کہے، امام ابو حنیفہؒ، مالکؒ اور جمہور علماء کرام کا یہی مسلک ہے اور اگر سدھا ہوا نہ ہو یا سدھا ہوا تو ہو مگر بغیر چھوڑے شکار کرے تو اس کا شکار بالاجماع حرام ہے، اور تیر کے شکار کے متعلق جیسا کہ حدیث میں آپؐ نے ارشاد فرمایا ہے یہی مسلک ہے شافعیؒ، مالکؒ، ابو حنیفہؒ اور احمدؒ اور جمہور علماء کا، باقی گولی وغیرہ کا شکار مطلقاً درست نہیں ہے۔ واللہ اعلم

۲۷۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِهَذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ وَإِنْ قَتَلْنَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ *

۲۷۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن فضیل، بیان، شعبی، عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم ان کتوں سے شکار کھیلتے ہیں، آپؐ نے فرمایا، جب تم اپنے شکاری کتے کو چھوڑو اور چھوڑتے وقت بسم اللہ کہہ تو جو شکار کتوں نے تمہارے لئے روک رکھا ہے، خواہ اسے قتل کر دیا ہو، تم کھا سکتے ہو اور اگر کتا بھی اس جانور سے کھالے تو پھر نہ کھاؤ، مجھے اندیشہ ہے کہ شاید کتے نے اپنے لئے شکار کیا ہو، اور اگر تمہارے کتوں کے ساتھ اور دوسرے کتے بھی مل جائیں، تب بھی اس شکار کو مت کھاؤ۔

۲۷۳- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلَا تَأْكُلْ وَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلْبِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ فَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ فَإِنْ وَجَدْتُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا آخَرَ فَلَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَهُ قَالَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ *

۲۷۳۔ عبید اللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عبداللہ بن ابی السفر، شعبی، عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغیر پر کے تیر کے شکار کا حکم دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا، اگر شکار تیر کی دھار سے مرا ہو تو کھالو اور جو عرض سے مرا ہو تو موقوذہ ہے (اور حرام ہے) اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتے کے شکار کا حکم دریافت کیا، فرمایا جب تم شکار پر کتے چھوڑو اور بسم اللہ کہہ لو تو شکار کھا سکتے ہو، لیکن اگر کتا خود اس میں سے کچھ کھالے تو پھر نہ کھاؤ، کیونکہ اس صورت میں کتے نے اپنے لئے شکار کیا ہوگا، اور میں نے عرض کیا کہ اگر میرے کتے کے ساتھ دوسرا شریک ہو جائے اور معلوم نہ ہو کہ کس کتے نے شکار کیا ہے، فرمایا نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی ہے، دوسرے کتے پر نہیں۔

٢٧٤ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ وَأَخْبَرَنِي شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ *

۲۷۴۔ یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، شعبہ، عبداللہ بن ابی السفر، شعبی، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تیر کے شکار کے بارے میں دریافت کیا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

٢٧٥ - وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ وَعَنْ نَاسٍ ذَكَرَ شُعْبَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ بِمِثْلِ ذَلِكَ *

۲۷۵۔ ابوبکر بن نافع العبدی، غندر، عبداللہ بن ابی السفر، شعبی، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تیر کے شکار کے بارے میں دریافت کیا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

٢٧٦ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْهُ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ فَإِنَّ ذَكَاتَهُ أَخْذُهُ فَإِنْ وَجَدْتَ عِنْدَهُ كَلْبًا آخَرَ فَخَشِيتَ أَنْ يَكُونَ أَخَذَهُ مَعَهُ وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ إِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلَى غَيْرِهِ *

۲۷۶۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، زکریا، عامر عدی بن حاتم بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تیر کے شکار کے متعلق دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا اگر نوک سے لگے تو کھالے اور اگر پٹ لگے تو وہ مردار ہے، اور میں نے آپؐ سے کتے کے شکار کے متعلق دریافت کیا، فرمایا جس جانور کو کتا پکڑ لے اور اس میں سے کچھ نہ کھائے تو اسے کھا لے اس لئے کہ اس کا ذبح کتے کا پکڑنا ہی ہے، اور اگر اس کے ساتھ دوسرا کتا بھی دیکھے، اور تجھے اس بات کا خوف ہو کہ دوسرے کتے نے بھی اس کے ساتھ پکڑا ہوگا اور مار ڈالا ہوگا تو پھر اسے نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے اللہ کا نام اپنے کتے پر لیا ہے، دوسرے کے کتے پر نہیں لیا۔

٢٧٧ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۷۷۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، زکریا بن ابی زائدہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

٢٧٨ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ وَكَانَ لَنَا جَارًا

۲۷۸۔ محمد بن ولید بن عبدالحمید، محمد بن جعفر، شعبہ، سعید بن مسروق، شعبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور وہ ہمارے ہمسایہ اور شریک کار تھے مقام نہرین میں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَدَخِيلًا وَرَبِيطًا بِالنَّهْرَيْنِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا قَدْ أَخَذَ لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَ قَالَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ *

سے دریافت کیا کہ میں اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں اور اپنے کتے کے ساتھ ایک دوسرا کتا پاتا ہوں اور شکار پکڑا ہوا ہوتا ہے، اب نہیں معلوم کہ شکار کس نے پکڑا ہے؟ آپؐ نے فرمایا، مت کھاؤ، کیونکہ تم نے بسم اللہ اپنے کتے پر پڑھی ہے دوسرے کتے پر نہیں پڑھی۔

۲۷۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ *

۲۷۹۔ محمد بن ولید، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، شعبی، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۸۰- حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ السَّكُونِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَأَدْرَكْتَهُ حَيًّا فَاذْبَحْهُ وَإِنْ أَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ وَقَدْ قَتَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهُمَا قَتَلَهُ وَإِنْ رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيهِ إِلَّا أَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ إِنْ شِئْتَ وَإِنْ وَجَدْتَهُ غَرِيقًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ *

۲۸۰۔ ولید بن شجاع السکونی، علی بن مسہر، عاصم، شعبی، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے تو اللہ کا نام لے پھر اگر وہ تیرے شکار کو روک لے اور تو اسے زندہ پائے تو ذبح کر لے اور اگر وہ مار ڈالے، لیکن اس سے کھائے نہیں تو بھی اس سے کھالے اور اگر تو اپنے کتے کے ساتھ دوسرا کتا بھی پائے اور جانور مارا گیا تو مت کھا، اس لئے کہ تجھے معلوم نہیں کہ کس نے قتل کیا ہے اور اگر تو تیر مارے تو بھی بسم اللہ کہہ لے پھر اگر اس کے بعد تیرا شکار ایک دن تک غائب رہے اور تو اس میں اپنے تیر کے علاوہ اور کسی مار کا نشان نہ پائے تو اگر چاہے تو کھالے، اور اگر پانی میں ڈوبا ہوا پائے تو مت کھا۔

(فائدہ) اگر تیر مارنے کے بعد شکار غائب رہے اور پھر وہ تلاش کے بعد پانی میں ڈوبا ہوا ملے تو اس کا کھانا باتفاق علماء کرام حرام ہے (قالہ النووی) کیونکہ احتمال ہے کہ پانی میں ڈوب کر مر گیا ہو کیونکہ اصل حرمت ہے اور حلت تیر لگنے کی بناء پر ہے اور شک کی وجہ سے حلت ختم ہو گئی، واللہ اعلم بالصواب۔

۲۸۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ

۲۸۱۔ یحییٰ بن ایوب، عبداللہ بن مبارک، عاصم، شعبی، عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا جب تم اپنا تیر پھینکو تو بسم اللہ کہو، پھر اگر اسے مرا ہوا

سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قَتَلَ فَكُلْ إِلَّا أَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي الْمَاءُ قَتَلَهُ أَوْ سَهْمُكَ *

پاؤ تو اسے کھالو مگر یہ کہ وہ پانی میں پڑا ہوا ملے تو نہ کھاؤ، کیونکہ تم کو معلوم نہیں ہے کہ وہ ڈوب کر مرا یا تمہارے تیر کی وجہ سے مرا ہے۔

۲۸۲- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ نَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ أَوْ بِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَخْبِرْنِي مَا الَّذِي يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذَلِكَ قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكُمْ بِأَرْضِ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ تَأْكُلُونَ فِي آنِيَتِهِمْ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا ثُمَّ كُلُوا فِيهَا وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ صَيْدٍ فَمَا أَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا أَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا أَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ *

۲۸۲۔ ہناد بن سری، ابن مبارک، حیوہ بن شریح، ربیع بن یزید دمشقی، ابوادریس، عائذ اللہ، ابوثعلبہ خشنی بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہیں ہم ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں اور ہمارا ملک شکار کا ملک ہے، میں اپنی کمان سے شکار کرتا ہوں اور اپنے سکھائے ہوئے کتے سے شکار کرتا ہوں اور اپنے اس کتے سے جو سکھایا ہوا نہیں ہے تو فرمائیے، ان میں سے کون سا شکار ہمارے لئے حلال ہے؟ آپؐ نے فرمایا تمہارا یہ کہنا کہ ہم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہیں، ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں تو اگر تم کو اور برتن مل سکیں تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ، اور اگر اور برتن نہ ملیں تو انہیں دھولو اور پھر ان میں کھاؤ، اور یہ جو تم نے بیان کیا کہ ہم شکار کے ملک میں ہیں تو جو تم نے اپنی کمان کے ساتھ شکار کیا ہے تو اگر اس پر اللہ کا نام لیا ہے تو کھالو اور جو تمہارا سکھایا ہوا کتا شکار کرے تو (چھوڑتے وقت) اس پر اللہ کا نام لو، اور پھر اسے کھالو اور جو غیر سکھائے ہوئے کتے سے شکار کیا ہے تو اگر اس کو ذبح کر تو کھالو (ورنہ نہیں)

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، ابوداؤد کی روایت میں اتنی زیادتی اور ہے کہ وہ اہل کتاب اپنی ہانڈیوں میں سور پکاتے ہیں اور برتنوں میں شراب پیتے ہیں، اب اگر ان برتنوں کی نجاست یقینی ہے تو انہیں دھونا واجب ہے ورنہ مستحب، اور دھونے کے بعد فقہاء کے نزدیک خواہ اور برتن ملے یا نہ ملے ان کا استعمال جائز ہے اور یہ حکم بطور احتیاط اور تقویٰ کے ہے اور فتویٰ جواز پر ہے اور فقہاء کی مراد ان برتنوں سے وہ ہے جن میں اس قسم کی نجاسات کا استعمال نہ ہوتا ہو، واللہ اعلم۔

۲۸۳- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ كِلَاهُمَا عَنْ حَيْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ ابْنِ وَهْبٍ لَمْ

۲۸۳۔ ابوالطاہر، ابن وہب، (دوسری سند) زہیر بن حرب، مقری حیوہ سے اس سند کے ساتھ، ابن مبارک کی روایت کی حدیث نقل کرتے ہیں باقی ابن وہب کی روایت میں کمان کے ساتھ شکار کرنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

يَذْكُرْ فِيهِ صَيْدَ الْقَوْسِ *

٢٨٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَأَدْرَكْتَهُ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ *

۲۸۴۔ محمد بن مہران رازی، ابو عبداللہ حماد بن خالد الخیاط، معاویہ بن صالح، عبدالرحمٰن بن جبیر، بواسطہ اپنے والد ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، جب تو تیر مارے پھر شکار غائب ہو جائے اور اس کے بعد ملے تو اس کو کھا سکتے ہو، بشرطیکہ بدبودار نہ ہو جائے۔

(فائدہ) یہ حکم استحبابی ہے اور ایک روایت میں کتے کے شکار کے متعلق بھی یہی حکم آیا ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ کراہت تنزیہی پر محمول ہے نہ کہ کراہت تحریمی پر۔

٢٨٥- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ *

۲۸۵۔ محمد بن احمد بن ابی خلف، معن بن عیسیٰ، معاویہ، عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر، بواسطہ اپنے والد ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں جس کو تین روز سے غائب ہونے کے بعد شکار ملا ہو، فرمایا اسے کھا سکتے ہو۔ بشرطیکہ بدبو نہ پیدا ہوئی ہو۔

٢٨٦- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ فِي الصَّيْدِ ثُمَّ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ وَأَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْعَلَاءِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ نُتُونَتَهُ وَقَالَ فِي الْكَلْبِ كُلْهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ إِلَّا أَنْ يُنْتِنَ فَدَعْهُ *

۲۸۶۔ محمد بن حاتم، عبدالرحمٰن بن مہدی، معاویہ بن صالح، علاء، مکحول، ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے بارے میں حدیث روایت کرتے ہیں، ابن حاتم، ابن مہدی، معاویہ بن صالح، عبدالرحمٰن بن جبیر، ابوالزاہریہ، جبیر بن نفیر، حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے علاء کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے لیکن اس میں بو کا تذکرہ نہیں ہے، ہاں یہ ہے کہ اگر کتے کا مارا ہوا شکار تین دن کے بعد ملے تو کھا سکتے ہو، ہاں اگر اس میں بدبو ہو گئی ہے تو چھوڑ دو۔

(٥٧) بَاب تَحْرِيمِ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ *

باب (۵۷) ہر ایک دانت والے درندے اور پنجہ والے پرندے کے گوشت کھانے کی حرمت۔

٢٨٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ

۲۸۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحٰق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان

إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَان حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ زَادَ إِسْحَقُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَمْ نَسْمَعْ بِهَذَا حَتَّى قَدِمْنَا الشَّامَ *

بن عیینہ، زہری، ابوادریس، ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ایک دانت والے درندے کے کھانے سے ممانعت فرمائی ہے، اسحاق اور ابن ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی روایت میں یہ زیادتی نقل کی ہے کہ زہری نے بیان کیا کہ ملک شام میں آنے تک ہم نے اس حدیث کو نہیں سنا۔

۲۸۸ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُولًا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ أَسْمَعْ ذَلِكَ مِنْ عُلَمَائِنَا بِالْحِجَازِ حَتَّى حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ وَكَانَ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الشَّامِ *

۲۸۸۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو ادریس خولانی، ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ایک دانت والے درندے کے کھانے سے منع کیا ہے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں، کہ ہم نے یہ حدیث اپنے علماء سے حجاز میں نہیں سنی، یہاں تک کہ مجھ سے ابو ادریس نے بیان کی، اور وہ فقہاء شام میں سے تھے۔

۲۸۹ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ *

۲۸۹۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابن شہاب، ابوادریس خولانی، حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ایک دانت والے درندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔

۲۹۰ - وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَيُونُسُ ابْنُ يَزِيدَ وَغَيْرُهُمْ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ ح و حَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ

۲۹۰۔ ابو الطاہر، ابن وہب، مالک بن انس، ابن ابی ذئب، عمرو بن حارث، یونس بن یزید، وغیرہم۔
(دوسری سند) محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر۔
(تیسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، یوسف بن ماجشون۔
(چوتھی سند) حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد بواسطہ اپنے والد، ابو صالح، زہری سے اسی سند کے ساتھ، یونس اور عمرو کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے اور سب نے کھانے کا ذکر کیا ہے، مگر صالح اور یوسف کی روایت میں

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ وَعَمْرٍو كُلُّهُمْ ذَكَرَ الْأَكْلَ إِلَّا صَالِحًا وَيُوسُفَ فَإِنَّ حَدِيثَهُمَا نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ *

صرف ہر ایک دانت والے درندے کی ممانعت ہے۔

۲۹۱ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَبِيدَةَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ فَأَكْلُهُ حَرَامٌ *

۲۹۱۔ زہیر بن حرب، عبدالرحمٰن بن مہدی، مالک، اسماعیل بن ابی حکیم، عبیدہ بن سفیان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک دانت والے درندے کے متعلق فرمایا کہ اس کا کھانا حرام ہے۔

۲۹۲ - وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۲۹۲۔ ابوالطاہر، ابن وہب، حضرت انس بن مالک سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۹۳ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ *

۲۹۳۔ عبیداللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، حکم، میمون بن مہران، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ہر ایک دانت والے درندے، اور پنجہ والے پرندے سے منع کیا ہے۔

۲۹٤ - وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ ابْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۲۹۴۔ حجاج بن شاعر، سہل بن حماد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت مروی ہے۔

۲۹٥ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ وَأَبُو بِشْرٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ *

۲۹۵۔ احمد بن حنبل، سلیمان بن داؤد، ابوعوانہ، حکم، ابوبشر، میمون بن مہران، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ہر ایک دانت والے درندے، اور پنجہ والے پرندے سے منع کیا ہے۔

۲۹٦ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَبُو بِشْرٍ أَخْبَرَنَا عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى ح و حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

۲۹۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، ابوبشر۔

(دوسری سند) احمد بن حنبل، ہشیم، ابوبشر، میمون بن مہران، ابن عباس۔

(تیسری سند) ابوکامل جحدری، ابوعوانہ، ابوبشر، میمون بن مہران، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں

عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ *

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور شعبہ عن الحکم کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ ان احادیث میں امام شافعیؒ امام مالکؒ امام ابو حنیفہؒ امام احمدؒ اور داؤد اور جمہور علمائے کرام کے مذہب کی دلیل موجود ہے۔ کہ ہر ایک درندہ دانت سے شکار کرنے والا اور ہر ایک پرندہ پنجہ سے شکار کرنے والا حرام ہے، امام عینی فرماتے ہیں کہ حدیث عام ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں صاف طور پر ارشاد ہے "اکلہ حرام" اور گوہ بھی دانت والی ہے، اس لئے اس کا کھانا بھی حرام ہے، اور حضرت جابر کی روایت میں جو اباحت موجود ہے، وہ حدیث مشہور نہیں اور پھر محلل ہے اور محرم کو محلل پر ترجیح ہوا کرتی ہے، اس لئے گوہ کا کھانا حرام ہی ہے اور یہی حسن بصری، سعید بن مسیب، اوزاعی، ثوری، عبداللہ بن مبارک، امام ابو حنیفہ، قاضی ابو یوسف، اور امام محمد کا مسلک ہے۔

(٥٨) بَاب إِبَاحَةِ مَيْتَاتِ الْبَحْرِ *

باب (۵۸) دریا کے مرے ہوئے جانور کی اباحت۔

٢٩٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّرَ عَلَيْنَا أَبَا عُبَيْدَةَ نَتَلَقَّى عِيرًا لِقُرَيْشٍ وَزَوَّدَنَا جِرَابًا مِنْ تَمْرٍ لَمْ يَجِدْ لَنَا غَيْرَهُ فَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِينَا تَمْرَةً تَمْرَةً قَالَ فَقُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِهَا قَالَ نَمَصُّهَا كَمَا يَمَصُّ الصَّبِيُّ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ فَتَكْفِينَا يَوْمَنَا إِلَى اللَّيْلِ وَكُنَّا نَضْرِبُ بِعِصِيِّنَا الْخَبَطَ ثُمَّ نَبُلُّهُ بِالْمَاءِ فَنَأْكُلُهُ قَالَ وَانْطَلَقْنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَرُفِعَ لَنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ كَهَيْئَةِ الْكَثِيبِ الضَّخْمِ فَأَتَيْنَاهُ فَإِذَا هِيَ دَابَّةٌ تُدْعَى الْعَنْبَرَ قَالَ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ مَيْتَةٌ ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدِ اضْطُرِرْتُمْ فَكُلُوا قَالَ فَأَقَمْنَا عَلَيْهِ شَهْرًا وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ حَتَّى سَمِنَّا قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نَغْتَرِفُ مِنْ وَقْبِ عَيْنِهِ

۲۹۷۔ احمد بن یونس، زہیر، ابو الزبیر، جابر (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو خیثمہ، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیر قیادت قریش کے قافلہ سے ملنے کے لئے روانہ کیا اور ایک بوری چھواروں کی زاد راہ کے طور پر دی، اور اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں دی۔ ابو عبیدہ ہم کو ایک کھجور (یومیہ) دیا کرتے، ابو الزبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ تم ایک کھجور کا کیا کرتے تھے، بولے بچہ کی طرح اسے چوس لیتے تھے اور پھر اس پر پانی پی لیتے۔ وہ ہمیں سارا دن کافی ہوتی اور لاٹھیوں سے درخت کے پتے جھاڑ کر پانی میں تر کر کے بھی کھاتے تھے اور ساحل سمندر پر چلے جاتے تھے کہ اتفاق سے ساحل پر ریت کے ایک بڑے ٹیلے کی طرح پڑی ہوئی ایک چیز نظر آئی، ہم اس کے پاس گئے، دیکھا کہ ایک جانور ہے جسے عنبر بولتے ہیں۔ ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے یہ مردہ ہے، پھر کہنے لگے کہ نہیں ہم اللہ کے رسول کے بھیجے ہوئے ہیں۔ اور اللہ کے راستہ میں نکلے ہیں اور تم بھوک کی وجہ سے بیقرار ہو، لہٰذا اسے کھاؤ، جابر بیان کرتے ہیں کہ ہم وہاں ایک مہینہ

بِالْقِلَالِ الدُّهْنَ وَنَقْتَطِعُ مِنْهُ الْفِدَرَ كَالثَّوْرِ أَوْ كَقَدْرِ الثَّوْرِ فَلَقَدْ أَخَذَ مِنَّا أَبُو عُبَيْدَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَأَقْعَدَهُمْ فِي وَقْبِ عَيْنِهِ وَأَخَذَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَأَقَامَهَا ثُمَّ رَحَلَ أَعْظَمَ بَعِيرٍ مَعَنَا فَمَرَّ مِنْ تَحْتِهَا وَتَزَوَّدْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَشَائِقَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ هُوَ رِزْقٌ أَخْرَجَهُ اللَّهُ لَكُمْ فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ فَتُطْعِمُونَا قَالَ فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَأَكَلَهُ *

رہے اور ہم تین سو آدمی تھے، کھاتے کھاتے موٹے ہوگئے، مجھے یاد ہے کہ مشکوں سے بھر بھر کر ہم نے اس جانور کی آنکھ کے حلقہ سے چربی نکالی تھی اور اس میں سے بیل کے برابر گوشت کے ٹکڑے کاٹتے تھے غرضیکہ ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے تیرہ آدمیوں کو لیا، تو وہ سب اس کی آنکھ کے حلقے کے اندر بیٹھ گئے اور ایک پسلی اس کی پسلیوں میں سے اٹھا کر کھڑی کی، پھر ان اونٹوں میں سے جو ہمارے ساتھ تھے سب سے بڑے اونٹ پر کجاوا کسا، تو وہ اس کے نیچے سے نکل گیا اور ہم نے اس کے گوشت میں سے توشہ کے لئے وشائق (ابلا ہوا گوشت) بنالئے، جب ہم مدینہ منورہ آئے اور حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ واقعہ بیان کیا، آپؐ نے فرمایا، وہ اللہ کا رزق تھا، جو اس نے تمہارے لئے نکالا تھا۔ اب اگر تمہارے پاس اس گوشت میں سے کچھ ہے تو ہمیں بھی کھلاؤ، جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اس کا گوشت آپ کے پاس بھیجا، آپؐ نے کھایا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، حضرت ابو عبیدہؓ اولاً اسے اپنے اجتہاد سے مردہ سمجھے اور پھر ان کا اجتہاد بدل گیا، کیونکہ اگر مردار بھی ہوتا تو مضطر کے لئے مردار کھانا بھی حلال ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کا دل خوش کرنے کے لئے اس میں سے کھایا، یا بطور تبرک کے اور نیز معلوم ہوا کہ آدمی کو اپنے دوست سے کسی چیز کا مانگنا درست ہے، اور یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ آپ کو علم غیب نہیں تھا اور بخاری کی روایت اور نیز مسلم کی روایت میں ہے کہ سمندر نے ایک مچھلی باہر پھینک دی جسے عنبر بولا جاتا ہے، اور قسطلانی فرماتے ہیں کہ اس کا طول پچاس ذراع تھا، اور اس کو بالہ کہا جاتا ہے۔ اور یہ غزوہ ۶ھ میں صلح حدیبیہ سے پہلے ہوا اور قاموس میں ہے کہ عنبر ایک دریائی جانور کا گوبر ہے، یا ایک چشمہ نکلتا ہے، جو دریا میں ہے اور عنبر مچھلی کا بھی نام ہے اور باتفاق اہل اسلام مچھلی حلال ہے۔

۲۹۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةِ رَاكِبٍ وَأَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيرًا لِقُرَيْشٍ فَأَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّيَ جَيْشَ الْخَبَطِ فَأَلْقَى لَنَا الْبَحْرُ

۲۹۸۔ عبدالجبار بن العلاء، سفیان، عمرو، جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں روانہ کیا، اور ہم تین سو سوار تھے اور ہمارے سردار ابو عبیدہ بن الجراح تھے اور ہم قریش کے قافلہ کو تاک رہے تھے، تو ہم سمندر کے کنارے آدھے مہینے تک پڑے رہے اور وہاں سخت بھوکے ہوئے، یہاں تک کہ پتے کھانے لگے اور اس لشکر کا نام ہی پتوں کا لشکر ہو گیا، پھر سمندر نے ہمارے لئے ایک جانور پھینک دیا،

دَابَّةٌ يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهَا نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهَا حَتَّى ثَابَتْ أَجْسَامُنَا قَالَ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى أَطْوَلِ رَجُلٍ فِي الْجَيْشِ وَأَطْوَلِ جَمَلٍ فَحَمَلَهُ عَلَيْهِ فَمَرَّ تَحْتَهُ قَالَ وَجَلَسَ فِي حِجَاجِ عَيْنِهِ نَفَرٌ قَالَ وَأَخْرَجْنَا مِنْ وَقْبِ عَيْنِهِ كَذَا وَكَذَا قُلَّةَ وَدَكٍ قَالَ وَكَانَ مَعَنَا جِرَابٌ مِنْ تَمْرٍ فَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِي كُلَّ رَجُلٍ مِنَّا قَبْضَةً قَبْضَةً ثُمَّ أَعْطَانَا تَمْرَةً تَمْرَةً فَلَمَّا فَنِيَ وَجَدْنَا فَقْدَهُ *

جسے عنبر کہتے ہیں(۱)۔ پھر اسے نصف مہینہ تک کھاتے رہے اور اس کی چربی بدن پر ملتے رہے حتیٰ کہ ہم خوب موٹے ہو گئے پھر ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی ایک پسلی لے کر کھڑی کی اور سب سے لمبا آدمی لشکر میں تلاش کیا۔ اور ایسے ہی سب سے لمبا اونٹ اور پھر اس آدمی کو اس اونٹ پر سوار کیا، وہ اس پسلی کے نیچے سے نکل گیا اور اس کی آنکھ کے حلقہ میں کئی آدمی بیٹھ گئے، جابر بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اس کی آنکھ کے حلقہ سے اتنے اتنے گھڑے چربی کے بھرے اور ہمارے ساتھ کھجوروں کی ایک بوری تھی، ابو عبیدہ ہمیں ایک ایک مٹھی کھجور کی دیتے تھے پھر ایک ایک کھجور دینے لگے، جب وہ بھی نہ ملی تو ہمیں اس کا نہ ملنا معلوم ہو گیا۔

(فائدہ) یعنی اولاً بقدر ایک مٹھی کے دیتے تھے اور جب کھجوریں کم ہو گئیں، تو پھر ایک ایک دینا شروع کر دیں اور جب ایک بھی نہ رہی تو ایک ہی غنیمت معلوم ہونے لگی اور بعض لشکر نے گوشت نصف مہینہ کھایا ہو گا۔

٢٩٩ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرًا يَقُولُ فِي جَيْشِ الْخَبَطِ إِنَّ رَجُلًا نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَاهُ أَبُو عُبَيْدَةَ *

۲۹۹۔ عبدالجبار بن العلاء، سفیان، عمرو، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پتوں کے لشکر میں ایک دن ایک شخص نے تین اونٹ کاٹے، پھر تین کاٹے، پھر ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع کر دیا۔

(فائدہ) کہ کہیں لشکر میں سے اونٹ ختم ہی نہ ہو جائیں۔

٣٠٠ - و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ أَزْوَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا *

۳۰۰۔ عثمان بن ابی شیبہ، عبدۃ بن سلیمان، ہشام بن عروۃ، وہب بن کیسان، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں روانہ کیا اور ہم تین سو آدمی تھے اور ہمارا توشہ ہماری گردنوں پر تھا۔

٣٠١ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ

۳۰۱۔ محمد بن حاتم، عبدالرحمٰن بن مہدی، مالک بن انس، ابو نعیم، وہب بن کیسان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ

(۱) یہ عنبر نامی جانور ایک مچھلی تھی جیسا کہ بخاری کی روایت میں اس کے لئے حوت کا لفظ آیا ہے اور اتنی بڑی تھی کہ ایک مہینہ تک روزانہ تین سو آدمی پیٹ بھر کر اس میں سے کھاتے رہے۔

اللَّهِ أَخْبَرَهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً ثَلَاثَ مِائَةٍ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَفَنِيَ زَادُهُمْ فَجَمَعَ أَبُو عُبَيْدَةَ زَادَهُمْ فِي مِزْوَدٍ فَكَانَ يُقَوِّتُنَا حَتَّى كَانَ يُصِيبُنَا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةً *

علیہ وسلم نے تین سو کا ایک لشکر روانہ فرمایا، اور ان کا سردار حضرت ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ کو متعین فرمایا اور جب ان کا توشہ ختم ہو گیا، تو حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب کے توشہ دان جمع کئے اور ہم کو یومیہ ایک ایک کھجور دیا کرتے تھے۔

۳۰۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً أَنَا فِيهِمْ إِلَى سِيفِ الْبَحْرِ وَسَاقُوا جَمِيعًا بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ كَنَحْوِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ فَأَكَلَ مِنْهَا الْجَيْشُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً *

۳۰۲۔ ابوکریب، ابواسامہ، ولید بن کثیر، وہب بن کیسان، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سمندر کے کنارے ایک لشکر روانہ فرمایا، اور میں بھی ان ہی میں تھا، بقیہ حدیث عمرو بن دینار اور ابوالزبیر کی روایت کی طرح ہے، باقی وہب بن کیسان کی روایت میں یہ ہے کہ ہم لشکر والوں نے اٹھارہ دن تک اس کا گوشت کھایا۔

(فائدہ) بعض حضرات نے اٹھارہ دن تک اور بعض نے ایک ماہ تک اور کچھ حضرات نصف مہینہ تک اس کا گوشت کھاتے رہے۔ واللہ اعلم

۳۰۳- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُنْذِرِ الْقَزَّازُ كِلَاهُمَا عَنْ دَاوُدَ ابْنِ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا إِلَى أَرْضِ جُهَيْنَةَ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ *

۳۰۳۔ حجاج بن الشاعر، عثمان بن عمر، (دوسری سند) محمد بن رافع، ابوالمنذر القزاز، داؤد بن قیس، عبید اللہ بن مقسم، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارض جہینہ کی طرف ایک لشکر روانہ کیا اور اس پر ایک شخص کو امیر بنایا، بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

(فائدہ) امام عینی فرماتے ہیں کہ قریش کے قافلہ کے ساتھ ساتھ قبیلہ جہینہ پر بھی حملہ کا ارادہ ہو گا، لہٰذا سابقہ احادیث اور اس روایت میں کسی قسم کا کوئی تعارض نہیں ہے۔

(۵۹) بَاب تَحْرِيمِ أَكْلِ لَحْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ *

باب (۵۹) شہری گدھوں کے کھانے کی حرمت۔

۳۰۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ

۳۰۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک بن انس، ابن شہاب، عبداللہ بن محمد

عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَس عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ *

بن علی، حسن بن محمد بن علی، بواسطہ اپنے والد، حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے اور شہری گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

٣٠٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ *

٣٠٥ - ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، زہیر بن حرب، سفیان، (دوسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ (تیسری سند) ابوالطاہر، حرملہ، ابن وہب، یونس (چوتھی سند) اسحاق، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری سے اس سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور یونس کی حدیث میں ہے کہ شہری گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

٣٠٦ - وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ *

٣٠٦ - حسن بن علی حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح ابن شہاب ابوادریس، حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہری گدھوں کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے۔

٣٠٧ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ وَسَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ *

٣٠٧ - محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ نافع، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہری گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

٣٠٨ - وَحَدَّثَنِیْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَبِیْ وَمَعْنُ بْنُ عِيْسٰى عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

٣٠٨ - ہارون بن عبداللہ، محمد بن بکر، ابن جریج، نافع، ابن عمر (دوسری سند) ابن ابی عمر، بواسطہ اپنے والد، معن بن عیسیٰ، مالک بن انس، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن شہری گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا، حالانکہ لوگوں

وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْحِمَارِ الْاَهْلِيِّ يَوْمَ خَيْبَرَ وَكَانَ النَّاسُ احْتَاجُوْا اِلَيْهَا *

کو اس کی حاجت تھی۔

٣٠٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَقَالَ أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَصَبْنَا لِلْقَوْمِ حُمُرًا خَارِجَةً مِنَ الْمَدِينَةِ فَنَحَرْنَاهَا فَإِنَّ قُدُورَنَا لَتَغْلِي إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ اكْفَئُوا الْقُدُورَ وَلَا تَطْعَمُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا فَقُلْتُ حَرَّمَهَا تَحْرِيمَ مَاذَا قَالَ تَحَدَّثْنَا بَيْنَنَا فَقُلْنَا حَرَّمَهَا أَلْبَتَّةَ وَحَرَّمَهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ *

۳۰۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، شیبانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے بستی کے گدھوں کے گوشت کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے کہا کہ خیبر کے دن ہمیں بھوک لگی اور ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہم نے یہود کے گدھے جو شہر سے نکل رہے تھے پکڑے تھے چنانچہ ہم نے انہیں کاٹا اور ان کا گوشت ہماری ہانڈیوں میں ابل رہا تھا، اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا، ہانڈیوں کو الٹ دو اور گدھوں کا گوشت مت کھاؤ، میں نے کہا، آپؐ نے گدھوں کا گوشت کیسے حرام کیا ہم نے آپس میں یہ باتیں کیں، بعض بولے کہ آپؐ نے انہیں قطعاً حرام کر دیا اور بعض نے کہا اس لئے حرام کر دیا کہ ابھی ان کا خمس نہیں نکلا تھا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں صحابہ کرام، تابعین اور علمائے کرام کے نزدیک گدھوں کا گوشت کھانا حرام ہے اور یہ سب احادیث صحیحہ اسی پر دال ہیں، واللہ اعلم۔

٣١٠- وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ لَيَالِيَ خَيْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَقَعْنَا فِي الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَانْتَحَرْنَاهَا فَلَمَّا غَلَتْ بِهَا الْقُدُورُ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ اكْفَئُوا الْقُدُورَ وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا قَالَ فَقَالَ نَاسٌ إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ وَقَالَ آخَرُونَ نَهَى عَنْهَا أَلْبَتَّةَ *

۳۱۰۔ ابو کامل، فضیل بن حسین، عبدالواحد بن زیاد، سلیمان شیبانی، حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کی راتوں میں ہم بھوکے ہوئے، جب خیبر کا دن ہوا تو ہم بستی کے گدھوں پر متوجہ ہوئے، انہیں کاٹا اور جب ہانڈیاں ابلنے لگیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیاں الٹ دو اور ان گدھوں کے گوشت میں سے کچھ بھی نہ کھاؤ، اس وقت بعض حضرات نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے ممانعت فرمائی ہے کہ ان سے خمس نہیں نکلا، اور بعض بولے کہ آپؐ نے انہیں قطعاً (ہمیشہ کے لئے) حرام کر دیا۔

٣١١- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي

۳۱۱۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، عدی بن ثابت،

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولَانِ أَصَبْنَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاهَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْفَئُوا الْقُدُورَ *

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے گدھوں کو پکڑا، اور انہیں پکایا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیوں کو الٹ دو۔

٣١٢- وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ الْبَرَاءُ أَصَبْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ حُمُرًا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ اكْفَئُوا الْقُدُورَ *

۳۱۲۔ ابن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے خیبر کے دن گدھے پکڑے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیوں کو الٹ دو۔

٣١٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ نُهِينَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ *

۳۱۳۔ ابوکریب، اسحاق بن ابراہیم، ابن بشر، مسعر، ثابت بن عبید، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم کو گدھوں کے گوشت سے منع کر دیا گیا۔

٣١٤- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُلْقِيَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ نِيئَةً وَنَضِيجَةً ثُمَّ لَمْ يَأْمُرْنَا بِأَكْلِهِ *

۳۱۴۔ زہیر بن حرب، جریر، عاصم، شعبی، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گدھوں کے گوشت پھینک دینے کا حکم فرمایا، کچا ہو یا پکا، پھر اس کے کھانے کا ہمیں حکم نہیں دیا۔

٣١٥- وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۳۱۵۔ ابوسعید اشج، حفص بن غیاث، عاصم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت مروی ہے۔

٣١٦- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا أَدْرِي إِنَّمَا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ كَانَ حَمُولَةَ النَّاسِ فَكَرِهَ أَنْ تَذْهَبَ حَمُولَتُهُمْ أَوْ حَرَّمَهُ فِي يَوْمِ خَيْبَرَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ *

۳۱۶۔ احمد بن یوسف ازدی، عمر بن حفص بن غیاث، بواسطہ اپنے والد، عاصم، عامر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نہیں جانتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں کے گوشت سے اس واسطے منع کیا کہ وہ بار برداری کے کام آتے ہیں یا آپؐ نے خیبر کے دن (ان کے نجس ہونے کی وجہ سے) گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا۔

٣١٧- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ

۳۱۷۔ محمد بن عباد، قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، یزید بن

سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ الْيَوْمَ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ النِّيرَانُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ قَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ عَلَى أَيِّ لَحْمٍ قَالُوا عَلَى لَحْمِ حُمُرٍ إِنْسِيَّةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرِيقُوهَا وَاكْسِرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ أَوْ ذَاكَ *

ابی عبید، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف روانہ ہوئے، پھر اللہ تعالیٰ نے خیبر فتح کر دیا جس دن خیبر فتح ہوا اس روز شام کو لوگوں نے بہت آگ جلائی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آگ کیسی ہے اور کیا چیز پکا رہے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا گوشت پکاتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کس چیز کا گوشت؟ صحابہ نے عرض کیا، گدھوں کا گوشت ہے، آپؐ نے فرمایا گوشت گرا دو اور ہانڈیاں توڑ دو، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم گوشت گرادیں اور ہانڈیاں صاف کرلیں، آپؐ نے فرمایا چلو ایسا ہی کرلو۔

۳۱۸- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَصَفْوَانُ بْنُ عِيسَى ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ كُلُّهُمْ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۳۱۸۔ اسحاق بن ابراہیم، حماد بن مسعدۃ، صفوان بن عیسیٰ (دوسری سند) ابوبکر بن النضر، ابو عاصم النبیل، یزید بن ابی عبید سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۳۱۹- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَصَبْنَا حُمُرًا خَارِجًا مِنَ الْقَرْيَةِ فَطَبَخْنَا مِنْهَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْهَا فَإِنَّهَا رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ بِمَا فِيهَا وَإِنَّهَا لَتَفُورُ بِمَا فِيهَا *

۳۱۹۔ ابن ابی عمر، سفیان، ایوب، محمد، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر فتح کیا تو گاؤں سے جو گدھے نکل آئے تھے ہم نے انہیں پکڑا، پھر ان کا گوشت پکایا، اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی، خبردار ہو جاؤ، اللہ اور اس کا رسولؐ تم کو گدھے کے گوشت سے منع کرتے ہیں، کیونکہ وہ نجس ہے اس کا کھانا شیطانی عمل ہے، چنانچہ ہانڈیاں الٹ دی گئیں، اور گوشت ان میں جوش مار رہا تھا۔

۳۲۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ جَاءَ جَاءٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُكِلَتِ الْحُمُرُ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ

۳۲۰۔ محمد بن منہال ضریر، یزید بن زریع، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب خیبر کا دن ہوا تو ایک آنے والا آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہؐ گدھے کھائے گئے اور دوسرا آیا تو وہ بولا یا رسول اللہ گدھے ختم ہوگئے، تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰهِ أُفْنِيَتِ الْحُمُرُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا طَلْحَةَ فَنَادَى إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ أَوْ نَجِسٌ قَالَ فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ بِمَا فِيهَا *

ابو طلحہ کو حکم دیا، انہوں نے اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ تم کو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں، کیونکہ وہ پلید ہے، یاناپاک، چنانچہ جو کچھ ہانڈیوں میں تھا وہ سب الٹ دیا گیا۔

(٦٠) بَاب فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ *

باب (۶۰) گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت۔

٣٢١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَأَذِنَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ *

۳۲۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوالربیع عتکی، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، عمرو بن دینار، محمد بن علی، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر (فتح ہونے) کے دن بستی گدھوں کے گوشت سے ممانعت فرمائی اور گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔

٣٢٢ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ أَكَلْنَا زَمَنَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَحُمُرَ الْوَحْشِ وَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ *

۳۲۲۔ محمد بن قاسم، محمد بن بکر، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے خیبر کے زمانہ میں گھوڑوں اور گورخروں کا گوشت کھایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھریلو گدھوں سے منع کیا۔

٣٢٣ - وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح و حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۳۲۳۔ ابوالطاہر، ابن وہب (دوسری سند) یعقوب دورقی، احمد بن عثمان نوفلی، ابوعاصم، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

٣٢٤ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَوَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَاهُ *

۳۲۴۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، حفص بن غیاث، وکیع، ہشام، فاطمہ، حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک گھوڑا کاٹا اور پھر اس کا گوشت کھایا۔

٣٢٥ - وَحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۳۲۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابومعاویہ (دوسری سند) ابوکریب، ابواسامہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

(فائدہ) گھوڑے کا گوشت امام مالکؒ اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک مکروہ ہے، امام مالک موطا میں استدلالاً فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "والخیل و البغال و الحمیر لترکبوھا وزینة" کہ ہم نے گھوڑے، گدھے اور ایسے ہی خچر سواری وغیرہ کے لئے بنائے ہیں اور جو جانور کھانے کے لئے ہیں ان کا اس سے پہلی آیت میں ذکر کر دیا ہے، والد مرحوم کشف المغطا شرح موطا میں امام مالکؒ کے استدلال کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہی مسلک امام ابو حنیفہؒ کا ہے اور نیز ابوداؤد اور نسائی و ابن ماجہ اور طحاوی میں حضرت خالد بن ولید سے روایت مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے، باقی مشہور یہ ہے کہ امام ابو حنیفہؒ نے اپنے انتقال سے تین دن پہلے اس سے رجوع فرمایا اور وہ بھی امام شافعیؒ کی طرح حلت کے قائل ہو گئے چنانچہ در مختار میں یہی چیز مرقوم ہے اور اسی پر فتویٰ ہے، واللہ اعلم۔

(٦١) بَاب إِبَاحَةِ الضَّبِّ *

باب (۶۱) گوہ کے گوشت کا حکم۔

٣٢٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لَسْتُ بِآكِلِهِ وَلَا مُحَرِّمِهِ *

۳۲۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کے گوشت کے متعلق دریافت کیا گیا آپؐ نے فرمایا، میں اسے کھاتا ہوں اور نہ حرام کرتا ہوں۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث نہ حلت پر دال ہے اور نہ حرمت پر، بس کراہت سمجھ میں آتی ہے اور یہی امام ابو حنیفہؒ کا مسلک ہے کہ گوہ کا گوشت کھانا مکروہ تنزیہی ہے، امام بدرالدین عینی فرماتے ہیں کہ امام طحاوی نے شرح معانی الآثار میں اس مسئلہ پر مفصل کلام کیا ہے اور گوہ کی اباحت کو راجح قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اس کے کھانے میں کسی قسم کا مضائقہ نہیں ہے، باقی ہدایہ میں ہے کہ "ویکرہ اکل الضب" کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تناول نہیں فرمائی، اس لئے مترجم کے نزدیک کراہت کا قول ہی اولیٰ بالعمل ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

٣٢٧- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ *

۳۲۷۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن رمح، لیث، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کے کھانے کے متعلق دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا میں نہ اسے کھاتا ہوں اور نہ حرام قرار دیتا ہوں۔

٣٢٨- و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ عَنْ أَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ *

۳۲۸۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے ایک شخص نے آپؐ سے گوہ کے متعلق دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا میں نہ اسے کھاتا ہوں اور نہ ہی حرام کرتا ہوں۔

۳۲۹- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِمِثْلِهِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ *

۳۲۹۔ عبید اللہ بن سعید، یحییٰ، عبید اللہ سے اسی طرح اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۳۳۰- وَحَدَّثَنَاه أَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الضَّبِّ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ أَيُّوبَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ فَلَمْ يَأْكُلْهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهُ وَفِي حَدِيثِ أُسَامَةَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ *

۳۳۰۔ ابوالربیع، قتیبہ، حماد۔
(دوسری سند) زہیر بن حرب، اسماعیل، ایوب۔
(تیسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد مالک بن مغول۔
(چوتھی سند) ہارون بن عبداللہ، محمد بن بکر، ابن جریج۔
(پانچویں سند) ہارون بن عبداللہ، شجاع بن الولید، موسیٰ بن عقبہ۔
(چھٹی سند) ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، اسامہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیث عن نافع کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی ایوب کی روایت میں ہے کہ حضورؐ کے پاس گوہ لائی گئی تو آپؐ نے نہ اسے کھایا نہ حرام قرار دیا، اور اسامہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ایک شخص مسجد میں کھڑا ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے۔

۳۳۱- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ سَعْدٌ وَأُتُوا بِلَحْمِ ضَبٍّ فَنَادَتِ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا فَإِنَّهُ حَلَالٌ وَلَكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي *

۳۳۱۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، توبہ، عنبری، شعبی، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپؐ کے کچھ صحابی تھے، ان میں سعدؓ بھی تھے اور گوہ کا گوشت لایا گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے ایک نے آواز دے کر کہا کہ یہ گوہ کا گوشت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کھاؤ، اس لئے کہ یہ حلال ہے مگر میرا کھانا نہیں ہے۔

۳۳۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ قَالَ لِيَ الشَّعْبِيُّ أَرَأَيْتَ حَدِيثَ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ

۳۳۲۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، توبہ عنبری بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے شعبی نے کہا تم نے حسن کی حدیث سنی جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور میں

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَاعَدْتُ ابْنَ عُمَرَ قَرِيبًا مِنْ سَنَتَيْنِ أَوْ سَنَةٍ وَنِصْفٍ فَلَمْ أَسْمَعْهُ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا قَالَ كَانَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ سَعْدٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ *

تو حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ دو سال یا ڈیڑھ سال بیٹھا، مگر میں نے ان سے سنا ہی نہیں کہ اس روایت کے علاوہ اور کوئی روایت انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہو، چنانچہ معاذ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۳۳۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُونَةَ فَأُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ أَخْبِرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقُلْتُ أَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ *

۳۳۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، ابوامامہ بن سہل بن حنیف، عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں اور خالد بن ولیدؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت میمونہؓ کے گھر گئے اور ایک گوہ بھنی ہوئی خدمت عالیہ میں پیش کی گئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرف ہاتھ بڑھایا، حضرت میمونہؓ کے گھر میں جو عورتیں تھیں ان میں سے ایک نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو چیز کھانا چاہتے ہیں وہ آپؐ کو بتلا دو، چنانچہ آپؐ نے (یہ سنتے ہی) اپنا ہاتھ کھینچ لیا، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ حرام ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں بلکہ یہ ہماری سرزمین میں نہیں ہوتی، اس لئے مجھے اس سے کراہت معلوم ہوئی، خالدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اسے اپنی طرف اور کھانا شروع کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے رہے۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں، اور صحابہؓ کا بھی آپؐ کے متعلق یہی عقیدہ تھا کہ آپؐ کو علم غیب نہیں، لہٰذا اگر کوئی شخص اس چیز کا قائل ہو تو وہ نیا دین بنانا اور نئے عقائد تراشنا چاہتا ہے اور مدعی ہے دین کی تکمیل کا، حالانکہ دین تو مکمل ہو چکا ہے۔

۳۳٤- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ

۳۳۴۔ ابوالطاہر، حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوامامہ بن سہل بن حنیف انصاری حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ خالد بن ولید سیف اللہ نے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت میمونہؓ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لے گئے اور وہ حضرت ابن عباس اور حضرت خالدؓ کی خالہ تھیں، ام المومنین کے پاس ایک گوہ بھنی ہوئی رکھی تھی جو ان کی بہن حفیدہ بنت حارث نجد سے لائی تھیں، انہوں نے وہ

عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوذًا قَدِمَتْ بِهِ أُخْتُهَا حُفَيْدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَلَّمَا يُقَدِّمُ إِلَيْهِ طَعَامٌ حَتَّى يُحَدَّثَ بِهِ وَيُسَمَّى لَهُ فَأَهْوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ إِلَى الضَّبِّ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ الْحُضُورِ أَخْبِرْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَدَّمْتُنَّ لَهُ قُلْنَ هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ يَنْظُرُ فَلَمْ يَنْهَنِي *

گوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے بڑھادی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ کسی کھانے کی طرف اس وقت تک ہاتھ نہ بڑھاتے تھے جب تک کہ آپ کو بتانہ دیا جاتا اور اس کھانے کا نام نہ لے دیا جاتا، بہر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کی جانب اپنا ہاتھ بڑھایا تو موجودہ عورتوں میں سے ایک نے کہا جو کچھ تم نے پیش کیا ہے، آپ کو بتادو، وہ بولیں گوہ ہے، یہ سنتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک کھینچ لیا، تو خالد بن ولیدؓ بولے یار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا گوہ حرام ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں بلکہ ہم لوگوں کی سرزمین میں نہیں ہوتی، اس وجہ سے مجھے اس سے کراہت معلوم ہوئی، خالدؓ کہتے ہیں کہ میں نے اسے کھینچ کر کھانا شروع کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھتے رہے۔ آپؐ نے مجھے منع نہیں کیا۔

۳۳۵- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنِي و قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَهِيَ خَالَتُهُ فَقُدِّمَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمُ ضَبٍّ جَاءَتْ بِهِ أُمُّ حُفَيْدٍ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ وَكَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي جَعْفَرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلُ شَيْئًا حَتَّى يَعْلَمَ مَا هُوَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَحَدَّثَهُ ابْنُ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ وَكَانَ فِي حَجْرِهَا *

۳۳۵- ابو بکر بن النضر، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح بن کیسان، ابن شہاب، ابوامامہ بن سہل بن حنیف، حضرت ابن عباسؓ، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت میمونہؓ کے گھر گیا اور حضرت میمونہؓ میری خالہ تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوہ کا گوشت پیش کیا گیا جو ام حفیدہ بنت حارث نجد سے اپنے ساتھ لائی تھیں اور یہ ام حفیدہ قبیلہ بنی جعفر کے کسی آدمی کے نکاح میں تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ یہ تھا کہ جب تک یہ معلوم نہ ہو جاتا کہ یہ کیا چیز ہے اس وقت تک کسی چیز کو تناول نہ فرماتے، اور بقیہ حدیث یونس کی روایت کی طرح ہے، باقی حدیث کے آخر میں اتنی زیادتی ہے کہ ابن الاصم نے حضرت میمونہؓ سے نقل کیا اور وہ ان کی پرورش میں تھے۔

۳۳۶- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ بِضَبَّيْنِ مَشْوِيَّيْنِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ يَزِيدَ بْنَ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ *

۳۳۶۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابوامامہ بن سہل بن حنیف، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم میمونہؓ کے گھر میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو عدد بھونے ہوئے گوہ لائے گئے۔ حسب سابق روایت مروی ہے، باقی یزید بن الاصم عن میمونہؓ کا ذکر نہیں ہے۔

۳۳۷- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ وَعِنْدَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِلَحْمِ ضَبٍّ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ *

۳۳۷۔ عبدالملک بن شعیب، شعیب بن لیث، بواسطہ اپنے والد، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، ابن المنکدر، ابوامامہ بن سہل بن حنیف، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ حضرت میمونہؓ کے گھر میں تھے اور حضرت خالد بن ولیدؓ بھی موجود تھے، حضورؐ کے سامنے گوہ کا گوشت پیش کیا گیا، بقیہ حدیث زہری کی روایت کی طرح ہے۔

۳۳۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَهْدَتْ خَالَتِي أُمُّ حُفَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضُبًّا فَأَكَلَ مِنَ السَّمْنِ وَالْأَقِطِ وَتَرَكَ الضَّبَّ تَقَذُّرًا وَأُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۳۳۸۔ محمد بن بشار، ابو بکر بن نافع، غندر، شعبہ، ابوبشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میری خالہ ام حفیدؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ گھی، کچھ پنیر، اور چند گوہیں پیش کیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھی اور پنیر میں سے تو کچھ کھالیا اور گوہ کو نفرت سے چھوڑ دیا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر گوہ کھائی گئی ہے اور اگر حرام ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر نہ تناول کی جاتی۔

۳۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ دَعَانَا عَرُوسٌ بِالْمَدِينَةِ فَقَرَّبَ إِلَيْنَا ثَلَاثَةَ عَشَرَ ضَبًّا فَآكِلٌ وَتَارِكٌ فَلَقِيتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنَ الْغَدِ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَكْثَرَ الْقَوْمُ حَوْلَهُ حَتَّى قَالَ بَعْضُهُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۳۳۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، شیبانی، یزید بن اصم بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں ایک دلہا نے ہماری دعوت کی اور تیرہ عدد گوہ ہمارے سامنے رکھے، ہم میں سے بعض نے گوہ کھائی اور بعض نے چھوڑ دی، دوسرے دن میں ابن عباسؓ سے ملا تو بہت سے آدمی بھی تھے جو ان کے چاروں طرف سے آگئے، ایک شخص بولا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا آكُلُهُ وَلَا أَنْهَى عَنْهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِئْسَ مَا قُلْتُمْ مَا بُعِثَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مُحِلًّا وَمُحَرِّمًا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَعِنْدَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَامْرَأَةٌ أُخْرَى إِذْ قُرِّبَ إِلَيْهِمْ خِوَانٌ عَلَيْهِ لَحْمٌ فَلَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْكُلَ قَالَتْ لَهُ مَيْمُونَةُ إِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ فَكَفَّ يَدَهُ وَقَالَ هَذَا لَحْمٌ لَمْ آكُلْهُ قَطُّ وَقَالَ لَهُمْ كُلُوا فَأَكَلَ مِنْهُ الْفَضْلُ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْمَرْأَةُ وَقَالَتْ مَيْمُونَةُ لَا آكُلُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَيْءٌ يَأْكُلُ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

میں نہ اسے کھاتا ہوں نہ اس سے منع کرتا ہوں اور نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں، ابن عباسؓ بولے تم نے صحیح نہیں کہا، حضورؐ تو اسی لئے مبعوث ہوئے کہ حلال و حرام بیان کر دیں۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میمونہؓ کے مکان میں تھے فضل بن عباس، خالد بن ولید اور ایک عورت بھی پاس موجود تھی، سب کے سامنے ایک خوان پیش کیا گیا، اس میں گوشت تھا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے تناول فرمانے کا ارادہ کیا تو حضرت میمونہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ گوہ کا گوشت ہے، یہ سن کر حضورؐ نے اپنا ہاتھ روک لیا اور فرمایا یہ گوشت میں نے کبھی نہیں کھایا اور حاضرین سے فرمایا تم کھاؤ، چنانچہ فضل بن عباسؓ، خالد بن ولیدؓ اور اس عورت نے کھایا اور میمونہؓ نے فرمایا میں وہی چیز کھاؤں گی جس میں سے حضورؐ نے کھایا ہے۔

۳۴۰- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ وَقَالَ لَا أَدْرِي لَعَلَّهُ مِنَ الْقُرُونِ الَّتِي مُسِخَتْ *

۳۴۰۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبدالرزاق، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک گوہ پیش کی گئی، آپ نے اسے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا مجھے معلوم نہیں ہے (شاید) ان قوموں میں سے ہو جو مسخ ہو گئیں۔

(فائدہ) یہ واقعہ اس سے پہلے کا ہے جب کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی کے نہیں بتلایا تھا کہ مسخ شدہ اور عذاب شدہ قومیں تین دن سے زائد زندہ نہیں رہا کرتیں، حضرت ابن عباسؓ کا بھی یہی قول ہے کہ وہ نہ کھاتی ہیں اور نہ پیتی ہیں، ابن خالویہ نے بیان کیا ہے کہ گوہ سات سو سال تک زندہ رہتی ہے اور پانی بالکل نہیں پیتی، چالیس دن میں پیشاب کا ایک قطرہ کرتی ہے اور اس کے دانت نہیں ٹوٹتے اور یہ بھی منقول ہے کہ اس کے دانت ایک ساتھ جڑے ہوئے ایک ہی دانت کی شکل میں ہوتے ہیں اور اس کے کھانے سے پیاس بجھ جاتی ہے۔

۳۴۱- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا تَطْعَمُوهُ وَقَذِرَهُ وَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ النَّبِيَّ

۳۴۱۔ سلمہ بن شبیب، حسن بن اعین، معقل، ابوالزبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابرؓ سے گوہ کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے نفرت کا اظہار کیا اور فرمایا اسے مت کھاؤ، اور فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمْهُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنفَعُ بِهِ غَيْرَ وَاحِدٍ فَإِنَّمَا طَعَامُ عَامَّةِ الرِّعَاءِ مِنْهُ وَلَوْ كَانَ عِنْدِي طَعِمْتُهُ *

نے اسے حرام قرار نہیں دیا، خدا تعالیٰ اس کے ذریعہ سے بہتوں کو فائدہ پہنچاتا ہے عموماً چرواہوں کی غذا یہی ہے اور اگر میرے پاس ہوتی تو میں بھی اسے کھاتا۔

٣٤٢- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضٍ مَضَبَّةٍ فَمَا تَأْمُرُنَا أَوْ فَمَا تُفْتِينَا قَالَ ذُكِرَ لِي أَنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسِخَتْ فَلَمْ يَأْمُرْ وَلَمْ يَنْهَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ عُمَرُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَنفَعُ بِهِ غَيْرَ وَاحِدٍ وَإِنَّهُ لَطَعَامُ عَامَّةِ هَذِهِ الرِّعَاءِ وَلَوْ كَانَ عِنْدِي لَطَعِمْتُهُ إِنَّمَا عَافَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۳۴۲۔ محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، داؤد، ابو نضر، حضرت ابو سعید بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم ایسی زمین میں ہیں جہاں گوہ بکثرت پائی جاتی ہے آپؐ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت کی صورت بگاڑ کر گوہ کی شکل کر دی گئی تھی، غرضیکہ حضورؐ نے نہ حکم دیا اور نہ ہی منع کیا، ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ کچھ زمانہ کے بعد حضرت عمرؓ سے فرمایا، اللہ تعالیٰ اس سے بہت آدمیوں کو فائدہ پہنچاتا ہے، عموماً چرواہوں کی غذا یہی ہے اگر میرے پاس ہوتی تو میں کھاتا، حضورؐ نے تو صرف اظہار کراہت فرمایا تھا۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے کہ یہی ہمارے امام ہمام ابو حنیفہؒ النعمان کا مسلک ہے کہ وہ اس کو مکروہ تنزیہی قرار دیتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی تناول نہیں فرمائی اور احادیث میں جو اس کے کھائے جانے کے واقعات ہیں تو وہ دو سے زیادہ نہیں، بالفرض والتقدیر اگر کسی کو روایات سے کراہت معلوم نہ ہو تو نفاست تو اس کے کھانے کو گوارا نہیں کرتی۔

٣٤٣- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي فِي غَائِطٍ مَضَبَّةٍ وَإِنَّهُ عَامَّةُ طَعَامِ أَهْلِي قَالَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقُلْنَا عَاوِدْهُ فَعَاوَدَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثَلَاثًا ثُمَّ نَادَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ يَا أَعْرَابِيُّ إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ أَوْ غَضِبَ عَلَى سِبْطٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَمَسَخَهُمْ دَوَابَّ يَدِبُّونَ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدْرِي لَعَلَّ هَذَا مِنْهَا فَلَسْتُ آكُلُهَا وَلَا أَنْهَى عَنْهَا *

۳۴۳۔ محمد بن حاتم، بہز، ابو عقیل دورقی، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہم ایسی نشیبی زمین میں رہتے ہیں جہاں گوہ بکثرت ہوتی ہے اور میرے گھر والوں کی عموماً یہی غذا ہے، حضورؐ نے کوئی جواب نہیں دیا، ہم نے اسے کہا کہ دوبارہ عرض کر، اس نے پھر عرض کیا مگر آپؐ نے تین مرتبہ کوئی جواب نہیں دیا، پھر تیسری مرتبہ حضورؐ نے اسے آواز دی، اور فرمایا اے اعرابی اللہ نے بنی اسرائیل کی ایک جماعت پر لعنت کی یا غصہ کیا اور انہیں جانور کر دیا، جو زمین پر پھرتے تھے مجھ کو معلوم نہیں کہ شاید یہ بھی انہیں سے ہو اس لئے نہ اسے کھاتا ہوں اور نہ حرام کرتا ہوں۔

(٦٢) بَاب إِبَاحَةِ الْجَرَادِ *

باب (۶۲) ٹڈی کا کھانا درست ہے۔

٣٤٤- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ *

۳۴۴۔ ابو کامل جحدری، ابو عوانہ، ابو یعفور، عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات جہاد کئے جس میں ہم ٹڈیاں کھاتے رہے۔

٣٤٥- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ سَبْعَ غَزَوَاتٍ و قَالَ إِسْحَقُ سِتَّ و قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ سِتَّ أَوْ سَبْعَ *

۳۴۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، ابن عیینہ، ابو یعفور سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، ابو بکر نے اپنی روایت میں سات غزوات کا ذکر کیا ہے اور اسحاق نے چھ کا اور ابن ابی عمر نے چھ یا سات شک کے ساتھ بیان کیا ہے۔

٣٤٦- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ *

۳۴۶۔ محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی (دوسری سند) ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو یعفور سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں سات غزوات کا تذکرہ ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ ٹڈی کے حلال ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے، اور امام ابو حنیفہؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور جمہور علماء کے نزدیک ہر حال میں حلال ہے خواہ ذبح کی جائے یا نہ، مسلمان شکار کرے یا مجوسی یا خود مر جائے۔

(٦٣) بَاب إِبَاحَةِ الْأَرْنَبِ *

باب (۶۳) خرگوش کا کھانا حلال ہے۔

٣٤٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَرْنَا فَاسْتَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَوْا عَلَيْهِ فَلَغَبُوا قَالَ فَسَعَيْتُ حَتَّى أَدْرَكْتُهَا فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِوَرِكِهَا وَفَخِذَيْهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهُ *

۳۴۷۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، ہشام بن زید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جا رہے تھے تو ہم نے مقام مرالظہران میں ایک خرگوش کا پیچھا کیا، پہلے لوگ اس پر دوڑے، لیکن وہ تھک گئے پھر میں دوڑا، اور میں نے اسے پکڑ لیا اور ابو طلحہؓ کے پاس لایا انہوں نے اسے ذبح کیا اور پھر اس کا پٹھا اور دونوں رانیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آیا، آپؐ نے اسے قبول فرما لیا۔

٣٤٨- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى بِوَرِكِهَا

۳۴۸۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید (دوسری سند) یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی یحییٰ کی روایت میں پٹھ، یا دونوں رانیں شک کے ساتھ مذکور ہے۔

أَوْ فَخِذَيْهَا *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، خرگوش امام مالک، ابوحنیفہؒ، شافعیؒ، اور احمد اور جمہور علماء کے نزدیک حلال ہے اور کسی حدیث سے اس کی ممانعت ثابت نہیں ہے۔

(٦٤) بَاب إِبَاحَةِ مَا يُسْتَعَانُ بِهِ عَلَى الِاصْطِيَادِ وَالْعَدُوِّ وَكَرَاهَةِ الْخَذْفِ *

باب (۶۴) شکار اور دوڑنے میں جن اشیاء کی ضرورت ہو ان سے مدد لینے کی اباحت اور خذف کی کراہیت۔

٣٤٩- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ رَأَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُغَفَّلِ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ أَوْ قَالَ يَنْهَى عَنِ الْخَذْفِ فَإِنَّهُ لَا يُصْطَادُ بِهِ الصَّيْدُ وَلَا يُنْكَأُ بِهِ الْعَدُوُّ وَلَكِنَّهُ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَأُ الْعَيْنَ ثُمَّ رَآهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ أُخْبِرُكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ أَوْ يَنْهَى عَنِ الْخَذْفِ ثُمَّ أَرَاكَ تَخْذِفُ لَا أُكَلِّمُكَ كَلِمَةً كَذَا وَكَذَا ح*

۳۴۹۔ عبید اللہ بن معاذ عنبری بواسطہ اپنے والد، کہمس، ابن بریدہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مغفل نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک شخص کو خذف کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا خذف مت کرو، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے برا سمجھتے تھے، یا خذف سے منع کرتے تھے، کیونکہ نہ اس سے شکار ہوتا ہے اور نہ دشمن مرتا ہے، بلکہ دانت ٹوٹ جاتا ہے یا آنکھ پھوٹ جاتی ہے اس کے بعد پھر عبداللہ نے اسے خذف کرتے دیکھا تو فرمایا، میں تجھ سے حضورؐ کا فرمان بیان کرتا ہوں کہ آپؐ خذف کو برا سمجھتے تھے یا اس سے منع کرتے تھے اگر میں نے تم کو پھر خذف کرتے دیکھا تو تم سے کبھی بات نہ کروں گا۔

(فائدہ) خذف فاء ذال معجمہ کے ساتھ دو انگلیوں یا انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے درمیان کنکری رکھ کر مارنے کو بولتے ہیں، اس میں کسی قسم کا کوئی فائدہ نہیں ہے ہاں نقصان ضرور ہے، اسی واسطے آپؐ نے اسے اچھا نہیں سمجھا، امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بدعتی اور فاسق لوگوں سے ترک ملاقات کر دینی چاہئے، اور ایسے ہی ان لوگوں سے بھی جو جان بوجھ کر حدیث پر عمل نہ کریں اور ان لوگوں سے ہمیشہ کے لئے ترک ملاقات درست ہے اور جو تین دن سے زیادہ ترک ملاقات پر ممانعت آئی ہے تو وہ اس وقت ہے جب کہ دنیاوی امور کے لئے ترک ملاقات کرے، لیکن اہل بدعت سے تو ہمیشہ کے لئے ترک ملاقات کر دینی چاہئے اور اس حدیث کی مؤید اور بھی بہت سی احادیث ہیں (جو گزر چکیں یا آجائیں گی) انتہی کلام النووی جلد ۲۔

٣٥٠- حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا كَهْمَسٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۳۵۰۔ ابوداؤد سلیمان بن معبد، عثمان بن عمر، کہمس سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

٣٥١- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا

۳۵۱۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ، قتادہ، عقبہ بن صہبان، عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَنْكَأُ الْعَدُوَّ وَلَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلَكِنَّهُ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَأُ الْعَيْنَ و قَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ إِنَّهَا لَا تَنْكَأُ الْعَدُوَّ وَلَمْ يَذْكُرْ تَفْقَأُ الْعَيْنَ *

بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خذف سے منع فرمایا ہے، ابن جعفرؒ نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کئے ہیں کہ یہ طریقہ نہ تو دشمن کو مارتا ہے اور نہ ہی شکار کو قتل کرتا ہے، لیکن دانت کو توڑ دیتا ہے اور آنکھ کو پھوڑ دیتا ہے، اور ابن مہدی نے اپنی روایت میں بیان کیا ہے کہ یہ طریقہ نہ دشمن کو مارتا ہے اور آنکھ پھوڑنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

٣٥٢- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ قَرِيبًا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ خَذَفَ قَالَ فَنَهَاهُ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهَا لَا تَصِيدُ صَيْدًا وَلَا تَنْكَأُ عَدُوًّا وَلَكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ قَالَ فَعَادَ فَقَالَ أُحَدِّثُكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ ثُمَّ تَخْذِفُ لَا أُكَلِّمُكَ أَبَدًا *

۳۵۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، ایوب، سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مغفل کے کسی قریبی رشتہ دار نے خذف کیا عبداللہ نے انہیں روکا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خذف سے منع کیا ہے اور فرمایا کہ اس سے نہ شکار ہوتا ہے نہ دشمن مرتا ہے، لیکن دانت توڑ دیتا ہے اور آنکھ پھوڑ دیتا ہے، انہوں نے پھر یہی کیا، عبداللہ بولے میں تجھ سے حضورؐ کی حدیث بیان کرتا ہوں کہ آپؐ نے خذف سے منع کیا اور تو پھر بھی خذف کرتا ہے، میں تجھ سے کبھی بھی بات نہیں کروں گا۔

٣٥٣- وَحَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۳۵۳۔ ابن ابی عمر، ثقفی، ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

(٦٥) بَاب الْأَمْرِ بِإِحْسَانِ الذَّبْحِ وَالْقَتْلِ وَتَحْدِيدِ الشَّفْرَةِ *

باب (۶۵) ذبح اور قتل اچھی طرح کرنا چاہئے، اور ایسے ہی چھری کا تیز کرنا۔

٣٥٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ فَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ *

۳۵۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، خالد حذاء، ابو قلابہ، ابوالاشعث، شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو باتیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد رکھی ہیں، آپؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ہر ایک چیز میں بھلائی فرض کی ہے لہٰذا جب تم قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو، اور جب ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور تم میں سے ہر ایک کو اپنی چھری تیز کر لینی چاہئے اور اپنے جانور کو آرام دینا چاہئے۔

٣٥٥- وَحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ

۳۵۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم۔

ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ بِإِسْنَادِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ *

(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبدالوہاب، ثقفی۔
(تیسری سند) ابو بکر بن نافع، غندر، شعبہ۔
(چوتھی سند) عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، محمد بن یوسف، سفیان۔
(پانچویں سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، خالد حذاء سے ابن علیہ کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے۔

(٦٦) بَاب النَّهْيِ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ *

باب (۶۶) جانوروں کو باندھ کر مارنے کی ممانعت۔

٣٥٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ جَدِّي أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ دَارَ الْحَكَمِ بْنِ أَيُّوبَ فَإِذَا قَوْمٌ قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا قَالَ فَقَالَ أَنَسٌ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ *

۳۵۶۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، ہشام بن زید بن انس بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے دادا حضرت انس بن مالکؓ کے ساتھ حکم بن ایوب کے گھر گیا، وہاں کچھ لوگوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنایا تھا، اور اس پر تیر مار رہے تھے، بیان کرتے ہیں کہ حضرت انسؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

(فائدہ) یہ ممانعت تحریمی ہے، کیونکہ اس میں جانور کو ایذا ہوتی ہے اور مال تلف ہوتا ہے، اسی بناء پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ عربی میں اسے صبر کہتے ہیں یعنی جانور کو باندھ دینا اور وہ زندہ ہو تو پھر اسے تیروں وغیرہ سے مارنا۔

٣٥٧- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۳۵۷۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، عبدالرحمٰن بن مہدی۔
(دوسری سند) یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث۔
(تیسری سند) ابوکریب، ابواسامہ، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت بیان کرتے ہیں۔

٣٥٨- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا *

۳۵۸۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عدی، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی جاندار کو نشانہ مت بناؤ۔

٣٥٩- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۳۵۹۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

٣٦٠- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَأَبُو كَامِلٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِنَفَرٍ قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَتَرَامَوْنَهَا فَلَمَّا رَأَوُا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا عَنْهَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هَذَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هَذَا *

۳۶۰۔ شیبان بن فروخ، ابوکامل، ابوعوانہ، ابوبشر، سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ چند لوگوں پر سے گزرے جنہوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنا رکھا تھا اور اس پر تیر چلا رہے تھے، جب انہوں نے ابن عمرؓ کو دیکھا تو وہاں سے متفرق ہو گئے، ابن عمرؓ نے فرمایا یہ کام کس نے کیا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایسا کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

٣٦١- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِفِتْيَانٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ نَصَبُوا طَيْرًا وَهُمْ يَرْمُونَهُ وَقَدْ جَعَلُوا لِصَاحِبِ الطَّيْرِ كُلَّ خَاطِئَةٍ مِنْ نَبْلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوُا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هَذَا لَعَنَ اللَّهُ مَنْ فَعَلَ هَذَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا *

۳۶۱۔ زہیر بن حرب، ہشیم، ابوبشر، سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ قریش کے چند نوجوانوں پر سے گزرے انہوں نے ایک پرندہ کو نشانہ بنا رکھا تھا اس پر تیر مار رہے تھے اور صاحب پرندہ سے یہ ٹھہرا تھا کہ جو تیر نشانہ پر نہ لگے، اس کو وہ لے لے، جب انہوں نے حضرت ابن عمرؓ کو دیکھا تو ہٹ گئے، ابن عمرؓ نے فرمایا یہ کس نے کیا ہے اللہ نے ایسا کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے اور حضورؐ نے اس پر جو کسی جاندار کو نشانہ بنائے لعنت فرمائی ہے۔

٣٦٢- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْتَلَ شَيْءٌ مِنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا *

۳۶۲۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج۔

(دوسری سند) عبد بن حمید، حمید بن بکر، ابن جریج۔

(تیسری سند) ہارون بن عبداللہ، حجاج بن محمد، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جانور کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْاَضَاحِيْ

(٦٧) بَاب وَقْتِهَا *

٣٦٣- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ ح و حَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ حَدَّثَنِي جُنْدَبُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ الْأَضْحَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعْدُ أَنْ صَلَّى وَفَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ سَلَّمَ فَإِذَا هُوَ يَرَى لَحْمَ أَضَاحِيَّ قَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ أُضْحِيَّتَهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ أَوْ نُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللَّهِ *

باب (۶۷) قربانی کا وقت۔

۳۶۳۔ احمد بن یونس، زہیر، اسود بن قیس (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو خیثمہ، اسود بن قیس، جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عید الضحیٰ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا، آپؐ نے ابھی نماز نہیں پڑھی تھی اور نماز سے فراغت کا سلام بھی نہیں پھیرا تھا کہ قربانیوں کا گوشت نظر آنے لگا اور وہ نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ہی ذبح ہو چکی تھیں، آپؐ نے فرمایا جس نے اپنی یا ہماری نماز سے پہلے ہی قربانی ذبح کر لی وہ اس جگہ دوسری قربانی کرے، اور جس نے ابھی ذبح نہیں کی وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

(فائدہ) حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی واجب ہے اگر واجب نہ ہوتی تو آپؐ اعادہ کا حکم نہ فرماتے اور سنن ابن ماجہ اور مسند حاکم میں صحیح الاسناد، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت موجود ہے کہ جس کے پاس گنجائش ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے، امام عینی فرماتے ہیں کہ ہمارے مذہب کی ترجمانی صاحب ہدایہ نے کی ہے، "الاضحية واجبة على كل مسلم حر مقيم موسر في يوم الاضحى عن نفسه و اولاده الصغار" اور قربانی کا وقت دیہات والوں کے لئے دسویں تاریخ کی صبح صادق کے بعد ہو جاتا ہے اور شہر والوں کے لئے جب تک امام نماز اور خطبہ سے فارغ نہ ہو، نہیں ہوتا، اسی پر احادیث دال ہیں۔

٣٦٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ الْأَضْحَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ بِالنَّاسِ نَظَرَ إِلَى غَنَمٍ قَدْ ذُبِحَتْ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ شَاةً مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ *

۳۶۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوالاحوص، سلام بن سلیم، اسود بن قیس، جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عید الاضحیٰ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو بکریوں کو دیکھا کہ وہ کٹ چکی ہیں تو آپؐ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لی ہے وہ اس کی جگہ دوسری بکری ذبح کرے اور جس نے ذبح نہیں کی وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

٣٦٥- وَحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا عَلَى اسْمِ اللَّهِ كَحَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ *

۳۶۵۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، ابن عیینہ، اسود بن قیس سے ابوالاحوص کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

٣٦٦- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ سَمِعَ جُنْدَبًا الْبَجَلِيَّ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ أَضْحًى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللَّهِ *

۳۶۶۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، اسود، جندب بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عید الاضحیٰ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا آپؐ نے نماز پڑھی، پھر خطبہ دیا اور فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کرلی ہے وہ اس کی جگہ دوسری کرے جس نے نہیں کی وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

٣٦٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۳۶۷۔ محمد بن بشار، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

٣٦٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ ضَحَّى خَالِي أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً مِنَ الْمَعْزِ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا وَلَا تَصْلُحُ لِغَيْرِكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ضَحَّى قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ *

۳۶۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبداللہ، مطرف، عامر، براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ماموں ابو بردہؓ نے نماز سے پہلے قربانی کی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو گوشت کی بکری ہے، ابو بردہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ میرے پاس ایک چھ ماہ کا بکری کا بچہ ہے، فرمایا اس کی قربانی کرلے اور تیرے علاوہ یہ کسی کے لئے کافی نہیں، پھر فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کی اس نے اپنے نفس کے لئے ذبح کیا اور جس نے نماز کے بعد ذبح کیا اس کی قربانی کامل ہوگئی اور اس نے مسلمانوں کی سنت کو پالیا۔

٣٦٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ خَالَهُ أَبَا بُرْدَةَ بْنَ نِيَارٍ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيهِ مَكْرُوهٌ وَإِنِّي عَجَّلْتُ

۳۶۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، داؤد، شعبی، براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے ماموں ابو بردہ بن نیار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کرنے سے پہلے قربانی کرلی اور کہنے لگے، یا رسول اللہؐ یہ وہ دن ہے کہ جس میں گوشت کی خواہش رکھنا برا ہے، اور میں نے اپنی قربانی جلدی کی تاکہ

نَسِيكَتِي لِأُطْعِمَ أَهْلِي وَجِيرَانِي وَأَهْلَ دَارِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعِدْ نُسُكًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عِنْدِي عَنَاقَ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَقَالَ هِيَ خَيْرُ نَسِيكَتَيْكَ وَلَا تَجْزِي جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ*

اپنے بال بچوں ہمسایوں اور گھر والوں کو کھلا دوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر قربانی کرو، وہ بولا یارسول اللہؐ میرے پاس ایک کمسن دودھ والی بکری ہے اور وہ میرے نزدیک گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے، فرمایا یہ تیری دونوں قربانیوں میں بہتر ہے، اب تیرے بعد ایک سال سے کم کی بکری کسی کے لئے درست نہ ہو گی۔

٣٧٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ لَا يَذْبَحَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يُصَلِّيَ قَالَ فَقَالَ خَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيهِ مَكْرُوهٌ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ هُشَيْمٍ *

۳۷۰۔ محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، داؤد، شعبی، براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم النحر کو خطبہ دیا اور فرمایا کوئی نماز سے پہلے قربانی نہ کرے، میرے ماموں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش رکھنا مکروہ ہے(۱)، پھر بقیہ ہشیم کی روایت کی طرح بیان کی۔

٣٧١- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَوَجَّهَ قِبْلَتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَلَا يَذْبَحْ حَتَّى يُصَلِّيَ فَقَالَ خَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ نَسَكْتُ عَنِ ابْنٍ لِي فَقَالَ ذَاكَ شَيْءٌ عَجَّلْتَهُ لِأَهْلِكَ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي شَاةً خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْنِ قَالَ ضَحِّ بِهَا فَإِنَّهَا خَيْرُ نَسِيكَةٍ *

۳۷۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، زکریا، فراس، عامر، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے اور ہماری طرح قربانی کرے تو وہ قربانی نہ کرے جب تک کہ ہم نماز نہ پڑھ لیں، میرے ماموں نے عرض کیا یارسول اللہؐ میں نے اپنے بیٹے کی طرف سے قربانی کر لی ہے، فرمایا یہ تو نے اپنے گھر والوں کے لئے جلدی کر لی، انہوں نے کہا کہ میرے پاس ایک بکری ہے جو دو بکریوں سے بہتر ہے، فرمایا اس کی قربانی کر، وہ تیری قربانیوں میں بہتر ہے۔

(۱) اس جملہ کی مراد متعین کرنے میں شراح حدیث کے اقوال مختلف ہیں (۱) اس دن قربانی کی نیت کے علاوہ محض گوشت حاصل کرنے کے لئے جانور ذبح کرنا مکروہ ہے (۲) گوشت کا طلب کرنا اور اس کا سوال کرنا اس دن مکروہ ہے (۳) چونکہ اس دن گوشت زیادہ ہوتا ہے تو اس لئے لوگ اس سے اکتا جاتے ہیں اور اس کو مکروہ سمجھنے لگتے ہیں ہاس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی قربانی کی تاکہ گوشت کی کثرت اور اسے ناپسند سمجھے جانے سے پہلے پہلے قربانی ہو جائے کیونکہ اس دن ابتداء میں گوشت کی طرف رغبت ہوتی ہے بعد میں رغبت باقی نہیں رہتی۔

٣٧٢- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ الْإِيَامِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا نُصَلِّي ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَنْحَرُ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ وَكَانَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ قَدْ ذَبَحَ فَقَالَ عِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ *

۳۷۲۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، زبید الایامی، شعبی، براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج سب سے پہلے ہم نماز پڑھیں گے اور پھر واپس جاکر قربانی کریں گے، جو شخص ایسا کرے گا وہ ہماری سنت کو پالے گا اور جو شخص پہلے ذبح کر چکا، اس نے اپنے گھر والوں کے لئے پہلے سے گوشت تیار کر لیا، عبادت سے اس کا کوئی تعلق نہیں اور ابو بردہ بن نیار پہلے ذبح کر چکے تھے وہ بولے یارسول اللہؐ میرے پاس ایک سال سے کم کا بچہ ہے جو ایک سال سے زائد عمر والوں سے بہتر ہے، فرمایا اچھا اسے ذبح کرو، مگر تمہارے بعد اور کسی کے لئے درست نہ ہوگا۔

٣٧٣- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

۳۷۳۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، زبید، شعبی، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت مروی ہے۔

٣٨٤- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

۳۷۴۔ قتیبہ بن سعید، ہناد بن سری، ابوالاحوص، (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، شعبی، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ یوم النحر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کے بعد خطبہ دیا اور بقیہ حدیث حسب سابق نقل کرتے ہیں۔

٣٧٥- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ نَحْرٍ فَقَالَ لَا يُضَحِّيَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يُصَلِّيَ قَالَ رَجُلٌ عِنْدِي عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ

۳۷۵۔ احمد بن سعید بن صخر الدارمی، ابوالنعمان عازم بن الفضل، عبدالواحد بن زیاد، عاصم احول، شعبی، براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یوم النحر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا کہ ہمارے نماز پڑھنے سے پہلے کوئی شخص بھی قربانی نہ کرے، ایک شخص نے عرض کیا، کہ میرے پاس ایک سال سے کم کی بکری ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے، آپؐ نے فرمایا اسی کی قربانی

قَالَ فَضَحِّ بِهَا وَلَا تَجْزِیْ جَذَعَةٌ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ *

کرلے اور تیرے بعد پھر کسی کے لئے جذعہ کی قربانی درست نہ ہوگی۔

٣٧٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ ذَبَحَ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْدِلْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ عِنْدِي إِلَّا جَذَعَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَأَظُنُّهُ قَالَ وَهِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ *

۳۷۶۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سلمہ، ابو جحیفہ براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو بردہ نے نماز سے قبل قربانی کر دی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے بدلے دوسری قربانی کرو، ابو بردہؓ نے عرض کیا، یارسول اللہؐ میرے پاس ایک سال سے کم کا بچہ ہے، شعبہ کہتے ہیں، میرا خیال ہے کہ یہ بھی کہا کہ وہ بچہ ایک سال سے زیادہ عمر والی بکری سے بہتر ہے، آپؐ نے فرمایا اس کی جگہ میں اس کی قربانی کردو مگر تمہارے بعد اور کسی سے یہ کفایت نہیں کرے گا۔

٣٧٧- وَحَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّكَّ فِي قَوْلِهِ هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ *

۳۷۷۔ ابن مثنیٰ، وہب بن جریر (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابو عامر عقدی، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور یہ شک مذکور نہیں ہے۔

٣٧٨- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا يَوْمٌ يُشْتَهَى فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ هَنَةً مِنْ جِيرَانِهِ كَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَّقَهُ قَالَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ أَفَأَذْبَحُهَا قَالَ فَرَخَّصَ لَهُ فَقَالَ لَا أَدْرِي أَبَلَغَتْ رُخْصَتُهُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لَا قَالَ وَانْكَفَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا فَقَامَ النَّاسُ إِلَى غُنَيْمَةٍ فَتَوَزَّعُوهَا أَوْ قَالَ فَتَجَزَّعُوهَا *

۳۷۸۔ یحییٰ بن ایوب، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن علیہ، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، محمد، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم النحر کو فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کرلی ہے وہ اس کا اعادہ کرے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا، یارسول اللہؐ یہ دن ایسا ہے جس میں گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور اس نے اپنے ہمسایوں کی محتاجی کا حال بیان کیا، گویا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق فرمائی، پھر اس نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک سال سے کم کی بکری ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے مجھے زیادہ پسند ہے کیا میں اسے ذبح کرلوں؟ آپؐ نے اسے اجازت دی، راوی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ اجازت دوسروں کو بھی تھی یا نہیں، اس کے بعد حضورؐ دو مینڈھوں کی جانب متوجہ ہوئے اور انہیں ذبح کیا، پھر لوگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بکریوں کو تقسیم کرلیا۔

۳۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَهِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَأَمَرَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَنْ يُعِيدَ ذِبْحًا ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ *

۳۷۹۔ محمد بن عبید غبری، حماد بن زید، ایوب، ہشام، محمد، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ کر خطبہ پڑھا اور حکم دیا کہ جو قربانی ذبح کر چکا ہے وہ پھر ذبح کرے، اور ابن علیہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۳۸۰- وَحَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَضْحًى قَالَ فَوَجَدَ رِيحَ لَحْمٍ فَنَهَاهُمْ أَنْ يَذْبَحُوا قَالَ مَنْ كَانَ ضَحَّى فَلْيُعِدْ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا *

۳۸۰۔ زیاد بن یحییٰ حسانی، حاتم بن وردان، ایوب، محمد بن سیرین، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر کو خطبہ پڑھ رہے تھے کہ گوشت کی کچھ بو محسوس ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو (نماز سے پہلے) ذبح کرنے سے منع کیا، فرمایا کہ جو شخص قربانی کر چکا ہے وہ پھر اعادہ کرے۔

(٦٨) بَاب سِنِّ الْأُضْحِيَّةِ *

باب (۶۸) قربانی کے جانوروں کی عمریں۔

۳۸۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ *

۳۸۱۔ احمد بن یونس، زہیر، ابوالزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قربانی میں مسنہ کے علاوہ اور کچھ ذبح نہ کرو، البتہ اگر مسنہ نہ مل سکے تو دنبے کا پورے چھ مہینہ کا بچہ ذبح کر لو۔

(فائدہ) مسنہ ہر قربانی کا جدا جدا ہوتا ہے مثلاً بکری وغیرہ ایک سال کی اور گائے دو سال کی اور اونٹ پانچ سال کا، ان تین قسم کے جانوروں کے علاوہ جمہور علماء کرام کے نزدیک قربانی درست نہیں، اور ان میں ہر ایک کا مسنہ ہونا ضروری ہے اور دنبہ کے علاوہ اور کسی جانور کا جذعہ یعنی چھ یا سات یا آٹھ مہینہ کا بچہ قربان کرنا درست نہیں ہے، اور اس پر علمائے کرام کا اجماع ہے۔

۳۸۲- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمَدِينَةِ فَتَقَدَّمَ رِجَالٌ فَنَحَرُوا وَظَنُّوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَحَرَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ نَحَرَ قَبْلَهُ أَنْ يُعِيدَ بِنَحْرٍ آخَرَ وَلَا يَنْحَرُوا حَتَّى يَنْحَرَ النَّبِيُّ

۳۸۲۔ محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یوم النحر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مدینہ منورہ میں نماز پڑھائی تو کئی آدمیوں نے جلدی ہی (نماز سے پہلے) قربانی کر لی، اور سمجھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی قربانی کر لی ہے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جس نے آپؐ سے پہلے قربانی کر لی ہے وہ دوبارہ قربانی کرے اور جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قربانی نہ کریں اس وقت

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

تک قربانی نہ کرو۔

(فائدہ) اور حضورؐ نماز ہی کے بعد قربانی کریں گے اس لئے بطور زجر اور تنبیہ کے آپؐ نے یہ ارشاد فرمایا تاکہ کوئی نماز سے پہلے قربانی نہ کر سکے۔ واللہ اعلم۔

٣٨٣- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ أَنْتَ قَالَ قُتَيْبَةُ عَلَى صَحَابَتِهِ *

۳۸۳۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) محمد بن رمح، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ بکریاں عنایت فرمائیں تاکہ میں صحابہ کرام کو قربانی کے لئے تقسیم کر دوں، آخر میں بکری کا ایک سالہ بچہ رہ گیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا اسی کی قربانی کر۔

٣٨٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا ضَحَايَا فَأَصَابَنِي جَذَعٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَصَابَنِي جَذَعٌ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ *

۳۸۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ہشام دستوائی، یحییٰ بن ابی کثیر، بعجہ الجہنی، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قربانی کے لئے بکریاں دیں، میرے حصہ میں جذعہ (ایک سال سے کم عمر کا بچہ) آیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میرے حصہ میں ایک جذعہ آیا ہے، آپؐ نے فرمایا اسی کی قربانی کر۔

٣٨٥- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي بَعْجَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ ضَحَايَا بَيْنَ أَصْحَابِهِ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ *

۳۸۵۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی، یحییٰ بن حسان، معاویہ بن سلام، یحییٰ بن ابی کثیر، بعجہ بن عبداللہ، حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے درمیان قربانی تقسیم فرمائی اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

(٦٩) بَاب اسْتِحْبَابِ الضَّحِيَّةِ وَذَبْحِهَا مُبَاشَرَةً بِلَا تَوْكِيلٍ وَالتَّسْمِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ *

باب (۶۹) قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا اور ایسے ہی بسم اللہ اور تکبیر کہنا مستحب ہے۔

٣٨٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

۳۸۶۔ قتیبہ بن سعید، ابوعوانہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا *

دست مبارک سے دو سفید سینگدار مینڈھوں کی قربانی کی تھی اور آپؐ نے بسم اللہ اور تکبیر کہی اور کاٹنے کے وقت قدم مبارک دونوں کی گردنوں کے ایک پہلو پر رکھا تھا۔

(فائدہ) اگر اچھی طرح ذبح کرنا آتا ہو تو خود ذبح کرنا، ورنہ ذبح کے وقت موجود رہنا مستحب ہے اور بسم اللہ پڑھنا شرط ہے اور تکبیر کہنا مستحب ہے، نیز صاحب مرقاۃ تحریر فرماتے ہیں کہ حدیث سے معلوم ہوا کہ نر کا ذبح کرنا مادہ سے افضل ہے کیونکہ اس کا گوشت زیادہ اچھا ہوتا ہے۔

۳۸۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا قَالَ وَسَمَّى وَكَبَّرَ *

۳۸۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، وکیع، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سفید سینگدار مینڈھوں کی قربانی کی تھی، میں نے خود دیکھا کہ حضورؐ نے انہیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور دیکھا کہ دونوں کی گردن کے ایک پہلو پر قدم مبارک رکھا ہے اور بسم اللہ اور اللہ اکبر بھی کہا تھا۔

۳۸۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ قُلْتُ آنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ قَالَ نَعَمْ *

۳۸۸۔ یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۳۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَيَقُولُ بِاسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ *

۳۸۹۔ محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، سعید، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں "سمی وکبر" کی بجائے بسم اللہ اللہ اکبر ہے۔

۳۹۰- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ حَيْوَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ فَأُتِيَ بِهِ لِيُضَحِّيَ بِهِ فَقَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ

۳۹۰۔ ہارون بن معروف، عبداللہ بن وہب، حیوۃ، ابوصخر، یزید بن قسیط، عروۃ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سینگ دار مینڈھا لانے کا حکم دیا جو سیاہی میں چلتا ہو۔ اور سیاہی میں بیٹھتا ہو اور سیاہی میں دیکھتا ہو، چنانچہ ایسا مینڈھا قربانی کے لئے لایا گیا، آپؐ نے فرمایا، اے عائشہؓ چھری لاؤ، پھر فرمایا اسے پتھر سے تیز کردے، میں نے تیز کر دی، آپؐ نے چھری لی مینڈھے

اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ ثُمَّ أَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحَّى بِهِ *

کو پکڑا پھر اسے لٹایا اور ذبح کیا، اور فرمایا "بسم اللہ اللہم تقبل من محمد و آل محمد و من امتہ محمد" چنانچہ اس طرح سے آپ نے قربانی کی۔

(٧٠) بَاب جَوَازِ الذَّبْحِ بِكُلِّ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ إِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَائِرَ الْعِظَامِ *

باب (۷۰) دانت، ناخن، اور ہڈی کے علاوہ ہر چیز سے جو کہ خون بہادے ذبح کرنا درست ہے۔

٣٩١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ ابْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْجِلْ أَوْ أَرْنِي مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ قَالَ وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا *

۳۹۱۔ محمد بن مثنیٰ عنزی، یحییٰ بن سعید، سفیان، بواسطہ اپنے والد، عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج، رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل دشمن سے مقابلہ ہوگا اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں، آپ نے فرمایا تیزی کرنا، جس چیز سے خون بہہ جائے اور خدا کا نام لے لیا جائے اسے کھالینا بشرطیکہ دانت اور ناخن نہ ہو، اس کی وجہ میں تجھ سے بیان کروں گا، دانت تو ایک قسم کی ہڈی ہے اور ناخن حبشہ والوں کی چھری ہے، راوی بیان کرتے ہیں کہ ہمیں لوٹ میں اونٹ اور بکریاں ملیں، پھر ان میں سے ایک اونٹ بگڑ گیا تو اس کو ایک شخص نے تیر مارا، چنانچہ وہ ٹھہر گیا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اونٹوں میں بھی بعض وحشی ہوتے ہیں جیسا کہ جنگلی جانوروں میں وحشی ہوتے ہیں، اگر ان میں سے کوئی تمہارے قبضہ میں نہ آئے تو اس کے ساتھ یہی طریقہ اختیار کرو۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے علاوہ اور دیگر قوموں کا رویہ اور چال چلن، لباس وغیرہ اختیار کرنا درست نہیں ہے کیونکہ ناخن سے ذبح کرنا، اسی بنا پر ناجائز ہوا کہ وہ اہل حبشہ کی چھری ہے، اگر اونٹ بگڑ جائے تو اسے تیز برچھی وغیرہ سے مارو، اگر اس زخم سے مر جائے تو حلال ہے اور نہ مرے تو ذبح کر ڈالو، جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے اور نیز حدیث سے معلوم ہوا کہ ناخن ہڈی اور دانت سے ذبح کرنا درست نہیں ہے، باقی اس کے علاوہ ہر ایک تیز چیز سے ذبح کرنا درست ہے، باقی اگر ہڈی اور دانت بدن سے جدا ہوں تو ان سے ذبح کرنا بھی درست ہے مگر کراہت کے ساتھ۔

٣٩٢ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ

۳۹۲۔ اسحاق بن ابراہیم، وکیع، سفیان بن سعید بن مسروق، بواسطہ اپنے والد، عبایہ بن رفاعہ، رافع بن خدیج بیان کرتے

أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَأَصَبْنَا غَنَمًا وَإِبِلًا فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِهَا فَكُفِئَتْ ثُمَّ عَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ كَنَحْوِ حَدِيثِ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ *

ہیں کہ ہم ذوالحلیفہ، مقام تہامہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، کچھ بکریاں اور اونٹ ہمارے ہاتھ لگے، لوگوں نے تیزی کر کے ان کا گوشت ہانڈیوں میں ابالنا شروع کیا، حضورؐ نے ہانڈیاں الٹ دینے کا حکم دیا تو حسب الحکم ہانڈیاں الٹ دی گئیں، پھر آپؐ نے دس بکریوں کو ایک اونٹ کے مساوی قرار دیا، بقیہ حدیث یحییٰ بن سعید کی روایت کی طرح ہے۔

(فائدہ) کیونکہ غنیمت کا مال تقسیم سے پہلے استعمال کرنا درست نہیں اس لئے آپؐ نے یہ حکم دیا تھا۔

٣٩٣- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ ثُمَّ حَدَّثَنِيهِ عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَنُذَكِّي بِاللِّيطِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَقَالَ فَنَدَّ عَلَيْنَا بَعِيرٌ مِنْهَا فَرَمَيْنَاهُ بِالنَّبْلِ حَتَّى وَهَصْنَاهُ *

۳۹۳۔ ابن ابی عمر، سفیان، اسماعیل بن مسلم، سعید بن مسروق، عبایہ، رافع، عمر بن سعید بن مسروق، بواسطہ اپنے والد، عبایہ بن رفاعۃ بن رافع بن خدیج، رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل ہمارا مقابلہ دشمن سے ہوگا اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں تو کیا ہم بانس کے چھلکہ سے ذبح کریں؟ الخ اس میں یہ بھی ہے کہ ہمارا ایک اونٹ بگڑ گیا، ہم نے اسے تیروں سے مارا یہاں تک کہ اسے گرادیا۔

٣٩٤- وَحَدَّثَنِيهِ الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ بِتَمَامِهِ وَقَالَ فِيهِ وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ *

۳۹۴۔ قاسم بن زکریا، حسین بن علی، زائدہ، سعید بن مسروق سے حسب سابق تمام و کمال آخر تک روایت مروی ہے اس میں یہ بھی بیان ہے کہ ہمارے پاس چھریاں نہیں تو کیا ہم بانس سے ذبح کرلیں۔

٣٩٥- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِهَا فَكُفِئَتْ وَذَكَرَ

۳۹۵۔ محمد بن الولید بن عبدالحمید، محمد بن جعفر، شعبہ، سعید بن مسروق، عبایہ بن رفاعہ، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یارسول اللہؐ کل ہم دشمن سے مقابلہ کرنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں اور حسب سابق روایت مروی ہے باقی یہ نہیں ہے کہ لوگوں نے جلدی کر کے ہانڈیاں چڑھادیں اور بقیہ تمام واقعہ مذکور ہے۔

سَائِرَ الْقِصَّةِ *

(٧١) بَاب بَيَانِ مَا كَانَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ وَبَيَانِ نَسْخِهِ وَإِبَاحَتِهِ إِلَى مَتَى شَاءَ *

باب (۷۱) تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے کی ممانعت اور اس حکم کے منسوخ ہونے اور جس وقت تک طبیعت چاہے گوشت کھانے کی اباحت۔

٣٩٦- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَأْكُلَ مِنْ لُحُومِ نُسُكِنَا بَعْدَ ثَلَاثٍ *

۳۹۶۔ عبدالجبار بن العلاء، سفیان، زہری، ابو عبید بیان کرتے ہیں کہ میں عید کی نماز میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھا انہوں نے پہلے نماز پڑھی، اس کے بعد خطبہ دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن کے بعد ہمیں اپنی قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔

٣٩٧- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ فَصَلَّى لَنَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَاكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لُحُومَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَلَا تَأْكُلُوا *

۳۹۷۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو عبید مولیٰ ابن ازہر بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عمرؓ کے ساتھ عید کی نماز میں شریک ہوا اور پھر حضرت علیؓ کے ساتھ شریک ہوا اور میں نے حضرت علیؓ کے ساتھ خطبہ سے پہلے نماز پڑھی، پھر انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو تین شب سے زیادہ اپنی قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے لہٰذا مت کھاؤ۔

٣٩٨- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ ح و حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۳۹۸۔ زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ابن اخی ابن شہاب۔
(دوسری سند) حسن حلوانی، یعقوب، بواسطہ اپنے والد، صالح۔
(تیسری سند) عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

٣٩٩- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ

۳۹۹۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن رمح، لیث، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ

نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَأْكُلْ أَحَدٌ مِنْ لَحْمِ أُضْحِيَّتِهِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ *

علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا تم میں سے کوئی اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زائد نہ کھائے۔

٤٠٠ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ *

۴۰۰۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، (دوسری سند) محمد بن رافع، ابن ابی فدیک، ضحاک بن عثمان، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور لیث کی حدیث کی طرح روایت بیان کی ہے۔

٤٠١ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا وَقَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ بَعْدَ ثَلَاثٍ *

۴۰۱۔ ابن ابی عمر، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین شب کے بعد کھانے کی ممانعت فرمائی ہے، سالم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قربانی کا گوشت تین شب کے بعد نہیں کھاتے تھے اور ابن ابی عمرؓ نے "فوق" کے لفظ کے بجائے "بعد" کا لفظ بولا ہے۔

٤٠٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرَةَ فَقَالَتْ صَدَقَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ دَفَّ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحَى زَمَنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادَّخِرُوا ثَلَاثًا ثُمَّ تَصَدَّقُوا بِمَا بَقِيَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ يَتَّخِذُونَ الْأَسْقِيَةَ مِنْ ضَحَايَاهُمْ وَيَجْمُلُونَ مِنْهَا الْوَدَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۴۰۲۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، روح، مالک، عبداللہ بن ابی بکر، عبداللہ بن واقد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن سے زائد قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔ عبداللہ بن ابی بکرہ کہتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کا عمرہ کے سامنے تذکرہ کیا، عمرہ نے کہا کہ ابن واقد نے سچ کہا کیونکہ حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ آپؐ کے زمانہ میں عید الاضحیٰ کے قریب کچھ دیہاتی آگئے تھے، حضورؐ نے فرمایا قربانیوں کا گوشت تین دن کے بقدر رکھو اور اس کے بعد جو رہ جائے وہ صدقہ کردو، لیکن اس کے بعد صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ لوگ اپنی قربانیوں (کی کھالوں) سے مشکیزے بناتے تھے اور ان میں چربی پگھلاتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب کیا ہوا، صحابہ نے عرض کیا کہ آپؐ نے ہمیں تین دن کے بعد قربانیوں کا گوشت کھانے سے

وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا نَهَيْتَ أَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ فَقَالَ إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِي دَفَّتْ فَكُلُوا وَادَّخِرُوا وَتَصَدَّقُوا *

منع کر دیا، آپؐ نے فرمایا میں نے تمہیں ان محتاجوں کی وجہ سے جو اس وقت آگئے تھے منع کیا تھا، چنانچہ اب کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور صدقہ دو۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں معلوم ہوا کہ تین دن سے زائد قربانی کا گوشت رکھنا منع نہیں ہے اور وہ حکم منسوخ ہو چکا ہے، جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے اور نیز معلوم ہوا کہ قربانی میں سے صدقہ بھی کرنا چاہئے اور کھانا بھی چاہئے۔

٤٠٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ كُلُوا وَتَزَوَّدُوا وَادَّخِرُوا *

۴۰۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شب کے بعد قربانیوں کا گوشت کھانے کی ممانعت کر دی تھی مگر اس کے بعد فرمایا کھاؤ، زادراہ بناؤ، اور جمع کرو۔

٤٠٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُومِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلَاثِ مِنًى فَأَرْخَصَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوا وَتَزَوَّدُوا قُلْتُ لِعَطَاءٍ قَالَ جَابِرٌ حَتَّى جِئْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ نَعَمْ *

۴۰۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر (دوسری سند) یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، ابن جریج، عطاء، حضرت جابرؓ (تیسری سند) محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، عطاء حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مقام منیٰ میں ہم اپنی قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت عطا فرما دی اور فرمایا کھاؤ اور توشہ بناؤ، میں نے عطاء سے کہا کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھی بیان کیا، یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ آگئے انہوں نے کہا ہاں۔

٤٠٥- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا لَا نُمْسِكُ لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَزَوَّدَ مِنْهَا وَنَأْكُلَ مِنْهَا يَعْنِي فَوْقَ ثَلَاثٍ *

۴۰۵۔ اسحاق بن ابراہیم، زکریا بن عدی، عبیداللہ بن عمرو، زید بن ابی انیسہ، عطاء بن ابی رباح، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں رکھتے تھے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس میں سے توشہ بنانے اور تین دن سے زیادہ کھانے کا حکم دے دیا۔

٤٠٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۴۰۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، عمرو، عطاء، حضرت

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُهَا إِلَى الْمَدِينَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قربانیوں کا گوشت بطور زادراہ مدینہ تک لے جایا کرتے تھے۔

٤٠٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ لَا تَأْكُلُوا لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ و قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَشَكَوْا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَحَشَمًا وَخَدَمًا فَقَالَ كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَاحْبِسُوا أَوِ ادَّخِرُوا قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى شَكَّ عَبْدُ الْأَعْلَى *

۴۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدالاعلیٰ جریری، ابونضرہ، حضرت ابوسعید خدریؓ۔

(دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، عبدالاعلیٰ سعید، قتادہ، ابونضرہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مدینہ والو، قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ مت کھاؤ اور ابن مثنیٰ کی روایت میں تین دن کا ذکر ہے، صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ ہمارے اہل و عیال اور نوکر چاکر ہیں، آپؐ نے فرمایا کھاؤ، کھلاؤ، رکھ لو یا رکھ چھوڑو، ابن مثنیٰ بیان کرتے ہیں کہ ان الفاظ میں عبدالاعلیٰ کو شک ہے۔

٤٠٨ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ فِي بَيْتِهِ بَعْدَ ثَالِثَةٍ شَيْئًا فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ أَوَّلَ فَقَالَ لَا إِنَّ ذَاكَ عَامٌ كَانَ النَّاسُ فِيهِ بِجَهْدٍ فَأَرَدْتُ أَنْ يَفْشُوَ فِيهِمْ *

۴۰۸۔ اسحاق بن منصور، ابوعاصم، یزید بن ابی عبید، سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے قربانی کرے، تو تین دن کے بعد اس کے گھر میں اس سے کچھ نہ رہے، جب دوسرا سال ہوا تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم اسی طرح کریں جیسا گزشتہ سال کیا تھا، آپؐ نے فرمایا نہیں، وہ سال محتاجی کا تھا تو اس لئے میں نے چاہا کہ سب کو گوشت مل جائے۔

٤٠٩ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِيَّتَهُ ثُمَّ قَالَ يَا ثَوْبَانُ أَصْلِحْ لَحْمَ هَذِهِ فَلَمْ أَزَلْ أُطْعِمُهُ مِنْهَا حَتَّى قَدِمَ الْمَدِينَةَ *

۴۰۹۔ زہیر بن حرب، معن بن عیسیٰ، معاویہ بن صالح، ابوالزاہریہ، جبیر بن نفیر، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانی ذبح کی اور پھر فرمایا، ثوبان اس کا گوشت سنبھال کر رکھو، چنانچہ مدینہ منورہ پہنچنے تک میں برابر حضورؐ کو اسی قربانی کا گوشت کھلاتا رہا۔

٤١٠- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۴۱۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن رافع، زید بن حباب (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم حنظلی، عبدالرحمٰن بن مہدی، معاویہ بن صالح سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

٤١١- وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَصْلِحْ هٰذَا اللَّحْمَ قَالَ فَاَصْلَحْتُهٗ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ يَاْكُلُ مِنْهُ حَتّٰى بَلَغَ الْمَدِيْنَةَ *

۴۱۱۔ اسحاق بن منصور، ابو مسہر، یحییٰ بن حمزہ، زبیدی، عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر، بواسطہ اپنے والد، حضرت ثوبان مولی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا یہ گوشت احتیاط سے رکھ لو، چنانچہ میں نے اس گوشت کو بنا رکھا، مدینہ پہنچنے تک حضورؐ اسی کو کھاتے رہے۔

٤١٢- وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَقُلْ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ *

۴۱۲۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی، محمد بن مبارک، یحییٰ بن حمزہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی اس میں حجۃ الوداع کا تذکرہ نہیں ہے۔

٤١٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي سِنَانٍ و قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ أَبُو سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا

۴۱۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن مثنیٰ، محمد بن فضیل، ابوسنان، ضرار بن مرہ، محارب بن بریدہ بواسطہ اپنے والد، (دوسری سند) محمد بن عبداللہ بن نمیر، محمد بن فضیل، ضرار بن مرہ، محارب بن دثار، عبداللہ بن بریدہ، بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا لیکن اب زیارت کیا کرو، اور میں نے تم کو تین شب سے زیادہ قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا لیکن اب جب تک دل چاہے قربانی کا گوشت روک رکھو اور میں نے تم کو مشکیزے کے علاوہ تمام برتنوں میں نبیذ کے استعمال سے منع کیا تھا اب تمام برتنوں میں پیا کرو مگر نشہ والی چیزیں مت ہوں۔

وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا *

(فائدہ) اس حدیث میں ناسخ اور منسوخ دونوں کا بیان ہے، چنانچہ کبھی اسی طرح معلوم ہوتا ہے اور کبھی صحابی کے کہنے سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری امر یہ تھا اور کبھی تاریخ سے اور کبھی اجماع سے، مگر اجماع بذات خود ناسخ نہیں ہے، مگر نسخ کے وجود کی دلیل ہے غرضیکہ ان تمام روایتوں سے حکم سابق کا نسخ ثابت ہو گیا۔ واللہ اعلم

٤١٤ - وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي سِنَانٍ *

۴۱۴۔ حجاج بن شاعر، ضحاک بن مخلد، سفیان، علقمہ بن مرثد، ابن بریدہ، حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو منع کرتا تھا اور ابوسنان کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

(٧٢) بَاب الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ *

باب (۷۲) فرع اور عتیرہ۔

٤١٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ زَادَ ابْنُ رَافِعٍ فِي رِوَايَتِهِ وَالْفَرَعُ أَوَّلُ النِّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُونَهُ *

۴۱۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

(دوسری سند) محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہ فرع کوئی چیز ہے اور نہ عتیرہ، ابن رافع نے اپنی روایت میں یہ زیادتی بیان کی، کہ فرع اونٹنی کا پہلا بچہ ہے جسے مشرک ذبح کیا کرتے تھے۔

(فائدہ) اور عتیرہ وہ ذبیحہ ہے جسے رجب کے اول عشرہ میں ذبح کیا کرتے تھے اور اس کو رجبی کہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں موقوف کر دیا اور فرمادیا کہ ان کی کوئی اصلیت نہیں، ہاں بوجہ اللہ بغیر کسی قید کے یہ کام کئے جائیں تو درست ہیں، دوسری روایات میں اس کی تصریح آگئی ہے۔

(٧٣) بَاب نَهْيِ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ وَهُوَ مُرِيدُ التَّضْحِيَةِ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ شَعْرِهِ أَوْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا *

باب (۷۳) جو شخص قربانی کا ارادہ رکھتا ہو، وہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے قربانی کرنے تک ناخن اور بال نہ کٹوائے۔

٤١٦- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعَرِهِ وَبَشَرِهِ شَيْئًا قِيلَ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ بَعْضَهُمْ لَا يَرْفَعُهُ قَالَ لَكِنِّي أَرْفَعُهُ *

۴۱۶۔ ابن ابی عمر مکی، سفیان، عبدالرحمٰن بن حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف، سعید بن میتب، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذی الحجہ کا عشرہ شروع ہو جائے اور تم میں سے کوئی قربانی کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ اپنے بالوں اور ناخنوں میں سے کچھ نہ لے، سفیان سے کہا گیا کہ بعض اس حدیث کو مرفوع بیان نہیں کرتے انہوں نے کہا میں تو مرفوع بیان کرتا ہوں۔

٤١٧- وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَرْفَعُهُ قَالَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَعِنْدَهُ أُضْحِيَّةٌ يُرِيدُ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَأْخُذَنَّ شَعْرًا وَلَا يَقْلِمَنَّ ظُفُرًا *

۴۱۷۔ اسحاق بن ابراہیم، سفیان، عبدالرحمٰن بن حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف، سعید بن میتب، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مرفوعاً روایت کرتی ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا جب ذی الحجہ کا عشرہ اول آجائے اور اس کے پاس قربانی موجود ہو تو وہ اپنے بال نہ لے نہ ناخن تراشے۔

٤١٨- و حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيُّ أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ *

۴۱۸۔ حجاج بن شاعر، یحییٰ بن کثیر عنبری ابوغسان، شعبہ، مالک بن انس، عمرو بن مسلم، سعید بن میتب، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم ذی الحجہ کا چاند دیکھ لو اور تم میں سے کوئی قربانی کرنا چاہتا ہو تو اپنے بال اور ناخن سابقہ حالت پر ہی رہنے دے۔

٤١٩- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمَرَ أَوْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۴۱۹۔ احمد بن عبداللہ بن حکم ہاشمی، محمد بن جعفر، شعبہ، مالک بن انس، عمر یا عمرو بن مسلم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت مروی ہے۔

٤٢٠- وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو اللَّيْثِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ أُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ أُمَّ

۴۲۰۔ عبیداللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد، محمد بن عمرو لیثی، عمر بن مسلم، سعید بن میتب، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے پاس ذبح کرنے کے لئے جانور ہو اور ذی الحجہ کا چاند

سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ ذِبْحٌ يَذْبَحُهُ فَإِذَا أُهِلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى يُضَحِّيَ *

نظر آجائے تو جب تک وہ قربانی نہ کرلے تب تک وہ اپنے بالوں اور ناخنوں سے چیز نہ لے۔

٤٢١ - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عَمَّارٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ كُنَّا فِي الْحَمَّامِ قُبَيْلَ الْأَضْحَى فَاطَّلَى فِيهِ نَاسٌ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَمَّامِ إِنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَكْرَهُ هَذَا أَوْ يَنْهَى عَنْهُ فَلَقِيتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي هَذَا حَدِيثٌ قَدْ نُسِيَ وَتُرِكَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ سَلَمَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو *

۴۲۱۔ حسن بن علی حلوانی، ابواسامہ، محمد بن عمرو، عمرو بن مسلم بن عمار لیثی بیان کرتے ہیں کہ عید اضحیٰ سے ذرا پہلے ہم حمام میں تھے تو اس میں بعض لوگوں نے نورہ سے بال صاف کئے، بعض حمام والے بولے کہ سعید بن مسیب اسے مکروہ کہتے ہیں یا اس سے منع کرتے ہیں، چنانچہ میں سعید بن مسیب سے ملا، اور ان سے اس کا تذکرہ کیا، انہوں نے کہا اے بھتیجے یہ تو حدیث ہے جسے لوگوں نے بھلادیا، یا چھوڑ دیا، مجھ سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے جیسا کہ معاذ عن محمد بن عمرو کی روایت گزر چکی۔

٤٢٢ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَخِي ابْنِ وَهْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ الْجُنْدَعِيِّ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ وَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ *

۴۲۲۔ حرملہ بن یحییٰ، احمد بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن وہب، حیوہ، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، عمر بن مسلم جندعی، ابن مسیب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی اور وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت بیان کرتی ہیں۔

(فائدہ) یہ حکم استحبابی ہے، اگر کوئی ایسا نہ کرے تو کسی قسم کی کراہت نہیں ہے۔

(٧٤) بَاب تَحْرِيمِ الذَّبْحِ لِغَيْرِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَعْنِ فَاعِلِهِ *

باب (۷۴) جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی تعظیم کے لئے جانور ذبح کرے وہ شخص ملعون اور ذبیحہ حرام ہے۔

٤٢٣- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ مَرْوَانَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ إِلَيْكَ قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ إِلَيَّ شَيْئًا يَكْتُمُهُ النَّاسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ حَدَّثَنِي بِكَلِمَاتٍ أَرْبَعٍ قَالَ فَقَالَ مَا هُنَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ *

۴۲۳۔ زہیر بن حرب، سریج بن یونس، مروان بن معاویہ فزاری، منصور بن حیان، ابوالطفیل، عامر بن واثلہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا، اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو چھپا کر کیا بتاتے تھے؟ یہ سن کر حضرت علیؓ غصہ ہوگئے اور فرمایا آپؐ نے مجھے کوئی ایسی چیز نہیں بتائی جو اوروں کو نہ بتائی ہو، مگر آپؐ نے مجھے چار باتوں کا فرمایا ہے، اس نے کہا اے امیر المومنین وہ کیا ہیں؟ حضرت علیؓ نے فرمایا جو شخص اپنے والدین پر لعنت کرے، اللہ اس پر لعنت نازل کرے اور جو اللہ کے علاوہ اور کسی کی تعظیم کے لئے ذبح کرے اللہ اس پر لعنت کرے اور لعنت کرے اس پر جو کسی بدعتی کو پناہ دے اور جو شخص زمین کی حدبندی کے نشانات کو مٹائے اللہ تعالیٰ اس پر لعنت فرمائے۔

(فائدہ) آپؐ پیغمبر تھے اور آپؐ کو تمام امت کی تعلیم مقصود تھی لہٰذا یہ رافضیوں کا طوفان حماقت ہے کہ آپؐ نے حضرت علیؓ کو خصوصی علوم بتائے، نیز بدعتی کا کیا حال ہوگا، جبکہ بدعتی کو پناہ دینے والے اور ان کو بلا کر تقاریر کرانے والوں کا یہ حشر ہے، اللھم احفظنا۔

٤٢٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْنَا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبِرْنَا بِشَيْءٍ أَسَرَّهُ إِلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا أَسَرَّ إِلَيَّ شَيْئًا كَتَمَهُ النَّاسَ وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ غَيَّرَ الْمَنَارَ *

۴۲۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوخالد احمر سلیمان بن حیان، منصور بن حیان، ابوالطفیل بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت علیؓ سے کہا ہمیں وہ بات بتائیے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو خفیہ طور پر بتائی ہے، انہوں نے کہا کہ آپؐ نے مجھے کوئی ایسی بات نہیں بتائی جو اوروں سے چھپائی ہو، لیکن میں نے آپؐ سے سنا ہے کہ اللہ ایسے شخص پر لعنت کرے جو خدا کے علاوہ کسی اور کے لئے جانور کاٹے اور اس پر جو کسی بدعتی کو جگہ دے اللہ لعنت کرے، اور جو اپنے والدین پر لعنت کرے، اللہ اس پر لعنت فرمائے، اور جو زمین کے نشانات بدل دے اللہ اس پر لعنت کرے۔

٤٢٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ

۴۲۵۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قاسم بن ابی بزہ، ابوالطفیل بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

أَبِي بَزَّةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ سُئِلَ عَلِيٌّ أَخَصَّكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ كَافَّةً إِلَّا مَا كَانَ فِي قِرَابِ سَيْفِي هَذَا قَالَ فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً مَكْتُوبٌ فِيهَا لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا *

تمہیں کسی چیز کے ساتھ خاص فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کوئی ایسی خاص بات نہیں فرمائی جو کہ تمام لوگوں سے نہ فرمائی ہو، البتہ چند باتیں میری تلوار کے نیام میں ہیں، چنانچہ حضرت علیؓ نے ایک کاغذ نکالا جس میں لکھا ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر جو خدا کے علاوہ اور کسی کے لئے جانور ذبح کرے لعنت فرمائی ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر جو زمین کی نشانی چرائے لعنت فرمائی ہے اور لعنت کی ہے اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر جو اپنے والدین پر لعنت کرے اور لعنت کی ہے اللہ نے اس پر جو کسی بدعتی کو جگہ دے۔

(فائدہ) یہ حدیث کتاب الحج کے اخیر میں گزر چکی ہے اور جہاں تک خیال ہے، میں نے اس پر کچھ تحریر کیا ہے، مگر پھر احتیاطاً چند سطور لکھ دیتا ہوں، امام نووی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کے لئے ذبح کرنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کا نام لے کر ذبح کرے، جیسے بت کا یا موسیٰ کا یا عیسیٰ علیہما السلام کا، یا کسی پیر یا ولی کا وغیر ذلک، یہ سب حرام ہے، اور ذبیحہ مردار ہے، خواہ ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا نصرانی اور یہودی ہو، امام شافعیؒ نے اس کے متعلق تصریح کر دی ہے۔ ہکذا فی الدر المختار، اور شیخ ابراہیم مروزی اصحاب شافعیہ میں سے فرماتے ہیں کہ بادشاہ کی سواری کے آنے کے وقت اس کی خوشی میں جو جانور کاٹے جاتے ہیں، اہل بخارا ان کی حرمت کا فتویٰ دیتے ہیں کیونکہ وہ "ما اہل بہ لغیر اللہ" میں داخل ہیں (نووی جلد ۲ ص ۱۶۱ و عینی جلد ۲۱ ص ۲۴ و اکمال الاکمال و شرحہ مکمل اکمال الاکمال جزء خامس ص ۳۰۸)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْاَشْرِبَةِ

(٧٥) بَاب تَحْرِيمِ الْخَمْرِ وَبَيَانِ أَنَّهَا تَكُونُ مِنْ عَصِيرِ الْعِنَبِ *

باب (۷۵) شراب کی حرمت اور یہ کہ شراب انگور اور کھجور سے تیار ہوتی ہے۔

٤٢٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي

۴۲۶۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابن شہاب، علی بن حسین بن علی، بواسطہ اپنے والد حسین بن علی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بدر کے مال غنیمت سے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

طَالِبٍ قَالَ أَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَغْنَمٍ يَوْمَ بَدْرٍ وَأَعْطَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَارِفًا أُخْرَى فَأَنَخْتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَحْمِلَ عَلَيْهِمَا إِذْخِرًا لِأَبِيعَهُ وَمَعِي صَائِغٌ مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَأَسْتَعِينَ بِهِ عَلَى وَلِيمَةِ فَاطِمَةَ وَحَمْزَةُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِي ذَلِكَ الْبَيْتِ مَعَهُ قَيْنَةٌ تُغَنِّيهِ فَقَالَتْ أَلَا يَا حَمْزَ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ فَثَارَ إِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ وَمِنَ السَّنَامِ قَالَ قَدْ جَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا فَذَهَبَ بِهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عَلِيٌّ فَنَظَرْتُ إِلَى مَنْظَرٍ أَفْظَعَنِي فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهُ فَقَالَ هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِآبَائِي فَرَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَهْقِرُ حَتَّى خَرَجَ عَنْهُمْ *

ساتھ ایک اونٹنی ملی اور آپؐ نے مجھے ایک اور اونٹنی عنایت کر دی، میں نے ان دونوں کو ایک انصاری کے دروازہ پر بٹھلایا اور میرا ارادہ تھا کہ ان پر اذخر گھاس لاد کر لاؤں اور فروخت کروں اور میرے ساتھ بنی قینقاع کا ایک سنار بھی تھا، غرضیکہ میں نے حضرت فاطمہؓ کے ولیمہ کے لئے تیاری کا ارادہ کیا اور اسی گھر میں حضرت حمزہؓ شراب پی رہے تھے اور ان کے پاس ایک باندی تھی جو اشعار پڑھ رہی تھی، آخر اس نے یہ شعر پڑھا کہ "اے حمزہ موٹی اونٹنیوں کو ذبح کرنے کے لئے اٹھو یہ سن کر حمزہ اپنی تلوار لے کر ان پر دوڑے (۱)، اور ان کی کوہان کاٹ لی اور ان کی کوکھیں پھاڑ ڈالیں اور ان کا کلیجہ نکال لیا، ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے ابن شہاب سے کہا کہ کوہان بھی لئے یا نہیں، وہ بولے کوہان تو کاٹ ہی لئے، ابن شہاب کہتے ہیں حضرت علیؓ نے کہا، میں نے جب یہ خطرناک منظر دیکھا تو فوراً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپؐ کے پاس زید بن حارثہ بھی تھے، میں نے سارا واقعہ بیان کیا آپؐ نکلے اور آپؐ کے ساتھ زید بھی تھے اور میں بھی آپؐ کے ساتھ چلا، حمزہؓ کے پاس تشریف لے گئے اور ان پر غصہ کا اظہار کیا، حمزہؓ نے حضورؐ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور بولے تم لوگ میرے باپ دادا کے غلام ہو، یہ سنتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم الٹے پاؤں لوٹ کھڑے ہوئے حتی کہ وہاں سے چلے آئے۔

(فائدہ) شراب پینا اس زمانہ میں مباح تھا اور یہ امور نشہ کی حالت میں صادر ہوئے جبکہ انہیں خبر نہ تھی، لہٰذا ان امور کے صادر ہونے پر ان پر کسی قسم کا گناہ نہیں ہے اور عمرو بن شیبہ کی کتاب میں ہے کہ حضورؐ نے حضرت حمزہ سے حضرت علی کو ان دونوں اونٹنیوں کا تاوان دلا دیا تھا اور حضرت حمزہ نے یہ جو کہا تم میرے باپ دادا کے غلام ہو، یہ خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں تھا بلکہ حضرت زید اور حضرت علیؓ کو تھا، زید تو واقعۃً حضور کے غلام ہی تھے اور حضرت علیؓ حضرت حمزہ سے چھوٹے اور بھتیجے بھی تھے اور پھر نشہ کی حالت میں ان سے یہ کلمات صادر ہوئے، جن کا انسان مکلف نہیں ہے۔

(۱) اس حدیث کو کتاب الاشربہ کے شروع میں لا کر حرمت خمر کی حکمت بیان کرنا مقصود ہے کہ شراب اس لئے حرام کی گئی ہے کہ اس کے پینے کے بعد شراب پینے والے کو اپنے آپ پر قدرت نہیں رہتی۔ دست درازی اور غیر مناسب چیزوں کا ارتکاب کرنے لگتا ہے۔

٤٢٧- و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

٤٢٨- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ أَبُو عُثْمَانَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ يَرْتَحِلُ مَعِيَ فَنَأْتِي بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِينَ فَأَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مَتَاعًا مِنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِفَايَ مُنَاخَانِ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَجَمَعْتُ حِينَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَإِذَا شَارِفَايَ قَدِ اجْتُبَّتْ أَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَأُخِذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِينَ رَأَيْتُ ذَلِكَ الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا قُلْتُ مَنْ فَعَلَ هَذَا قَالُوا فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ مِنَ الْأَنْصَارِ غَنَّتْهُ قَيْنَةٌ وَأَصْحَابَهُ فَقَالَتْ فِي غِنَائِهَا أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ فَقَامَ حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَاجْتَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا فَأَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا فَقَالَ عَلِيٌّ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ قَالَ فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِيَ الَّذِي لَقِيتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۴۲۷۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۴۲۸۔ ابوبکر بن اسحاق، سعید بن کثیر بن عفیر ابو عثمان مصری، عبداللہ بن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، علی بن حسین بن علیؓ، حسین بن علیؓ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بدر کے دن مال غنیمت میں سے میرے حصے میں ایک اونٹنی آئی اور اسی روز خمس میں سے ایک اونٹنی آپؐ نے مجھے عنایت کی جب میں نے حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خلوت کرنا چاہی تو بنی قنیقاع کے ایک سنار سے اپنے ساتھ چلنے کا وعدہ لے لیا تاکہ ہم دونوں اذخر گھانس لا کر سناروں کے ہاتھ فروخت کریں اور پھر اس کی قیمت سے میں اپنی شادی کا ولیمہ کروں، چنانچہ میں اپنی اونٹنیوں کا سامان یعنی پالان کے تختے بوریاں اور رسیاں جمع کرنے لگا اور دونوں اونٹنیاں ایک انصاری کے گھر کے پاس بیٹھی تھیں، جب میں سامان جمع کر چکا تو دیکھتا ہوں کہ ان دونوں اونٹنیوں کے کوہان کٹے ہوئے ہیں یہ منظر دیکھ کر میرے آنسو نکل پڑے میں نے دریافت کیا یہ کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے کہا، حمزہ بن عبدالمطلب نے اور حمزہ اسی مکان میں چند شراب پینے والے انصاریوں کے ساتھ موجود ہیں ان کو اور ان کے ساتھیوں کو گانے والی نے ایک شعر سنایا تھا کہ "الایاحمزہ للشرف النواء" اسی وقت حمزہؓ تلوار لے کر کھڑے ہوئے اور دونوں اونٹنیوں کے کوہان کاٹ ڈالے، پہلو چیر دیئے اور جگر نکال لئے، میں فوراً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے چل دیا، اس وقت حضورؐ کے پاس زید بن حارثہؓ بھی موجود تھے مجھے دیکھتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرے کے آثار سے میری کیفیت معلوم کر لی تھی، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آج کی طرح خطرناک منظر میں نے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ عَدَا حَمْزَةُ عَلَى نَاقَتَيَّ فَاجْتَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهِ فَارْتَدَاهُ ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَابَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنُوا لَهُ فَإِذَا هُمْ شَرْبٌ فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ حَمْزَةَ فِيمَا فَعَلَ فَإِذَا حَمْزَةُ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حَمْزَةُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ إِلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى سُرَّتِهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ فَقَالَ حَمْزَةُ وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِأَبِي فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ثَمِلٌ فَنَكَصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرَى وَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ *

کبھی نہیں دیکھا، حمزہؓ نے میری اونٹنیوں پر حملہ کر کے ان کے کوہان کاٹ لئے، کوکھیں پھاڑ ڈالیں اور اس وقت وہ گھر میں موجود ہیں اور ان کے ساتھ کچھ اور شراب پینے والے بھی ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً چادر طلب فرمائی اور اوڑھ کر پیدل ہی چل دیئے اور میں اور زید بن حارثہؓ دونوں آپؐ کے پیچھے تھے، یہاں تک کہ آپؐ اس دروازہ پر آئے جہاں حمزہ تھے، اور اندر آنے کی اجازت مانگی، لوگوں نے اجازت دے دی، دیکھا تو وہ شراب پیئے ہوئے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہؓ کو اس کام پر ملامت کرنا شروع کی اور حمزہ کی آنکھیں سرخ تھیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور پھر آپؐ کے گھٹنوں کو دیکھا، پھر نگاہ بلند کی تو ناف کو دیکھا، پھر نگاہ بلند کی تو چہرہ کو دیکھا، پھر حضرت حمزہؓ بولے کہ تم تو میرے باپ کے غلام ہو، تب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات جانی کہ حمزہ نشہ میں مست ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایڑیوں کے بل فوراً باہر تشریف لے آئے، اور ہم بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر آگئے۔

۴۲۹ - وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُهْزَاذَ حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۴۲۹۔ محمد بن عبداللہ بن قہزاد، عبداللہ بن عثمان، عبداللہ بن مبارک، یونس، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۴۳۰ - حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فِي بَيْتِ أَبِي طَلْحَةَ وَمَا شَرَابُهُمْ إِلَّا الْفَضِيخُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ فَإِذَا مُنَادٍ يُنَادِي فَقَالَ اخْرُجْ فَانْظُرْ فَخَرَجْتُ فَإِذَا مُنَادٍ يُنَادِي أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ اخْرُجْ

۴۳۰۔ ابوالربیع سلیمان بن داؤد عتکی، حماد بن زید، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس روز شراب حرام ہوئی میں اس روز ابو طلحہ کے مکان میں لوگوں کو شراب پلا رہا تھا اور شراب صرف خشک اور چھوہاروں کا نشہ آور خیساندہ تھا اتنے میں ایک منادی کی آواز آئی، ابو طلحہ نے کہا باہر نکل کر دیکھو، میں باہر نکلا تو ایک منادی اعلان کر رہا تھا، سنو شراب حرام کر دی گئی، چنانچہ تمام مدینہ منورہ کے راستوں میں یہ منادی ہو گئی، ابو طلحہ نے مجھ سے کہا،

فَاهْرِقْهَا فَهَرَقْتُهَا فَقَالُوا أَوْ قَالَ بَعْضُهُمْ قُتِلَ فُلَانٌ قُتِلَ فُلَانٌ وَهِيَ فِي بُطُونِهِمْ قَالَ فَلَا أَدْرِي هُوَ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ) *

باہر جا کر اس شراب کو بہادو، میں نے باہر نکل کر بہادی، اس وقت بعض نے کہا کہ فلاں اور فلاں تباہ ان کے پیٹوں میں شراب ہے (راوی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ حضرت انسؓ کی حدیث کا حصہ ہے یا نہیں) تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ لیس علی الذین الخ یعنی جو لوگ ایماندار ہیں اور نیک کام کئے ان پر کوئی گناہ نہیں جو کھا چکے، جب آئندہ پرہیز گار بنیں، ایماندار ہیں نیک کام کریں۔

(فائدہ) امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک انگور اور کھجور کا شیرہ خواہ قلیل ہو یا کثیر سب حرام ہے اور اس کے علاوہ دیگر مسکرات جس سے نشہ پیدا ہو، وہ حرام ہے۔ باقی احمدؒ، امام مالکؒ اور شافعیؒ اور احمد بن حنبلؒ اور تمام محدثین کا یہ مسلک ہے کہ ہر ایک نشہ کی چیز حرام ہے، خواہ کثیر ہو یا قلیل مگر محققین کے نزدیک فتوی امام محمد کے قول پر ہے چنانچہ کتب حنفیہ جیسا کہ نہایہ اور عینی اور زیلعی، در مختار، اشباہ والنظائر، فتاوی عا ی، فتاوی حمادیہ، شرح مواہب الرحمٰن وغیرہ اور شرح وہبانیہ وغیرہ میں امام ابوحنیفہ کا قول بھی امام محمد کے قول کے موافق نقل کیا ہے، اس صورت میں تمام ائمہ مجتہدین اور محدثین کا اتفاق ہو گیا اور بھنگ اور جو گھانس کہ نشہ لائے اور افیون کا کھانا حرام ہے، اس لئے کہ عقل کو ختم کرتی اور اللہ کے ذکر سے غافل بناتی ہے اور جو بھنگ کو حلال سمجھے وہ زندیق اور بدعتی ہے، اور فقیہ نجم الدین نے اس کے قتل کو جائز قرار دیا ہے اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے حقہ کا پینا مکروہ تحریمی بتایا ہے کیونکہ حقہ نوش کے منہ سے بہت بری بدبو آتی ہے اور دوزخیوں کے ساتھ مشابہت ہے کہ منہ سے دھواں نکلتا رہتا ہے۔ لہٰذا وہ بیڑی ہو یا سگریٹ پینے والے اس کا حکم خود ہی سمجھ لیں، باقی سابقہ بیان میں میں اس کے متعلق لکھ چکا ہوں۔ (عمدۃ القاری جلد ۲۱، اکمال الاکمال و شرحہ مکمل اکمال الاکمال جلد ۵۔ نووی ۲)

۴۳۱- و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَأَلُوا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْفَضِيخِ فَقَالَ مَا كَانَتْ لَنَا خَمْرٌ غَيْرَ فَضِيخِكُمْ هَذَا الَّذِي تُسَمُّونَهُ الْفَضِيخَ إِنِّي لَقَائِمٌ أَسْقِيهَا أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا أَيُّوبَ وَرِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِنَا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ بَلَغَكُمُ الْخَبَرُ قُلْنَا لَا قَالَ فَإِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ يَا أَنَسُ أَرِقْ هَذِهِ الْقِلَالَ قَالَ فَمَا رَاجَعُوهَا وَلَا سَأَلُوا عَنْهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ *

۱۴۳۱۔ یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، عبدالعزیز بن صہیب بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت انس مالکؓ سے فضیخ شراب کے متعلق دریافت کیا انہوں نے کہا تمہارے پاس فضیخ کے علاوہ ہماری کوئی شراب ہی نہ تھی اور میں یہی فضیخ ابوطلحہ، ابوایوب اور بعض دیگر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر میں کھڑا پلا رہا تھا، اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا کہ تمہیں خبر ملی ہے؟ ہم نے کہا نہیں، کہنے لگا شراب حرام ہو گئی، ابوطلحہؓ نے کہا، انس ان مشکوں کو بہادو، اس خبر کے بعد پھر ان لوگوں نے کبھی شراب نہیں پی اور نہ شراب کے حکم کی تحقیق کی۔

(فائدہ) گدری کھجوروں کو توڑ کر پانی میں ڈال دیتے ہیں اور اسے اسی حالت پر چھوڑ دیتے ہیں، یہاں تک کہ وہ جوش مارنے لگے، اسے فضیخ کہتے ہیں۔ (ھکذا قالہ ابراھیم الحربی)

٤٣٢- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ وَأَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ إِنِّي لَقَائِمٌ عَلَى الْحَيِّ عَلَى عُمُومَتِي أَسْقِيهِمْ مِنْ فَضِيخٍ لَهُمْ وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ سِنًّا فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّهَا قَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالُوا اكْفِئْهَا يَا أَنَسُ فَكَفَأْتُهَا قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ مَا هُوَ قَالَ بُسْرٌ وَرُطَبٌ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سُلَيْمَانُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا *

۴۳۲۔ یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، سلیمان تیمی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا، اپنے چچازاد قبیلہ والوں کو فضیخ پلا رہا تھا اور میں عمر میں سب سے کم تھا اتنے میں ایک شخص نے آکر کہا شراب حرام کر دی گئی، حاضرین نے کہا، انسؓ اس کو بہادو، میں نے بہادیا، سلیمان تیمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے انسؓ سے پوچھا وہ شراب کس چیز کی تھی؟ انہوں نے کہا گدری اور پکی ہوئی کھجور کی، ابو بکر بن انس کہتے ہیں ان دنوں ان کی شراب یہی تھی، سلیمان بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ایک شخص نے انسؓ سے بیان کیا وہ یہی کہتے تھے۔

٤٣٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَنَسٌ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ أَسْقِيهِمْ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ كَانَ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَأَنَسٌ شَاهِدٌ فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ ذَاكَ و قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ *

۴۳۳۔ محمد بن عبدالاعلیٰ، معتمر، بواسطہ اپنے والد حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابن علیہ کی روایت کی طرح حدیث مذکور ہے باقی اتنی زیادتی ہے کہ ابو بکر بن انسؓ بولے ان دنوں کی شراب یہی تھی اور انسؓ بھی اس وقت موجود تھے انہوں نے کسی قسم کی نکیر نہیں کی، ابن عبدالاعلیٰ کہتے ہیں کہ مجھ سے معتمر نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، انہوں نے کہا کہ بعض حضرات نے جو میرے ساتھ تھے، انہوں نے خود حضرت انسؓ سے سنا کہ ان دنوں ان کی شراب یہی تھی۔

٤٣٤- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ وَأَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا دُجَانَةَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَاخِلٌ فَقَالَ حَدَثَ خَبَرٌ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ فَأَكْفَأْنَاهَا يَوْمَئِذٍ وَإِنَّهَا لَخَلِيطُ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ قَالَ قَتَادَةُ وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَكَانَتْ عَامَّةُ خُمُورِهِمْ يَوْمَئِذٍ خَلِيطَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ *

۴۳۴۔ یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابو طلحہ، ابو دجانہ، معاذ بن جبل اور انصار کی ایک جماعت کو شراب پلا رہا تھا کہ آنے والے نے آکر کہا، آج ایک نئی بات ہو گئی ہے کہ شراب کی حرمت کا حکم نازل ہو گیا، یہ سنتے ہی ہم نے اس شراب کو اسی دن بہادیا اور وہ شراب گدری اور خشک کھجوروں کی تھی، قتادہ کہتے ہیں کہ انسؓ نے فرمایا کہ جب شراب حرام ہوئی تو عام طور پر ان کی شراب یہی تھی، یعنی گدری اور خشک کھجوروں سے بنی ہوئی۔

٤٣٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ

۴۳۵۔ ابو غسان مسمعی، محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، معاذ بن ہشام بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ

حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنِّي لَأَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا دُجَانَةَ وَسُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ مِنْ مَزَادَةٍ فِيهَا خَلِيطُ بُسْرٍ وَتَمْرٍ بِنَحْوِ حَدِيثِ سَعِيدٍ *

عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابوطلحہ، ابودجانہ اور سہیل بن بیضاء کو اس مشکیزے میں سے جس میں گدری اور خشک کھجوروں کی شراب تھی پلا رہا تھا، بقیہ حدیث سعید کی روایت کی طرح ہے۔

٤٣٦ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ قَتَادَةَ ابْنَ دِعَامَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّهْوُ ثُمَّ يُشْرَبَ وَإِنَّ ذَلِكَ كَانَ عَامَّةَ خُمُورِهِمْ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ *

۴۳۶۔ ابوالطاہر احمد بن عمرو بن سرح، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، قتادہ بن دعامہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک اور گدری کھجور ملا کر بھگونے سے اور پھر اس کے پینے سے منع فرمایا ہے اور جب شراب حرام ہوئی تو عام طور پر ان لوگوں کی شراب یہی تھی۔

٤٣٧ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ أَسْقِي أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ شَرَابًا مِنْ فَضِيخٍ وَتَمْرٍ فَأَتَاهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أَنَسُ قُمْ إِلَى هَذِهِ الْجَرَّةِ فَاكْسِرْهَا فَقُمْتُ إِلَى مِهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِأَسْفَلِهِ حَتَّى تَكَسَّرَتْ *

۴۳۷۔ ابوالطاہر، ابن وہب، مالک بن انس، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابوعبیدہ بن الجراح، ابوطلحہ، اور ابی بن کعبؓ کو فضیخ اور کھجوروں کی شراب پلا رہا تھا اتنے میں ایک آنے والا آیا اور بولا کہ شراب حرام کر دی گئی، ابوطلحہؓ بولے انسؓ اٹھو، اور یہ گھڑا پھوڑ ڈالو، میں نے پتھر کا ایک ٹکڑا اٹھایا اور اس گھڑے کے نیچے سے مارا وہ ٹوٹ گیا۔

٤٣٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي الْحَنَفِيَّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ الْآيَةَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ فِيهَا الْخَمْرَ وَمَا بِالْمَدِينَةِ شَرَابٌ يُشْرَبُ إِلَّا مِنْ تَمْرٍ *

۴۳۸۔ محمد بن مثنیٰ، ابوبکر حنفی، عبدالحمید بن جعفر، بواسطہ اپنے والد، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے وہ آیت نازل فرمائی جس میں شراب کو حرام کیا تھا اور اس وقت مدینہ میں کھجور کے علاوہ اور کوئی شراب نہیں پی جاتی تھی۔

(٧٦) بَاب تَحْرِيمِ تَخْلِيلِ الْخَمْرِ *

باب (۷۶) شراب کا سرکہ بنانا حرام ہے۔

٤٣٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ

۴۳۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبدالرحمن بن مہدی (دوسری سند) زہیر بن حرب، عبدالرحمن، سفیان، سدی، یحییٰ بن عباد، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ

السُّدِّيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا فَقَالَ لَا *

علیہ وسلم سے شراب کو سر کہ بنانے کے متعلق دریافت کیا گیا، آپؐ نے فرمایا نہیں۔

(فائدہ) یہ ابتداً ممانعت فرمائی تھی کہ لوگ شراب کے بہت عادی تھے اب اگر شراب میں کوئی چیز ڈال کر سر کہ بنالیا جائے، یا خود بخود بن جائے تو حلال ہے۔

(٧٧) بَاب تَحْرِيمِ التَّدَاوِي بِالْخَمْرِ *

باب (۷۷) شراب سے علاج کرنا حرام ہے۔

٤٤٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ الْجُعْفِيَّ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ أَوْ كَرِهَ أَنْ يَصْنَعَهَا فَقَالَ إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلَكِنَّهُ دَاءٌ *

۴۴۰۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سماک بن حرب، علقمہ بن وائل، وائل حضرمی، حضرت طارق بن سوید جعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب سے متعلق دریافت کیا، آپؐ نے اس سے منع فرمایا، یا اسے ناپسند فرمایا، انہوں نے عرض کیا کہ میں دوا کے لئے بناتا ہوں، آپؐ نے فرمایا وہ دوا نہیں ہے بلکہ بیماری ہے۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں صاف طور سے مذکور ہے کہ شراب دوا نہیں ہے لہٰذا اس کے ساتھ دوا کرنا حرام ہے، جمہور علماء کرام کا یہی مسلک ہے، نیز مترجم کہتا ہے کہ دوسری حدیث میں مضمون ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حرام چیز کے اندر شفا نہیں رکھی ہے، لہٰذا شراب سے زیادہ اور کس چیز کی حرمت ہو سکتی ہے۔ واللہ اعلم۔

(٧٨) بَاب بَيَانِ أَنَّ جَمِيعَ مَا يُنْبَذُ مِمَّا يُتَّخَذُ مِنَ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ يُسَمَّى خَمْرًا *

باب (۷۸) کھجور اور انگور سے جو شراب بنائی جائے، وہ بھی خمر ہے۔

٤٤١ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ أَبَا كَثِيرٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ *

۴۴۱۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، حجاج بن ابی عثمان، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو کثیر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرمارہے تھے کہ شراب ان دونوں درختوں یعنی کھجور اور انگور سے ہوتی ہے۔

٤٤٢ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ

۴۴۲۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر بواسطہ اپنے والد، اوزاعی، ابو کثیر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ *

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ شراب ان دو درختوں سے یعنی کھجور اور انگور سے ہوتی ہے۔

٤٤٣- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ وَعِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ وَعُقْبَةَ بْنِ التَّوْأَمِ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ الْكَرْمَةِ وَالنَّخْلَةِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ الْكَرْمِ وَالنَّخْلِ *

۴۴۳۔ زہیر بن حرب، ابو کریب، وکیع، اوزاعی، عکرمہ بن عمار، عقبہ بن توام، ابو کثیر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شراب ان دو درختوں یعنی کھجور اور انگور سے ہوتی ہے، ابو کریب نے اپنی روایت میں کرم اور نخل بغیر تا کے بولا ہے۔

(فائدہ) ان احادیث کا یہ مطلب نہیں کہ جوار یا شہد یا جو کی شراب نہیں ہوتی کیونکہ دوسری روایات میں موجود ہے کہ ان کی بھی شراب ہوتی ہے، امام بدرالدین عینی فرماتے ہیں کہ خمر امام ابوحنیفہ کے نزدیک انگور کے پانی کو کہتے ہیں، جب وہ گھاڑا اور سخت ہو جائے اور جھاگ اٹھنے لگے۔

(٧٩) بَاب كَرَاهَةِ انْتِبَاذِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ مَخْلُوطَيْنِ *

باب (۷۹) کھجور اور انگور کو ملا کر نبیذ بنانے کی کراہیت کا بیان۔

٤٤٤- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُخْلَطَ الزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ وَالْبُسْرُ وَالتَّمْرُ *

۴۴۴۔ شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، عطاء بن ابی رباح، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے کھجور یا انگور کو یا پکی اور گدری کھجور کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا ہے۔

٤٤٥- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُنْبَذَ الرُّطَبُ وَالْبُسْرُ جَمِيعًا *

۴۴۵۔ قتیبہ بن سعید، لیث، عطاء بن ابی رباح، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے کھجور اور انگور کو، یا پکی اور گدری کھجور کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا ہے۔

٤٤٦- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ لِي

۴۴۶۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْمَعُوا بَيْنَ الرُّطَبِ وَالْبُسْرِ وَبَيْنَ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ نَبِيذًا *

ارشاد فرمایا ہے کہ پکی ہوئی اور گدری کھجور اور انگور اور کھجور کو آپس میں ملا کر مت بھگوؤ۔

٤٤٧ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ مَوْلَى حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ الزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا *

۴۴۷۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن رمح، لیث، ابوالزبیر مکی مولے، حکیم بن حزام، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور ایسے ہی گدری اور پختہ کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا ہے۔

٤٤٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَعَنِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا *

۴۴۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریع، تیمی، ابونضرۃ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور انگور دونوں کو ساتھ ملا کر بھگونے سے اور ایسے ہی پختہ اور گدری کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا ہے۔

٤٤٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَخْلِطَ بَيْنَ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَأَنْ نَخْلِطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ *

۴۴۹۔ یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، سعید بن یزید ابو مسلمہ، ابونضرۃ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع کر دیا ہے کہ انگور اور کھجور اور ایسے ہی گدری اور پختہ کھجور ملا کر بھگوئیں۔

٤٥٠ - وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۴۵۰۔ نصر بن علی جہضمی، بشر بن مفضل، ابوسلمہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

٤٥١ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ النَّبِيذَ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْهُ زَبِيبًا فَرْدًا أَوْ تَمْرًا فَرْدًا أَوْ بُسْرًا فَرْدًا *

۴۵۱۔ قتیبہ بن سعید، وکیع، اسماعیل بن مسلم عبدی، ابوالمتوکل ناجی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص تم سے نبیذ پیئے تو صرف انگور کی یا کھجور کی یا صرف گدری کھجور کی پیئے۔

٤٥٢- وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَخْلِطَ بُسْرًا بِتَمْرٍ أَوْ زَبِيبًا بِتَمْرٍ أَوْ زَبِيبًا بِبُسْرٍ وَقَالَ مَنْ شَرِبَهُ مِنْكُمْ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ *

۴۵۲۔ ابو بکر بن اسحاق، روح بن عبادہ، اسماعیل بن مسلم عبدی سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گدری کھجوروں کو خشک کھجوروں کے ساتھ یا انگوروں کو پختہ کھجوروں کے ساتھ یا انگوروں کو گدری کھجوروں کے ساتھ ملا کر بھگونے سے منع کیا ہے، بقیہ روایت وکیع کی روایت کی طرح ہے۔

٤٥٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا وَلَا تَنْتَبِذُوا الزَّبِيبَ وَالتَّمْرَ جَمِيعًا وَانْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَتِهِ *

۴۵۳۔ یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، ہشام دستوائی، یحییٰ بن ابی کثیر، عبداللہ بن ابی قتادہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گدری اور پختہ کھجوروں کو اور انگور اور کھجوروں کو ملا کر مت بھگوؤ، بلکہ ان میں سے ہر ایک کو الگ الگ اور علیحدہ علیحدہ بھگوؤ۔

٤٥٤- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۴۵۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر عبدی، حجاج بن ابی عثمان، یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

٤٥٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا وَلَا تَنْتَبِذُوا الرُّطَبَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا وَلَكِنِ انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حِدَتِهِ وَزَعَمَ يَحْيَى أَنَّهُ لَقِيَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ فَحَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هَذَا *

۴۵۵۔ محمد بن مثنیٰ، عثمان بن عمر، علی بن مبارک، یحییٰ، ابو سلمہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ گدری اور پختہ کھجوروں کو ملا کر نہ بھگوؤ اور نہ کھجوروں اور انگوروں کو ایک ساتھ ملا کر بھگوؤ، بلکہ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بھگوؤ، یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ وہ عبداللہ بن ابی قتادہ سے ملے تو انہوں نے اپنے والد سے اسی طرح روایت بیان کی۔

٤٥٦- وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَيْنِ الْإِسْنَادَيْنِ غَيْرَ أَنَّهُ

۴۵۶۔ ابو بکر بن اسحاق، روح بن عبادہ، حسین معلم، یحییٰ بن ابی کثیر، سے ان دونوں سندوں کے ساتھ حسب سابق کچھ الفاظ کے تغیر سے روایت مروی ہے۔

قَالَ الرُّطَبَ وَالزَّهْوَ وَالتَّمْرَ وَالزَّبِيبَ *

٤٥٧ - وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ وَقَالَ انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حِدَتِهِ *

۴۵۷۔ ابو بکر بن اسحاق، عفان بن مسلم، ابان العطار، یحییٰ بن ابی کثیر، عبداللہ بن ابی قتادہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوہاروں اور خشک کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے اور کچے انگوروں اور کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے ممانعت فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ ہر ایک علیحدہ علیحدہ بھگوؤ۔

٤٥٨ - وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هَذَا الْحَدِيثِ *

۴۵۸۔ ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

٤٥٩ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَقَالَ يُنْبَذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَتِهِ *

۴۵۹۔ زہیر بن حرب، ابو کریب، وکیع، عکرمہ بن عمار، ابو کثیر حنفی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوروں اور پختہ کھجوروں کو، اسی طرح گدری اور پختہ کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ بھگوؤ۔

٤٦٠ - وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أُذَيْنَةَ وَهُوَ أَبُو كَثِيرٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۴۶۰۔ زہیر بن حرب، ہاشم بن قاسم، عکرمہ بن عمار، یزید بن عبدالرحمٰن بن اذینہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

٤٦١ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا وَأَنْ يُخْلَطَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَكَتَبَ إِلَى أَهْلِ جُرَشَ يَنْهَاهُمْ عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ *

۴۶۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، شیبانی، حبیب، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پختہ کھجوروں اور انگوروں کو ساتھ ملا کر اور ایسے ہی گدری اور پختہ کھجوروں کو ساتھ ملا کر بھگونے سے منع فرمایا، اور آپ نے جرش والوں کو لکھا کہ کھجوروں اور انگوروں کو ملا کر بھگونے سے منع کرتے تھے۔

٤٦٢- وَحَدَّثَنِيهِ وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ *

۴۶۲۔ وہیب بن بقیہ، خالد طحان، شیبانی سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں صرف کھجوروں اور کش مش کا تذکرہ ہے۔

٤٦٣- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَدْ نُهِيَ أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا *

۴۶۳۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں گدری اور پختہ کھجور کو ملا کر بھگونے اور کھجوروں اور کش مش کو ملا کر بھگونے سے منع کیا گیا ہے۔

٤٦٤- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَدْ نُهِيَ أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا *

۴۶۴۔ ابو بکر بن اسحاق، روح، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں گدری اور پختہ کھجوروں اور ایسے ہی کش مش اور کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے ممانعت کی گئی۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس طرح کھجوروں اور انگوروں کو ساتھ ملا کر بھگونا، اور ان کا نبیذ تیار کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ اور جب تک اس میں نشہ نہ ہو، حرام بھی نہیں ہے۔ جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے، باقی امام ابو حنیفہ اور قاضی ابو یوسف کے نزدیک اس طرح نبیذ بنانے میں کسی طرح کراہت نہیں اور یہ ممانعت ابتداء اسلام میں تھی، ابوداؤد میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایسی نبیذ بنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پلائی تھی، اور اسی طرح دوسری روایت صفیہ بنت عطیہ کی ہے، وہ بھی حضرت عائشہؓ سے یہی مضمون روایت کرتی ہیں اور اسی کے ہم معنی روایت امام محمد نے کتاب الآثار میں نقل کی ہے۔ لہٰذا ان روایات کی بناء پر کسی قسم کی کوئی کراہت نہیں، امام بدر الدین عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد ۲۵ میں فرماتے ہیں کہ پس شیخ ابی اور سنوسی کا امام ابو حنیفہؒ کے دلائل پر طعن کرنا اور ایسے ہی امام نووی کا خلاف حدیث کہنا فضول ہے۔

(٨٠) بَاب النَّهْيِ عَنِ الِانْتِبَاذِ فِي الْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَبَيَانِ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ *

باب (۸۰) روغن قیر ملے ہوئے برتن اور تونبے، سبز گھڑے اور لکڑی کے برتن میں نبیذ بنانے کی ممانعت اور اس کا حکم منسوخ ہونا۔

٤٦٥- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ أَنْ يُنْبَذَ فِيهِ *

۴۶۵۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور روغن قیر ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

٤٦٦- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

۴۶۶۔ عمرو بن ناقد، سفیان بن عیینہ، زہری، حضرت انس بن

عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ قَالَ وَأَخْبَرَهُ أَبُو سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاجْتَنِبُوا الْحَنَاتِمَ *

مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی تونبی اور روغن قیر ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع کیا ہے۔ ابوسلمہ نے بواسطہ سفیان، حضرت ابوہریرہ سے سنا کہ حضور نے ارشاد فرمایا، کدو کی تونبی اور روغن قار ملے ہوئے برتن میں نبیذ مت بناؤ، اور ابوہریرہ یہ بھی فرماتے تھے کہ سبز گھڑوں سے بھی اجتناب رکھو۔

٤٦٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ قَالَ قِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ مَا الْحَنْتَمُ قَالَ الْجِرَارُ الْخُضْرُ *

۴۶۷۔ محمد بن حاتم، بہز، وہیب، سہیل، بواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روغنی برتن حنتم اور لکڑی کے برتن سے منع فرمایا ہے، ابوہریرہ سے دریافت کیا گیا، کہ حنتم کیا ہے؟ بولے سبز گھڑے۔

٤٦٨ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ أَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْحَنْتَمُ وَالْمَزَادَةُ الْمَجْبُوبَةُ وَلَكِنِ اشْرَبْ فِي سِقَائِكَ وَأَوْكِهِ *

۴۶۸۔ نصر بن علی جہضمی، نوح بن قیس، ابن عون، محمد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ عبد القیس کے وفد سے فرمایا، میں تم کو کدو کی تونبی، سبز گھڑے، لکڑی کے گھلے، روغن کئے ہوئے برتن اور منہ کٹے ہوئے مشکیزے سے منع کرتا ہوں صرف اپنے مشکیزوں میں پیا کرو اور اس کا منہ باندھ دیا کرو۔

٤٦٩ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْتَبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ هَذَا حَدِيثُ جَرِيرٍ وَفِي حَدِيثِ عَبْثَرٍ وَشُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ *

۴۶۹۔ سعید بن عمرو اشعثی، عبثر (دوسری سند) زہیر بن حرب، جریر (تیسری سند) بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ اعمش، ابراہیم تیمی، حارث بن سوید، حضرت علی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی تونبی اور روغن قیر ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع کیا ہے، یہ جریر کی روایت کا مضمون ہے اور عبثر اور شعبہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کدو کی تونبی اور روغن قیر ملے ہوئے برتن سے منع فرمایا ہے۔

٤٧٠ - و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ

۴۷۰۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور،

إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِلْأَسْوَدِ هَلْ سَأَلْتَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا يُكْرَهُ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرِينِي عَمَّا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ قَالَتْ نَهَانَا أَهْلَ الْبَيْتِ أَنْ نَنْتَبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَمَا ذَكَرَتِ الْحَنْتَمَ وَالْجَرَّ قَالَ إِنَّمَا أُحَدِّثُكَ بِمَا سَمِعْتُ أَأُحَدِّثُكَ مَا لَمْ أَسْمَعْ *

ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے اسود سے کہا کہ تم نے ام المومنین عائشہؓ سے دریافت کیا ہے کہ کن برتنوں میں نبیذ بنانا مکروہ ہے۔ انہوں نے کہا، ہاں میں نے ام المؤمنین سے عرض کیا تھا کہ مجھے بتلایئے کہ کن برتنوں میں حضور نے آپ کو نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمیں اہل بیت کو آپ نے تونبے اور روغن قیر ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع کیا ہے، میں نے ان سے کہا کہ آپ نے حنتم اور ٹھلیا کا ذکر نہیں کیا، بولیں میں نے وہ بیان کیا جو میں نے سنا ہے، کیا میں وہ بیان کروں، جو میں نے نہیں سنا۔

٤٧١ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ *

۴۷۱۔ سعید بن عمرو اشعثی، عبثر، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور روغن قیر ملے ہوئے برتن کے استعمال سے منع کیا ہے۔

٤٧٢ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَسُلَيْمَانُ وَحَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۴۷۲۔ محمد بن حاتم، یحییٰ قطان، سفیان، شعبہ، منصور، سلیمان، حماد، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتی ہیں۔

٤٧٣ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيُّ قَالَ لَقِيتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ النَّبِيذِ فَحَدَّثَتْنِي أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيذِ فَنَهَاهُمْ أَنْ يَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ *

۴۷۳۔ شیبان بن فروخ، قاسم بن فضل، ثمامہ بن حزن قشیری بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملا اور ان سے نبیذ کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے کہا کہ عبدالقیس کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے، اور انہوں نے آپ سے نبیذ کے متعلق دریافت کیا، آپ نے انہیں کدو کی تونبی اور روغن قیر ملے ہوئے برتن اور لکڑی کے گٹھلے اور سبز برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

٤٧٤ - وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۴۷۴۔ یعقوب بن ابراہیم، ابن علیہ، اسحاق بن سوید، معاذہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی تونبی سبز گھڑے لکڑی کے گٹھلے

وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ *

اور روغن قیر ملے ہوئے برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

٤٧٥ - وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُوَيْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا أَنَّهُ جَعَلَ مَكَانَ الْمُزَفَّتِ الْمُقَيَّرَ *

۴۷۵۔ اسحاق بن ابراہیم، عبدالوہاب ثقفی، اسحاق بن سوید سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی انہوں نے "مزفت" کی جگہ "مقیر" کا لفظ بولا ہے۔

٤٧٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ح و حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ وَفِي حَدِيثِ حَمَّادٍ جَعَلَ مَكَانَ الْمُقَيَّرِ الْمُزَفَّتِ *

۴۷۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، عباد بن عباد، ابوجمرہ، ابن عباس (دوسری سند) خلف بن ہشام، حماد بن زید، ابوجمرہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ عبدالقیس کا وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، تمہیں کدو کی تونبی، سبز گھڑے، لکڑی کے کٹھلے اور روغن قیر سے ملے ہوئے برتن کے استعمال سے منع کرتا ہوں، اور حماد کی روایت میں "نقیر" کے بجائے "مزفت" کا لفظ ہے۔

٤٧٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ *

۴۷۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، شیبانی، حبیب، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی تونبی، سبز برتن، روغن قیر ملے ہوئے برتن اور لکڑی کے کٹھلے سے منع فرمایا ہے۔

٤٧٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ وَأَنْ يُخْلَطَ الْبَلَحُ بِالزَّهْوِ *

۴۷۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، حبیب بن ابی عمرہ، سعید بن ابی جبیر، ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کدو کی تونبی، سبز گھڑا، روغنی برتن اور لکڑی کے کٹھلے سے اور کچی اور گدری کھجور کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا ہے۔

٤٧٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى الْبَهْرَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ

۴۷۹۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ یحییٰ بہرانی، ابن عباسؓ (دوسری سند) محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، یحییٰ بن ابی عمر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی تونبی، لکڑی کے کٹھلے اور روغن قیر ملے ہوئے برتن کے استعمال سے منع

عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ *

فرمایا ہے۔

٤٨٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ التَّيْمِيِّ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْجَرِّ أَنْ يُنْبَذَ فِيهِ *

۴۸۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریع، تیمی (دوسری سند) یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، سلیمان تیمی، ابو نضرہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھڑوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

٤٨١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ *

۴۸۱۔ یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی تونبی، سبز گھڑے، لکڑی کے کٹھلے اور روغن قیر ملے ہوئے برتن سے منع فرمایا ہے۔

٤٨٢ - وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُنْتَبَذَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ *

۴۸۲۔ محمد بن مثنیٰ، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہؓ سے حسب سابق روایت مروی ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ الخ۔

٤٨٣ - وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْحَنْتَمَةِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ *

۴۸۳۔ نصر بن علی جہضمی، بواسطہ اپنے والد، مثنی بن سعید، ابو المتوکل، ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز گھڑے اور کدو کی تونبی اور لکڑی کے کٹھلے میں پینے سے منع فرمایا ہے۔

٤٨٤ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ مَنْصُورٍ ابْنِ حَيَّانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا شَهِدَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ *

۴۸۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، سریج بن یونس، مروان بن معاویہ، منصور بن حیان، سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما پر گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے گواہی دی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی تونبی، سبز گھڑے اور روغن قیر ملے ہوئے برتن اور لکڑی کے کٹھلے سے منع فرمایا ہے۔

٤٨٥- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ وَمَا يَقُولُ قُلْتُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ فَقَالَ صَدَقَ ابْنُ عُمَرَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ فَقُلْتُ وَأَيُّ شَيْءٍ نَبِيذُ الْجَرِّ فَقَالَ كُلُّ شَيْءٍ يُصْنَعُ مِنَ الْمَدَرِ *

۴۸۵۔ شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، یعلی بن حکیم، سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ٹھلیا کی نبیذ کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کی نبیذ کو حرام کیا ہے، اس کے بعد میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آکر کہا، کیا آپ نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نہیں سنا، انہوں نے فرمایا وہ کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کی نبیذ کو حرام قرار دیا ہے، میں نے پوچھا ٹھلیا کی نبیذ کیا ہوتی ہے؟ فرمایا جو چیز مٹی سے بنائی جائے (وہ ٹھلیا ہے)

٤٨٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَأَقْبَلْتُ نَحْوَهُ فَانْصَرَفَ قَبْلَ أَنْ أَبْلُغَهُ فَسَأَلْتُ مَاذَا قَالَ قَالُوا نَهَى أَنْ يُنْتَبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ *

۴۸۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جہاد میں لوگوں کو خطاب فرمایا، میں بھی حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف چل دیا، لیکن میرے پہنچنے سے قبل ہی حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تقریر ختم فرمادی، میں نے پوچھا، آپؐ نے کیا فرمایا؟ حاضرین نے کہا، حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کدو کی تونبی اور روغن قیر ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

٤٨٧- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنِ الثَّقَفِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ الْأَيْلِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي بَعْضِ

۴۸۷۔ قتیبہ، ابن رمح، لیث بن سعید۔
(دوسری سند) ابوالربیع، ابوکامل، حماد۔
(تیسری سند) زہیر بن حرب، اسمٰعیل، ایوب۔
(چوتھی سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبیداللہ۔
(پانچویں سند) ابن مثنی ابن ابی عمر، ثقفی، یحییٰ بن سعید۔
(چھٹی سند) محمد بن رافع، ابن ابی فدیک، ضحاک بن عثمان۔
(ساتویں سند) ہارون ایلی، ابن وہب، اسامہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے اور جہاد کا ذکر مالک اور اسامہ کے علاوہ اور کسی نے نہیں کیا۔

مَغَازِيهِ إِلَّا مَالِكٌ وَأُسَامَةُ *

٤٨٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ قَالَ فَقَالَ قَدْ زَعَمُوا ذَاكَ قُلْتُ أَنَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ زَعَمُوا ذَاكَ *

۴۸۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، حماد بن زید، ثابت بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کی نبیذ سے منع فرمایا ہے، انہوں نے کہا کہ لوگوں کا یہی خیال ہے، پھر میں نے کہا، کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کی نبیذ سے منع فرمایا ہے۔ انہوں نے کہالوگوں کا یہی خیال ہے۔

٤٨٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ أَنَهَى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ طَاوُسٌ وَاللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ *

۴۸۹۔ یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، سلیمان تیمی، طاؤس بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کی نبیذ سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہاہاں، پھر طاؤس نے کہا، بخدا میں نے یہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا ہے۔

٤٩٠- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ أَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْبَذَ فِي الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ قَالَ نَعَمْ *

۴۹۰۔ محمد بن حاتم، عبدالرزاق، ابن جریج، ابن طاؤس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا اور تو نبے میں نبیذ بنانے سے منع کیا ہے؟ انہوں نے کہاہاں۔

٤٩١- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ *

۴۹۱۔ محمد بن حاتم، بہز، وہیب، عبداللہ بن طاؤس، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا اور تو نبے سے منع کیا ہے۔

٤٩٢- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ نَعَمْ *

۴۹۲۔ عمرو ناقد، سفیان بن عینیہ، ابراہیم بن میسرہ طاؤس بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کی نبیذ، اور تو نبے اور لکڑی کے برتن سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہاہاں۔

٤٩٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

۴۹۳۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، محارب بن وثار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے

مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ سَمِعْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ *

ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز برتن، تونبے اور لکڑی کے کٹھلے سے منع کیا ہے، محارب بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بار بار سنا ہے۔

٤٩٤- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ وَأُرَاهُ قَالَ وَالنَّقِيرِ *

۴۹۴۔ سعید بن عمرو اشعثی، شیبانی، محارب بن دثار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں روغن قیر ملے ہوئے برتن کا بھی ذکر ہے۔

٤٩٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ انْتَبِذُوا فِي الْأَسْقِيَةِ *

۴۹۵۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عقبہ بن حریث، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ٹھلیا اور تونبے اور کٹھلے سے منع کیا ہے اور فرمایا مشکیزوں میں نبیذ بناؤ۔

(فائدہ) ان احادیث کا بیان کتاب الایمان میں گزر چکا ہے شروع میں جب آپؐ نے شراب کو حرام فرمایا، تو ان برتنوں کے استعمال کی بھی ممانعت فرما دی کہ کہیں شراب کا اثر ان میں نہ رہ جائے اور پھر بعد میں ان کے استعمال کی اجازت دے دی، جیسا کہ آنے والی روایات اس پر شاہد ہیں، نیز مشکیزوں میں نبیذ بنانے کے لئے فرمایا کیونکہ مشکیزوں میں شدت پیدا نہیں ہوتی ہے اور اگر ہو جاتی ہے جو کہ نشہ وغیرہ کا باعث ہے تو اس کا فوراً علم ہو جاتا ہے، اس بنا پر آپؐ نے خصوصیت کے ساتھ مشکیزوں میں نبیذ بنانے کو فرمایا۔

٤٩٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمَةِ فَقُلْتُ مَا الْحَنْتَمَةُ قَالَ الْجَرَّةُ *

۴۹۶۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، جبلہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، فرما رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حنتمہ سے منع کیا ہے؟ میں نے عرض کیا حنتمہ کیا ہے، فرمایا ٹھلیا۔

٤٩٧- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ حَدَّثَنِي زَاذَانُ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ حَدِّثْنِي بِمَا نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَشْرِبَةِ بِلُغَتِكَ وَفَسِّرْهُ لِي بِلُغَتِنَا فَإِنَّ لَكُمْ لُغَةً سِوَى لُغَتِنَا فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمِ

۴۹۷۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عمرو بن مرہ، زاذان بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ ان شراب کے (برتنوں کے متعلق) بیان کرو، جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، اور اپنی زبان میں بیان کرو اور پھر مجھے میری زبان میں سمجھاؤ، کیونکہ تمہاری اور ہماری زبان جدا جدا ہے، انہوں نے کہا کہ حضورؐ

وَهِيَ الْجَرَّةُ وَعَنِ الدُّبَّاءِ وَهِيَ الْقَرْعَةُ وَعَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ وَعَنِ النَّقِيرِ وَهِيَ النَّخْلَةُ تُنْسَحُ نَسْحًا وَتُنْقَرُ نَقْرًا وَأَمَرَ أَنْ يُنْتَبَذَ فِي الْأَسْقِيَةِ *

نے حنتم سے منع کیا ہے اور وہ ٹھلیا ہے، دباء سے وہ تونبا ہے، اور مزفت سے اور وہ روغن قیر ملا ہوا برتن ہے اور نقیر سے اور وہ کھجور کی لکڑی ہے، جو چھیل کر بنائی جاتی ہے، آپؐ نے مشکیزوں میں نبیذ بنانے کا حکم فرمایا ہے۔

٤٩٨ - وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ *

۴۹۸۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، ابوداؤد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث مروی ہے۔

٤٩٩ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْخَالِقِ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ عِنْدَ هَذَا الْمِنْبَرِ وَأَشَارَ إِلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ وَالْمُزَفَّتِ وَظَنَنَّا أَنَّهُ نَسِيَهُ فَقَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ يَوْمَئِذٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَدْ كَانَ يَكْرَهُ *

۴۹۹۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، عبدالخالق بن سلمہ، سعید بن میسب بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے اس منبر کے پاس سنا فرما رہے تھے اور اپنے ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کی طرف اشارہ کیا کہ عبدالقیس کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور انہوں نے آپ سے شراب کے (برتنوں کے متعلق) پوچھا، آپؐ نے انہیں تونبی، گھلیے اور سبز گھڑے سے منع کیا۔ میں نے کہا اے ابو محمد اور "مزفت" سے بھی ہمارا خیال تھا کہ یہ اس لفظ کو بھول گئے۔ انہوں نے کہا اس دن تک میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ لفظ نہیں سنا، لیکن وہ اسے مکروہ سمجھتے تھے۔"

٥٠٠ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ *

۵۰۰۔ احمد بن یونس، زہیر، ابوالزبیر (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو خیثمہ، ابوالزبیر، حضرت جابر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھلیے اور روغن قیر والے برتن اور تونبی سے منع فرمایا ہے۔

٥٠١ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۵۰۱۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ ٹھلیا اور تونبی اور روغنی برتن سے منع فرما رہے تھے، ابوالزبیرؒ بولے اور میں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے سنا فرما رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا اور روغنی برتن اور لکڑی کے گھلیے

وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُنْتَبَذُ لَهُ فِيهِ نُبِذَ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ *

سے منع فرمایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبیذ بنانے کے لئے جب کوئی برتن نہ ملتا، تو آپؐ کے لئے پتھر کے بڑے برتن میں نبیذ بنایا جاتا۔

۵۰۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ *

۵۰۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو عوانہ، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پتھر کے بڑے پیالہ میں نبیذ بنایا جاتا تھا۔

۵۰۳- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ يُنْتَبَذُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ فَإِذَا لَمْ يَجِدُوا سِقَاءً نُبِذَ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ وَأَنَا أَسْمَعُ لِأَبِي الزُّبَيْرِ مِنْ بِرَامٍ قَالَ مِنْ بِرَامٍ *

۵۰۳۔ احمد بن یونس، زہیر، ابوالزبیر (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو خیثمہ، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مشکیزے میں نبیذ بنائی جاتی اور جب مشکیزہ نہ ملتا، تو پتھر کے برتن میں بنائی جاتی، قوم میں سے بعض حضرات نے کہا میں نے ابوالزبیر سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ وہ برتن برام یعنی پتھر کا تھا۔

۵۰٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي سِنَانٍ و قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ أَبُو سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا *

۵۰۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن مثنیٰ، محمد بن فضیل، ابو سنان، ضرار بن مرہ، محارب، ابن بریدہ اپنے والد سے (دوسری سند) محمد بن عبداللہ بن نمیر، محمد بن فضیل، ضرار بن مرہ، ابو سنان، محارب بن دثار، عبداللہ بن بریدہ، حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم کو مشکیزوں کے علاوہ اور برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا، اب سب برتنوں میں پیو، لیکن نشہ والی چیز نہ پیو۔

۵۰۵- وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا ضَحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ

۵۰۵۔ حجاج بن شاعر، ضحاک بن مخلد، سفیان، علقمہ بن مرثد، ابن بریدہ، حضرت بریدہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میں نے تم کو برتنوں سے منع کیا تھا، مگر برتنوں سے کوئی چیز حلال یا حرام نہیں ہوتی ہے، باقی ہر

الظُّرُوفِ وَإِنَّ الظُّرُوفَ أَوْ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ *

نشہ پیدا کرنے والی چیز حرام ہے۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ مدار حرمت سکر اور نشہ پر ہے، خواہ تنہا کھجوروں کی نبیذ بنا جائی یا ملا کر بنائی جائے، اس میں کسی قسم کی قباحت نہیں ہے، وہو المطلوب وہو مذہب ابی حنیفۃ کما تقدم، واللہ اعلم۔

٥٠٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُعَرِّفِ بْنِ وَاصِلٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فِي ظُرُوفِ الْأَدَمِ فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ أَنْ لَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا *

۵۰۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، معرف بن واصل، محارب بن دثار، ابن بریدہ، حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے تم کو چمڑوں کے برتنوں سے منع کیا تھا، اب ہر ایک برتن میں پیو، لیکن نشہ لانے والی چیز مت پیو۔

٥٠٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيذِ فِي الْأَوْعِيَةِ قَالُوا لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ فَأَرْخَصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ *

۵۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی عمر، سفیان، سلیمان احول، مجاہد، ابو عیاض، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت فرمادی تو صحابہ کہنے لگے کہ ہر شخص کے پاس تو چمڑے کی مشک نہیں، چنانچہ آپؐ نے اس ٹھلیا کی جو روغنی نہ ہو اجازت مرحمت فرمادی۔

(فائدہ) اولاً آپؐ نے صرف ٹھلیا کی اجازت دی، پھر سب برتنوں کی اجازت مرحمت فرمادی۔

(٨١) بَاب بَيَانِ أَنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَأَنَّ كُلَّ خَمْرٍ حَرَامٌ *

باب (۸۱) ہر ایک نشہ والی شراب خمر ہے اور ہر ایک خمر حرام ہے۔

٥٠٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ *

۵۰۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کی شراب کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا، جو شراب بھی نشہ پیدا کرے، وہ حرام ہے۔

٥٠٩- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ

۵۰۹۔ حرملہ بن یحییٰ تجیبی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ *

روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کی شراب کے بارے میں دریافت کیا گیا، آپؐ نے فرمایا، جو شراب بھی نشہ پیدا کرے، وہ حرام ہے۔

۵۱۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَصَالِحٍ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ شَرَابٍ مُسْكِرٍ حَرَامٌ *

۵۱۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، سعید بن منصور، ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن عیینہ۔ (دوسری سند) حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح۔ (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی سفیان اور صالح کی روایت میں دریافت کرنے کا تذکرہ نہیں ہے، یہ صرف معمر کی روایت میں ہے، اور صالح کی روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔

۵۱۱- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ شَرَابًا يُصْنَعُ بِأَرْضِنَا يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ مِنَ الشَّعِيرِ وَشَرَابٌ يُقَالُ لَهُ الْبِتْعُ مِنَ الْعَسَلِ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ *

۵۱۱۔ قتیبہ بن سعید، اسحاق بن ابراہیم، وکیع، شعبہ سعید بن ابی بردہ، بواسطہ اپنے والد، ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کی طرف روانہ کیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ملک میں ایک شراب جو سے بنتی ہے، اسے مزر کہتے ہیں اور ایک شراب شہد سے تیار کی جاتی ہے، اسے بتع بولتے ہیں آپؐ نے فرمایا ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔

۵۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَهُمَا بَشِّرَا وَيَسِّرَا وَعَلِّمَا

۵۱۲۔ محمد بن عباد، سفیان، عمرو، سعید بن ابی بردہ، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجا اور ان سے فرمایا کہ لوگوں کو خوش رکھنا اور ان پر

وَلَا تُنَفِّرَا وَأُرَاهُ قَالَ وَتَطَاوَعَا قَالَ فَلَمَّا وَلَّى رَجَعَ أَبُوْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لَهُمْ شَرَابًا مِّنَ الْعَسَلِ يُطْبَخُ حَتّٰى يَعْقِدَ وَالْمِزْرُ يُصْنَعُ مِنَ الشَّعِيْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَآ اَسْكَرَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَهُوَ حَرَامٌ *

آسانی کرنا، اور دین کی باتیں سکھلانا اور نفرت نہ دلانا، اور میرا خیال ہے، یہ بھی فرمایا کہ دونوں اتفاق سے رہنا، جب آپؐ نے پشت پھیری تو ابو موسیٰ لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن میں شہد سے ایک شراب پکائی جاتی ہے جو جم جاتی ہے اور مزر شراب جو سے پکائی جاتی ہے آپؐ نے فرمایا، جو شراب نماز سے مدہوش بنادے وہ حرام ہے۔

٥١٣- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي خَلَفٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ ادْعُوَا النَّاسَ وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَيَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْتِنَا فِي شَرَابَيْنِ كُنَّا نَصْنَعُهُمَا بِالْيَمَنِ الْبِتْعُ وَهُوَ مِنَ الْعَسَلِ يُنْبَذُ حَتَّى يَشْتَدَّ وَالْمِزْرُ وَهُوَ مِنَ الذُّرَةِ وَالشَّعِيرِ يُنْبَذُ حَتَّى يَشْتَدَّ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُعْطِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ بِخَوَاتِمِهِ فَقَالَ أَنْهَى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ أَسْكَرَ عَنِ الصَّلَاةِ *

۵۱۳۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن احمد بن ابی خلف، زکریا بن عدی، عبید اللہ بن عمرو، زید بن ابی انیسہ، سعید بن ابی بردہ، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور معاذ کو یمن روانہ کیا، چنانچہ فرمایا، لوگوں کو اسلام کی دعوت دینا اور انہیں خوش رکھنا اور نفرت نہ دلانا اور آسانی کرنا، دشواری مت ڈالنا، انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمیں دو شرابوں کے متعلق فتویٰ دیجئے، جنہیں ہم یمن میں بنایا کرتے تھے، ایک تو بتع ہے اور وہ شہد کی تیار کی جاتی ہے، تا آنکہ اس میں جھاگ پیدا ہو جائیں اور سخت ہو جائے اور دوسری مزر ہے جو جوار یا جو کو بھگو کر تیار کرتے ہیں، یہاں تک کہ وہ سخت ہو جائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جوامع الکلم اپنے کمال کے ساتھ عطا کئے گئے تھے آپؐ نے فرمایا، میں منع کرتا ہوں، ہر نشہ والی شراب سے جو کہ نماز سے غافل کردے۔

٥١٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ جَيْشَانَ وَجَيْشَانُ مِنَ الْيَمَنِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُونَهُ بِأَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَ مُسْكِرٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

۵۱۴۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز دراوردی، عمارہ بن غزیہ، ابوالزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص جیشان سے آیا اور جیشان یمن کا ایک شہر ہے، اس نے اس شراب کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، جو اس کے ملک میں پیتے تھے، اور وہ جوار سے بنتی تھی اس کو مزر کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کہ کیا وہ نشہ والی ہے؟ اس نے کہا ہاں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر نشہ والی چیز حرام ہے، اور اللہ

إِنَّ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ أَوْ عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ *

تعالیٰ نے یہ چیز طے فرمائی ہے کہ جو نشہ والی چیز پئے گا، اسے طینۃ الخبال پلائے گا، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طینۃ الخبال کیا چیز ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخیوں کا پسینہ ہے۔

٥١٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ *

۵۱۵۔ ابو الربیع عتکی، ابو کامل، حماد بن زید، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر ایک نشہ کرنے والی شراب خمر ہے، اور ہر ایک نشہ والی چیز حرام ہے اور جو شخص دنیا میں شراب پئے گا اور مر جائے گا، درآنحالیکہ اس کے نشہ میں مست ہو گا اور توبہ نہیں کرے گا تو اسے آخرت میں شراب طہور نہیں ملے گی۔

(فائدہ) علامہ زرقانی شرح مؤطا مالک میں شیخ ابن عربی کا قول نقل کرتے ہیں، کہ حدیث سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ اسے جنت میں شراب طہور نہیں ملے گی، کیونکہ جس چیز کا اللہ تعالیٰ نے اس سے وعدہ فرمایا تھا، اس نے اس کو جلدی ہی حاصل کرنا چاہا، تو وہ حاصل ہو گئی، لہٰذا جب اس شراب کا وقت آئے گا، تو اس شرابی کو محروم کر دیا جائے گا۔ واللہ اعلم۔

٥١٦ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ كِلَاهُمَا عَنْ رَوْحِ بْنِ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ *

۵۱۶۔ اسحٰق بن ابراہیم، ابو بکر بن اسحٰق، روح بن عبادہ، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر نشہ لانے والی شئے خمر ہے اور ہر ایک نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔

٥١٧ - وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِسْمَارٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۵۱۷۔ صالح بن مسمار سلمی، معن، عبدالعزیز بن عبدالمطلب موسیٰ بن عقبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

٥١٨ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ *

۵۱۸۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن حاتم، یحییٰ قطان، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر ایک نشہ لانے والی چیز خمر ہے اور ہر ایک خمر حرام ہے۔

٥١٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ

۵۱۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ *

عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو دنیا میں شراب پئے گا، وہ اس سے آخرت میں محروم کر دیا جائے گا۔

۵۲۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَلَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ فَلَمْ يُسْقَهَا قِيلَ لِمَالِكٍ رَفَعَهُ قَالَ نَعَمْ *

۵۲۰۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، مالک، نافع، حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ جو دنیا میں شراب پئے اور توبہ نہ کرے تو وہ آخرت میں اس سے محروم کر دیا جائیگا، اسے نہیں پئے گا، امام مالک سے پوچھا گیا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس حدیث کو مرفوع کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔

۵۲۱ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا أَنْ يَتُوبَ *

۵۲۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو دنیا میں شراب پئے گا وہ آخرت میں نہیں پئے گا مگر یہ کہ وہ اپنے اس فعل سے توبہ کرے۔

۵۲۲ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِيَّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ *

۵۲۲۔ ابن ابی عمر، ہشام بن سلیمان مخزومی، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے عبید اللہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

(۸۲) بَاب إِبَاحَةِ النَّبِيذِ الَّذِي لَمْ يَشْتَدَّ وَلَمْ يَصِرْ مُسْكِرًا *

باب (۸۲) جس نبیذ میں تیزی نہ پیدا ہوئی ہو، اور نہ اس میں نشہ آیا ہو، وہ حلال ہے۔

۵۲۳ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ أَبِي عُمَرَ الْبَهْرَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْتَبَذُ لَهُ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهُ إِذَا أَصْبَحَ يَوْمَهُ ذَلِكَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِي تَجِيءُ وَالْغَدَ وَاللَّيْلَةَ الْأُخْرَى وَالْغَدَ إِلَى الْعَصْرِ فَإِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ

۵۲۳۔ عبید اللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ یحییٰ بن عبید ابی عمر البہرانی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اول شب میں نبیذ بھگو دیتے تھے، چنانچہ آپ اسے اس دن صبح کو اور رات کو پیتے تھے، پھر اگلے دن پھر تیسری رات کو اور پھر دن میں صبح تک، پھر اگر کچھ بچ رہتی اور اس میں نشہ کے آثار نہ ہوتے، تو آپ خادم کو پلا دیتے، یا اس کے بہا دینے کا حکم فرما دیتے۔

أَوْ أَمَرَ بِهِ فَصُبَّ *

٥٢٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى الْبَهْرَانِيِّ قَالَ ذَكَرُوا النَّبِيذَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْتَبَذُ لَهُ فِي سِقَاءٍ قَالَ شُعْبَةُ مِنْ لَيْلَةِ الِاثْنَيْنِ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالثُّلَاثَاءِ إِلَى الْعَصْرِ فَإِنْ فَضَلَ مِنْهُ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ أَوْ صَبَّهُ *

۵۲۴۔ محمد بن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ، یحییٰ بہرانی بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے عبداللہ بن عباس کے سامنے نبیذ کا تذکرہ کیا، انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مشکیزے میں نبیذ بنایا جاتا تھا، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ پیر کی رات کو، پھر آپ اسے پیر کے دن اور منگل کے دن عصر تک پیتے تھے، پھر اگر اس میں سے کچھ بچ جاتا تو خادم کو پلادیتے، یا بہا دیتے۔

٥٢٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ وَأَبِي كُرَيْبٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْقَعُ لَهُ الزَّبِيبُ فَيَشْرَبُهُ الْيَوْمَ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ إِلَى مَسَاءِ الثَّالِثَةِ ثُمَّ يَأْمُرُ بِهِ فَيُسْقَى أَوْ يُهَرَاقُ *

۵۲۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، اعمش، ابو عمر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے انگور بھگوئے جاتے تھے، آپؐ انہیں اس روز پیتے پھر دوسرے دن، پھر تیسرے دن، شام تک پیتے، پھر آپؐ اس کے پینے کا حکم فرماتے، یا بہا دینے کا حکم دیتے۔

(فائدہ) یعنی اگر کسی قسم کا تغیر نہ ہوتا تو پھر پینے کا حکم فرماتے، ورنہ بہادینے کا، اور نبیذ کا باجماع امت پینا جائز ہے۔

٥٢٦- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْبَذُ لَهُ الزَّبِيبُ فِي السِّقَاءِ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهُ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ فَإِذَا كَانَ مَسَاءُ الثَّالِثَةِ شَرِبَهُ وَسَقَاهُ فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ أَهْرَاقَهُ *

۵۲۶۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، یحییٰ بن ابی عمر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مشک میں انگور بھگوئے جاتے، آپؐ اس دن پھر دوسرے دن اور پھر تیسرے دن کی شام کو اسے پیتے اور پلاتے اور جو کچھ بچ رہتا، اسے بہادیتے۔

٥٢٧- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى أَبِي عُمَرَ النَّخَعِيِّ قَالَ سَأَلَ قَوْمٌ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَشِرَائِهَا وَالتِّجَارَةِ فِيهَا فَقَالَ أَمُسْلِمُونَ أَنْتُمْ قَالُوا نَعَمْ

۵۲۷۔ محمد بن احمد بن ابی خلف، زکریا بن عدی، عبیداللہ، زید، یحییٰ بن ابی عمر نخعی بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے شراب کی بیع اور اس کی تجارت کے متعلق دریافت کیا، وہ بولے تم مسلمان ہو۔ انہوں نے کہا جی ہاں، ابن عباس نے فرمایا، نہ تو اس کی بیع درست ہے اور نہ

قَالَ فَإِنَّهُ لَا يَصْلُحُ بَيْعُهَا وَلَا شِرَاؤُهَا وَلَا التِّجَارَةُ فِيهَا قَالَ فَسَأَلُوهُ عَنِ النَّبِيذِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ ثُمَّ رَجَعَ وَقَدْ نَبَذَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِي حَنَاتِمَ وَنَقِيرٍ وَدُبَّاءٍ فَأَمَرَ بِهِ فَأُهْرِيقَ ثُمَّ أَمَرَ بِسِقَاءٍ فَجُعِلَ فِيهِ زَبِيبٌ وَمَاءٌ فَجُعِلَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصْبَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ يَوْمَهُ ذَلِكَ وَلَيْلَتَهُ الْمُسْتَقْبَلَةَ وَمِنَ الْغَدِ حَتَّى أَمْسَى فَشَرِبَ وَسَقَى فَلَمَّا أَصْبَحَ أَمَرَ بِمَا بَقِيَ مِنْهُ فَأُهْرِيقَ *

خرید، اور نہ تجارت، پھر ان لوگوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نبیذ کے متعلق پوچھا، انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر کیلئے نکلے، پھر لوٹے، تو آپؐ کے کچھ اصحاب نے سبز گھڑوں، گٹھلوں اور تونبی میں نبیذ بنائی تھی، آپؐ نے اس کے متعلق حکم دیا وہ بہادی گئی، پھر آپؐ نے ایک مشک میں نبیذ بنانے کے متعلق فرمایا، پھر صبح کو آپؐ نے اس میں سے پیا اور دوسری رات اور دوسرا دن صبح تا شام پیا اور پلایا، پھر تیسرے دن جو بچ گئی اس کے بہادینے کا حکم دیا، وہ بہا دی گئی۔

٥٢٨- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيَّ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ يَعْنِي ابْنَ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيَّ قَالَ لَقِيتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ النَّبِيذِ فَدَعَتْ عَائِشَةُ جَارِيَةً حَبَشِيَّةً فَقَالَتْ سَلْ هَذِهِ فَإِنَّهَا كَانَتْ تَنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ الْحَبَشِيَّةُ كُنْتُ أَنْبِذُ لَهُ فِي سِقَاءٍ مِنَ اللَّيْلِ وَأُوكِيهِ وَأُعَلِّقُهُ فَإِذَا أَصْبَحَ شَرِبَ مِنْهُ *

۵۲۸۔ شیبان بن فروخ، قاسم بن فضل حدانی، ثمامہ بن حزن قشیری بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملا اور ان سے نبیذ کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے ایک حبشی باندی کو بلایا، اور فرمایا اس سے پوچھو، یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے نبیذ تیار کیا کرتی تھی تو وہ حبشہ عورت بولی کہ میں آپ کے لئے رات کو مشک میں نبیذ بھگوتی اور اس کا منہ باندھ کر لٹکا دیا کرتی، صبح کو آپؐ اس سے پیتے۔

٥٢٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ يُوكَى أَعْلَاهُ وَلَهُ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عِشَاءً وَنَنْبِذُهُ عِشَاءً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً *

۵۲۹۔ محمد بن مثنی عنزی، عبدالوہاب ثقفی، یونس، حسن، بواسطہ اپنی والدہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک مشک میں نبیذ بناتے اور اس کے اوپر کے حصہ کو باندھ دیتے اور اس مشک میں سوراخ تھے، صبح کو ہم نبیذ تیار کرتے آپؐ اسے شام کو پیتے اور شام کو بھگوتے تو صبح کو پیتے۔

٥٣٠- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَعَا أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ خَادِمَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوسُ

۵۳۰۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز بن ابی حازم، ابوحازم، سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو اسید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی شادی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی، اور ان کی بیوی ہی اس روز کام کر رہی تھی اور وہی دلہن تھی، سہل نے کہا، کہ تم جانتے ہو کہ اس

قَالَ سَهْلٌ تَدْرُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ فَلَمَّا أَكَلَ سَقَتْهُ إِيَّاهُ *

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا پلایا تھا، اس نے رات کو ایک بڑے پیالہ میں چند کھجوریں بھگو دی تھیں، جب آپ کھانے سے فارغ ہوئے تو اس نے وہی آپ کو پلایا۔

٥٣١- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ أَتَى أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ فَلَمَّا أَكَلَ سَقَتْهُ إِيَّاهُ *

۵۳۱۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن، ابو حازم، حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو اسید ساعدی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی، اور حسب سابق روایت مروی ہے لیکن نبیذ پلانے کا ذکر نہیں ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، معلوم ہوا کہ میزبان بعض مہمانوں کی تخصیص کر سکتا ہے، بشرطیکہ دیگر مہمان ناراض نہ ہوں اور یہاں تو صحابہ کرام اس چیز سے اور زیادہ خوش اور مسرور تھے۔

٥٣٢- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي أَبَا غَسَّانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ أَمَاثَتْهُ فَسَقَتْهُ تَخُصُّهُ بِذَلِكَ *

۵۳۲۔ محمد بن سہل تمیمی، ابن ابی مریم، محمد یعنی ابو غسان، ابو حازم، سہل بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی حدیث مروی ہے، اور اس میں پتھر کا پیالہ کہا ہے اور اتنی زیادتی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوئے تو اس نے ان کھجوروں کو پلایا اور خصوصیت کیساتھ صرف آپ کو یہ پلایا۔

٥٣٣- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ مُطَرِّفٍ أَبُو غَسَّانَ أَخْبَرَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنَ الْعَرَبِ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَقَدِمَتْ فَنَزَلَتْ فِي أُجُمِ بَنِي سَاعِدَةَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ مُنَكِّسَةٌ رَأْسَهَا فَلَمَّا كَلَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ

۵۳۳۔ محمد بن سہل تمیمی، ابو بکر بن اسحاق، ابن سہل، ابن ابی مریم، محمد بن مطرف، ابو حازم، سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عرب کی ایک عورت کا ذکر آیا۔ آپؐ نے ابو اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیام دینے کا حکم فرمایا، انہوں نے پیام دیا، اور وہ آئی، اور بنی ساعدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قلعوں میں اتری، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور اس کے پاس تشریف لے گئے، جب وہاں پہنچے تو دیکھا، کہ سر جھکائے ہوئے ایک عورت ہے، آپؐ نے اس سے بات کی، وہ بولی، میں تم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا، تو نے اپنے آپ کو مجھ سے محفوظ کر لیا۔ حاضرین بولے تو جانتی ہے، یہ کون تھے؟ وہ

قَالَ قَدْ أَعَذْتُكِ مِنِّي فَقَالُوا لَهَا أَتَدْرِينَ مَنْ هَذَا فَقَالَتْ لَا فَقَالُوا هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَكِ لِيَخْطُبَكِ قَالَتْ أَنَا كُنْتُ أَشْقَى مِنْ ذَلِكَ قَالَ سَهْلٌ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتَّى جَلَسَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثُمَّ قَالَ اسْقِنَا لِسَهْلٍ قَالَ فَأَخْرَجْتُ لَهُمْ هَذَا الْقَدَحَ فَأَسْقَيْتُهُمْ فِيهِ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَأَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذَلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا فِيهِ قَالَ ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ بَعْدَ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَوَهَبَهُ لَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرِ بْنِ إِسْحَقَ قَالَ اسْقِنَا يَا سَهْلُ *

بولی نہیں، میں نہیں جانتی۔ حاضرین نے کہا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تھے، تجھے پیغام دینے کے لئے تشریف لائے تھے وہ بولی، تب تو میں بہت زیادہ بدقسمت رہی، سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت تشریف لائے، حتی کہ سقیفہ بنی ساعدہ میں، آپؐ اور آپؐ کے اصحاب بیٹھے، پھر آپؐ نے حضرت سہل سے فرمایا ہمیں پلاؤ، سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نے یہ پیالہ نکالا، اور اس میں سے آپ کو پلایا، ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ سہل نے وہ پیالہ نکالا اور ہم نے بھی اس میں سے پیا، پھر اس کے بعد حضرت عمر بن عبدالعزیز نے وہ پیالہ سہل سے مانگا، سہل نے انہیں دیدیا، اور ابو بکر بن اسحاق کی روایت میں یہ الفاظ ہیں، اے سہل ہمیں پلاؤ۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ روایت سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار سے برکت لینا جائز ہے اور جس چیز کو آپؐ نے چھوا، یا پہنا اور استعمال کیا، وہ سب متبرک ہیں اور سلف و خلف کا اجماع ہے، کہ جن مقامات پر آپؐ نے نماز پڑھی، وہاں نماز پڑھنا افضل و بہتر ہے، لیکن شرط یہ ہے، کہ ان اشیاء، واماکن کا صحیح ثبوت ہو، اس قسم کے نظائر احادیث میں بکثرت موجود ہیں، مگر مترجم کہتا ہے (اور یہ اپنی رائے سے نہیں کہتا ہے) کہ جن مقامات پر آپؐ نے نماز پڑھی ہے، وہاں صرف نماز پڑھنا ہی افضل اور بہتر ہے، اور بس، یعنی زیارت آثار متبرکہ کی لغویات اور فضول باتوں سے پاک وصاف ہو کے کرنی چاہئے، واللہ اعلم۔

٥٣٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ بِقَدَحِي هَذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ الْعَسَلَ وَالنَّبِيذَ وَالْمَاءَ وَاللَّبَنَ *

۵۳۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے اس پیالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پینے کی تمام چیزیں پلائی ہیں، یعنی شہد اور نبیذ، اور پانی اور دودھ۔

(٨٣) بَاب جَوَازِ شُرْبِ اللَّبَنِ *

باب (۸۳) دودھ پینے کا جواز۔

٥٣٥- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ لَمَّا خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ مَرَرْنَا بِرَاعٍ وَقَدْ عَطِشَ رَسُولُ اللَّهِ

۵۳۵۔ عبید اللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، اسحاق، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ سے مدینہ کو ہجرت کر کے چلے، تو ہمارا گزر ایک چرواہے پر ہوا اور حضورؐ پیاسے تھے، چنانچہ میں

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَلَبْتُ لَهُ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ *

نے تھوڑا سا دودھ دوہا اور لے کر حاضر ہوا اور آپؐ نے اسے پیا، یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا۔

(فائدہ) ممالک عرب میں یہ دستور تھا اور پھر وہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کو جانتا بھی ہوگا، اس لئے آپؐ کے دودھ نکالنے سے ناراض نہیں ہوا، میں کہتا ہوں کہ صدیق اکبرؓ نے اس سے اجازت لے کر نکالا ہوگا تو اب کیا اشکال باقی رہا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

٥٣٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ لَمَّا أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَأَتْبَعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاخَتْ فَرَسُهُ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ لِي وَلَا أَضُرُّكَ قَالَ فَدَعَا اللَّهَ قَالَ فَعَطِشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرُّوا بِرَاعِي غَنَمٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فَأَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيهِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ *

٥٣٦۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو اسحاق ہمدانی، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ آئے تو سراقہ بن مالک جعشم نے آپ کا تعاقب کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بددعا دی تو اس کا گھوڑا دھنس گیا اس نے عرض کیا، آپؐ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے میں آپ کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا، چنانچہ آپؐ نے اللہ سے دعا کی (اسے نجات ملی) پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیاسے ہوئے اور بکریوں کے ایک چرواہے پر گزر ہوا، ابو بکرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے پیالہ لیا اور تھوڑا سا دودھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دوہا اور وہ لے کر حاضر ہوا، چنانچہ آپؐ نے پیا، حتیٰ کہ میں خوش ہو گیا(١)۔

٥٣٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ عَبَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِإِيلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ *

٥٣٧۔ محمد بن عباد، زہیر بن حرب، ابو صفوان، یونس، زہری، ابن مسیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شب معراج بیت المقدس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو پیالے لائے گئے ایک میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ، آپؐ نے دونوں کو دیکھا اور دودھ کا پیالہ لے لیا، تو آپؐ سے جبریل نے کہا تمام تعریفیں اس کے لئے ہیں جس نے آپ کو فطرت کی ہدایت کی، اگر آپؐ شراب کا پیالہ لے لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

(١) یہ اظہار ہے اس بے پناہ محبت کا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دل میں تھی کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب سیر ہو کر دودھ نوش فرما لیا تو اس سے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی وہ بے قراری زائل ہو گئی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بھوک کا اثر دیکھ کر پیدا ہو گئی تھی۔ محب صادق کو اپنے حبیب کی راحت سے راحت حاصل ہوتی ہے۔

(فائدہ) فطرت سے مراد دین اسلام ہے، باقی یہ روایات کتاب الایمان میں معراج کے بیان میں گزر چکی ہے، وہیں اس کے متعلق لکھ دیا گیا ہے، نیز حدیث سے معلوم ہوا کہ فرشتوں کا بھی عقیدہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے قبضہ قدرت میں کوئی چیز نہیں ہے اور نہ کوئی کسی چیز کو جانتا اور سنتا ہے، اور نہ کسی شے کے کرنے پر بغیر مرضی الہ العالمین کوئی قادر ہے۔

٥٣٨- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ بِإِيلِيَاءَ *

۵۳۸۔ سلمہ بن شبیب، حسن بن اعین، معقل، زہری، سعید بن میتب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے حسب سابق روایت مروی ہے، اور بیت المقدس کا ذکر نہیں ہے۔

(٨٤) بَاب اِسْتِحْبَابِ تَخْمِيْرِ الْإِنَاءِ وَإِيْكَاءِ السِّقَاءِ وَإِغْلَاقِ الْأَبْوَابِ وَإِطْفَاءِ السِّرَاجِ وَالنَّارِ عِنْدَ النَّوْمِ *

باب (۸۴) سوتے وقت برتنوں کے ڈھکنے، مشکیزوں کا منہ باندھنے، اور دروازہ بند کرنے اور ایسے ہی چراغ گل کرنے اور آگ بجھا دینے کا استحباب۔

٥٣٩- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ لَيْسَ مُخَمَّرًا فَقَالَ أَلَّا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُودًا قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ إِنَّمَا أُمِرَ بِالْأَسْقِيَةِ أَنْ تُوكَأَ لَيْلًا وَبِالْأَبْوَابِ أَنْ تُغْلَقَ لَيْلًا *

۵۳۹۔ زہیر بن حرب، محمد بن مثنیٰ، عبد بن حمید، ابوعاصم، ابن جریج، ابوالزبیر، جابر بن عبداللہ، حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مقام نقیع سے دودھ کا ایک پیالہ لے کر حاضر ہوا جو ڈھکا نہیں تھا، آپؐ نے فرمایا، اسے ڈھانکا کیوں نہیں، ایک لکڑی کی آڑ ہی اس پر دیتے، ابوحمید بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے حکم فرمایا، رات کو مشکیزے کا منہ باندھ دینے اور دروازہ بند کرنے کا۔

٥٤٠- وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَزَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَقَ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِ لَبَنٍ بِمِثْلِهِ قَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ زَكَرِيَّاءُ قَوْلَ

۵۴۰۔ ابراہیم بن دینار، روح بن عبادہ، ابن جریج، زکریا بن اسحاق، ابوالزبیر، جابر بن عبداللہ حضرت ابوحمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دودھ کا پیالہ لے کر آیا اور حسب سابق روایت مروی ہے، باقی زکریا نے ابوحمید کا قول رات کو بیان نہیں کیا۔

أَبِي حُمَيْدٍ بِاللَّيْلِ *

٥٤١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَسْقِيكَ نَبِيذًا فَقَالَ بَلَى قَالَ فَخَرَجَ الرَّجُلُ يَسْعَى فَجَاءَ بِقَدَحٍ فِيهِ نَبِيذٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَّا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُودًا قَالَ فَشَرِبَ *

۵۴۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابومعاویہ، اعمش، ابوصالح، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آپؐ نے پانی مانگا، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم حضورؐ کو نبیذ نہ پلائیں، فرمایا کیوں نہیں، وہ شخص دوڑتا ہوا گیا اور ایک پیالہ میں نبیذ لے کر آیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اسے ڈھانکا کیوں نہیں، کم از کم ایک لکڑی ہی اس کے عرض پر رکھ دیتے، پھر آپؐ نے پی لیا۔

٥٤٢- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبِي صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو حُمَيْدٍ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُودًا *

۵۴۲۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابوسفیان، ابوصالح، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ابوحمید نامی خدمت گرامی میں مقام نقیع سے دودھ کا ایک پیالہ لے کر حاضر ہوا، آپؐ نے فرمایا تم نے اسے ڈھکا کیوں نہیں، کم از کم اس پر عرض میں ایک لکڑی ہی رکھ دیتے۔

٥٤٣- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ غَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ وَأَغْلِقُوا الْبَابَ وَأَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا أَنْ يَعْرُضَ عَلَى إِنَائِهِ عُودًا وَيَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ فَلْيَفْعَلْ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ فِي حَدِيثِهِ وَأَغْلِقُوا الْبَابَ *

۵۴۳۔ قتیبہ بن سعید، لیث۔
(دوسری سند) محمد بن رمح، لیث، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برتن کو ڈھانک دیا کرو، مشکیزہ کا منہ باندھ دیا کرو، دروازہ بند کر دیا کرو، چراغ بجھا دیا کرو کیونکہ شیطان ایسے مشکیزے کو نہیں کھولتا، اور ڈھکے برتن کا سرپوش نہیں اتارتا، اور اگر کسی کو تم میں سے ڈھکنے کے لئے کوئی چیز نہ ملے تو صرف برتن پر عرض میں ایک لکڑی ہی رکھ دے یا خدا کا نام ہی اس پر لے دیا کرے تو ایسا ہی کرے، اس لئے کہ چوہا لوگوں کے گھر جلا دیتا ہے، قتیبہ نے اپنی روایت میں دروازے بند کرنے کا تذکرہ نہیں کیا۔

٥٤٤- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ

۵۴۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ

عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَأَكْفِئُوا الْإِنَاءَ أَوْ خَمِّرُوا الْإِنَاءَ وَلَمْ يَذْكُرْ تَعْرِيضَ الْعُودِ عَلَى الْإِنَاءِ *

رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں حسب سابق روایت مروی ہے اور اس میں "واکفئوا الاناء یاخمر والا ناء" کا لفظ ہے، باقی عرض میں لکڑی رکھنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

٥٤٥ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْلِقُوا الْبَابَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَخَمِّرُوا الْآنِيَةَ وَقَالَ تُضْرِمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ ثِيَابَهُمْ *

۵۴۵۔ احمد بن یونس، زہیر، ابوالزبیر، حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دروازے بند کرو، اور لیث کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے مگر اس میں "خمرو الانیۃ" کا لفظ ہے اور یہ ہے کہ چوہا گھر والوں کے کپڑے جلا دیتا ہے۔

٥٤٦ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَقَالَ وَالْفُوَيْسِقَةُ تُضْرِمُ الْبَيْتَ عَلَى أَهْلِهِ *

۵۴۶۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن، سفیان، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، باقی اس میں یہ ہے کہ ارشاد فرمایا، چوہاں گھر والوں کو جلا دیتا ہے۔

٥٤٧ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَأَوْكُوا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَخَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا وَأَطْفِئُوا مَصَابِيحَكُمْ *

۵۴۷۔ اسحاق بن منصور، روح بن عبادہ، ابن جریج، عطاء حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب رات کی تاریکی یا شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو باہر نہ نکلنے دیا کرو، اس لئے کہ شیطان اس وقت پھیل جاتے ہیں پھر جب رات کی ایک ساعت گزر جائے تو انہیں چھوڑ سکتے ہو اور دروازے بند کر لو اور اللہ کا نام لے لو، کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا اور مشکیزوں کے منہ بسم اللہ کر کے باندھ دیا کرو اور بسم اللہ کر کے برتنوں کو ڈھانک دیا کرو اور اگر یہ نہ ہو تو کم از کم برتنوں کے اوپر آڑی یا کچھ رکھ دو اور اپنے چراغ بجھا دیا کرو۔

٥٤٨ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَحْوًا مِمَّا أَخْبَرَ عَطَاءٌ إِلَّا أَنَّهُ لَا يَقُولُ

۵۴۸۔ اسحاق بن منصور، روح بن عبادہ، ابن جریج، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں اور حسب سابق روایت مروی ہے باقی اس میں "اذکروا اسم اللہ عزوجل" کے الفاظ نہیں ہیں۔

اذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

٥٤٩ - وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ عَطَاءٍ وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ كَرِوَايَةِ رَوْحٍ *

۵۴۹۔ احمد بن عثمان نوفلی، ابوعاصم، ابن جریج، اس حدیث کو عطاء اور عمرو بن دینار سے روح کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

٥٥٠ - وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُرْسِلُوا فَوَاشِيَكُمْ وَصِبْيَانَكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْبَعِثُ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ *

۵۵۰۔ احمد بن یونس، زہیر، ابوالزبیر، جابر (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابوخیثمہ، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، سورج غروب ہونے کے بعد اپنے جانوروں اور بچوں کو نہ چھوڑو حتی کہ شام کی تاریکی جاتی رہے، اس لئے کہ شیطان سورج غرب ہوتے ہی شام کی تاریکی اور سیاہی ختم ہونے تک چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔

(فائدہ) میں کہتا ہوں کہ کتاب الصلوۃ میں جو حدیث گزری ہے کہ سورج شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے ان روایتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے، یہی توجیہ انسب معلوم ہوتی ہے کہ اس وقت شیطان کا اور شیطان کے لشکر کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

٥٥١ - وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ زُهَيْرٍ *

۵۵۱۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن، سفیان، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زہیر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

٥٥٢ - وحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ غَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِإِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ أَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ إِلَّا نَزَلَ فِيهِ مِنْ ذَلِكَ الْوَبَاءِ *

۵۵۲۔ عمرو ناقد، ہاشم بن قاسم، لیث بن سعد، یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن الہاد لیثی، یحییٰ بن سعید، جعفر بن عبداللہ بن حکیم، قعقاع بن حکیم، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ برتن ڈھانک دو اور مشکیزے کا دہانہ بند کر دو، اس لئے کہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں وبا اترتی ہے، پھر وہ وبا جو برتن یا مشک کھلی پاتی ہے اس میں سما جاتی ہے۔

(فائدہ) پھر جو اس چیز کو کھاتا پیتا ہے اسے وبا ہو جاتی ہے اور اسی طرح وبا پھیلتی ہے، معلوم ہوا کہ وبا حکم الٰہی ہے، پانی یا دیگر اشیا کے فساد سے نہیں ہوتی، اور نہ کسی کی بیماری اور وبا کسی کو لگتی ہے، جیسا کہ آئندہ انشاء اللہ العزیز اس کا بیان آجائے گا۔

۵۵۳- وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ يَوْمًا يَنْزِلُ فِيهِ وَبَاءٌ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ قَالَ اللَّيْثُ فَالْأَعَاجِمُ عِنْدَنَا يَتَّقُونَ ذَلِكَ فِي كَانُونَ الْأَوَّلِ *

۵۵۳۔ نصر بن علی جہضمی، بواسطہ اپنے والد، لیث بن سعد سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی اس روایت میں یہ ہے کہ سال میں ایک دن ایسا ہوتا ہے کہ جس میں وبا اترتی ہے، لیث بیان کرتے کہ ہمارے طرف کے عجمی لوگ "کانون اول" میں اس سے بچتے ہیں۔

(فائدہ) کانون اول دسمبر کو کہتے ہیں اور کانون ثانی جنوری کو یہ محض ان کا باطل عقیدہ بیان کیا گیا ہے حدیث عام ہے جس وقت حکم الٰہی ہو اور جس جگہ اور جس چیز میں ہو، وہیں وبا نازل ہو گی۔

۵۵۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ *

۵۵۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ نہ چھوڑا کرو۔

۵۵۵- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاَبُوْ عَامِرٍ الْاَشْعَرِيُّ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ (وَاللَّفْظُ لِاَبِیْ عَامِرٍ) قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ عَلٰی اَهْلِهٖ بِالْمَدِيْنَةِ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا حُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَانِهِمْ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ اِنَّمَا هِیَ عَدُوٌّ لَّكُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاطْفِئُوْهَا عَنْكُمْ *

۵۵۵۔ سعید بن عمرو اشعثی، ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابو عامر اشعری، ابو کریب، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں رات کو ایک گھر کے اندر گھر والے جل گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب یہ واقعہ بیان کیا گیا تو آپ نے فرمایا یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔

(۸۵) بَاب آدَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَأَحْكَامِهِمَا *

باب (۸۵) کھانے اور پینے کے آداب واحکام۔

۵۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي حُذَيْفَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ

۵۵۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، خیثمہ، ابو حذیفہ، حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھاتے تو ہم اپنے

كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ أَيْدِيَنَا حَتَّى يَبْدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعَ يَدَهُ وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَأَنَّهَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا ثُمَّ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَأَنَّمَا يُدْفَعُ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ جَاءَ بِهَذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهَذَا الْأَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ يَدِهَا*

ہاتھ نہ ڈالتے تاوقتیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شروع نہ فرماتے اور اپنا دست مبارک نہ ڈالتے، ایک مرتبہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے پر موجود تھے کہ ایک لڑکی دوڑتی ہوئی آئی جیسا کہ کوئی اسے ہانک رہا ہے، اس نے اپنا ہاتھ کھانے میں ڈالنا چاہا، آپؐ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر ایک دیہاتی دوڑتا ہوا آیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا، پھر فرمایا کہ شیطان اس کھانے کو حلال کر لیتا ہے جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے، چنانچہ وہ ایک لڑکی کو یہ کھانا حلال کرنے کے لئے لایا، میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور پھر اس دیہاتی کو اسی مقصد کے لئے لے آیا میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ اس لڑکی کے ہاتھ کے ساتھ، میرے ہاتھ میں ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کھانے اور پینے سے پہلے بسم اللہ کہنا مستحب ہے اور بہتر یہ ہے کہ ذرا زور سے کہے تاکہ جو بھول گیا ہے وہ بھی متنبہ ہو جائے اور اگر شروع میں بھول جائے تو یاد آنے کے وقت "بسم اللہ اولہ وآخرہ" کہہ لے اور جنابت اور حیض بسم اللہ کہنے سے مانع نہیں، بلکہ ان کے لئے بھی بسم اللہ کہنا مستحب ہے، اب ناظرین سمجھ لیں کہ پھر کھانے پینے میں کیا کراہت ہو سکتی ہے اور اس کی تائید میں بکثرت روایات کتاب الطہارۃ میں گزر چکی، نیز امام نووی فرماتے ہیں کہ درست یہی ہے کہ یہ حدیث اور دیگر احادیث جن میں شیطان کے کھانے کا تذکرہ آیا ہے وہ سب اپنے ظاہر پر محمول ہیں، تاویل کی حاجت اور ضرورت نہیں، جمہور علماء سلف، خلف، فقہاء محدثین اور متکلمین کا یہی مسلک ہے (نووی جلد ۳ ص ۱۷۱)

٥٥٧- وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حُذَيْفَةَ الْأَرْحَبِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ كُنَّا إِذَا دُعِينَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى طَعَامٍ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَقَالَ كَأَنَّمَا يُطْرَدُ وَفِي الْجَارِيَةِ كَأَنَّمَا تُطْرَدُ وَقَدَّمَ مَجِيءَ الْأَعْرَابِيِّ فِي حَدِيثِهِ قَبْلَ مَجِيءِ الْجَارِيَةِ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ وَأَكَلَ *

۵۵۷۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، عیسیٰ بن یونس، اعمش، خیثمہ بن عبدالرحمٰن، ابوحذیفہ الارحبی، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دعوت میں جاتے، اور معاویہؓ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، اور حدیث میں لڑکی کے آنے سے پہلے دیہاتی کے آنے کا تذکرہ ہے اور روایت کے اخیر میں اتنی زیادتی بھی ہے، پھر آپؐ نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا اور کھایا۔

۵۵۸- وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَدَّمَ مَجِيءَ الْجَارِيَةِ قَبْلَ مَجِيءِ الْأَعْرَابِيِّ *

۵۵۸۔ ابو بکر بن نافع، عبدالرحمٰن، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی اس میں لڑکی کا آنا دیہاتی سے پہلے بیان کیا گیا ہے۔

۵۵۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ *

۵۵۹۔ محمد بن مثنی عنزی، ضحاک ابوعاصم، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے جب آدمی اپنے گھر جاتا ہے تو داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ آج اس گھر میں تمہارے لئے نہ شب باشی کا مقام اور نہ شام کا کھانا اور اگر داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے شب باشی کا مقام تو مل گیا اور جب کھاتے وقت خدا کا نام نہیں لیتا تو کہتا ہے شب باشی کا مقام اور رات کا کھانا مل گیا۔

۵۶۰- وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَاصِمٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عِنْدَ طَعَامِهِ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عِنْدَ دُخُولِهِ *

۵۶۰۔ اسحاق بن منصور، روح بن عبادہ، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اور ابوعاصم کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی اس میں اس طرح ہے کہ اگر کھانا کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا الخ اور اگر گھر میں داخل ہونے کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا ہے الخ۔

۵۶۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَأْكُلُوا بِالشِّمَالِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشِّمَالِ *

۵۶۱۔ قتیبہ بن سعید، لیث، محمد بن رمح، لیث، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ، اس لئے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔

۵۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

۵۶۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ بن نمیر، زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان، زہری، ابو بکر بن عبید اللہ بن عبداللہ بن عمر، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم

بْنِ عُمَرَ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ *

میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنے داہنے ہاتھ سے کھائے، اور جب پئے تو اپنے داہنے ہاتھ سے پئے، اس لئے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

٥٦٣- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ سُفْيَانَ *

۵۶۳۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس۔

(دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) ابن مثنیٰ، یحییٰ قطان، عبید اللہ زہری سے سفیان کی سند کے ساتھ حدیث مروی ہے۔

٥٦٤- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا و قَالَ حَرْمَلَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا قَالَ وَكَانَ نَافِعٌ يَزِيدُ فِيهَا وَلَا يَأْخُذُ بِهَا وَلَا يُعْطِي بِهَا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الطَّاهِرِ لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ *

۵۶۴۔ ابوالطاہر، حرملہ، عبداللہ بن وہب، عمر بن محمد، قاسم بن عبید اللہ بن عبداللہ بن عمر، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ہرگز اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ ہرگز اس سے پئے، اس لئے کہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور اسی سے پیتا ہے، اور نافع کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ بائیں ہاتھ سے نہ کوئی چیز لے اور نہ ہی دے اور ابوالطاہر کی روایت میں "احد منکم" کے بجائے "احد کم" ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، داہنے ہاتھ سے کھانا اور پینا اور ایسے لینا اور دینا مستحب ہے اور بغیر عذر اور مجبوری کے بائیں ہاتھ سے ان امور کا کرنا مکروہ ہے۔ کلاباذی فرماتے ہیں کہ شیطان کے داہنا ہاتھ بھی ہے، مگر چونکہ اس کی خلقت ہی معکوسیت ہے اس لئے وہ الٹے ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے استنجا کے لئے متعین فرمایا ہے اور پھر کافر کو نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، اس لئے شیطان کے دونوں ہاتھ (بائیں) ہی ہونے چاہئیں، مترجم کے نزدیک بھی یہی چیز انسب ہے کیونکہ رحمٰن کے دونوں ہاتھ یمین (داہنے) میں اور بائیں ہاتھ سے کھانے میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی اہانت ہوتی ہے اور علامہ تورپشتی فرماتے ہیں کہ شیطان اپنے یاروں کو بائیں ہاتھ سے کھانے پر آمادہ کرتا ہے، اور مرقاۃ شرح مشکوۃ میں ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ پھر امور کرامت میں سے یہی ہے کہ ان اعضا میں بھی فرق چاہئے جو کہ نعمت کے لئے ہیں اور جو گندگی دور کرنے کے لئے ہیں۔

٥٦٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي

۵۶۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، زید بن حباب، عکرمہ بن عمار، ایاس بن سلمہ بن اکوع، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ

إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ كُلْ بِيَمِينِكَ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ *

بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بائیں ہاتھ سے کھایا، تو آپؐ نے فرمایا اپنے دائیں ہاتھ سے کھاوہ بولا مجھ سے نہیں ہو سکتا، فرمایا، خدا کرے تو اسے اٹھا ہی نہ سکے اس نے ایسا غرور سے کہا تو وہ اپنے ہاتھ کو منہ تک نہ اٹھاسکا۔

(فائدہ) ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ یہ شخص بسر بن راعی العید منافق تھا لہٰذا خدا اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کی سزا فوراً پائی اور یہ جملہ کہ اس نے کبر کی وجہ سے یہ کیا تھا، یہ حضرت سلمہؓ کا مقولہ ہے معلوم ہوا کہ جو بلا عذر شریعت کی مخالفت کرے اس پر بددعا کرنا درست ہے۔

٥٦٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ سَمِعَهُ مِنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ فِي حَجْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي يَا غُلَامُ سَمِّ اللَّهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ *

۵۶۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی عمر، سفیان، ولید بن کثیر، وہب بن کیسان، عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں تھا اور میرا ہاتھ پیالہ کے سب اطراف میں گھوم رہا تھا، تو آپؐ نے مجھ سے فرمایا، اے لڑکے اللہ تعالیٰ کا نام لے اور اپنے داہنے ہاتھ سے ہاتھ اور اپنے قریب (سامنے) سے کھا۔

٥٦٧- وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ أَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ آخُذُ مِنْ لَحْمٍ حَوْلَ الصَّحْفَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ مِمَّا يَلِيكَ *

۵۶۷۔ حسن بن علی حلوانی، ابو بکر بن اسحاق، ابن ابی مریم، محمد بن جعفر، محمد بن عمرو بن حلحلہ، وہب بن کیسان، عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھایا تو میں نے پیالہ کے سب اطراف سے گوشت لینا شروع کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے قریب سے کھاؤ۔

(فائدہ) کیونکہ یہ بری عادت ہے اور آداب طعام کے خلاف ہے۔

٥٦٨- وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ *

۵۶۸۔ عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، زہری، عبید اللہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزوں کو منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

٥٦٩- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ أَفْوَاهِهَا *

۵۶۹۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں کو الٹ کر ان کے منہ سے پانی پینے کو منع فرمایا ہے۔

٥٧٠- وَحَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَاخْتِنَاثُهَا أَنْ يُقْلَبَ رَأْسُهَا ثُمَّ يُشْرَبَ مِنْهُ *

۵۷۰۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ ان کا اختناث یہ ہے کہ مشکوں کا منہ الٹ کر اس سے پانی پیا جائے۔

(فائدہ) باتفاق علمائے کرام یہ کراہت تنزیہی ہے کیونکہ مشک کے منہ سے پانی پینے میں خطرہ ہے کہ کوئی کیڑا یا موذی چیز پیٹ میں چلی جائے اور پھر وہ نقصان کرے اور اس قسم کی تمام اشیاء کا یہی حکم ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(٨٦) بَاب كَرَاهِيَةِ الشُّرْبِ قَائِمًا *

باب (۸۶) کھڑے ہو کر پانی پینے کی کراہت۔

٥٧١- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا *

۵۷۱۔ ہداب، بن خالد، ہمام، قتادہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے۔

٥٧٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا قَالَ قَتَادَةُ فَقُلْنَا فَالْأَكْلُ فَقَالَ ذَاكَ أَشَرُّ أَوْ أَخْبَثُ *

۵۷۲۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالاعلیٰ، سعید، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ انسان کھڑے ہو کر پیئے، قتادہ کہتے ہیں کہ ہم نے دریافت کیا اور کھڑے ہو کر کھانا، انسؓ نے فرمایا یہ تو اور بھی برا اور بدتر ہے۔

٥٧٣- وَحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ قَتَادَةَ *

۵۷۳۔ قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ہشام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی قتادہ کا قول مذکور نہیں ہے۔

٥٧٤- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي عِيسَى الْأُسْوَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا *

۵۷۴۔ ہداب بن خالد، ہمام، قتادہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے۔

٥٧٥- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ وَابْنِ الْمُثَنَّى قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي عِيسَى الْأُسْوَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا *

۵۷۵۔ زہیر بن حرب، محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، یحییٰ بن سعید، شعبہ، قتادہ، ابو عیسیٰ اسواری، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا ہے۔

٥٧٦- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو غَطَفَانَ الْمُرِّيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ *

۵۷۶۔ عبدالجبار بن العلاء، مروان فزاری، عمر بن حمزہ، ابوغطفان مری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی تم میں سے کھڑے ہو کر نہ پیئے، اور جو بھولے سے پی لے وہ قے کر ڈالے۔

(فائدہ) باتفاق علمائے کرام کھڑے ہو کر پینا مکروہ تنزیہی ہے، اور امام نووی فرماتے ہیں، قے کرنا مستحب ہے کیونکہ حدیث صحیح میں اس چیز کا حکم ہے اور اس حکم کو وجوب پر محمول کرنا دشوار ہے، لہٰذا استحباب ہی پر حمل کیا جائے گا، واللہ اعلم۔

٥٧٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ *

۵۷۷۔ ابوکامل حجدری، ابوعوانہ، عاصم، شعبی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا تو آپؐ نے کھڑے ہو کر پیا۔

٥٧٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ مِنْ دَلْوٍ مِنْهَا وَهُوَ قَائِمٌ *

۵۷۸۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، سفیان، عاصم، شعبی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آب زمزم ایک ڈول سے کھڑے ہو کر پیا۔

٥٧٩- وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ ح و حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنَا و قَالَ يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ وَمُغِيرَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ

۵۷۹۔ سریج بن یونس، ہشیم، عاصم احول (دوسری سند) یعقوب دورقی، اسماعیل بن سالم، ہشیم، عاصم احول، مغیرہ شعبی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی (۱) کھڑے ہو کر پیا۔

(۱) متعدد احادیث میں منع کرنے کی بنا پر کھڑے ہو کر پینا ناپسندیدہ اور مکروہ ہے اور کھڑے ہو کر کھانا زیادہ قبیح ہے مگر یہ کراہت تب ہے جبکہ بیٹھ کر پینے کی جگہ آسانی سے میسر ہو اگر ایسی جگہ ہی نہ ہو یا وہاں بیٹھنا مشکل ہو تو کھڑے ہو کر پینا بلا کراہت جائز (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ *

٥٨٠ - وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ قَائِمًا وَاسْتَسْقَى وَهُوَ عِنْدَ الْبَيْتِ *

۵۸۰۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عاصم، شعبی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا آپؐ نے کھڑے ہو کر پیا اور آپؐ نے بیت اللہ کے پاس پانی مانگا۔

٥٨١ - وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا فَأَتَيْتُهُ بِدَلْوٍ *

۵۸۱۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، وہب بن جریر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور دونوں روایتوں میں ہے کہ ڈول لے کر آیا۔

(٨٧) بَاب كَرَاهَةِ التَّنَفُّسِ فِي نَفْسِ الْإِنَاءِ وَاسْتِحْبَابِ التَّنَفُّسِ ثَلَاثًا خَارِجَ الْإِنَاءِ *

باب (۸۷) پانی کے برتن میں سانس لینے کی کراہت اور برتن کے باہر تین مرتبہ سانس لینے کا استحباب۔

٥٨٢ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ *

۵۸۲۔ ابن ابی عمر، ثقفی، ایوب، یحییٰ بن ابی کثیر، عبداللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن ہی میں سانس لینے سے منع فرمایا ہے۔

٥٨٣ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا *

۵۸۳۔ قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، عزرہ بن ثابت انصاری، ثمامہ بن عبداللہ بن انس، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برتن میں (اسے منہ سے ہٹا کر) تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

٥٨٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ

۵۸۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبدالوارث، (دوسری سند) شیبان بن فروخ، عبدالوارث، ابو عصام، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(بقیہ گزشتہ صفحہ) ہے۔ ممکن ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کھڑے ہو کر زمزم پینا بھی اسی بنا پر ہو کیونکہ عموماً وہاں پر رش کے زیادہ ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر پینا مشکل ہوتا ہے۔

فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي عِصَامٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا وَيَقُولُ إِنَّهُ أَرْوَى وَأَبْرَأُ وَأَمْرَأُ قَالَ أَنَسٌ فَأَنَا أَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا *

بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پینے میں تین مرتبہ سانس لیتے اور فرمایا ایسا کرنے سے خوب سیری ہوتی ہے اور پیاس خوب بجھتی ہے اور پانی خوب ہضم ہوتا ہے، انسؓ کہتے ہیں کہ میں بھی پانی میں تین مرتبہ سانس لیتا ہوں۔

٥٨٥- وَحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ أَبِي عِصَامٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَقَالَ فِي الْإِنَاءِ *

۵۸۵۔ قتیبہ بن سعید، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، ہشام دستوائی، ابو عاصم، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے اور اس میں برتن کا تذکرہ ہے۔

(٨٨) بَاب اسْتِحْبَابِ إِدَارَةِ الْمَاءِ وَاللَّبَنِ وَنَحْوِهِمَا عَنْ يَمِينِ الْمُبْتَدِئِ *

باب (۸۸) دودھ یا پانی یا اور کسی چیز کو شروع کرنے والے کے داہنی طرف سے تقسیم کرنا۔

٥٨٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ *

۵۸۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پانی ملا ہوا دودھ پیش کیا گیا، اس وقت آپؐ کے داہنی طرف ایک اعرابی اور بائیں طرف ابوبکرؓ تھے، حضورؐ نے خود پی کر اعرابی کو دے دیا، اور فرمایا، داہنی طرف سے شروع کرنا چاہئے اور پھر داہنی طرف سے۔

٥٨٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرٍ وَمَاتَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ وَكُنَّ أُمَّهَاتِي يَحْثُثْنَنِي عَلَى خِدْمَتِهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَارَنَا فَحَلَبْنَا لَهُ مِنْ شَاةٍ دَاجِنٍ وَشِيبَ لَهُ مِنْ بِئْرٍ فِي الدَّارِ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ شِمَالِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِ أَبَا

۵۸۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، محمد بن عبداللہ بن نمیر، سفیان بن عیینہ، زہری، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں آئے تو میری عمر دس سال تھی اور حضورؐ کی وفات کے وقت میں بیس سال کا تھا اور میری ماں مجھے حضورؐ کی خدمت کرنے کی ترغیب دیتی تھیں، ایک مرتبہ آپؐ ہمارے گھر تشریف لائے ہم نے آپؐ کے لئے ایک پلی ہوئی بکری کا دودھ دھویا اور گھر کے کنویں کا پانی پیش کیا، تو حضورؐ نے پیا، اس وقت حضرت ابوبکرؓ آپ کے بائیں طرف تھے، حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ ابوبکر کو دے دیجئے، آپؐ نے ایک

بَكْرٍ فَأَعْطَاهُ أَعْرَابِيًّا عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ *

دیہاتی کو دیا جو آپ کی داہنی طرف تھا اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، داہنے سے شروع کرنا چاہئے اور پھر داہنے سے۔

۵۸۸- (۵۸۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ (وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرِ بْنِ حَزْمٍ اَبِيْ طَوَالَةَ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ (وَاللَّفْظُهٗ) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ (يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُحَدِّثُ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَارِنَا فَاسْتَسْقٰى فَحَلَبْنَا لَهٗ شَاةً ثُمَّ شُبْتُهٗ مِنْ مَّاءِ بِئْرِيْ هٰذِهٖ قَالَ فَاَعْطَيْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ عَنْ يَّسَارِهٖ وَعُمَرُ وِجَاهَهٗ وَاَعْرَابِيٌّ عَنْ يَّمِيْنِهٖ قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شُرْبِهٖ قَالَ عُمَرُ هٰذَا اَبُوْبَكْرٍ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ يُرِيْهِ اِيَّاهُ فَاَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَعْرَابِيَّ وَتَرَكَ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيْمَنُوْنَ الْاَيْمَنُوْنَ الْاَيْمَنُوْنَ قَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ *

۵۸۸۔ یحیٰی بن ایوب، قتیبہ، علی بن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر بن حزم الانصاری، حضرت انس بن مالکؓ (دوسری سند) عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، سلیمان بن بلال، عبداللہ بن عبدالرحمٰن، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے اور پینے کا پانی مانگا ہم نے بکری کا دودھ دوہ کر اپنے اس کنویں کا پانی ملا کر خدمت اقدس میں پیش کیا، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا اور حضرت ابو بکرؓ آپ کے بائیں طرف اور حضرت عمر سامنے اور ایک دیہاتی داہنی طرف بیٹھے ہوئے تھے، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود پی چکے تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ ابو بکرؓ ہیں، حضرت عمرؓ کے یہ الفاظ حضرت ابو بکرؓ کے لئے اشارہ کر رہے تھے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیہاتی کو دے دیا اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمرؓ کو چھوڑ دیا اور فرمایا داہنی طرف والے، داہنی طرف والے، داہنی طرف والے، حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ بس یہی سنت ہے، یہی سنت ہے، یہی سنت ہے (یعنی ہر کام دائیں طرف سے شروع کرنا)

(فائدہ) کسی شخص کو خواہ نبی ہو یا ولی، علم غیب اور قدرت مطلقہ اور امور دنیا کے تصرف میں خدا کے ساتھ شریک بنانا شرک ہے، اور ایسی نداغیر خدا کے لئے سبب کفر و شرک ہیں، قرآن مجید، احادیث شریف اور کتب فقہیہ اس سے لبریز ہیں جو مسلم شریف کے اس ترجمہ کو دیانت کے ساتھ یہاں تک پڑھتا آیا ہوگا اب اسے کسی دلیل کی احتیاج باقی نہ رہے گی، ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں تحریر فرماتے ہیں کہ انبیاء کرام غیب کی باتوں میں سے کسی بھی بات کا علم نہیں رکھتے تھے بجز ان باتوں کے جن کو وقتاً فوقتاً اللہ تعالیٰ نے انہیں معلوم کرا دیا تھا اور حنفیہ نے اس بات پر اعتقاد کہ انبیاء کو علم غیب ہے، صراحتہ کفر بیان کیا ہے، اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے فرمان "قل لا یعلم من فی السموات

والارض الغیب الا اللہ" کے معارض اور مخالف ہے، اور بزازیہ اور اس کے علاوہ اور دیگر فتاویٰ کی کتابوں میں ہے کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ بزرگوں کی روحیں حاضر و موجود ہیں اور وہ غیب جانتی ہیں تو کافر ہو جائے گا اور یہی چیز شیخ فخر الدین حنفی نے اپنے رسالہ میں لکھی ہے اور اسی چیز پر بحر الرائق شرح کنزالد قائق پر کفر کا فتویٰ موجود ہے، جو ان پر عقیدہ رکھے وہ کافر ہے، واللہ اعلم۔ حررہ عابد الرحمٰن۔

٥٨٩- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللَّهِ لَا أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا قَالَ فَتَلَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ *

۵۸۹۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ابوحازم، حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پینے کی کوئی چیز لائی گئی، آپؐ نے پی اور داہنی طرف آپؐ کے لڑکا تھا، اور بائیں جانب بڑے حضرات تھے، آپؐ نے لڑکے سے فرمایا تو مجھے پہلے ان لوگوں کو دینے کی اجازت دیتا ہے، وہ بولا نہیں، "بخدا میں تو اپنا حصہ جو آپؐ سے مل رہا ہوں کسی کو دینا نہیں چاہتا" یہ سن کر آپؐ نے پیالہ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

٥٩٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ ح و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ فَتَلَّهُ وَلَكِنْ فِي رِوَايَةِ يَعْقُوبَ قَالَ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ *

۵۹۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبدالعزیز بن ابی حازم (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری، ابوحازم، حضرت سہل بن سعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے لیکن "فتلہ" دونوں روایتوں میں نہیں، لیکن یعقوب کی روایت میں ہے کہ انہیں دے دیا۔

(٨٩) بَاب اسْتِحْبَابِ لَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالْقَصْعَةِ *

باب (۸۹) انگلیاں اور برتن چاٹنے کا استحباب۔

٥٩١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا *

۵۹۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، اسحاق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر، سفیان، عمرو، عطار، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنا داہنا ہاتھ نہ پونچھے تاوقتیکہ اسے چاٹ نہ لے یا چٹانہ دے۔

٥٩٢- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ

۵۹۲۔ ہارون بن عبداللہ، حجاج بن محمد (دوسری سند) عبد بن حمید، ابوعاصم، ابن جریج، (تیسری سند) زہیر بن حرب، روح

أَخْبَرَنِي أَبُو عَاصِمٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ مِنَ الطَّعَامِ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا *

بن عبادہ، ابن جریج، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنا ہاتھ نہ پونچھے یہاں تک کہ اسے چاٹ نہ لے یا (اپنے بچہ وغیرہ کو جو برا نہ مانے بلکہ خوش ہو) چٹا نہ دے۔

٥٩٣ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ مِنَ الطَّعَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ حَاتِمٍ الثَّلَاثَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ *

۵۹۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، محمد بن حاتم، ابن مہدی، سفیان، سعد بن ابراہیم، ابن کعب بن مالک، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کے بعد اپنی تینوں انگلیوں کو چاٹتے ہوئے دیکھا، ابن حاتم نے تین کا تذکرہ نہیں کیا اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں عبدالرحمٰن بن کعب بن مالکؓ کے الفاظ ہیں۔

٥٩٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْسَحَهَا *

۵۹۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابومعاویہ، ہشام بن عروہ، عبدالرحمٰن بن سعد، ابن کعب بن مالک، حضرت کعب بن مالک بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھاتے تھے اور ہاتھ پونچھنے سے پہلے ان کو چاٹ لیتے تھے۔

٥٩٥ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَوْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ كَعْبٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ فَإِذَا فَرَغَ لَعِقَهَا *

۵۹۵۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، ہشام، عبدالرحمٰن بن سعد، عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک، یا عبداللہ بن کعب، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین انگلیوں سے کھاتے اور جب فارغ ہوتے تو انگلیوں کو چاٹتے۔

(فائدہ) تین انگلیوں سے کم کے ساتھ نہ کھانا چاہئے، کیونکہ فرمان اقدس ہے کہ ایک انگلی کے ساتھ کھانا شیطان کا کھانا ہے، اور دو انگلیوں کے ساتھ کھانا متکبرین اور مغرورین کا کھانا ہے، امام نوویؒ فرماتے ہیں، ان روایات میں کھانے کے آداب مذکور ہیں اور ان سے ان کا استحباب ثابت ہوتا ہے (۱) تین انگلیوں کے ساتھ کھانا، (۲) کھانے کے بعد انگلیوں کا چاٹنا، کیونکہ اس میں حصول برکت اور تنظیف ہے، (۳) ایسا ہی پیالہ اور برتن کا چاٹنا اور صاف کرنا، (۴) نیز گرے ہوئے لقمہ کا اٹھا کر کھالینا کیونکہ کھانے والے کو معلوم نہیں کہ کھانے کے

۵۹۶- وَحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ حَدَّثَاهُ أَوْ أَحَدُهُمَا عَنْ أَبِيهِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۵۹۶۔ ابو کریب، ابن نمیر، ہشام، عبدالرحمٰن بن سعد، عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک اور عبداللہ بن کعب بن مالک، دونوں یا ان میں سے ایک اپنے والد حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت بیان کرتے ہیں۔

کس جز میں برکت ہے۔ لہٰذا ان امور پر عمل کرنے سے برکات کا حصول اور کبر کا اختتام ہوتا ہے۔ سابقہ روایات اور آنے والی روایات اس پر شاہد ہیں۔

۵۹۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّهِ الْبَرَكَةُ *

۵۹۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، ابوالزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں اور پیالے کے چاٹنے اور صاف کرنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا کہ تم نہیں جانتے کہ برکت کس میں ہے۔

۵۹۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ *

۵۹۸۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سفیان، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے اٹھالے اور جو کوڑا وغیرہ لگ جائے اسے صاف کرے اور کھالے اور شیطان کے لئے نہ چھوڑے، اور جب تک انگلیاں نہ چاٹ لے اپنا ہاتھ رومال سے نہ پونچے کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ کس کھانے میں برکت ہے۔

(فائدہ) سنوسی شرح صحیح مسلم میں ہے کہ کبر اور اس لقمہ کو حقیر سمجھ کر نہ چھوڑے، کیونکہ اس چیز پر برانگیختہ کرنا شیطان کا کام ہے، یا یہ کہ یہ لقمہ اگر چھوڑ دے گا، تو شیطان کھالے گا، اس کی غذا بن جائے گی بشرطیکہ وہ کسی نجس چیز پر نہ گرا ہو، اور اگر ایسا ہو، تو پھر کسی جانور کو کھلا دے کیونکہ بے کار پڑے رہنے میں اضاعت مال ہے، اور اس کے ساتھ ہی کبر اور حدیث پر عمل نہ کرنا بھی ہے، اور ان تمام چیزوں کی ممانعت ہے (شرح سنوسی جزء خامس)

۵۹۹- وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ ح و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِهِمَا وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا وَمَا بَعْدَهُ *

۵۹۹۔ اسحاق بن ابراہیم، ابوداؤد حفری (دوسری سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور ان دونوں روایتوں میں ہے کہ اپنے ہاتھ کو رومال سے نہ پونچے، تاوقتیکہ انگلیاں نہ چاٹ لے، یا چٹا نہ دے۔

۶۰۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۶۰۰۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر

جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ حَتَّى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى ثُمَّ لِيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ تَكُونُ الْبَرَكَةُ *

رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ شیطان تم میں سے ہر ایک کے پاس ہر کام کے وقت موجود رہتا ہے حتیٰ کہ کھانے کے بھی، لہٰذا اگر تم سے کسی کا نوالہ گر پڑے، تو اس سے مٹی وغیرہ صاف کر دے اور کھالے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور جب کھانے سے فارغ ہو تو انگلیاں چاٹ لے، اس لئے کہ اسے معلوم نہیں کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔

۶۰۱ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ الْحَدِيثِ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ *

۶۰۱۔ ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی ایک کا لقمہ گر پڑے، آخر حدیث تک، باقی حدیث کا پہلا حصہ کہ شیطان تمہارے پاس حاضر رہتا ہے، یہ مذکور نہیں ہے۔

۶۰۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَأَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِكْرِ اللَّعْقِ وَعَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ اللُّقْمَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا *

۶۰۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، اعمش، ابی صالح، ابی سفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چاٹنے کے بارے میں روایت نقل کرتے ہیں اور ابو سفیان حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور اس میں لقمہ کا ذکر ہے۔

۶۰۳ - و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ قَالَ وَقَالَ إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذَى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلُتَ الْقَصْعَةَ قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ *

۶۰۳۔ محمد بن حاتم، ابو بکر بن نافع العبدی، بہز، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کھانا کھاتے، تو اپنی تینوں انگلیوں کو چاٹتے اور فرماتے، جب تم میں سے کسی کا نوالہ گر جائے، تو اسے صاف کر کے کھالے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور ہمیں پیالہ صاف کرنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا تمہیں معلوم نہیں کہ کھانے کے کون سے حصہ میں برکت ہے۔

۶۰۴ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ

۶۰۴۔ محمد بن حاتم، بہز، وہیب، سہیل بواسطہ اپنے والد

حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ *

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے، تو اپنی انگلیاں چاٹ لے، کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ کون سی انگلی میں برکت ہے۔

٦٠٥- وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَلْيَسْلُتْ أَحَدُكُمُ الصَّحْفَةَ وَقَالَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ أَوْ يُبَارَكُ لَكُمْ *

۶۰۵۔ ابوبکر بن نافع، عبدالرحمٰن بن مہدی، حماد سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ تم سے ہر ایک پیالہ پونچھ لے اور فرمایا کہ تمہارے کون سے کھانے میں برکت ہے، یا تمہارے لئے برکت ہوتی ہے۔

(٩٠) بَاب مَا يَفْعَلُ الضَّيْفُ إِذَا تَبِعَهُ غَيْرُ مَنْ دَعَاهُ صَاحِبُ الطَّعَامِ *

باب (۹۰) اگر مہمان کے ساتھ اور آدمی بھی آجائیں تو مہمان کیا کریں؟

٦٠٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ فِي وَجْهِهِ الْجُوعَ فَقَالَ لِغُلَامِهِ وَيْحَكَ اصْنَعْ لَنَا طَعَامًا لِخَمْسَةِ نَفَرٍ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَدْعُوَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ قَالَ فَصَنَعَ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ خَامِسَ خَمْسَةٍ وَاتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا اتَّبَعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ رَجَعَ قَالَ لَا بَلْ آذَنُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ *

۶۰۶۔ قتیبہ بن سعید، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابووائل، ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار میں ابوشعیب نامی ایک شخص تھا اور اس کا ایک غلام تھا، جو گوشت بیچا کرتا تھا، اس شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے چہرہ انور پر بھوک کے آثار معلوم ہوئے، انہوں نے اپنے غلام سے کہا، ارے پانچ آدمیوں کے لئے کھانا تیار کر دے۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کرنا چاہتا ہوں اور آپ پانچ آدمیوں کے پانچویں ہیں، حسب الحکم اس نے کھانا تیار کرلیا، وہ انصاری آپ کو بلانے کے لئے حاضر ہوئے، چنانچہ پانچوں تھے، پانچ کے ساتھ ایک اور آدمی ہو گیا جب آپ دروازہ پر پہنچے تو فرمایا یہ شخص ہمارے ساتھ چلا آیا ہے اگر تمہاری مرضی ہو تو اجازت دو ورنہ واپس ہو جائے گا، انصاری نے عرض کیا، نہیں یا رسول اللہ میں اجازت دیتا ہوں(۱)۔

(۱) جو شخص بن بلائے کسی دعوت میں چلا جائے اسے طفیلی کہا جاتا ہے یہ نسبت ایک طفیل نامی شخص کی طرف ہے جو عبداللہ بن غطفان کی اولاد میں سے تھا اس کی عادت یہ تھی کہ وہ تقاریب اور دعوتوں میں بن بلائے شریک ہو جایا کرتا تھا اس لئے ایسا کرنے والوں کو طفیلی کہا جاتا ہے۔ ایسا کرنے والے کی حدیث میں مذمت بیان کی گئی ہے اس لئے اس سے بچنا چاہئے۔

٦٠٧- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَاه نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ فِي رِوَايَتِهِ لِهَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ وَسَاقَ الْحَدِيثَ *

٦٠٧۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ۔ (دوسری سند) نصر بن علی جہضمی، ابو سعید اشج، ابو اسامۃ۔ (تیسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد شعبہ۔ (چوتھی سند) عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، محمد بن یوسف، سفیان، اعمش، ابووائل، ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت جریر کی حدیث کی طرح مروی ہے، باقی نصر بن علی نے اس حدیث کی اس طرح سند بیان کی ہے۔ حدثنا، ابو اسامۃ، حدثنا الاعمش، حدثنا شقیق بن سلمۃ، حدثنا ابو مسعود الانصاری۔

٦٠٨- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ حَدَّثَنَا عَمَّارٌ وَهُوَ ابْنُ رُزَيْقٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ *

٦٠٨۔ محمد بن عمرو بن جبلہ، ابو الجواب، عمار بن رزیق، اعمش، ابو سفیان، حضرت جابر (دوسری سند) سلمہ بن شبیب، حسن بن اعین، زہیر، اعمش، شقیق، ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں، اعمش، ابو سفیان حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہی روایت مروی ہے۔

٦٠٩- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ جَارًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارِسِيًّا كَانَ طَيِّبَ الْمَرَقِ فَصَنَعَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ يَدْعُوهُ فَقَالَ وَهَذِهِ لِعَائِشَةَ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَعَادَ يَدْعُوهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذِهِ قَالَ لَا قَالَ

٦٠٩۔ زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، ثابت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہمسایہ فارسی تھا اور وہ شوربا بہت اچھا پکاتا تھا۔ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کیا، اور بلانے کے لئے حاضر ہوا، آپؐ نے حضرت عائشہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اور ان کی بھی دعوت ہے؟ وہ بولا نہیں، آپؐ نے فرمایا، تو میں بھی نہیں آتا، وہ دوبارہ بلانے کے لئے آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ان کی بھی

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ثُمَّ عَادَ يَدْعُوهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذِهِ قَالَ نَعَمْ فِي الثَّالِثَةِ فَقَامَا يَتَدَافَعَانِ حَتَّى أَتَيَا مَنْزِلَهُ *

ہے؟ وہ بولا نہیں، آپؐ نے فرمایا تو میں بھی نہیں آتا، وہ سہ بارہ بلانے کے لئے آیا، تو پھر آپؐ نے پوچھا اور ان کی بھی ہے؟ چنانچہ وہ تیسری بار میں بولا ہاں (ان کی بھی ہے) پھر دونوں چلے، تا آنکہ ان کے مکان پر پہنچے۔

(فائدہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی بھوکی ہوں گی، اس لئے آپ نے تنہا دعوت قبول کرنا پسند نہیں فرمایا، اور یہ حسن معاشرت اور محاسن اخلاق میں سے ہے، کہ آپؐ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بغیر دعوت کھانا پسند نہیں فرمائی، اور دعوت کے قبول اور عدم قبول میں آپؐ مختار تھے، اس لئے آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بغیر دعوت قبول نہیں فرمائی (ھکذا قالہ النووی فی شرح صحیح مسلم)

(۹۱) بَاب جَوَازِ اسْتِتْبَاعِهِ غَيْرَهُ إِلَى دَارِ مَنْ يَثِقُ بِرِضَاهُ بِذَلِكَ *

باب (۹۱) معتمد شخص کے ہاں اپنے ساتھ کسی اور کو لے جانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

٦١٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوتِكُمَا هَذِهِ السَّاعَةَ قَالَا الْجُوعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَأَنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَخْرَجَنِي الَّذِي أَخْرَجَكُمَا قُومُوا فَقَامُوا مَعَهُ فَأَتَى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَأَهْلًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ فُلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَنَظَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۱۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، خلف بن خلیفہ، یزید بن کیسان، ابو حازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن یا ایک رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلے، راستہ میں حضرت ابو بکر، و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی مل گئے، دریافت فرمایا کہ اس وقت تمہارے نکلنے کا کیا سبب ہے؟ دونوں صاحبوں نے عرض کیا، یارسول اللہ بھوک، آپ نے فرمایا قسم ہے، اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، جو سبب تمہارے نکلنے کا ہے، وہی میرے نکلنے کا ہے، (۱) اٹھو، حسب الحکم دونوں کھڑے ہوگئے، حضورؐ ایک انصاری کے مکان پر آئے انصاری گھر میں موجود نہ تھے، انصاری کی بیوی نے دیکھ کر مرحبا اور خوش آمدید کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ فلاں کہاں ہے؟ عورت نے کہا کہ ہمارے لئے شیریں پانی لینے گئے ہیں، اتنے میں انصاری بھی آگئے،

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر اختیاری تھا باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کے لئے پہاڑوں کو سونے کے پہاڑ بنادیئے جانے کی پیشکش ہوئی تھی مگر آپؐ نے فقر کو غناء پر ترجیح دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے حالات پیش آئے ان میں آپ کی امت کے فقراء و غرباء کے لئے تسلی کا سامان موجود ہے۔ ایسے حالات پیش آنے پر بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر کیا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حقیقت حال کے مطابق کسی تکلیف کا ذکر کر دینا اور اپنی بھوک کا اظہار کر دینا زہد اور توکل کے منافی نہیں ہے بشرطیکہ یہ تذکرہ اور اظہار شکایت کے طور پر نہ ہو۔

وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا أَحَدٌ الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَضْيَافًا مِنِّي قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ فَقَالَ كُلُوا مِنْ هَذِهِ وَأَخَذَ الْمُدْيَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكَ وَالْحَلُوبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَأَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذَلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوا فَلَمَّا أَنْ شَبِعُوا وَرَوُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُسْأَلُنَّ عَنْ هَذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمُ الْجُوعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوا حَتَّى أَصَابَكُمْ هَذَا النَّعِيمُ *

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صاحبوں کو دیکھ کر کہا، الحمد اللہ، آج میرے مہمانوں سے زیادہ کسی کے مہمان معزز نہیں اور چلدیئے، اور پھر کھجوروں کا ایک خوشہ لے کر آئے جس میں گدری، سوکھی اور تازی کھجوریں تھیں اور عرض کیا، اس میں سے کھائیے، پھر انہوں نے چھری لی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، دودھ والی بکری مت کاٹنا، انہوں نے ایک بکری ذبح کی، سب نے اس کا گوشت کھایا، کھجوریں کھائیں اور پانی پیا، جب کھانے اور پینے سے سیر ہوئے، تو آپؐ نے حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم سے قیامت کے دن ان نعمتوں کا سوال ہوگا، تم کو تمہارے گھروں سے بھوک نکال لائی، یہاں تک کہ تم کو یہ نعمت مل گئی۔

(فائدہ) یہ انصاری ابوالہیثم مالک بن التیہان تھے، معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرام کی زندگی کس طرح بسر ہوئی ہے، اور معلوم ہوا کہ بھوک کی حالت میں اپنے دوست کے پاس جانا اگر اسے تکلیف نہ ہو تو درست ہے، نیز حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا اور انبیاء کرام کے قبضہ قدرت میں کوئی چیز نہیں ہے چہ جائیکہ پیر و فقیر۔ قادر مطلق محض اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور ضرورت کے وقت اجنبی عورت سے کلام کرنا جائز ہے۔

٦١١- وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو هِشَامٍ يَعْنِي الْمُغِيرَةَ بْنَ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَيْنَا أَبُو بَكْرٍ قَاعِدٌ وَعُمَرُ مَعَهُ إِذْ أَتَاهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا أَقْعَدَكُمَا هَاهُنَا قَالَا أَخْرَجَنَا الْجُوعُ مِنْ بُيُوتِنَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ خَلَفِ بْنِ خَلِيفَةَ *

۶۱۱۔ اسحاق بن منصور، ابوہشام، عبدالواحد بن زیاد، یزید، ابو حازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت صدیق اکبر، اور فاروق اعظم بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ارشاد فرمایا، یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا، قسم ہے اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ ہم دونوں کو اپنے اپنے گھر سے بھوک نے نکالا ہے۔ بقیہ حدیث خلف بن خلیفہ کی طرح ہے۔

٦١٢- حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ مِنْ رُقْعَةٍ عَارَضَ لِي بِهَا ثُمَّ قَرَأَهُ عَلَيَّ قَالَ أَخْبَرَنَاهُ حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي

۶۱۲۔ حجاج بن شاعر، ضحاک بن مخلد، حنظلہ بن ابی سفیان، سعید بن میناء، جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب خندق کھودی گئی تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

سُفْيَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ لَهَا هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا فَأَخْرَجَتْ لِي جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ قَالَ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتْ فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِي فَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَعَهُ قَالَ فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَدْ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَتْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ أَنْتَ فِي نَفَرٍ مَعَكَ فَصَاحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُورًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَتَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِي فَقَالَتْ بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ لِي فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِينَتَنَا فَبَصَقَ فِيهَا وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ فِيهَا وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعِي خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوهَا وَهُمْ أَلْفٌ فَأُقْسِمُ بِاللَّهِ لَأَكَلُوا حَتَّى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنَّ عَجِينَتَنَا أَوْ كَمَا قَالَ الضَّحَّاكُ لَتُخْبَزُ كَمَا هُوَ *

وسلم کو بھوکا پایا، میں اپنی بیوی کے پاس آیا، اور پوچھا کہ تیرے پاس کچھ ہے؟ کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بھوکا پایا، اس نے ایک تھیلہ نکالا، جس میں ایک صاع جو تھے، اور ہمارے پاس ایک بکری کا بچہ پلا ہوا تھا، میں نے اسے ذبح کیا، اور میری بیوی نے آٹا پیسا، وہ بھی میرے ساتھ ہی فارغ ہوئی، میں نے اس کا گوشت کاٹ کر ہانڈی میں ڈالا، اس کے بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹا، بیوی نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کے سامنے مجھے رسوانہ کرنا (یعنی زیادہ آدمیوں کی دعوت نہ کر دینا) جب میں آپؐ کے پاس آیا تو چپکے سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ہم نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا ہمارے پاس تھا، وہ تیار کیا ہے۔ تو آپؐ چند لوگوں کو ساتھ لے کر تشریف لے چلئے۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا اور فرمایا، اے خندق والو جابر نے تمہاری دعوت کی ہے۔ لہٰذا چلو، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے آنے تک ہانڈی نہ اتارنا، اور نہ گوندھے ہوئے آٹے کی روٹی پکانا، چنانچہ میں وہاں سے آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے اور آپؐ سب لوگوں کے آگے تھے، میں اپنی بیوی کے پاس آیا، وہ بولی تمہاری ہی فضیحت و رسوائی ہو گی، میں نے کہا، میں نے وہی کیا، جو تو نے کہا تھا۔ بالآخر اس نے گوندا ہوا آٹا نکالا، آپؐ نے اس میں تھوک دیا اور برکت کی دعا کی، پھر ہانڈی میں تھوکا، اس کے بعد فرمایا، ایک روٹی پکانے والے کو اور بلا لے جو میرے ساتھ روٹی پکائے اور ہانڈی میں سے سالن نکالو، مگر اس کو اوپر سے نہ اتارنا، حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ اس وقت حاضرین ایک ہزار تھے اور میں خدا کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں کہ سب نے کھایا، یہاں تک کہ چھوڑ دیا اور لوٹ گئے اور ہماری ہانڈی کا وہی حال تھا کہ ابل رہی تھی اور آٹا بھی اسی طرح تھا، اس کی روٹیاں پک رہی تھیں۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ایک بہت بڑا معجزہ مذکور ہے، اور اسی طرح حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دوسری روایت میں معجزہ مذکور ہے کہ چند جو کی روٹیاں ستر یا اسی آدمیوں کو کافی ہو گئیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۶۱۳- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِي وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ أَلِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا قَالَ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي مَا عِنْدَكِ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ

۶۱۳- یحییٰ بن یحییٰ، مالک بن انس، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام سلیم (انس کی والدہ) سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں کمزوری محسوس کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ آپ بھوکے ہیں، لہٰذا تیرے پاس کچھ کھانے کے لئے ہے؟ وہ بولیں ہاں ہے، پھر انہوں نے جو کی روٹیاں نکالیں اور اپنی اوڑھنی لی اور اس میں ان روٹیوں کو لپیٹا، اور میرے کپڑے کے نیچے چھپا دیا اور کچھ مجھے اوڑھا دیا، پھر مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا، میں اسے لے کر گیا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں بیٹھا ہوا پایا، اور آپؐ کے پاس صحابہ کرام موجود تھے۔ میں کھڑا رہا، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تجھے ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا، کھانا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سب ساتھیوں سے فرمایا، اٹھو چنانچہ آپ چلے اور میں سب سے آگے تھا، یہاں تک کہ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور انہیں صورت حال بتلائی، ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں کو لے کر آگئے ہیں اور ہمارے پاس ان کے کھانے کے لئے کچھ نہیں ہے۔ وہ بولیں، اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پھر ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے بڑھ کر ملے اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تشریف لائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کچھ تیرے پاس ہے، وہ لے آ، وہ وہی روٹیاں لے کر آئیں، تو آنحضرت صلی

وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ حَتَّى أَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ رَجُلًا أَوْ ثَمَانُونَ *

اللہ علیہ وسلم نے ان کے توڑے جانے کا حکم دیا، وہ توڑی گئیں، پھر ام سلیمؓ نے تھوڑا سا گھی اس پر نچوڑ دیا (جو موجود تھا) گویا وہ سالن ہو گیا، پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو منظور خدا تھا اس کے متعلق دعا فرمائی، اس کے بعد فرمایا، دس آدمیوں کو بلاؤ، انہوں نے کھایا، یہاں تک کہ سیر ہو گئے، اور وہ چلے گئے، پھر فرمایا، دس آدمیوں کو اور بلاؤ، چنانچہ دس آدمیوں کو اور بلایا، انہوں نے کھایا اور سیر ہو کر چلے گئے، پھر فرمایا دس کو اور بلاؤ یہاں تک کہ (اسی طرح) سب لوگوں نے کھالیا اور سیر ہوئے اور سب ستر یا اسی آدمی تھے۔

(فائدہ) آپؐ نے دس دس کو بلایا تھا کیونکہ پیالہ چھوٹا ہوگا اور روایت سے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بڑی دانائی اور دینداری ثابت ہوئی کہ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو گھبرا گئے، پر وہ نہ گھبرائیں رضی اللہ عنہا۔

٦١٤ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَدْعُوَهُ وَقَدْ جَعَلَ طَعَامًا قَالَ فَأَقْبَلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّاسِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقُلْتُ أَجِبْ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ لِلنَّاسِ قُومُوا فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا صَنَعْتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ فَمَسَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَا فِيهَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ أَدْخِلْ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِي عَشَرَةً وَقَالَ كُلُوا وَأَخْرَجَ لَهُمْ شَيْئًا مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا فَخَرَجُوا فَقَالَ أَدْخِلْ عَشَرَةً فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا فَمَا زَالَ يُدْخِلُ عَشَرَةً وَيُخْرِجُ عَشَرَةً حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ فَأَكَلَ حَتَّى شَبِعَ ثُمَّ هَيَّأَهَا فَإِذَا هِيَ مِثْلُهَا حِينَ أَكَلُوا

٦١٤۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سعد بن سعید، حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلانے کے لئے بھیجا، اور کھانا انہوں نے تیار کر رکھا تھا۔ میں آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے میری جانب دیکھا مجھے شرم آئی، میں نے عرض کیا، ابو طلحہ کی دعوت قبول کیجئے، آپؐ نے لوگوں سے فرمایا، چلو، ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے تو آپؐ کے لئے تھوڑا سا کھانا تیار کیا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کھانے کو چھوا، اور اس میں برکت کی دعا کی، پھر آپؐ نے فرمایا، میرے ساتھیوں میں سے دس آدمیوں کو بلاؤ، آپؐ نے فرمایا کھاؤ اور اپنی انگلیوں کے درمیان میں سے کچھ نکالا، چنانچہ انہوں نے کھایا، یہاں تک کہ سیر ہو گئے اور چلے گئے، پھر آپؐ نے فرمایا، دس اور بلا لو، چنانچہ وہ بھی کھا کر چلے گئے، چنانچہ آپؐ اسی طرح دس دس بلاتے رہے اور دس دس جاتے رہے حتیٰ کہ کوئی باقی نہ رہا، جو سیر نہ ہوا، پھر آپؐ نے بقایا کھانا جمع کیا، تو وہ اتنا ہی تھا جتنا کہ شروع

مِنْهَا *

کرنے کے وقت تھا۔

٦١٥- وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِهِ ثُمَّ أَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهُ ثُمَّ دَعَا فِيهِ بِالْبَرَكَةِ قَالَ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ دُونَكُمْ هَذَا*

۶۱۵۔ سعید بن یحییٰ اموی، بواسطہ اپنے والد، سعد بن سعید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا، اور ابن نمیر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے باقی اتنی زیادتی ہے کہ پھر جو کھانا بچا، آپؐ نے اسے جمع کیا اور اس میں برکت کی دعا فرمائی اور بیان کیا، کہ وہ جتنا پہلے تھا، پھر اتنا ہی ہو گیا، اس کے بعد آپؐ نے فرمایا اسے لے لو۔

٦١٦- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَمَرَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ أَنْ تَصْنَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لِنَفْسِهِ خَاصَّةً ثُمَّ أَرْسَلَنِي إِلَيْهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ وَسَمَّى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا فَقَالَ كُلُوا وَسَمُّوا اللَّهَ فَأَكَلُوا حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ بِثَمَانِينَ رَجُلًا ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكُوا سُؤْرًا *

۶۱۶۔ عمرو الناقد، عبداللہ بن جعفر رقی، عبید اللہ بن عمرو، عبدالملک بن عمیر، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حکم دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص کر کھانا تیار کرے اور مجھے آپؐ کی خدمت میں بھیجا، اور حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اتنا اضافہ ہے کہ آپؐ نے اپنا ہاتھ اس کھانے پر رکھا اور اللہ تعالیٰ کا نام لیا۔ پھر فرمایا، دس دس آدمیوں کو آنے کی اجازت دو، انہوں نے دس کو اجازت دی، وہ اندر آئے آپ نے فرمایا کھاؤ اور اللہ کا نام لو، انہوں نے کھایا حتیٰ کہ اسی آدمیوں کے ساتھ اسی طرح کیا، پھر سب کے بعد آپؐ نے اور گھر والوں نے کھایا، تب بھی کھانا بچ گیا۔

٦١٧- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ فِي طَعَامِ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِيهِ فَقَامَ أَبُو طَلْحَةَ عَلَى الْبَابِ حَتَّى أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ يَسِيرٌ قَالَ -

۶۱۷۔ عبد بن حمید، عبداللہ بن مسلمہ، عبدالعزیز بن محمد، عمرو بن یحییٰ، بواسطہ اپنے والد، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی واقعہ مذکور ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دروازے پر کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ و بارک وسلم تشریف لائے، تو انہوں نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ! تھوڑا سا کھانا ہے، آپؐ نے ارشاد فرمایا، اسی کو لے آ، اللہ رب العزت

هَلُمَّهُ فَإِنَّ اللَّهَ سَيَجْعَلُ فِيهِ الْبَرَكَةَ *

اسی میں برکت عطا فرمائے گا۔

٦١٨- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَأَفْضَلُوا مَا أَبْلَغُوا جِيرَانَهُمْ *

۶۱۸۔ عبد بن حمید، خالد بن مخلد بجلی، محمد بن موسیٰ، عبداللہ بن عبداللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی قصہ مروی ہے باقی اس میں یہ بھی بیان ہے کہ پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور گھر والوں نے کھایا، اس کے بعد اتنا کھانا بچ رہا کہ ہم نے اپنے پڑوسیوں کو بھیجا۔

٦١٩- وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَى أَبُو طَلْحَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِي الْمَسْجِدِ يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ فَأَتَى أُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِي الْمَسْجِدِ يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ وَأَظُنُّهُ جَائِعًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ وَأُمُّ سُلَيْمٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَأَهْدَيْنَاهُ لِجِيرَانِنَا *

۶۱۹۔ حسن بن علی حلوانی، وہب بن جریر، بواسطہ اپنے والد، جریر بن زید، عمرو بن عبداللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا کہ آپ کا پیٹ پیٹھ سے لگ گیا تھا، تو ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آکر کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں لیٹا ہوا دیکھا ہے اور حضورؐ کا پیٹ پیٹھ سے لگ رہا ہے، میں سمجھتا ہوں، کہ آپؐ بھوکے ہیں، پھر حسب سابق روایت بیان کی اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، اور ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سب سے آخر میں، میں نے کھانا کھایا اور پھر بھی کچھ کھانا بچ رہا، تو ہم نے اپنے پڑوسیوں کو بھیج دیا۔

٦٢٠- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ أَنَّ يَعْقُوبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا مَعَ أَصْحَابِهِ يُحَدِّثُهُمْ وَقَدْ عَصَّبَ بَطْنَهُ بِعِصَابَةٍ قَالَ أُسَامَةُ وَأَنَا أَشُكُّ عَلَى حَجَرٍ فَقُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ لِمَ عَصَّبَ رَسُولُ اللَّهِ

۶۲۰۔ حرملہ بن یحییٰ تجیبی، عبداللہ بن وہب، اسامہ، یعقوب بن عبداللہ بن ابی طلحہ انصاری، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ صحابہ کرام کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، اور ان سے باتیں کر رہے تھے اور شکم مبارک پر ایک پٹی بندھی ہوئی تھی، میں نے صحابہ سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے شکم مبارک پر پٹی کیوں باندھ رکھی ہے؟ انہوں نے کہا بھوک سے، میں فوراً ابو طلحہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَهُ فَقَالُوا مِنَ الْجُوعِ فَذَهَبْتُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ زَوْجُ أُمِّ سُلَيْمٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَقُلْتُ يَا أَبَتَاهُ قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَصَّبَ بَطْنَهُ بِعِصَابَةٍ فَسَأَلْتُ بَعْضَ أَصْحَابِهِ فَقَالُوا مِنَ الْجُوعِ فَدَخَلَ أَبُو طَلْحَةَ عَلَى أُمِّي فَقَالَ هَلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ عِنْدِي كِسَرٌ مِنْ خُبْزٍ وَتَمَرَاتٌ فَإِنْ جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْدَهُ أَشْبَعْنَاهُ وَإِنْ جَاءَ آخَرُ مَعَهُ قَلَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ذَكَرَ سَائِرَ الْحَدِيثِ بِقِصَّتِهِ *

رضی اللہ تعالیٰ عنہ یعنی ام سلیم بنت ملحان کے شوہر کے پاس آیا اور ان سے آکر کہا(۱)، ابا، میں نے دیکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شکم مبارک پر پٹی باندھ رکھی ہے۔ تو میں نے صحابہ کرام سے وجہ دریافت کی تو معلوم ہوا کہ آپؐ نے بھوک کی وجہ سے ایسا کر رکھا ہے۔ ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر میری والدہ کے پاس آئے اور ان سے دریافت کیا کہ تمہارے پاس کچھ ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں روٹی کے چند ٹکڑے اور کچھ چھوارے ہیں، اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تنہا تشریف لے آئیں، تو آپؐ کی سیری کے لئے کافی ہیں اور اگر کوئی اور بھی آپؐ کے ساتھ آیا تو کم ہوں گے، چنانچہ پھر بقیہ حدیث بیان کی۔

۶۲۱- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَعَامِ أَبِي طَلْحَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

۶۲۱۔ حجاج بن الشاعر، یونس بن محمد، حرب بن میمون، نضر بن انس، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے ابوطلحہ کے کھانے کے بارے میں روایت کرتے ہیں اور بقیہ حدیث بیان کی۔

(۹۲) بَاب جَوَازِ أَكْلِ الْمَرَقِ وَاسْتِحْبَابِ أَكْلِ الْيَقْطِينِ *

باب (۹۲) شوربا کھانا جائز ہے اور کدو کھانے کا استحباب۔

۶۲۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

۶۲۲۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ ایک درزی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور کچھ کھانا تیار کیا، انس کہتے ہیں کہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کھانے پر گیا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جو کی روٹی اور شوربا جس میں کدو پڑا ہوا تھا، اور بھنا ہوا گوشت لایا گیا، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں

(۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ کے والد ماجد مالک بن نضر تھے اور ان کی والدہ حضرت اُمّ سلیم تھیں جن کا نام سہلہ، رمیلہ یا غمیصاء تھا۔ اپنے خاوند مالک بن نضر کی وفات کے بعد انہوں نے حضرت ابوطلحہؓ سے نکاح کر لیا تھا تو ان کے ساتھ ان کے بیٹے انسؓ بن مالک بھی حضرت ابوطلحہؓ کی پرورش اور تربیت میں آگئے تھے اس لئے انہیں "ابتاہ" اباجان کہہ کر بلایا۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ قَالَ أَنَسٌ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الصَّحْفَةِ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مُنْذُ يَوْمَئِذٍ *

کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا تھا کہ آپؐ پیالہ کے کناروں سے کدو کو تلاش کر کے کھا رہے تھے، اسی روز سے مجھ کو بھی کدو سے محبت ہو گئی۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ درزی کی کمائی حلال ہے اور اس کی دعوت قبول کرنا، درست اور شوربا پکانا جائز اور کدو کا کھانا مستحب ہے اور دوسری روایتوں میں جو دوسرے کے سامنے سے کھانے کی ممانعت آئی ہے وہ اس وقت کے لئے ہے، جب کھانا کھانے والے اسے برا سمجھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھوٹے اور تبرک کے تو سب عاشق تھے۔ ہٰکذا قالہ النووی، میں کہتا ہوں کہ آپؐ اپنی طرف سے کدو کے قتلے تلاش کر رہے ہوں گے، ہر طرف سے نہیں، واللہ اعلم۔

٦٢٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَجِيءَ بِمَرَقَةٍ فِيهَا دُبَّاءٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْ ذَلِكَ الدُّبَّاءِ وَيُعْجِبُهُ قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ جَعَلْتُ أُلْقِيهِ إِلَيْهِ وَلَا أَطْعَمُهُ قَالَ فَقَالَ أَنَسٌ فَمَا زِلْتُ بَعْدُ يُعْجِبُنِي الدُّبَّاءُ *

۶۲۳۔ محمد بن العلاء، ابو کریب، ابو اسامہ، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شخص نے دعوت کی، میں بھی آپؐ کے ساتھ گیا، حضور کے سامنے کدو پڑا ہوا شوربا پیش کیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کدو بہت پسند تھا اسی کو کھانے لگے میں نے جب یہ کیفیت دیکھی تو کدو حضور کے سامنے رکھنے لگا اور خود نہ کھاتا تھا، حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد مجھے کدو پسند آنے لگا۔

٦٢٤- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَعَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ قَالَ ثَابِتٌ فَسَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ فَمَا صُنِعَ لِي طَعَامٌ بَعْدُ أَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُصْنَعَ فِيهِ دُبَّاءٌ إِلَّا صُنِعَ *

۶۲۴۔ حجاج بن الشاعر، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، ثابت، بنانی، عاصم احول، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک درزی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی، باقی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ ثابت کہتے ہیں، میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرما رہے تھے کہ پھر جو کھانا بھی اس کے بعد تیار کیا گیا اور مجھ سے ہو سکا، تو اس میں کدو ضرور شریک کرایا۔

(فائدہ) کدو بڑی فائدہ مند ترکاری ہے، اور خصوصیت سے گرم ممالک میں گوشت کے ساتھ کدو کا کھانا لازمی ہے تاکہ گوشت کی حرارت نقصان نہ پہنچائے اور کدو حرارت صفرا کو بجھاتا اور تشنگی کو دور کرتا ہے اور صفراوی بخار اور تپ دق کو نہایت مفید ہے، واللہ اعلم۔

(٩٣) بَاب اسْتِحْبَابِ وَضْعِ النَّوَى خَارِجَ التَّمْرِ وَاسْتِحْبَابِ دُعَاءِ الضَّيْفِ لِأَهْلِ الطَّعَامِ

باب (۹۳) کھجور کھاتے وقت گٹھلیاں علیحدہ رکھنا مستحب ہے اور ایسے ہی مہمان کا میزبان کے لئے

وَطَلَبِ الدُّعَاءِ مِنَ الضَّيْفِ الصَّالِحِ *

دعا کرنا اور میزبان کا مہمان صالح سے دعاء کرانا۔

٦٢٥- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي قَالَ فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا وَوَطْبَةً فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ أُتِيَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوَى بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى قَالَ شُعْبَةُ هُوَ ظَنِّي وَهُوَ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ إِلْقَاءُ النَّوَى بَيْنَ الْإِصْبَعَيْنِ ثُمَّ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ قَالَ فَقَالَ أَبِي وَأَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ ادْعُ اللَّهَ لَنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ *

۶۲۵۔ محمد بن مثنیٰ عنزی، محمد بن جعفر، شعبہ، یزید بن خمیر، عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد کے پاس نزول فرمایا، ہم نے کھانا اور وطبہ پیش کیا، آپؐ نے تناول فرمایا، پھر سوکھی کھجوریں آئیں آپؐ انہیں کھاتے تھے اور گٹھلیاں دونوں انگلیوں یعنی شہادت اور درمیانی انگلی کے بیچ میں ڈالنے لگے، شعبہ کہتے ہیں کہ میرا یہی خیال ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس حدیث میں ہے انشاء اللہ تعالیٰ کہ گٹھلیاں دونوں انگلیوں کے درمیان ڈالنا، پھر پینے کی چیز لائی گئی، آپؐ نے اسے پیا اور اپنی داہنی طرف جو بیٹھا تھا، اسے دیا، پھر میرے والد نے آپؐ کے جانور کی لگام تھامی اور عرض کیا ہمارے لئے دعا کیجئے، آپؐ نے فرمایا الٰہی ان کی روزی میں برکت عطا فرما اور ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم کر۔

(فائدہ) صحیح لفظ وطنہ، یہ ایک قسم کا کھانا ہے جو کھجوروں سے بنایا جاتا ہے جیسا کہ پنیر اور آپ گھٹلیاں جدا رکھتے تھے، کھجوروں میں نہیں ملاتے تھے اور نیز روایت سے اہل اللہ حضرات اور علماء ربانیین سے برکت و مغفرت اور رحمت کی دعا کرانے کا استحباب ثابت ہوا۔

٦٢٦- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَشُكَّا فِي إِلْقَاءِ النَّوَى بَيْنَ الْإِصْبَعَيْنِ *

۶۲۶۔ محمد بن بشار، ابن ابی عدی، (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن حماد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اسی میں گٹھلیاں رکھنے کے متعلق شک مذکور نہیں ہے۔

(٩٤) بَاب أَكْلِ الْقِثَّاءِ بِالرُّطَبِ *

باب (۹۴) کھجور کے ساتھ ککڑی کھانا۔

٦٢٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلَالِيُّ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ *

۶۲۷۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، عبداللہ بن عون، الہلالی ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھجور کے ساتھ ککڑی کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

(فائدہ) اس میں بڑی مصلحت ہے کہ کھجور کی حرارت اور ککڑی کی برودت مل کر اعتدال پیدا ہو جائے، اور کھجور کی شدت صفرا ختم ہو جائے۔

(۹۵) بَاب اسْتِحْبَابِ تَوَاضُعِ الْآكِلِ وَصِفَةِ قُعُودِهِ *

باب (۹۵) کھانے کے لئے تواضع اور کھانے کیلئے بیٹھنے کا طریقہ۔

٦٢٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ كِلَاهُمَا عَنْ حَفْصٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْعِيًا يَأْكُلُ تَمْرًا *

۶۲۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو سعید اشج، حفص بن غیاث، مصعب بن سلیم، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار کے طریقہ پر بیٹھے ہوئے کھجور کھاتے دیکھا ہے(۱)۔

٦٢٩- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُهُ وَهُوَ مُحْتَفِزٌ يَأْكُلُ مِنْهُ أَكْلًا ذَرِيعًا وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ أَكْلًا حَثِيثًا *

۶۲۹۔ زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، مصعب بن سلیم، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوریں لائی گئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں تقسیم کرنے لگے اور آپؐ اس طرح بیٹھے ہوئے تھے جیسا کہ کوئی جلدی میں بیٹھتا ہے اور جلد جلد اس میں سے کھا رہے تھے۔

(فائدہ) یعنی اکڑوں بیٹھے تھے اور اقعاء کے بھی یہ معنے ہیں کہ دونوں پنڈلیاں کھڑی کرلی جائیں اور سرین زمین سے لگادی جائے، واللہ اعلم بالصواب۔

(۹۶) بَاب نَهْيِ الْآكِلِ مَعَ جَمَاعَةٍ عَنْ قِرَانِ تَمْرَتَيْنِ *

باب (۹۶) جماعت کے ساتھ دو، دو کھجوریں یا دو، دو لقمہ کھانے کی ممانعت۔

٦٣٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ جَبَلَةَ بْنَ سُحَيْمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ قَالَ وَقَدْ كَانَ أَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جَهْدٌ وَكُنَّا نَأْكُلُ فَيَمُرُّ عَلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فَيَقُولُ لَا تُقَارِنُوا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۶۳۰۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، جبلہ بن سحیم ہمیں کھجوریں کھلاتے تھے اور اس زمانہ میں لوگ قحط سالی میں مبتلا تھے، ہم کھا رہے تھے کہ حضرت عبداللہ بن عمر سامنے سے تشریف لائے اور فرمایا کہ دو دو کھجوریں ملا کر مت کھاؤ، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح ملا کر کھانے سے منع کیا ہے۔ مگر جب کہ اپنے ساتھی سے اجازت لے لے، شعبہ بیان کرتے

(۱) ٹیک لگا کر کھانا اگر تکبر کی وجہ سے ہو تو مطلقاً ممنوع ہے اور اگر کسی عذر کی وجہ سے ہو تو بلا کراہت جائز ہے اور اگر اس لئے ٹیک لگائی تاکہ کھانا زیادہ کھایا جاسکے تو پھر خلاف اولیٰ ہے اور کھانے کے آداب میں یہ ہے کہ کھانے میں تواضع کی صورت اختیار کی جائے اور بغیر کسی چیز کا سہارا لئے کھانا کھایا جائے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْإِقْرَانِ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ قَالَ شُعْبَةُ لَا أُرَى هَذِهِ الْكَلِمَةَ إِلَّا مِنْ كَلِمَةِ ابْنِ عُمَرَ يَعْنِي الِاسْتِئْذَانَ *

ہیں کہ یہ اپنے بھائی سے اجازت طلب کرنا، میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول سمجھتا ہوں۔

٦٣١- وحَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا قَوْلُ شُعْبَةَ وَلَا قَوْلُهُ وَقَدْ كَانَ أَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جَهْدٌ *

۶۳۱۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) محمد بن بشار، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور دونوں روایتوں میں شعبہ کا قول مذکور نہیں اور نہ لوگوں کی قحط سالی کا تذکرہ ہے۔

٦٣٢- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْرِنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ *

۶۳۲۔ زہیر بن حرب، محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن، سفیان جبلہ بن سحیم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی ممانعت فرمائی ہے کہ کوئی اپنے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر دو، دو کھجوریں ملا کر کھائے۔

(فائدہ) دو لقمہ یا دو کھجوریں یا زیادہ ایک بارگی اٹھا کر کھانا منع ہے، اس لئے کہ جماعت میں اوروں کو ناگوار ہوگا، اور پھر یہ کہ کھانے میں سب کا حق ہے، لہٰذا یہ چیز مروت کے خلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ اگر کھانا مشترک ہو تو بغیر اجازت اور شرکاء کے اس طرح کھانا حرام ہے اور اگر ایک شخص کا ہو اور کھانا بھی قلیل ہو، تب بھی اس کی رضامندی کے بغیر اس طرح کھانا حرام ہے اور اگر کھانا زائد بھی ہو، تب بھی ادب کے خلاف اور مکروہ ہے۔ (نووی جلد ۲ ص ۱۸۱)

(٩٧) بَاب فِي ادِّخَارِ التَّمْرِ وَنَحْوِهِ مِنَ الْأَقْوَاتِ لِلْعِيَالِ *

باب (۹۷) کھجور یا اور کوئی غلہ وغیرہ اپنے بال بچوں کے لئے جمع کر کے رکھنا

٦٣٣- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوعُ أَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ *

۶۳۳۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، یحییٰ بن حسان، سلیمان بن بلال، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جن گھر والوں کے پاس کھجوریں ہوں، وہ بھوکے نہیں ہوتے۔

٦٣٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَحْلَاءَ عَنْ أَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۶۳۴۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، یعقوب بن محمد بن طحلاء، ابوالرجال محمد بن عبدالرحمٰن، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عائشہ رضی

وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ أَوْ جَاعَ أَهْلُهُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا *

اللہ تعالیٰ عنہا جس گھر میں کھجوریں نہیں ہیں۔ اس گھر کے مالک بھوکے ہوں گے، اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جس گھر میں کھجوریں نہیں، وہ بھوکے ہیں، دو مرتبہ، یا تین مرتبہ آپؐ نے یہی فرمایا۔

(فائدہ) اس روایت سے بال بچوں کے لئے اسباب و طعام جمع کرنے کا جواز ثابت ہوا، شیخ مناوی فرماتے ہیں کہ روایت میں کھجوروں کو خاص طور اہل حجاز کے لئے فرمایا، کیونکہ عام طور پر ان کا کھانا یہی ہے اور مبارق میں ہے کہ حدیث میں قناعت کی ترغیب ہے اور شیخ ابی فرماتے ہیں کہ یہ حکم کھجوروں کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ جو بھی جس کی روزی ہو۔

(۹۸) بَاب فَضْلِ تَمْرِ الْمَدِينَةِ *

باب (۹۸) مدینہ منورہ کی کھجوروں کی فضیلت۔

٦٣٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حِينَ يُصْبِحُ لَمْ يَضُرَّهُ سُمٌّ حَتَّى يُمْسِيَ *

۶۳۵۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، سلیمان بن بلال، عبداللہ بن عبدالرحمٰن، عامر بن سعد بن ابی وقاص، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو صبح کو مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں کے درمیان کی سات کھجوریں کھائے گا تو اسے شام تک زہر نقصان نہ پہنچائے گا۔

٦٣٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ *

۶۳۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، ہاشم بن حاشم، عامر بن سعد بن ابی وقاص، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرمارہے تھے کہ جس نے صبح کو مدینہ منورہ کی سات عجوہ کھجوریں کھائیں، اس کو اس روز نہ زہر نقصان پہنچا سکے گا نہ جادو۔

٦٣٧- وَحَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ ح و حَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ كِلَاهُمَا عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَا يَقُولَانِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۶۳۷۔ ابن ابی عمر، مروان بن معاویہ فزاری (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابوبدر شجاع بن الولید، ہاشم بن ہاشم سے اسی سند کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت مروی ہے، باقی دونوں روایتوں میں، سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا لفظ نہیں ہے۔

٦٣٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا

۶۳۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، شریک، عبداللہ بن ابی عتیق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً أَوْ إِنَّهَا تِرْيَاقٌ أَوَّلَ الْبُكْرَةِ *

سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، عالیہ مدینہ کے بالائی حصہ کی عجوہ قسم کی کھجوروں میں شفا ہے یا علی الصباح ان کا استعمال کر لینا تریاق ہے۔

(۹۹) بَاب فَضْلِ الْكَمْأَةِ وَمُدَاوَاةِ الْعَيْنِ بِهَا *

(باب ۹۹) کھمبی کی فضیلت اور اس سے آنکھ کا علاج۔

٦٣٩- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَعَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ *

۶۳۹۔ قتیبہ بن سعید، جریر (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، عمرو بن عبید، عبدالملک بن عمیر، عمرو بن حریث، حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ کھمبی من کی ایک قسم ہے، اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

(فائدہ) یعنی وہ من جو کہ بنی اسرائیل پر نازل ہوا تھا، وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى، اور اس کا پانی بذاتہ شفا ہے۔ یا دوا میں ملا کر علے حسب الاحوال والاقسام کذا قالہ النووی فی شرح صحیح مسلم۔

٦٤٠- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ *

۶۴۰۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، عبدالملک بن عمیر، عمرو بن حریث، حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ کھمبی من کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

٦٤١- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَأَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ لَمَّا حَدَّثَنِي بِهِ الْحَكَمُ لَمْ أُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ *

۶۴۱۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم بن عتیبہ، حسن عرنی، عمرو بن حریث، حضرت سعید بن زید، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے شعبہ بیان کرتے ہیں کہ جب مجھ سے حکم نے یہ روایت بیان کی تو میں نے عبدالملک کی روایت کی وجہ سے اسے منکر نہیں سمجھا۔

٦٤٢- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ *

۶۴۲۔ سعید بن عمرو اشعثی، عبثر، مطرف، حکم، حسن، عمرو بن حریث، حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کھنبی اس من میں سے ہے، جسے اللہ رب العزت نے بنی اسرائیل پر نازل فرمایا تھا اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

٦٤٣- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ *

۶۴۳۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، مطرف، حکم بن عتیبہ، حسن عرنی، عمرو بن حریث، حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ کھمبی اس من سے ہے جو اللہ نے بنی اسرائیل پر نازل فرمایا تھا اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

٦٤٤- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ *

۶۴۴۔ ابن ابی عمر، سفیان، عبدالملک بن عمیر، عمرو بن حریث، حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کھمبی اس من سے ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر نازل فرمایا تھا اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

٦٤٥- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ فَلَقِيتُ عَبْدَ الْمَلِكِ فَحَدَّثَنِي عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ *

۶۴۵۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، حماد بن زید، محمد بن شبیب، شہر بن حوشب، عبدالملک بن عمیر، عمرو بن حریث، حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، کھمبی من کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے (مناسب ادویات کے ساتھ اگر استعمال کیا جائے)۔

(١٠٠) بَاب فَضِيلَةِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَبَاثِ *

باب (۱۰۰) پیلو کے سیاہ پھل کی فضیلت۔

٦٤٦- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

۶۴۶۔ ابوالطاہر، عبداللہ بن وہب، یونس ابن شہاب، ابو سلمہ

وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ وَنَحْنُ نَجْنِي الْكَبَاثَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَأَنَّكَ رَعَيْتَ الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا أَوْ نَحْوَ هَذَا مِنَ الْقَوْلِ *

بن عبدالرحمٰن، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مقام مرالظہران میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہم پیلو چن رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس میں سے سیاہ تلاش کرو ہم نے عرض کیا، یارسول اللہ ایسا معلوم ہتا ہے کہ جیسا آپؐ نے بکریاں چرائی ہوں، آپؐ نے فرمایاہاں اور کوئی نبی ایسا نہیں ہوا، جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں، اوکما قال۔

(فائدہ) بکریاں چرانا کوئی عیب نہیں، اس سے تواضع پیدا ہوتی ہے اور خلوت کی وجہ سے قلب صاف ہوتا ہے اور نیز بکریوں کی نگہبانی کرنے سے انسانوں کی نگہبانی اور خبر گیری کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

(١٠١) بَاب فَضِيلَةِ الْخَلِّ وَالتَّأَدُّمِ بِهِ *

باب (۱۰۱) سرکہ کی فضیلت، اور اسے سالن کی جگہ استعمال کرنا۔

٦٤٧- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْأُدُمُ أَوِ الْإِدَامُ الْخَلُّ *

۶۴۷۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، یحییٰ بن سفیان، سلیمان بن بلال، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین سالن سرکہ ہے۔

٦٤٨- وَحَدَّثَنَاه مُوسَى بْنُ قُرَيْشِ بْنِ نَافِعٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ نِعْمَ الْأُدُمُ وَلَمْ يَشُكَّ *

۶۴۸۔ موسیٰ بن قریش بن نافع تمیمی، یحییٰ بن صالح، الوحاظی، سلیمان بن بلال سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں "الادم" کالفظ بغیر شک کے مذکور ہے۔

٦٤٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأُدُمَ فَقَالُوا مَا عِنْدَنَا إِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهِ وَيَقُولُ نِعْمَ الْأُدُمُ الْخَلُّ نِعْمَ الْأُدُمُ الْخَلُّ *

۶۴۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو عوانہ، ابو البشر، ابوسفیان، جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے سالن مانگا، تو کہنے لگے کہ سرکہ کے علاوہ ہمارے پاس کچھ نہیں، آپؐ نے سرکہ منگوایا اور اسی سے روٹی کھانی شروع کر دی، اور فرماتے جاتے، سرکہ اچھا سالن ہے، سرکہ اچھا سالن ہے۔

٦٥٠- حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ

۶۵۰۔ یعقوب ابن ابراہیم دورقی، اسماعیل بن علیہ، مثنیٰ بن

حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي ذَاتَ يَوْمٍ إِلَى مَنْزِلِهِ فَأَخْرَجَ إِلَيْهِ فِلَقًا مِنْ خُبْزٍ فَقَالَ مَا مِنْ أُدُمٍ فَقَالُوا لَا إِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ قَالَ فَإِنَّ الْخَلَّ نِعْمَ الْأُدُمُ قَالَ جَابِرٌ فَمَا زِلْتُ أُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ و قَالَ طَلْحَةُ مَا زِلْتُ أُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ *

سعید، طلحہ بن نافع، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے، خدمت گرامی میں چند روٹی کے ٹکڑے پیش کئے گئے، آپؐ نے فرمایا کچھ سالن ہے؟ **اہل خانہ** نے کہا نہیں، بس کچھ سرکہ ہے۔ آپؐ نے **فرمایا کہ سرکہ تو** اچھا سالن ہے۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا، مجھے سرکہ سے محبت ہو گئی اور طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے، مجھے بھی سرکہ سے محبت ہو گئی ہے۔

٦٥١ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهِ إِلَى مَنْزِلِهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ إِلَى قَوْلِهِ فَنِعْمَ الْأُدُمُ الْخَلُّ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ *

۶۵۱۔ نصر بن علی جہضمی، بواسطہ اپنے والد، مثنیٰ بن سعید، طلحہ بن نافع، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا، اور مجھے اپنے گھر لے گئے اور ابن علیہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے بعد کا حصہ یعنی جابر اور طلحہ کا قول مذکور نہیں ہے۔

٦٥٢ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي زَيْنَبَ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ طَلْحَةُ ابْنُ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي دَارِي فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَى بَعْضَ حُجَرِ نِسَائِهِ فَدَخَلَ ثُمَّ أَذِنَ لِي فَدَخَلْتُ الْحِجَابَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ مِنْ غَدَاءٍ فَقَالُوا نَعَمْ فَأُتِيَ بِثَلَاثَةِ أَقْرِصَةٍ فَوُضِعْنَ عَلَى نَبِيٍّ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْصًا فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَخَذَ قُرْصًا آخَرَ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ أَخَذَ الثَّالِثَ

۶۵۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، حجاج بن ابی زینب، ابوسفیان طلحہ بن نافع، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں گھر میں بیٹھا ہوا تھا کہ اوپر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا۔ میری جانب اشارہ کیا تو میں اٹھ کھڑا ہوا۔ حضرت نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم چل دیئے اور ازواج مطہرات میں سے کسی کے حجرے پر پہنچے اور پھر اندر تشریف لے گئے، اس کے بعد مجھے بھی اجازت دی تو میں بھی اندر چلا گیا، انہوں نے پردہ کر رکھا تھا، آپؐ نے فرمایا کچھ کھانا ہے؟ عرض کیا جی ہاں، پھر تین روٹیاں آپؐ کے سامنے لائی گئیں اور چھال کے دستر خوان پر رکھی گئیں آپؐ نے ایک روٹی لے کر اپنے سامنے رکھی، پھر دوسری لے کر میرے سامنے رکھ دی، اور پھر تیسری روٹی لے کر توڑی اور نصف اپنے آگے

فَكَسَرَهُ بِاثْنَيْنِ فَجَعَلَ نِصْفَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَنِصْفَهُ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ هَلْ مِنْ أُدُمٍ قَالُوا لَا إِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ قَالَ هَاتُوهُ فَنِعْمَ الْأُدُمُ هُوَ *

رکھ لی اور نصف میرے آگے رکھ دی، پھر آپؐ نے فرمایا کچھ سالن ہے؟ حاضرین نے کہا نہیں، مگر کچھ سرکہ ہے، فرمایا تو لاؤ سرکہ بہتر سالن ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ حدیث سے سرکہ کی فضیلت اور کھانے کی چیزوں میں حاضرین کے درمیان مساوات اور پردہ کا ثبوت ثابت ہوتا ہے، خطابی اور قاضی فرماتے ہیں معلوم ہوا کہ کھانے میں اعتدال رکھنا چاہئے اور ہمیشہ لذیذ اور مرغن چیزوں پر نظر نہ ہونی چاہئے مترجم کہتا ہے کہ بس مزا ایسی ہی زندگی میں ہے جو ملا کھالیا اور جو ملا پہن لیا۔

(١٠٢) بَاب إِبَاحَةِ أَكْلِ الثُّومِ *

باب (۱۰۲) لہسن کھانے کا جواز۔

٦٥٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ أَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلِهِ إِلَيَّ وَإِنَّهُ بَعَثَ إِلَيَّ يَوْمًا بِفَضْلَةٍ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا لِأَنَّ فِيهَا ثُومًا فَسَأَلْتُهُ أَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيحِهِ قَالَ فَإِنِّي أَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ *

۶۵۳۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سماک بن حرب، جابر بن سمرہ، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کھانا آتا، آپؐ اس میں سے تناول فرماتے اور جو بچتا، وہ مجھے بھی بھیج دیتے، ایک مرتبہ آپؐ نے کھانا بھیجا اور اس میں سے کچھ تناول نہیں فرمایا تھا کیونکہ اس میں لہسن تھا، میں نے عرض کیا کیا لہسن حرام ہے؟ آپؐ نے فرمایا، نہیں، لیکن اس کی بو کی وجہ سے میں اسے پسند نہیں کرتا، میں نے عرض کیا، جو حضور کو ناپسند ہے وہ مجھے بھی پسند نہیں ہے۔

٦٥٤ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ *

۶۵۴۔ محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

٦٥٥ - وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ وَاللَّفْظُ مِنْهُمَا قَرِيبٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ فِي رِوَايَةِ حَجَّاجِ بْنِ يَزِيدَ أَبُو زَيْدٍ الْأَحْوَلُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَفْلَحَ مَوْلَى أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّفْلِ وَأَبُو أَيُّوبَ فِي الْعِلْوِ قَالَ فَانْتَبَهَ أَبُو أَيُّوبَ لَيْلَةً فَقَالَ نَمْشِي فَوْقَ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحَّوْا

۶۵۵۔ حجاج بن الشاعر، احمد بن سعید بن صخر، ابو النعمان، ثابت، عاصم بن عبداللہ بن حارث، افلح مولیٰ ابی ایوب، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس اترے، تو آپؐ نیچے کے حصہ میں رہے، اور ابوایوب اوپر کے حصہ میں، ایک رات کو ابوایوب بیدار ہوئے اور بولے ہم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے اوپر چلتے ہیں چنانچہ رات کو ہٹ کر ایک کونے میں ہو گئے، اس کے بعد ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر تشریف لے جانے کے متعلق عرض کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیچے

حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي ذَاتَ يَوْمٍ إِلَى مَنْزِلِهِ فَأَخْرَجَ إِلَيْهِ فِلَقًا مِنْ خُبْزٍ فَقَالَ مَا مِنْ أُدُمٍ فَقَالُوا لَا إِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ قَالَ فَإِنَّ الْخَلَّ نِعْمَ الْأُدُمُ قَالَ جَابِرٌ فَمَا زِلْتُ أُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ و قَالَ طَلْحَةُ مَا زِلْتُ أُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ *

سعید، طلحہ بن نافع، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے، خدمت گرامی میں چند روٹی کے ٹکڑے پیش کئے گئے، آپؐ نے فرمایا کچھ سالن ہے؟ اہل خانہ نے کہا نہیں، بس کچھ سرکہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ سرکہ تو اچھا سالن ہے۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا، مجھے سرکہ سے محبت ہو گئی اور طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے، مجھے بھی سرکہ سے محبت ہو گئی ہے۔

٦٥١- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهِ إِلَى مَنْزِلِهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ إِلَى قَوْلِهِ فَنِعْمَ الْأُدُمُ الْخَلُّ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ *

۶۵۱۔ نصر بن علی جہضمی، بواسطہ اپنے والد، مثنیٰ بن سعید، طلحہ بن نافع، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا، اور مجھے اپنے گھر لے گئے اور ابن علیہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے بعد کا حصہ یعنی جابر اور طلحہ کا قول مذکور نہیں ہے۔

٦٥٢- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي زَيْنَبَ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ طَلْحَةُ ابْنُ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي دَارِي فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَى بَعْضَ حُجَرِ نِسَائِهِ فَدَخَلَ ثُمَّ أَذِنَ لِي فَدَخَلْتُ الْحِجَابَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ مِنْ غَدَاءٍ فَقَالُوا نَعَمْ فَأُتِيَ بِثَلَاثَةِ أَقْرِصَةٍ فَوُضِعْنَ عَلَى نَبِيٍّ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْصًا فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَخَذَ قُرْصًا آخَرَ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ أَخَذَ الثَّالِثَ

۶۵۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، حجاج بن ابی زینب، ابوسفیان طلحہ بن نافع، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں گھر میں بیٹھا ہوا تھا کہ اوپر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا۔ میری جانب اشارہ کیا تو میں اٹھ کھڑا ہوا۔ حضرت نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم چل دیئے اور ازواج مطہرات میں سے کسی کے حجرے پر پہنچے اور پھر اندر تشریف لے گئے، اس کے بعد مجھے بھی اجازت دی تو میں بھی اندر چلا گیا، انہوں نے پردہ کر رکھا تھا، آپؐ نے فرمایا کچھ کھانا ہے؟ عرض کیا جی ہاں، پھر تین روٹیاں آپؐ کے سامنے لائی گئیں اور چھال کے دستر خوان پر رکھی گئیں آپؐ نے ایک روٹی لے کر اپنے سامنے رکھی، پھر دوسری لے کر میرے سامنے رکھ دی، اور پھر تیسری روٹی لے کر توڑی اور نصف اپنے آگے

رَحِمَهُ اللَّهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ لَا إِلَّا قُوتُ صِبْيَانِي قَالَ فَعَلِّلِيهِمْ بِشَيْءٍ فَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَأَطْفِئِ السِّرَاجَ وَأَرِيهِ أَنَّا نَأْكُلُ فَإِذَا أَهْوَى لِيَأْكُلَ فَقُومِي إِلَى السِّرَاجِ حَتَّى تُطْفِئِيهِ قَالَ فَقَعَدُوا وَأَكَلَ الضَّيْفُ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ عَجِبَ اللَّهُ مِنْ صَنِيعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ *

کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ ہمارے پاس پانی کے علاوہ کچھ نہیں، بالآخر آپؐ نے فرمایا جو شخص آج رات اس کی مہمانی کرے گا، اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا، یہ سن کر ایک انصاری نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میں، چنانچہ انصاری اس شخص کو لے کر گھر پہنچے بیوی سے پوچھا تمہارے پاس کچھ ہے؟ اس نے کہا میرے پاس سوائے بچوں کے کھانے کے اور کچھ نہیں، انصاری نے کہا کہ بچوں کو کسی چیز سے بہلا دو اور جب مہمان آئے تو چراغ بجھا دینا اور اس پر یہ ظاہر کرنا کہ گویا ہم بھی کھا رہے ہیں جب مہمان کھانے کی طرف ہاتھ بڑھائے تو تم چراغ بجھا دینا، غرض سب لوگ بیٹھ گئے، مگر صرف مہمان نے ہی کھایا، جب صبح ہوئی تو دونوں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپؐ نے (یہ سن کر) فرمایا آج رات جو تم نے اپنے مہمان کے ساتھ سلوک کیا، اللہ تعالیٰ نے اس پر تعجب کیا ہے۔

(فائدہ) یعنی اللہ کے فرشتوں نے تعجب کیا، یا اللہ نے اس کام کو پسند فرمایا، حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے قبضہ قدرت میں کوئی چیز نہیں، اگر ایسا ہو تو حضور سے بڑھ کر کسی کا مقام نہیں اور صحابہ سے بڑھ کر کسی پیر ولی کا درجہ نہیں۔ ہر ایک آسمان سے مائدہ اتروا سکتا ہے، کیا ساری کرامتیں، اور کارخانہ خدائی پیروں ہی کو مل گیا اور کیا ساری عبادتیں گیارہویں اور عرس ہی ہو گئیں کہ جن کا نہ اللہ نے حکم دیا، نہ اس کے رسول نے، اہل بدعت کے عقائد کے پیش نظر تو معاذ اللہ نہ خدا کی حاجت باقی رہی اور نہ شریعت اور دین مصطفویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اللّٰھم احفظنا۔

٦٥٧ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ بَاتَ بِهِ ضَيْفٌ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا قُوتُهُ وَقُوتُ صِبْيَانِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ نَوِّمِي الصِّبْيَةَ وَأَطْفِئِ السِّرَاجَ وَقَرِّبِي لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكِ قَالَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ) *

۶۵۷۔ ابو کریب محمد بن العلاء، وکیع، طفیل بن مروان، ابو حازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری کے پاس مہمان آیا، اور اس کے پاس سوائے اپنے اور اپنے بچوں کے کھانے کے اور کچھ نہ تھا، اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ بچوں کو سلا دو اور چراغ بجھا دو، اور جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ مہمان کے سامنے رکھ دو، تب یہ آیت نازل ہوئی ویؤثرون علی انفسھم الخ۔ یعنی اپنی راحت پر دوسروں کے آرام کو مقدم رکھتے ہیں اگرچہ خود محتاج ہوں۔

٦٥٨ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ

۶۵۸۔ ابو کریب، ابن فضیل، بواسطہ اپنے والد، ابو حازم،

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُضِيفَهُ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَا يُضِيفُهُ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يُضِيفُ هَذَا رَحِمَهُ اللَّهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَذَكَرَ فِيهِ نُزُولَ الْآيَةِ كَمَا ذَكَرَهُ وَكِيعٌ *

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مہمان آیا اور آپؐ کے پاس مہمان نوازی کے لئے کچھ نہ تھا، آپؐ نے فرمایا، کون شخص ہے جو اس کی مہمانی کرتا ہے اللہ اس پر رحم فرمائے، ایک انصاری بولے جنہیں ابوطلحہ کہتے تھے میں کرتا ہوں، پھر وہ اسے اپنے گھر لے گئے بقیہ روایت جریر کی روایت کی طرح ہے اور اس میں نزول آیت کا بھی ذکر ہے، جیسا کہ وکیع کی روایت میں ہے۔

٦٥٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْمِقْدَادِ قَالَ أَقْبَلْتُ أَنَا وَصَاحِبَانِ لِي وَقَدْ ذَهَبَتْ أَسْمَاعُنَا وَأَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ أَنْفُسَنَا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْهُمْ يَقْبَلُنَا فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ بِنَا إِلَى أَهْلِهِ فَإِذَا ثَلَاثَةُ أَعْنُزٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَلِبُوا هَذَا اللَّبَنَ بَيْنَنَا قَالَ فَكُنَّا نَحْتَلِبُ فَيَشْرَبُ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنَّا نَصِيبَهُ وَنَرْفَعُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبَهُ قَالَ فَيَجِيءُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ نَائِمًا وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ قَالَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَأْتِي شَرَابَهُ فَيَشْرَبُ فَأَتَانِي الشَّيْطَانُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَقَدْ شَرِبْتُ نَصِيبِي فَقَالَ مُحَمَّدٌ يَأْتِي الْأَنْصَارَ فَيُتْحِفُونَهُ وَيُصِيبُ عِنْدَهُمْ مَا بِهِ حَاجَةٌ إِلَى هَذِهِ الْجُرْعَةِ فَأَتَيْتُهَا فَشَرِبْتُهَا فَلَمَّا أَنْ وَغَلَتْ فِي بَطْنِي وَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ إِلَيْهَا سَبِيلٌ قَالَ نَدَّمَنِي الشَّيْطَانُ فَقَالَ وَيْحَكَ مَا صَنَعْتَ أَشَرِبْتَ شَرَابَ مُحَمَّدٍ فَيَجِيءُ فَلَا يَجِدُهُ

٦٥٩- ابوبکر بن بن ابی شیبہ، شبابہ بن سوار، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے دونوں ساتھی آئے اور تکلیف سے ہمارے کانوں اور آنکھوں کی قوت جاتی رہی تھی چنانچہ ہم اپنے آپ کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کرتے تھے مگر کوئی ہم کو قبول نہیں کرتا تھا بالآخر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؐ ہمیں اپنے گھر لے گئے وہاں تین بکریاں تھیں، آپؐ نے فرمایا ان کا دودھ نکالو ہم سب ہی پئیں گے، پھر ہم ان کا دودھ نکالتے اور ہر ایک ہم سے اپنا حصہ پی لیتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ اٹھا کر رکھ دیتے اور آپؐ رات کو تشریف لاتے تو ایسی آواز سے سلام کرتے جس سے سونے والا نہ جاگے اور جاگنے والا سن لے، پھر آپؐ مسجد میں تشریف لاتے اور نماز پڑھتے اور پھر اپنے دودھ کے پاس آتے اور اسے پیتے، ایک رات کو شیطان میرے پاس آیا اور میں اپنا حصہ پی چکا تھا، شیطان نے کہا کہ حضورؐ تو انصار کے پاس جاتے ہیں اور وہ آپؐ کو تحفے دیتے ہیں اور جو آپؐ کو احتیاج ہوتی ہے وہ مل جاتا ہے، آپؐ کو اس ایک گھونٹ دودھ کی کیا ضرورت ہو گی، میں آیا اور وہ دودھ پی لیا، جب دودھ پیٹ میں سمایا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اب دودھ ملنے کی کوئی سبیل نہیں تو شیطان نے مجھے ندامت دلائی اور کہا تیری خرابی ہو تو نے کیا کام کیا، تو نے تو حضورؐ کا حصہ پی لیا اب

فَيَدْعُو عَلَيْكَ فَتَهْلِكُ فَتَذْهَبُ دُنْيَاكَ وَآخِرَتُكَ وَعَلَيَّ شَمْلَةٌ إِذَا وَضَعْتُهَا عَلَى قَدَمَيَّ خَرَجَ رَأْسِي وَإِذَا وَضَعْتُهَا عَلَى رَأْسِي خَرَجَ قَدَمَايَ وَجَعَلَ لَا يَجِيئُنِي النَّوْمُ وَأَمَّا صَاحِبَايَ فَنَامَا وَلَمْ يَصْنَعَا مَا صَنَعْتُ قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى ثُمَّ أَتَى شَرَابَهُ فَكَشَفَ عَنْهُ فَلَمْ يَجِدْ فِيهِ شَيْئًا فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ الْآنَ يَدْعُو عَلَيَّ فَأَهْلِكُ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي وَأَسْقِ مَنْ أَسْقَانِي قَالَ فَعَمَدْتُ إِلَى الشَّمْلَةِ فَشَدَدْتُهَا عَلَيَّ وَأَخَذْتُ الشَّفْرَةَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْأَعْنُزِ أَيُّهَا أَسْمَنُ فَأَذْبَحُهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ حَافِلَةٌ وَإِذَا هُنَّ حُفَّلٌ كُلُّهُنَّ فَعَمَدْتُ إِلَى إِنَاءٍ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانُوا يَطْمَعُونَ أَنْ يَحْتَلِبُوا فِيهِ قَالَ فَحَلَبْتُ فِيهِ حَتَّى عَلَتْهُ رَغْوَةٌ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشَرِبْتُمْ شَرَابَكُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْرَبْ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْرَبْ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَلَمَّا عَرَفْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَوِيَ وَأَصَبْتُ دَعْوَتَهُ ضَحِكْتُ حَتَّى أُلْقِيتُ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى سَوْآتِكَ يَا مِقْدَادُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ مِنْ أَمْرِي كَذَا وَكَذَا وَفَعَلْتُ كَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ إِلَّا رَحْمَةٌ مِنَ اللَّهِ أَفَلَا كُنْتَ آذَنْتَنِي فَنُوقِظَ صَاحِبَيْنَا فَيُصِيبَانِ مِنْهَا قَالَ

وہ آکر دودھ نہ پائیں گے تو تجھ پر بددعا کریں گے، تو تیری دنیا و آخرت دونوں برباد ہو جائیں گی اور میں ایک چادر اوڑھے تھا جب اسے پاؤں پر ڈالتا تو سر کھل جاتا اور جب سر ڈھانکتا تو پیر کھل جاتے اور نیند بھی مجھے نہ آئی اور میرے ساتھی سو گئے اور انہوں نے وہ کام نہیں کیا تھا جو میں نے کیا تھا، آخر آپؐ تشریف لائے اور معمول کے مطابق سلام کیا، پھر مسجد میں آئے اور نماز پڑھی اس کے بعد دودھ کے پاس آئے اور برتن کھولا تو اس میں کچھ نہ تھا، آپؐ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا میں سمجھا کہ اب آپؐ بددعا کریں گے اور میں تباہ ہو جاؤں گا، آپؐ نے فرمایا الٰہی جو مجھے کھلائے تو اس کو کھلا اور جو مجھے پلائے تو اس کو پلا، یہ سن کر میں نے اپنی چادر کو مضبوط باندھا اور چھری اور بکریوں کی طرف چلا کہ جو ان میں سے موٹی ہو، اسے حضورؐ کے لئے ذبح کروں دیکھا تو اس کے تھن میں دودھ بھرا ہے، میں نے آپؐ کے گھر والوں کا ایک برتن لیا جس میں دودھ دوہتے تھے اور اس میں دودھ دوہا کہ اوپر تک جھاگ آگئی اور اسے میں آپؐ کے پاس لے کر آیا، آپؐ نے فرمایا تو نے اپنے حصہ کا دودھ رات کو پیا نہیں، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ دودھ پیجئے آپؐ نے پیا، پھر مجھے دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پیجئے آپؐ نے اور پیا، پھر مجھے دیا جب مجھے معلوم ہوا کہ آپؐ سیر ہو گئے ہیں اور آپؐ کی دعا میں نے لے لی، اس وقت میں ہنسا یہاں تک خوشی کی وجہ سے زمین پر لوٹ گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقداد تو نے کوئی بری بات کی ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میرا حال ایسا ہوا اور میں نے یہ قصور کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس وقت کا دودھ محض رحمت الٰہی تھی تو نے مجھ سے پہلے ہی کیوں نہ بیان کر دیا ہم اپنے دونوں ساتھیوں کو بھی جگا دیتے وہ بھی یہ دودھ پی لیتے، میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا

فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُبَالِي إِذَا أَصَبْتَهَا وَأَصَبْتُهَا مَعَكَ مَنْ أَصَابَهَا مِنَ النَّاسِ *

ہے اب مجھے کوئی پرواہ نہیں، جب میں نے اللہ کی رحمت حاصل کی اور آپؐ کے ساتھ کی کہ کوئی دوسرا بھی اسے حاصل کرے۔

٦٦٠- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۶۶۰۔ اسحاق بن ابراہیم، نضر بن شمیل، سلیمان بن مغیرہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

٦٦١- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى جَمِيعًا عَنِ الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي عُثْمَانَ وَحَدَّثَ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَيْعٌ أَمْ عَطِيَّةٌ أَوْ قَالَ أَمْ هِبَةٌ فَقَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يُشْوَى قَالَ وَايْمُ اللَّهِ مَا مِنَ الثَّلَاثِينَ وَمِائَةٍ إِلَّا حَزَّ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُزَّةً حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَهُ قَالَ وَجَعَلَ قَصْعَتَيْنِ فَأَكَلْنَا مِنْهُمَا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا وَفَضَلَ فِي الْقَصْعَتَيْنِ فَحَمَلْتُهُ عَلَى الْبَعِيرِ أَوْ كَمَا قَالَ *

۶۶۱۔ عبید اللہ بن معاذ عنبری، حامد بن عمر بکراوی، معتمر بن سلیمان بواسطہ اپنے والد، عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سو تیس آدمی تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کے پاس کھانا ہے؟ میرے ساتھ ایک آدمی تھا اس کے پاس ایک صاع یا اس کے بقدر آٹا نکلا، اس کو گوندھا گیا اس کے بعد ایک مشرک پراگندہ بال، دراز قامت بکریاں ہنکاتا ہوا آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تم فروخت کرو گے یا یونہی دو گے؟ اس نے کہا، نہیں بیچتا ہوں، آپؐ نے ایک بکری اس سے خریدی، اور اس کا گوشت تیار کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کلیجہ بھوننے کا حکم دیا، راوی بیان کرتے ہیں کہ خدا کی قسم ایک سو تیس آدمیوں میں سے کوئی ایسا نہ بچا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کلیجہ کا ٹکڑا کاٹ کر اسے نہ دیا ہو اگر وہ موجود تھا تو اسی وقت دے دیا اور نہ اس کا حصہ رکھ چھوڑا اور دو پیالوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت نکالا اور پھر ہم سب نے اس میں سے کھایا اور سیر ہوگئے، پیالوں میں بچ گیا اور میں نے اسے اونٹ پر رکھ لیا او کما قال یعنی جس طرح راوی نے بیان کیا۔

(فائدہ) اس روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو عظیم الشان معجزوں کا ظہور اور اس کا بیان ہے ایک تو کلیجی کا اس قدر زائد ہو جانا کہ ایک سو تیس آدمیوں کو مل گئی اور دوسرے ایک صاع آٹے کا بڑھ جانا، فسبحان من اظہر المعجزۃ علے ید حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

٦٦٢- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ

۶۶۲۔ عبید اللہ بن معاذ عنبری، حامد بن عمر بکراوی، محمد بن عبداللہ قیسی، معتمر بن سلیمان، بواسطہ اپنے والد، ابوعثمان،

الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ الْمُعْتَمِرِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا نَاسًا فُقَرَاءَ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّةً مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَلَاثَةٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ بِسَادِسٍ أَوْ كَمَا قَالَ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَانْطَلَقَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ وَأَبُو بَكْرٍ بِثَلَاثَةٍ قَالَ فَهُوَ وَأَنَا وَأَبِي وَأُمِّي وَلَا أَدْرِي هَلْ قَالَ وَامْرَأَتِي وَخَادِمٌ بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتَّى صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتَّى نَعَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَمَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ مَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ أَوْ قَالَتْ ضَيْفِكَ قَالَ أَوَ مَا عَشَّيْتِهِمْ قَالَتْ أَبَوْا حَتَّى تَجِيءَ قَدْ عَرَضُوا عَلَيْهِمْ فَغَلَبُوهُمْ قَالَ فَذَهَبْتُ أَنَا فَاخْتَبَأْتُ وَقَالَ يَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَقَالَ كُلُوا لَا هَنِيئًا وَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا قَالَ فَايْمُ اللَّهِ مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرَ مِنْهَا قَالَ حَتَّى شَبِعْنَا وَصَارَتْ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذَلِكَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هِيَ كَمَا هِيَ أَوْ أَكْثَرُ قَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ مَا هَذَا قَالَتْ لَا وَقُرَّةِ عَيْنِي لَهِيَ الْآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ قَالَ فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ مِنَ

عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اصحاب صفہ محتاج لوگ تھے ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تین کو لے جائے اور جس کے پاس چار کا ہو وہ پانچویں یا چھٹے کو بھی لے جائے، اور حضرت ابو بکر تین آدمیوں کو لے آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس آدمیوں کو لے گئے اور حضرت ابو بکرؓ تین آدمیوں کو لائے تھے (اس لئے کہ گھر میں) میں اور میرے والدین تھے، راوی بیان کرتے ہیں کہ شاید اپنی بیوی کو کہا اور ایک خادم جو میرے اور حضرت ابو بکرؓ دونوں کے گھر میں تھا، عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے رات کا کھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھایا اور پھر نماز سے فارغ ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ گئے، یہاں تک حضورؐ سو گئے غرضیکہ بڑی رات گزرنے کے بعد کہ جتنا منظور خدا تھا ابو بکرؓ گھر لوٹے، ان کی بیوی نے کہا تم اپنے مہمانوں کو چھوڑ کر کہاں رہ گئے؟ حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ تم نے انہیں کھانا نہیں کھلایا، انہوں نے کہا کہ مہمانوں نے تمہارے آئے بغیر کھانے سے انکار کر دیا انہوں نے تو مہمانوں کے سامنے کھانا پیش کیا مگر وہ نہ کھانے میں غالب رہے۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں (ڈر سے) چھپ گیا ابو بکر نے فرمایا او جاہل اور مجھے برا بھلا کہا اور مہمانوں سے کہا کھاؤ، خدا کرے برکت نہ ہو اور بخدا میں تو یہ کبھی نہ کھاؤں گا، عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ بخدا ہم جو لقمہ اٹھاتے تھے نیچے سے اتنا ہی کھانا اور بڑھ جاتا تھا یہاں تک کہ ہم سیر ہو گئے اور کھانا جتنا پہلے تھا اس سے بھی زیادہ ہو گیا، حضرت ابو بکرؓ نے اس کھانے کو دیکھا تو وہ اتنا ہی یا اس سے زیادہ ہو گیا تو انہوں نے اپنی بیوی سے کہا اے بنی فراس کی بہن یہ کیا ہے؟ بیوی نے کہا کہ میری خنکی چشم کی قسم کھانا تو پہلے سے بھی سہ گنا ہے، پھر حضرت ابو بکرؓ نے اس میں سے کھایا اور فرمایا یہ قسم

الشَّيْطَانِ يَعْنِي يَمِينَهُ ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الْأَجَلُ فَعَرَّفْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أُنَاسٌ اللَّهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ إِلَّا أَنَّهُ بَعَثَ مَعَهُمْ فَأَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ أَوْ كَمَا قَالَ *

جو میں نے (غصہ میں) کھائی تھی شیطان کی طرف سے تھی، پھر ایک لقمہ اس میں کھایا اور اس کے بعد وہ کھانا حضورؐ کی خدمت میں لے گئے چنانچہ کھانا صبح تک وہیں رہا، اس زمانہ میں ہمارا ایک قوم سے معاہدہ صلح تھا اور معاہدہ کی مدت ختم ہو چکی تھی تو حضورؐ نے ہمارے بارہ افسر مقرر کئے اور ہر ایک کے ساتھ ایک خاص جماعت تھی کہ جس کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے کتنی تھی، غرضیکہ یہ کھانا حضورؐ نے انہیں بھیج دیا اور سب نے سیر ہو کر اسے کھایا، او کما قال۔

(فائدہ) حضرت ابو بکرؓ نے بددعا نہیں کی تھی بلکہ فرمایا تھا کہ کھانا کیوں کہ بے وقت ہے تو اس میں خوشگواری نہیں ہوگی اور نیز روایت میں حضرت ابو بکرؓ کی کرامت مذکور ہے اور کرامت اولیا کرام کی برحق ہے، باقی انشاء اللہ العزیز کرامت کی حقیقت آئندہ کسی فائدہ میں ذکر کروں گا۔

٦٦٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ الْعَطَّارُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ نَزَلَ عَلَيْنَا أَضْيَافٌ لَنَا قَالَ وَكَانَ أَبِي يَتَحَدَّثُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ فَانْطَلَقَ وَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ افْرُغْ مِنْ أَضْيَافِكَ قَالَ فَلَمَّا أَمْسَيْتُ جِئْنَا بِقِرَاهُمْ قَالَ فَأَبَوْا فَقَالُوا حَتَّى يَجِيءَ أَبُو مَنْزِلِنَا فَيَطْعَمَ مَعَنَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُمْ إِنَّهُ رَجُلٌ حَدِيدٌ وَإِنَّكُمْ إِنْ لَمْ تَفْعَلُوا خِفْتُ أَنْ يُصِيبَنِي مِنْهُ أَذًى قَالَ فَأَبَوْا فَلَمَّا جَاءَ لَمْ يَبْدَأْ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنْهُمْ فَقَالَ أَفَرَغْتُمْ مِنْ أَضْيَافِكُمْ قَالَ قَالُوا لَا وَاللَّهِ مَا فَرَغْنَا قَالَ أَلَمْ آمُرْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَالَ وَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَالَ فَتَنَحَّيْتُ قَالَ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِي إِلَّا جِئْتَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ مَا لِي ذَنْبٌ هَؤُلَاءِ أَضْيَافُكَ فَسَلْهُمْ قَدْ أَتَيْتُهُمْ

٦٦٣۔ محمد بن مثنیٰ، سالم بن نوح العطار، جریری، ابو عثمان، عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس مہمان اترے اور میرے والد رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باتیں کیا کرتے تھے، وہ چلے اور مجھ سے کہہ گئے کہ اے عبدالرحمٰن تم مہمانوں کی خبر گیری کرنا، جب شام ہوئی تو ہم نے مہمانوں کے سامنے کھانا پیش کیا مگر انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا اور بولے جب تک گھر والا نہ آجائے گا اور ہمارے ساتھ کھانا نہیں کھائے گا اس وقت تک ہم کھانا نہیں کھائیں گے میں نے کہا وہ تیز مزاج آدمی ہیں اگر آپ نہ کھائیں گے تو مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں ان سے مجھے کوئی تکلیف نہ اٹھانی پڑے، مہمانوں نے پھر بھی انکار کیا جب صدیق اکبرؓ تشریف لائے تو پہلے مہمانوں ہی کے متعلق پوچھا، کیا تم مہمانوں سے فارغ ہو گئے؟ عرض کیا نہیں بخدا ابھی فارغ نہیں ہوئے، انہوں نے کہا، کیا میں نے عبدالرحمٰن کو حکم نہیں دیا تھا، عبدالرحمان بیان کرتے ہیں کہ میں ان کے سامنے سے سرک گیا، انہوں نے پکارا عبدالرحمٰن میں سرک گیا تو بولے نالائق میں تجھے قسم دے کر کہتا ہوں کہ اگر تو میری آواز سنتا

بِقِرَاهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يَطْعَمُوا حَتَّى تَجِيءَ قَالَ فَقَالَ مَا لَكُمْ أَنْ لَا تَقْبَلُوا عَنَّا قِرَاكُمْ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَوَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ قَالَ فَقَالُوا فَوَاللَّهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتَّى تَطْعَمَهُ قَالَ فَمَا رَأَيْتُ كَالشَّرِّ كَاللَّيْلَةِ قَطُّ وَيْلَكُمْ مَا لَكُمْ أَنْ لَا تَقْبَلُوا عَنَّا قِرَاكُمْ قَالَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا الْأُولَى فَمِنَ الشَّيْطَانِ هَلُمُّوا قِرَاكُمْ قَالَ فَجِيءَ بِالطَّعَامِ فَسَمَّى فَأَكَلَ وَأَكَلُوا قَالَ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَرُّوا وَحَنِثْتُ قَالَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ بَلْ أَنْتَ أَبَرُّهُمْ وَأَخْيَرُهُمْ قَالَ وَلَمْ تَبْلُغْنِي كَفَّارَةٌ *

ہے تو آجا، میں حاضر ہو گیا اور عرض کیا خدا کی قسم میرا کوئی قصور نہیں یہ آپ کے مہمان ہیں ان سے پوچھ لیجئے، میں نے کھانا حاضر کر دیا تھا مگر آپ کے آنے سے پہلے انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا، ابو بکرؓ نے کہا کیا بات ہے کہ آپ طعام مہمانی کیوں قبول نہیں کرتے، ابو بکرؓ نے کہا بخدا آج کی رات میں کھانا نہیں کھاؤں گا، مہمانوں نے کہا کہ اگر آپ نہیں کھائیں گے تو بخدا ہم بھی نہیں کھائیں گے، ابو بکرؓ نے کہا میں نے ایسی بری رات کبھی نہیں دیکھی، افسوس آپ طعام مہمانی کیوں قبول نہیں کرتے، کچھ دیر کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا میں نے جو قسم کھائی ہے وہ شیطانی تھی لاؤ کھانا لاؤ، اور کھانا لایا گیا، ابو بکرؓ نے بسم اللہ کہہ کر کھایا اور مہمانوں نے بھی کھایا، جب صبح ہوئی تو ابو بکرؓ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہؐ مہمانوں کی قسم تو سچی ہوئی اور میری جھوٹی یہ کہہ کر واقعہ بیان کیا، آپؐ نے فرمایا نہیں تمہاری قسم سب سے زیادہ پوری ہوئی اور تم سب سے زیادہ سچے ہو، عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ مجھے ان کے کفارہ دینے کا علم نہیں ہے۔

(١٠٤) بَاب فَضِيلَةِ الْمُوَاسَاةِ فِي الطَّعَامِ الْقَلِيلِ *

باب (۱۰۴) قلیل کھانے میں مہمان نوازی کی فضیلت۔

٦٦٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الِاثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ *

۶۶۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کو کافی ہوتا ہے اور تین کا کھانا چار کو کافی ہو جاتا ہے۔

٦٦٥- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۶۵۔ اسحاق بن ابراہیم، روح بن عبادہ (دوسری سند) یحییٰ بن حبیب، روح، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرمارہے تھے ایک کا کھانا، دو کو کافی ہے اور دو کا چار کو کافی ہوتا ہے اور چار کا آٹھ

يَقُولُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ وَطَعَامُ الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ وَفِي رِوَايَةِ إِسْحَقَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ *

آدمیوں کو کافی ہے اور ابو اسحاق کی روایت میں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لفظ ہے "سمعت" کا نہیں۔

٦٦٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ *

٦٦٦۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سفیان (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن، سفیان، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن جریج کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

٦٦٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ وَطَعَامُ الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ *

٦٦٧۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، اسحاق بن ابراہیم، ابومعاویہ، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی کا کھانا دو کو کفایت کر جاتا ہے اور دو کا چار کو کافی ہو جاتا ہے۔

٦٦٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَعَامُ الرَّجُلِ يَكْفِي رَجُلَيْنِ وَطَعَامُ رَجُلَيْنِ يَكْفِي أَرْبَعَةً وَطَعَامُ أَرْبَعَةٍ يَكْفِي ثَمَانِيَةً *

٦٦٨۔ قتیبہ بن سعید، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ایک آدمی کا کھانا دو کو کفایت کر جاتا ہے اور دو آدمیوں کا کھانا چار کو کافی ہے اور چار کا کھانا آٹھ کے لئے کافی ہے۔

(فائدہ) یہ روایتوں میں اختلاف اور مواقع کے اعتبار سے بیان کیا جارہا ہے اور ابی شرح صحیح مسلم جلد خامس میں ہے کہ مقصود اس سے غذا حاصل کرنا اور کفایت کر جانا ہے، سیر ہونے اور پیٹ بھر جانے کو بیان نہیں کیا جارہا اور نیز روایات سے معلوم ہوا کہ کھانے پر اجتماع مستحب ہے کیونکہ اجتماع کی صورت میں برکت کا نزول ہوتا ہے اور معجم طبرانی میں ابن عمر کی روایت ہے "کلوا جمیعا ولا تفرقوا" لہٰذا تنہا کھانے سے یہ بہتر ہے کہ دوسرے کو بھی ساتھ شریک کرلیں اسی طرح اگر دو کھارہے ہوں تو تیسرے یا چوتھے کو بھی شامل کرلیں اسی ترتیب کے مطابق جیسا کہ روایات میں مذکور ہوا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(١٠٥) بَاب الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ *

باب (۱۰۵) مومن ایک آنت میں اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

٦٦٩- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ *

۶۶۹۔ زہیر بن حرب، محمد بن مثنیٰ، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ القطان، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے(۱)۔

٦٧٠- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۶۷۰۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد۔
(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو سامہ، ابن نمیر، عبید اللہ۔
(تیسری سند) محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

(فائدہ) اطباء نے بیان کیا ہے کہ ہر ایک آدمی کی سات آنتیں ہوتی ہیں ایک معدہ اور تین آنتیں باریک اور تین موٹی، کافر حرص و طمع کی وجہ سے ان سب کو پر کرنا چاہتا ہے اور مومن کو ایک ہی آنت کا بھرنا کفایت کر جاتا ہے، بشرطیکہ مومن کامل ہو مسلمان یعنی صرف کلمہ گو نہ ہو۔

٦٧١- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ نَافِعًا قَالَ رَأَى ابْنُ عُمَرَ مِسْكِينًا فَجَعَلَ يَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَجَعَلَ يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيرًا قَالَ فَقَالَ لَا يُدْخَلَنَّ هَذَا عَلَيَّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ *

۶۷۱۔ ابو بکر بن خلاد الباہلی، محمد بن جعفر، شعبہ، واقد بن محمد بن زید، نافع سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک مسکین کو دیکھا کہ اس کے سامنے کھانا رکھا جاتا تھا اور وہ کھاتا جاتا تھا غرضیکہ بہت کھا گیا، تب انہوں نے فرمایا کہ یہ میرے پاس نہ آئے کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمارہے تھے کہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

(۱) اس حدیث کی شرح میں محدثین کے مختلف اقوال بیان کئے گئے ہیں (۱) یہ بات متعین کافر کے بارے میں ہے عام کفار کے لئے نہیں ہے۔ (۲) مومن صرف حلال کھاتا ہے جبکہ کافر حلال و حرام کھاتا ہے اس لئے وہ زیادہ کھاتا ہے۔ (۳) یہ حدیث غالب کے اعتبار سے ہے کہ عام طور پر کافر زیادہ اور مومن کم کھاتے ہیں۔ (۴) کفر اور ایمان کا تقاضا بیان کرنا مقصود ہے کہ کفر کا تقاضا زیادہ کھانا ہوتا ہے کیونکہ کفار کے سامنے صرف دنیا ہی دنیا ہے جبکہ ایمان کا تقاضا کم کھانا ہوتا ہے۔

٦٧٢- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ *

۶۷۲۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن، سفیان، ابوالزبیر، حضرت جابر، اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

٦٧٣- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عُمَرَ *

۶۷۳۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد سفیان، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے باقی حضرت ابن عمرؓ کا ذکر نہیں۔

٦٧٤- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ *

۶۷۴۔ ابوکریب، ابواسامہ، برید، بواسطہ اپنے جدامجد، حضرت ابوموسیٰ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

٦٧٥- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ *

۶۷۵۔ قتیبہ، عبدالعزیز بن محمد، علاء، بواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

٦٧٦- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفٌ وَهُوَ كَافِرٌ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ حَتَّى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ إِنَّهُ أَصْبَحَ فَأَسْلَمَ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أَمَرَ بِأُخْرَى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مِعًى

۶۷۶۔ محمد بن رافع، اسحاق بن عیسیٰ، مالک، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کافر آیا، آپؐ نے اس کی ضیافت فرمائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے ایک بکری کے دودھ دوہنے کا حکم دیا چنانچہ وہ دوہا گیا وہ پی گیا، پھر دوسری کا حکم دیا، اس کا بھی دودھ پی گیا، پھر تیسری کا وہ بھی پی گیا حتیٰ کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا، پھر اگلے دن وہ مسلمان ہو گیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے ایک بکری کے دودھ کا حکم دیا، وہ دوہا گیا چنانچہ وہ پی گیا، پھر دوسری کا حکم دیا تو وہ اس کے دودھ کو پورا نہ کر سکا، تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن

وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ *

ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ بعض علماء نے فرمایا ہے یہ احادیث اسی کافر کے بارے میں مختص ہیں ہر ایک کا یہ حکم نہیں ہے (کذا فی النووی ج ص ۱۷۶) امام قرطبی فرماتے ہیں، شہوات طعام سات ہیں۔ (۱) شہوت طبع (۲) شہوت نفس (۳) شہوت عین (۴) شہوت فم (۵) شہوت اذن (۶) شہوت انف (۷) شہوت جوع، ساتویں شہوت جو بھوک کی ہے مومن اسی کو پورا کرتا ہے، لیکن کافر تو وہ ان ساتوں شہوتوں کو پورا کرتا ہے اور حضرت ابن عمرؓ نے جو اس مسکین کے متعلق فرمایا کہ اسے میرے پاس نہ آنے دینا کیونکہ اس نے کفار سے مشابہت اختیار کی ہے، اس لئے مومن کامل کی شان تو کم کھانا یعنی زہادت ہے اور زیادتی طعام تو کفار کا شیوہ ہے، واللہ اعلم۔

(١٠٦) بَاب لَا يَعِيبُ الطَّعَامَ *

باب (۱۰۶) کھانے میں عیب نہ نکالنا چاہئے۔

٦٧٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَا عَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ إِذَا اشْتَهَى شَيْئًا أَكَلَهُ وَ إِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ *

۶۷۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابوحازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، (۱) آپ کی طبیعت چاہتی تو تناول فرمالیتے ورنہ چھوڑ دیتے۔

٦٧٨- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۶۷۸۔ احمد بن یونس، زہیر، سلیمان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

٦٧٩- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو وَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ أَبُو دَاوُدَ الْحَضَرِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۶۷۹۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، عبدالملک بن عمرو، عمر بن سعد، ابوداؤد الحفری، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

٦٨٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي يَحْيَى مَوْلَى آلِ جَعْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَابَ طَعَامًا قَطُّ

۶۸۰۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، محمد بن مثنیٰ، عمرو ناقد، معاویہ، اعمش، ابویحییٰ مولیٰ آل جعدۃ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپؐ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نکالا جو آپؐ کی طبیعت چاہتی تو تناول فرمالیتے اگر نہ چاہتی تو خاموش رہتے۔

(۱) کھانے میں عیب نکالنے سے مقصود کھانے کی تحقیر ہو یا نعمت کی ناشکری ہو یا کھانا بنانے والے کی تحقیر ہو تو مکروہ ہے اور اگر بنانے والے کی اصلاح کیلئے اس طریقے سے ہو جس میں اس کی دل شکنی نہ ہو تو جائز ہے اور اسی طرح اگر عیب نکالنا مقصود نہ ہو صرف کسی چیز کے بارے میں اپنی طبعی ناپسندیدگی ظاہر کرنا ہو تو اس کی بھی گنجائش ہے بشرطیکہ نعمتوں کی ناشکری کا پہلو اس میں نہ پایا جاتا ہو۔

كَانَ إِذَا اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ لَمْ يَشْتَهِهِ سَكَتَ *

٦٨١- وَحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۶۸۱۔ ابوکریب، محمد بن مثنیٰ، ابومعاویہ، اعمش، ابوحازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

(١٠٧) بَاب تَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ أَوَانِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فِي الشُّرْبِ وَغَيْرِهِ عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ *

باب (۱۰۷) مرد اور عورت کو سونے اور چاندی کے برتنوں کا کھانے اور پینے وغیرہ میں استعمال حرام ہے۔

٦٨٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ *

۶۸۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، زید بن عبداللہ، عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر الصدیق، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں غٹ غٹ جہنم کی آگ بھرتا ہے۔

٦٨٣- وَحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ ابْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّرَّاجِ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ بِمِثْلِ

۶۸۳۔ قتیبہ، محمد بن رمح، لیث بن سعد۔
(دوسری سند) علی بن حجر سعدی، اسماعیل بن علیہ، ایوب۔
(تیسری سند) ابن نمیر، محمد بن بشیر۔
(چوتھی سند) محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید۔
(پانچویں سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، ولید بن شجاع، علی بن مسہر، عبیداللہ۔
(چھٹی سند) محمد بن ابی بکر المقدمی، فصل بن سلیمان، موسی بن عقبہ۔
(ساتویں سند) شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، عبدالرحمٰن بن السراج، نافع سے مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح نافع کی سند کے ساتھ سابق حدیث مروی ہے، باقی علی بن مسہر کی روایت میں عبیداللہ سے یہ زیادتی مروی ہے کہ جو کوئی

حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ بِإِسْنَادِهِ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ الَّذِي يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ ذِكْرُ الْأَكْلِ وَالذَّهَبِ إِلَّا فِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ *

کھاتا ہے یا پیتا ہے چاندی اور سونے کے برتن میں، باقی ابن مسہر کی روایت کے علاوہ کھانے اور سونے کے برتن کا کسی روایت میں ذکر نہیں ہے۔

٦٨٤ - وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مُرَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ *

۶۸۴۔ زید بن یزید، ابو معن الرقاشی، ابو عاصم، عثمان بن بن مرہ، عبداللہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے سونے اور چاندی کے برتن میں پیا، اس نے پیٹ میں جہنم کی آگ بھری۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ علماء کرام کا اجماع ہے کہ سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے اور پینے اور تمام ضروریات میں استعمال کرنا حرام ہے حتیٰ کہ سرمہ دانی اور سلائی تک بھی سونے اور چاندی کی استعمال کرنا حرام ہے۔ (نووی جلد ۲ ص ۱۸۷)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ اللباس والزينة (١)

(١٠٨) بَاب تَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ إِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيرِ عَلَى الرَّجُلِ وَإِبَاحَتِهِ لِلنِّسَاءِ *

باب (۱۰۸) مردوں اور عورتوں کو سونے اور چاندی کے برتنوں کے استعمال کی حرمت اور سونے کی انگوٹھی اور ریشم مردوں پر حرام اور عورتوں کو اس کی اجازت۔

٦٨٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

۶۸۵۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، ابوخیثمہ، اشعث بن ابی الشعثاء (دوسری سند) احمد بن عبداللہ بن یونس، زہری، اشعث، معاویہ بن سوید بن مقرن بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت براء بن عازبؓ کے پاس گیا تو میں نے ان سے سنا، آپ فرمارہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات چیزوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا، ہمیں حکم دیا ہے (۱) بیمار کی عیادت کرنے

(۱) انسانی ضروریات میں کھانے پینے کے بعد سب سے اہم چیز لباس ہے جس سے ستر عورت، خوبصورتی اور سردی گرمی سے بچاؤ کا سامان ہوتا ہے۔ چونکہ دین اسلام دین فطرت ہے جس میں زندگی کے تمام شعبوں کے متعلق تعلیمات موجود ہیں اس لئے شریعت اسلامیہ میں لباس کے بارے میں بھی تعلیمات موجود ہیں جو مقدمات اور اصول کی صورت میں ہیں۔ شریعت نے کسی خاص قسم کا، خاص ہیئت کا لباس ضروری قرار نہیں دیا البتہ چند اصول تعلیم فرمائے ہیں جن کی رعایت کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے، وہ یہ ہیں:

(۱) مرد و عورت کے لئے اپنے جسم کے جتنے حصے کا چھپانا ضروری ہے وہ لباس اس حصے کو چھپانے والا ہو لہٰذا اگر وہ حصہ یا اس کا کچھ حصہ اس لباس سے باہر ہے یا لباس بہت باریک ہے جس سے وہ حصہ نظر آتا ہے یا لباس بہت تنگ ہے جس سے اعضاء کی بناوٹ معلوم ہوتی ہے تو ایسا لباس جائز نہیں ہے۔

(۲) لباس باعث زینت بھی ہے۔ قرآن کریم میں بھی لباس کا یہ مقصد بیان فرمایا ہے چنانچہ اپنی استطاعت کے مطابق لباس ایسا ہونا چاہئے جو زینت کا باعث بنے۔

(۳) لباس سے مقصود اظہار تکبر اور ریا نہ ہو۔

(۴) فاسق اور کافر لوگوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے کے ارادے سے ان جیسا لباس نہ پہنا جائے۔

(۵) مردوں کے لئے ریشم کا لباس حرام ہے اسی طرح مردوں کے لئے اسبال ازار بھی ممنوع ہے۔

(۶) لباس میں مردوں کے لئے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا اور عورتوں کے لئے مردوں کی مشابہت اختیار کرنا بھی ممنوع ہے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ أَوِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمَ أَوْ عَنْ تَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ وَعَنْ شُرْبٍ بِالْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ *

کا (۲) جنازہ کے پیچھے جانے کا (۳) چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینے کا (۴) قسم پوری کرنے کا (۵) اور مظلوم کی مدد کرنے کا (۶) دعوت قبول کرنے کا (۷) اور سلام کے پھیلانے کا، اور منع کیا ہمیں سونے کی انگوٹھی پہننے سے (۲) چاندی کے برتن میں پینے سے (۳) ریشمی گدوں پر بیٹھنے سے (۴) قسی کے کپڑے پہننے سے (۵) اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور (۶) استبرق اور (۷) دیباج پہننے سے۔

(فائدہ) قسی ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہے جو کہ مصر کے شہروں میں سے مقام قس کا بنا ہوتا ہے، واللہ اعلم۔

٦٨٦- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ إِلَّا قَوْلَهُ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ أَوِ الْمُقْسِمِ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ هَذَا الْحَرْفَ فِي الْحَدِيثِ وَجَعَلَ مَكَانَهُ وَإِنْشَادِ الضَّالِّ *

۶۸۶۔ ابوالربیع العتکی، ابو عوانہ، اشعث بن سلیم سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے مگر اس حدیث میں "قسم پوری کرنے کا" ذکر نہیں ہے اور اس کے بجائے گم شدہ چیز کو ڈھونڈوانے کا تذکرہ ہے۔

٦٨٧- و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَقَالَ إِبْرَارَ الْقَسَمِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ فَإِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِيهَا فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيهَا فِي الْآخِرَةِ *

۶۸۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ، جریر، شیبانی، اشعث بن ابی الشعثاء سے اسی سند کے ساتھ زہیر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے اور اس میں "ابرار القسم" (قسم کو پورا کرنا) بغیر شک کے مذکور ہے اور حدیث میں اتنی زیادتی ہے کہ چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا، اس لئے کہ جو شخص دنیا میں چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ آخرت میں چاندی کے برتن میں نہیں پیے گا۔

٦٨٨- وَحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيُّ وَلَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِإِسْنَادِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ زِيَادَةَ جَرِيرٍ وَابْنِ مُسْهِرٍ *

۶۸۸۔ ابو کریب، ابن ادریس، ابواسحاق شیبانی، لیث بن ابی سلیم، اشعث بن ابی الشعثاء سے ان ہی سندوں کے ساتھ روایت مروی ہے باقی جریر اور ابن مسہر کی زیادتی مذکور نہیں ہے۔

٦٨٩- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ

۶۸۹۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر۔
(دوسری سند) عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد۔
(تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابو عامر عقدی۔

إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنِي بَهْزٌ قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ بِإِسْنَادِهِمْ وَمَعْنَى حَدِيثِهِمْ إِلَّا قَوْلَهُ وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ فَإِنَّهُ قَالَ بَدَلَهَا وَرَدِّ السَّلَامِ وَقَالَ نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ أَوْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ *

(چوتھی سند) عبدالرحمٰن بن بشر، بہز، شعبہ، اشعث بن سلیم سے ان ہی سندوں اور ان ہی روایات کے ہم معنی روایت مروی ہے باقی اس میں سلام پھیلانے کے بجائے سلام کا جواب دینا آیا ہے اور یہ ہے کہ ہمیں سونے کی انگوٹھی یا سونے کے چھلہ سے منع فرمایا ہے۔

۶۹۰ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ وَعَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِإِسْنَادِهِمْ وَقَالَ وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ *

۶۹۰۔ اسحاق بن ابراہیم، یحییٰ بن آدم، عمرو بن محمد، سفیان، اشعث بن ابی الشعثاء سے ان ہی سندوں کے ساتھ روایت مروی ہے باقی اس میں "افشاء السلام" اور "خاتم الذہب" کے لفظ بغیر شک کے مذکور ہیں۔

۶۹۱ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَهْلِ بْنِ إِسْحَقَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُهُ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُكَيْمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى حُذَيْفَةُ فَجَاءَهُ دِهْقَانٌ بِشَرَابٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي أُخْبِرُكُمْ أَنِّي قَدْ أَمَرْتُهُ أَنْ لَا يَسْقِيَنِي فِيهِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي إِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الدِّيبَاجَ وَالْحَرِيرَ فَإِنَّهُ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهُوَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۶۹۱۔ سعید بن عمرو بن سہل بن اسحاق بن محمد بن الاشعث بن قیس، سفیان بن عیینہ، ابو فروہ، عبداللہ بن حکیم بیان کرتے ہیں کہ ہم مدائن میں حضرت حذیفہؓ کے ساتھ تھے تو حذیفہؓ نے پانی مانگا، ایک گاؤں والا ایک چاندی کے برتن میں پانی لایا، انہوں نے پھینک دیا اور فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میں اس سے کہہ چکا تھا کہ اس برتن میں پانی نہ لانا اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سونے اور چاندی کے برتنوں میں مت پیو اور دیباج اور حریر کو مت پہنو کیونکہ یہ کافروں کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں قیامت کے دن۔

(فائدہ) مدائن بغداد کے قریب ایک بڑا شہر ہے جسے نوشیروان نے بنایا تھا، امام بدرالدین عینی فرماتے ہیں کہ مدائن دجلہ کے کنارے ایک بڑا شہر ہے بغداد اور مدائن کے درمیان سات فرسخ کا فاصلہ ہے اور فارس کے بادشاہوں کا مسکن یہی شہر رہا ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک ہاتھوں سے یہ شہر فتح ہوا۔ حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ کے زمانہ خلافت میں وہاں پر حضرت حذیفہؓ عامل اور گورنر تھے اور وفات تک عامل رہے۔ اسی شہر میں حضرت حذیفہؓ کی قبر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۶۹۲ - وَحَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ

۶۹۲۔ ابن ابی عمر، سفیان، ابو فروہ جہنی، عبداللہ بن حکیم بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہؓ کے ساتھ مدائن میں تھے اور

عُكَيْمٍ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

حسب سابق روایت مروی ہے، باقی روایت میں قیامت کا ذکر نہیں ہے۔

٦٩٣- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ أَوَّلًا عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُذَيْفَةَ ثُمَّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ سَمِعَهُ مِنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُذَيْفَةَ ثُمَّ حَدَّثَنَا أَبُو فَرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُكَيْمٍ فَظَنَنْتُ أَنَّ ابْنَ أَبِي لَيْلَى إِنَّمَا سَمِعَهُ مِنِ ابْنِ عُكَيْمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۶۹۳۔ عبدالجبار بن العلاء، سفیان، ابن ابی نجیح، مجاہد، ابن ابی لیلیٰ، حذیفہ، یزید، ابن ابی لیلیٰ، حذیفہ، ابو فروہ، عبداللہ بن حکیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مدائن میں تھے اور حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں باقی اس میں قیامت کے دن کا تذکرہ نہیں ہے۔

٦٩٤- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ شَهِدْتُ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقَى بِالْمَدَائِنِ فَأَتَاهُ إِنْسَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَذَكَرَهُ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُكَيْمٍ عَنْ حُذَيْفَةَ *

۶۹۴۔ عبیداللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، حکم، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہؓ کے ساتھ میں بھی موجود تھا کہ انہوں نے مدائن میں پانی مانگا تو ایک آدمی چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا بقیہ حدیث "ابن حکیم عن حذیفہ" کی روایت کی طرح ہے۔

٦٩٥- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَإِسْنَادِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي الْحَدِيثِ شَهِدْتُ حُذَيْفَةَ غَيْرُ مُعَاذٍ وَحْدَهُ إِنَّمَا قَالُوا إِنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقَى *

۶۹۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع۔
(دوسری سند) ابن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر۔
(تیسری سند) محمد بن مثنیٰ ابن ابی عدی۔
(چوتھی سند) عبدالرحمٰن بن بشر، بہز، شعبہ سے معاذ کی روایت اور اس کی سند کے ساتھ حدیث مروی ہے باقی معاذ کے علاوہ کسی نے روایت میں یہ بیان نہیں کیا کہ میں حضرت حذیفہؓ کے ساتھ موجود تھا صرف اتنا ذکر کیا ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے پانی مانگا۔

٦٩٦- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ كِلَاهُمَا عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي

۶۹۶۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور۔
(دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، ابن عون، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سابقہ روایات کے مطابق

لَيْلَى عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَنْ ذَكَرْنَا *

حدیث نقل کرتے ہیں۔

٦٩٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ اسْتَسْقَى حُذَيْفَةُ فَسَقَاهُ مَجُوسِيٌّ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا *

۶۹۷۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سیف، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ حذیفہؓ نے پانی مانگا تو ایک مجوسی چاندی کے برتن میں ان کے لئے پانی لے کر آیا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپؐ فرمارہے تھے حریر اور دیباج مت پہنو، اور سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ کھاؤ ان کی رکابیوں میں کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں کفار کے لئے ہیں۔

(فائدہ) امام عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث دال ہے دیباج اور حریر کی حرمت اور ایسے ہی سونے اور چاندی کے برتنوں کی حرمت پر، اور یہی اکثر متقدمین اور ائمہ اربعہ کا مسلک ہے، امام نوویؒ شرح صحیح مسلم جلد ۲ ص ۱۸۸ پر فرماتے ہیں کہ حریر اور استبرق اور دیباج کی حرمت پر ائمہ کرام کا اجماع ہے کہ یہ مردوں کے لئے حرام ہے اور احادیث صحیحہ اس پر دال ہیں اور قسطلانی شارح صحیح بخاری فرماتے ہیں کہ ریشمی کپڑا مردوں پر حرام ہے اور علت حرمت تفاخر اور تکبر ہے اور پھر یہ کہ اس قسم کے کپڑے زینت کے لئے ہیں جو مردوں کی شان کے مطابق نہیں ہے اور ابن زبیرؓ کے نزدیک مرد اور عورت دونوں کو پہننا حرام ہے، باقی پھر اس بات پر اجماع ہو گیا ہے کہ اس قسم کے کپڑوں کا مردوں کے لئے پہننا حرام اور عورتوں کو جائز ہے، کذا قال القاضی رحمہ اللہ۔

٦٩٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَبِسْتَهَا لِلنَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ فَأَعْطَى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا

۶۹۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے مسجد کے دروازے پر ایک ریشمی جوڑا دیکھا تو عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ اسے خرید لیتے اور جمعہ کے دن اور باہر کے لوگ جس وقت آپؐ کے پاس آتے تو آپؐ اسے پہن لیتے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے کئی جوڑے آئے آپؐ نے ان میں سے ایک جوڑا حضرت عمرؓ کو دے دیا حضرت عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہؐ آپؐ مجھے یہ پہناتے ہیں اور آپؐ ہی نے عطارد (بیچنے والے) کے جوڑے میں ایسا فرمایا تھا۔ آپؐ نے فرمایا میں نے تجھے پہننے کے لئے نہیں دیا تھا چنانچہ حضرت عمرؓ نے وہ جوڑا اپنے مشرک بھائی کو جو مکہ میں تھا

عُمَرُ أَخًا لَهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ *

دے دیا۔

٦٩٩- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ مَالِكٍ *

٦٩٩۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ (تیسری سند) محمد بن ابی بکر مقدمی، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ (چوتھی سند) سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

٧٠٠- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَى عُمَرُ عُطَارِدًا التَّمِيمِيَّ يُقِيمُ بِالسُّوقِ حُلَّةً سِيَرَاءَ وَكَانَ رَجُلًا يَغْشَى الْمُلُوكَ وَيُصِيبُ مِنْهُمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ عُطَارِدًا يُقِيمُ فِي السُّوقِ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَلَوِ اشْتَرَيْتَهَا فَلَبِسْتَهَا لِوُفُودِ الْعَرَبِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ وَأَظُنُّهُ قَالَ وَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُلَلٍ سِيَرَاءَ فَبَعَثَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ وَبَعَثَ إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ بِحُلَّةٍ وَأَعْطَى عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ حُلَّةً وَقَالَ شَقِّقْهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ بِحُلَّتِهِ يَحْمِلُهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهَذِهِ وَقَدْ قُلْتَ بِالْأَمْسِ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلَكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا وَأَمَّا أُسَامَةُ فَرَاحَ فِي حُلَّتِهِ فَنَظَرَ

٧٠٠۔ شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے عطارد تمیمی کو بازار میں ایک ریشمی جوڑا رکھے ہوئے دیکھا اور وہ ایسا شخص تھا جو بادشاہوں کے پاس جایا کرتا تھا اور ان سے روپیہ وصول کرتا، حضرت عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے عطارد کو دیکھا ہے کہ اس نے بازار میں بیچنے کے لئے ایک ریشمی جوڑا رکھا ہے اگر آپؐ اسے خرید لیں اور جب عرب کے وفود آپؐ کے پاس آیا کریں تو آپؐ اسے پہن لیا کریں تو بہتر ہو۔ راوی بیان کرتا ہے کہ میرا خیال ہے جمعہ کے دن بھی پہننے کے متعلق فرمایا، تو آپؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا دنیا میں ریشم وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند ریشمی جوڑے آئے حضورؐ نے ایک جوڑا حضرت عمرؓ کو بھیجا اور ایک اسامہ بن زیدؓ کو بھیجا اور ایک حضرت علیؓ کو بھیجا اور فرمایا کہ اسے پھاڑ کر اپنی عورتوں کی اوڑھنیاں بنا دینا، حضرت عمرؓ اس جوڑے کو اٹھا کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ نے یہ جوڑا میرے پاس بھیجا ہے حالانکہ کل عطارد کے جوڑے کے متعلق وہ فرمایا تھا، ارشاد فرمایا میں نے تمہارے پاس اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ خود پہنو بلکہ اس لئے بھیجا

إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرًا عَرَفَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْكَرَ مَا صَنَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَنْظُرُ إِلَيَّ فَأَنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهَا فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلَكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ *

تھا کہ اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اسامہ وہی جوڑا پہن کر حاضر ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نظر بھر کر دیکھا جس سے انہوں نے پہچان لیا کہ میری یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگوار معلوم ہوئی ہے عرض کیا، یارسول اللہ آپؐ مجھے کیا دیکھتے ہیں، آپؐ ہی نے تو مجھے یہ بھیجا تھا، آپؐ نے فرمایا میں نے اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ تم خود پہنو بلکہ اس لئے بھیجا تھا کہ اس کو پھاڑ کر اپنی عورتوں کے لئے اوڑھنیاں بنالو۔

۷۰۱- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ بِالسُّوقِ فَأَخَذَهَا فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْتَعْ هَذِهِ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَلِلْوَفْدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ قَالَ فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ حَتَّى أَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتَ إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ ثُمَّ أَرْسَلْتَ إِلَيَّ بِهَذِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِيعُهَا وَتُصِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ *

۷۰۱۔ ابوالطاہر، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے بازار میں استبرق کا ایک جوڑا بکتا ہوا دیکھا اس کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے خرید لیجئے اور عید کے دن اور وفود کی آمد پر اسے پہن لیا کیجئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو ان لوگوں کا لباس ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے، پھر حضرت عمرؓ جتنا منظور خدا تھا ٹھہرے رہے، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس ایک دیباج کا جبہ بھیجا، حضرت عمرؓ اسے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ نے تو فرمایا تھا یہ اس شخص کا لباس ہے، یا وہ شخص پہنتا ہے کہ جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے، پھر آپؐ نے مجھے یہ کیوں بھیجا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تو اسے بیچ دے اور اس کی قیمت اپنے کام میں لا۔

۷۰۲- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۷۰۲۔ ہارون بن معروف، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۷۰۳- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى

۷۰۳۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، شعبہ، ابوبکر بن حفص،

بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رَأَى عَلَى رَجُلٍ مِنْ آلِ عُطَارِدٍ قَبَاءً مِنْ دِيبَاجٍ أَوْ حَرِيرٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِ اشْتَرَيْتَهُ فَقَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَأُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ سِيَرَاءُ فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيَّ قَالَ قُلْتُ أَرْسَلْتَ بِهَا إِلَيَّ وَقَدْ سَمِعْتُكَ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَسْتَمْتِعَ بِهَا *

سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے خاندان عطارد کے ایک شخص کو دیباج یا حریر کا قبا پہنے دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر آپؐ اسے خرید لیتے تو بہتر تھا، آپؐ نے فرمایا اس کو وہی لوگ پہنتے ہیں جن کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں پھر حضورؐ کے پاس ایک ریشمی جوڑا تحفہ میں آیا، تو آپ نے وہ میرے پاس بھیج دیا، میں نے عرض کیا کہ یہ آپؐ نے میرے پاس بھیج دیا ہے اور میں آپؐ سے سن چکا ہوں کہ جو آپؐ نے اس باب میں فرمایا تھا فرمایا میں نے اس لئے بھیجا ہے تاکہ تو اس سے (بیچ کر کسی مشرک سے) فائدہ اٹھالے۔

٧٠٤- وَحَدَّثَنِي ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى عَلَى رَجُلٍ مِنْ آلِ عُطَارِدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِهَا وَلَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا *

۷۰۴۔ ابن نمیر، روح، شعبہ، ابو بکر بن حفص، سالم بن عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خاندان عطارد کے ایک آدمی کو دیکھا اور یحییٰ بن سعید کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے باقی اس میں یہ ہے کہ میں نے تمہیں اس لئے بھیجا تھا کہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ، اس لئے نہیں بھیجا کہ تم اسے پہنو۔

٧٠٥- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ قَالَ لِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي الْإِسْتَبْرَقِ قَالَ قُلْتُ مَا غَلُظَ مِنَ الدِّيبَاجِ وَخَشُنَ مِنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ رَأَى عُمَرُ عَلَى رَجُلٍ حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا مَالًا *

۷۰۵۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالصمد، بواسطہ اپنے والد، یحییٰ بن ابی اسحاق بیان کرتے ہیں کہ سالم بن عبداللہ نے مجھ سے استبرق کے متعلق دریافت کیا میں نے کہا وہ سنگین اور سخت دیباج ہے، سالم نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کے پاس استبرق کا جوڑا دیکھا تو اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے باقی اس روایت کے اخیر میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا میں نے تجھے اس لئے بھیجا تھا کہ تو اس سے مال حاصل کرے۔

٧٠٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَ خَالَ وَلَدِ

۷۰۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبداللہ، عبدالملک، عبداللہ سے روایت ہے جو مولیٰ ہیں اسماء بنت ابی بکر الصدیقؓ کے اور عطارد کے لڑکے کے ماموں ہیں بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسماء نے

عَطَاءٍ قَالَ أَرْسَلَتْنِي أَسْمَاءُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَتْ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَرِّمُ أَشْيَاءَ ثَلَاثَةً الْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ وَمِيثَرَةَ الْأُرْجُوَانِ وَصَوْمَ رَجَبٍ كُلِّهِ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ رَجَبٍ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ الْأَبَدَ وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنَ الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَخِفْتُ أَنْ يَكُونَ الْعَلَمُ مِنْهُ وَأَمَّا مِيثَرَةُ الْأُرْجُوَانِ فَهَذِهِ مِيثَرَةُ عَبْدِ اللَّهِ فَإِذَا هِيَ أُرْجُوَانٌ فَرَجَعْتُ إِلَى أَسْمَاءَ فَخَبَّرْتُهَا فَقَالَتْ هَذِهِ جُبَّةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةٍ لَهَا لِبْنَةُ دِيبَاجٍ وَفَرْجَيْهَا مَكْفُوفَيْنِ بِالدِّيبَاجِ فَقَالَتْ هَذِهِ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ حَتَّى قُبِضَتْ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضَى يُسْتَشْفَى بِهَا *

مجھے عبداللہ بن عمرؓ کے پاس بھیجا اور کہلوایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم تین چیزوں کو حرام کہتے ہو، کپڑے کے ریشمی نقش و نگار کو، اور سرخ گدیلے (زین پوش) کو تیسرے تمام رجب کے مہینے میں روزے رکھنے کو، عبداللہ نے جواب دیا کہ تم نے جو رجب کے روزوں کا ذکر کیا ہے تو جو شخص (ایام تشریق کے علاوہ) ہمیشہ روزے رکھتا ہو وہ رجب کے روزوں کو حرام کیوں کر کہہ سکتا ہے اور رہے کپڑوں کے نقش و نگار، تو میں نے حضرت عمرؓ سے سنا کہ حضورؐ نے فرمایا کہ ریشم صرف وہ لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، تو مجھے اندیشہ ہوا کہ ریشمی نقش و نگار بھی اس حکم میں داخل نہ ہو اور رہا سرخ گدیلا تو خود عبداللہ کا گدیلا سرخ ہے، میں نے یہ سب حضرت اسماء سے جا کر بیان کر دیا، انہوں نے کہا حضور کا یہ جبہ موجود ہے پھر اسماءؓ ایک طیالسی کسروانی جبہ نکال کر لائیں جس کا گریبان دیباج کا تھا اور اس کے دامن پر دیباج کی بیل تھی، اسماءؓ نے کہا یہ جبہ حضرت عائشہؓ کے انتقال تک ان کے پاس تھا، جب وہ انتقال کر گئیں تو میں لے آئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے پہنا کرتے تھے اب ہم اسے دھو کر اس کا پانی شفا کے لئے بیماروں کو پلاتے ہیں۔

(فائدہ) حضرت عبداللہ بن عمرؓ ایام تشریق کے علاوہ بارہ مہینے روزے رکھتے تھے تو پھر وہ کیسے رجب کے مہینے میں روزوں کو حرام کہہ سکتے ہیں اور ریشم کے پھولوں کے متعلق تو وہ ان کا تقویٰ اور احتیاط تھی اور رہا سرخ گدیلا تو وہ کبھی ریشم کا ہوتا ہے اور کبھی اون کا تو اون کے ہونے میں کسی قسم کی حرمت نہیں اور حضرت ابن عمرؓ کا گدیلا اون ہی کا ہوتا تھا اور رہا جبہ اور عمامہ پر ریشم کی پٹی لگانا تو وہ چار انگل کے بقدر درست ہے اور اس سے زائد حرام، حضرت عمرؓ کی روایت جو آرہی ہے اس پر دال ہے نیز معلوم ہوا کہ علماء کرام اور بزرگان دین کی طرف غلط باتیں منسوب کرنے کا پہلے ہی سے دستور چلا آرہا ہے، اور اب ترقی کا زمانہ ہے خواہ کسی چیز میں ہو۔

۷۰۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ كَعْبٍ أَبِي ذِبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَقُولُ أَلَا لَا تُلْبِسُوا نِسَاءَكُمُ الْحَرِيرَ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

۷۰۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبید بن سعید، شعبہ، خلیفہ بن کعب ابی ذبیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے سنا خطبہ کے دوران فرما رہے تھے کہ آگاہ ہو جاؤ، اپنی عورتوں کو ریشم نہ پہناؤ، کیونکہ میں نے حضرت عمرؓ سے سنا فرما رہے تھے کہ حضورؐ نے فرمایا حریر (ریشم) نہ پہنو اس لئے کہ جو

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ فَإِنَّهُ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ *

شخص دنیا میں ریشم پہنے گا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔

(فائدہ) یہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک تھا جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا۔ فلیراجع ثمہ۔

۷۰۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِأَذْرَبِيجَانَ يَا عُتْبَةُ بْنَ فَرْقَدٍ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ كَدِّكَ وَلَا مِنْ كَدِّ أَبِيكَ وَلَا مِنْ كَدِّ أُمِّكَ فَأَشْبِعِ الْمُسْلِمِينَ فِي رِحَالِهِمْ مِمَّا تَشْبَعُ مِنْهُ فِي رَحْلِكَ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّنَعُّمَ وَزِيَّ أَهْلِ الشِّرْكِ وَلَبُوسَ الْحَرِيرِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لَبُوسِ الْحَرِيرِ قَالَ إِلَّا هَكَذَا وَرَفَعَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْبَعَيْهِ الْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا قَالَ زُهَيْرٌ قَالَ عَاصِمٌ هَذَا فِي الْكِتَابِ قَالَ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ إِصْبَعَيْهِ *

۷۰۸۔ احمد بن عبداللہ بن یونس، زہیر، عاصم الاحول، ابو عثمان بیان کرتے ہیں کہ ہم آذربائیجان میں تھے کہ حضرت عمرؓ نے ہمیں لکھا کہ اے عتبہ بن فرقد یہ جو مال تیرے پاس ہے نہ تیری جانفشانی سے حاصل ہوا اور نہ تیرے باپ کی جانفشانی سے اور نہ تیری ماں کی جانفشانی سے، لہٰذا مسلمانوں کو ان کی قیام گاہ پر بھرپور طور پر وہ چیز بھی پہنچادے جو تو اپنی قیام گاہ پر دیتا ہے، تم کو عیش پسندی اور مشرکین کا لباس اور ریشم پہننے سے اجتناب کرنا چاہئے، کیونکہ حضورؐ نے ریشمی لباس پہننے سے ممانعت فرمائی ہے مگر اتنا اور حضورؐ نے ہمارے سامنے اپنی درمیانی انگلی اور انگشت شہادت کو اٹھایا اور دونوں کو ملایا زہیر راوی بیان کرتے ہیں کہ عاصم نے بیان کیا ہے کہ اسی طرح تحریر میں لکھا ہوا ہے اور زہیر نے اپنی دونوں انگلیوں کو اٹھا کر بتلایا۔

(فائدہ) مسند ابو عوانہ میں اسناد صحیح کے ساتھ یہ زیادتی بھی مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے لکھا، تہ بند باندھو، اور اپنے باپ اسماعیل علیہ السلام کا لباس اختیار کرو اور نیز دوسری روایات میں صاف فرمان اقدس موجود ہے کہ جو کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہے وہ ان ہی میں سے ہے اب ناظرین سمجھ لیں کہ انبیاء کرام اور بزرگان دین جیسا لباس پہننا باعث خیر و فلاح ہے یا ٹائی لگانا اور ٹخنوں کو ڈھانکنا وغیر ذلک من الخرافات، اللّٰھم احفظنا۔

۷۰۹- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَرِيرِ بِمِثْلِهِ *

۷۰۹۔ زہیر بن حرب، جریر بن عبدالحمید (دوسری سند) ابن نمیر، حفص بن غیاث، عاصم اسی سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت مروی ہے۔

۷۱۰- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهُوَ عُثْمَانُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ وَاللَّفْظُ لِإِسْحَقَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ فَجَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ

۷۱۰۔ ابن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم حنظلی، جریر، سلیمان تیمی، ابو عثمان بیان کرتے ہیں کہ ہم عتبہ بن فرقد کے پاس تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان آیا (جس میں لکھا تھا) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ریشم نہیں پہنتا، مگر وہ شخص جس کو آخرت میں کچھ ملنے والا نہیں ہے، مگر

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ إِلَّا مَنْ لَيْسَ لَهُ مِنْهُ شَيْءٌ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا هَكَذَا وَقَالَ أَبُو عُثْمَانَ بِإِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْإِبْهَامَ فَرُئِيتُهُمَا أَزْرَارَ الطَّيَالِسَةِ حِينَ رَأَيْتُ الطَّيَالِسَةَ *

اتنا درست ہے اور ابو عثمان نے اپنی ان دونوں انگلیوں سے جو کہ انگوٹھے کے پاس کی ہیں، اشارہ کر کے بتایا، پھر مجھے طیالسہ چادروں کے پلے ان دونوں انگلیوں کے بقدر بتائے گئے، یہاں تک کہ میں نے طیالسہ کو دیکھ لیا ہے۔

(فائدہ) طیالسہ ملک عرب کی سیاہ چادروں کو کہتے ہیں۔

۷۱۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ *

۱۱ے۔ محمد بن عبدالاعلی، معتمر، بواسطہ اپنے والد، ابو عثمان سے جریر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۷۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ قَالَ جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِأَذْرَبِيجَانَ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ أَوْ بِالشَّامِ. أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا هَكَذَا إِصْبَعَيْنِ قَالَ أَبُو عُثْمَانَ فَمَا عَتَّمْنَا أَنَّهُ يَعْنِي الْأَعْلَامَ *

۱۲ے۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، ابو عثمان نہدی بیان کرتے ہیں کہ ہم آذر بائیجان یا شام میں عتبہ بن فرقد کے ساتھ تھے کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط آیا (جس میں تحریر تھا) امابعد کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے، مگر ہاں اتنا دو انگشت کے برابر، ابو عثمان بیان کرتے ہیں کہ ہم اس آخری جملہ سے فوراً سمجھ گئے کہ آپ کی مراد نقش و نگار ہیں۔

۷۱۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي عُثْمَانَ *

۱۳ے۔ ابو غسان مسمعی، محمد بن مثنیٰ، معاذ بن ہشام بواسطہ اپنے والد، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی ابو عثمان کا قول مذکور نہیں ہے۔

۷۱۴- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهَى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا

۱۴ے۔ عبیداللہ بن عمر قواریری، ابو غسان مسمعی، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، عامر شعبی، حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقام جابیہ میں ایک خطبہ دیا اور فرمایا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حریر (ریشم) پہننے سے منع فرمایا ہے، مگر دو انگشت یا تین چار انگشت کے برابر۔

مَوْضِعَ إِصْبَعَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ *

(فائدہ) یہی ہمارا اور جمہور علماء کرام کا مسلک ہے، جیسا کہ پہلے لکھ چکا تھا، قاضیخان نے بروایت بشر عن ابی یوسف عن ابی حنیفہ یہی چیز نقل کی ہے کہ جب حریر چار انگشت کے بقدر یا اس سے کم لگا ہو، تو پھر کوئی مضائقہ نہیں ہے، واللہ اعلم بالصواب

٧١٥- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرُّزِّيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۷۱۵۔ محمد بن عبداللہ الرزی، عبدالوہاب بن عطاء، سعید، قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

٧١٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَبِيبٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُا لَبِسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَبَاءً مِنْ دِيبَاجٍ أُهْدِيَ لَهُ ثُمَّ أَوْشَكَ أَنْ نَزَعَهُ فَأَرْسَلَ بِهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقِيلَ لَهُ قَدْ أَوْشَكَ مَا نَزَعْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ نَهَانِي عَنْهُ جِبْرِيلُ فَجَاءَهُ عُمَرُ يَبْكِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَرِهْتَ أَمْرًا وَأَعْطَيْتَنِيهِ فَمَا لِي قَالَ إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهُ لِتَلْبَسَهُ إِنَّمَا أَعْطَيْتُكَهُ تَبِيعُهُ فَبَاعَهُ بِأَلْفَيْ دِرْهَمٍ *

۷۱۶۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، اسحاق بن ابراہیم حنظلی، یحییٰ بن حبیب، حجاج بن شاعر، روح بن عبادہ، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز دیباج کی قبا پہنی، جو کہ آپؐ کے پاس تحفہ میں آئی تھی، پھر آپؐ نے اسی وقت اسے اتار دیا اور حضرت عمر کو بھیج دی، عرض کیا گیا یا رسول اللہ، آپؐ نے تو اسے بہت جلدی اتار دیا ہے۔ فرمایا کہ جبریل نے مجھے اس کے پہننے سے منع کر دیا ہے، یہ سن کر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روتے ہوئے حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ جس چیز کو آپؐ نے پسند نہ فرمایا وہ مجھے دیدی، اب میرا کیا ہوگا، فرمایا میں نے تم کو پہننے کو نہیں دی، بلکہ اس لئے دی ہے کہ اسے بیچ ڈالو، چنانچہ حضرت عمرؓ نے دو ہزار درہم میں اسے بیچ دیا۔

٧١٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ سِيَرَاءَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَاءِ *

۷۱۷۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ، ابن عون ابو صالح، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تحفہ میں ایک ریشمی جوڑا آیا، آپؐ نے اسے میرے پاس بھیج دیا، میں نے اسے پہنا، تو حضورؐ کے چہرہ انور پر غصہ کے آثار نمودار ہوئے اور فرمایا کہ میں نے تجھے اس لئے نہیں بھیجا تھا، کہ تم اسے پہنو، بلکہ میں نے اس لئے بھیجا تھا کہ پھاڑ کر اپنی عورتوں کو اوڑھنیا بنا دو۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے کہ حدیث ۷۱۵ اور ۷۱۶ دونوں کو ناظرین بغور پڑھیں اور خود مقام حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مقام حضرت

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سمجھ لیں کہ دونوں میں کس کا مقام بلند اور افضل ہے، اسی بناء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمادیا، واشد ھم فی امر اللّٰہ عمررضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ۔

۷۱۸- وَحَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ مُعَاذٍ فَأَمَرَنِي فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي وَلَمْ يَذْكُرْ فَأَمَرَنِي *

۷۱۸۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابی عون سے اسی سند کے ساتھ روایت مذکور ہے، باقی معاذ کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے مجھے حکم دیا اور میں نے اپنی عورتوں میں اسے تقسیم کر دیا، اور محمد بن جعفر کی روایت میں ہے کہ میں نے اسے اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا اور حکم دینے کا ذکر نہیں ہے۔

۷۱۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ أُكَيْدِرَ دُومَةَ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَ حَرِيرٍ فَأَعْطَاهُ عَلِيًّا فَقَالَ شَقِّقْهُ خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ و قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ بَيْنَ النِّسْوَةِ *

۷۱۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، زہیر بن حرب، وکیع، مسعر، ابی عون ثقفی، ابو صالح حنفی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ اکیدر دومۃ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی کپڑا تحفہ میں بھیجا، آپؐ نے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیدیا اور فرمایا اسے پھاڑ کر تینوں فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اوڑھنیا بنادے۔ اور ابو بکر اور ابو کریب کی روایت میں عورتوں کا لفظ ہے۔

(فائدہ) ازہری اور ہروی اور جمہور بیان کرتے ہیں کہ تینوں فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فاطمہ بنت اسد، حضرت علیؓ کی والدہ، اور فاطمہ بنت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مراد ہیں، اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ پہلی ہاشمیہ ہیں جن کا نام فاطمہ رکھا گیا، اور دومہ مدینہ منورہ سے تین منزل پر ایک شہر ہے اور وہاں کے بادشاہ کو اکیدر کہتے تھے۔ واللہ اعلم۔

۷۲۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَسَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةَ سِيَرَاءَ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ قَالَ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي *

۷۲۰۔ ابو بکر ابی شیبہ، غندر، شعبہ، عبدالملک بن میسرہ، زید بن وہب، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے، مجھے ایک ریشمی جوڑا دیا، میں اسے پہن کر نکلا، تو آپؐ کے چہرہ انور پر غصہ کے آثار ظاہر ہوئے تو میں نے اسے پھاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

۷۲۱- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَأَبُو كَامِلٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

۷۲۱۔ شیبان بن فروخ، ابو کامل، ابو عوانہ، عبدالرحمٰن بن اصم، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ

قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُمَرَ بِجُبَّةِ سُنْدُسٍ فَقَالَ عُمَرُ بَعَثْتَ بِهَا إِلَيَّ وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَإِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِثَمَنِهَا *

عنہ کو ایک سندس کا جبہ بھیجا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، آپؐ نے مجھے یہ بھیجا ہے، اور آپؐ اس کے بارے میں ایسا ایسا فرما چکے ہیں آپؐ نے فرمایا، میں نے تمہیں پہننے کے لئے نہیں بھیجا ہے، بلکہ اس لئے بھیجا ہے کہ تم اس کی قیمت سے فائدہ حاصل کرو۔

٧٢٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ *

۷۲۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جو دنیا میں حریر پہنے گا، وہ اس کو آخرت میں نہیں پہنے گا۔

٧٢٣- وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ الدِّمَشْقِيُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي شَدَّادٌ أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ *

۷۲۳۔ ابراہیم بن موسیٰ الرازی، شعیب بن اسحاق دمشقی، اوزاعی، شداد ابو عمار، ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دنیا میں حریر پہنے گا۔ وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔

٧٢٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ *

۷۲۴۔ قتیبہ بن سعید، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تحفہ میں ایک حریر کی قبا آئی، آپؐ نے اسے پہنا اور اس میں نماز پڑھی اور نماز پڑھ کر اسے بہت زور سے اتارا، جیسا کہ اسے بہت ہی برا جانتے ہیں، پھر فرمایا، یہ متقین کے مناسب نہیں ہے۔

٧٢٥- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۷۲۵۔ محمد بن مثنیٰ، ضحاک، ابوعاصم، عبدالحمید بن جعفر، یزید بن ابی حبیب سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

(١٠٩) بَاب إِبَاحَةِ لُبْسِ الْحَرِيرِ لِلرَّجُلِ إِذَا كَانَ بِهِ حِكَّةٌ أَوْ نَحْوُهَا *

(باب ۱۰۹) مرد کو خارش وغیرہ اور کسی عذر سے حریر پہننے کی اجازت ہے۔

٧٢٦- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ

۷۲۶۔ ابو کریب، محمد بن العلاء، ابو اسامہ، سعید بن ابی

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَنْبَأَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي الْقُمُصِ الْحَرِيرِ فِي السَّفَرِ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا أَوْ وَجَعٍ كَانَ بِهِمَا *

عروبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خارش یا اور کسی بیماری کی وجہ سے سفر میں ریشمی کرتے پہننے کی اجازت دے دی تھی۔

۷۲۷- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي السَّفَرِ *

۷۲۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں سفر کا ذکر نہیں ہے۔

۷۲۸- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ رُخِّصَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا *

۷۲۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف، اور زبیر بن العوام کو خارش ہونے کی وجہ سے ریشم پہننے کی اجازت دے دی تھی یا دیدی گئی تھی۔

۷۲۹- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۷۲۹۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۷۳۰- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ شَكَوَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمْلَ فَرَخَّصَ لَهُمَا فِي قُمُصِ الْحَرِيرِ فِي غَزَاةٍ لَهُمَا *

۷۳۰۔ زہیر بن حرب، عفان، ہمام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جوؤں کی شکایت کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو جہاد میں ریشم کا کرتہ پہننے کی اجازت دے دی۔

(فائدہ) سابقہ روایات اور اس روایت میں کسی قسم کی منافات نہیں ہے، کیونکہ خارش اور کھجلی جوؤں ہی کی بنا پر ہوا کرتی ہے۔ واللہ اعلم

(۱۱۰) بَاب النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الرَّجُلِ الثَّوْبَ الْمُعَصْفَرَ *

باب (۱۱۰) مردوں کو عصفر سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے کی کراہت۔

۷۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ

۷۳۱۔ محمد بن مثنیٰ، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، محمد بن

بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ مَعْدَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا *

ابراہیم بن حارث، ابن معدان، جبیر بن نفیر، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عصفر سے رنگے ہوئے دو کپڑے پہنے ہوئے دیکھ کر فرمایا، یہ کافروں کے کپڑے ہیں، انہیں مت پہنو۔

٧٣٢- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ *

۷۳۲۔ زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، ہشام (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، علی بن مبارک یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، باقی اس میں خالد بن معدان ہے۔

٧٣٣- حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ الْمُوصِلِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ أَأُمُّكَ أَمَرَتْكَ بِهَذَا قُلْتُ أَغْسِلُهُمَا قَالَ بَلْ أَحْرِقْهُمَا *

۷۳۳۔ داؤد بن رشید، عمر بن ایوب موصلی، ابراہیم بن نافع، سلیمان احول، طاؤس، عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو عصفر کے رنگے ہوئے دو کپڑے پہنے ہوئے دیکھ کر فرمایا کیا تیری ماں نے تجھے یہ کپڑے پہننے کا حکم دیا ہے، میں نے عرض کیا میں انہیں دھوڈالوں گا، آپؐ نے فرمایا، بلکہ جلاڈالو۔

٧٣٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ *

۷۳۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، ابراہیم بن عبداللہ بن حنین، بواسطہ اپنے والد، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ قسی (ایک قسم کا ریشمی کپڑا) پہننے سے، اور عصفر سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے۔

(فائدہ) یعنی سونے کی انگوٹھی پہننا مردوں کو جائز نہیں ہے، عورتوں کو اس کی اجازت ہے، مردوں کو چاندی کی انگوٹھی پہننے کی اجازت ہے، اور ذخیرہ میں ہے کہ ایک مثقال کے بقدر ہو، اس سے زائد نہ ہو۔

٧٣٥- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ

۷۳۵۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابراہیم بن عبداللہ بن حنین، بواسطہ اپنے والد، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ

أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ وَالْمُعَصْفَرِ *

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منع فرمایا رکوع کی حالت میں قرآن پڑھنے سے اور سونا پہننے اور عصفر سے رنگا ہوا لباس پہننے سے۔

۷۳۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَعَنْ لِبَاسِ الْمُعَصْفَرِ *

۷۳۶۔ عبد بن حمید، عبدالرحمن، معمر، زہری، ابراہیم بن عبداللہ بن حنین، بواسطہ اپنے والد، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے سے قسی پہننے سے اور عصفر سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے اور ایسے ہی رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

(فائدہ) عصفر یعنی کسم سے رنگے ہوئے کپڑوں کو پہننا جمہور صحابہ کرام اور تابعین اور امام ابو حنیفہ اور مالک و شافعی کے نزدیک مباح ہے، باقی ان کا ترک اولیٰ و افضل ہے اور جوہرہ میں ہے کہ مردوں کے لئے کسم اور زعفران اور بیری کے پتوں سے رنگا ہوا، کپڑا پہننا جائز نہیں، کرخی باب الکفن میں بھی اسی طرح اشارہ موجود ہے۔

(۱۱۱) بَاب فَضْلِ لِبَاسِ ثِيَابِ الْحِبَرَةِ *

باب (۱۱۱) دھاریدار یمنی چادروں کی فضیلت۔

۷۳۷- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قُلْنَا لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَيُّ اللِّبَاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَعْجَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحِبَرَةُ *

۷۳۷۔ ہداب بن خالد، ہمام، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا لباس زیادہ محبوب یا زیادہ پسند تھا، انہوں نے فرمایا دھاریدار یمنی چادر۔

۷۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِبَرَةُ *

۷۳۸۔ محمد بن مثنیٰ، معاذ بن ہشام بواسطہ اپنے والد قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کپڑوں سے زیادہ پسند دھاریدار یمنی چادر تھی۔

(۱۱۲) بَاب التَّوَاضُعِ فِي اللِّبَاسِ وَالِاقْتِصَارِ عَلَى الْغَلِيظِ مِنْهُ *

باب (۱۱۲) لباس میں تواضع اور خاکساری اختیار کرنا، اور موٹا اور سادہ لباس پہننا۔

۷۳۹- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

۷۳۹۔ شیبان بن فروخ، سلیمان بن مغیرہ، حمید، ابو بردہ بیان

بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا إِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنَ الَّتِي يُسَمُّونَهَا الْمُلَبَّدَةَ قَالَ فَأَقْسَمَتْ بِاللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فِي هَذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ *

کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا، انہوں نے ایک موٹا تہ بند نکالا جو کہ یمن میں بنتا ہے، اور ایک چادر جسے ملبدہ کہا جاتا ہے، پھر اللہ رب العزت کی قسم کھائی کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات مبارک ان ہی دو کپڑوں میں ہوئی ہے۔

٧٤٠- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ إِزَارًا وَكِسَاءً مُلَبَّدًا فَقَالَتْ فِي هَذَا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي حَدِيثِهِ إِزَارًا غَلِيظًا *

۷۴۰۔ علی بن حجر سعدی، محمد بن حاتم، یعقوب بن ابراہیم، ابن علیہ، اسماعیل، ایوب، حمید بن ہلال حضرت ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے میرے سامنے ایک تہ بند اور ایک پیوند لگا ہوا کپڑا نکالا اور فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ان ہی کپڑوں میں ہوئی ہے، ابن ابی حاتم نے موٹا تہ بند کہا ہے۔

٧٤١- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ إِزَارًا غَلِيظًا *

۷۴۱۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ایوب سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں موٹا تہ بند مذکور ہے۔

٧٤٢- وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ ح و حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعَرٍ أَسْوَدَ *

۷۴۲۔ سریج بن یونس، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) ابراہیم بن موسیٰ، ابن ابی زائدہ، (تیسری سند) احمد بن حنبل، یحییٰ بن زکریا، بواسطہ اپنے والد، مصعب بن شیبہ، صفیہ بنت شیبہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کالے بالوں کا کمبل اوڑھے ہوئے نکلے، اس پر پالان کے نقشے تھے۔

٧٤٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ وِسَادَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي يَتَّكِئُ عَلَيْهَا مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ *

۷۴۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبدۃ بن سلیمان، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر جس پر آپ سوتے تھے، چمڑے کا تھا، اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

٧٤٤- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ أَدَمًا حَشْوُهُ لِيفٌ *

۷۴۴۔ علی بن حجر سعدی، علی بن مسہر، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وبارک وسلم کا بستر جس پر آپؐ سوتے تھے، چمڑے کا تھااور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

٧٤٥- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا ضِجَاعُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ يَنَامُ عَلَيْهِ *

۷۴۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ ہشام سے اس سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور اس میں "ضجاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کا لفظ ہے، ترجمہ وہی ہے۔

(فائدہ) آدمی کو لباس کے وقت اہتمام سے مندوبات کی طرف رغبت اور مکروہات سے اجتناب ہونا چاہئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عموماً یہ لباس اختیار فرمانا، تواضع کی وجہ سے تھا۔ اس لئے بہ نیت تواضع وانکساری لباس فاخرہ نہ پہننا افضل و بہتر ہے، بشرطیکہ کسی اور مضرت کی جانب مفضی نہ ہو، لیکن اگر کوئی دینی مصلحت تقاضا کرتی ہو، تو پھر عمدہ لباس پہننا بھی افضل اور مندوب ہے، روایات سے اس کا بھی ثبوت ملتا ہے۔

(١١٣) بَاب جَوَازِ اتِّخَاذِ الْأَنْمَاطِ *

باب (۱۱۳) قالین یا سوزینوں کا جواز۔

٧٤٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ عَمْرٌو وَقُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ أَتَّخَذْتَ أَنْمَاطًا قُلْتُ وَأَنَّى لَنَا أَنْمَاطٌ قَالَ أَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ *

۷۴۶۔ قتیبہ بن سعید، عمرو ناقد، اسحاق بن ابراہیم، ابن منکدر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے شادی کی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو نے سوزنیاں بنائی ہیں، میں نے عرض کیا ہمارے پاس سوزنیاں کہاں، آپؐ نے فرمایا اب عنقریب ہوں گی۔

٧٤٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَّخَذْتَ أَنْمَاطًا قُلْتُ وَأَنَّى لَنَا أَنْمَاطٌ قَالَ أَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ قَالَ جَابِرٌ وَعِنْدَ امْرَأَتِي نَمَطٌ فَأَنَا أَقُولُ نَحِّيهِ عَنِّي وَتَقُولُ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۴۷۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، وکیع، سفیان، محمد بن منکدر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے شادی کی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا تیرے پاس سوزنیاں ہیں؟ میں نے عرض کیا ہمارے پاس سوزنیاں کہاں، آپؐ نے فرمایا، اب ہو جائیں گی، جابر کہتے ہیں میری بیوی کے پاس ایک سوزنی ہے، میں کہتا ہوں کہ یہ مجھ سے دور کر، وہ کہتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ

إِنَّهَا سَتَكُونُ *

علیہ وسلم نے فرمایا، اب سوزنیاں ہوں گی۔

(فائدہ) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ زینت کی وجہ سے سوزنی کا استعمال اچھا نہیں سمجھتے تھے اور ان کی بیوی حضورؐ کی پیش گوئی سے استدلال جواز کرتی تھی، واللہ اعلم

٧٤٨- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فَأَدَعُهَا *

۷۴۸۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن، سفیان اسی سند کے ساتھ معمولی سے تبدل سے روایت مروی ہے۔

(١١٤) بَاب كَرَاهَةِ مَا زَادَ عَلَى الْحَاجَةِ مِنَ الْفِرَاشِ وَاللِّبَاسِ *

باب (۱۱۴) حاجت سے زائد بستر اور لباس بنانے کی کراہت۔

٧٤٩- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِهِ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ *

۷۴۹۔ ابوالطاہر احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب، ابوہانی، ابو عبدالرحمٰن، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ ایک بستر آدمی کے لئے ہونا چاہئے اور ایک بستر اس کی بیوی کے لئے اور تیسرا (بستر) مہمان کا اور چوتھا شیطان کا (۱)۔

(فائدہ) یعنی بلاضرورت بسترے پڑے رہیں، تو شیطان ہی ان پر بیٹھے گا، نیز ضرورت سے زائد سامان دنیا جمع کرنا مکروہ اور کبر و غرور کے لئے سامان دنیا کی کثرت حرام ہے۔

(١١٥) بَاب تَحْرِيمِ جَرِّ الثَّوْبِ خُيَلَاءَ *

باب (۱۱۵) تکبر اور غرور سے کپڑا لٹکا کر چلنے کی حرمت۔

٧٥٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ كُلُّهُمْ يُخْبِرُهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ *

۷۵۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، عبداللہ بن دینار، زید بن اسلم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص اپنا کپڑا زمین پر غرور سے گھسیٹ کر چلے، اللہ تعالیٰ اس پر نظر نہیں فرمائے گا۔

٧٥١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۷۵۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، ابواسامہ۔

(۱) اس حدیث میں بستروں کی تین یا چار تک تحدید مقصود نہیں ہے مقصود یہ ہے کہ ضرورت اور حاجت کے لئے تو بستر رکھنا صحیح ہے جتنے بھی ہوں اور ضرورت سے زائد فخر و ریاء کے لئے بستر رکھنا مذموم ہے اور مذموم چیز کی نسبت شیطان کی طرف کی گئی ہے کیونکہ وہی ان چیزوں پر ابھارنے والا ہے۔

اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادُوا فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

(دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد۔
(تیسری سند) محمد بن مثنیٰ، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ قطان، عبید اللہ۔
(چوتھی سند) ابوالربیع، ابوکامل، حماد۔
(پانچویں سند) زہیر بن حرب، اسمٰعیل ایوب۔
(چھٹی سند) قتیبہ، ابن رمح، لیث بن سعد۔
(ساتویں سند) ہارون ایلی، ابن وہب، اسامہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، باقی اتنی زیادتی ہے کہ قیامت کے دن۔

٧٥٢- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَنَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِي يَجُرُّ ثِيَابَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۷۵۲۔ ابوالطاہر، عبداللہ بن وہب، عمر بن محمد، بواسطہ اپنے والد، سالم بن عبداللہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص تکبر سے کپڑا کھینچ کر چلتا ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس پر نظر نہیں فرمائے گا۔

٧٥٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ وَجَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ *

۷۵۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، شیبانی، (دوسری سند) ابن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، محارب بن دثار، جبلہ بن سحیم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

٧٥٤- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۷۵۴۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، حنظلہ، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص تکبر سے اپنا کپڑا گھسیٹتا (۱) ہے، اللہ قیامت کے دن اس کی طرف نظر

(۱) اسبال ازار یعنی مردوں کے لئے ٹخنوں سے نیچے لباس لٹکانے کی حرمت کی اصل علت تو تکبر ہے جیسا کہ احادیث میں صراحت ہے لیکن تکبر کا ہونا ایک امر مخفی ہے جس پر مطلع ہونا مشکل ہے تو ظاہری اسبال ازار کو ہی تکبر کے قائم مقام سمجھ لیا گیا لہذا (بقیہ اگلے صفحہ پر)

نہیں فرمائے گا۔

٧٥٥- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثِيَابَهُ *

۷۵۵۔ ابن نمیر، اسحاق بن سلیمان، حنظلہ بن ابی سفیان، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپؐ فرمارہے تھے اور حسب سابق روایت مروی ہے اور "ثوبہ" کے بجائے "ثیابہ" ہے۔

٧٥٦- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَنَّاقَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَجُرُّ إِزَارَهُ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ فَانْتَسَبَ لَهُ فَإِذَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ فَعَرَفَهُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُذُنَيَّ هَاتَيْنِ يَقُولُ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ لَا يُرِيدُ بِذَلِكَ إِلَّا الْمَخِيلَةَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۷۵۶۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، مسلم بن یناق۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنی ازار گھسیٹ رہا تھا، انہوں نے دریافت کیا تو کس قبیلہ کا ہے؟ معلوم ہوا بنی لیث کا ہے۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے پہچانا، تو کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ان دونوں کانوں سے سنا ہے فرمارہے تھے کہ جو شخص اپنا ازار لٹکائے اور اس کی نیت غرور کے سوا اور کچھ نہ ہو، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔

٧٥٧- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ نَافِعٍ كُلُّهُمْ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ أَبِي يُونُسَ عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي الْحَسَنِ وَفِي رِوَايَتِهِمْ جَمِيعًا مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ وَلَمْ يَقُولُوا ثَوْبَهُ *

۷۵۷۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبدالملک۔
(دوسری سند) عبیداللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد، ابویونس۔
(تیسری سند) ابن ابی خلف، یحییٰ بن ابی بکیر، ابراہیم بن نافع، مسلم بن یناق، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی ابو یونس کی روایت میں "عن مسلم ابوالحسن" کا لفظ ہے، اور تمام روایتوں میں ازار کا ذکر ہے، "ثوب" کا لفظ نہیں ہے۔

٧٥٨- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوا

۷۵۸۔ محمد بن حاتم، ہارون بن عبداللہ، ابن ابی خلف، روح بن عبادہ، ابن جریج، محمد بن عباد بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ

(بقیہ گزشتہ صفحہ) جب بھی قصداً یہ عمل ہوگا تو وہ ممنوع ہوگا البتہ اگر کبھی بے توجہی میں بلااختیار اسبال ازار ہو جائے تو وہ ممانعت میں داخل نہیں ہے۔

حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُولُ أَمَرْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ مَوْلَى نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ أَنْ يَسْأَلَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ وَأَنَا جَالِسٌ بَيْنَهُمَا أَسَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

میں نے مسلم بن یسار، مولیٰ نافع بن عبدالحارث کو، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کرنے کا حکم دیا اور میں ان دونوں کے درمیان بیٹھا تھا کہ کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں سنا ہے جو اپنی ازار غرور سے لٹکائے، انہوں نے کہا ہاں، سنا ہے، آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف قیامت کے دن نظر نہیں فرمائے گا۔

٧٥٩- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي إِزَارِي اسْتِرْخَاءٌ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ ارْفَعْ إِزَارَكَ فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ قَالَ زِدْ فَزِدْتُ فَمَا زِلْتُ أَتَحَرَّاهَا بَعْدُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ إِلَى أَيْنَ فَقَالَ أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ *

۷۵۹۔ ابو الطاہر، ابن وہب، عمر بن محمد، عبداللہ بن واقد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرا اور میری ازار لٹک رہی تھی، آپؐ نے فرمایا، اے عبداللہ اپنی ازار اونچی کر، میں نے اوپر اٹھالی، فرمایا اور اونچی کر، میں نے اور اونچی کر لی پھر میں اٹھاتا رہا یہاں تک کہ بعض لوگوں نے عرض کیا، کہاں تک اٹھائے، فرمایا نصف پنڈلیوں تک۔

٧٦٠- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَرَأَى رَجُلًا يَجُرُّ إِزَارَهُ فَجَعَلَ يَضْرِبُ الْأَرْضَ بِرِجْلِهِ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَهُوَ يَقُولُ جَاءَ الْأَمِيرُ جَاءَ الْأَمِيرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى مَنْ يَجُرُّ إِزَارَهُ بَطَرًا *

۷۶۰۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، محمد بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ سے سنا انہوں نے ایک شخص کو اپنا تہ بند لٹکائے ہوئے دیکھا اور وہ زمین کو اپنے پیروں سے مارنے لگا، اور وہ بحرین کا امیر تھا، اور کہتا تھا، امیر آیا، امیر آیا، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضورؐ نے فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نہیں دیکھے گا جو اپنی ازار غرور سے لٹکائے۔

٧٦١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ كَانَ مَرْوَانُ يَسْتَخْلِفُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ الْمُثَنَّى كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُسْتَخْلَفُ عَلَى الْمَدِينَةِ *

۷۶۱۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر (دوسری سند) ابن مثنیٰ، ابن ابی عدی شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، ابن جعفر کی روایت میں ہے کہ مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاکم بنا رکھا تھا، اور ابن مثنیٰ کی روایت میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ پر حاکم تھے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، اسبال یعنی ازار لٹکانا، قمیص اور عمامہ ہر ایک میں ہوتا ہے، اور ازار کا ٹخنوں سے نیچے لٹکانا، اگر غرور کی وجہ سے

ہو، تو حرام اور ناجائز ہے، ورنہ مکروہ ہے (نووی جلد ۲ ص ۱۹۵) اور سنن ابوداؤد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کبریائی میری چادر اور عظمت میری ازار ہے۔ لہٰذا جو شخص بھی ان دونوں میں سے کسی کو مجھ سے چھیننا چاہتا ہے میں اسے نار دوزخ میں جھونک دیتا ہوں۔

(١١٦) بَاب تَحْرِيمِ التَّبَخْتُرِ فِي الْمَشْيِ مَعَ إِعْجَابِهِ بِثِيَابِهِ *

باب (۱۱۶) کپڑوں وغیرہ پر اترانا، یا اکڑ کر چلنا حرام ہے۔

٧٦٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي قَدْ أَعْجَبَتْهُ جُمَّتُهُ وَبُرْدَاهُ إِذْ خُسِفَ بِهِ الْأَرْضُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ *

۷۶۲۔ عبدالرحمٰن بن سلام جمحی، ربیع بن مسلم، محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ایک شخص جارہا تھا، اسے اپنے سر کے بالوں اور دونوں چادروں سے اتراہٹ پیدا ہوئی، تو فوراً زمین میں دھنسا دیا گیا اور قیامت قائم ہونے تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ کہا گیا ہے کہ یہ شخص اسی امت میں سے تھا، مگر صحیح یہ ہے کہ سابقہ امتوں میں سے تھا اور امام بخاری کا بنی اسرائیل کے بیان میں اس روایت کا لانا یہی معنی رکھتا ہے (نووی جلد ۲ ص ۱۹۵) اور شراح نے اس کا نام قارون بتایا ہے۔

٧٦٣- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ هَذَا *

۷۶۳۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) محمد بن بشار، محمد بن جعفر (تیسری سند) محمد بن مثنی، ابن ابی عدی، محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

٧٦٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ يَمْشِي فِي بُرْدَيْهِ قَدْ أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ فَخَسَفَ اللَّهُ بِهِ الْأَرْضَ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

۷۶۴۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ حزامی، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص اپنی دو چادریں پہن کر اکڑتا ہوا جارہا تھا اور خود ہی اترا رہا تھا، تو اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت تک اسی طرح دھنستا چلا جائے گا۔

٧٦٥- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ

۷۶۵۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان مرویات میں سے ہے جو کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ فِي بُرْدَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ *

نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی اپنی دو چادروں میں اتراتا ہوا جا رہا تھا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

٧٦٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَتَبَخْتَرُ فِي حُلَّةٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِهِمْ *

۷۶۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت، ابو رافع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے، گزشتہ اقوام میں سے ایک شخص اپنے جوڑے میں اکڑتا ہوا جا رہا تھا، بقیہ روایت حسب سابق ہے۔

(١١٧) بَاب تَحْرِيمِ خَاتَمِ الذَّهَبِ عَلَى الرِّجَالِ *

باب (۱۱۷) مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے۔

٧٦٧- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ *

۷۶۷۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا ہے۔

٧٦٨- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ أَنَسٍ *

۷۶۸۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور ابن مثنیٰ کی روایت میں "سمعت النضر بن انس" کے الفاظ ہیں۔

٧٦٩- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ وَقَالَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ فَقِيلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

۷۶۹۔ محمد بن سہل تمیمی، ابن ابی مریم، محمد بن جعفر، ابراہیم بن عقبہ، کریب مولیٰ ابن عباس، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی، تو فوراً اتار کر پھینک دی اور فرمایا کیا تم میں سے کوئی جہنم کے انگارے کا ارادہ رکھتا ہے، کہ اسے اپنے ہاتھ میں لے لے گا، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے تو اس آدمی سے کہا گیا کہ تم اپنی انگوٹھی لے لو، اور اس سے فائدہ حاصل کرو، وہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتِمَكَ انْتَفِعْ بِهِ قَالَ لَا وَاللَّهِ لَا آخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

بولا نہیں، بخدا میں اسے ہر گز ہاتھ نہیں لگاؤں گا، جس کو حضورؐ نے پھینک دیا ہے۔

۷۷۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَكَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ إِذَا لَبِسَهُ فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ إِنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هَذَا الْخَاتَمَ وَأَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ فَرَمَى بِهِ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ وَلَفْظُ الْحَدِيثِ لِيَحْيَى *

۷۷۰۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، محمد بن رمح، لیث (دوسری سند) قتیبہ، لیث، نافع، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سونے کی انگشتری بنوائی تھی اور پہنتے وقت اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف کر لیا کرتے تھے، لوگوں نے بھی بنوالیں، آپؐ ایک روز منبر پر تشریف فرما تھے کہ انگوٹھی کو اتار ڈالا، اور فرمایا کہ میں اس انگوٹھی کو پہنتا ہوں تو نگینہ کا رخ اندر کی طرف کر لیتا ہوں، یہ فرما کر انگوٹھی پھینک دی اور فرمایا خدا کی قسم پھر کبھی میں اس کو نہیں پہنوں گا۔ یہ دیکھ کر صحابہ نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں اور الفاظ حدیث یحییٰ کے ہیں۔

(فائدہ) سبحان اللہ صحابہ کرامؓ کا یہ تقوی اور اتباع تھا، آج کل کی طرح نہیں کہ لوگ اپنی مرضی کریں، اور نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرمت کے علم سے پہلے انگوٹھی بنوائی تھی، جب اس کی حرمت کا علم ہو گیا، تو اسے پھینک دیا، اور نہ پہننے کے متعلق قسم کھائی، اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا، امام نووی رحمہ اللہ شرح صحیح مسلم جلد ۲ ص ۱۹۵ پر فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ سونے کی انگوٹھی عورتوں کو پہننا درست ہے، اور مردوں کو حرام ہے، واللہ اعلم۔

۷۷۱- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ وَجَعَلَهُ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى *

۷۷۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر۔
(دوسری سند) زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید۔
(تیسری سند) ابن مثنیٰ، خالد بن حارث۔
(چوتھی سند) سہل بن عثمان، عقبہ بن خالد، عبید اللہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث مروی ہے، باقی عقبہ بن خالد کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ آپؐ نے اسے داہنے ہاتھ میں پہنا۔

۷۷۲- وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ

۷۷۲۔ احمد بن عبدہ، عبدالوارث، ایوب۔
(دوسری سند) محمد بن اسحاق مسیبی، انس بن عیاض، موسیٰ بن عقبہ۔

مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ أُسَامَةَ جَمَاعَتُهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ *

(تیسری سند) محمد بن عباد، حاتم۔
(چوتھی سند) ہارون ایلی، ابن وہب، اسامہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سونے کی انگوٹھی کے بارے میں لیث کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۷۷۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَكَانَ فِي يَدِهِ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُثْمَانَ حَتَّى وَقَعَ مِنْهُ فِي بِئْرِ أَرِيسٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَتَّى وَقَعَ فِي بِئْرٍ وَلَمْ يَقُلْ مِنْهُ *

۷۷۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبداللہ بن نمیر، عبیداللہ (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی تھی اور وہی آپؐ کے ہاتھ میں رہتی تھی، پھر حضرت ابوبکر کے ہاتھ میں پھر حضرت عمر کے ہاتھ میں اور پھر حضرت عثمان کے ہاتھ میں رہی حتی کہ حضرت عثمان سے چاہ اریس میں گر گئی اور اس انگوٹھی کا نقش محمد رسول اللہ تھا ابن نمیر کی روایت میں کنوئیں کا نام نہیں ہے۔

(فائدہ) اسی وقت سے اختلاف اور فتنے شروع ہو گئے اور بخاری میں ہے کہ انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں تھا، محمد ایک سطر میں رسول دوسری سطر میں، اور اللہ تیسری سطر میں، امام نووی فرماتے ہیں کہ باجماع مسلمین مردوں کو چاندی کی انگوٹھی پہننا جائز ہے، جیسا کہ پہلے لکھ چکا ہوں۔

۷۷٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ أَلْقَاهُ ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ لَا يَنْقُشْ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِي هَذَا وَكَانَ إِذَا لَبِسَهُ جَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ وَهُوَ الَّذِي سَقَطَ مِنْ مُعَيْقِيبٍ فِي بِئْرِ أَرِيسٍ *

۷۷۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، محمد بن عباد، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ایوب بن موسیٰ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی تھی، پھر اسے پھینک دیا، اس کے بعد چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس میں محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نقش کھدوایا، اور فرمایا کہ کوئی شخص میری اس انگوٹھی کے نقش کی طرح نہ کھدوائے، اور آپؐ جب اسے پہنتے تو نگینہ کو ہتھیلی کے رخ کی طرف کر لیا کرتے تھے، اور یہی انگوٹھی معیقیب کے ہاتھ سے چاہ اریس میں گر گئی۔

(فائدہ) آپؐ نے انگوٹھی، بادشاہوں کے نام جو خطوط لکھے جاتے ان پر مہر کرنے کے لئے بنوائی تھی، اب اگر یہ نقش کوئی کندہ کروالیتا تو

مصلحت فوت ہو جاتی، انگوٹھی اکثر اوقات معیقیب (حضرت عثمان کے غلام) کے پاس رہا کرتی تھی، حضرت عثمانؓ نے ان سے مہر کرنے کے لئے منگوائی، اس وقت وہ کنویں میں گر گئی، اس لئے گرنے کی نسبت دونوں کی طرف ہو گئی۔

۷۷۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ لِلنَّاسِ إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشْتُ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَلَا يَنْقُشْ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِهِ *

۷۷۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، خلف بن ہشام، ابوالربیع العتکی، حماد بن زید، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس میں "محمد رسول اللہ" کے لفظ نقش کروائے، اور لوگوں سے ارشاد فرمایا کہ میں نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی ہے، اور اس میں "محمد رسول اللہ" نقش کروایا ہے، لہٰذا کوئی شخص اس نقش کی طرح اپنی انگوٹھی کو کندہ نہ کرائے۔

۷۷۶- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ *

۷۷۶۔ احمد بن حنبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں "محمد رسول اللہ" کا تذکرہ نہیں ہے۔

۷۷۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قَالَ قَالُوا إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا قَالَ فَاتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ *

۷۷۷۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (شاہ) روم کو خط لکھنے کا ارادہ فرمایا، تو صحابہ نے عرض کیا، وہ لوگ بلا مہر کا خط نہیں پڑھتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی، گویا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں اس انگوٹھی کی سفیدی اب تک دیکھ رہا ہوں، اس کا نقش "محمد رسول اللہ" (صلی اللہ علیہ وسلم) تھا۔

۷۷۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ الْعَجَمَ لَا

۷۷۸۔ محمد بن مثنیٰ، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اہل عجم کو خط لکھنے کا ارادہ فرمایا، تو آپؐ سے کہا گیا، کہ عجم والے بلا مہر کا خط قبول نہیں کرتے، اس

يَقْبَلُونَ إِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ *

پر آپؐ نے ایک چاندی کی انگشتری بنوائی گویا کہ میں آپؐ کے دست مبارک میں اس کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔

۷۷۹- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ أَخِيهِ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ فَقِيلَ إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلْقَتُهُ فِضَّةٌ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ *

۷۷۹۔ نصر بن علی جہضمی، نوح بن قیس، خالد بن قیس، **قتادہ**، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کسریٰ، قیصر اور نجاشی کو خط لکھنے کا ارادہ فرمایا، تو آپؐ سے کہا گیا کہ یہ بغیر مہر کے خط قبول نہیں کرتے، اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی جس کا چھلہ چاندی کا تھا، اور اس میں "محمد رسول اللہ" نقش کیا گیا تھا۔

۷۸۰- حَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَبْصَرَ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا قَالَ فَصَنَعَ النَّاسُ الْخَوَاتِمَ مِنْ وَرِقٍ فَلَبِسُوهُ فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ *

۷۸۰۔ ابو عمران محمد بن جعفر بن زیاد، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک دن چاندی کی انگوٹھی دیکھی تو سب لوگوں نے چاندی کی انگوٹھیاں بنوا کر پہن لیں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی پھینک دی، تو سب لوگوں نے اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں، جمہور محدثین اس طرف گئے ہیں کہ یہ ابن شہاب کا وہم ہے کہ انہوں نے چاندی کی انگوٹھی پھینکنے کا ذکر کیا، ورنہ صحیح روایات جو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں ان میں سونے کی انگوٹھی پھینکنے کا ذکر موجود ہے، باقی اس روایت کے بھی علماء نے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ جب آپؐ نے چاندی کی انگشتری بنوائی تو صحابہ نے بھی چاندی کی بنوالی، اور جب آپؐ نے سونے کی انگوٹھی پھینکی تو صحابہؓ نے بھی سونے کی انگوٹھیاں پھینک دیں، واللہ اعلم بالصواب۔

۷۸۱- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اضْطَرَبُوا الْخَوَاتِمَ مِنْ وَرِقٍ فَلَبِسُوهَا فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ *

۷۸۱۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، روح، ابن جریج، زیاد، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی تو سب لوگوں نے چاندی کی انگوٹھیاں بنوا کر پہن لیں، یہ دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی پھینک دی تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

۷۸۲- حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۷۸۲۔ عقبہ بن مکرم عمی، ابو عاصم، ابن جریج اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۷۸۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا *

۷۸۳۔ یحییٰ بن ایوب، عبداللہ بن وہب مصری، یونس بن یزید، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتری چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبشی تھا۔

۷۸٤- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبَّادُ بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى وَهُوَ الْأَنْصَارِيُّ ثُمَّ الزُّرَقِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِي يَمِينِهِ فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ *

۷۸۴۔ عثمان بن ابی شیبہ، عباد بن موسیٰ، طلحہ بن یحییٰ انصاری، یونس، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی داہنے ہاتھ میں پہنی تھی، اس میں حبشی نگینہ تھا، پہنتے وقت آپ نگینہ کو ہتھیلی کے رخ کی طرف کر لیتے تھے۔

۷۸۵- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى *

۷۸۵۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابی اویس، سلیمان بن بلال، یونس بن یزید سے اس سند کے ساتھ طلحہ بن یحییٰ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۷۸٦- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى الْخِنْصِرِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرَى *

۷۸۶۔ ابوبکر بن خلاد باہلی، عبدالرحمٰن بن مہدی، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بائیں ہاتھ کی چھنگلی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی اس میں ہوتی تھی۔

۷۸۷- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَجْعَلَ خَاتَمِي فِي هَذِهِ أَوِ الَّتِي تَلِيهَا لَمْ يَدْرِ عَاصِمٌ فِي

۷۸۷۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابوکریب، ابن ادریس، عاصم بن کلیب، ابوبردہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس انگلی اور اس کے پاس والی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے، عاصم راوی حدیث کو یہ یاد نہیں رہا کہ کون سی دو انگلیاں بتلائی ہیں اور منع فرمایا مجھ کو قسی (کپڑا) پہننے سے اور ریشمی زین پوشوں پر

أَيِّ الثِّنْتَيْنِ وَنَهَانِي عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ جُلُوسٍ عَلَى الْمَيَاثِرِ قَالَ فَأَمَّا الْقَسِّيُّ فَثِيَابٌ مُضَلَّعَةٌ يُؤْتَى بِهَا مِنْ مِصْرَ وَالشَّامِ فِيهَا شِبْهُ كَذَا وَأَمَّا الْمَيَاثِرُ فَشَيْءٌ كَانَتْ تَجْعَلُهُ النِّسَاءُ لِبُعُولَتِهِنَّ عَلَى الرَّحْلِ كَالْقَطَائِفِ الْأُرْجُوَانِ *

بیٹھنے سے، انہوں نے بیان کیا کہ قسی تو خانہ دار وہ کپڑے ہیں جو مصر اور شام سے آتے ہیں اور زین پوش وہ ہیں، جو عورتیں کجاووں پر اپنے شوہروں کے لئے بچھاتی ہیں، جیسا کہ ارغوانی چادریں ہیں۔

۷۸۸- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنِ ابْنٍ لِأَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ *

۷۸۸۔ ابن ابی عمر، سفیان، عاصم بن کلیب، ابن ابی موسیٰ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۷۸۹- وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَى أَوْ نَهَانِي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ *

۷۸۹۔ ابن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، عاصم بن کلیب ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا، یا مجھے منع فرمایا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۷۹۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَخَتَّمَ فِي إِصْبَعِي هَذِهِ أَوْ هَذِهِ قَالَ فَأَوْمَأَ إِلَى الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِيهَا *

۷۹۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوالاحوص، عاصم بن کلیب، ابوبردہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درمیانی اور اس کے برابر والی انگشت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس اور اس انگشت میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔

(فائدہ) باجماع مسلمین چھنگلیا میں انگوٹھی پہننا سنت ہے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت گزر چکی ہے اور داہنے اور بائیں ہاتھ دونوں میں پہننا جائز اور درست ہے، باقی افضل کیا ہے، اس میں اختلاف ہے۔ ہذا قالہ النووی
میں کہتا ہوں کہ روایات اس بارے میں مختلف ہیں امام ترمذی نے شمائل میں اکثر داہنے ہاتھ میں پہننے کی روایت نقل کی ہیں، امام ترمذی اور امام بخاری نے اس کو راجح قرار دیا ہے، خود علماء حنفیہ میں بھی اختلاف ہے، بعض نے داہنے میں پہننا افضل قرار دیا اور بعض نے بائیں میں اور بعض نے دونوں کو مساوی کیا ہے۔ علامہ شامی نے ہی دو قول نقل کئے ہیں، ملا علی قاری نے ایک قول دائیں کے افضل ہونے کا لکھا ہے۔
در مختار میں قہستانی سے نقل کیا ہے کہ داہنے ہاتھ میں انگوٹھی کا پہننا روافض کا شعار ہے، اس لئے اس سے احتراز واجب ہے، صاحب در مختار لکھتے ہیں، ممکن ہے، اب نہ ہو، حضرت گنگوہی نے کوکب دری میں لکھا ہے کہ بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا چونکہ روافض کا شعار ہے، لہٰذا مکروہ ہے، حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری نے بھی یہی تحریر فرمایا، نیز لکھا ہے کہ روافض کے کفر میں اگرچہ اختلاف ہے، مگر ان کے فاسق ہونے میں کوئی اختلاف نہیں، اور فساق کے ساتھ تشبیہ سے بھی احتراز ضروری ہے۔

(۱۱۸) بَاب اسْتِحْبَابِ لُبْسِ النِّعَالِ *

۷۹۱- حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي غَزْوَةٍ غَزَوْنَاهَا اسْتَكْثِرُوا مِنَ النِّعَالِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ *

باب (۱۱۸) جوتے پہننے کا استحباب۔

۷۹۱۔ سلمہ بن شبیب، حسن بن اعین، معقل، ابوالزبیر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک جہاد کے سفر میں جس میں ہم شریک تھے سنا فرما رہے تھے، جوتے زیادہ تر پہنا کرو، کیونکہ آدمی جب تک جوتے پہنے رہتا ہے سواروں کے حکم میں رہتا ہے۔

(فائدہ) کیونکہ پیر چوٹ اور تکلیف سے محفوظ رہتے ہیں اور چلنے میں سہولت ہوتی ہے۔

(۱۱۹) بَاب اسْتِحْبَابِ لُبْسِ النَّعْلِ فِي الْيُمْنَى أَوَّلًا وَالْخَلْعِ مِنَ الْيُسْرَى أَوَّلًا وَكَرَاهَةِ الْمَشْيِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ *

۷۹۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنَى وَإِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ وَلْيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا *

۷۹۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِ أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا *

۷۹۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى جَبْهَتِهِ فَقَالَ أَلَا إِنَّكُمْ تَحَدَّثُونَ أَنِّي أَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

باب (۱۱۹) داہنے پاؤں میں پہلے جوتا پہننا اور بائیں پاؤں سے پہلے اتارنے کا استحباب اور ایک جوتہ پہن کر چلنے کی کراہت۔

۷۹۲۔ عبدالرحمٰن بن سلام جمحی، ربیع بن مسلم، محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے، تو داہنے پاؤں سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں سے شروع کرے، اور دونوں میں پہننا چاہئے، یا دونوں اتار ڈالے۔

۷۹۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی تم میں سے ایک جوتہ پہن کر نہ چلے، بلکہ دونوں پہنے یا دونوں اتار دے۔

۷۹۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابن ادریس، اعمش، ابورزین بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری طرف آئے اور اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر مارا، پھر فرمایا، آگاہ ہو جاؤ، تم بیان کرتے ہو کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولتا ہوں تاکہ تم ہدایت پاؤ اور میں گمراہ ہو جاؤں،

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَهْتَدُوا وَأَضِلَّ أَلَا وَإِنِّي أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي الْأُخْرَى حَتَّى يُصْلِحَهَا *

خبردار میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرمارہے تھے، جب تم میں سے کسی کے جوتہ کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ دوسرا جوتہ پہن کر نہ چلے، تاوقتیکہ اسے درست نہ کرے۔

٧٩٥- وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي رَزِينٍ وَأَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْمَعْنَى *

۷۹۵۔ علی بن حجر السعدی، علی بن مسہر، اعمش، ابورزین ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان ہی روایات کے ہم معنی روایت کرتے ہیں۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں ان احادیث کی وجہ سے ایک جوتہ پہن کر چلنا مکروہ ہے، علماء نے فرمایا ہے کہ اس کا سبب یہ ہے کہ یہ چیز وقار اور تہذیب کے خلاف ہے اور ایسے ہی جوتہ پہننے میں، ادب اور مستحب طریقہ وہی ہے جو کہ حدیث ۷۲۳ میں تعلیم فرمادیا ہے، کیونکہ اس طرح جوتہ پہننے اور اتارنے میں داہنے پاؤں کی تکریم باقی ہے اور امور تکریم میں ہدایت بالیمین مستحب ہے (نووی جلد ۲ ص ۱۹۷) واکمال المعلم وشرحہ جلد ۶ ص ۳۹۱)

(١٢٠) بَاب النَّهْيِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالِاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ *

باب (۱۲۰) ایک ہی کپڑا سارے بدن پر اوڑھنے، اور ایک ہی کپڑے میں احتباء کی ممانعت۔

٧٩٦- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ أَوْ يَمْشِيَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ وَأَنْ يَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهِ *

۷۹۶۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ سے کھانے سے یا ایک جوتہ میں چلنے سے یا ایک ہی کپڑا سارے بدن پر لپیٹنے سے، یا ایک ہی کپڑے میں احتباء کرنے سے بایں طور کہ شرمگاہ کھلی ہوئی ہو منع فرمایا ہے۔

(فائدہ) احتباء یعنی ہاتھ بھی کپڑے میں ہوں اور پنڈلیاں کھڑی کر کے ایک کپڑے میں اس طرح بیٹھے کہ شرمگاہ سامنے سے کھل جائے، جسے گوٹ مار کر بیٹھنا بولتے ہیں۔

٧٩٧- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ أَوْ مَنِ

۷۹۷۔ احمد بن یونس، زہیر، ابوالزبیر، جابر (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمارہے تھے، کہ جب کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے، تو جب تک اسے درست نہ کرے، فقط ایک جوتہ پہن کر

انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهِ فَلَا يَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتَّى يُصْلِحَ شِسْعَهُ وَلَا يَمْشِ فِي خُفٍّ وَاحِدٍ وَلَا يَأْكُلْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَحْتَبِي بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا يَلْتَحِفِ الصَّمَّاءَ *

نہ چلے اور نہ ایک موزہ پہن کر چلے، نہ بائیں ہاتھ سے کھائے، اور نہ ایک کپڑے میں احتباء کرے اور نہ ہی ایک کپڑا سارے بدن پر لپیٹے۔

۷۹۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالِاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَأَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ *

۷۹۸۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) ابن رمح، لیث ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی کپڑا سارے بدن پر لپیٹ لینے، اور ایک کپڑے میں احتباء کرنے اور چت لیٹ کر ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

۷۹۹- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ وَلَا تَحْتَبِ فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ وَلَا تَأْكُلْ بِشِمَالِكَ وَلَا تَشْتَمِلِ الصَّمَّاءَ وَلَا تَضَعْ إِحْدَى رِجْلَيْكَ عَلَى الْأُخْرَى إِذَا اسْتَلْقَيْتَ *

۷۹۹۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ایک جوتہ پہن کر مت چلو، اور ایک ازار میں احتباء نہ کرو اور اپنے بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ، اور ایک ہی کپڑا سارے بدن پر مت لپیٹو، اور چت لیٹ کر ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر مت رکھو۔

۸۰۰- وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْأَخْنَسِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتَلْقِيَنَّ أَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى *

۸۰۰۔ اسحاق بن منصور، روح بن عبادہ، عبید اللہ بن اخنس، ابوالزبیر، حضرت جابر بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی شخص تم سے چت لیٹ کر ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر نہ رکھے۔

۸۰۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى *

۸۰۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا کہ ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھی تھی۔

۸۰۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۸۰۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، ابن عیینہ۔
(دوسری سند) ابوالطاہر، حرملہ، ابن وہب، یونس۔
(تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

(۱۲۱) بَاب نَهْيِ الرَّجُلِ عَنِ التَّزَعْفُرِ *

باب (۱۲۱) مرد کو زعفران میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے کی ممانعت۔

۸۰۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّزَعْفُرِ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ يَعْنِي لِلرِّجَالِ *

۸۰۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوالربیع، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفرانی لباس پہننے سے منع فرمایا ہے، قتیبہ حماد سے نقل کرتے ہیں یعنی مردوں کو۔

۸۰٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ *

۸۰۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن نمیر، ابوکریب، اسماعیل بن علیہ، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو زعفران لگانے سے منع فرمایا ہے۔

(فائدہ) میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں اور اب مزید لکھ دیتا ہوں کہ مختار مذہب حنفی میں اس قسم کے کپڑوں کا پہننا مکروہ تحریمی ہے اور نماز اس سے مکروہ ہو جاتی ہے اور صاحب بحر الرائق نے جلد ۸ میں کراہت نقل کی ہے، مگر امام بدرالدین عینی نے عمدۃ القاری جلد ۲۲ ص ۲۲ پر حرمت کا قول نقل کیا ہے اور یہی چیز امام نووی نے شرح صحیح مسلم جلد ۲ ص ۱۹۸ پر نقل کی ہے۔ اور علامہ شامی نے حرمت اور کراہت کے علماء حنفیہ کے دونوں قول نقل کئے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۲۲) بَاب اسْتِحْبَابِ خِضَابِ الشَّيْبِ بِصُفْرَةٍ أَوْ حُمْرَةٍ وَتَحْرِيمِهِ بِالسَّوَادِ *

باب (۱۲۲) بڑھاپے میں زردی یا سرخی کے ساتھ خضاب کرنے کا استحباب اور سیاہ خضاب کی حرمت۔

٨٠٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ أَوْ جَاءَ عَامَ الْفَتْحِ أَوْ يَوْمَ الْفَتْحِ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ مِثْلُ الثَّغَامِ أَوِ الثَّغَامَةِ فَأَمَرَ أَوْ فَأُمِرَ بِهِ إِلَى نِسَائِهِ قَالَ غَيِّرُوا هَذَا بِشَيْءٍ *

۸۰۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوخیثمہ، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال یا فتح مکہ کے دن ابو قحافہؓ لائے گئے یا خود حاضر خدمت ہوئے ان کا سر اور ان کی داڑھی ثغام یا ثغامہ گھاس کی طرح سفید تھی آپؐ نے ان کی عورتوں کو حکم دیا کہ اس سفیدی کو کسی چیز سے بدل دو۔

٨٠٦- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا هَذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ *

۸۰۶۔ ابوالطاہر، عبداللہ بن وہب، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن ابوقحافہؓ پیش کئے گئے ان کا سر اور داڑھی ثغامہ گھاس کی طرح سفید تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سفیدی کو کسی چیز کے ساتھ تبدیل کر دو، لیکن سیاہی سے بچو(۱)۔

٨٠٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ *

۸۰۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، ابوسلمہ، سلیمان بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے لہٰذا تم ان کی مخالفت کرو۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، ابوقحافہؓ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد تھے ان کا نام عثمان تھا، فتح مکہ کے دن مشرف بااسلام ہوئے۔ اور زرد یا سرخ خضاب عورت اور مرد دونوں کے لئے مستحب ہے اور سیاہ خضاب حرام ہے، باقی اسلاف میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک خضاب افضل ہے اور بعض کے لئے ترک خضاب افضل ہے (نووی جلد ۲ ص ۱۹۹) نیز حدیث سے معلوم ہوا کہ روزمرہ کی عادات لباس اور وضع میں کفار اور دیگر قوموں کی مخالفت اور اپنی دینی وضع اور شعار کا باقی رکھنا ضروری ہے اور یہ نہایت ذلت اور بے غیرتی کی بات ہے کہ دوسری قوم کے مقلد بنیں اور ان کی اندھادھند تقلید کریں۔

(١٢٣) بَاب تَحْرِيمِ تَصْوِيرِ صُورَةِ ۔ باب (۱۲۳) جاندار کی تصویر بنانے کی حرمت۔

(۱) سیاہ خضاب استعمال کرنے کی کئی صورتیں ہیں (۱) مجاہد سیاہ خضاب استعمال کرے تاکہ دشمن پر رعب طاری ہو یہ بالاتفاق جائز ہے۔ (۲) دھوکہ دینے کے لئے کوئی استعمال کرے تاکہ جوان نظر آئے حالانکہ وہ جوان نہ ہو یہ بالاتفاق ممنوع ہے۔ (۳) شوہر بیوی کے لئے یا بیوی شوہر کے لئے کالا خضاب استعمال کرے تو یہ اکثر علماء کے ہاں مکروہ تحریمی ہے بعض نے اجازت دی ہے اور خالص سیاہ خضاب کے علاوہ باقی کسی بھی رنگ کا خضاب مستحب اور پسندیدہ ہے۔

الْحَيَوَانِ *

۸۰۸- حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ وَاعَدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام فِي سَاعَةٍ يَأْتِيهِ فِيهَا فَجَاءَتْ تِلْكَ السَّاعَةُ وَلَمْ يَأْتِهِ وَفِي يَدِهِ عَصًا فَأَلْقَاهَا مِنْ يَدِهِ وَقَالَ مَا يُخْلِفُ اللَّهُ وَعْدَهُ وَلَا رُسُلُهُ ثُمَّ الْتَفَتَ فَإِذَا جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ سَرِيرِهِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَتَى دَخَلَ هَذَا الْكَلْبُ هَاهُنَا فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا دَرَيْتُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ فَجَاءَ جِبْرِيلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتَنِي فَجَلَسْتُ لَكَ فَلَمْ تَأْتِ فَقَالَ مَنَعَنِي الْكَلْبُ الَّذِي كَانَ فِي بَيْتِكَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ *

۸۰۸۔ سوید بن سعید، عبدالعزیز بن ابو حازم، بواسطہ اپنے والد، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جبریل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک وقت میں آنے کا وعدہ کیا، پھر وہ وقت آگیا مگر جبریل امین نہیں آئے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی آپؐ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا، اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا اور نہ اس کے قاصد وعدہ خلافی کرتے ہیں، پھر آپؐ نے ادھر ادھر دیکھا تو ایک کتے کا پلا تخت کے نیچے دکھائی دیا، آپؐ نے فرمایا، اے عائشہؓ یہ کتا یہاں کب آیا؟ انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم مجھے معلوم نہیں آپؐ نے حکم دیا وہ باہر نکال دیا گیا، اسی وقت جبریل امین تشریف لائے، آپؐ نے فرمایا، تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا اور میں تمہارے انتظار میں بیٹھا رہا لیکن تم نہیں آئے انہوں نے کہا کہ یہ جو کتا آپؐ کے مکان میں تھا اس نے مجھے آنے سے روک دیا تھا ہم اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں جاندار کی تصویر بنانا سخت حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے، خواہ کپڑے میں ہو یا فرش میں یا اشرفی اور پیسہ اور برتن اور دیوار وغیرہ میں، البتہ جن چیزوں میں جان اور روح نہیں ہے جیسا کہ درخت وغیرہ ان کی تصویر بنانا حرام نہیں اور سایہ دار ہونے اور نہ ہونے کا کوئی فرق نہیں، جمہور علماء، صحابہ، تابعین، اور تبع تابعین امام ابوحنیفہ، مالک، ثوری اور شافعی کا یہی مسلک ہے اور یہی چیز امام بدر الدین عینی نے توضیح کے حوالہ سے نقل کی ہے کہ تصویر بنانا سخت حرام ہے اور یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی صفت خلق کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات میں سے المصور بھی ہے تو گویا کہ انسان تصویریں بنا کر اور بنوا کر اپنے مصور ہونے کا دعویدار بننا چاہتا ہے (معاذ اللہ) ان اللہ ہو الخلاق ذوالقوۃ المتین، نیز روایت سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بشر تھے کیونکہ اگر جبریل علیہ السلام نوری مخلوق ہونے کی وجہ سے کتے کی بنا پر گھر داخل نہیں ہو سکتے تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسے اس مکان میں موجود رہ سکتے تھے۔ (نووی جلد ۲ ص ۱۹۹ عینی جلد ۲۲ ص ۷۰)

۸۰۹- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ جِبْرِيلَ وَعَدَ رَسُولَ اللَّهِ

۸۰۹۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، مخزومی، وہیب، ابو حازم سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے کہ جبریل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک وقت آنے کا وعدہ کیا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يُطَوِّلْهُ كَتَطْوِيلِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ *

بقیہ حدیث حسب سابق ہے مگر اتنی مفصل نہیں جیسا کہ پہلی تھی۔

٨١٠- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي مَيْمُونَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا فَقَالَتْ مَيْمُونَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدِ اسْتَنْكَرْتُ هَيْئَتَكَ مُنْذُ الْيَوْمِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ وَعَدَنِي أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِي أَمَ وَاللَّهِ مَا أَخْلَفَنِي قَالَ فَظَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَهُ ذَلِكَ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَنَا فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَنَضَحَ مَكَانَهُ فَلَمَّا أَمْسَى لَقِيَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ لَهُ قَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِي أَنْ تَلْقَانِي الْبَارِحَةَ قَالَ أَجَلْ وَلَكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّى إِنَّهُ يَأْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيرِ وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيرِ *

٨١٠۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن السباق، عبداللہ بن عباس، ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک روز صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چپ چپ اٹھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آج شروع دن ہی سے میں آپؐ کی صورت میں تبدیلی دیکھتی ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جبریل امین نے اس رات مجھ سے ملنے کا وعدہ کیا تھا مگر نہیں ملے اور خدا کی قسم انہوں نے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی ہے پھر سارا دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح رہے، اس کے بعد آپؐ کے دل میں ایک کتے کے بچے کا خیال آیا جو ہمارے پلنگ کے نیچے تھا، فوراً حکم دے کر اس کو نکلوادیا، پھر آپؐ نے پانی لیا اور جہاں وہ کتا تھا وہاں چھڑک دیا، جب شام ہوئی تو جبریل علیہ السلام تشریف لائے آپؐ نے فرمایا تم نے گزشتہ رات آنے کا مجھ سے وعدہ کیا تھا، انہوں نے کہا ہاں مگر ہم اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا اور تصویر ہو، پھر اسی صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا یہاں تک کہ آپؐ نے چھوٹے باغ کا بھی کتا قتل کرادیا اور بڑے باغ کے کتے کو چھوڑ دیا۔

(فائدہ) کیونکہ بڑے باغ کی حفاظت بغیر کتے کے دشوار ہے اور جو فرشتے کتے اور تصویر کی وجہ سے نہیں آتے وہ رحمت اور برکت کے فرشتے ہیں ورنہ محافظ فرشتے تو ہر وقت ساتھ رہتے ہیں اور ہر مقام پر جاتے ہیں کیونکہ وہ اعمال لکھتے ہیں (نووی جلد ۲ ص ۱۹۹ عینی جلد ۲۲ ص ۷۰)

٨١١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَحْيَى وَإِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ

٨١١۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، اسحاق بن ابراہیم، سفیان بن عیینہ، زہری، عبیداللہ، حضرت ابن عباس، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ *

ہیں (یعنی رحمت کے فرشتے)

(فائدہ) کیونکہ کتے میں نجاست اور گندگی ہوتی ہے اور وہ نجاستوں کو کھاتا ہے اور پھر یہ کہ کتا شیاطین سے ہے اور فرشتے اس کی ضد ہیں اس لئے دخول ملائکہ اس مقام پر نہیں ہوتا (عینی جلد ۲۲ ص ۶۹ و شرح سنوسی جلد ۵)

٨١٢- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ *

۸۱۲۔ ابوالطاہر، حرملۃ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، حضرت ابن عباس، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ جس گھر میں کتا یا تصویر ہوتی ہے اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

(فائدہ) کیونکہ تصویر میں اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی معصیت ہے اور اس کی صفت خلق کے ساتھ مشابہت ہے اس لئے ایسے نافرمانیوں کے مقامات سے رحمت کے فرشتے دور رہتے ہیں کیونکہ مندر اور گھر دونوں ایک ہی ہوتے ہیں اور جو حضرات فوٹو جیب میں رکھ کر چلتے ہیں تو وہ رحمت الٰہی سے محروم ہو کر شیاطین کی مصاحبت اختیار کرتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

٨١٣- وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ وَذِكْرِهِ الْأَخْبَارَ فِي الْإِسْنَادِ *

۸۱۳۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ یونس کی روایت اور طرز روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

٨١٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَكَى زَيْدٌ بَعْدُ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ قَالَ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ رَبِيبِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْأَوَّلِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ *

۸۱۴۔ قتیبہ بن سعید، لیث، بکیر، بسر بن سعید، زید بن خالد، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویر ہو، بسر بیان کرتے ہیں کچھ دنوں کے بعد زید بیمار ہوئے ہم ان کی عیادت کے لئے گئے دیکھا کہ ان کے دروازے پر ایک پردہ پڑا ہوا ہے جس میں تصویر ہے میں نے عبید اللہ خولانی پروردہ حضرت میمونہؓ سے کہا کہ خود زید ہی نے ہم سے تصویر کے متعلق حدیث بیان کی تھی (اور اب پردہ پر یہ تصویر ہے) عبید اللہ نے کہا کیا تم نے یہ نہیں سنا تھا کہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کپڑے کے نقش اس سے مستثنیٰ ہیں۔

٨١٥- حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ حَدَّثَهُ وَمَعَ بُسْرٍ عُبَيْدُ اللَّهِ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ بُسْرٌ فَمَرِضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا نَحْنُ فِي بَيْتِهِ بِسِتْرٍ فِيهِ تَصَاوِيرُ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ أَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِي التَّصَاوِيرِ قَالَ إِنَّهُ قَالَ إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ أَلَمْ تَسْمَعْهُ قُلْتُ لَا قَالَ بَلَى قَدْ ذَكَرَ ذَلِكَ *

٨١٥۔ ابو الطاہر، ابن وہب، عمرو بن حارث، بکیر بن اشج، بسر بن سعید، عبید اللہ خولانی، بسر بن سعید بیان کرتے ہیں اور بسر کے ساتھ عبید اللہ خولانی بھی تھے کہ زید بن خالد جہنی بروایت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس گھر میں تصویر ہو اس میں فرشتے نہیں جاتے، بسر بیان کرتے ہیں کہ کچھ مدت کے بعد زید بیمار ہوئے ہم ان کی عیادت کے لئے گئے ہم نے دیکھا کہ ان کے گھر میں پردہ ہے جس میں نقش و نگار ہیں، میں نے عبید اللہ سے کہا، کیا زید نے ہم سے تصویروں والی حدیث بیان نہیں کی تھی انہوں نے کہا کہ ہاں یہ بھی تو کہا تھا، مگر جو کپڑوں پر نقش ہوں تم نے نہیں سنا، میں نے کہا نہیں سنا، انہوں نے کہا، زید نے یہ کہا تھا۔

(فائدہ) پردہ پر غیر جاندار اشیاء کے نقش و نگار بنے ہوئے تھے، تصاویر نہیں تھیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

٨١٦- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَبِي الْحُبَابِ مَوْلَى بَنِي النَّجَّارِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَمَاثِيلُ قَالَ فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ إِنَّ هَذَا يُخْبِرُنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَمَاثِيلُ فَهَلْ سَمِعْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ ذَلِكَ فَقَالَتْ لَا وَلَكِنْ سَأُحَدِّثُكُمْ مَا رَأَيْتُهُ فَعَلَ رَأَيْتُهُ خَرَجَ فِي غَزَاتِهِ فَأَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ فَرَأَى النَّمَطَ عَرَفْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ فَجَذَبَهُ حَتَّى هَتَكَهُ أَوْ قَطَعَهُ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَأْمُرْنَا أَنْ نَكْسُوَ

٨١٦۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، سہیل بن ابی صالح، سعید بن یسار ابو الحباب مولیٰ بنی نجار، زید بن خالد جہنی، حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ جس گھر میں کتایا تصویر ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے، زید بن خالد جہنیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں یہ سن کر حضرت عائشہؓ کے پاس آیا اور کہا کہ ابو طلحہؓ یہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس گھر میں کتایا تصویریں ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے تو کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، مگر میں تم سے اپنا چشم دید واقعہ بیان کرتی ہوں ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے لئے تشریف لے گئے، میں نے ایک منقش پردہ لے کر دروازہ پر لٹکا دیا، جب حضورؐ واپس تشریف لائے اور پردہ دیکھا تو چہرہ انور پر کچھ ناگواری کے آثار مجھے معلوم ہوئے حضورؐ نے خود اسے کھینچ کر

الْحِجَارَةَ وَالطِّينَ قَالَتْ فَقَطَعْنَا مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ وَحَشَوْتُهُمَا لِيفًا فَلَمْ يَعِبْ ذَلِكَ عَلَيَّ *

پھاڑ ڈالا، یا کاٹ دیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم نہیں دیا ہے کہ پتھروں اور مٹی پر کپڑا بنائیں، چنانچہ ہم نے اسے کاٹ کر دو تکیے بنا ڈالے اور ان میں کھجوروں کی چھال بھری، آپؐ نے ان پر کوئی عیب نہیں لگایا۔

۸۱۷- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعْدِ ابْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيهِ تِمْثَالُ طَائِرٍ وَكَانَ الدَّاخِلُ إِذَا دَخَلَ اسْتَقْبَلَهُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوِّلِي هَذَا فَإِنِّي كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا قَالَتْ وَكَانَتْ لَنَا قَطِيفَةٌ كُنَّا نَقُولُ عَلَمُهَا حَرِيرٌ فَكُنَّا نَلْبَسُهَا *

۸۱۷۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، داؤد، عزرہ، حمید بن عبدالرحمٰن، سعد بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہمارے یہاں ایک پردہ تھا جس پر پرندوں کی تصاویر بنی ہوئی تھیں جب کوئی اندر آتا تو یہ تصاویر اس کے سامنے ہوتیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اس کو نکال دو کیونکہ جس وقت میں اندر آتا ہوں تو دنیا یاد آجاتی ہے، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ہمارے پاس ایک چادر تھی جس کے نقوش کو ہم ریشمی کہا کرتے اور اسے پہنا کرتے تھے۔

۸۱۸- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَعَبْدُ الْأَعْلَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى وَزَادَ فِيهِ يُرِيدُ عَبْدَ الْأَعْلَى فَلَمْ يَأْمُرْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِهِ *

۸۱۸۔ محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی اور عبدالاعلیٰ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے محمد بن مثنیٰ بیان کرتے ہیں کہ عبدالاعلیٰ نے یہ زیادتی بیان کی ہے کہ حضورؐ نے ہمیں اس کے کاٹنے کا حکم نہیں دیا۔

(فائدہ) یہ تصاویر کی حرمت سے پہلے کا بیان ہے، واللہ اعلم۔

۸۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَّرْتُ عَلَى بَابِي دُرْنُوكًا فِيهِ الْخَيْلُ ذَوَاتُ الْأَجْنِحَةِ فَأَمَرَنِي فَنَزَعْتُهُ *

۸۱۹۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابواسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے میں نے اپنے دروازہ پر ایک ریشمی پردہ ڈال رکھا تھا جس پر پردار گھوڑوں کی تصاویر تھیں آپؐ نے حکم دیا میں نے اسے پھاڑ ڈالا۔

۸۲۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ح و حَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ عَبْدَةَ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ *

۸۲۰۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبدۃ (دوسری سند) ابوکریب، وکیع سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی عبدہ کی روایت میں یہ نہیں کہ سفر سے تشریف لائے۔

۸۲۱- حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا

۸۲۱۔ منصور بن ابی مزاحم، ابراہیم بن سعد، زہری، قاسم بن

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُتَسَتِّرَةٌ بِقِرَامٍ فِيهِ صُورَةٌ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُشَبِّهُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ *

محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں نے ایک تصویر والا پردہ ڈال رکھا تھا، یہ دیکھ کر آپؐ کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا اور آپؐ نے اس پردہ کو لے کر پھاڑ ڈالا، پھر فرمایا، قیامت کے دن سب سے سخت ترین عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو مخلوق خدا کی تصویریں بناتے ہیں۔

۸۲۲- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ أَهْوَى إِلَى الْقِرَامِ فَهَتَكَهُ بِيَدِهِ *

۸۲۲۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور ابراہیم بن سعد کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ پھر آپؐ پردے کی طرف جھکے اور اسے اپنے ہاتھ سے پھاڑ ڈالا۔

۸۲۳- وَحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا لَمْ يَذْكُرَا مِنْ *

۸۲۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن عیینہ۔

(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اس میں "ان اشد الناس عذابا" ہے "من اشد الناس" نہیں۔

۸۲٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِي بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ فَلَمَّا رَآهُ هَتَكَهُ وَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ وَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَطَعْنَاهُ فَجَعَلْنَا مِنْهُ وِسَادَةً أَوْ وِسَادَتَيْنِ *

۸۲۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، عبدالرحمٰن بن القاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میں نے اپنے ایک طاق پر ایک پردہ ڈال رکھا تھا جس میں تصاویر تھیں۔ جب آپؐ نے یہ دیکھا تو اسے پھاڑ ڈالا اور آپؐ کے چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا اور فرمایا، اے عائشہؓ قیامت میں سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کی تصویریں بناتے ہیں، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ہم نے اسے کاٹ کر ایک تکیہ یا دو تکیے بنالئے۔

۸۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُ كَانَ لَهَا ثَوْبٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ مَمْدُودٌ إِلَى سَهْوَةٍ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَيْهِ فَقَالَ أَخِّرِيهِ عَنِّي قَالَتْ فَأَخَّرْتُهُ فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدَ *

۸۲۵۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، عبدالرحمٰن بن قاسم، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک کپڑا تھا جس میں تصویریں تھیں اور وہ ایک طاق پر لٹکا ہوا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس طرف نماز پڑھتے تھے تو آپؐ نے فرمایا اسے میرے سامنے سے ہٹادے میں نے اسے علیحدہ کر کے اس کے تکیے بنالئے۔

۸۲٦- وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ ح و حَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۸۲٦۔ اسحاق بن ابراہیم، عقبہ بن مکرم، سعید بن عامر (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابو عامر عقدی، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

۸۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ وَقَدْ سَتَرْتُ نَمَطًا فِيهِ تَصَاوِيرُ فَنَحَّاهُ فَاتَّخَذْتُ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ *

۸۲۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، عبدالرحمٰن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میں نے ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصاویر تھیں، آپؐ نے اسے ہٹادیا، میں نے اس کے دو تکیے بنالئے۔

۸۲۸- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِيهِ تَصَاوِيرُ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَهُ قَالَتْ فَقَطَعْتُهُ وِسَادَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ حِينَئِذٍ يُقَالُ لَهُ رَبِيعَةُ بْنُ عَطَاءٍ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ أَفَمَا سَمِعْتَ أَبَا مُحَمَّدٍ يَذْكُرُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا قَالَ ابْنُ الْقَاسِمِ لَا قَالَ لَكِنِّي قَدْ سَمِعْتُهُ يُرِيدُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ *

۸۲۸۔ ہارون بن معروف، ابن وہب، عمرو بن حارث، بکیر، عبدالرحمٰن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصاویر تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپؐ نے اس پردہ کو ہٹادیا، میں نے اس کے دو تکیے بنالئے اسی وقت مجلس میں سے ایک شخص جنہیں ربیعہ بن عطاء مولیٰ بنی زہرہ کہا جاتا تھا، بولا تم نے ابو محمد سے نہیں سنا، وہ کہتے تھے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان پر آرام کرتے تھے، ابن قاسم بولے نہیں لیکن میں نے قاسم بن محمد سے سنا ہے۔

۸۲۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ أَوْ فَعُرِفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَمَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هَذِهِ النُّمْرُقَةِ فَقَالَتِ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ تَقْعُدُ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ *

۸۲۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک چھوٹا گدیلا خریدا تھا جس میں تصویریں تھیں، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپؐ دروازہ ہی پر کھڑے رہے اور اندر تشریف نہ لائے تو میں نے پہچان لیایا آپؐ کے چہرہ انور پر ناگواری کے آثار معلوم ہوئے، میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے سامنے توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا قصور سرزد ہوا، آپؐ نے فرمایا یہ تکیہ کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اسے میں نے آپؐ کے بیٹھنے کے لئے خریدا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ان تصاویر کو بنانے والوں کو عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو چیزیں تم نے بنائی ہیں انہیں زندہ کرو، پھر فرمایا جس گھر میں تصویریں ہوتی ہیں وہاں فرشتے نہیں داخل ہوتے ہیں۔

۸۳۰- وَحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَخِي الْمَاجِشُونِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَبَعْضُهُمْ أَتَمُّ حَدِيثًا لَهُ مِنْ بَعْضٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَخِي الْمَاجِشُونِ قَالَتْ فَأَخَذْتُهُ فَجَعَلْتُهُ مِرْفَقَتَيْنِ فَكَانَ يَرْتَفِقُ بِهِمَا فِي الْبَيْتِ *

۸۳۰۔ قتیبہ، ابن رمح، لیث بن سعد۔
(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ثقفی، ایوب۔
(تیسری سند) عبدالوارث، عبدالصمد بواسطہ اپنے والد، ایوب۔
(چوتھی سند) ہارون بن سعید ابن وہب اسامہ بن زید۔
(پانچویں سند) ابوبکر بن اسحاق، ابوسلمہ خزاعی، عبدالعزیز بن اخی الماجشون، عبیداللہ بن عمر، نافع، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہی روایت نقل کرتے ہیں کہ باقی بعض راویوں کی حدیث بعض سے کامل ہے، اور ابن اخی الماجشون نے یہ زیادتی بیان کی ہے کہ میں نے اس کے دو تکیہ بنالئے، آپ گھر میں ان پر آرام فرماتے۔

۸۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى

۸۳۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، (دوسری سند) ابن مثنیٰ، یحییٰ قطان، عبیداللہ (تیسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے

وَهُوَ الْقَطَّانُ جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ الصُّوَرَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ *

والد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو لوگ تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن انہیں عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا جو چیزیں تم نے بنائی ہیں ان میں جان ڈالو۔

٨٣٢- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۸۳۲۔ ابوالربیع، ابوکامل، حماد۔
(دوسری سند) زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ۔
(تیسری سند) ابن ابی عمر، ثقفی، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عبید اللہ عن نافع عن ابن عمرؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

٨٣٣- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْأَشَجُّ إِنَّ *

۸۳۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، (دوسری سند) ابوسعید اشج، وکیع، اعمش، ابوالضحیٰ، مسروق، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں تصویر بنانے والوں کو ہوگا اور اشج راوی نے ان کا لفظ نہیں بولا، صرف "اشد الناس" کہا ہے۔

٨٣٤- وَحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ يَحْيَى وَأَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ إِنَّ مِنْ أَشَدِّ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابًا الْمُصَوِّرُونَ وَحَدِيثُ سُفْيَانَ كَحَدِيثِ وَكِيعٍ *

۸۳۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابومعاویہ، (دوسری سند) ابن بی عمر، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی یحییٰ وابوکریب عن ابی معاویہ کی روایت میں ہے کہ دوزخیوں میں سخت ترین عذاب والے مصور ہوں گے اور سفیان کی روایت وکیع کی روایت کی طرح ہے۔

٨٣٥- وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا

۸۳۵۔ نصر بن علی جہضمی، عبدالعزیز بن عبدالصمد، منصور، مسلم بن صبیح بیان کرتے ہیں کہ میں مسروق کے ساتھ ایک

مَنْصُورٌ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ مَسْرُوقٍ فِي بَيْتٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ مَرْيَمَ فَقَالَ مَسْرُوقٌ هَذَا تَمَاثِيلُ كِسْرَى فَقُلْتُ لَا هَذَا تَمَاثِيلُ مَرْيَمَ فَقَالَ مَسْرُوقٌ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ *

مکان(۱) میں تھا جس میں تصاویر تھیں، مسروق نے کہا یہ کسریٰ کی تصویریں ہیں، میں نے کہا نہیں یہ مریم علیہا السلام کی تصاویر ہیں، مسروق بولے میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے سنا، وہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سخت ترین عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔

۸۳۶- قَالَ مسْلِم قَرَأْتُ عَلَى نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيِّ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي رَجُلٌ أُصَوِّرُ هَذِهِ الصُّوَرَ فَأَفْتِنِي فِيهَا فَقَالَ لَهُ ادْنُ مِنِّي فَدَنَا مِنْهُ ثُمَّ قَالَ ادْنُ مِنِّي فَدَنَا حَتَّى وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ قَالَ أُنَبِّئُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يَجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَتُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ و قَالَ إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا نَفْسَ لَهُ فَأَقَرَّ بِهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ *

۸۳۶۔ نصر بن جہضمی، عبدالاعلی بن عبدالاعلی، یحییٰ بن ابی اسحاق، سعید بن ابی الحسن بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابن عباسؓ کے پاس آیا اور بولا میں مصور ہوں یہ تصاویر بناتا ہوں، آپ مجھے ان کا مسئلہ بتایئے، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا مجھ سے قریب ہو جاؤ، وہ قریب ہو گیا یہاں تک کہ حضرت ابن عباسؓ نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھ کر فرمایا میں تم کو وہ حدیث سناتا ہوں جو میں نے حضورؐ سے سنی ہے میں نے آپؐ سے سنا، فرمارہے تھے کہ ہر ایک مصور جہنم میں جائے گا اور ہر ایک تصویر کے بدلے ایک جاندار شخص بنایا جائے گا جو اسے دوزخ میں تکلیف دے گا، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا اگر تم ایسا کرنے پر مجبور ہی ہو تو درخت اور بے جان چیزوں کی تصویریں بناؤ۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں یا تو ان تصاویر میں دوزخ میں جان ڈال دی جائے گی جو اسے عذاب دیں گی یا ان تصویروں کے بقدر وہاں لوگ اسے عذاب دیں گے، انتہی، اب جسے دوزخ کا داخلہ منظور ہو وہ اپنی تصویر کھنچوائے یا کسی کی بنائے، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۸۳۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَعَلَ يُفْتِي وَلَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ

۸۳۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، سعید بن ابی عروبہ، نضر بن انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، آپ فتویٰ تو بتاتے تھے، باقی یہ نہیں فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے، یہاں تک کہ ایک شخص نے دریافت

(۱) یہ گھر حضرت یسار بنی نمیر کا تھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان کے گھر میں جو یہ تصویریں تھیں تو ظاہر یہی ہے کہ انہوں نے کسی عیسائی سے یہ گھر خریدا تھا اور ان تصاویر کے چہرے مٹادیئے ہوں گے صرف اجسام تصویروں میں باقی رہ گئے ہوں گے۔

رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي رَجُلٌ أُصَوِّرُ هَذِهِ الصُّوَرَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ ادْنُهْ فَدَنَا الرَّجُلُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ *

کیا، کہ میں یہ تصویریں بناتا ہوں، ابن عباسؓ نے اس سے کہا، قریب آجاؤ، وہ قریب ہو گیا، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے کہ جو شخص دنیا میں کوئی تصویر بناتا ہے تو قیامت کے دن اسے مجبور کیا جائے گا، کہ اس میں روح پھونکے، اور وہ نہ پھونک سکے گا۔

(فائدہ) کیونکہ ارشاد ہے قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ، ابن فرشتہ بیان کرتے ہیں کہ تصویر بنانے کا گناہ اور عذاب ناحق کسی مسلمان کو قتل کرنے سے بھی زیادہ ہے کیونکہ قتل کی سزا تو خلود فی النار بیان فرمائی ہے، اور خلود اہل سنت والجماعت کے نزدیک طول مدت اور مکث طویل پر محمول ہے، اور نفخ روح تو بہت اہم ترین مسئلہ ہے اس میں تو محمول کرنے کی کوئی گنجائش ہی نہیں، واللہ اعلم۔

۸۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۸۳۸۔ ابو غسان مسمعی، محمد بن مثنیٰ، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادۃ نضر بن انس بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا، تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت بیان کی۔

۸۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي دَارِ مَرْوَانَ فَرَأَى فِيهَا تَصَاوِيرَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً *

۸۳۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابو کریب، ابن فضیل، عمارہ، ابو زرعہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مروان کے گھر گیا، وہاں تصویریں تھیں، تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے، آپؐ فرما رہے تھے کہ اللہ رب العزت فرماتا ہے۔ اس سے زیادہ ظالم اور قصور وار کون ہوگا، جو میری مخلوق کی طرح چیزیں بناتے ہیں (اچھا) ایک چیونٹی یا ایک دانہ گیہوں یا جو ہی کا پیدا کر دیں۔

(فائدہ) یہ فرمان الٰہی بندوں کی عاجزی ظاہر کرنے اور بتلانے کے لئے ہے کہ جو اپنی پیدائش میں ذات الٰہی کے محتاج ہیں، وہ کسی اور چیز کو کیا پیدا کر سکتے ہیں، ایسے ہی کوئی ولی، پیر، فقیر کسی مردہ کو کیا زندہ کر سکتا ہے اور کسی کو کیا لڑکا یا اولاد دلا سکتا ہے، یہ سب کام اللہ رب العزت ہی کے ہیں اور وہی کر سکتا ہے هوالذی احیا کم ثم یمیتکم ثم یحییکم والیه النشور۔

۸۴۰- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو هُرَيْرَةَ دَارًا تُبْنَى بِالْمَدِينَةِ لِسَعِيدٍ أَوْ لِمَرْوَانَ

۸۴۰۔ زہیر بن حرب، جریر، عمارہ، ابو زرعہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ میں ایک مکان میں گئے، جو بن رہا تھا، سعید کا تھا یا مروان کا، وہاں

قَالَ فَرَأَى مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ فِي الدَّارِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً *

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مصور کو تصویریں بناتا ہوا دیکھا چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حسب سابق روایت بیان کی، باقی جو کے پیدا کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

٨٤١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلُ أَوْ تَصَاوِيرُ *

۸۴۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس گھر میں مورتیاں، یا تصویریں ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

(١٢٤) بَاب كَرَاهَةِ الْكَلْبِ وَالْجَرَسِ(١) فِي السَّفَرِ *

باب (۱۲۴) سفر میں گھنٹی اور کتا رکھنے کی ممانعت(۱)۔

٨٤٢- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ *

۸۴۲۔ ابوکامل فضیل بن حسین جحدری، بشر بن مفضل، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فرشتے ان مسافروں کے ساتھ نہیں رہتے جن کے ساتھ کتا یا گھنٹا ہو۔

٨٤٣- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۸۴۳۔ زہیر بن حرب، جریر (دوسری سند) قتیبہ، عبدالعزیز دراوردی، سہیل سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

٨٤٤- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ *

۸۴۴۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسمٰعیل بن جعفر، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گھنٹا شیطان کا باجہ ہے۔

(۱) کتے اور گھنٹی کی کراہت اس صورت میں ہے جبکہ ان سے لہو ولعب اور گانا بجانا مقصود ہو جب ایسا مقصود نہ ہو جیسے کتا پہرے کے لئے رکھا ہو تو کراہت نہیں ہے۔ اسی طرح گھنٹی بجانا کسی جائز کام کے لئے ہو تو بھی کراہت نہیں ہے جیسے گمشدہ شخص کو قافلہ تک پہنچانے کے لئے گھنٹی بجانا یا جنگل کے درندوں کو دور ہٹانے کے لئے گھنٹی بجانا۔

(١٢٥) بَاب كَرَاهَةِ قِلَادَةِ الْوَتَرِ فِي رَقَبَةِ الْبَعِيرِ *

۸٤٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ قَالَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ لَا يَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ قَالَ مَالِكٌ أُرَى ذَلِكَ مِنَ الْعَيْنِ *

باب (۱۲۵) اونٹ کی گردن میں تانت کا قلادہ ڈالنے کی ممانعت۔

۸۴۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبداللہ بن ابوبکر، عباد بن تمیم، حضرت ابوبشیر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قاصد بھیجا، عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ لوگ اپنے اپنے سونے کے مقامات میں تھے، آپ نے حکم دیا کہ کسی اونٹ کی گردن میں کوئی تانت کا قلادہ یا ہار نہ رہے، مگر یہ کہ اسے کاٹ دیا جائے، امام مالکؒ فرماتے ہیں میری رائے میں یہ نظر لگنے کی وجہ سے ڈالتے تھے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ مشرکین سمجھتے تھے کہ اس طرح کرنے سے نظر نہیں لگتی، آپؐ نے اس چیز کو موقوف کر دیا، کہ نظر وغیرہ ان چیزوں سے نہیں رکتی، اب اگر کوئی زینت کی بنا پر ایسا کرے، تو پھر کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ اس روایت سے جاہلوں میں جو چیزیں مشہور ہیں، ان کی صاف تردید ہو گئی کہ یہ سب چیزیں لغو اور باعث اثم ہیں، نیز معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے قبضہ قدرت میں کوئی چیز نہیں ہے۔

(١٢٦) بَاب النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْحَيَوَانِ فِي وَجْهِهِ وَوَسْمِهِ فِيهِ *

۸٤٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ *

۸٤٧- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

باب (۱۲۶) جانوروں کے منہ پر مارنے اور منہ پر داغ دینے کی ممانعت۔

۸۴۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پر مارنے اور منہ پر داغ دینے سے منع فرمایا ہے۔

۸۴۷۔ ہارون بن عبداللہ، حجاج بن محمد (دوسری سند) عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

٨٤٨- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الَّذِي وَسَمَهُ *

۸۴۸۔ سلمہ بن شبیب، حسن بن اعین، معقل، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سے ایک گدھا گزرا، جس کے منہ پر داغ دیا گیا تھا، آپؐ نے فرمایا، اللہ اس پر لعنت کرے، جس نے اسے داغا ہے۔

٨٤٩- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيْدِ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ اَنَّ نَاعِمًا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ وَرَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا مَوْسُوْمَ الْوَجْهِ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَآ اَسِمُهٗ اِلَّا فِىْ اَقْصٰى شَىْءٍ مِّنَ الْوَجْهِ فَاَمَرَ بِحِمَارٍ لَّهٗ فَكُوِىَ فِىْ جَاعِرَتَيْهِ فَهُوَ اَوَّلُ مَنْ كَوَى الْجَاعِرَتَيْنِ *

۸۴۹۔ احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو بن حارث، یزید بن ابی حبیب، ناعم ابو عبداللہ مولیٰ ام سلمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھا دیکھا جس کے منہ پر داغ تھا، آپؐ نے اس چیز کو برا کہا، اور فرمایا، خدا کی قسم میں تو داغ نہیں دیتا مگر اس حصہ کو جو چہرہ سے بہت دور ہے، اور اپنے گدھے کے متعلق حکم دیا، چنانچہ اس کے پٹھوں پر داغ دیا گیا اور سب سے پہلے آپؐ ہی نے پٹھوں پر داغا۔

(فائدہ) انسان کے کسی بھی حصہ پر داغ دینا حرام ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو شرافت عطا فرمائی ہے اور حیوانوں کے منہ کے علاوہ اور مقامات پر داغ لگانا جائز ہے، اور چہرہ خواہ انسان کا ہو، یا حیوان کا چونکہ محترم ہے اور انسان میں یہ پہلو زیادہ غالب ہے، اس لئے اس پر بھی مارنے کی ممانعت فرما دی، باقی امام ابو حنیفہ کے نزدیک جانوروں کو بھی داغ دینا مکروہ ہے۔ کیونکہ یہ مثلہ ہے اور مثلہ کی ممانعت میں بکثرت احادیث موجود ہیں (نووی و شرح مثنوی جلدی ۵ ص ۴۳)

(١٢٧) بَاب جَوَازِ وَسْمِ الْحَيَوَانِ غَيْرِ الْآدَمِيِّ فِي غَيْرِ الْوَجْهِ *

باب (۱۲۷) جانور کے منہ کے علاوہ اس کے بدن کے کسی اور حصہ پر داغ دینا درست ہے۔

٨٥٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ قَالَتْ لِي يَا أَنَسُ انْظُرْ هَذَا الْغُلَامَ فَلَا يُصِيبَنَّ شَيْئًا حَتَّى تَغْدُوَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ قَالَ فَغَدَوْتُ فَإِذَا هُوَ فِي الْحَائِطِ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ حُوَيْتِيَّةٌ وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ *

۸۵۰۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن ابی عدی، ابن عون، محمد، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ جب ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بچہ جنا، تو مجھ سے کہا، اے انس، اس بچے کا خیال رکھ کر کہ یہ کچھ کھانے نہ پائے تاوقتیکہ تو اسے صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نہ لے جائے اور آپ کچھ چبا کر اس کے منہ میں نہ ڈالیں، انس بیان کرتے ہیں کہ پھر میں صبح کو آپؐ کے پاس آیا، اور آپؐ باغ میں تھے اور قبیلہ خویتیہ کی چادر اوڑھے ہوئے تھے، اور ان اونٹوں کو داغ دے رہے تھے جو فتح میں آپ کو حاصل ہوئے تھے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، اس روایت سے معلوم ہوا کہ تحنیک مولود مستحب ہے، کہ بچہ کو ولادت کے بعد کسی نیک اور صالح آدمی کی خدمت میں لیجانا چاہئے، کہ وہ کھجور وغیرہ چبا کر اس کے منہ میں ڈال دے تا کہ بچہ کے منہ میں سب سے پہلے صالحین ہی کا تھوک داخل ہو، واللہ اعلم۔

٨٥١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ أَنَّ أُمَّهُ حِينَ وَلَدَتِ انْطَلَقُوا بِالصَّبِيِّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ قَالَ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِرْبَدٍ يَسِمُ غَنَمًا قَالَ شُعْبَةُ وَأَكْثَرُ عِلْمِي أَنَّهُ قَالَ فِي آذَانِهَا *

۸۵۱۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، ہشام بن زید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی والدہ نے جس وقت بچہ جنا، تو فرمایا کہ اس بچہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤ، آپ اس کی تحنیک فرما دیں گے، میں نے دیکھا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بکریوں کے گلہ میں تھے اور انہیں داغ رہے تھے، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میرا غالب گمان یہ ہے کہ ان کے کانوں پر داغ لگا رہے تھے۔

٨٥٢- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرْبَدًا وَهُوَ يَسِمُ غَنَمًا قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ فِي آذَانِهَا *

۸۵۲۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، شعبہ، ہشام بن زید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گلہ میں گئے اور آپ اس وقت بکریوں کے کانوں پر داغ دے رہے تھے۔

٨٥٣- وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَيَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۸۵۳۔ یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث (دوسری سند) محمد بن بشار، محمد، یحییٰ، عبدالرحمٰن، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

٨٥٤- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِيسَمَ وَهُوَ يَسِمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ *

۸۵۴۔ ہارون بن معروف، ولید بن مسلم، اوزاعی، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں داغ دینے کا آلہ دیکھا، آپ صدقہ کے اونٹوں کو داغ رہے تھے۔

(١٢٨) بَاب كَرَاهَةِ الْقَزَعِ *

باب (۱۲۸) سر کے کچھ حصہ پر بال رکھنے کی ممانعت۔

٨٥٥- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى

۸۵۵۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، عبیداللہ، عمرو بن نافع

يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ وَمَا الْقَزَعُ قَالَ يُحْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكُ بَعْضٌ *

بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے نافع سے دریافت کیا، قزع کیا ہے؟ بولے بچہ کا سر مونڈھنا اور اس کا کچھ حصہ چھوڑ دینا۔

٨٥٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَجَعَلَ التَّفْسِيرَ فِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ مِنْ قَوْلِ عُبَيْدِ اللَّهِ *

۸۵۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ (دوسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور ابو اسامہ کی روایت میں قزع کی تفسیر عبید اللہ کے قول سے کی ہے۔

٨٥٧- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ الْغَطَفَانِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ ح و حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ بِإِسْنَادِ عُبَيْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ وَأَلْحَقَا التَّفْسِيرَ فِي الْحَدِيثِ *

۸۵۷۔ محمد بن مثنیٰ، عثمان بن عثمان غطفانی، عمر بن نافع (دوسری سند) امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، روح، حضرت عمر بن نافع سے عبید اللہ کی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، اور محمد بن مثنیٰ، اور امیہ بن بسطام دونوں نے حدیث میں اسی تفسیر کو بیان کیا ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس طریقہ سے بالوں کا کٹوانا مکروہ ہے کیونکہ یہ یہود کی خصلت ہے، انتہی، ایک روایت میں ہے کہ یا سارا سر مونڈو، یا سارا چھوڑ دو، ان احادیث سے ثابت ہوا کہ انگریزی بال رکھنا ممنوع ہیں۔

٨٥٨- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّرَّاجِ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ *

۸۵۸۔ محمد بن رافع، حجاج بن شاعر، عبد بن حمید۔ عبدالرزاق، معمر، ایوب۔
(دوسری سند) ابو جعفر الدارمی، ابو النعمان، حماد بن زید، عبدالرحمٰن السراج، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت مروی ہے۔

(١٢٩) بَاب النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوسِ فِي الطُّرُقَاتِ وَإِعْطَاءِ الطَّرِيقِ حَقَّهُ *

باب (۱۲۹) راستوں پر بیٹھنے کی ممانعت، اور راستوں کے حقوق کی ادائیگی کی تاکید۔

٨٥٩- حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ

۸۵۹۔ سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ فِي الطُّرُقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّهُ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ *

تم راستوں پر بیٹھنے سے بچو، صحابہ نے عرض کیا(۱)، یارسول اللہ ہمیں اپنی مجلسوں میں بیٹھے بغیر کوئی چارہ کار نہیں، ہم وہاں باتیں کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم بیٹھنا ہی چاہتے ہو، تو پھر راستہ کا حق ادا کرو، عرض کیا، راستہ کا حق کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا، نگاہیں نیچی رکھنا، اور ایذارسانی سے باز رہنا اور سلام کا جواب دینا، اور اچھی بات کا حکم کرنا اور بری باتوں سے روکنا۔

٨٦٠- وَحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ ح و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۸۶۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبدالعزیز بن محمد المدنی، (دوسری سند) محمد بن رافع، ابن ابی فدیک، ہشام بن سعد، زید بن اسلم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

(١٣٠) بَاب تَحْرِيمِ فِعْلِ الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ وَالنَّامِصَةِ وَالْمُتَنَمِّصَةِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُغَيِّرَاتِ خَلْقِ اللَّهِ *

باب (۱۳۰) مصنوعی بال لگانا اور لگوانا، اور گودنا اور گدانا اور پلکوں سے خوبصورتی کیلئے بال نوچنا اور نچوانا اور دانتوں کو کشادہ کرنا اور اللہ کی خلقت میں تبدیلی کرنا سب حرام ہے۔

٨٦١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي ابْنَةً عُرَيِّسًا أَصَابَتْهَا حَصْبَةٌ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا أَفَأَصِلُهُ فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ *

۸۶۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، فاطمہ بنت المنذر، اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور عرض کیا یارسول اللہ میری لڑکی دلہن بنی ہے، اس کے چیچک نکلی، جس سے اس کے بال جھڑ گئے، کیا میں اس کے بالوں میں جوڑ لگا سکتی ہوں آپؐ نے فرمایا اللہ نے بال جوڑنے اور جڑوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

٨٦٢- حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ح و حَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَعَبْدَةُ

۸۶۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد عبدہ (تیسری سند) ابو کریب، وکیع، (چوتھی سند)

(۱) صحابہ کرامؓ سمجھ گئے تھے کہ راستوں میں بیٹھنے سے روکنے میں مقصود گناہوں سے بچانا ہے اور سد ذریعہ کے طور پر منع فرمادیا ہے اس لئے اپنی حاجت بیان فرمادی چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی حاجت دیکھ کر انہیں چند شرائط کے ساتھ اس کی اجازت دے دی۔

ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ أَخْبَرَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّ وَكِيعًا وَشُعْبَةَ فِي حَدِيثِهِمَا فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا *

عمرو ناقد، اسود بن عامر، شعبہ، ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ ابو معاویہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی وکیع اور شعبہ کی روایت میں تمرط کا لفظ ہے معنی ایک ہی ہے۔

٨٦٣- و حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي زَوَّجْتُ ابْنَتِي فَتَمَرَّقَ شَعَرُ رَأْسِهَا وَزَوْجُهَا يَسْتَحْسِنُهَا أَفَأَصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَنَهَاهَا *

۸۶۳۔ احمد بن سعید الدارمی، حبان، وہیب، منصور، بواسطہ اپنی والدہ بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا میں نے اپنی بیٹی کی شادی کی ہے اور اس کے بال جھڑ گئے ہیں اور اس کا شوہر بالوں کو پسند کرتا ہے، کیا میں اس کے بالوں میں جوڑ لگا دوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع کر دیا۔

٨٦٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَأَنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا فَأَرَادُوا أَنْ يَصِلُوهُ فَسَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَلَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ *

۸۶۴۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، ابوداؤد، شعبہ، (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن ابی بکیر، شعبہ، عمرو بن مرہ، حسن بن مسلم، صفیہ بنت شیبہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ انصار کی ایک لڑکی نے شادی کی، پھر وہ بیمار ہو گئی اور اس کے بال جھڑ گئے، تو لوگوں نے اس میں جوڑ لگانے کا ارادہ کیا، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا، چنانچہ آپؐ نے جوڑ لگانے والی، اور لگوانے والی پر لعنت فرمائی۔

٨٦٥- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ زَوَّجَتِ ابْنَةً لَهَا فَاشْتَكَتْ فَتَسَاقَطَ شَعْرُهَا فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجَهَا يُرِيدُهَا أَفَأَصِلُ شَعَرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُعِنَ الْوَاصِلَاتُ *

۸۶۵۔ زہیر بن حرب، زید بن الحباب، ابراہیم بن نافع، حسن بن مسلم بن یناق، صفیہ بنت شیبہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انصار کی ایک عورت نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا، پھر وہ لڑکی بیمار ہو گئی اور اس کے بال گر گئے، تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور عرض کیا کہ اس کا خاوند اس کا قصد کرتا ہے، کیا میں اس کے بالوں میں جوڑ لگا دوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جوڑ لگانے والیوں پر لعنت کی گئی ہے۔

۸۶۶- و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ لُعِنَ الْمُوصِلَاتُ *

۸۶۶۔ محمد بن حاتم، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابراہیم بن نافع سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں لگوانے والیوں پر لعنت کی گئی ہے۔

۸۷۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ *

۸۶۷۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، (دوسری سند) زہیر بن حرب، محمد بن مثنیٰ، یحییٰ القطان، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی اور گودنے والی اور گدوانے والی(۱) پر لعنت فرمائی ہے۔

۸۶۸- وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۸۶۸۔ محمد بن عبداللہ بن بزیع، بشر بن مفضل، صخر بن جویریہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۸۶۹- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِإِسْحَقَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ وَكَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَأَتَتْهُ فَقَالَتْ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۸۶۹۔ اسحاق بن ابراہیم، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں اور گدوانے والیوں پر اور پلکوں کے بال نوچنے والیوں اور نچوانے والیوں پر اور دانتوں کو خوبصورتی کے لئے کشادہ کرنے والیوں پر اور اللہ تعالیٰ کی خلقت میں تبدیلی کرنے والیوں پر لعنت فرمائی ہے، پھر یہ خبر بنی اسد کی ایک عورت کو پہنچی، جسے ام یعقوب کہا جاتا تھا اور وہ قرآن پڑھا کرتی تھی، چنانچہ وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئی، اور بولی مجھے تمہاری طرف سے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم نے گودنے والیوں اور گدوانے والیوں اور منہ کے بال نوچنے اور نچوانے والیوں اور دانتوں میں خوبصورتی کے لئے کشادگی کرنے والیوں اور اللہ تعالیٰ کی خلقت میں

(۱) جسم میں ایسی زیادتی یا کمی جو زینت کے لئے کی جائے اور وہ کمی زیادتی جسم میں مستقل رہنے والی ہو اور دیکھنے میں اصل خلقت کا حصہ معلوم ہوتی ہو تو یہ ممنوع ہے اور بیوی کا خاوند کے لئے بننا سنورنا اور عارضی میک اپ کرنا جو جسم کا مستقل حصہ نہ بنے اور نہ دیکھنے میں اس کا اصل حصہ دکھائی دیتا ہو وہ ممنوع نہیں ہے۔

وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا) فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ فَإِنِّي أَرَى شَيْئًا مِنْ هَذَا عَلَى امْرَأَتِكَ الْآنَ قَالَ اذْهَبِي فَانْظُرِي قَالَ فَدَخَلَتْ عَلَى امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا فَجَاءَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا فَقَالَ أَمَا لَوْ كَانَ ذَلِكَ لَمْ نُجَامِعْهَا *

تبدیلی کرنے والیوں پر لعنت کی ہے۔ عبداللہ بولے میں اس پر کیوں لعنت نہ کروں، جس پر حضورؐ نے لعنت کی ہے۔ اور اللہ کی کتاب میں یہ موجود ہے وہ عورت بولی، میں نے تو قرآن کے دونوں گتوں کے درمیان میں حصہ کو پڑھ ڈالا۔ میں نے تو اسے نہ پایا، عبداللہ بولے اگر تو قرآن پڑھتی تو ضرور پالیتی، اللہ نے فرمایا ہے، وما اتاكم الرّسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا، وہ عورت بولی، ان باتوں میں سے تو بعض باتیں تمہاری بیوی بھی کرتی ہے۔ حضرت عبداللہ نے کہا جاکر دیکھ لے، وہ ان کی عورت کے پاس گئی، تو کچھ نہیں پایا، پھر لوٹ آئی اور بولی میں نے ان باتوں سے کوئی بات بھی اس میں نہیں دیکھی، عبداللہ بولے اگر وہ ایسا کرتی تو ہم اس سے صحبت نہ کرتے۔

٨٧٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ وَهُوَ ابْنُ مُهَلْهِلٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَفِي حَدِيثِ مُفَضَّلٍ الْوَاشِمَاتِ وَالْمَوْشُومَاتِ*

۸۷۰۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان (دوسری سند) محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، مفضل بن مہلہل، منصور سے اسی سند کے ساتھ جریر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔ باقی سفیان کی روایت میں 'الواشمات والمستوشمات" اور مفضل کی روایت میں "الواشمات والموشومات" کے الفاظ ہیں ترجمہ ایک ہی ہے۔

٨٧١- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَرَّدًا عَنْ سَائِرِ الْقِصَّةِ مِنْ ذِكْرِ أُمِّ يَعْقُوبَ *

۸۷۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور سے اسی سند کے ساتھ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے علاوہ تمام قصے کے ذکر ام یعقوب کے روایت مذکور ہے۔

٨٧٢- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۸۷۲۔ شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، اعمش، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ *

٨٧٣- وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَصِلَ الْمَرْأَةُ بِرَأْسِهَا شَيْئًا *

۸۷۳۔ حسن بن علی الحلوانی، محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو اپنے سر میں (بالوں کا) جوڑ لگانے سے منع فرمایا ہے۔

٨٧٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هَذِهِ نِسَاؤُهُمْ *

۸۷۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جس سال انہوں نے حج کیا، سنا اور وہ منبر پر تھے، اور ایک بالوں کا چوٹلا اپنے ہاتھ میں لیا، جو غلام کے پاس تھا، اور فرمایا، اے مدینہ والو، تمہارے علماء کہاں گئے؟ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ اس قسم کی چیزوں سے منع فرماتے تھے، اور فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل اس وقت ہلاک و برباد ہوئے، جب ان کی عورتوں نے اس قسم کی (عیش و عشرت اور فیشن) کی چیزیں شروع کر دیں۔

٨٧٥- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ إِنَّمَا عُذِّبَ بَنُو إِسْرَائِيلَ *

۸۷۵۔ ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، (دوسری سند) حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، (تیسری سند) عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر زہری سے مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی معمر کی روایت میں ہے کہ بنی اسرائیل کو اسی چیز کی بناپر عذاب دیا گیا۔

٨٧٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ فَخَطَبَنَا وَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعَرٍ فَقَالَ مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُهُ إِلَّا الْيَهُودَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۷۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ (دوسری سند) ابن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے اور ہمارے سامنے تقریر کی اور بالوں کا لپٹا ہوا ایک گچھا نکال کر فرمایا کہ مجھے خیال بھی نہیں تھا کہ یہود کے علاوہ کوئی ایسا کرے گا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے فعل کی اطلاع پہنچی تھی، آپؐ نے اسے زور (دغا

بَلَغَهُ فَسَمَّاهُ الزُّورَ *

بازی اور مکاری اور فریب) فرمایا۔

٨٧٧- وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا أَخْبَرَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّكُمْ قَدْ أَحْدَثْتُمْ زِيَّ سَوْءٍ وَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الزُّورِ قَالَ وَجَاءَ رَجُلٌ بِعَصًا عَلَى رَأْسِهَا خِرْقَةٌ قَالَ مُعَاوِيَةُ أَلَا وَهَذَا الزُّورُ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِي مَا يُكَثِّرُ بِهِ النِّسَاءُ أَشْعَارَهُنَّ مِنَ الْخِرَقِ *

٨٧٧۔ ابو غسان مسمعی، محمد بن مثنیٰ، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حضرت سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن فرمایا کہ تم نے بری سی پوشش ایجاد کرلی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زور (بالوں میں جوڑ لگانے) سے منع فرمایا ہے۔ اور ایک شخص ایک لکڑی لئے ہوئے آیا جس کی نوک پر الگا ہوا تھا، امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، یہی زور ہے۔ قتادہ بیان کرتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ عورتیں کپڑے باندھ کر اپنے بالوں کو لمبا کرلیتی ہیں۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ احادیث سے صراحۃً معلوم ہوتا ہے کہ مطلق بالوں کا ملانا حرام ہے۔ اور یہی مختار ہے اور امام مالکؒ اور طبری نے فرمایا ہے کہ بالوں میں ہر ایک چیز ملانا، خواہ بال ہو یا ڈورے وغیرہ سب حرام ہیں اور لیث نے کہا ہے کہ انہی بالوں کے ساتھ خاص ہے، لہٰذا بالوں کا ایسی چیز کے ساتھ باندھنا جو بالوں کے مشابہ نہ ہو، جیسا کہ سرخ ڈورے وغیرہ جائز ہے، کذافی مجمع البحار، نیز امام نوویؒ فرماتے ہیں، کہ گودنا، اور گدوانا دونوں حرام ہیں، اور وہ جگہ جو گودی جاتی ہے، نجس اور پلید ہو جاتی ہے، اب اگر اس کا ازالہ ممکن ہے تو اس کا زائل کرنا واجب ہے، اور اگر ممکن نہ ہو، تو اس صورت میں توبہ کرے، اور ایسے ہی بالوں کا نچوانا مکروہ ہے۔ اور یہ تمام عورتیں اللہ تعالیٰ کی خلقت میں تبدیلی کرنے والی ہیں، اس لئے بحکم الٰہی موجب لعنت اور منہیات کی مرتکب ہوئیں، جس کی دلیل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن و حدیث سے محکم طور پر بیان کردی، مترجم کہتا ہے بالوں کا نچوانا عام ہے۔ خواہ داڑھی کے ہوں، یا عورتیں بھوؤں کے بال نوچیں، اور پھر یہ بھی اللہ تعالیٰ کی خلقت میں تبدیلی ہے، اس لئے موجب لعنت اور حرام ہے، چہ جائیکہ پوری داڑھی ہی منڈوادی جائے (نووی جلد ۲ شرح شنوسی جلد ۵)

(١٣١) بَاب النِّسَاءِ الْكَاسِيَاتِ الْعَارِيَاتِ الْمَائِلَاتِ الْمُمِيلَاتِ *

باب (۱۳۱) ان عورتوں کا بیان جو باوجود کپڑا پہننے کے ننگی ہیں، خود راہ حق سے ہٹ گئیں اور شوہروں کو بھی ہٹادیتی ہیں۔

٨٧٨- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ

٨٧٨۔ زہیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دوزخیوں کی دو قسمیں ہیں، جنہیں میں نے دیکھا، ایک تو وہ لوگ ہیں جن کے پاس بیلوں کی رسوں کی طرح کوڑے ہیں، جن سے لوگوں کو مارتے ہیں، دوسرے وہ عورتیں ہیں جو لباس تو پہنتی ہیں، (مگر) ننگی ہیں، سیدھی راہ

الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا *

سے بہکانے والی اور خود بہکنے والی، ان کے سر بختی اونٹوں کی طرح ایک طرف کو جھکے ہیں، وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی، اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی، حالانکہ اس کی خوشبو اتنی اور اتنی دور سے آتی ہے۔

(فائدہ) یعنی باریک کپڑا پہنے ہوں گی جس سے تمام بدن نظر آتا ہوگا، یا ظاہری زینت اور فیشن میں گرفتار ہوں گی اور تقویٰ و پرہیز گاری کے لباس سے عاری ہوں گی، اللہ رب العزت فرماتا ہے، و لباس التقوی ذلك خیر اور بعض علماء نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کی نعمت کو پہنے ہوں گی، مگر اس کے شکر سے عاری ہوں گی، یا یہ کہ جسم کا بعض حصہ پوشیدہ ہوگا، اور بعض حصہ عاری اور شانے مٹکا مٹکا کر چلتی ہوں گی، تا کہ خود بھی گمراہ ہوں اور دوسروں کو بھی اپنی جانب مائل کر کے گمراہی میں مبتلا کر دیں، واللہ اعلم۔

(١٣٢) بَاب النَّهْيِ عَنِ التَّزْوِيرِ فِي اللِّبَاسِ وَغَيْرِهِ وَالتَّشَبُّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَ *

باب (۱۳۲) فریب کا لباس پہننے اور جو چیز نہ ہو، اس کے اظہار کرنے کی ممانعت۔

٨٧٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقُولُ إِنَّ زَوْجِي أَعْطَانِي مَا لَمْ يُعْطِنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ *

۸۷۹۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، وکیع، عبدہ، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ، میں ظاہر کروں کہ شوہر نے مجھے فلاں چیز دی ہے، حالانکہ شوہر نے مجھے نہیں دی، حضور نے فرمایا، نایافتہ چیز کو یافتہ ظاہر کرنے والا، جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والوں کی طرح ہے۔

٨٨٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ أَتَشَبَّعَ مِنْ مَالِ زَوْجِي بِمَا لَمْ يُعْطِنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ *

۸۸۰۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، عبدہ، ہشام، فاطمہ، حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی، یا رسول اللہ میری ایک سوکن ہے، اگر میں اس کے سامنے ظاہر کروں کہ شوہر نے مجھے فلاں مال دیا ہے، حالانکہ اس نے مجھے وہ مال نہیں دیا، تو کوئی گناہ ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نایافتہ چیز کو یافتہ ظاہر کرنے والا فریب کے دو کپڑے پہننے والے کی طرح ہے۔

٨٨١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۸۸۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

كِتَابُ الْآدَابِ

(١٣٣) بَاب النَّهْيِ عَنِ التَّكَنِّي بِأَبِي الْقَاسِمِ وَبَيَانِ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ *

باب (۱۳۳) ابوالقاسم کنیت رکھنے کی ممانعت اور اچھے ناموں کا بیان۔

٨٨٢- حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِيَانِ الْفَزَارِيَّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَادَى رَجُلٌ رَجُلًا بِالْبَقِيعِ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ إِنَّمَا دَعَوْتُ فُلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي *

۸۸۲۔ ابوکریب محمد بن علاء، ابن ابی عمر، مروان فزاری، حمید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ بقیع میں ایک شخص نے دوسرے شخص کو آواز دی، اے ابوالقاسم رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وبارک وسلم نے ادھر دیکھا، وہ شخص بولا یارسول اللہ میں نے آپ کو نہیں پکارا تھا، بلکہ میں نے تو فلاں شخص کو پکارا تھا، اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام کے موافق نام تو رکھ لیا کرو مگر میری کنیت نہ رکھا کرو۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں اس مسئلہ میں علماء کے بکثرت اقوال ہیں، ایک تو امام شافعی اور اہل ظاہر کا ہے کہ ابوالقاسم کنیت رکھنا کسی کو درست نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ ممانعت منسوخ ہے، اور رکھنا مباح ہے، امام مالک اور جمہور اہل سلف کا یہی قول ہے، تیسرے یہ کہ یہ ممانعت بطور ادب کے تھی، باقی ملا علی قاری حنفی مرقاۃ شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں کہ یہ ممانعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں خاص تھی، اب وہ حکم باقی نہیں رہا، اور یہی قول زیادہ صحیح ہے، امام نووی نے شرح صحیح مسلم جلد ثانی میں اس پر مفصل کلام کیا ہے جس میں سے کچھ جملے میں نے یہاں نقل کر دیئے ہیں، شائقین اس کا مطالعہ کریں۔

٨٨٣- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ زِيَادٍ وَهُوَ الْمُلَقَّبُ بِسَبَلَانَ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَأَخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَهُ مِنْهُمَا سَنَةَ أَرْبَعٍ وَأَرْبَعِينَ وَمِائَةٍ يُحَدِّثَانِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ أَسْمَائِكُمْ إِلَى اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ *

۸۸۳۔ ابراہیم بن زیاد، عباد بن عباد، عبید اللہ بن عمر، عبداللہ بن عمر، نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمہارے ناموں میں سے سب سے زیادہ محبوب نام اللہ رب العزت کو عبداللہ (۱) اور عبدالرحمن ہے۔

(۱) یہ دو نام اس لئے پسند ہیں کیونکہ یہ دونوں بندے کی عبدیت پر دلالت کرتے ہیں اور انسان کیلئے وصف عبدیت سب سے افضل مقام ہے۔

٨٨٤- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا و قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا نَدَعُكَ تُسَمِّي بِاسْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ بِابْنِهِ حَامِلَهُ عَلَى ظَهْرِهِ فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لِي قَوْمِي لَا نَدَعُكَ تُسَمِّي بِاسْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ *

۸۸۴۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، سالم بن ابی الجعد، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا، اس نے لڑکے کا نام محمد رکھا تو اس سے اس کی قوم والوں نے کہا، کہ ہم تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نہیں رکھنے دیں گے، وہ شخص اپنے بچہ کو اپنی پشت پر اٹھا کر لے چلا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا یارسول اللہ میرے لڑکا پیدا ہوا، اور میں نے اس کا نام محمد رکھا ہے، میری قوم کہتی ہے کہ ہم تجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نہیں رکھنے دیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا نام تو رکھ لیا کرو مگر میری کنیت نہ رکھا کرو، کیونکہ میں قاسم ہوں (جو کچھ ملتا ہے) تم میں تقسیم کرتا ہوں۔

٨٨٥- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا لَا نَكْنِيكَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَسْتَأْمِرَهُ قَالَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّهُ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِرَسُولِ اللَّهِ وَإِنَّ قَوْمِي أَبَوْا أَنْ يَكْنُونِي بِهِ حَتَّى تَسْتَأْذِنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ *

۸۸۵۔ ہناد بن سری، عبثر، حصین، سالم، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص کے لڑکا پیدا ہوا، اس نے اس کا نام محمد رکھا، ہم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی کنیت ہم تیری مقرر نہیں ہونے دیں گے جب تک کہ تو حضور سے اجازت نہیں لے گا، وہ شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا میرے لڑکا پیدا ہوا ہے اور میں نے اس کا نام حضور کے نام پر رکھا، مگر میری قوم آپ کی اجازت کے بغیر میری کنیت نہیں ہونے دیتی، آپ نے فرمایا میرا نام تو رکھ لیا کرو، مگر میری کنیت نہ رکھو، کیونکہ میں قاسم بنا کر مبعوث کیا گیا ہوں، تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

٨٨٦- حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ عَنْ حُصَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فَإِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ *

۸۸۶۔ رفاعہ بن ہیثم الواسطی، خالد الطحان، حصین سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ نہیں ہے کہ میں قاسم ہوں، تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

٨٨٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۸۸۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، اعمش، (دوسری سند) ابو

وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي فَإِنِّي أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ وَلَا تَكْتَنُوا *

سعید اشج، وکیع، اعمش، سالم بن ابی الجعد، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میرا نام رکھ لیا کرو مگر میری کنیت نہ رکھا کرو کیونکہ میں ابوالقاسم ہوں، تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں اور ابوبکر کی روایت میں "ولا تکتنوا" ہے ترجمہ ایک ہی ہے۔

(فائدہ) یعنی ابوالقاسم محض اس بناپر نہیں ہوں، کہ میں قاسم کا باپ ہوں، بلکہ امور دینی اور دنیوی کے تقسیم کرنے کی بناپر میں ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں، اس لئے میں تم سے کسی کی ذات اور صفات میں مشابہ نہیں ہو، اس بناپر تمہیں میری کنیت نہ رکھنی چاہئے۔ اور اس معنی کے لحاظ سے ابو بمعنے صاحب ہے جیسا ابوالفضل بولا جاتا ہے یعنی بزرگی والا، اگرچہ اس کا بیٹا فضل نہ ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۸۸۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ إِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ *

۸۸۸۔ ابوکریب، ابو معاویہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں ہے کہ مجھے قاسم بنا کر بھیجا گیا، تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

۸۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وُلِدَ لَهُ غُلَامٌ فَأَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ أَحْسَنَتِ الْأَنْصَارُ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي *

۸۸۹۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک انصاری کا لڑکا پیدا ہوا اس نے اس کا نام محمد رکھنا چاہا، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا، آپ نے ارشاد فرمایا انصار نے اچھا کیا، میرا نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو۔

۸۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۹۰۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور۔

(دوسری سند) محمد بن عمرو بن جبلہ، محمد بن جعفر۔

(تیسری سند) ابن مثنیٰ، ابن ابی عدی، شعبہ، حصین۔

(چوتھی سند) بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان، سالم بن ابی الجعد، حضرت جابر بن عبداللہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(پانچویں سند) اسحاق بن ابراہیم حنظلی، اسحاق بن منصور، نضر بن شمیل، شعبہ، قتادہ، منصور، سلیمان، حصین بن عبدالرحمٰن،

ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَمَنْصُورٍ وَسُلَيْمَانَ وَحُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالُوا سَمِعْنَا سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيثَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَفِي حَدِيثِ النَّضْرِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ وَزَادَ فِيهِ حُصَيْنٌ وَسُلَيْمَانُ قَالَ حُصَيْنٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ و قَالَ سُلَيْمَانُ فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ *

سالم بن ابی الجعد، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ بالا روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی "نضر عن شعبۃ" کی روایت میں حصین اور سلیمان کی یہ زیادتی مذکور ہے، کہ حصین نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے مجھے قاسم بنا کر بھیجا گیا ہے تمہارے درمیان (علوم و مغانم) تقسیم کرتا ہوں، اور سلیمان نے کہا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا میں قاسم ہوں، تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

۸۹۱- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَسْمِ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ *

۸۹۱۔ عمرو ناقد، محمد بن عبداللہ بن نمیر، سفیان بن عیینہ، ابن المنکدر، حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص کے لڑکا پیدا ہوا اس نے لڑکے کا نام قاسم رکھا، ہم نے کہا کہ ہم تیری کنیت ابوالقاسم نہیں ہونے دیں گے اور تیری آنکھ (یہ کنیت رکھ کر) ٹھنڈی نہیں کریں گے، چنانچہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ بیان کیا، آپ نے فرمایا اپنے لڑکے کا نام عبدالرحمٰن رکھ لو۔

۸۹۲- و حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ كِلَاهُمَا عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا *

۸۹۲۔ امیہ بن بسطام، یزید بن زریع (دوسری سند) علی بن حجر، اسماعیل بن علیہ، روح بن القاسم، محمد بن المنکدر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ابن عیینہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی اس میں یہ نہیں ہے کہ ہم تیری آنکھ ٹھنڈی نہیں ہونے دیں گے۔

۸۹۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو

۸۹۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن نمیر، سفیان بن عیینہ، ایوب، محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرما رہے تھے کہ ابولقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میرا نام رکھ لیا کرو

الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي قَالَ عَمْرٌو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ *

لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو، عمر (راوی) نے "عن ابی ہریرہ" کہا ہے "سمعت اباہریرۃ" نہیں کہا۔

٨٩٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ نَجْرَانَ سَأَلُونِي فَقَالُوا إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ يَا أُخْتَ هَارُونَ وَمُوسَى قَبْلَ عِيسَى بِكَذَا وَكَذَا فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَمُّونَ بِأَنْبِيَائِهِمْ وَالصَّالِحِينَ قَبْلَهُمْ *

۸۹۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابو سعید اشج، محمد بن مثنیٰ عنزی، ابن ادریس بواسطہ اپنے والد، سماک بن حرب، علقمہ بن وائل، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب میں نجران آیا تو وہاں کے لوگوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ تم (سورۃ مریم میں) یا اخت ہارون پڑھتے ہو، حالانکہ (حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے بھائی تھے نہ مریم کے) حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ سے اتنی مدت پہلے تھے، چنانچہ جب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ سے دریافت کیا، آپ نے فرمایا (بنی اسرائیل) اپنے انبیاء اور گذشتہ صالحین کے ناموں کے موافق نام رکھتے تھے۔

(فائدہ) یعنی یہ ہارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی نہیں ہیں، تفسیر جلالین میں ہے کہ یہ حضرت مریم کے زمانہ میں ایک صالح شخص تھے، عفت و پاکدامنی میں حضرت مریم کو ان کے ساتھ تشبیہ دی ہے، اور تفسیر بیضاوی میں مزید یہ چیز اور بیان کی ہے کہ "اخت ہارون" میں ہارون علیہ السلام ہی مراد ہیں کیونکہ حضرت مریم ان کی نسل میں سے یا ان لوگوں کی اولاد میں سے تھیں جو ہارون علیہ السلام کے ساتھی تھے۔

(١٣٤) بَاب كَرَاهَةِ التَّسْمِيَةِ بِالْأَسْمَاءِ الْقَبِيحَةِ *

باب (۱۳۴) برے نام رکھنے کی ممانعت۔

٨٩٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الرُّكَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ و قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ الرُّكَيْنَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُسَمِّيَ رَقِيقَنَا بِأَرْبَعَةِ أَسْمَاءٍ أَفْلَحَ وَرَبَاحٍ وَيَسَارٍ وَنَافِعٍ *

۸۹۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، معتمر بن سلیمان، رکین بواسطہ اپنے والد، حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ممانعت فرمائی ہے کہ ہم اپنے غلاموں کے چار قسم کے نام رکھیں (ایک) افلح، (دوسرے) رباح، (تیسرے) یسار، (چوتھے) نافع۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، یہ نہی تنزیہی ہے اور اس کی وجہ دوسری روایت میں مذکور ہے کہ جب کوئی یہ پوچھے کہ یہاں افلح (کامیابی) ہے تو جواب ملے کہ نہیں تو اس میں ایک قسم کی بدفالی ہے۔

۸۹۶- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَلَا يَسَارًا وَلَا أَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا *

۸۹۶۔ قتیبہ بن سعید، جریر، رکین بن ربیع، بواسطہ اپنے والد، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے غلام کا نام رباح، یسار، افلح اور نافع مت رکھو۔

۸۹۷- حَدَّثَنَا احْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ هِلَالِ ابْنِ يَسَافٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَاْتَ وَ لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَّلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيْحًا وَّلَآ اَفْلَحَ فَاِنَّكَ تَقُوْلُ اَثَمَّ هُوَ فَلَا يَكُوْنُ فَيَقُوْلُ لَا اِنَّمَا هُنَّ اَرْبَعٌ فَلَا تَزِيْدُنَّ عَلَيَّ *

۸۹۷۔ احمد بن عبداللہ بن یونس، زہیر، منصور، ہلال بن یساف، ربیع بن عمیلہ، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند چار کلمے ہیں، سبحان اللہ، والحمد للہ، ولا الہ الا اللہ، واللہ اکبر، جس کلمہ کو چاہو پہلے کہو، کوئی بھی نقصان نہیں ہوگا، اور اپنے غلام کا نام یسار، رباح، نجیح اور افلح مت رکھو، اس لئے کہ اگر تو پوچھے گا کہ وہ (افلح وغیرہ) وہاں ہے؟ وہ کہے گا نہیں، سمرہ کہتے ہیں کہ حضور نے یہی چار نام بیان کئے لہٰذا مجھ سے زائد نہ نقل کرنا۔

۷۹۸- وَحَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنِي جَرِيْرٌ ح وَحَدَّثَنِيْ اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رُوْحٌ (وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ) ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِاِسْنَادِ زُهَيْرٍ فَاَمَّا حَدِيْثُ جَرِيْرٍ وَّ رَوْحٍ فَكَمِثْلِ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ بِقِصَّتِهٖ وَ اَمَّا حَدِيْثُ شُعْبَةَ فَلَيْسَ فِيْهِ اِلَّا ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْغُلَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكَلَامَ الْاَرْبَعَ *

۸۹۸۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر۔
(دوسری سند) امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، روح بن قاسم۔
(تیسری سند) محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور سے زہیر کی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی جریر اور روح کی روایت زہیر کی روایت کی طرح مفصل مذکور ہے، اور شعبہ کی روایت میں صرف غلام کے نام رکھنے کا تذکرہ ہے، آخری جملہ چار ناموں والا مذکور نہیں ہے۔

۷۹۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْهَى عَنْ

۸۹۹۔ محمد بن احمد بن ابی خلف، روح، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعلی، برکت، افلح، یسار اور نافع وغیرہ نام رکھنے کی ممانعت فرمانے کا

أَنْ يُسَمَّى بِيَعْلَى وَبِبَرَكَةَ وَبِأَفْلَحَ وَبِيَسَارٍ وَبِنَافِعٍ وَبِنَحْوِ ذَلِكَ ثُمَّ رَأَيْتُهُ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ أَرَادَ عُمَرُ أَنْ يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ تَرَكَهُ *

ارادہ فرمایا، پھر آپ خاموش ہو گئے اور کچھ نہیں فرمایا، اور عدم ممانعت کی ہی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے، اور آپ نے اس سے منع نہیں کیا، اس کے بعد حضرت عمرؓ نے اس سے ممانعت کرنی چاہی مگر نہیں کی، اور یونہی رہنے دیا۔

(فائدہ) علامہ طیبی فرماتے ہیں کہ حضرت جابر نے نہی کے آثار دیکھے، پھر فرمان اقدس اس کے متعلق صادر نہیں ہوا، امام نووی فرماتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہی تحریمی کا ارادہ فرمایا تھا، باقی امت پر آسانی کے لئے ان اسماء کو حرام نہیں فرمایا، مترجم کے نزدیک یہی چیز زیادہ بہتر ہے۔

(۱۳۵) بَاب اسْتِحْبَابِ تَغْيِيرِ الِاسْمِ الْقَبِيحِ إِلَى حَسَنٍ وَتَغْيِيرِ اسْمِ بَرَّةَ إِلَى زَيْنَبَ وَجُوَيْرِيَةَ وَنَحْوِهِمَا *

باب (۱۳۵) برے ناموں کو اچھے ناموں کے ساتھ بدلنے کا "استحباب اور برّہ" کا زینب جویریہ وغیرہ نام تبدیل کرنا۔

۹۰۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ أَنْتِ جَمِيلَةُ قَالَ أَحْمَدُ مَكَانَ أَخْبَرَنِي عَنْ *

۹۰۰۔ احمد بن حنبل، زہیر بن حرب، محمد بن مثنیٰ، عبید اللہ بن سعید، محمد بن بشار، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عاصیہ (عورت) کا نام بدل دیا اور فرمایا تو جمیلہ ہے، احمد نے اخبرنی کے بجائے عَن کا لفظ بولا ہے۔

۹۰۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَةً لِعُمَرَ كَانَتْ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيلَةَ *

۹۰۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، حسن بن موسیٰ، حماد بن سلمہ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کی ایک صاحبزادی کا نام عاصیہ تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام جمیلہ رکھ دیا۔

۹۰۲- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اسْمُهَا بَرَّةُ فَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۰۲۔ عمرو ناقد، ابن ابی عمر، سفیان، محمد بن عبدالرحمٰن، مولیٰ آل طلحہ، کریب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جویریہ کا نام پہلے برہ تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام جویریہ رکھ دیا، کیونکہ آپ یہ پسند نہ فرماتے تھے کہ کہا جائے فلاں شخص برہ

اسْمُهَا جُوَيْرِيَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدَ بَرَّةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ كُرَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ *

(نیکی) کے پاس سے نکل کر چلا آیا، اور ابن ابی عمر کی روایت میں "عن کریب قال سمعت ابن عباس" کا لفظ ہے۔

(فائدہ) کیونکہ برہ کے معنی نیکوکار اور صالح کے ہیں، اس لئے حضور نے یہ پسند نہیں فرمایا کہ کہا جائے کہ نیکوکار کے پاس سے چلے آئے، کیونکہ نیک اور صالح کے پاس سے نکل جانا نیکی کا چھوڑنا ہے، اس لئے برہ نام رکھنا پسند نہیں فرمایا، اور "وکان یکرہ" بظاہر حضرت ابن عباس کا قول معلوم ہوتا ہے، اور اسے فرمان اقدس قرار دینے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

٩٠٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ سَمِعْتُ أَبَا رَافِعٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَقِيلَ تُزَكِّي نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ وَلَفْظُ الْحَدِيثِ لِهَؤُلَاءِ دُونَ ابْنِ بَشَّارٍ و قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ *

۹۰۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عطاء بن ابی میمونہ، ابو رافع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عطاء بن ابی میمونہ، ابو رافع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ زینبؓ کا پہلے نام برہ تھا، لوگوں نے کہا کہ آپ خود اپنے کو معصوم ظاہر کرتی ہیں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھ دیا اور الفاظ حدیث ابن بشار کے علاوہ اور راویوں کے ہیں، اور ابن ابی شیبہ نے کہا ہے، حدثنا محمد بن جعفر عن شعبہ۔

٩٠٤- حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ ابْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ حَدَّثَتْنِي زَيْنَبُ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اسْمِي بَرَّةَ فَسَمَّانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ قَالَتْ وَدَخَلَتْ عَلَيْهِ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَاسْمُهَا بَرَّةُ فَسَمَّاهَا زَيْنَبَ *

۹۰۴۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس۔

(دوسری سند) ابوکریب، ابو اسامہ، ولید بن کثیر، محمد بن عمرو بن عطاء، حضرت زینب بنت ام سلمہ بیان کرتی ہیں کہ میرا نام برہ تھا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام زینب رکھ دیا، اور بیان کرتی ہیں کہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے پاس آئیں، اور ان کا نام بھی برہ تھا، آپ نے زینب رکھ دیا۔

٩٠٥- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمَّيْتُ

۹۰۵۔ عمرو ناقد، ہاشم بن قاسم، یزید بن ابی حبیب، محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنی لڑکی کا نام برہ رکھا، تو زینب بنت ابی سلمہ نے کہا کہ

ابْنَتِي بَرَّةَ فَقَالَتْ لِي زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ هَذَا الِاسْمِ وَسُمِّيتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمُ اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ فَقَالُوا بِمَ نُسَمِّيهَا قَالَ سَمُّوهَا زَيْنَبَ *

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نام سے منع فرمایا ہے، اور میرا نام بھی برہ رکھا گیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے کو معصوم قرار نہ دو، اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ تم میں سے کون نیکوکار ہے، لوگوں نے عرض کیا تو ہم اس کا کیا نام رکھیں؟ آپ نے فرمایا زینب رکھ دو۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برہ بنت ام سلمہ اور برہ بنت ابی جحش کا نام تبدیل کر کے زینب رکھ دیا، معلوم ہوا کہ برے ناموں کا بدلنا مستحب ہے، مترجم کہتا ہے کہ فرمان اقدس "لاتزکوا انفسکم" بالکل فرمان الٰہی کی ترجمانی کر رہا ہے کہ "لاتزکوا انفسکم هو اعلم بمن اتقی" نیز معلوم ہوا کہ ایسا نام نہ رکھنا چاہئے، جس سے نفس کی پاکی اور بڑائی کا اظہار ہو، بلکہ اسماء میں عبدیت کا اظہار ہونا چاہئے۔

(١٣٦) بَاب تَحْرِيمِ التَّسَمِّي بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ *

باب (۱۳۶) ملک الاملاک یعنی شہنشاہ نام رکھنے کی حرمت۔

٩٠٦- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِأَحْمَدَ قَالَ الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ زَادَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ لَا مَالِكَ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ الْأَشْعَثِيُّ قَالَ سُفْيَانُ مِثْلُ شَاهَانْ شَاهْ و قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ سَأَلْتُ أَبَا عَمْرٍو عَنْ أَخْنَعَ فَقَالَ أَوْضَعَ *

۹۰۶۔ سعید بن عمرو اشعثی، احمد بن حنبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے زیادہ ذلیل اور برا نام اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کا ہے جسے لوگ ملک الملوک کہیں، ابن ابی شیبہ کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہیں، اشعثی بیان کرتے ہیں، کہ سفیان نے کہا کہ ملک الملوک "شہنشاہ" کے مانند ہے اور احمد بن حنبل بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوعمرو سے اخنع کے معنی پوچھے، انہوں نے کہا سب سے زیادہ ذلیل۔

٩٠٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَخْبَثُهُ وَأَغْيَظُهُ عَلَيْهِ

۹۰۷۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان مرویات میں سے نقل کرتے ہیں کہ جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں، چنانچہ چند احادیث بیان کیں اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ غضب انگیز خبیث اور بدترین وہ شخص ہوگا جس کا نام ملک

رَجُلٍ كَانَ يُسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ لَا مَلِكَ إِلَّا اللَّهُ *

الاملاک یعنی شہنشاہ رکھا گیا ہوگا، خدا کے علاوہ کوئی مالک نہیں ہے۔

(فائدہ) یعنی نہ کوئی غوث ہے اور نہ ہی دستگیر اور نہ ہی مشکل کشا، سب کا مالک اور معطی وہی ہے وحدہ لاشریک لہ ہے، اور بخاری کی روایت میں بھی سفیان کی "ملک الاملاک" کی شہنشاہ کے ساتھ تفسیر موجود ہے اور سفیان کا اس تفسیر سے مقصود یہ ہے کہ یہ حرمت صرف اس لفظ کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ جو الفاظ بھی جس زبان میں ہوں اور اسی معنی کو ادا کریں، ان کا اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کے لئے استعمال حرام ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے، وہی سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے اور سب اس کے محکوم اور غلام ہیں، امام نووی فرماتے ہیں، یہ نام اور اسی طرح جو اسماء اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہیں جیسا رحمٰن اور رزاق وغیرہ ان کا رکھنا حرام ہے (نووی جلد ۲ شرح شنوسی جلد ۵)۔

(۱۳۷) بَاب اسْتِحْبَابِ تَحْنِيكِ الْمَوْلُودِ عِنْدَ وِلَادَتِهِ وَحَمْلِهِ إِلَى صَالِحٍ يُحَنِّكُهُ وَجَوَازِ تَسْمِيَتِهِ يَوْمَ وِلَادَتِهِ وَاسْتِحْبَابِ التَّسْمِيَةِ بِعَبْدِ اللَّهِ وَإِبْرَاهِيمَ وَسَائِرِ أَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَام *

باب (۱۳۷) بچہ کی تحنیک اور اس کو ولادت کے بعد کسی نیک آدمی کے پاس تحنیک کے لئے لے جانے کا استحباب اور ولادت ہی کے دن نام رکھنے کا جواز اور عبداللہ، ابراہیم اور تمام انبیاء علیہم السلام کے ناموں کے موافق نام رکھنے کا استحباب

۹۰۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ذَهَبْتُ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وُلِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَبَاءَةٍ يَهْنَأُ بَعِيرًا لَهُ فَقَالَ هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَنَاوَلْتُهُ تَمَرَاتٍ فَأَلْقَاهُنَّ فِي فِيهِ فَلَاكَهُنَّ ثُمَّ فَغَرَ فَا الصَّبِيِّ فَمَجَّهُ فِي فِيهِ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبُّ الْأَنْصَارِ التَّمْرَ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ *

۹۰۸۔ عبدالاعلیٰ بن حماد، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن ابی طلحہ کو اس کی ولادت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کملی اوڑھے ہوئے تھے، اور اپنے اونٹ کے روغن مل رہے تھے، آپ نے فرمایا تیرے پاس کھجور ہے؟ میں نے کہا جی ہاں، پھر میں نے آپ کو چند کھجوریں دیں، آپ نے انہیں اپنے منہ میں ڈال کر چبایا، اس کے بعد بچہ کا منہ کھولا اور اس کے منہ میں ڈال دیا، بچہ اسے چوسنے لگا، آپ نے فرمایا انصار کو کھجور سے محبت ہے اور اس بچہ کا نام عبداللہ رکھا۔

(فائدہ) اسی کا نام تحنیک ہے، امام نووی فرماتے ہیں کہ باجماع تحنیک سنت ہے اور کھجور کے ساتھ مستحب اور افضل ہے، اور اگر کھجور کے علاوہ کسی اور چیز کے ساتھ تحنیک کی جائے تو بھی درست ہے، نیز معلوم ہوا کہ کسی صالح انسان یا عورت سے تحنیک کرانی چاہئے، اور تبرک بآثار الصالحین درست ہے، اور ایسے ہی عبداللہ نام رکھنا اور کسی نیک آدمی سے نام رکھوانا مستحب ہے (نووی جلد ۲ و شرح شنوسی جلد ۵)۔

۹۰۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۹۰۹۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ابن عون، ابن

يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ يَشْتَكِي فَخَرَجَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُبِضَ الصَّبِيُّ فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ مَا فَعَلَ ابْنِي قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ هُوَ أَسْكَنُ مِمَّا كَانَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ الْعَشَاءَ فَتَعَشَّى ثُمَّ أَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ وَارُوا الصَّبِيَّ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ أَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ احْمِلْهُ حَتَّى تَأْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعَثَتْ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَعَهُ شَيْءٌ قَالُوا نَعَمْ تَمَرَاتٌ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَغَهَا ثُمَّ أَخَذَهَا مِنْ فِيهِ فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ ثُمَّ حَنَّكَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ *

سیرین، حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ ابو طلحہؓ کا ایک لڑکا بیمار تھا، ابو طلحہؓ باہر گئے وہ لڑکا انتقال کر گیا، جب ابو طلحہؓ لوٹ کر آئے تو دریافت کیا، بچہ کا کیا حال ہے؟ ام سلیم (ان کی بیوی) نے کہا، اب بہ نسبت پہلے کے آرام میں ہے، پھر ام سلیمؓ شام کا کھانا ان کے پاس لائیں، انہوں نے کھایا، اس کے بعد ام سلیمؓ سے صحبت کی، جب فارغ ہوئے تو ام سلیمؓ نے کہا، جاؤ بچہ کو دفن کر دو، چنانچہ صبح کو ابو طلحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے سارا واقعہ بیان کیا، آپ نے دریافت کیا، رات کو تم نے اپنی بی بی سے صحبت کی ہے، انہوں نے کہاہاں! فرمایا، الٰہی ان دونوں کو برکت عطا فرما، پھر ام سلیمؓ کے بچہ پیدا ہوا، ابو طلحہؓ نے کہا اس بچہ کو اٹھا کر حضور کی خدمت میں لے جا، اور ام سلیمؓ نے اس بچہ کے ساتھ کچھ کھجوریں بھیجیں، حضور نے اس بچہ کو لیا اور دریافت کیا کہ اس کے ساتھ بھی کچھ ہے؟ حاضرین نے کہا جی ہاں کھجوریں ہیں، آپ نے کھجوروں کو لے کر چبایا، پھر اپنے منہ سے نکال کر بچہ کے منہ میں ڈالا اور اس کی تحنیک فرمائی اور عبداللہ نام رکھا۔

(فائدہ) روایت سے ام سلیمؓ کی بہت فضیلت اور منقبت عظیمہ ثابت ہوتی ہے، اور یہ کہ وہ نہایت عاقلہ اور صابرہ تھیں، اور شوہر سے اس چیز کا توریہ کر لیا کیوں کہ وہ مغموم ہوں گے، اور کھانا نہیں کھائیں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ان کے حق میں مقبول ہوئی اور اس سے بہتر اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا، امام نووی فرماتے ہیں کہ اس بچہ کی اولاد میں اسحاق پیدا ہوئے اور ان کے نو بھائی ہوئے، اور سب کے سب علماء اور صلحاء تھے، واللہ اعلم بالصواب۔

۹۱۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ *

۹۱۰۔ محمد بن بشار، حماد بن مسعدہ، ابن عون، محمد، انس سے یزید ہی کی روایت کی طرح پورا واقعہ منقول ہے۔

۹۱۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ *

۹۱۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن براد الاشعری، ابو کریب، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ، ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میرے ایک لڑکا پیدا ہوا، میں اسے حضور کی خدمت میں لے کر حاضر ہو، آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور ایک کھجور کے ساتھ اس کی تحنیک فرمائی۔

۹۱۲- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ حِينَ هَاجَرَتْ وَهِيَ حُبْلَى بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقَدِمَتْ قُبَاءً فَنُفِسَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بِقُبَاءٍ ثُمَّ خَرَجَتْ حِينَ نُفِسَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُحَنِّكَهُ فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا فَوَضَعَهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَكَثْنَا سَاعَةً نَلْتَمِسُهَا قَبْلَ أَنْ نَجِدَهَا فَمَضَغَهَا ثُمَّ بَصَقَهَا فِي فِيهِ فَإِنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ بَطْنَهُ لَرِيقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَتْ أَسْمَاءُ ثُمَّ مَسَحَهُ وَصَلَّى عَلَيْهِ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ ثُمَّ جَاءَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ أَوْ ثَمَانٍ لِيُبَايِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ بِذَلِكَ الزُّبَيْرُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُ مُقْبِلًا إِلَيْهِ ثُمَّ بَايَعَهُ *

۹۱۲۔ حکم بن موسیٰ ابو صالح، شعیب بن اسحاق، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیرؓ اور فاطمہ بنت المنذرؓ بیان کرتی ہیں، کہ اسماء بنت ابی بکر الصدیقؓ جب ہجرت کر کے چلیں تو وہ حضرت عبداللہ بن زبیر کے ساتھ حاملہ تھیں، چنانچہ قبا میں حضرت عبداللہؓ کی ولادت ہو گئی، پھر ولادت کے بعد انہیں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحنیک کرانے کی غرض سے لے کر آئیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ کو حضرت اسماءؓ سے لے لیا اور اپنی گود میں بٹھلایا، پھر آپ نے کھجور منگوائی، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ کھجور ملنے سے قبل ہم کچھ دیر تک کھجور تلاش کرتے رہے، بالآخر آپ نے کھجور چبائی، اور عبداللہ کے منہ میں تھوک دی، چنانچہ سب سے پہلے عبداللہ کے پیٹ میں جو چیز گئی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک ہی تھا، اسماء بیان کرتی ہیں، پھر آپ نے عبداللہ پر ہاتھ پھیرا، اور ان کے لئے دعا فرمائی اور ان کا نام عبداللہ رکھا، جب وہ سات یا آٹھ سال کے ہوئے تو حضرت زبیرؓ کے حکم سے حضور کی خدمت میں بیعت کے لئے حاضر ہوئے، آپ نے جب انہیں آتے ہوئے دیکھا تو تبسم فرمایا، اور ان سے بیعت کی۔

(فائدہ) یہ بیعت برکت اور تشرف کے لئے تھی کیونکہ حضرت عبداللہ غیر مکلّف تھے۔

۹۱۳- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِالتَّمْرَةِ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ

۹۱۳۔ ابو کریب محمد بن العلاء، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت اسماء بیان کرتی ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں عبداللہ بن زبیر کے ساتھ حاملہ تھی، جب میں مکہ سے نکلی تو حمل کی مدت پوری ہو چکی تھی چنانچہ مدینہ منورہ آئی اور قبا میں اتری تو عبداللہ پیدا ہوئے، پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ نے عبداللہ کو اپنی گود میں بٹھلایا، پھر ایک کھجور منگوائی اور اسے چبایا اور عبداللہ کے منہ میں تھوک دیا، تو سب سے پہلے عبداللہ کے پیٹ میں جو چیز گئی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک تھا، اس کے بعد آپ نے

عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ *

کھجور تالو کو لگائی، پھر ان کے لئے دعا برکت فرمائی، اور یہ سب سے پہلا بچہ تھا جو (ہجرت کے بعد) اسلام میں پیدا ہوا۔

٩١٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا هَاجَرَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلَى بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ *

۹۱۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، خالد بن مخلد، علی بن مسہر، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی، اور وہ عبداللہ بن زبیرؓ کے ساتھ حاملہ تھیں، اور ابواسامہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

٩١٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ *

۹۱۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچوں کو لایا جاتا، آپ ان کے لئے دعائے برکت فرماتے اور ان کی تحنیك کرتے تھے۔

٩١٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جِئْنَا بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ فَطَلَبْنَا تَمْرَةً فَعَزَّ عَلَيْنَا طَلَبُهَا *

۹۱۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خالد الاحمر، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ہم عبداللہ بن زبیر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحنیک کرانے کے لئے لائے تھے، آپ نے ہم سے چھوہارہ طلب فرمایا جس کے تلاش کرنے میں ہمیں دشواری ہوئی۔

٩١٧- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ مُطَرِّفٍ أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِهِ وَأَبُو أُسَيْدٍ جَالِسٌ فَلَهِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَاحْتُمِلَ مِنْ عَلَى فَخِذِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْلَبُوهُ

۹۱۷۔ محمد بن سہل تمیمی، ابو بکر بن اسحاق، ابن ابی مریم، محمد بن مطرف، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ منذر بن ابی اسیدؓ جب پیدا ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی ران پر رکھا اور ابو اسید بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی پیش دست کام میں مصروف ہو گئے، ابو اسید نے بچہ کو ران پر سے اٹھا لینے کا حکم دیا، چنانچہ بچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ران پر سے اٹھا لیا گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کام سے فارغ ہوئے تب آپ کو اس کا خیال آیا، آپ نے

فَاسْتَفَاقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ أَقْلَبْنَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ مَا اسْمُهُ قَالَ فُلَانٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ *

فرمایا بچہ کہاں ہے؟ ابواسیدؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ ہم نے اسے اٹھالیا، آپ نے دریافت فرمایا، اس کا کیانام ہے؟ عرض کیا فلاں نام ہے، آپ نے فرمایا نہیں، اس کا نام منذر ہے، چنانچہ اس دن سے انہوں نے اس کا نام منذر رکھ دیا۔

(۱۳۸) بَاب جَوَازِ تَكْنِيَةِ مَنْ لَمْ يُولَدْ لَهُ وَتَكْنِيَةِ الصَّغِيرِ *

باب (۱۳۸) جس کے کوئی لڑکا نہ ہو، اس کو اپنی کنیت اور ایسے ہی بچہ کی کنیت کرنے کا جواز۔

۹۱۸- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ لِي أَخٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو عُمَيْرٍ قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ كَانَ فَطِيمًا قَالَ فَكَانَ إِذَا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَآهُ قَالَ أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ قَالَ فَكَانَ يَلْعَبُ بِهِ *

۹۱۸۔ ابوالربیع سلیمان بن داؤد العتکی، عبدالوارث، ابوالتیاح، انس بن مالک، (دوسری سند) شیبان بن فروخ، عبدالوارث، ابوالتیاح، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ خوش خلق تھے اور میرا ایک بھائی تھا جسے ابو عمیر کہتے تھے، میرا خیال ہے، انس نے کہا ہے کہ اس کا دودھ چھڑایا گیا تھا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لاتے اور اسے دیکھتے تو فرماتے ابو عمیر نغیر کہاں ہے؟ اور وہ بچہ نغیر (لال) سے کھیلا کرتا تھا۔

(۱۳۹) بَاب جَوَازِ قَوْلِهِ لِغَيْرِ ابْنِهِ يَا بُنَيَّ وَاسْتِحْبَابِهِ لِلْمُلَاطَفَةِ *

باب (۱۳۹) کسی اور کے لڑکے کو بیٹا کہنے کا جواز اور بطور شفقت کے ان الفاظ کے استعمال کا استحباب۔

۹۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ *

۹۱۹۔ محمد بن عبید غبری، ابوعوانہ، ابوعثمان، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، اے میرے چھوٹے سے بیٹے۔

۹۲۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ) قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ عَنِ

۹۲۰۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن ابی عمر، یزید بن ہارون، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں کسی نے اتنا دریافت نہیں کیا جتنا میں نے پوچھا، بالآخر آپ نے

الدَّجَالَ اَكْثَرَ مِمَّاسَاَ لْتَهٗ عَنْهُ فَقَالَ لِيْ اَىْ بُنَىَّ وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ اِنَّهٗ لَنْ يَّضُرَّكَ قَالَ قُلْتُ اِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اِنَّ مَعَهٗ اَنْهَارَ الْمَآءِ وَجِبَالَ الْخُبْزِ قَالَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ *

فرمایا، تو اتنا کیوں رنج میں ہے، وہ تجھے نقصان نہیں پہنچائے گا، میں نے عرض کیا لوگ کہتے ہیں اس کے پاس پانی کی نہریں اور روٹیوں کے پہاڑ ہوں گے، فرمایا وہ اسی وجہ سے اللہ کے نزدیک ذلیل ہوگا۔

۹۲۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ ح وَحَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِىْ حَدِيْثِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ قَوْلُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُغِيْرَةِ اَىْ بُنَىَّ اِلَّا فِىْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ وَحْدَهٗ *

۹۲۱- ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، وکیع (دوسری سند) سریج بن یونس، ہشیم (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر (چوتھی سند) محمد بن رافع، ابو اسامہ، اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور صرف یزید کی روایت کے علاوہ کسی کی روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مغیرہ بن شعبہ کے لئے "اے بیٹا" مذکور نہیں ہے۔

(فائدہ) عمر میں اگر کوئی کسی لڑکے کے برابر ہو، تو شفقت اور محبت کے طور پر اسے بیٹا کہنا جائز ہے احادیث مذکورہ بالا اس کے جواز پر شاہد ہیں۔

(۱٤٠) بَابُ الِاسْتِئْذَانِ *

باب (۱۴۰) اجازت طلب کرنے کا استحباب۔

۹۲۲- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا وَاللّٰهِ يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كُنْتُ جَالِسًا بِالْمَدِينَةِ فِي مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ فَأَتَانَا أَبُو مُوسَى فَزِعًا أَوْ مَذْعُورًا قُلْنَا مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَنْ آتِيَهُ فَأَتَيْتُ بَابَهُ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنَا فَقُلْتُ إِنِّي أَتَيْتُكَ فَسَلَّمْتُ عَلَى بَابِكَ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرُدُّوا عَلَيَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ أَقِمْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ وَإِلَّا أَوْجَعْتُكَ فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ لَا

۹۲۲- عمرو بن محمد بن بکیر الناقد، سفیان بن عیینہ، یزید بن خصیفہ، بسر بن سعید، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ میں انصار کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں ابو موسیٰ اشعری ڈرے ہوئے آئے، ہم نے پوچھا تمہیں کیا ہوا؟ انہوں نے جواب دیا مجھے حضرت عمرؓ نے بلوا بھیجا تھا جب میں ان کے دروازے پر گیا تو تین مرتبہ سلام کیا، لیکن آپ نے جواب نہیں دیا، میں لوٹ آیا، پھر انہوں نے کہا تم میرے پاس کیوں نہیں آئے؟ میں نے کہا میں آپ کے پاس آیا تھا اور آپ کے دروازے پر تین بار سلام کیا، لیکن آپ نے جواب نہیں دیا، آخر لوٹ آیا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب کوئی تم میں سے تین مرتبہ اجازت طلب کرے اور پھر اسے اجازت نہ دی جائے تو لوٹ جائے، حضرت عمرؓ نے فرمایا اس حدیث پر گواہ لاؤ ورنہ میں تمہیں سزا

يَقُومُ مَعَهُ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ قُلْتُ أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ فَاذْهَبْ بِهِ *

دوں گا، ابی بن کعب بولے ابو موسیٰ کے ساتھ وہ شخص جائے جو ہم لوگوں میں سب سے چھوٹا ہو، ابو سعید بولے میں سب سے چھوٹا ہوں، ابیؓ نے کہا اچھا تم ان کے ساتھ جاؤ۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے حضرت عمرؓ کو ابو موسیٰ اشعری کی صداقت اور دیانت میں کسی قسم کا شبہ نہیں تھا، مقصود صرف اتنا تھا کہ لوگ بیباکی کے ساتھ احادیث بیان نہ کریں اور اس چیز کا انسداد ہو جائے، نیز ممکن ہے کہ حضرت عمرؓ پر استیذان کی کیفیت مخفی ہو، جیسا کہ اگلی روایت میں آرہا ہے۔

٩٢٣- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَقُمْتُ مَعَهُ فَذَهَبْتُ إِلَى عُمَرَ فَشَهِدْتُ *

۹۲۳۔ قتیبہ بن سعید، ابن ابی عمر، سفیان، یزید بن خصیفہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، ابن ابی عمر نے اپنی روایت میں اتنی زیادتی بیان کی ہے کہ ابو سعید نے کہا کہ میں ابو موسیٰ کے ساتھ کھڑا ہوا، اور حضرت عمرؓ کے پاس گیا اور گواہی دی۔

٩٢٤- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كُنَّا فِي مَجْلِسٍ عِنْدَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَأَتَى أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ مُغْضَبًا حَتَّى وَقَفَ فَقَالَ أَنْشُدُكُمُ اللَّهَ هَلْ سَمِعَ أَحَدٌ مِنْكُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الِاسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ قَالَ أُبَيٌّ وَمَا ذَاكَ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَمْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ ثُمَّ جِئْتُهُ الْيَوْمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي جِئْتُ أَمْسِ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ انْصَرَفْتُ قَالَ قَدْ سَمِعْنَاكَ وَنَحْنُ حِينَئِذٍ عَلَى شُغْلٍ فَلَوْ مَا اسْتَأْذَنْتَ حَتَّى يُؤْذَنَ لَكَ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ كَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَوَاللَّهِ لَأُوجِعَنَّ ظَهْرَكَ وَبَطْنَكَ أَوْ لَتَأْتِيَنَّ بِمَنْ يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هَذَا فَقَالَ أُبَيٌّ

۹۲۴۔ ابوالطاہر، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکیر بن اشج، بسر بن سعید، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ابی بن کعب کے پاس مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ابو موسیٰؓ غصہ میں آئے اور کھڑے ہو کر کہنے لگے، میں تم کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم میں سے کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ آپ فرماتے تھے تین مرتبہ اجازت طلب کرنی چاہئے، اگر مل جائے تو بہتر ہے ورنہ لوٹ جائے، ابی بن کعب بولے تم یہ کیوں پوچھتے ہو؟ انہوں نے کہا میں نے کل حضرت عمرؓ کے مکان پر تین مرتبہ اجازت طلب کی، مجھے اجازت نہ ملی، میں لوٹ آیا، آج پھر ان کے پاس گیا، اور کہا کل میں تمہارے پاس آیا تھا، اور تین مرتبہ سلام کیا تھا، حضرت عمر نے کہا، میں نے سنا تھا، ہم اس وقت کام میں تھے، پھر تم نے اجازت کیوں نہیں مانگی، تاوقتیکہ تم کو اجازت ملتی، میں نے عرض کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جس طرح میں نے سنا ہے، اسی طرح اجازت طلب کی ہے، انہوں نے کہا، بخدا میں تیری پیٹھ اور پیٹ کو سزا دوں گا یا تو اس حدیث پر گواہ پیش کر، ابی بن کعب بولے تو خدا

بْنُ كَعْبٍ فَوَاللَّهِ لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَحْدَثُنَا سِنًّا قُمْ يَا أَبَا سَعِيدٍ فَقُمْتُ حَتَّى أَتَيْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا *

کی قسم تمہارے ساتھ وہ جائے جو ہم سب میں کم سن ہو، ابو سعیدؓ کھڑے ہو جاؤ، چنانچہ میں اٹھا اور حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے۔

۹۲۵- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى أَتَى بَابَ عُمَرَ فَاسْتَأْذَنَ فَقَالَ عُمَرُ وَاحِدَةٌ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثِنْتَانِ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثَلَاثٌ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتْبَعَهُ فَرَدَّهُ فَقَالَ إِنْ كَانَ هَذَا شَيْئًا حَفِظْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَا وَإِلَّا فَلَأَجْعَلَنَّكَ عِظَةً قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَتَانَا فَقَالَ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الِاسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ قَالَ فَجَعَلُوا يَضْحَكُونَ قَالَ فَقُلْتُ أَتَاكُمْ أَخُوكُمُ الْمُسْلِمُ قَدْ أُفْزِعَ تَضْحَكُونَ انْطَلِقْ فَأَنَا شَرِيكُكَ فِي هَذِهِ الْعُقُوبَةِ فَأَتَاهُ فَقَالَ هَذَا أَبُو سَعِيدٍ *

۹۲۵۔ نصر بن علی جہضمی، بشر بن مفضل، سعید بن یزید، ابو نضرہ، حضرت ابو سعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰؓ، حضرت عمرؓ کے دروازے پر آئے اور اجازت طلب کی، حضرت عمرؓ نے فرمایا، یہ ایک بار ہوئی، پھر دوسری مرتبہ اجازت مانگی تو حضرت عمرؓ بولے یہ دوسری بار ہوئی، پھر تیسری مرتبہ اجازت مانگی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا، یہ تیسری مرتبہ ہوئی، اس کے بعد حضرت موسیٰؓ لوٹے، حضرت عمرؓ نے کسی کو ان کے پیچھے بھیجا وہ ان کو لوٹا لایا، عمرؓ بولے اگر تم نے یہ حضور کی کسی حدیث کے موافق کیا ہے تو گواہ لاؤ ورنہ تم کو ایسی سزا دوں گا جو باعث عبرت ہو، ابو سعید کہتے ہیں کہ ابو موسیٰ ہمارے پاس آئے اور کہا، کیا تمہیں علم ہے کہ حضور نے فرمایا، اجازت مانگنی تین دفعہ ہے، حاضرین ہنسنے لگے، میں نے کہا تمہارے پاس ایک مسلمان بھائی ڈرا ہوا آیا ہے، اور تم ہنستے ہو، میں نے کہا ابو موسیٰؓ چل اس تکلیف میں میں تیرا شریک ہوں، وہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور کہا، یہ ابو سعید گواہ موجود ہیں۔

۹۲٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ وَسَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَا سَمِعْنَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ بِمَعْنَى حَدِيثِ بِشْرِ ابْنِ مُفَضَّلٍ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ *

۹۲٦۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابی مسلمہ، ابو نضرہ، ابو سعید۔

(دوسری سند) احمد بن الحسن بن الخراش، شبابہ، شعبہ، جریری، سعید بن یزید، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بشر بن مفضل عن ابی مسلمہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۹۲۷- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا

۹۲۷۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید القطان، ابن جریج، عطاء، عبید

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ ثَلَاثًا فَكَأَنَّهُ وَجَدَهُ مَشْغُولًا فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ أَلَمْ تَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوا لَهُ فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ إِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِهَذَا قَالَ لَتُقِيمَنَّ عَلَى هَذَا بَيِّنَةً أَوْ لَأَفْعَلَنَّ فَخَرَجَ فَانْطَلَقَ إِلَى مَجْلِسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هَذَا إِلَّا أَصْغَرُنَا فَقَامَ أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِهَذَا فَقَالَ عُمَرُ خَفِيَ عَلَيَّ هَذَا مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْهَانِي عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ *

بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰؓ نے حضرت عمرؓ سے تین مرتبہ (اندر آنے کی) اجازت مانگی، انہوں نے سمجھا کہ وہ کسی کام میں مصروف ہیں، لہٰذا لوٹ گئے، حضرت عمر نے (حاضرین سے) کہا ہم نے عبداللہ بن قیس (ابو موسیٰ) کی آواز سنی تھی، چنانچہ وہ بلائے گئے، عمرؓ بولے تم نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے کہا ہمیں ایسا ہی حکم ہوا ہے، عمرؓ بولے تم گواہ لاؤ ورنہ میں تمہارے ساتھ (سزا کا برتاؤ) کروں گا، چنانچہ ابو موسیٰ نکلے اور انصار کی ایک مجلس کی طرف آئے، انہوں نے کہا تمہارے لئے اس چیز پر ہم میں سے وہی گواہی دے، جو ہم میں سے کم سن ہے، ابو سعید اٹھے، انہوں نے کہا ہم کو ایسا ہی حکم ہوا ہے، حضرت عمرؓ نے فرمایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم مجھ سے مخفی رہا، اس حکم سے بازار کے کاروبار نے مجھے مشغول کر دیا۔

۹۲۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ح و حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ النَّضْرِ أَلْهَانِي عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ *

۹۲۸- محمد بن بشار، ابو عاصم (دوسری سند) حسین بن حریث، نضر بن شمیل، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی نضر کی روایت میں یہ نہیں ہے کہ بازار کی خرید و فروخت نے اس حدیث سے مجھے غافل کر دیا۔

۹۲۹- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ جَاءَ أَبُو مُوسَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هَذَا أَبُو مُوسَى السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هَذَا الْأَشْعَرِيُّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ رُدُّوا عَلَيَّ رُدُّوا عَلَيَّ فَجَاءَ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى مَا رَدَّكَ كُنَّا فِي شُغْلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الِاسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ

۹۲۹- حسین بن حریث، فضل بن موسیٰ، طلحہ بن یحییٰ، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو موسیٰؓ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور کہا السلام علیکم ابو موسیٰ ہے، السلام علیکم اشعری ہے، بالآخر لوٹ گئے، حضرت عمرؓ نے کہا، بلاؤ، بلاؤ، چنانچہ ابو موسیٰ آئے، حضرت عمر نے کہا تم کیوں لوٹ گئے ہم کام میں تھے، انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ سے سنا ہے، آپ فرماتے تھے، اجازت مانگنا تین مرتبہ ہے، پھر اگر اجازت مل جائے تو بہتر ورنہ لوٹ جا، حضرت عمرؓ بولے، اس پر گواہ لاؤ ورنہ میں کروں اور کروں (یعنی سزا دوں گا)، ابو موسیٰ یہ سن کر چلے گئے، حضرت عمرؓ

قَالَ لَتَأْتِيَنِّي عَلَى هَذَا بِبَيِّنَةٍ وَإِلَّا فَعَلْتُ وَفَعَلْتُ فَذَهَبَ أَبُو مُوسَى قَالَ عُمَرُ إِنْ وَجَدَ بَيِّنَةً تَجِدُوهُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ عَشِيَّةً وَإِنْ لَمْ يَجِدْ بَيِّنَةً فَلَمْ تَجِدُوهُ فَلَمَّا أَنْ جَاءَ بِالْعَشِيِّ وَجَدُوهُ قَالَ يَا أَبَا مُوسَى مَا تَقُولُ أَقَدْ وَجَدْتَ قَالَ نَعَمْ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ قَالَ عَدْلٌ قَالَ يَا أَبَا الطُّفَيْلِ مَا يَقُولُ هَذَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَلَا تَكُونَنَّ عَذَابًا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّمَا سَمِعْتُ شَيْئًا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَثَبَّتَ *

بولے اگر ابو موسیٰ کو گواہ ملے گا تو شام کو منبر کے پاس تمہیں ملیں گے، جب حضرت عمر شام کے وقت منبر کے پاس آئے تو ابو موسیٰ موجود تھے، عمر بولے ابو موسیٰ تم کیا کہتے ہو؟ کیا تم کو گواہ مل گیا؟ وہ بولے ہاں، ابی بن کعب موجود ہیں، عمرؓ بولے بے شک وہ عادل ہیں، عمر بولے اے ابوالطفیل (ابی بن کعب) ابو موسیٰ کیا کہتے ہیں، کعب بولے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ یہی فرماتے تھے، اے ابن خطاب تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر عذاب مت بنو، حضرت عمرؓ بولے سبحان اللہ میں نے تو ایک حدیث سنی تو اس کی تحقیق کرنا اچھا سمجھا۔

(فائدہ) یعنی میرا مقصود معاذ اللہ ابو موسیٰ کی تکذیب اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچانا نہیں ہے، نیز شیخ سنوسی فرماتے ہیں کہ ابو موسیٰؓ نے اجازت طلب کرنے میں نام، کنیت اور نسبت یکے بعد دیگرے سب کو ذکر کر دیا تاکہ اگر ایک لفظ کے ساتھ نہ پہچانیں تو دوسرے لفظ سے پہچان لیں۔ (سنوسی جلد ۵)۔

٩٣٠ - وَحَدَّثَنَاه عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ آنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ فَلَا تَكُنْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَذَابًا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ قَوْلِ عُمَرَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا بَعْدَهُ *

۹۳۰۔ عبداللہ بن عمر بن محمد بن ابان، علی بن ہاشم، طلحہ بن یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا اے ابوالمنذر (ابی بن کعب کی کنیت ہے) تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے، انہوں نے کہا ہاں، اے ابن خطاب! تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لئے باعث عذاب مت بنو، باقی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول سبحان اللہ، اور اس کے بعد والا جملہ روایت میں مروی نہیں ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، اجازت طلب کرنا باجماع امت مشروع ہے اور سنت طریقہ یہ ہے کہ تین مرتبہ باہر سے سلام کرے اور ہر مرتبہ اجازت مانگے، اور پہلے سلام کا لفظ کہے اور بعد میں اجازت کا، اور علامہ طیبی فرماتے ہیں افضل یہ ہے کہ دونوں کو جمع کرے، اولاً سلام کرے اور پھر اجازت طلب کرے، یہی صحیح ہے، نیز فرماتے ہیں کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اجازت طلب کرنے کی مشروعیت پر بکثرت دلائل موجود ہیں اور شیخ ملا علی قاری حنفی مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں، استیذان کی اصل اللہ تعالیٰ کا فرمان یاایھا الذین امنو لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتّٰی تستانسوا و تسلموا علی اھلھا ہے باقی مترجم کے نزدیک ماوردی کا قول بھی انسب ہے کہ اگر آنے والے کی نظر مکان والے پر پڑ جائے تو اولاً سلام کرے ورنہ پہلے اجازت مانگے اور داخل ہونے کے وقت سلام کرے۔

(١٤١) بَاب كَرَاهَةِ قَوْلِ الْمُسْتَأْذِنِ أَنَا إِذَا قِيلَ مَنْ هَذَا *

باب (۱۴۱) آواز دینے والے کو کون ہے، کے جواب میں، میں میں کہنے کی کراہت۔

٩٣١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَوْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا قُلْتُ أَنَا قَالَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ أَنَا أَنَا *

۹۳۱۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، عبداللہ بن ادریس، شعبہ، محمد بن المنکدر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، کون ہے؟ میں نے کہا میں ہوں، آپؐ یہ کہتے ہوئے باہر تشریف لائے، میں میں۔

٩٣٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَنَا *

۹۳۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، شعبہ، محمد بن المنکدر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی، آپ نے دریافت فرمایا کون ہے؟ میں نے عرض کیا، میں ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں، میں۔

٩٣٣- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَأَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمْ كَأَنَّهُ كَرِهَ ذَلِكَ *

۹۳۳۔ اسحاق بن ابراہیم، نضر بن شمیل، ابوعامر عقدی۔
(دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، وہب بن جریر۔
(تیسری سند) عبدالرحمٰن بن بشر، بہز، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث مروی ہے، اور ان روایتوں میں ہے کہ حضور نے "میں ہوں" کہنے کو برا جانا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ علماء کرام نے فرمایا ہے ان احادیث کی وجہ سے اجازت طلب کرنے والے کو پوچھنے کے وقت کہ کون ہے؟ میں کہنا مکروہ ہے کیونکہ اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا اور ابہام باقی رہتا ہے، بہتر ہے کہ پوچھے جانے پر اپنا نام وغیرہ بتائے۔

(١٤٢) بَاب تَحْرِيمِ النَّظَرِ فِي بَيْتِ غَيْرِهِ *

باب (۱۴۲) اجنبی کے مکان میں جھانکنا حرام ہے۔

٩٣٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى ح و حَدَّثَنَا

۹۳۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن رمح، لیث (دوسری سند)، قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، سہل بن سعد ساعدی بیان کرتے ہیں

قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْتَظِرُنِي لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنَيْكَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ *

کہ ایک شخص نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کی درز میں سے جھانکا، اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجلانے کا ایک آلہ موجو تھا، جس سے آپ سر کھجا رہے تھے، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو دیکھا تو فرمایا اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو تیری آنکھوں میں اسے چبھو دیتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اجازت دیکھنے ہی کی وجہ سے تو مقرر کی گئی ہے۔

(فائدہ) تاکہ کسی غیر کے گھر میں نہ جھانکنے پائے جو کہ حرام ہے، نیز معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا اور نہ ہی آپ حاضر وناظر تھے۔ واللہ اعلم۔

۹۳۵- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يُرَجِّلُ بِهِ رَأْسَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُ طَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جَعَلَ اللَّهُ الْإِذْنَ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ *

۹۳۵۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کی دراز سے جھانکا اور اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کنگھا تھا جس سے سر کے بالوں کو درست کر رہے تھے، تو ارشاد فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو تیری آنکھوں میں اس کو چبھو دیتا، اللہ تعالیٰ نے اجازت لینے کا قائدہ تو دیکھنے (ہی سے بچنے) کے لئے مقرر فرمایا ہے۔

۹۳۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَيُونُسَ *

۹۳۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، (دوسری سند) ابو کامل جحدری، عبدالواحد بن زیاد، معمر، زہری، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے لیث اور یونس کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۹۳۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى وَأَبِي كَامِلٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ

۹۳۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو کامل فضیل بن حسین، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، عبید اللہ بن ابی بکر، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ أَوْ مَشَاقِصَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتِلُهُ لِيَطْعُنَهُ *

شخص نے سوراخ سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان میں جھانکا، آپ ایک تیر یا بہت سے تیر لے کر اٹھے، گویا میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپ چاہتے تھے (اس کی آنکھوں میں) کونچا دیں۔

۹۳۸- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ أَنْ يَفْقَئُوا عَيْنَهُ *

۹۳۸۔ زہیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص کسی قوم کے گھر میں بغیر ان کی اجازت کے جھانکے تو ان کے لئے اس کی آنکھ پھوڑ دینا جائز ہے۔

۹۳۹- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ *

۹۳۹۔ ابن ابی عمر، سفیان، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی آدمی تیرے مکان میں بغیر تیری اجازت کے جھانکے پھر تو اسے کنکری سے مارے اور اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

(فائدہ) یہ مطلب نہیں کہ ضرور آنکھ ہی پھوڑی جائے، بلکہ تنبیہ کر دینا مناسب ہے۔

(۱٤۳) بَاب نَظَرِ الْفُجَاءَةِ *

باب (۱۴۳) کسی اجنبیہ پر اچانک نگاہ پڑ جانا۔

۹٤۰- حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي *

۹۴۰۔ قتیبہ بن سعید، یزید بن زریع۔
(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، یونس۔
(تیسری سند) زہیر بن حرب، ہشیم، یونس، عمرو بن سعید، ابوزرعہ، حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق دریافت کیا، آپ نے مجھے نظر پھیرنے کا حکم فرمایا۔

۹٤۱- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى وَقَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا

۹۴۱۔ اسحاق بن ابراہیم، عبدالاعلیٰ، وکیع، سفیان، یونس سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اگر اجنبیہ عورت پر دفعتہً بلا قصد نظر پڑ جائے تو گناہ نہ ہوگا لیکن اسی وقت نگاہ کا پھیر لینا واجب ہے کیونکہ حدیث میں اس چیز کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امر فرمایا ہے اور اللہ رب العزت فرماتے ہیں "قل للمؤمنين يغضوا من ابصارهم" یعنی ایمانداروں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں، لیکن اگر پھر دیکھے گا تو گنہگار ہوگا، واللہ اعلم۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ السَّلَامِ

(١٤٤) بَاب يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ *

٩٤٢ - حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ *

باب (۱۴۴) سوار پیادہ کو اور تھوڑے زائد آدمیوں کو سلام کریں۔

۹۴۲۔ عقبہ بن مکرم، ابوعاصم، ابن جریج۔

(دوسری سند) محمد بن مرزوق، روح، ابن جریج، زیاد، ثابت مولیٰ عبدالرحمٰن بن زید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سوار پیادہ کو سلام کرے اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو، اور تھوڑے سے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ سلام کرنا سنت ہے، اور اس کا جواب دینا واجب ہے، اب اگر سلام کرنے والی ایک جماعت ہے تو سلام سنت علی الکفایہ ہے اور ایسے ہی جسے سلام کیا ہے تو وہ بھی ایک جماعت ہے تو اس پر جواب دینا بطور علی الکفایہ واجب ہے، یعنی اگر ایک نے جواب دے دیا تو سب کے ذمہ سے وجوب ساقط ہو گیا، امام قسطلانی شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں کہ حدیث بالا میں سلام کرنے کے آداب مذکور ہیں۔

(١٤٥) بَاب مِنْ حَقِّ الْجُلُوسِ عَلَى الطَّرِيقِ رَدُّ السَّلَامِ *

٩٤٣ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ كُنَّا

باب (۱۴۵) راستہ میں بیٹھنے کا حق یہ ہے کہ سلام کا جواب دے۔

۹۴۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عفان، عبدالواحد بن زیاد، عثمان بن حکیم، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، بواسطہ اپنے والد ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مکان کے سامنے جو زمین ہوتی ہے ہم اس میں بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے کہ اتنے میں

قُعُودًا بِالْأَفْنِيَةِ نَتَحَدَّثُ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا لَكُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعُدَاتِ اجْتَنِبُوا مَجَالِسَ الصُّعُدَاتِ فَقُلْنَا إِنَّمَا قَعَدْنَا لِغَيْرِ مَا بَاسٍ قَعَدْنَا نَتَذَاكَرُ وَنَتَحَدَّثُ قَالَ إِمَّا لَا فَأَدُّوا حَقَّهَا غَضُّ الْبَصَرِ وَرَدُّ السَّلَامِ وَحُسْنُ الْكَلَامِ *

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ نے فرمایا تمہیں راستوں پر بیٹھنے میں کیا فائدہ؟ راستوں پر بیٹھنے سے گریز کرو، ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ہم کسی برے کام کے لئے نہیں بیٹھتے، ہم آپس میں باتیں کرنے اور ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے لئے بیٹھتے ہیں، آپ نے فرمایا اچھا اگر نہیں مانتے تو راستہ کا حق ادا کرو، نگاہ نیچی رکھنا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی باتیں کرنا۔

٩٤٤- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّهُ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ *

۹۴۴۔ سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، راستوں پر بیٹھنے سے بچو، صحابہ نے عرض کیا، ہمیں وہاں بیٹھے بغیر کوئی چارہ نہیں ہم وہاں باتیں کرتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم نہیں مانتے تو راستہ کا حق ادا کرو، صحابہ نے عرض کیا راستہ کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا، نگاہیں نیچی رکھنا اور کسی کو ایذا نہ دینا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا۔

٩٤٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۹۴۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبدالعزیز بن محمد المدنی (دوسری سند) محمد بن رافع، ابن ابی فدیک، ہشام، زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

(١٤٦) بَاب مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ لِلْمُسْلِمِ رَدُّ السَّلَامِ *

باب (۱۴۶) مسلمان کے حقوق میں سے ایک حق سلام کا جواب دینا ہے۔

٩٤٦- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

۹۴۶۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن مسیب، حضرت ابوہریرہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر مسلمان کے پانچ حق ہیں (دوسری سند) عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانَ مَعْمَرٌ يُرْسِلُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَسْنَدَهُ مَرَّةً عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ *

وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کے اس کے مسلمان بھائی پر پانچ حق واجب ہیں، سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کا جواب دینا، دعوت قبول کرنا، اور بیمار کی عیادت کرنا، اور جنازے کے ساتھ جانا، عبدالرزاق بیان کرتے ہیں کہ معمر نے اس روایت کو زہری سے مرسل روایت کیا تھا، پھر عن ابن المسیب عن ابی ہریرہ کی سند سے نقل کر دیا۔

۹۴۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيلَ مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ فَسَمِّتْهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ *

۹۴۷- یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں، عرض کیا گیا یارسول اللہ وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا جب تو مسلمان سے ملے تو اسے سلام کر، اور جب تجھے دعوت دے تو قبول کر، اور جب تجھ سے مشورہ چاہے تو نیک مشورہ دے اور جب چھینکے اور الحمدللہ کہے تو جواب دے، اور جب بیمار ہو اس کی عیادت کر، اور جب وفات پائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جا۔

(۱٤٧) بَاب النَّهْيِ عَنِ ابْتِدَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ بِالسَّلَامِ وَكَيْفَ يُرَدُّ عَلَيْهِمْ *

باب (۱۴۷)۔ اہل کتاب کو ابتداء سلام کرنے کی ممانعت اور ان کے سلام کرنے پر انہیں کس طرح جواب دیا جائے؟

۹٤٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ *

۹۴۸- یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، عبیداللہ بن ابی بکر، انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (دوسری سند) اسماعیل بن سالم، ہشیم، عبیداللہ بن ابی بکر، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم کو اہل کتاب سلام کریں تو تم ان کے جواب میں صرف "وعلیکم" کہہ دو۔

۹٤۹- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْنَا فَكَيْفَ نَرُدُّ عَلَيْهِمْ قَالَ قُولُوا وَعَلَيْكُمْ *

۹۴۹۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، (دوسری سند) یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث، شعبہ، (تیسری سند) محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اہل کتاب ہمیں سلام کرتے ہیں، ہم انہیں کس طرح جواب دیں؟ فرمایا "وعلیکم" کہہ دو۔

۹۵۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى بْنِ يَحْيَى قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ عَلَيْكَ *

۹۵۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہود جب تم کو سلام کرتے ہیں تو ان میں سے ایک کہتا ہے کہ "السام علیکم" (یعنی تم مرو) تو تم بھی "علیک" کہہ دو (یعنی تو ہی مرے)۔

۹۵۱- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقُولُوا وَعَلَيْكَ *

۹۵۱۔ زہیر بن حرب، عبدالرحمٰن، سفیان، عبداللہ بن دینار، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے باقی اس میں "فقل" واحد کے بجائے "فقولوا" (جمع) ہے۔

۹۵۲- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ قَالَتْ أَلَمْ

۹۵۲۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ یہود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت مانگی، چنانچہ انہوں نے "السام علیکم" کہا، حضرت عائشہؓ بولیں تم پر ہی سام ہو اور لعنت ہو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے عائشہ اللہ رب العزت ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے، حضرت عائشہ بولیں، آپ نے نہیں سنا، انہوں نے کیا کہا ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے جو کہہ دیا "وعلیکم"۔

تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ *

٩٥٣- وَحَدَّثَنَاه حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُلْتُ عَلَيْكُمْ وَلَمْ يَذْكُرُوا الْوَاوَ *

۹۵۳۔ حسن بن علی حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح۔
(دوسری سند) عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور دونوں حدیثوں میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے "علیکم" کہہ دیا ہے اس میں واؤ مذکور نہیں ہے۔

٩٥٤- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ وَعَلَيْكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَالذَّامُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَا تَكُونِي فَاحِشَةً فَقَالَتْ مَا سَمِعْتَ مَا قَالُوا فَقَالَ أَوَلَيْسَ قَدْ رَدَدْتُ عَلَيْهِمِ الَّذِي قَالُوا قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ *

۹۵۴۔ ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ یہودی آئے تو انہوں نے کہا "السام علیک یا اباالقاسم" آپ نے فرمایا "وعلیکم"، حضرت عائشہ پردہ کے پیچھے سے بولیں بلکہ تمہارے ہی اوپر موت اور ذلت ہو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عائشہ بدزبان مت بنو، وہ بولیں یہود نے جو کہا ہے وہ آپ نے نہیں سنا، آپ نے فرمایا، کیا میں نے انہیں جواب نہیں دیا، جو انہوں نے کہا وہی ان پر پھیر دیا۔

٩٥٥- حَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَفَطِنَتْ بِهِمْ عَائِشَةُ فَسَبَّتْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ يَا عَائِشَةُ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ وَزَادَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ *

۹۵۵۔ اسحاق بن ابراہیم، یعلی بن عبید، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی اس میں یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ یہود کی بات سمجھ گئیں، چنانچہ انہوں نے یہود کو برا بھلا کہا، آپ نے فرمایا اے عائشہ صبر کر کیونکہ اللہ تعالیٰ بدگوئی پسند نہیں فرماتا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی واذا جاءوک الخ یعنی جب آپ کے پاس آتے ہیں تو اس طرح سلام کرتے ہیں، جیسے اللہ نے انہیں سلام نہیں کہا۔

٩٥٦- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُا سَلَّمَ نَاسٌ مِنْ يَهُودَ

۹۵۶۔ ہارون بن عبداللہ، حجاج بن الشاعر، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں، کہ یہود کے چند لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو کہا "السام علیک یا اباالقاسم" آپ نے ارشاد فرمایا "وعلیکم"،

عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَغَضِبَتْ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ بَلَى قَدْ سَمِعْتُ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِمْ وَإِنَّا نُجَابُ عَلَيْهِمْ وَلَا يُجَابُونَ عَلَيْنَا *

حضرت عائشہؓ غصہ ہوئیں اور بولیں کیا آپ نے ان کا کہنا نہیں سنا، آپ نے فرمایا میں نے سنا اور ان کا جواب بھی دے دیا، اور ہم جو ان پر دعا کرتے ہیں، وہ قبول ہوتی ہے اور ان کی دعا ہمارے خلاف قبول نہیں ہوتی ہے۔

٩٥٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَءُوا الْيَهُودَ وَلَا النَّصَارَى بِالسَّلَامِ فَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُ إِلَى أَضْيَقِهِ *

۹۵۷۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز دراوردی، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یہود اور نصاریٰ کو ابتداءِ سلام مت کرو، اور جب تم کسی یہودی یا نصرانی سے راستہ میں ملو تو اسے تنگ راستہ کی طرف مجبور کردو۔

(فائدہ) تاکہ کونے میں چلے، درمیان راستہ کے نہ چلنے پائے۔

٩٥٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ إِذَا لَقِيتُمُ الْيَهُودَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ وَلَمْ يُسَمِّ أَحَدًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ *

۹۵۸۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، وکیع، سفیان (تیسری سند) زہیر بن حرب، جریر، سہیل سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور وکیع کی روایت میں ہے کہ جب تم یہود سے ملاقات کرو، اور "ابن جعفر عن شعبہ" کی روایت میں "اہل الکتاب" کا لفظ ہے اور جریر کی روایت میں ہے کہ جب تم ان سے ملو، اور کسی مشرک کا نام نہیں لیا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، باتفاق علماء کرام کفار کو ابتداءِ سلام کرنا حرام ہے، اگر وہ سلام کریں تو صرف "وعلیکم" یا "علیکم" کہہ دے جیسا کہ احادیث بالا اس پر شاہد ہیں اور جس جماعت میں مسلمان اور کافر دونوں موجود ہوں تو مسلمانوں کی نیت سے سلام کرنا درست ہے۔

(١٤٨) بَاب اسْتِحْبَابِ السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ *

باب (۱۴۸) بچوں کو سلام کرنا مستحب ہے۔

٩٥٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ *

۹۵۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، سیار، ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا۔

۹۶۰- وَحَدَّثَنِيهِ إِسْمَعِيلُ بْنُ سَالِمٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۹۶۰۔ اسماعیل بن سالم، ہشیم، سیار سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۹۶۱- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَ ثَابِتٌ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ أَنَسٍ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَ أَنَسٌ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ *

۹۶۱۔ عمرو بن علی، محمد بن الولید، محمد بن جعفر، شعبہ، سیار بیان کرتے ہیں کہ میں ثابت بنانی کے ساتھ جا رہا تھا کہ ان کا گزر بچوں پر سے ہوا تو انہوں نے بچوں کو سلام کیا، اور ثابت نے بیان کیا ہے کہ وہ حضرت انسؓ کے ساتھ جا رہے تھے کہ بچوں پر سے گزرے تو انہوں نے سلام کیا، اور حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے کہ آپ کا گزر بچوں پر ہوا، تو آپ نے انہیں سلام کیا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اگر بچے تمیز رکھتے ہوں تو انہیں سلام کرنا مستحب ہے، اور جوان عورت کو اجنبی سلام نہ کرے، بلکہ ایسی عورت کے سلام کا جواب دینا بھی مکروہ ہے۔

(۱٤۹) بَاب جَوَازِ جَعْلِ الْإِذْنِ رَفْعُ حِجَابٍ أَوْ نَحْوِهِ مِنَ الْعَلَامَاتِ *

باب (۱۴۹) طلب اجازت کے لئے پردہ وغیرہ ہلانا یا اور کوئی علامت مقرر کرنے کا جواز۔

۹۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْنُكَ عَلَيَّ أَنْ يُرْفَعَ الْحِجَابُ وَأَنْ تَسْتَمِعَ سِوَادِي حَتَّى أَنْهَاكَ *

۹۶۲۔ ابو کامل حجدری، قتیبہ بن سعید، عبدالواحد، حسن بن عبیداللہ، ابراہیم بن سوید، عبدالرحمٰن بن زید، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا تھا کہ تمہارے لئے میرے پاس آنے کی اجازت یہی ہے کہ تم پردہ اٹھالو، اور میری راز کی بات سن لو تاوقتیکہ میں تمہیں منع نہ کروں۔

(فائدہ) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضور کے خادم تھے، اس لئے بار بار اجازت لینے کی بناء پر آپ نے یہ علامت متعین کر دی تا کہ کام میں حرج واقع نہ ہو، اور یہ اس وقت ہے کہ جب عورتیں نہ ہوں، اور ہر ایک شخص کو عام یا خاص کیلئے اس قسم کی نشانی متعین کرنا درست ہے۔

۹٦۳- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ

۹۶۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ بن نمیر، اسحاق بن ابراہیم، عبداللہ بن ادریس، حسن بن عبداللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

(١٥٠) بَاب إِبَاحَةِ الْخُرُوجِ لِلنِّسَاءِ لِقَضَاءِ حَاجَةِ الْإِنْسَانِ *

٩٦٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَتْ سَوْدَةُ بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ لِتَقْضِيَ حَاجَتَهَا وَكَانَتِ امْرَأَةً جَسِيمَةً تَفْرَعُ النِّسَاءَ جِسْمًا لَا تَخْفَى عَلَى مَنْ يَعْرِفُهَا فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا سَوْدَةُ وَاللَّهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَانْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ قَالَتْ فَانْكَفَأَتْ رَاجِعَةً وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى وَفِي يَدِهِ عَرْقٌ فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي خَرَجْتُ فَقَالَ لِي عُمَرُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَأُوحِيَ إِلَيْهِ ثُمَّ رُفِعَ عَنْهُ وَإِنَّ الْعَرْقَ فِي يَدِهِ مَا وَضَعَهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ يَفْرَعُ النِّسَاءَ جِسْمُهَا زَادَ أَبُو بَكْرٍ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ هِشَامٌ يَعْنِي الْبَرَازَ *

٩٦٥- وَحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ وَكَانَتِ امْرَأَةً يَفْرَعُ النَّاسَ جِسْمُهَا قَالَ وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى *

٩٦٦- وَحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

باب (۱۵۰) عورتوں کو قضائے حاجت کے لئے نکلنا جائز ہے(۱)۔

۹۶۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں، کہ جب ہمیں پردہ کا حکم ہوا تو اس کے بعد حضرت سودہؓ قضائے حاجت کے لئے نکلیں، عورت تھیں قد آور، قد میں سب عورتوں سے اونچی، اس لئے پہچاننے والے سے مخفی نہ رہتی تھیں، حضرت عمرؓ نے انہیں دیکھا اور فرمایا بخدا سودہؓ تم اپنے کو ہم سے نہیں چھپا سکتیں، یہ سن کر وہ لوٹ آئیں، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں رات کا کھانا کھا رہے تھے، آپ کے ہاتھ میں ایک ہڈی تھی، اتنے میں سودہؓ آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نکلی تھی، تو عمرؓ نے مجھے ایسا ایسا کہا، اسی وقت اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی کی، پھر وحی کی حالت جاتی رہی اور ہڈی آپ کے ہاتھ میں تھی، آپ نے اسے رکھا نہیں، اور فرمایا تمہیں قضائے حاجت کے لئے نکلنے کی اجازت ہے، ابو بکر کی روایت میں "یفرع النساء" ہے اور اپنی روایت میں اتنی زیادتی بیان کی، کہ حاجت سے مراد قضائے حاجت ہے۔

۹۶۵۔ ابو کریب، ابن نمیر، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں "یفرع الناس" کا لفظ ہے، ترجمہ حسب سابق ہے۔

۹۶۶۔ سوید بن سعید، علی بن مسہر، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

(۱) قرآن کریم میں عورتوں کے لئے اصل حکم یہی ہے کہ وہ گھروں میں ہی رہیں اور بغیر ضرورت کے گھر سے باہر نہ نکلیں اور پھر اگر ضرورت کے موقع پر باہر نکلنا پڑے تو پورے پردے کے ساتھ چہرہ اور جسم چھپا کر نکلیں۔ البتہ اگر چہرہ چھپانے میں ضرر لاحق ہوتا ہو یا چہرہ کھولنے کی ضرورت ہو جیسے گواہی دینا تو ایسی ضرورت کے موقع پر چہرہ کھولنا جائز ہے مگر مردوں کے لئے غض بصر ہی کا حکم ہے یعنی نظروں کو نیچی رکھیں۔

٩٦٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَزْوَاجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيدٌ أَفْيَحُ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْجُبْ نِسَاءَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلَى أَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْحِجَابَ *

٩٦٧۔ عبدالملک بن شعیب بن اللیث، شعیب بواسطہ اپنے والد، عقیل بن خالد، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات قضائے حاجت کیلئے رات کو نکلا کرتی تھیں، ان مقامات کی طرف جو مدینہ سے باہر تھے، اور وہ صاف کھلی جگہ میں تھے اور حضرت عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ اپنی ازواج کو (قضائے حاجت کے لئے نکلنے سے) بھی پردہ کرائیں، مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسانہ کرتے تھے، ایک بار ام المومنین سودہؓ بنت زمعہ رات کو عشا کے وقت باہر نکلیں، اور وہ دراز قد تھیں، تو حضرت عمر نے انہیں آواز دی اور کہا کہ اے سودہؓ ہم نے تم کو پہچان لیا ہے اور یہ اس امید سے کہا کہ پردہ کا حکم نازل ہو جائے، پھر حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں، کہ پھر اللہ تعالیٰ نے پردہ کا حکم نازل فرمایا۔

(فائدہ) امام بدرالدین عینی فرماتے ہیں کہ قتادہ نے کہا ہے کہ پردہ کا حکم ۵ھ میں نازل ہوا ہے اور ابو عبید نے کہا کہ ۳ھ ماہ ذی قعدہ کا ہے، روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ پردہ کا حکم یعنی آیت "یاایھاالذین امنوا لا تدخلوا (الی) فاسئلوھن من وراء حجاب" حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے واقعہ میں نازل ہوا اور حضرت انس اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت اس بات پر دال ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی کے وقت پردہ کا حکم نازل ہوا، تو تطبیق بایں صورت ہے کہ پردے کا سبب یہ دونوں واقعات ہیں، اور اس وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چہرے کے ڈھکنے کے متعلق فرمایا تھا کہ چہرہ بھی نہ کھلنے پائے (شرح ابی جلد ۵ صفحہ ۴۲۰ ونووی جلد ۲)۔

٩٦٨- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

٩٦٨۔ عمروناقد، یعقوب بن ابراہیم بن سعد بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

(١٥١) بَاب تَحْرِيمِ الْخَلْوَةِ بِالْأَجْنَبِيَّةِ وَالدُّخُولِ عَلَيْهَا *

باب (۱۵۱)۔ اجنبیہ عورت سے خلوت کرنے اور اس کے پاس جانے کی حرمت۔

٩٦٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ

٩٦٩۔ یحییٰ بن یحییٰ، علی بن حجر، ہشیم، ابوالزبیر، جابر۔ (دوسری سند) محمد بن الصباح، زہیر بن حرب، ہشیم، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاكِحًا أَوْ ذَا مَحْرَمٍ *

فرمایا ہے، کہ خبردار کوئی انسان کسی ثیبہ عورت کے پاس رات کو نہ رہے مگر یہ کہ اس عورت کا خاوند یا محرم ہو۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، باتفاق علمائے کرام کسی اجنبیہ کے ساتھ خلوت حرام ہے، اور ثیبہ کی قید اس لئے لگائی ہے کہ باکرہ تو مردوں سے علیحدہ ہی رہتی ہے اور جب ثیبہ کے لئے خلوت حرام ہے تو باکرہ کے لئے بطریق اولیٰ حرام ہو گی، الایہ کہ اس کے ساتھ کوئی اس کے ذوی الارحام میں سے موجود ہو تو اس صورت میں اس کے ساتھ خلوت میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، قاضی عیاض نے اس روایت کے یہی معنے بیان کئے ہیں (نووی جلد ۲ شرح سنوسی وابی جلد ۵ ص ۴۳۹)۔

۹۷۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ *

۹۷۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن رمح، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم عورتوں کے پاس جانے سے بچو، ایک انصاری بولا یارسول اللہ اگر دیور جائے، آپ نے فرمایا، دیور تو موت ہے۔

(فائدہ) ابن اعرابی بیان کرتے ہیں کہ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ عرب کہتے ہیں "الاسد الموت" یعنی شیر موت جیسا ہے، ایسا ہی دیور موت کے قائم مقام ہے کیونکہ اس سے خوف بہ نسبت دیگر حضرات کے زیادہ ہے، اس لئے کہ یہ خلوت پر بغیر نکیر کے زیادہ قابو پاسکتا ہے، لہٰذا دیور سے پردہ بہت ضروری ہے، اور دیور یا جیٹھ کے سامنے بے پردہ آنا بہت ہی قبیح اور بدترین فعل ہے، (شرح ابی جلد ۵، صفحہ ۴۴ و نووی جلد ۲)، اللہ تعالیٰ مسلمان عورت کو سمجھ اور ہدایت نصیب کرے، آمین۔

۹۷۱ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ وَاللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَحَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَهُمْ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۹۷۱۔ ابوالطاہر، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، لیث بن سعد، حیوہ بن شریح، یزید بن ابی حبیب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۹۷۲ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَسَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ الْحَمْوُ أَخُ الزَّوْجِ وَمَا أَشْبَهَهُ مِنْ أَقَارِبِ الزَّوْجِ ابْنُ الْعَمِّ وَنَحْوُهُ *

۹۷۲۔ ابوالطاہر، ابن وہب کہتے ہیں، کہ میں نے لیث بن سعد سے سنا، فرماتے تھے کہ "حمو" سے مراد خاوند کا بھائی اور اس کے عزیز واقرباء ہیں، جیسے خاوند کے چچا کا بیٹا وغیرہ۔

۹۷۳ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو ح و حَدَّثَنِي أَبُو

۹۷۳۔ ہارون بن معروف، عبداللہ بن وہب، عمرو، (دوسری سند) ابوالطاہر، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکر بن

الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ دَخَلُوا عَلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَهِيَ تَحْتَهُ يَوْمَئِذٍ فَرَآهُمْ فَكَرِهَ ذَلِكَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَمْ أَرَ إِلَّا خَيْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَرَّأَهَا مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ لَا يَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ يَوْمِي هَذَا عَلَى مُغِيبَةٍ إِلَّا وَمَعَهُ رَجُلٌ أَوِ اثْنَانِ *

سوادہ، عبدالرحمٰن بن جبیر، حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص بیان کرتے ہیں، کہ بنی ہاشم کے چند لوگ حضرت اسماء بنت عمیس کے پاس گئے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ تشریف لائے، اس وقت اسماء ان کے نکاح میں تھیں، انہوں نے ان کو دیکھا اور ان کا آنا برا سمجھا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا اور کہا کہ میں نے تو بھلائی کے سوا اور کوئی بات نہیں دیکھی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسماء کو اللہ تعالیٰ نے ان افعال سے پاک کیا ہے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا، آج سے کوئی شخص اس عورت کے گھر میں نہ جائے، جس کا خاوند (گھر میں) موجود نہ ہو، مگر یہ کہ اس کے ساتھ ایک دو آدمی موجود ہوں۔

(فائدہ) کیونکہ صالحین کی جماعت پر شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی باقی وہ زمانہ خیر القرون کا تھا، اور یہ واقعہ بھی نزول حجاب سے پہلے کا ہے آج کل کا زمانہ نہیں، اور نہ آج کل کے صالحین اور اتقیاء کو اس کی اجازت ہے بلکہ بحکم الٰہی ہے، فاسئلوهن من وراء حجاب۔

(١٥٢) بَاب بَيَانِ أَنَّهُ يُسْتَحَبُّ لِمَنْ رُئِيَ خَالِيًا بِامْرَأَةٍ وَكَانَتْ زَوْجَتَهُ أَوْ مَحْرَمًا لَهُ أَنْ يَقُولَ هَذِهِ فُلَانَةُ لِيَدْفَعَ ظَنَّ السُّوءِ بِهِ *

باب (۱۵۲) جو شخص اپنی بیوی یا محرم کے ساتھ تنہا ہو اور وہ کسی دوسرے آدمی کو دیکھے تو اس سے کہہ دے کہ یہ میری بیوی یا محرم ہے تاکہ اسے بدگمانی کا موقع نہ مل سکے۔

٩٧٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَعَ إِحْدَى نِسَائِهِ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَدَعَاهُ فَجَاءَ فَقَالَ يَا فُلَانُ هَذِهِ زَوْجَتِي فُلَانَةُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ كُنْتُ أَظُنُّ بِهِ فَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّ بِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ *

۹۷۴۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ محترمہ کے ساتھ تھے، اتنے میں ایک شخص سامنے سے گزرا آپ نے اسے بلایا اور فرمایا، اے فلاں یہ میری فلاں زوجہ ہے، اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں کسی پر گمان کرتا تو (معاذاللہ) آپ پر گمان کرنے والا نہیں، آپ نے فرمایا شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح پھرتا ہے (ممکن ہے کہ تیرے دل میں وسوسہ ڈالے)۔

٩٧٥- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ

۹۷۵۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر،

حُمَيْدٍ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُورُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ لِأَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِي وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا رَأَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَرًّا أَوْ قَالَ شَيْئًا *

زہری، علی بن حسین، حضرت صفیہ بنت حیؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں تھے، میں رات کو آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئی، میں نے آپ سے باتیں کیں، پھر میں جانے کیلئے کھڑی ہوئی، آپ بھی میرے ساتھ مجھے چھوڑنے کیلئے کھڑے ہوئے اور میرا مکان اسامہ بن زید کے مکان میں تھا، راہ میں انصار کے دو آدمی گزرے، انہوں نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، جلدی جلدی چلنے لگے، آپ نے فرمایا اطمینان کے ساتھ چلو یہ صفیہ بنت حیی ہیں، وہ بولے سبحان اللہ یا رسول اللہ، آپ نے فرمایا شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح پھرتا ہے، اور میں ڈرا کہ کہیں وہ تمہارے دل میں برا خیال نہ ڈالے یا اور کچھ کلمہ فرمایا۔

(فائدہ) اور اس برے خیال کی بنا پر یہ حضرات تباہ ہو جائیں، کیونکہ انبیاء کرام کے ساتھ بدگمانی کفر ہے، اس لئے آپ نے اس چیز کا ازالہ فرما دیا، آپ کی شان ہی بالمومنین رحیما ہے، نیز ان وساوس کا اپنے مواقع پر ازالہ کرنا مستحب ہے اور حضورؐ حضرت صفیہؓ کو مسجد کے دروازے تک چھوڑنے آئے تھے۔

٩٧٦- وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ ابْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ وَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلِبُهَا ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَعْمَرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَلَمْ يَقُلْ يَجْرِي *

٩٧٦- عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، ابوالیمان، شعیب، زہری، علی بن حسین بیان کرتے ہیں کہ حضرت صفیہ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں حالت اعتکاف میں رمضان کے آخری عشرہ میں زیارت کے لئے حاضر ہوئیں، پھر کچھ دیر تک آپ سے باتیں کیں، اس کے بعد جانے کے لئے کھڑی ہوئیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی انہیں رخصت کرنے کے لئے کھڑے ہوئے، بقیہ روایت معمر کی روایت کی طرح ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شیطان انسان کے بدن میں خون کی جگہ پہنچتا ہے اور "یجری" کا لفظ نہیں(۱)۔

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حالت اعتکاف میں مباح امور میں مشغول ہونا جائز ہے۔ کسی آنے والے سے ہم کلام ہونا اور معتکف کی بیوی کا خلوت میں اس کے پاس آنا بھی جائز ہے بشرطیکہ فتنہ کا اندیشہ نہ ہو۔

(١٥٣) بَاب مَنْ أَتَى مَجْلِسًا فَوَجَدَ فُرْجَةً فَجَلَسَ فِيهَا وَإِلَّا وَرَاءَهُمْ *

باب (۱۵۳) جو شخص کسی مجلس میں آئے اور آگے جگہ موجود ہو تو وہاں بیٹھ جائے، ورنہ پیچھے ہی بیٹھ جائے۔

٩٧٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ نَفَرٌ ثَلَاثَةٌ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الثَّالِثُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللَّهِ فَآوَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللَّهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ *

۹۷۷۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، اسحاق بن عبداللہ، بن ابی طلحہ، ابو مرہ مولی بن عقیل بن ابی طالب، ابو واقد لیثی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے تھے اور دوسرے حضرات بھی آپ کے ساتھ تھے کہ اتنے میں تین آدمی آئے، دو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے اور ایک سیدھا چلا گیا، وہ جو دو آئے ایک نے ان میں سے مجلس میں خالی جگہ پائی تو وہ وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا لوگوں کے پیچھے ہی بیٹھ گیا، اور تیسرا چل ہی دیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فراغت پائی تو آپ نے ارشاد فرمایا، کہ کیا تم میں سے ان تین آدمیوں کی حالت بیان نہ کروں؟ ایک نے تو اللہ تعالیٰ کا ٹھکانہ لیا، سو اللہ تعالیٰ نے اسے جگہ دے دی اور دوسرا شرمایا اور پیچھے بیٹھ گیا، اللہ نے بھی اس کی شرم کو باقی رکھا (یعنی اس پر رحم فرمایا)، اور تیسرے نے اعراض کیا، تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے اعراض کر لیا۔

٩٧٨ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ وَهُوَ ابْنُ شَدَّادٍ ح و حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ إِسْحَقَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَهُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ فِي الْمَعْنَى *

۹۷۸۔ احمد بن المنذر، عبدالصمد، حرب بن شداد (دوسری سند) اسحاق بن منصور، حبان، ابان، یحییٰ بن ابی کثیر، حضرت اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہؓ اسی سند کے ساتھ، اسی روایت کے ہم معنی روایت نقل کرتے ہیں۔

٩٧٩ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

۹۷۹۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن رمح بن المہاجر، لیث نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا،

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ *

کوئی تم میں سے کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر آپ وہاں نہ بیٹھے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں یہ نہی حرمت کے لئے ہے، لہٰذا جو کوئی مسجد وغیرہ میں جمعہ کے دن یا اور کسی دن کسی جگہ بیٹھ جائے وہی اس جگہ کا حقدار ہے، اور ابی شرح صحیح مسلم میں ایک قول کراہت کا بھی مذکورہ ہے۔

۹۸۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا *

۹۸۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبداللہ بن نمیر۔
(دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد۔
(تیسری سند) زہیر بن حرب، یحییٰ القطان۔
(چوتھی سند) ابن مثنیٰ، عبدالوہاب ثقفی، عبیداللہ۔
(پانچویں سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، ابواسامہ، ابن نمیر، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھا کر آپ خود وہاں نہ بیٹھے، لیکن پھیل جاؤ اور جگہ دو۔

۹۸۱ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي الْحَدِيثِ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ قُلْتُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا *

۹۸۱۔ ابوالربیع، ابوکامل، حماد، ایوب۔
(دوسری سند) یحییٰ بن حبیب، روح۔
(تیسری سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج۔
(چوتھی سند) محمد بن رافع، ابن ابی فدیک، ضحاک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیث کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے لیکن حدیث کا آخری جملہ کہ "پھیل جاؤ اور جگہ دو" مذکور نہیں ہے، باقی ابن جریج کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ میں نے کہا یہ جمعہ کا حکم ہے بولے جمعہ ہو یا غیر جمعہ۔

۹۸۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۸۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبدالاعلیٰ، معمر، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ کوئی تم میں

قَالَ لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ ثُمَّ يَجْلِسُ فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ عَنْ مَجْلِسِهِ لَمْ يَجْلِسْ فِيهِ *

سے اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے، اور پھر آپ اس کی جگہ پر نہ بیٹھے، اور ابن عمر کے لئے جب کوئی شخص (اپنی خوشی سے) اپنی جگہ سے اٹھتے تو آپ اس جگہ نہ بیٹھتے۔

(فائدہ) گو ایسی صورت میں بیٹھنا جائز ہے مگر یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا تقویٰ تھا کہ ممکن ہے کہ وہ شرما کر کھڑا ہو گیا اور اس کی طبیعت نہ چاہتی ہو، لہٰذا اس سے اجتناب فرماتے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ ایثار بالقرب مکروہ ہے لہٰذا اپنے عمل سے اس چیز کا دروازہ بھی بند کر دیا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔

٩٨٣- وَحَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۹۸۳۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

٩٨٤- وَحَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ لْيُخَالِفْ إِلَى مَقْعَدِهِ فَيَقْعُدَ فِيهِ وَلَكِنْ يَقُولُ افْسَحُوا *

۹۸۴۔ سلمہ بن شبیب، حسن بن اعین، معقل بن عبیداللہ، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ کوئی تم میں سے جمعہ کے دن اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر آپ وہاں نہ بیٹھے، لیکن یوں کہہ سکتا ہے کشادہ ہو کر بیٹھو۔

(١٥٤) بَاب إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ عَادَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ *

باب (۱۵۴) اگر کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھ جائے اور پھر لوٹ کر آئے تو وہی اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔

٩٨٥- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ أَيْضًا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ *

۹۸۵۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، عبدالعزیز بن محمد، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جب تم میں سے کوئی کھڑا ہو، اور ابو عوانہ کی روایت میں ہے، کہ جو شخص اپنی جگہ سے کھڑا ہو جائے، پھر وہ لوٹ کر آئے تو اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔

(فائدہ) محمد بن مسلمہؒ بیان کرتے ہیں کہ اس سے مجلس علم مراد ہے، کہ اگر کوئی ایسی مجلس سے اٹھ کر کسی ضرورت سے چلا جائے تو وہ اپنی جگہ کا زیادہ حقدار ہے، باقی جمہور اہل علم کے نزدیک یہ حکم استحساناً ہے وجوبی نہیں ہے (ابی وسنوسی جلد ۵ صفحہ ۴۴۴)۔

(١٥٥) بَاب مَنْعِ الْمُخَنَّثِ مِنَ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ الْأَجَانِبِ *

باب (۱۵۵) مخنث کو اجنبی عورتوں کے پاس جانے کی ممانعت۔

٩٨٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو

۹۸۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، وکیع، (دوسری سند) ابو

كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَيْضًا وَاللَّفْظُ هَذَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ مُخَنَّثًا كَانَ عِنْدَهَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لِأَخِي أُمِّ سَلَمَةَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ إِنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَإِنِّي أَدُلُّكَ عَلَى بِنْتِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ قَالَ فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَدْخُلْ هَؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ *

کریب، اسحاق بن ابراہیم، جریر (تیسری سند) ابو کریب، ابو معاویہ، ہشام، (چوتھی سند) ابو کریب، ابو معاویہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، زینب بنت ام سلمہ، ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مخنث ان کے پاس تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکان میں تھے تو اس نے ام سلمہؓ کے بھائی سے کہا کہ اے عبداللہ بن ابی امیہ اگر اللہ تعالیٰ نے کل طائف پر تم کو فتح دی، تو میں تمہیں غیلان کی بیٹی بتادوں گا، وہ جب سامنے آتی ہے تو (موٹاپے کی وجہ سے) اس کے پیٹ پر چار بٹیں ہوتی ہیں اور جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ معلوم ہوتی ہیں، یہ بات حضور نے سن کر فرمایا، یہ تمہارے پاس نہ آیا کریں۔

(فائدہ) اس مخنث کے نام میں اختلاف ہے قاضی عیاض فرماتے ہیں اس کا نام ہیت تھا، اور امام نووی فرماتے ہیں اس کا نام ہیب یا تہیب تھا، یا مانع، پہلے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مخنث کو اندر آنے کی اجازت دے دی تھی مگر جب معلوم ہو گیا کہ یہ عورتوں کے اوصاف سے بھی باخبر ہوتے ہیں، تو پھر آپ نے ممانعت کر دی، اور مخنث دو طرح کے ہوتے ہیں، ایک خلقی نامردان پر کوئی عذاب نہیں ہے کیونکہ وہ معذور ہیں، اور دوسرے وہ جو بن جاتے ہیں تو وہ ملعون ہیں، جیسے کہ روایات اس پر دلالت کرتی ہیں (نووی جلد ۲ شرح سنوسی وابی جلد ۵)۔

۹۸۷- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَنَّثٌ فَكَانُوا يَعُدُّونَهُ مِنْ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ قَالَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ وَهُوَ يَنْعَتُ امْرَأَةً قَالَ إِذَا أَقْبَلَتْ أَقْبَلَتْ بِأَرْبَعٍ وَإِذَا أَدْبَرَتْ أَدْبَرَتْ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَرَى هَذَا يَعْرِفُ مَا هَاهُنَا لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْكُنَّ قَالَتْ فَحَجَبُوهُ *

۹۸۷۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے پاس ایک مخنث آیا کرتا تھا، اور وہ ان کو ان لوگوں میں سمجھتی تھیں جنہیں عورتوں میں کوئی غرض نہیں ہوتی، ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور وہ ازواج مطہرات میں سے کسی کے پاس تھا اور کسی عورت کی تعریف کر رہا تھا کہ جب سامنے آتی ہے تو چار بٹیں لے کر آتی ہے اور جب پیٹھ موڑتی ہے تو آٹھ بٹیں نمودار ہوتی ہیں، حضور نے فرمایا، میں سمجھتا ہوں کہ یہ یہاں جو ہیں ان کو پہچانتا ہے، بس یہ تمہارے پاس نہ آئے، بیان کرتی ہیں کہ پھر اس سے پردہ کرنے لگے۔

(١٥٦) بَاب جَوَازِ إِرْدَافِ الْمَرْأَةِ الْأَجْنَبِيَّةِ إِذَا أَعْيَتْ فِي الطَّرِيقِ *

٩٨٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَا لَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ وَلَا مَمْلُوكٍ وَلَا شَيْءٍ غَيْرَ فَرَسِهِ قَالَتْ فَكُنْتُ أَعْلِفُ فَرَسَهُ وَأَكْفِيهِ مُئُونَتَهُ وَأَسُوسُهُ وَأَدُقُّ النَّوَى لِنَاضِحِهِ وَأَعْلِفُهُ وَأَسْتَقِي الْمَاءَ وَأَخْرُزُ غَرْبَهُ وَأَعْجِنُ وَلَمْ أَكُنْ أُحْسِنُ أَخْبِزُ وَكَانَ يَخْبِزُ لِي جَارَاتٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ قَالَتْ وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِي وَهِيَ عَلَى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ قَالَتْ فَجِئْتُ يَوْمًا وَالنَّوَى عَلَى رَأْسِي فَلَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ إِخْ إِخْ لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ قَالَتْ فَاسْتَحْيَيْتُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَحَمْلُكِ النَّوَى عَلَى رَأْسِكِ أَشَدُّ مِنْ رُكُوبِكِ مَعَهُ قَالَتْ حَتَّى أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ بِخَادِمٍ فَكَفَتْنِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَتْنِي *

٩٨٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَسْمَاءَ قَالَتْ كُنْتُ أَخْدُمُ الزُّبَيْرَ خِدْمَةَ الْبَيْتِ وَكَانَ لَهُ فَرَسٌ وَكُنْتُ أَسُوسُهُ فَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْخِدْمَةِ شَيْءٌ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ سِيَاسَةِ الْفَرَسِ

باب (۱۵۶) کوئی اجنبیہ عورت اگر راستہ میں تھک گئی ہو تو اسے اپنے ساتھ سوار کرنا جائز ہے۔

۹۸۸۔ محمد بن العلاء، ابو کریب الہمدانی، ابو اسامہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ زبیر بن العوامؓ نے مجھ سے نکاح کیا، اور ان کے پاس نہ کچھ مال تھا نہ غلام، اور نہ اس کے علاوہ کچھ اور، صرف ایک گھوڑا تھا، میں ہی گھوڑے کو چراتی اور اس کا سارا کام کرتی اور اس کی سائیسی بھی کرتی اور ان کے اونٹ کی گٹھلیاں کوٹتی اور اس کو چراتی اور پانی پلاتی، ڈول سیتی اور آٹا بھی گوندھتی لیکن روٹی اچھی نہ پکا سکتی، تو ہمسایہ کی انصاری عورتیں میری روٹیاں پکا دیتیں، وہ بڑی مخلص عورتیں تھیں، اسماء بیان کرتی ہیں کہ میں زبیرؓ کی اس زمین سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ کو دی تھی، گٹھلیاں اپنے سر پر اٹھا کر لایا کرتی تھی، اور وہ زمین مدینہ منورہ سے دو میل کے فاصلے پر تھی، ایک دن میں گٹھلیاں سر پر اٹھائے آرہی تھی کہ راستہ میں حضور ملے، اور آپ کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت تھی، آپ نے مجھے بلایا اور اپنے اونٹ کو بٹھانے کے لئے اخ اخ کہا، کہ مجھے اپنے پیچھے سوار کرلیں، میں شرمائی اور مجھے غیرت آئی، آپ نے فرمایا بخدا گٹھلیوں کا بوجھ سر پر اٹھانا میرے ساتھ سوار ہونے سے زیادہ سخت ہے، بیان کرتی ہیں کہ پھر حضرت ابوبکر نے میرے پاس ایک خادمہ بھیجی، وہ گھوڑے کا سارا کام کرنے لگی گویا کہ اس نے مجھے آزاد کر دیا۔

۹۸۹۔ محمد بن عبید الغبری، حماد بن زید، ایوب، ابن ابی ملیکہ، حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں زبیرؓ کے گھر کا کام کرتی، ان کا ایک گھوڑا تھا، اس کی سائیسی بھی کرتی اور کوئی کام مجھ پر گھوڑے کی سائیسی سے سخت نہیں تھا، اس کے لئے میں گھاس لاتی، اس کی خدمت اور سائیسی کرتی، پھر مجھے

كُنْتُ أَحْتَشُّ لَهُ وَأَقُومُ عَلَيْهِ وَأَسُوسُهُ قَالَ ثُمَّ إِنَّهَا أَصَابَتْ خَادِمًا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَأَعْطَاهَا خَادِمًا قَالَتْ كَفَتْنِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَأَلْقَتْ عَنِّي مَئُونَتَهُ فَجَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ يَا أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ فَقِيرٌ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَ فِي ظِلِّ دَارِكِ قَالَتْ إِنِّي إِنْ رَخَّصْتُ لَكَ أَبَى ذَاكَ الزُّبَيْرُ فَتَعَالَ فَاطْلُبْ إِلَيَّ وَالزُّبَيْرُ شَاهِدٌ فَجَاءَ فَقَالَ يَا أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ فَقِيرٌ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَ فِي ظِلِّ دَارِكِ فَقَالَتْ مَا لَكَ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا دَارِي فَقَالَ لَهَا الزُّبَيْرُ مَا لَكِ أَنْ تَمْنَعِي رَجُلًا فَقِيرًا يَبِيعُ فَكَانَ يَبِيعُ إِلَى أَنْ كَسَبَ فَبِعْتُهُ الْجَارِيَةَ فَدَخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ وَثَمَنُهَا فِي حَجْرِي فَقَالَ هَبِيهَا لِي قَالَتْ إِنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهَا *

ایک باندی مل گئی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے، آپ نے مجھے بھی ایک باندی دے دی، وہ سارا کام کرنے لگی اور یہ محنت میرے اوپر سے اس نے اٹھالی، پھر میرے پاس ایک آدمی آیا، اور بولا اے ام عبداللہ میں محتاج آدمی ہوں میرا ارادہ ہے کہ تمہاری دیوار کے سایہ میں دوکان لگالوں، میں نے کہا اگر میں تجھے اجازت دیدوں تو ایسا نہ ہو کہ زبیرؓ ناراض ہوں، لہٰذا جب زبیرؓ موجود ہوں تو ان کے سامنے مجھ سے کہنا، چنانچہ وہ آیا، اور کہنے لگا کہ اے ام عبداللہ میں ایک محتاج آدمی ہوں، میں تمہاری دیوار کے سایہ میں دکان کرنا چاہتا ہوں، میں نے کہا تجھے سارے مدینہ میں میرے گھر کے علاوہ اور کوئی گھر نہیں ملتا، زبیرؓ بولے اسماء تم کیوں ایک محتاج کو بیچنے سے منع کرتی ہو، پھر وہ دکان کرنے لگا، یہاں تک کہ اس نے روپیہ کمایا، اور میں نے وہ باندی اس کے ہاتھ فروخت کر دی جس وقت زبیرؓ میرے پاس آئے تو اس کی قیمت کے پیسے میری گود میں تھے، وہ بولے، یہ پیسے مجھے ہبہ کر دو، میں نے کہا یہ تو میں صدقہ کر چکی ہوں۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ کام جیسے روٹی پکانا، جانوروں کی خدمت کرنا وغیر ذلک، یہ وہ کام ہیں جو مروت اور حسن معاشرت میں داخل ہیں، اور زمانہ قدیم سے عورتیں یہ کام کرتی ہیں، نیز جو عورت محرم نہ ہو، اور وہ راستہ میں تھکی ہوئی ملے تو اسے اپنے ساتھ سوار کرنا جائز ہے، بشرطیکہ نیک اور صالح آدمی بھی راستے میں موجود ہوں، قاضی عیاض فرماتے ہیں، یہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی، کیوں کہ حضرت اسماءؓ حضرت عائشہؓ کی بہن اور آپ کے پھوپھی زاد بھائی حضرت زبیرؓ کی بیوی تھیں، گویا آپ کے گھر والوں کی طرح تھیں، اور کسی کو اس طرح کرنا درست نہیں، مترجم کے نزدیک یہی قول اولیٰ بالعمل ہے کیونکہ آج کل تو ایسی صورت بہت کم پیش آتی ہے، اور پھر شر القرون ہونے کی بنا پر ہر ایک تھکی ہوئی بن جائے گی اور پھر جو صلحاء کا لباس پہنے ہوئے ہیں، وہ اس لباس کو دھبہ لگا دیں گے۔

(۱۵۷) بَاب تَحْرِيمِ مُنَاجَاةِ الِاثْنَيْنِ دُونَ الثَّالِثِ بِغَيْرِ رِضَاهُ *

باب (۱۵۷)۔ تیسرے کی موجودگی میں بغیر اس کی اجازت کے دو کو سرگوشی کرنے کی ممانعت۔

۹۹۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ

۹۹۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمیوں میں سے دو بغیر تیسرے کی رضامندی کے

فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ وَاحِدٍ *

سرگوشی نہ کریں(۱)۔

۹۹۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَيُّوبَ بْنَ مُوسَى كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ *

۹۹۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، ابن نمیر۔
(دوسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد۔
(تیسری سند) محمد بن مثنیٰ، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ۔
(چوتھی سند) قتیبہ، ابن رمح، لیث بن سعد۔
(پانچویں سند) ابوالربیع، ابو کامل، حماد، ایوب۔
(چھٹی سند) ابن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، ایوب بن موسیٰ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۹۹۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الْآخَرِ حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ مِنْ أَجْلِ أَنْ يُحْزِنَهُ *

۹۹۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ہناد بن السری، ابوالاحوص، منصور۔
(دوسری سند) زہیر بن حرب، عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، ابو وائل، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جب تم تین آدمی ہو، تو دو تم میں سے تیسرے کو چھوڑ کر کانا پھوسی نہ کریں، تا آنکہ اور لوگ تم سے ملیں، اس لئے کہ اسے رنج ہوگا۔

۹۹۳- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ

۹۹۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت

(۱) یہ ممانعت تب ہے جب ابتداء سے تین ساتھی اکٹھے بیٹھے ہوئے ہوں پھر ان میں سے دو آپس میں سرگوشی کے انداز میں بات کرنے لگیں۔ لیکن اگر ابتداء ہی سے دو آدمی بیٹھے ہوئے آہستہ آہستہ باتیں کر رہے ہوں اور تیسرا آدمی ان سے اتنی دور بیٹھا ہوا ہو کہ اگر یہ بلند آواز سے باتیں کریں تو بھی اسے سنائی نہ دے تو پھر ان کے لئے سرگوشی کے انداز میں باتیں کرنا ممنوع نہیں ہے بلکہ اب اگر وہ تیسرا آدمی ان کی باتیں سننے کے لئے ان کے قریب آتا ہے تو اس کے لئے ان کی باتیں سننا ناجائز ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا فَإِنَّ ذَلِكَ يُحْزِنُهُ *

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جب تم تین آدمی ہو، تو تیسرے کو چھوڑ کر، دو سرگوشی نہ کریں، اس لئے کہ یہ چیز اسے غمگین کر دے گی۔

٩٩٤- وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۹۹۴۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس (دوسری سند)، ابن ابی عمر، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں یہ نہی تحریمی ہے، تاکہ تیسرے کو پریشانی اور رنج نہ ہو، اور یہ ممانعت سفر و حضر میں عام ہے، اور اگر چار ہوں تو پھر دو سرگوشی کریں، تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

(١٥٨) بَاب الطِّبِّ وَالْمَرَضِ وَالرُّقَى *

باب (۱۵۸)۔ علاج اور بیماری اور جھاڑ پھونک۔

٩٩٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ إِذَا اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَاهُ جِبْرِيلُ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ يُبْرِيكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَشَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ *

۹۹۵۔ ابن ابی عمر المکی، عبدالعزیز دراوردی، یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن الہاد، محمد بن ابراہیم، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت بیمار ہوتے تو جبریل امین یہ دعا پڑھ کر آپ کو جھاڑتے "بسم اللہ یبریک الخ" یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے میں مدد چاہتا ہوں، وہ تم کو اچھا کرے گا اور ہر ایک بیماری سے شفا دے گا، اور ہر ایک حسد کرنے والے کی برائی سے جس وقت وہ حسد کرے، آپ کو بچائے گا اور ہر ایک بری نظر ڈالنے والے کی نظر سے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ حضرت جبریل علیہ السلام کی جھاڑ تھی، آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ میں جو اذکار و ادعیہ مذکور ہیں، ان سے جھاڑنا درست بلکہ سنت ہے۔

٩٩٦- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ بِاسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ *

۹۹۶۔ بشر بن ہلال الصواف، عبدالوارث، عبدالعزیز بن صہیب، ابو نضرہ، حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ جبریل امین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اور فرمایا اے محمد تم بیمار ہو گئے ہو؟ آپ نے فرمایا ہاں، حضرت جبریل نے یہ دعا پڑھی، "بسم اللہ ارقیك من كل شيء يؤذيك من شر كل نفس او عين حاسد، اللہ يشفيك، باسم اللہ ارقيك۔"

(فائدہ) معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے قبضہ قدرت میں کوئی چیز نہیں، نہ ہی کوئی کسی کو شفا دے سکتا ہے، شافی اور کافی صرف ذات وحدہ لاشریک ہے۔

۹۹۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَيْنُ حَقٌّ *

۹۹۷۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان مرویات میں سے روایت کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہیں، چنانچہ چند احادیث بیان کیں، اور فرمایا کہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نظر حق ہے۔

۹۹۸- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا *

۹۹۸۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، حجاج بن الشاعر، احمد بن خراش، مسلم بن ابراہیم، وہیب بن طاؤس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نظر حق ہے اور اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کر سکتی ہے، تو نظر کر جاتی ہے اور جب تم سے (نظر کے علاج کے لئے) غسل کرنے کو کہا جائے تو غسل کر لو۔

(فائدہ) امام مازری فرماتے ہیں کہ جمہور علمائے کرام کا اعتقاد اسی ظاہر حدیث پر ہے کہ نظر حق ہے، اور اہل بدعت کا ایک فرقہ اس چیز کا منکر ہے، باقی ان کا قول باطل ہے، اس لئے کہ نظر کی تاثیر خلاف عقل نہیں ہے، اور پھر احادیث سے اس کا ثبوت ہے، اس لئے انکار کی کوئی وجہ نہیں، اور نظر کے غسل کا طریقہ حدیث کی کتابوں میں مذکور ہے، اور مسند بزار میں حضرت انسؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا پڑھ لینا نظر بد سے محفوظ کر دیتا ہے، واللہ اعلم۔ (نووی جلد ۲ شرح ابی وسنوسی جلد ۷ صفحہ ۴۳)۔

(۱۵۹) بَاب السِّحْرِ *

باب (۱۵۹)۔ جادو کا بیان!

۹۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَحَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودِيٌّ مِنْ يَهُودِ بَنِي زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَتْ حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ دَعَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَشَعَرْتِ أَنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ

۹۹۹۔ ابو کریب، ابن نمیر، ہشام بواسطہ اپنے والد، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بنی زریق کے یہودیوں میں سے ایک یہودی نے جسے لبید بن اعصم کہتے ہیں، جادو کیا، یہاں تک کہ آپ کو یہ خیال آتا کہ میں یہ کام کر رہا ہوں اور آپ وہ کام نہ کرتے ہوتے، حتیٰ کہ ایک دن یا ایک رات ہوئی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی، اور پھر دعا کی، اور پھر دعا کی، پھر فرمایا عائشہؓ تجھے معلوم نہیں ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتلا دیا جو میں نے اس سے پوچھا، میرے پاس دو آدمی آئے،

فِيهِ جَاءَنِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ أَوِ الَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ قَالَ وَجُفِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بِئْرِ ذِي أَرْوَانَ قَالَتْ فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ وَاللَّهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أَحْرَقْتَهُ قَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللَّهُ وَكَرِهْتُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا فَأَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ *

ایک میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس، جو میرے سر کے پاس بیٹھا تھا اس نے اس سے، جو میرے پاؤں کے پاس بیٹھا تھا، کہا کہ اس شخص کو کیا بیماری ہے؟ وہ بولا اس پر جادو ہوا ہے، اس نے کہا کس نے جادو کیا ہے؟ وہ بولا لبید بن اعصم نے، اس نے کہا کس چیز میں جادو کیا ہے؟ وہ بولا کنگھی میں، اور ان بالوں میں جو کنگھی سے جڑے ہیں اور نر کھجور کے بالے کے غلاف میں، اس نے کہا یہ کہاں رکھا ہے؟ وہ بولا ذی اروان کے کنویں میں، بیان کرتی ہیں کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کے ساتھ اس کنویں پر گئے، پھر آپ نے فرمایا عائشہؓ، خدا کی قسم اس کنویں کا پانی ایسا تھا، جیسے مہندی کا پانی، اور وہاں کے کھجور کے درخت ایسے تھے جیسا کہ شیطانوں کے سر، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ آپ نے اسے جلا کیوں نہیں دیا، آپ نے فرمایا مجھے تو اللہ تعالیٰ نے اچھا کر دیا، اب مجھے لوگوں میں فساد بھڑکانا برا معلوم ہوا، اس لئے میں نے حکم دیا، وہ گاڑھ دیا گیا۔

(فائدہ) بخاری کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات سے صحبت نہ کر سکتے تھے چنانچہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے، آپ نے خدا سے اپنی صحت کی دعا کی، پھر یہ حدیث بیان فرمائی، اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ اس جادوگر یہودی کو سزا دیجئے، اور شہر سے نکلوا دیجئے، آپ نے فرمایا خدا نے مجھے صحت دی، اب میں کیوں فساد برپا کروں اور شور وغل مچاؤں، اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کرنے کی یہ حکمت تھی، کہ کافر آپ کے معجزے دیکھ کر جادوگر کہتے، اور مشہور یہ ہے کہ جادوگر پر جادو کا اثر نہیں ہوتا، اور جب آپ پر جادو کا اثر ہو گیا تو ان کے خیال میں بھی آپ جادوگر نہ ہوئے (تحفۃ الاخیار) مترجم کہتا ہے کہ جادو کا اثر کر جانا اور پھر ملائک کا آکر اس کے بارے میں گفت وشنید کرنا، اس بات کی بین دلیل ہے کہ آپ بشر تھے اور پھر آپ کا بارگاہ الٰہی میں بار بار دعا کرنا ثابت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے قبضہ قدرت میں کوئی چیز نہیں، اور اللہ تعالیٰ سے ایک ایک بات کا پوچھنا اس بات پر دال ہے کہ آپ حاضر وناظر اور عالم الغیب نہیں تھے۔

١٠٠٠ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ أَبُو كُرَيْبٍ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ فِيهِ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۰۰۰۔ ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا اور ابن نمیر کی روایت کی طرح حدیث سے مروی ہے، باقی اس میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کنویں پر تشریف لے گئے اور اس کنویں پر کھجوروں

وَسَلَّمَ إِلَى الْبِئْرِ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَخْلٌ وَقَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَخْرِجْهُ وَلَمْ يَقُلْ أَفَلَا أَحْرَقْتَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَأَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ *

کے درخت تھے، میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ اسے نکال دیجئے، باقی حدیث میں جلا دینے کا ذکر نہیں ہے، اور نہ ہی دفن کرا دینے کا ذکر ہے۔

(فائدہ) امام مازری فرماتے ہیں کہ جمہور علمائے کرام کا یہ قول ہے کہ سحر حق ہے اور اس کی ایک حقیقت ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کا ذکر فرمایا ہے کہ شیطانوں نے کفر کیا "یعلمون الناس السحر" اور وہ مرد اور عورتوں کے درمیان جدائی ڈالتا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ اس کی حقیقت ہے اور احادیث بھی اس پر دال ہیں، اور پھر جادو کا اثر عقلاً محال بھی نہیں، شیخ ابی و شیخ سنوسی شرح صحیح مسلم شریف میں تحریر فرماتے ہیں، کہ قرآن کریم اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سحر کی حقیقت پر دال ہیں، لہٰذا جو اس کا انکار کرے، وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تکذیب کرنے والا ہے، اب اگر سراً منکر ہے تو زندیق ہے، اور اگر اعلانیہ طور پر اس کا انکار کرتا ہے تو مرتد ہے، امام نووی فرماتے ہیں کہ سحر حرام ہے، اور اس کا سیکھنا اور سکھانا بھی حرام ہے، امام مالک کے نزدیک ساحر کافر ہے اور اس کی توبہ مقبول نہیں ہے، شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی نے احکام واقسام سحر میں مفصل کلام کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ اگر سحر میں کوئی قول یا فعل موجب کفر ہو، جیسا کہ بتوں کا نام لینا، اور ارواح خبیثہ کی ایسی تعظیم کرنا، جو شایان رب العزت ہو، جیسا کہ قدرت اور علم غیب اور مشکل کشائی کا ثابت کرنا یا ذبح لغیر اللہ، یا سجدہ وغیرہ ذلک کیا جائے، تو بلاشبہ ایسا سحر کفر ہے اور اس کا کرنے والا مرتد ہو جاتا ہے اور اس طرح جو کوئی اپنے مطلب کے لئے ایسا سحر کروائے تو وہ بھی کافر ہو جاتا ہے اور مرتد کے احکام اس پر جاری کئے جائیں گے، اور اگر کلمات کفر اور فعل کفر نہ ہوں، لیکن سحر کرنے والا دعویٰ کرتا ہو کہ میں اپنے سحر سے کار خدائی کر سکتا ہوں تو وہ بسبب اس دعوے کے کافر اور مرتد ہو جاتا ہے غرضیکہ جادو کا درجہ تو آیت قرآنی اور احادیث بالا سے آشکارا ہو گیا، لیکن جادو تعلیم کے ذریعہ سے حاصل ہو سکتا ہے اور معجزہ تعلیم و تعلم سے حاصل نہیں ہو سکتا بلکہ موہبت الٰہی ہے اور پھر یہ کہ سحر فقط تخیل اور نظربندی ہے کہ جسے بقاء و ثبات نہیں ہے، برخلاف معجزہ کے، وہ باقی رہ سکتا ہے جیسا کہ خود قرآن مجید میں ہے، اور معجزہ علیٰ روس الاشہاد عقلاء اور عظماء کے سامنے ظاہر کیا جاتا ہے، اور عقلاء ہی اسے تسلیم کرتے ہیں، برخلاف جادو کے، کہ جہال اور عقل سے بے بہرہ حضرات کا شیوہ ہے، اور انہیں میں وہ رائج بھی ہوتا ہے اور پھر ساحر نبوت کا انتساب نہیں چاہتا اور پیغمبر نبوت ہی کے اثبات کے لئے معجزات ظاہر کرتے ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم، (نووی جلد ۲ صفحہ ۲۲۲، وشرح ابی سنوسی جلد ۶، صفحہ ۲)۔

(۱۶۰) بَاب السُّمِّ *

باب (۱۶۰) زہر کا بیان۔

۱۰۰۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ امْرَأَةً يَهُودِيَّةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَجِيءَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ أَرَدْتُ لِأَقْتُلَكَ قَالَ مَا كَانَ اللَّهُ لِيُسَلِّطَكِ عَلَى ذَاكِ قَالَ أَوْ قَالَ عَلَيَّ قَالَ قَالُوا

۱۰۰۱- یحییٰ بن حبیب الحارثی، خالد بن حارث، شعبہ، ہشام بن زید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زہر ملا کر بکری کا گوشت لے کر آئی، آپ نے اس میں سے کھایا، پھر وہ عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی، آپ نے فرمایا یہ تو نے کیا کیا؟ وہ بولی (معاذ اللہ) میں آپ کو مار ڈالنا چاہتی تھی، آپ نے فرمایا اللہ تجھے اتنی طاقت دینے والا نہیں، حضرت علیؓ یا صحابہ کرام نے کہا، یارسول اللہ ہم اسے قتل کر

أَلَا نَقْتُلُهَا قَالَ لَا قَالَ فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

دیں، آپ نے فرمایا نہیں، بیان کرتے ہیں میں اس زہر کا اثر ہمیشہ حضور کے کوے میں پاتا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عصمت یعنی حفاظت مذکور ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "واللہ یعصمك من الناس" یہ بھی آپ کا معجزہ ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اس گوشت نے خود بتادیا کہ مجھ میں زہر ہے، اور یہ خبیث عورت مرحب کی بہن تھی، ایک روایت میں ہے کہ اس عورت کو حضورؐ نے بشر بن براء کے وارثوں کے سپرد کر دیا، وہ اسی زہر میں مرا تھا، انہوں نے قصاص میں اس خبیث عورت کو قتل کر دیا، لعنۃ اللہ علیہا (نووی جلد ۲ صفحہ ۲۲۳)

۱۰۰۲ - وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ أَنَّ يَهُودِيَّةً جَعَلَتْ سَمًّا فِي لَحْمٍ ثُمَّ أَتَتْ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ خَالِدٍ *

۱۰۰۲۔ ہارون بن عبداللہ، روح بن عبادہ، شعبہ، ہشام بن زید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودیہ نے گوشت میں زہر ملایا پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی اور خالد کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

(۱۶۱) بَاب اسْتِحْبَابِ رُقْيَةِ الْمَرِيضِ *

باب (۱۶۱) مریض کو جھاڑنے کا استحباب۔

۱۰۰۳ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ زُهَيْرٌ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكَى مِنَّا إِنْسَانٌ مَسَحَهُ بِيَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا فَلَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَقُلَ أَخَذْتُ بِيَدِهِ لِأَصْنَعَ بِهِ نَحْوَ مَا كَانَ يَصْنَعُ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ يَدِي ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاجْعَلْنِي مَعَ الرَّفِيقِ الْأَعْلَى قَالَتْ فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ قَدْ قَضَى *

۱۰۰۳۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابوالضحیٰ، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم میں سے جب کوئی بیمار ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر اپنا داہنا ہاتھ پھیرتے، پھر فرماتے اذہب الباس الخ، یعنی اے انسانوں کے مالک لوگوں سے بیماری کو دور کردے، اور شفا عطا کر، تو ہی شفا دینے والا ہے، شفا تو تیری ہی شفا ہے، ایسی شفا عطا کر کہ بالکل ہی بیماری نہ رہے، پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری سخت ہوئی تو میں نے ویسا ہی کرنے کو، جیسا کہ آپ کیا کرتے تھے، آپ کا ہاتھ پکڑا، آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے چھڑا لیا، پھر فرمایا، اللھم اغفرلی واجعلنی مع الرفیق الاعلیٰ، بیان کرتی ہیں کہ پھر جو میں دیکھنے لگے تو آپ انتقال فرما چکے تھے۔

(فائدہ) آپ کی دعا کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۱۰۰۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا

۱۰۰۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم۔

هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ فِي حَدِيثِ هُشَيْمٍ وَشُعْبَةَ مَسَحَهُ بِيَدِهِ قَالَ وَفِي حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ مَسَحَهُ بِيَمِينِهِ و قَالَ فِي عَقِبِ حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ مَنْصُورًا فَحَدَّثَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنَحْوِهِ *

(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ۔
(تیسری سند) بشر بن خالد، محمد بن جعفر۔
(چوتھی سند) ابن بشار، ابن ابی عدی، شعبہ۔
(پانچویں سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو بکر بن خلاد، یحییٰ القطان، سفیان، اعمش، جریر کی سند کے ساتھ مروی ہے، اور ہشیم اور شعبہ کی روایت میں ہے کہ آپ اپنا ہاتھ پھیرتے اور ثوری کی روایت میں ہے کہ آپ اپنا داہنا ہاتھ پھیرتے اور، یحییٰ کی روایت کے بعد ہے کہ سفیان اعمش سے نقل کرتے ہیں، کہ میں نے یہ روایت منصور سے بیان کی، تو انہوں نے مجھ سے بواسطہ ابراہیم، مسروق، حضرت عائشہؓ سے روایت نقل کی ہے۔

١٠٠٥- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَادَ مَرِيضًا يَقُولُ أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِهِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا *

۱۰۰۵۔ شیبان بن فروخ، ابو عوانہ، منصور، ابراہیم، مسروق، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کی عیادت کرتے تو فرماتے "اذهب الباس، رب الناس، اشفه انت الشافی، لا شفاء الاشفاء وك شفاء لا يغادر سقماً"، ترجمہ روایت سابقہ میں گزر گیا۔

١٠٠٦- و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى الْمَرِيضَ يَدْعُو لَهُ قَالَ أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ فَدَعَا لَهُ وَقَالَ وَأَنْتَ الشَّافِي *

۱۰۰۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، جریر، منصور، ابو الضحیٰ، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کے پاس تشریف لاتے تو اس کے لئے (اس طرح) دعا فرماتے "اذهب الباس، رب الناس، اشفه انت الشافي، لا شفاء الاشفاؤك شفاء لا يغادر سقماً"، اور ابو بکر کی روایت میں "دعا له" کا لفظ ہے اور "انت الشافی" کہا ہے۔

١٠٠٧- وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ

۱۰۰۷۔ قاسم بن زکریا، عبید اللہ بن موسیٰ، اسرائیل، منصور، ابراہیم، مسلم بن صبیح، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَمُسْلِمُ بْنُ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ وَجَرِيرٍ *

عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو عوانہ اور جریر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

١٠٠٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْقِي بِهَذِهِ الرُّقْيَةِ أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا أَنْتَ *

۱۰۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ،، ابو کریب، ابن نمیر، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس جھاڑ کے ساتھ جھاڑا کرتے تھے "اذھب الباس رب الناس بیدك الشفاء لا کاشف له الا انت (ترجمہ پہلے گزر چکا ہے)۔

١٠٠٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۰۰۹۔ ابو کریب، ابواسامہ، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

١٠١٠- حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرِضَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِهِ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ جَعَلْتُ أَنْفُثُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُهُ بِيَدِ نَفْسِهِ لِأَنَّهَا كَانَتْ أَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْ يَدِي وَفِي رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ بِمُعَوِّذَاتٍ *

۱۰۱۰۔ سریج بن یونس، یحییٰ بن ایوب، عباد بن عباد، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب گھر میں کوئی بیمار ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر معوذات پڑھ کر پھونکتے، جب آپ بیمار ہوئے اس بیماری میں جس میں آپ نے وفات پائی تو میں آپ پر پھونکتی اور آپ ہی کا ہاتھ آپ پر پھیرتی کیونکہ آپ کے دست مبارک میں میرے ہاتھ سے زیادہ برکت تھی، اور یحییٰ بن ایوب کی روایت میں "معوذات" ہے "بالموذات" نہیں ہے۔

١٠١١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ عَنْهُ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا *

۱۰۱۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو اپنے اوپر معوذات پڑھتے اور پھونکتے، جب آپ سخت بیمار ہوئے تو میں آپ پر پڑھتی اور برکت کی امید سے آپ کا ہاتھ پھیرتی۔

١٠١٢- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا

۱۰۱۲۔ ابوالطاہر، حرملہ، ابن وہب، یونس، (دوسری سند) عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر (تیسری سند) محمد بن عبداللہ بن

عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ ح و حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا إِلَّا فِي حَدِيثِ مَالِكٍ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ وَزِيَادٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ *

نمیر، روح، (چوتھی سند) عقبہ بن مکرم، احمد بن عثمان، نوفلی، ابو عاصم، ابن جریج، زیاد، ابن شہاب سے مالک کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے اور مالک کی روایت کے علاوہ اور کسی کی روایت میں یہ نہیں کہ برکت کی امید سے ایسا کرتی، باقی یونس اور زیاد کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو اپنے اوپر معوذات پڑھ کر پھونکتے اور اپنا ہاتھ پھیرتے۔

(١٦٢) بَاب اسْتِحْبَابِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ وَالْحُمَةِ وَالنَّظْرَةِ *

باب (۱۶۲) نظر اور نملہ اور بچھو سے جھاڑ پھونک کرنے کا استحباب۔

١٠١٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرُّقْيَةِ فَقَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الرُّقْيَةِ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ *

۱۰۱۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، شیبانی، عبدالرحمن بن الاسود، اسود بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جھاڑ پھونک کے متعلق دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک گھر والوں کو زہر کے لئے جھاڑنے کی اجازت دی ہے۔

١٠١٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ *

۱۰۱۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، مغیرہ، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک گھر والوں کو زہر کے لئے جھاڑنے کی اجازت دی۔

١٠١٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ

۱۰۱۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان، عبد ربہ بن سعید، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا یا اسے کوئی زخم لگتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی شہادت کی انگلی کو زمین پر رکھتے اور فرماتے بسم اللہ تربة ارضنا بريقة بعضنا الخ،

الشَّيْءَ مِنْهُ أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِصْبَعِهِ هَكَذَا وَوَضَعَ سُفْيَانُ سَبَّابَتَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا بِاسْمِ اللَّهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفَى بِهِ سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ يُشْفَى و قَالَ زُهَيْرٌ لِيُشْفَى سَقِيمُنَا *

یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے کسی کے تھوک کے ساتھ اس سے شفا پائے گا ہمارا بیمار اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں یشفی سقیمنا کا لفظ ہے اور زہیر کی روایت میں یشفی کا لفظ ہے (معنی اور مطلب دونوں کا ایک ہی ہے)۔

١٠١٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَ أَبُو كُرَيْبٍ (وَاللَّفْظُ لَهُمَا) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُهَا أَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ *

۱۰۱۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن بشر، مسعر، معبد بن خالد، ابن شداد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم انہیں نظر سے جھاڑنے کا حکم فرماتے تھے۔

١٠١٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۰۱۷۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، مسعر سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

١٠١٨- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ *

۱۰۱۸۔ ابن نمیر بواسطہ اپنے والد، معبد بن خالد، عبداللہ بن شداد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نظر سے جھڑوانے کا حکم فرماتے تھے۔

١٠١٩- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي الرُّقَى قَالَ رُخِّصَ فِي الْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَالْعَيْنِ *

۱۰۱۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوخیثمہ، عاصم الاحول، یوسف بن عبداللہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ زہر اور نملہ اور نظر سے جھڑوانے کی اجازت دی گئی ہے۔

(فائدہ) نملہ ایک قسم کی بیماری ہے جس میں پسلی میں زخم پڑ جاتے ہیں، امام نووی فرماتے ہیں، دعا اور جھاڑ وغیرہ پڑھ کر آہستہ سے پھونکنے کے جواز پر اجماع ہے اور جمہور صحابہ اور تابعین نے اسے مستحب رکھا ہے۔

١٠٢٠- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

۱۰۲۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن آدم، سفیان (دوسری سند) زہیر بن حرب، حمید بن عبدالرحمٰن، حسن بن صالح، عاصم، یوسف بن عبداللہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

حَدَّثَنَا حَسَنٌ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ *

روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زہر اور نملہ اور نظر سے جھڑوانے کی اجازت دی ہے اور سفیان کی روایت میں یوسف بن عبداللہ بن حارث ہے۔

١٠٢١- حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَارِيَةٍ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بِوَجْهِهَا سَفْعَةً فَقَالَ بِهَا نَظْرَةٌ فَاسْتَرْقُوا لَهَا يَعْنِي بِوَجْهِهَا صُفْرَةً *

۱۰۲۱۔ ابوالربیع سلیمان بن داؤد، محمد بن حرب، محمد بن ولید الزبیدی، زہری، عروہ بن زبیر، زینب بنت ام سلمہؓ، ام سلمہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ کے مکان میں ایک لڑکی کو دیکھا کہ جس کے منہ پر چھائیاں تھیں، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے فرمایا، اسے نظر لگی ہے اسے جھڑواؤ۔

١٠٢٢- حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِآلِ حَزْمٍ فِي رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَقَالَ لِأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ مَا لِي أَرَى أَجْسَامَ بَنِي أَخِي ضَارِعَةً تُصِيبُهُمُ الْحَاجَةُ قَالَتْ لَا وَلَكِنِ الْعَيْنُ تُسْرِعُ إِلَيْهِمْ قَالَ ارْقِيهِمْ قَالَتْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ ارْقِيهِمْ *

۱۰۲۲۔ عقبہ بن مکرم العمی، ابوعاصم، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آل حزم کو سانپ کے لئے جھڑوانے کی اجازت دی ہے، اور اسماء بنت عمیس سے فرمایا، کیا وجہ ہے کہ میں اپنے بھائی (جعفر بن ابی طالب) کے بچوں کو دبلا پاتا ہوں، کیا وہ بھوکے رہتے ہیں؟ اسماء بولیں نہیں، انہیں نظر جلد لگ جاتی ہے، آپ نے فرمایا کوئی منتر کر، میں نے منتر پیش کیا، فرمایا کر دے۔

١٠٢٣- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَرْخَصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رُقْيَةِ الْحَيَّةِ لِبَنِي عَمْرٍو قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَدَغَتْ رَجُلًا مِنَّا عَقْرَبٌ وَنَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ

۱۰۲۳۔ محمد بن حاتم، روح بن عبادہ، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ نے بنی عمرو کو سانپ کے لئے جھڑوانے کی اجازت دی، ابوالزبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرما رہے تھے ہم میں سے ایک شخص کے بچھو نے کاٹ لیا، اور ہم اس

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرْقِي قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ *

وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے، ایک آدمی بولا یارسول اللہ میں جھاڑ دوں، فرمایا جو تم میں سے اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے پہنچادے۔

١٠٢٤ - وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَرْقِيهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَمْ يَقُلْ أَرْقِي *

۱۰۲۴۔ سعید بن یحییٰ الاموی، بواسطہ اپنے والد ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ ایک شخص نے حاضرین میں سے کہا، یارسول اللہ میں اسے جھاڑ دوں؟

١٠٢٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ لِي خَالٌ يَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقَى قَالَ فَأَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى وَأَنَا أَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ فَقَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ *

۱۰۲۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوسعید الاشج، وکیع، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ماموں بچھو سے ڈسے ہوئے کو جھاڑتے تھے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جھاڑ پھونک سے منع کر دیا، وہ آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے، یارسول اللہ آپ نے جھاڑنے سے منع کر دیا، اور میں بچھو سے ڈسے ہوئے کو جھاڑتا ہوں، آپ نے فرمایا جو تم میں سے اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکے، وہ پہنچادے۔

(فائدہ) اگلی روایت میں اس چیز کی وضاحت آجائے گی کہ کس قسم کے جھاڑنے سے آپ نے منع فرمایا ہے۔

١٠٢٦ - وَحَدَّثَنَاه عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۰۲۶۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

١٠٢٧ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقَى فَجَاءَ آلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِي بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَإِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى قَالَ فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ فَقَالَ مَا أَرَى بَأْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنفَعْهُ *

۱۰۲۷۔ ابوکریب، ابومعاویہ، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جھاڑ پھونک سے منع کر دیا تو عمرو بن حزم کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، یارسول اللہ ہمارے پاس کچھ جھاڑ ہے جس سے ہم بچھو کے ڈسے ہوئے کو جھاڑتے ہیں، اور آپ نے جھاڑنے سے منع کر دیا، راوی کہتے ہیں انہوں نے وہ جھاڑ آپ پر پیش کی، فرمایا اس میں کچھ قباحت نہیں، جو تم میں سے اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکے، وہ پہنچادے۔

١٠٢٨ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ

۱۰۲۸۔ ابوالطاہر، ابن وہب، معاویہ بن صالح، عبدالرحمٰن بن

أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي ذَلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ *

جبیر، بواسطہ اپنے والد، حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جھاڑ کرتے تھے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ، آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں، آپ نے فرمایا اپنے منتر مجھ پر پیش کرو، جھاڑ میں کچھ قباحت نہیں، جب تک کہ اس میں شرکیہ کلمات نہ ہوں۔

(١٦٣) بَاب جَوَازِ أَخْذِ الْأُجْرَةِ عَلَى الرُّقْيَةِ بِالْقُرْآنِ وَالْأَذْكَارِ *

باب (۱۶۳)۔ قرآن کریم یا ادعیہ ماثورہ سے جھاڑ کر اس پر اجرت لینے کا جواز۔

١٠٢٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا فِي سَفَرٍ فَمَرُّوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَلَمْ يُضِيفُوهُمْ فَقَالُوا لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ رَاقٍ فَإِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ لَدِيغٌ أَوْ مُصَابٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ نَعَمْ فَأَتَاهُ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ الرَّجُلُ فَأُعْطِيَ قَطِيعًا مِنْ غَنَمٍ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا وَقَالَ حَتَّى أَذْكُرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا رَقَيْتُ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ وَمَا أَدْرَاكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ ثُمَّ قَالَ خُذُوا مِنْهُمْ وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ مَعَكُمْ *

۱۰۲۹۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، ہشیم، ابوبشر، ابوالمتوکل، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ لوگ سفر پر تھے اور عرب کے کسی قبیلہ پر سے ان کا گزر ہوا تو ان سے دعوت چاہی، انہوں نے دعوت نہ کی، وہ بولے تم میں سے کوئی جھاڑ جانتا ہے؟ کیونکہ اس کے سردار کو بچھو نے کاٹ رکھا تھا، صحابہ میں سے ایک بولے ہاں مجھے جھاڑ آتی ہے، چنانچہ وہ گئے اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر اسے جھاڑا، وہ اچھا ہو گیا، انہوں نے ایک بکریوں کا گلہ دیا، انہوں نے لینے سے انکار کیا اور فرمایا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لوں، چنانچہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے بیان کیا، اور عرض کیا یا رسول اللہ بخدا میں نے سورۃ فاتحہ کے سوا کوئی جھاڑ نہیں پڑھی، آپ مسکرائے اور فرمایا تجھے کیسے معلوم ہوا کہ وہ جھاڑ ہے؟ پھر فرمایا لے لو، اور میرا بھی حصہ لگانا۔

(فائدہ) آپ نے انہیں خوش کرنے کے لئے فرمادیا، کہ میرا بھی حصہ لگانا جیسا کہ میں عنبر والی روایت میں اس چیز کا تذکرہ کر چکا ہوں، نیز صحابہ کرام کا عقیدہ یہی تھا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ نہ کوئی حاضر و ناظر ہے اور نہ کسی کو علم غیب ہے، اسی لئے ان کو قسم کھانے اور واقعہ بیان کرنے کی حاجت پیش آئی، نیز امام نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر قرآن کریم، یا اذکار ماثورہ سے جھاڑے تو اس پر اجرت لے سکتا ہے، اس میں کسی قسم کی کراہت نہیں (نووی جلد ۲ صفحہ ۲۲۴، شرح ابی و سنوسی جلد ۶ صفحہ ۱۶)۔

١٠٣٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ

۱۰۳۰۔ محمد بن بشار، ابو بکر بن نافع، غندر، شعبہ، ابوبشر سے

بْنُ نَافِعٍ كِلَاهُمَا عَنْ غُنْدَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَجَعَلَ يَقْرَأُ أُمَّ الْقُرْآنِ وَيَجْمَعُ بُزَاقَهُ وَيَتْفِلُ فَبَرَأَ الرَّجُلُ *

اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ وہ سورۃ فاتحہ پڑھتا جاتا تھا اور اپنا تھوک جمع کر کے تھوکتا جاتا تھا، یہاں تک کہ وہ اچھا ہو گیا۔

١٠٣١- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَخِيهِ مَعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَأَتَتْنَا امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيمٌ لُدِغَ فَهَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِنَّا مَا كُنَّا نَظُنُّهُ يُحْسِنُ رُقْيَةً فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَأَعْطَوْهُ غَنَمًا وَسَقَوْنَا لَبَنًا فَقُلْنَا أَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقْيَةً فَقَالَ مَا رَقَيْتُهُ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ فَقُلْتُ لَا تُحَرِّكُوهَا حَتَّى نَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا كَانَ يُدْرِيهِ أَنَّهَا رُقْيَةٌ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ مَعَكُمْ *

۱۰۳۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، معبد بن سیرین، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک منزل میں اترے، ایک عورت آئی اور بولی، اس قبیلہ کے سردار کو بچھو نے کاٹا ہے، لہٰذا تم میں سے کوئی جھاڑ جانتا ہے؟ ایک آدمی ہم میں سے اس کے ساتھ کھڑا ہوا، جس کو ہم نہیں سمجھتے تھے کہ وہ اچھی طرح جھاڑ جانتا ہو گا، تو اس نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر اسے جھاڑا اور وہ اچھا ہو گیا، ان لوگوں نے اسے بکریاں دیں اور ہمیں دودھ پلایا، ہم نے کہا تم کوئی اچھی جھاڑ جانتے ہو؟ وہ بولا میں نے تو صرف سورۃ فاتحہ کے ساتھ جھاڑا ہے، میں نے کہا ان بکریوں کو یہاں سے نہ ہٹاؤ تاوقتیکہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہوں، چنانچہ ہم آپ کے پاس گئے اور پورا واقعہ بیان کیا، آپ نے فرمایا اسے کیسے معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ جھاڑ ہے، ان بکریوں کو بانٹ لو اور اپنے ساتھ ایک حصہ میرا بھی لگاؤ۔

(فائدہ) اگرچہ وہ بکریاں جھاڑنے والے کا حق تھیں لیکن آپ نے تبرکاً اس میں سب کا حصہ کر دیا۔

١٠٣٢- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِنَّا مَا كُنَّا نَأْبِنُهُ بِرُقْيَةٍ *

۱۰۳۲۔ محمد بن مثنیٰ، وہب بن جریر، ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ اس عورت کے ساتھ ہم میں سے ایک شخص کھڑا ہوا جسے ہم نہیں سمجھتے تھے کہ جھاڑ آتی ہو گی۔

(١٦٤) بَاب اسْتِحْبَابِ وَضْعِ يَدِهِ عَلَى مَوْضِعِ الْأَلَمِ مَعَ الدُّعَاءِ *

باب (۱۶۴) دعا کے وقت اپنا ہاتھ درد کے مقام پر رکھنے کا استحباب۔

١٠٣٣- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ

۱۰۳۳۔ ابوالطاہر، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن

يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ مُنْذُ أَسْلَمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي تَأَلَّمَ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِاسْمِ اللَّهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِاللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ *

شہاب، نافع بن جبیر بن مطعم، حضرت عثمان بن ابی العاص الثقفیؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں اپنے بدن میں درد کی، جو اسلام کے بعد پیدا ہو گیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا، کہ تم اپنا ہاتھ درد کے مقام پر رکھو، اور "بسم اللہ" تین بار کہو اور اس کے بعد سات مرتبہ کہو، اعوذ باللہ الخ یعنی میں اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرت سے اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں، جسے میں پاتا ہوں۔

(١٦٥) بَاب التَّعَوُّذِ مِنْ شَيْطَانِ الْوَسْوَسَةِ فِي الصَّلَاةِ *

باب (۱۶۵) نماز میں شیطان کے وسوسہ سے پناہ مانگنے کا بیان۔

١٠٣٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَقِرَاءَتِي يَلْبِسُهَا عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خَنْزَبٌ فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْهُ وَاتْفِلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلَاثًا قَالَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَهُ اللَّهُ عَنِّي *

۱۰۳۴۔ یحییٰ بن خلف الباہلی، عبدالاعلیٰ، سعید الجریری، ابوالعلاء، عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ شیطان میری نماز میں حائل ہو جاتا ہے، اور مجھ پر قرآن کریم کا پڑھنا ملتبس کر دیتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یہ وہ شیطان ہے جسے خنزب کہا جاتا ہے، جب تجھے اس شیطان کا اثر معلوم ہو تو اللہ کی اس سے پناہ مانگ اور بائیں جانب تین مرتبہ تھوک، بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس شیطان کو مجھ سے دور کر دیا۔

١٠٣٥- حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ سَالِمِ بْنِ نُوحٍ ثَلَاثًا *

۱۰۳۵۔ محمد بن مثنیٰ، صالح بن نوح۔

(دوسری سند) ابوالعلاء، حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی سالم کی روایت میں تین مرتبہ کا عدد مذکور نہیں ہے۔

١٠٣٦- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ *

۱۰۳۶۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، سفیان، سعید الجریری، یزید بن عبداللہ بن الشخیر، حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

(١٦٦) بَاب لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ وَاسْتِحْبَابِ التَّدَاوِي *

باب (۱۶۶) ہر بیماری کی دوا ہے اور دوا کرنا مستحب ہے۔

١٠٣٧- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَأَبُو الطَّاهِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

۱۰۳۷۔ ہارون بن معروف، ابوالطاہر، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو بن حارث، عبد ربہ بن سعید، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہر ایک بیماری کی ایک دوا ہے جب وہ دوا بیماری کے موافق آجاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفا ہو جاتی ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں اس حدیث میں اشارہ ہے کہ دوا کرنا مستحب ہے، یہی جمہور علمائے سلف و خلف کا قول ہے، قاضی عیاض فرماتے ہیں، یہ حدیث علم طب کے جواز اور اس کی صحت پر دال ہے، نیز جب اللہ تعالیٰ شفا عطا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو دوا کو حکم کر دیتا ہے، ورنہ نہیں (شرح ابی وسنوسی جلد ۱ و نووی جلد ۲)۔

١٠٣٨- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَأَبُو الطَّاهِرِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ لَا أَبْرَحُ حَتَّى تَحْتَجِمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فِيهِ شِفَاءً *

۱۰۳۸۔ ہارون بن معروف، ابوالطاہر، ابن وہب، عمرو، بکیر، عاصم بن عمرو بن قتادہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مقنع کی عیادت کی، پھر فرمایا کہ میں رکوں گا، یہاں تک کہ تم پچھنے نہ لگواؤ، اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اس میں شفا ہے۔

١٠٣٩- حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ جَاءَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي أَهْلِنَا وَرَجُلٌ يَشْتَكِي خُرَاجًا بِهِ أَوْ جِرَاحًا فَقَالَ مَا تَشْتَكِي قَالَ خُرَاجٌ بِي

۱۰۳۹۔ نصر بن جہضمی، بواسطہ اپنے والد، عبدالرحمٰن بن سلیمان، عاصم بن عمر بن قتادہ بیان کرتے ہیں کہ جابر بن عبداللہؓ ہمارے گھر تشریف لائے اور ایک شخص کو زخم کی شکایت تھی، حضرت جابرؓ نے پوچھا کہ تمہیں کیا شکایت ہے، وہ بولا ایک زخم ہو گیا ہے جو مجھ پر بہت شاق ہے، جابرؓ بولے،

قَدْ شَقَّ عَلَيَّ فَقَالَ يَا غُلَامُ ائْتِنِي بِحَجَّامٍ فَقَالَ لَهُ مَا تَصْنَعُ بِالْحَجَّامِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أُرِيدُ أَنْ أُعَلِّقَ فِيهِ مِحْجَمًا قَالَ وَاللَّهِ إِنَّ الذُّبَابَ لَيُصِيبُنِي أَوْ يُصِيبُنِي الثَّوْبُ فَيُؤْذِينِي وَيَشُقُّ عَلَيَّ فَلَمَّا رَأَى تَبَرُّمَهُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ عَسَلٍ أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ قَالَ فَجَاءَ بِحَجَّامٍ فَشَرَطَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ *

اے غلام پچھنے لگانے والے کو لے کر آ، وہ بولا اے عبداللہ پچھنے لگانے والا کیا کرے گا، حضرت جابرؓ نے کہا، میں اس زخم پر پچھنے لگانے کا ارادہ کرتا ہوں، وہ بولا خدا کی قسم مکھیاں مجھے پریشان کریں گی اور کپڑا لگنے سے مجھے تکلیف ہوگی، اور یہ چیز مجھ پر بہت شاق گزرے گی، جابرؓ نے جب دیکھا کہ انہیں پچھنے لگوانے سے تکلیف ہوتی ہے تو فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ اگر تمہاری دواؤں میں کوئی بہتر دوا ہے تو تین ہی دوائیں ہیں، ایک تو پچھنے لگوانا اور دوسرے شہد کا ایک گھونٹ پی لینا، اور تیسرے انگاروں سے داغ دینا، اور حضور نے فرمایا میں داغ لینا اچھا نہیں سمجھتا، راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر پچھنے لگانے والا آیا اور اسے پچھنے لگائے تو اس کی بیماری جاتی رہی۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس روایت میں اصول طب کو بیان فرمادیا کیونکہ امراض امتلائی یا دموی ہوتے ہیں یا صفراوی یا سوداوی یا بلغمی، اگر دموی ہو تو اس کا علاج پچھنے سے بہتر نہیں اور اگر اور قسم کے مرض ہیں تو ان کا علاج مسہل ہے اور شہد بہترین مسہل ہے اور داغ دینا سب سے آخری علاج ہے۔

١٠٤٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجَامَةِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَحْجُمَهَا قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ أَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ أَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ *

۱۰۴۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) محمد بن رمح، لیث، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگوانے کی اجازت چاہی، آپ نے ابو طیبہؓ کو پچھنے لگانے کا حکم دیا، جابرؓ کہتے ہیں کہ ابو طیبہؓ ام سلمہؓ کے رضاعی بھائی تھے، یا نابالغ لڑکے۔

(فائدہ) اس لئے ان سے پردہ ضروری نہیں تھا۔ واللہ اعلم۔

١٠٤١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُبَيِّ بْنِ

۱۰۴۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف ایک طبیب کو بھیجا، اس نے ایک رگ کاٹی اور پھر اس

كَعْبٍ طَبِيبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ *

پر داغ دیا۔

١٠٤٢ - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرَا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا *

۱۰۴۲۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، (دوسری سند) اسحاق بن منصور، عبدالرحمٰن، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ مروی ہے، باقی اس میں رگ کاٹنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

١٠٤٣ - وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رُمِيَ أُبَيٌّ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى أَكْحَلِهِ فَكَوَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۰۴۳۔ بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ غزوہ احزاب میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اکحل رگ میں تیر لگا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں داغ دیا(۱)۔

١٠٤٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي أَكْحَلِهِ قَالَ فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ *

۱۰۴۴۔ احمد بن یونس، زہیر، ابوالزبیر، جابرؓ، (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو خیثمہ، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذؓ کے رگ اکحل میں تیر لگ گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے تیر کے پھل سے اپنے دست مبارک سے داغ دیا، پھر ان کا ہاتھ سوج گیا تو آپ نے اسے دوبارہ داغ دیا۔

١٠٤٥ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ *

۱۰۴۵۔ احمد بن سعید بن صخر الدارمی، حبان، وہیب، عبداللہ بن طاؤس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور پچھنے لگوانے والے کو مزدوری دی اور آپ نے ناک میں بھی دوا ڈالی۔

١٠٤٦ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ و قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۱۰۴۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، وکیع، مسعر، عمرو بن عامر الانصاری، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے پچھنے لگوائے، اور آپ کسی کی مزدوری نہیں رکھتے تھے۔

(۱) کبھی یعنی داغ لگانا یہ ایک ذریعہ علاج ہے چونکہ یہ شدید تکلیف دہ ہوتا ہے اس لئے عام حالات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے البتہ شدید مجبوری کے وقت جب کوئی اور ذریعہ علاج نہ ہو تو اس طریقے کو اختیار کیا جا سکتا ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَا يَظْلِمُ أَحَدًا أَجْرَهُ *

١٠٤٧- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ *

۱۰۴۷۔ زہیر بن حرب، محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا بخار دوزخ کی گرمی کی شدت ہے، اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

١٠٤٨- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ بِشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ *

۱۰۴۸۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد محمد بن بشر، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، محمد بن بشر، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بخار کی شدت جہنم کی شدت سے ہے لہٰذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

١٠٤٩- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَطْفِئُوهَا بِالْمَاءِ *

۱۰۴۹۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، مالک (دوسری سند) محمد بن رافع، ابن ابی فدیک، ضحاک بن عثمان، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کی شدت سے ہے لہٰذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

١٠٥٠- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَطْفِئُوهَا بِالْمَاءِ *

۱۰۵۰۔ احمد بن عبداللہ بن حکم، محمد بن جعفر، شعبہ (دوسری سند) ہارون بن عبداللہ، روح، شعبہ، عمر بن زید، بواسطہ اپنے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بخار دوزخ کی شدت سے ہے، لہٰذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

١٠٥١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۵۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن نمیر، ہشام، بواسطہ اپنے والد، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کی

قَالَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ *

شدت سے ہے، اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

١٠٥٢ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۰۵۲۔ اسحاق بن ابراہیم، خالد بن حارث، عبدہ بن سلیمان، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

١٠٥٣ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا كَانَتْ تُؤْتَى بِالْمَرْأَةِ الْمَوْعُوكَةِ فَتَدْعُو بِالْمَاءِ فَتَصُبُّهُ فِي جَيْبِهَا وَتَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ وَقَالَ إِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ *

۱۰۵۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، ہشام، فاطمہ، حضرت اسماء کے پاس جب کوئی بخار والی عورت لائی جاتی تو وہ پانی منگواتیں اور اس کے گریبان میں ڈالتیں، اور فرماتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اسے پانی سے ٹھنڈا کرو اور فرمایا کہ بخار جہنم کی سخت گرمی سے ہوتا ہے۔

١٠٥٤ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ صَبَّتِ الْمَاءَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْبِهَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ أَنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ *

۱۰۵۴۔ ابو کریب، ابن نمیر، ابو اسامہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور ابن نمیر کی روایت میں صبت الماء بینھا وبین جیبھا کا لفظ ہے اور ابو اسامہؓ کی روایت میں جہنم کی تپش کا ذکر نہیں ہے۔

١٠٥٥ - قَالَ أَبُو أَحْمَدَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۰۵۵۔ ابو احمد، ابراہیم، حسن بن بشر، ابو اسامہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

١٠٥٦ - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْحُمَّى فَوْرٌ مِنْ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ *

۱۰۵۶۔ ہناد بن السری، ابوالاحوص، سعید بن مسروق، عبایہ بن رفاعہ، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرمارہے تھے، بخار جہنم کی تپش سے ہے، لہٰذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

١٠٥٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحُمَّى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا

۱۰۵۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن مثنیٰ، محمد بن حاتم، ابو بکر بن نافع، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان بواسطہ اپنے والد، عبایہ بن رفاعہ، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرمارہے تھے کہ بخار جہنم کی تپش سے ہوتا ہے، لہٰذا اسے اپنے آپ سے پانی کے ساتھ ٹھنڈا کرو، ابو بکر نے "عنکم" کا لفظ بیان نہیں کیا

عَنْكُمْ بِالْمَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو بَكْرٍ عَنْكُمْ وَقَالَ قَالَ أَخْبَرَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ *

اور حدثنی کی بجائے اخبرنی رافع بن خدیج سے کہا ہے۔

(فائدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھنڈے پانی سے نہلانے کا حکم نہیں دیا بلکہ ٹھنڈا کرنے کو کہا ہے، خواہ پانی پلا کر یا ہاتھ پاؤں دھو کر، اور اطباء اس بات پر متفق ہیں کہ صفراوی بخار میں ٹھنڈا پانی پلانا، بلکہ برف کھلانا مفید ہے، لہٰذا ملاحدہ کا اس حدیث پر اعتراض کرنا ان کی حماقت اور جہالت پر دلالت کرتا ہے، نیز تمام ڈاکٹر لکھتے ہیں کہ ایسی حالت میں سر پر برف رکھیں اور بیمار کو برف کے ٹکڑے کھلائیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

١٠٥٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَدَدْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَأَشَارَ أَنْ لَا تَلُدُّونِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ لَا يَبْقَى أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا لُدَّ غَيْرُ الْعَبَّاسِ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ *

۱۰۵۸۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، سفیان موسیٰ بن ابی عائشہ، عبید اللہ بن عبد اللہ، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں دوا ڈالی، آپ نے اشارہ سے دوا ڈالنے کو منع فرمایا، ہم نے آپس میں کہا، کہ آپ بیماری کی وجہ سے دوا سے نفرت کرتے ہیں جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا، عباس کے علاوہ تم سب کے منہ میں دوا ڈالی جائے، اس لئے کہ وہ یہاں موجود نہ تھے۔

(فائدہ) کیونکہ حضور کے منع کرنے کے بعد انہوں نے یہ کام کیا اس لئے حضور نے سزا تجویز کی۔ (کذا فی القسطلانی)

١٠٥٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أُخْتِ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ قَالَتْ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ بِابْنٍ لِي قَدْ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ عَلَامَهْ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهَذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ *

۱۰۵۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، عکاشہ کی بہن، ام قیس بنت محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اپنے ایک بچہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئی، جس نے کھانا کھانا شروع نہ کیا تھا، اس نے آپ پر پیشاب کر دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر اس جگہ پر ڈالا، اور میں ایک بچہ آپ کی خدمت میں لے گئی، جس کے تالو کو عذرہ (حلق کا ورم) کی بیماری میں، میں نے دبایا تھا آپ نے فرمایا، اس گھانٹی سے کیوں اپنی اولاد کا حلق اور تالو دباتی ہو، تم عود ہندی کو لازم کرو، اس میں سات بیماریوں کی شفا ہے، ایک پسلی کی بیماری کو، اور اس کی ناس حلق کے ورم کو مفید ہے، اور پسلی کی بیماری میں اس کا منہ میں لگانا مفید ہے۔

١٠٦٠- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ أَحَدِ بَنِي أَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَبْلُغْ أَنْ يَأْكُلَ الطَّعَامَ وَقَدْ أَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ قَالَ يُونُسُ أَعْلَقَتْ غَمَزَتْ فَهِيَ تَخَافُ أَنْ يَكُونَ بِهِ عُذْرَةٌ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَامَهْ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهَذَا الْإِعْلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ يَعْنِي بِهِ الْكُسْتَ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ وَأَخْبَرَتْنِي أَنَّ ابْنَهَا ذَاكَ بَالَ فِي حَجْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ عَلَى بَوْلِهِ وَلَمْ يَغْسِلْهُ غَسْلًا *

۱۰۶۰۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، ام قیس بنت محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہ ان مہاجرات اول میں سے تھیں جنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، اور عکاشہؓ کی بہن تھیں، بیان کرتی ہیں، کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا بچہ لے کر آئیں، جس نے اناج نہیں کھایا تھا اور عذرہ کی بیماری کی وجہ سے انہوں نے اس کا حلق دبایا تھا، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم کیوں اپنی اولاد کو دبانے اور چڑھانے سے تکلیف میں مبتلا کرتی ہو، تم عود ہندی کا استعمال لازم کرلو، کہ اس میں سات بیماریوں کے لئے شفا ہے، ایک ان میں ذات الجنب (پسلی کی) بیماری ہے، حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں، کہ مجھ سے ام قیسؓ نے بیان کیا، کہ اسی بچہ نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پیشاب کر دیا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر اس پر ڈال دیا، اور خوب اچھی طرح دھویا نہیں۔

(فائدہ) عود ہندی ایک بہترین دوا ہے، تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے، زخم کو خشک کر دیتا ہے اور ضعف معدہ اور جگر میں مفید ہے، امام نووی کہتے ہیں کہ قدیم اطباء کہتے ہیں کہ بلغی پسلی کی بیماری میں بہت مفید ہے، اور زہر کے اثر کو دور کرتی ہے اور شہوت کو بڑھاتی ہے (نووی جلد ۲ صفحہ ۲۲۸)۔

١٠٦١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّونِيزُ *

۱۰۶۱۔ محمد بن رمح بن المہاجر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کالے دانے میں موت کے علاوہ ہر ایک بیماری کے لئے شفا ہے، سام سے مراد موت اور کالے دانے سے مراد کلونجی ہے۔

(فائدہ) نووی نے فرمایا یہی ٹھیک ہے اور کلونجی کی اطبانے بہت تعریف کی ہے اور وہ تمام بادی اور بلغمی بیماریوں کے لئے اکسیر ہے، اور پیٹ کے کیڑوں کو بھی مارتی ہے۔

١٠٦٢ - وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُقَيْلٍ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَيُونُسَ الْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ وَلَمْ يَقُلِ الشُّونِيزُ *

١٠٦٢۔ ابوالطاہر، حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہؓ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔
(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ۔
(تیسری سند) عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر۔
(چوتھی سند) عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، ابوالیمان، شعیب، زہری، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیل کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی سفیان اور یونس کی روایت میں کالے دانے کا ذکر ہے، اس کی تفسیر کلونجی کا ذکر نہیں ہے۔

١٠٦٣ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ دَاءٍ إِلَّا فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ مِنْهُ شِفَاءٌ إِلَّا السَّامَ *

١٠٦٣۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، موت کے علاوہ کوئی بیماری ایسی نہیں ہے مگر یہ کہ کلونجی میں اس کی شفا موجود ہے۔

١٠٦٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذَلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ إِلَّا أَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا أَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِينَةٍ فَطُبِخَتْ ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيدٌ فَصُبَّتِ التَّلْبِينَةُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ كُلْنَ مِنْهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ

١٠٦٤۔ عبدالملک بن شعیب بن اللیث، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، عروہ، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جب ان کے یہاں کسی کا انتقال ہوتا تو عورتیں (تعزیت کے لئے) جمع ہوتیں، پھر وہ چلی جاتیں صرف ان کے گھر والے اور خاص آدمی رہ جاتے تو اس وقت وہ ایک ہانڈی میں تلبینہ (حریرہ) پکانے کا حکم دیتیں، وہ پکتا پھر ثرید تیار ہوتا اور تلبینہ کو اس پر ڈال دیا جاتا، اس کے بعد فرماتیں، اسے کھاؤ، کیونکہ میں

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّلْبِينَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ تُذْهِبُ بَعْضَ الْحُزْنِ *

نے حضور کو فرماتے سنا، تلبینہ بیمار کے دل کو خوش کرتا ہے اور اس کے پینے سے رنج میں کمی ہو جاتی ہے۔

١٠٦٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ إِنِّي سَقَيْتُهُ عَسَلًا فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا فَقَالَ لَقَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ فَسَقَاهُ فَبَرَأَ *

۱۰۶۵۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، ابوالمتوکل، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ میرے بھائی کو دست آرہے ہیں، آپ نے فرمایا اس کو شہد پلادے، اس نے پلادیا پھر آیا اور کہنے لگا کہ شہد پلانے سے اور زیادہ دست آنے لگے، غرضیکہ وہ تین مرتبہ آیا اور آپ نے یہی کہا، پھر چوتھی مرتبہ آیا، آپ نے فرمایا اسے شہد ہی پلاؤ، وہ بولا میں نے شہد پلایا لیکن دست اور زیادہ ہوگئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے، چنانچہ اس نے پھر شہد پلایا، وہ اچھا ہو گیا۔

(فائدہ)۔ اللہ رب العزت فرماتا ہے "فیہ شفاء للناس" آیت میں اس بات کی تصریح نہیں کہ ہر ایک بیماری کی دوا شہد پلانے میں ہے، ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بات کا علم ہو گیا تھا کہ اس شخص کی شفا شہد پینے ہی میں ہے، نیز شہد اگرچہ مسہل ہے، مگر جب اسہال مادی ہوں تو اس کا علاج اسہال ہی ہے اور وہ شہد سے حاصل ہوتا ہے، اسی بنا پر شہد پلانے سے دستوں میں اور اضافہ ہوتا گیا، جب مادہ صاف ہو گیا تو دست خود بخود رک گئے (نووی جلد ۲)۔

١٠٦٦ - وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخِي عَرِبَ بَطْنُهُ فَقَالَ لَهُ اسْقِهِ عَسَلًا بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ *

۱۰۶۶۔ عمرو بن زرارہ، عبدالوہاب بن عطاء، سعید قتادہ، ابوالمتوکل الناجی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میرے بھائی کا پیٹ خراب ہے، آپ نے فرمایا اسے شہد پلادے، اور شعبہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

(١٦٧) بَاب الطَّاعُونِ وَالطِّيَرَةِ وَالْكَهَانَةِ وَنَحْوِهَا *

باب (۱۶۷) طاعون، بدفالی اور کہانت۔

١٠٦٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَأَبِي النَّضْرِ

۱۰۶۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، محمد بن منکدر، ابوالنضر، مولیٰ عمر بن عبیداللہ، عامر بن سعد بن ابی وقاص، حضرت سعد بن ابی

مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَسْأَلُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّاعُونِ فَقَالَ أُسَامَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ رِجْزٌ أَوْ عَذَابٌ أُرْسِلَ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ و قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا يُخْرِجُكُمْ إِلَّا فِرَارٌ مِنْهُ *

وقاصؓ نے حضرت اسامہ بن زیدؓ سے دریافت کیا کہ تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں کیا سنا ہے؟ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل یا تم سے پہلے لوگوں پر بھیجا گیا تھا، لہٰذا جب تم کسی ملک کے متعلق سنو کہ وہاں طاعون ہے تو وہاں مت جاؤ، اور جب تمہاری بستی میں ہی طاعون نمودار ہو جائے تو اس سے بھاگ کر مت نکلو، ابوالنضر نے "لا یخرجکم الا فرار منہ" کے لفظ بیان کئے ہیں۔

(فائدہ) طاعون کے متعلق پہلے لکھا جا چکا ہے یہ اگلی امتوں کے لئے عذاب تھا، لیکن مسلمانوں کے لئے رحمت اور شہادت ہے، اور طاعون کے ملک میں جانا، اور وہاں سے بھاگنا دونوں ممنوع ہیں۔

١٠٦٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ وَنَسَبَهُ ابْنُ قَعْنَبٍ فَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ آيَةُ الرِّجْزِ ابْتَلَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ نَاسًا مِنْ عِبَادِهِ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَفِرُّوا مِنْهُ هَذَا حَدِيثُ الْقَعْنَبِيِّ وَقُتَيْبَةَ نَحْوُهُ *

۱۰۶۸۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، قتیبہ بن سعید، مغیرہ، ابن قعنب، ابوالنضر، عامر بن سعد بن ابی وقاص، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ طاعون ایک عذاب کی نشانی ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض بندوں کو آزمایا ہے، لہٰذا جب تم کسی ملک کے متعلق سنو کہ وہاں طاعون نمودار ہوا ہے تو اس ملک میں نہ جاؤ اور جب کسی ملک میں طاعون واقع ہو، اور تم وہیں ہو تو وہاں سے نہ بھاگو، یہ حدیث قعنبی اور قتیبہ کی ہے۔

١٠٦٩ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أُسَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الطَّاعُونَ رِجْزٌ سُلِّطَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَوْ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فِرَارًا مِنْهُ وَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا *

۱۰۶۹۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سفیان محمد بن منکدر، عامر بن سعد، حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ طاعون ایک عذاب ہے جو تم سے پہلے لوگوں اور بنی اسرائیل پر مسلط کیا گیا تھا، لہٰذا جب کسی جگہ پر طاعون واقع ہو تو اس سے بھاگ کر نہ نکلو، اور جب کسی ملک میں طاعون ہو تو وہاں مت جاؤ۔

١٠٧٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

۱۰۷۰۔ محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج، عمرو بن دینار، عامر

بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ الطَّاعُونِ فَقَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَا أُخْبِرُكَ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَذَابٌ أَوْ رِجْزٌ أَرْسَلَهُ اللَّهُ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ نَاسٍ كَانُوا قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا عَلَيْهِ وَإِذَا دَخَلَهَا عَلَيْكُمْ فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فِرَارًا *

بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے طاعون کے متعلق دریافت کیا، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں تم کو بتاتا ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یہ ایک عذاب ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی ایک جماعت یا تم سے پہلے لوگوں پر نازل فرمایا تھا، لہٰذا جب تم کسی جگہ پر طاعون کی خبر سنو تو وہاں مت جاؤ، اور جب تمہارے ملک میں طاعون ظاہر ہو جائے تو وہاں سے بھاگ کر مت نکلو۔

١٠٧١- و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَقُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كِلَاهُمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِإِسْنَادِ ابْنِ جُرَيْجٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ *

۱۰۷۱۔ ابوالربیع سلیمان بن داؤد، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار سے ابن جریج کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے۔

١٠٧٢- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ هَذَا الْوَجَعَ أَوِ السَّقَمَ رِجْزٌ عُذِّبَ بِهِ بَعْضُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ ثُمَّ بَقِيَ بَعْدُ بِالْأَرْضِ فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَأْتِي الْأُخْرَى فَمَنْ سَمِعَ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا يَقْدَمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ وَقَعَ بِأَرْضٍ وَهُوَ بِهَا فَلَا يُخْرِجَنَّهُ الْفِرَارُ مِنْهُ *

۱۰۷۲۔ ابوالطاہر احمد بن عمرو بن سرح، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عامر بن سعد، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا یہ تکلیف یا بیماری ایک عذاب ہے جو تم سے پہلے ایک امت کو ہوا تھا، پھر وہ زمین میں ہی باقی رہ گیا، اس لئے کبھی چلا جاتا ہے اور کبھی آجاتا ہے، لہٰذا تم میں سے جو کوئی سنے کہ کسی ملک میں طاعون ہے تو وہاں نہ جائے، اور جب اس کے ملک میں طاعون نمودار ہو، تو وہاں سے بھاگے بھی نہیں۔

١٠٧٣- وَحَدَّثَنَاه أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُونُسَ نَحْوَ حَدِيثِهِ *

۱۰۷۳۔ ابوکامل جحدری، عبدالواحد بن زیاد، معمر زہری سے یونس کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی روایت مذکورہ ہے۔

١٠٧٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَبَلَغَنِي أَنَّ الطَّاعُونَ قَدْ وَقَعَ بِالْكُوفَةِ

۱۰۷۴۔ محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، شعبہ، حبیب بیان کرتے ہیں کہ ہم مدینہ منورہ میں تھے تو ہمیں معلوم ہوا کہ کوفہ میں طاعون واقع ہوا ہے، تو عطاء بن یسار اور لوگوں نے مجھ سے کہا

فَقَالَ لِي عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَغَيْرُهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ فَوَقَعَ بِهَا فَلَا تَخْرُجْ مِنْهَا وَإِذَا بَلَغَكَ أَنَّهُ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلْهَا قَالَ قُلْتُ عَمَّنْ قَالُوا عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ يُحَدِّثُ بِهِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالُوا غَائِبٌ قَالَ فَلَقِيتُ أَخَاهُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ شَهِدْتُ أُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْوَجَعَ رِجْزٌ أَوْ عَذَابٌ أَوْ بَقِيَّةُ عَذَابٍ عُذِّبَ بِهِ أُنَاسٌ مِنْ قَبْلِكُمْ فَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَإِذَا بَلَغَكُمْ أَنَّهُ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا قَالَ حَبِيبٌ فَقُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ آنْتَ سَمِعْتَ أُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَهُوَ لَا يُنْكِرُ قَالَ نَعَمْ *

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم کسی ملک میں ہو، اور وہاں طاعون برپا ہو جائے تو وہاں سے مت بھاگو، اور جب معلوم ہو کہ کسی ملک میں طاعون ہے تو وہاں مت جاؤ، میں نے کہا تم نے یہ حدیث کس سے سنی ہے؟ وہ بولے عامر بن سعد سے، میں ان کے پاس گیا، لوگوں نے کہا وہ موجود نہیں، میں ان کے بھائی ابراہیم بن سعد سے ملا، ان سے پوچھا، انہوں نے کہا میں موجود تھا جب اسامہ نے سعد سے حدیث بیان کی کہ میں نے حضور سے سنا، فرماتے تھے یہ بیماری عذاب یا بقیہ عذاب ہے جو تم سے پہلے لوگوں کو ہوا تھا، پھر جب یہ بیماری کسی ملک میں شروع ہو اور تم وہاں موجود ہو تک وہاں سے مت بھاگو، اور جب کسی ملک میں اس کے نمودار ہونے کی تم کو خبر ملے تو وہاں بھی نہ جاؤ، حبیب کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے پوچھا کیا تم نے اسامہ کو سعد سے یہ روایت کرتے سنا، اور انہوں نے اس پر کوئی نکیر نہیں کی، انہوں نے کہا ہاں۔

۱۰۷۵- وَحَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ *

۱۰۷۵- عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، مگر ابتداء حدیث میں عطاء بن یسار کا واقعہ بیان نہیں کیا۔

۱۰۷۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ *

۱۰۷۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، حبیب، ابراہیم بن سعد، حضرت سعد بن مالک اور حضرت خزیمہ بن ثابتؓ اور حضرت اسامہ بن زیدؓ سب بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اور شعبہ کے ہم معنی روایت مروی ہے۔

۱۰۷۷- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ كَانَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعْدٌ جَالِسَيْنِ يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ *

۱۰۷۷- عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، حبیب، ابراہیم بن سعد ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید اور سعد بن ابی وقاص دونوں بیٹھے ہوئے احادیث بیان کر رہے تھے، دونوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اور حسب سابق حدیث روایت کی۔

۱۰۷۸ - وَحَدَّثَنِيهِ وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ *

۱۰۷۸۔ وہب بن بقیہ، خالد الطحان، شیبانی، حبیب بن ابی ثابت، ابراہیم بن سعد بن مالک، بواسطہ اپنے والد، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے حسب سابق روایت بیان کرتے ہیں۔

۱۰۷۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ أَهْلُ الْأَجْنَادِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ ادْعُ لِيَ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوا فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ وَلَا نَرَى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرَى أَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِيَ الْأَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ لَهُ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوا نَرَى أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ

۱۰۷۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن زید بن الخطاب، عبداللہ بن عبداللہ بن حارث بن نوفل، حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقؓ ملک شام کو روانہ ہوئے، جب مقام سرغ(۱) پر پہنچے تو اجناد کے لوگوں ابو عبیدہ بن الجراح، اور ان کے ساتھیوں نے ان سے ملاقات کی، اور بیان کیا کہ ملک شام میں وبا پھیلی ہوئی ہے، حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا میرے سامنے مہاجرین اولین کو بلاؤ، میں نے ان کو بلایا، حضرت عمرؓ نے ان سے مشورہ کیا اور ان سے بیان کیا کہ ملک شام میں وبا پھیلی ہوئی ہے، انہوں نے اس بارے میں اختلاف کیا، بعض بولے کہ آپ ایک کام کے لئے نکلے ہیں، اور اب ہم اس سے لوٹنا مناسب نہیں سمجھتے اور بعض نے کہا کہ تمہارے ساتھ بقیۃ السلف اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اور ہم ان کو وبائی مقام پر لے جانا مناسب نہیں سمجھتے، حضرت عمرؓ نے فرمایا اچھا اب تم جاؤ، میرے پاس انصار کو بلاؤ، میں نے ان کو بلایا، حضرت عمرؓ نے ان سے مشورہ کیا، انہوں نے بھی مہاجرین کا طریق اختیار کیا، اور وہی اختلاف کیا، حضرت عمرؓ نے فرمایا اچھا، میرے پاس سے چلے جاؤ، پھر فرمایا قریش کے ان بوڑھوں کو بلاؤ جو فتح مکہ سے قبل اسلام لائے، میں نے انہیں بلایا، ان میں سے بھی دو نے اختلاف کیا، اور سب نے یہی کہا کہ ہم مسئلہ سب سمجھتے ہیں کہ آپ لوگوں کو

(۱) سرغ یہ حجاز کے قریب شام کی ایک بستی کا نام ہے۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ کے ساتھی حضرت خالد بن ولیدؓ، یزید بن ابی سفیانؓ، شرجیل بن حسنہ اور عمروؓ بن العاص تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ملک شام کو کئی حصوں میں تقسیم فرمادیا تھا۔ اردن، حمص، دمشق، فلسطین اور قنسرین۔ ان میں سے ہر ایک علاقے پر ایک ایک امیر متعین فرمادیا تھا۔

فَنَادَى عُمَرُ فِي النَّاسِ إِنِّي مُصْبِحٌ عَلَى ظَهْرٍ فَأَصْبِحُوا عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ أَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللَّهِ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ خِلَافَهُ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ إِلَى قَدَرِ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَتْ لَكَ إِبِلٌ فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ إِحْدَاهُمَا خَصْبَةٌ وَالْأُخْرَى جَدْبَةٌ أَلَيْسَ إِنْ رَعَيْتَ الْخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللَّهِ وَإِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللَّهِ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي مِنْ هَذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ فَحَمِدَ اللَّهَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ انْصَرَفَ *

لے کر لوٹ جایئے، اور وباء کے سامنے ان کو نہ کیجئے، بالآخر حضرت عمرؓ نے منادی کرادی کہ میں صبح کو (واپسی کے لئے) اونٹ پر سوار ہو جاؤں گا، چنانچہ صبح کو لوگ بھی سوار ہوئے، ابو عبیدہ بن الجراح بولے، کیا اللہ کی تقدیر سے بھاگتے ہو؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا، اے ابو عبیدہ کاش یہ تمہارے علاوہ اور کوئی کہتا، اور حضرت عمرؓ ان کے اختلاف کو برا سمجھتے تھے (فرمایا) ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی طرف بھاگتے ہیں، کیا تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ایک ایسی وادی میں جاؤ جس کے دو کنارے ہوں، ایک کنارہ سرسبز اور شاداب ہو اور دوسرا خشک اور خراب ہو، اب اگر تم اپنے اونٹوں کو سرسبز و شاداب کنارے پر چراؤ تو بھی اللہ کی تقدیر سے چرایا، اور اگر خشک و خراب میں چراؤ تو بھی اللہ کی تقدیر سے چرایا، اتنے میں عبدالرحمٰن بن عوف تشریف لے آئے، اور وہ اپنے کسی کام کو گئے ہوئے تھے، وہ بولے میرے پاس اس مسئلہ کی دلیل موجود ہے، اس لئے کہ میں نے حضور سے سنا، آپ فرمارہے تھے جب تم کسی ملک کے متعلق سنو کہ وہاں وبا پھیلی ہوئی ہے تو اس مقام پر نہ جاؤ اور جب تمہارے ملک میں وبا پھیلے تو وہاں سے مت بھاگو، یہ سن کر حضرت عمرؓ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور لوٹے۔

(فائدہ)۔ بلا سے حتی المقدور پرہیز اور احتیاط توکل کے خلاف نہیں اور جس وقت بلا آجائے تو اس وقت صبر و سکوت لازم ہے۔

١٠٨٠ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ قَالَ وَقَالَ لَهُ أَيْضًا أَرَأَيْتَ أَنَّهُ لَوْ رَعَى الْجَدْبَةَ وَتَرَكَ الْخَصْبَةَ أَكُنْتَ مُعَجِّزَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَسِرْ إِذًا قَالَ فَسَارَ حَتَّى أَتَى الْمَدِينَةَ فَقَالَ هَذَا الْمَحِلُّ أَوْ قَالَ هَذَا الْمَنْزِلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ *

۱۰۸۰۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر سے اسی سند کے ساتھ مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی معمر کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ عمرؓ بولے، اگر وہ خراب حصہ میں چرائے اور سرسبز و شاداب حصہ کو چھوڑ دے تو پھر کیا تو اسے الزام دے گا، ابو عبیدہ بولے بیشک، پھر فرمایا اچھا لو، چنانچہ چلے یہاں تک کہ مدینہ منور پہنچے تو آپ نے فرمایا یہی محل اور منزل ہے، انشاء اللہ تعالیٰ۔

١٠٨١ - وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ وَلَمْ يَقُلْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ *

۱۰۸۱۔ ابوالطاہر، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، باقی اس میں عبداللہ بن عبداللہ کے بجائے عبداللہ بن حارث کا لفظ بولا ہے۔

١٠٨٢ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ سَرْغَ بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ فَرَجَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ سَرْغَ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ إِنَّمَا انْصَرَفَ بِالنَّاسِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ *

۱۰۸۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عبداللہ بن عامرؓ بن ربیعہ، حضرت عمرؓ ملک شام کی طرف نکلے، جب مقام سرغ پر پہنچے تو انہیں اطلاع ملی کہ ملک شام میں وبا پھیلی ہوئی ہے تو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم سنو کہ کسی ملک میں وبا پھیلی ہوئی ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب کسی ملک میں وبا پھیلے اور تم وہیں ہو تو وبا سے مت بھاگو، یہ سن کر حضرت عمر مقام سرغ سے لوٹ آئے، اور ابن شہاب سالم بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقؓ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے حدیث سن کر لوگوں کو واپس لے آئے۔

(١٦٨) بَاب لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا نَوْءَ وَلَا غُولَ *

باب (۱۶۸) بیماری لگ جانا، اور بد شگونی اور ہامہ اور صفر اور نوء اور غول کی کوئی اصل نہیں ہے۔

١٠٨٣ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِأَبِي الطَّاهِرِ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَجِيءُ الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ فِيهَا فَيُجْرِبُهَا كُلَّهَا قَالَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ *

۱۰۸۳۔ ابوالطاہر، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیماری کا لگنا کوئی چیز نہیں اور صفر اور ہامہ کی بھی کوئی اصل نہیں، ایک اعرابی نے عرض کیا، یارسول اللہ اونٹوں کا کیا حال ہے، ریت میں ایسے صاف ہوتے ہیں جیسا کہ ایک ہرن، پھر ایک خارشی اونٹ آتا ہے اور ان میں جاتا ہے اور سب کو خارشی کر دیتا ہے، آپ نے فرمایا پہلے اونٹ کو کس نے خارشی بنایا؟

(فائدہ) حدیث میں جاہلیت کے عقیدہ کی تردید فرمادی کہ بیماری بغیر حکم الٰہی کے خود بخود نہیں لگ سکتی، اس لئے یہ عقیدہ غلط ہے، اور صفر

سے مراد یہ ہے کہ صفر کو منحوس جانیں، جیسے کہ آج کل کے جہال بھی اسے منحوس سمجھتے ہیں، اور صفر میں تیرہ تیزی کرتے ہیں، اور اس میں کوئی خوشی کا کام نہیں کرتے اور ہامہ سے مراد الو ہے اسے عرب کے لوگ منحوس جانتے تھے اور سمجھتے تھے کہ مردہ کی روح اس میں منتقل ہو جاتی ہے، ان سب عقائد باطلہ اور اسی کے قائم مقام دیگر امور کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تردید فرمادی ہے: واللہ اعلم

١٠٨٤- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَغَيْرُهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ *

۱۰۸۴۔ محمد بن حاتم، حسن حلوانی، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیماری کا لگ جانا اور یہ بدشگونی اور صفر اور ہامہ کوئی چیز نہیں ہے، اور بقیہ حدیث یونس کی روایت کی طرح ہے۔

١٠٨٥- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَصَالِحٍ وَعَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ *

۱۰۸۵۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی، ابوالیمان، شعیب، زہری، سنان بن ابی سنان الدولی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یونس اور صالح کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی شعیب بواسطہ زہری، سائب بن یزید بن اخت نمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بیماری کا لگ جانا، اور صفر اور ہامہ کی کوئی اصلیت نہیں ہے۔

١٠٨٦- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَيُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُهُمَا كِلْتَيْهِمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَمَتَ أَبُو

۱۰۸۶۔ ابوالطاہر، حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بیماری نہیں لگتی اور ابو سلمہ یہ حدیث بھی بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بیمار اونٹ کو تندرست اونٹ کے پاس نہ لایا جائے، ابو سلمہ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں حدیثیں بیان کرتے تھے، پھر اس کے بعد ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث بیان کرنا، کہ بیماری نہیں لگتی چھوڑ دی

هُرَيْرَةَ بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ قَوْلِهِ لَا عَدْوَى وَأَقَامَ عَلَى أَنْ لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ قَالَ فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي ذُبَابٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ تُحَدِّثُنَا مَعَ هَذَا الْحَدِيثِ حَدِيثًا آخَرَ قَدْ سَكَتَّ عَنْهُ كُنْتَ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى فَأَبَى أَبُو هُرَيْرَةَ أَنْ يَعْرِفَ ذَلِكَ وَقَالَ لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ فَمَا رَآهُ الْحَارِثُ فِي ذَلِكَ حَتَّى غَضِبَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَرَطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ فَقَالَ لِلْحَارِثِ أَتَدْرِي مَاذَا قُلْتُ قَالَ لَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ أَبَيْتُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَلَعَمْرِي لَقَدْ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى فَلَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْ نَسَخَ أَحَدُ الْقَوْلَيْنِ الْآخَرَ *

اور یہ بیان کرنے لگے کہ بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے پاس نہ لایا جائے، تو حارث بن ابی نے جو ابوہریرہ کے چچازاد بھائی تھے، ان سے کہا کہ ابوہریرہ ہم سنا کرتے تھے کہ تم اس حدیث کے ساتھ ایک اور حدیث بیان کیا کرتے تھے اب تم اس حدیث کو بیان نہیں کرتے، تم بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بیماری نہیں لگتی، ابوہریرہؓ نے انکار کیا، اور فرمایا کہ میں اس حدیث کو نہیں پہچانتا، البتہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے پاس نہ لایا جائے، حارث نے اس بارے میں ان سے جھگڑا کیا، ابوہریرہؓ غصہ ہوئے اور انہوں نے حبشی زبان میں کچھ کہا، پھر حارث سے پوچھا کہ تم سمجھتے ہو میں نے کیا کہا، حارث نے کہا نہیں، ابوہریرہؓ نے کہا میں نے یہی کہا کہ میں انکار کرتا ہوں، ابواسامہ بیان کرتے ہیں، کہ میری زندگی کی قسم ابوہریرہ ہم سے حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ حضور نے ارشاد فرمایا، بیماری لگنا کوئی چیز نہیں، پھر معلوم نہیں کہ ابوہریرہ اس حدیث کو بھول گئے، یا ایک روایت سے دوسری روایت کو منسوخ سمجھا۔

(فائدہ)۔ امام نووی فرماتے ہیں راوی حدیث اگر حدیث بھول جائے تو اس کی صحت میں کسی قسم کا شبہ پیدا نہیں ہوتا، بلکہ اس پر عمل واجب ہے اور پھر جب کہ یہ روایت سائب بن یزیدؓ، جابر بن عبداللہ، انس بن مالکؓ اور ابن عمرؓ سے مروی ہے تو اس کے ثبوت میں کیا شبہ ہے اور اس روایت میں اس فعل سے احتیاط کو فرمایا گیا ہے کہ جس میں اکثر ضرر ہوتا ہے، گو بحکم الٰہی ہو اور سابقہ روایات میں اس قسم کے اعتقاد رکھنے کا بطلان کیا گیا ہے کہ اس قسم کا اعتقاد بھی نہ ہو، اور اس کے ساتھ ساتھ احتیاط اور پرہیز بھی ہو (نووی جلد ۲ صفحہ ۳۸۸)۔

۱۰۸۷ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ حَاتِمٍ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنُونَ ابْنَ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَيُحَدِّثُ مَعَ ذَلِكَ لَا يُورِدُ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصِحِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ *

۱۰۸۷۔ محمد بن حاتم، حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیماری لگنا کوئی چیز نہیں ہے اور اس کے ساتھ یونس کی روایت کی طرح کہ بیمار اونٹ والا، اپنے بیمار اونٹ کو تندرست اونٹ والے کے پاس نہ لائے، یہ بھی مروی ہے۔

۱۰۸۸- حَدَّثَنَاه عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۰۸۸۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، ابوالیمان، شعیب زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۰۸۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ *

۱۰۸۹۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیماری لگنا اور ہامہ اور نوء اور صفر کوئی چیز نہیں ہے۔

(فائدہ) نوء ستارے کے طلوع و غروب کو بولتے ہیں، عرب کے لوگ خیال کرتے تھے کہ بارش اسی سے برستی ہے، شریعت نے اس کی تردید کر دی کہ بغیر مرضی الٰہی کوئی چیز نہیں ہوتی۔

۱۰۹۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا غُولَ *

۱۰۹۰۔ احمد بن یونس، زہیر، ابوالزبیر، جابر (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابوخیثمہ، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیماری لگنا اور شگون اور غول کوئی چیز نہیں ہے۔

(فائدہ) جیسا کہ جہال سمجھتے ہیں کہ جنگل میں شیطان ہوتے ہیں، رات کو تاروں کی طرح چمکتے ہیں، راستہ بھی بتا دیتے ہیں اور مار بھی ڈالتے ہیں، انہیں غول کہتے ہیں، شریعت نے اس عقیدہ باطلہ کی تردید کر دی۔

۱۰۹۱- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمِ بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ التُّسْتَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا غُولَ وَلَا صَفَرَ *

۱۰۹۱۔ عبداللہ بن ہاشم بن حیان، بہز، یزید، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بیماری کا لگنا، اور غول اور صفر کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔

۱۰۹۲- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا غُولَ وَسَمِعْتُ أَبَا الزُّبَيْرِ يَذْكُرُ أَنَّ جَابِرًا فَسَّرَ لَهُمْ قَوْلَهُ وَلَا صَفَرَ فَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ الصَّفَرُ الْبَطْنُ فَقِيلَ لِجَابِرٍ كَيْفَ قَالَ

۱۰۹۲۔ محمد بن حاتم، روح بن عبادہ، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ بیماری کا لگنا، اور صفر اور غول کچھ حقیقت نہیں رکھتے، ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے کہ بیماری کا لگنا، اور صفر اور غول کچھ حقیقت نہیں رکھتے، ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوالزبیرؓ سے سنا وہ

كَانَ يُقَالُ دَوَابُّ الْبَطْنِ قَالَ وَلَمْ يُفَسِّرِ الْغُولَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ هَذِهِ الْغُولُ الَّتِي تَغَوَّلُ *

کہتے تھے کہ جابر نے "ولاصفر" کی تفسیر کی، ابوالزبیر نے کہا کہ صفر پیٹ کے کیڑے کو کہتے ہیں، جابرؓ سے کہا گیا، یہ کیوں، انہوں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ صفر پیٹ کے کیڑے ہیں، اور غول کی تفسیر بیان نہیں کی، ابوالزبیر بولے غول یہی ہے، جو مسافر کو ہلاک کرتا ہے۔

(فائدہ) صفر کی یہ بھی ایک تفسیر بیان کی گئی ہے، جس میں سابقہ معنی کی نفی نہیں ہوتی ہے، وہ معنی بھی اپنی جگہ صحیح ہیں، واللہ اعلم۔

(١٦٩) بَاب الطِّيَرَةِ وَالْفَأْلِ وَمَا يَكُونُ فِيهِ مِنَ الشُّؤْمِ *

باب (۱۶۹) شگون اور نیک فال، اور نحوست کن چیزوں میں ہے؟

١٠٩٣- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَأْلُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْفَأْلُ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ *

۱۰۹۳۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بد فالی کوئی چیز نہیں اور بہتر فال ہے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ فال کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا، نیک بات جو تم میں سے کوئی سنے۔

١٠٩٤- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح و حَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِ عُقَيْلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ *

۱۰۹۴۔ عبدالملک، شعیب، لیث، عقیل بن خالد۔
(دوسری سند) عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی، ابوالیمان، شعیب، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے اور عقیل کی روایت میں "عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں، "سمعت" کا لفظ نہیں ہے، اور شعیب کی روایت میں ہے "سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم" جس طرح کہ معمر نے روایت بیان کی ہے۔

١٠٩٥- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ *

۱۰۹۵۔ ہداب بن خالد، ہمام بن یحییٰ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیماری لگنا اور بدشگونی کوئی چیز نہیں، اور مجھے فال پسند ہے، یعنی نیک کلمہ، اچھا کلمہ۔

١٠٩٦- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ

۱۰۹۶۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ،

بَشَّارٍ قَالَا أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ قَالَ قِيلَ وَمَا الْفَأْلُ قَالَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ *

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، کہ بیماری لگنا اور بدشگونی کوئی چیز نہیں ہے، اور مجھے فال پسند ہے، عرض کیا گیا کہ فال کیا ہے؟ فرمایا نیک کلمہ۔

١٠٩٧ - وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِي مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَتِيقٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَأُحِبُّ الْفَأْلَ الصَّالِحَ *

۱۰۹۷۔ حجاج بن الشاعر، معلیٰ بن اسد، عبدالعزیز بن المختار، یحییٰ بن عتیق، محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بیماری لگنا اور بدشگونی کوئی چیز نہیں ہے، اور مجھے نیک فال پسند ہے۔

١٠٩٨ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا هَامَةَ وَلَا طِيَرَةَ وَأُحِبُّ الْفَأْلَ الصَّالِحَ *

۱۰۹۸۔ زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بیماری کا لگنا، اور ہامہ اور بدفالی کوئی چیز نہیں، اور مجھے نیک فال (۱) پسند ہے۔

(فائدہ)۔ نیک فال سراسر خیر اور بھلائی ہے، اور وہ اچھے کاموں میں ہوتی ہے، اور شگون شر ہی شر ہے اور وہ برے کاموں میں ہوتی ہے، اور ایک حدیث میں ہے کہ شگون بد شرک ہے، یعنی یہ اعتقاد رکھنا کہ اس سے نفع یا نقصان ہوگا اور اس کی تاثیر پر یقین کرنا۔

١٠٩٩ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ *

۱۰۹۹۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، مالک بن انس (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، حمزہ بن عبداللہ بن عمر، سالم بن عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نحوست تین چیزوں میں ہو سکتی ہے، مکان، عورت اور گھوڑے میں۔

١١٠٠ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ

۱۱۰۰۔ ابوالطاہر، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمزہ، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

(۱) نیک فال لینے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرماتے تھے اور برا شگون لینے کو ناپسند فرماتے تھے اس لئے کہ نیک فال سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن پیدا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید قائم ہوتی ہے جبکہ برے شگون سے بدگمانی پیدا ہوتی ہے۔

شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَإِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثَةٍ الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ *

بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیماری کا لگنا اور بدفالی کوئی چیز نہیں، اور نحوست تین چیزوں عورت، گھوڑا اور مکان میں ہو سکتی ہے۔

۱۱۰۱- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ ابْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ ابْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح و حَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَقَ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشُّؤْمِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ لَا يَذْكُرُ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ الْعَدْوَى وَالطِّيَرَةَ غَيْرُ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ *

۱۱۰۱۔ ابن ابی عمر، سفیان، زہری، سالم، حمزہ بن عبداللہ، بواسطہ اپنے والد، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
(دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان، زہری، سالم، بواسطہ اپنے والد، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔
(تیسری سند) عمرو ناقد، یعقوب بن ابراہیم، سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح ابن شہاب، سالم، حمزہ بن عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔
(چوتھی سند) عبدالملک، شعیب، لیث بن سعد، عقیل بن خالد۔
(پانچویں سند) یحییٰ بن یحییٰ، بشر بن مفضل، عبدالرحمٰن بن اسحاق۔
(چھٹی سند) عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، ابوالیمان، شعیب، زہری، سالم اپنے والد سے مالک کی روایت کی طرح نحوست کی روایت کرتے ہیں، اور یونس بن یزید کے علاوہ ان میں سے کسی نے بیماری لگنے اور بدفالی کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

۱۱۰۲- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۱۰۲۔ احمد بن عبداللہ بن حکم، محمد بن جعفر، شعبہ، عمر بن محمد بن زید، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا اگر نحوست کسی چیز میں ہو سکتی تو تین چیزوں گھوڑا،

وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنْ يَكُنْ مِنَ الشُّؤْمِ شَيْءٌ حَقٌّ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالدَّارِ *

مکان اور عورت میں ہو سکتی ہے۔

(فائدہ)۔ اور ان چیزوں میں بھی نہیں ہے، علمائے کرام کی ایک جماعت، جیسا کہ امام مالک وغیرہ نے حدیث کو اپنے ظاہری معنی پر رکھا ہے، کہ کبھی اللہ تعالیٰ انسان کی ہلاکت کا باعث مکان کو، اور کبھی عورت اور کبھی گھوڑے کو کر دیتا ہے اور بعض نے ان چیزوں کی نحوست کے یہ معنی بیان کئے ہیں، اور بعض نے عدم موافقت کا قول اختیار کیا ہے، اور "ان یکن من الشوم" کا لفظ بتا رہا ہے کہ اگر نحوست ہو سکتی تو ان چیزوں میں ہوتی اور ان میں بھی ہونا ثابت نہیں، اب روایات میں کسی قسم کا تعارض نہ رہا، ہکذا قال الطیبی (نووی جلد ۲، شرح ابی و سنوسی جلد ۲ صفحہ ۴۲)۔

١١٠٣- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ حَقٌّ *

۱۱۰۳۔ ہارون بن عبداللہ، روح بن عبادہ، شعبہ، سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی اس میں "حق" کا لفظ نہیں ہے۔

١١٠٤- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَ الْمَسْكَنِ وَالْمَرْأَةِ *

۱۱۰۴۔ ابو بکر بن اسحاق، ابن ابی مریم، سلیمان بن بلال، عتبہ بن مسلم، حمزہ بن عبداللہ بن عمر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر نحوست کسی چیز میں ہو سکتی تو گھوڑا، مکان اور عورت میں ہوتی۔

١١٠٥- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ فَفِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ يَعْنِي الشُّؤْمَ *

۱۱۰۵۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، مالک، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر نحوست ہوتی تو عورت اور گھوڑے اور مکان میں ہوتی۔

١١٠٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ابْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۱۰۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، فضل بن دکین، ہشام بن سعد، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

١١٠٧- وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ

۱۱۰۷۔ اسحاق بن ابراہیم، ابراہیم حنظلی، عبداللہ بن حارث، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، اگر نحوست کسی چیز میں ہو سکتی ہے تو زمین، خادم اور

كَانَ فِي شَيْءٍ فَفِي الرَّبْعِ وَالْخَادِمِ وَالْفَرَسِ *

گھوڑے میں ہوتی(۱)۔

(۱۷۰) بَاب تَحْرِيمِ الْكَهَانَةِ وَإِتْيَانِ الْكُهَّانِ *

باب (۱۷۰) کہانت اور کاہنوں کے پاس جانے کی حرمت۔

۱۱۰۸- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُمُورًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَأْتِي الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتُوا الْكُهَّانَ قَالَ قُلْتُ كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ *

۱۱۰۸۔ ابوالطاہر، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت معاویہ بن حکم بن سلمیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض کام ہم جاہلیت کے زمانہ میں کیا کرتے تھے، چنانچہ ہم کاہنوں کے پاس جاتے تھے، آپ نے فرمایا اب کاہنوں کے پاس مت جاؤ، میں نے عرض کیا ہم برا شگون لیتے تھے، فرمایا یہ خیال ہے جو تمہارے دلوں میں گزرتا ہے لیکن اس وجہ سے تم اپنا کوئی کام نہ چھوڑو۔

۱۱۰۹- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنِي حُجَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا مَالِكٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّ مَالِكًا فِي حَدِيثِهِ ذَكَرَ الطِّيَرَةَ وَلَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْكُهَّانِ *

۱۱۰۹۔ محمد بن رافع، حجین بن مثنیٰ، لیث، عقیل۔

(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر۔

(تیسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، شبابہ بن سوار، ابن ابی ذئب۔

(چوتھی سند) محمد بن رافع، اسحاق بن عیسیٰ، مالک، زہری سے اسی سند کے ساتھ یونس کی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے، باقی مالک نے شگون بد کا ذکر کیا ہے لیکن کاہنوں کے پاس آنے کا ذکر نہیں کیا۔

(فائدہ) اور پیغمبر علیہ السلام کی طرح خط کرنا کسی کو معلوم نہیں کہ اس کی اصابت یقینی نہیں اور اس کی حرمت بھی کہانت ہی کے تحت داخل ہے، بعض نے کہا یہ نبی دانیال تھے، اور بعض نے کہا ادریس علیہ السلام تھے۔ (شرح ابی و سنوسی جلد ۲)۔

۱۱۱۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الصَّبَّاحِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ

۱۱۱۰۔ محمد بن الصباح، ابوبکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، حجاج بن الصواف۔

(۱) ان تین چیزوں میں نحوست سے مراد ان کا طبیعت کے ناموافق ہونا ہے۔ ان اشیاء کے ساتھ انسان کا واسطہ بار بار پڑتا ہے تو اب اگر یہ طبیعت کے موافق نہ ہوں تو اس سے انسان کو تکلیف زیادہ ہوتی ہے اور بار بار ہوتی ہے اس لئے ان تین چیزوں کی تخصیص فرمائی۔

عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ *

(دوسری سند)، اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، ہلال بن ابی میمونہ، عطاء بن یسار، معاویہ بن حکم سلمیؓ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زہری عن ابی سلمہ عن معاویہ" کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، باقی یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت میں یہ زیادتی ہے، میں نے کہا کہ ہم میں سے بعض (علم جفر کے) خط کھینچتے ہیں، آپ نے فرمایا انبیاء میں سے ایک نبی بھی خط کھینچا کرتے تھے، لہٰذا اگر کوئی اس طرح خط کرے تو خیر ہے۔

١١١١- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْكُهَّانَ كَانُوا يُحَدِّثُونَنَا بِالشَّيْءِ فَنَجِدُهُ حَقًّا قَالَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ الْحَقُّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقْذِفُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ وَيَزِيدُ فِيهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ *

١١١١- عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، یحییٰ بن عروۃ بن الزبیر، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ بعض باتیں ہم سے نجومی کہتے ہیں، اور وہ سچ نکلتی ہیں، آپ نے ارشاد فرمایا اس سچ کو ایک جن اچک لیتا ہے اور وہ اپنے دوست کے کان میں ڈالتا ہے، اور وہ سو جھوٹ اس میں ملا دیتا ہے۔

١١١٢- حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي يَحْيَى ابْنُ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ سَأَلَ أُنَاسٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا الشَّيْءَ يَكُونُ حَقًّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْجِنِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ *

١١١٢- سلمہ بن شبیب، حسن بن اعین، معقل بن عبداللہ، زہری، یحییٰ بن عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بعض حضرات نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں کے متعلق دریافت کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی کوئی حقیقت نہیں، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ بعض اوقات ان کی باتیں بھی درست نکل آتی ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ سچی بات وہی ہے جسے جن اڑا لیتا ہے، اور اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے، جیسا کہ مرغ مرغی کو دانا کے لئے بلاتا ہے، پھر وہ اس میں اپنی طرف سے سو جھوٹ سے بھی زیادہ ملا لیتے ہیں۔

١١١٣- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

١١١٣- ابوالطاہر، عبداللہ بن وہب، محمد بن عمرو، ابن جریج،

بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ رِوَايَةِ مَعْقِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ *

ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ "معقل عن الزہری" کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

١١١٤ - حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَسَنٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَقَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُمْ بَيْنَمَا هُمْ جُلُوسٌ لَيْلَةً مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ كُنَّا نَقُولُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهَا لَا يُرْمَى بِهَا لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى اسْمُهُ إِذَا قَضَى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ التَّسْبِيحُ أَهْلَ هَذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ يَلُونَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُونَهُمْ مَاذَا قَالَ قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ بَعْضًا حَتَّى يَبْلُغَ الْخَبَرُ هَذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَتَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ وَيُرْمَوْنَ بِهِ فَمَا جَاءُوا بِهِ عَلَى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَلَكِنَّهُمْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ *

۱۱۱۴۔ حسن بن علی الحلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، علی بن حسین، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک انصاری نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے کہ اتنے میں ایک ستارا ٹوٹا، اور بہت چمکا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم جاہلیت کے زمانہ میں جب اس قسم کا واقعہ پیش آتا تھا تو کیا کہتے تھے؟ وہ بولے اللہ ورسولہ اعلم، باقی ہم یہ کہتے تھے کہ آج رات کوئی بڑا شخص پیدا ہوا ہے یا کوئی برا شخص مرا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تارہ کسی کے مرنے اور پیدا ہونے کی وجہ سے نہیں ٹوٹتا، لیکن ہمارا پروردگار جل جلالہ جب کچھ حکم فرماتا ہے تو عرش الٰہی کے اٹھانے والے تسبیح کرتے ہیں پھر ان کی آواز سن کر ان کے پاس والے آسمان کے فرشتے تسبیح کرتے ہیں حتیٰ کہ تسبیح کی نوبت آسمان دنیا والوں تک پہنچ جاتی ہے، پھر جو فرشتے حاملان عرش الٰہی کے فرشتوں کے قریب ہوتے ہیں وہ ان سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم دیا؟ چنانچہ وہ بیان کرتے ہیں، اسی طرح ہر آسمان والے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں، یہاں تک کہ وہ خبر آسمان دنیا تک پہنچ جاتی ہے، ان سے وہ خبر جن اڑا لیتے ہیں، اور اپنے دوستوں کو آکر سناتے ہیں اور فرشتے جب جنوں کو دیکھتے ہیں تو تاروں سے انہیں مارتے ہیں، پھر جو خبر جن چرا لیتے ہیں، اگر اتنی ہی آکر نقل کر دیں تو ٹھیک ہے لیکن وہ اس میں جھوٹ ملاتے اور بڑھاتے ہیں۔

١١١٥ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ

۱۱۱۵۔ زہیر بن حرب، ولید بن مسلم، ابو عمر و اوزاعی۔

بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ يَعْنِي ابْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ يُونُسَ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنِي رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ وَفِي حَدِيثِ الْأَوْزَاعِيِّ وَلَكِنْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ وَلَكِنَّهُمْ يَرْقَوْنَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ وَقَالَ اللَّهُ (حَتَّى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ) وَفِي حَدِيثِ مَعْقِلٍ كَمَا قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَلَكِنَّهُمْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ *

(دوسری سند) ابوالطاہر، حرملہ، ابن وہب، یونس۔
(تیسری سند) سلمہ بن شبیب، حسن بن اعین، معقل بن عبداللہ، زہری، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چند انصاری اصحاب نے بیان کیا، اور اوزاعی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں "ولکن یقرفون فیہ ویزیدون" اور یونس کی روایت میں یہ الفاظ ہیں "ولکنہم یرقون ویزیدون" باقی یونس کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ جب فرشتوں کی گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا کہا، "قالو الحق" اور معقل کی روایت کے وہی الفاظ ہیں جو اوزاعی کی روایت میں ہیں۔

١١١٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً *

۱۱۱۶۔ محمد بن مثنیٰ عنزی، یحییٰ بن سعید، عبیداللہ، نافع، حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بعض ازواج نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص عراف کے پاس آئے اور اس سے کوئی بات پوچھے تو اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں۔

(فائدہ) یہ اس شخص کی کم بختی ہے کہ نماز جیسی افضل عبادت مقبول نہیں ہوتی تو اور اعمال کیسے قبول ہوں گے؟ علامہ طیبی شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں کہ کاہن وہ ہے جو آئندہ کی خبریں دے اور پوشیدہ چیزوں کی معرفت اور اسرار جاننے کا دعویٰ کرے، قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ عرب میں تین طرح کی کہانت تھی، ایک تو یہ کہ جن یا شیطان آسمان کی خبریں اڑا کر آئندہ کی باتیں بتادیتا، یہ قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے ختم ہوگئی، دوسرے زمین کی پوشیدہ اور دور دراز کی خبروں کو بتلادے، تیسرے نجوم کی مدد سے آئندہ کی باتیں بتلائے، ان تمام اقسام کو کہانت بولتے ہیں، شریعت نے ان سب کی تکذیب کی ہے اور ان کے پاس جانے اور ان کی باتوں پر یقین کرنے اور اس قسم کے افعال کرنے سے منع کیا ہے کہ یہ سب امور حرام ہیں۔

(١٧١) بَاب اجْتِنَابِ الْمَجْذُومِ وَنَحْوِهِ *

باب (۱۷۱) جذامی وغیرہ سے بچنا۔

١١١٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ

۱۱۱۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ،

ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَهُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْذُومٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ *

شریک بن عبداللہ، ہشیم بن بشیر، یعلی بن عطاء، عمرو بن شرید، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ثقیف کے وفد میں ایک جذامی شخص تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کہلا بھیجا تو لوٹ جا، ہم تجھ سے بیعت کر چکے ہیں۔

(فائدہ) یہ امر استحبابی ہے کیونکہ جابر کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جذامی کے ساتھ کھایا۔

(۱۷۲) بَاب قَتْلِ الْحَيَّاتِ وَغَيْرِهَا *

باب (۱۷۲) سانپ وغیرہ کے مارنے کا بیان۔

۱۱۱۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ ذِي الطُّفْيَتَيْنِ فَإِنَّهُ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَيُصِيبُ الْحَبَلَ *

۱۱۱۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، ابن نمیر، ہشام (دوسری سند) ابوکریب، عبدہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دھاریدار سانپ کے مارنے کا حکم دیا ہے کیونکہ وہ آنکھ پھوڑ دیتا(۱) ہے اور حمل گرا دیتا ہے۔

۱۱۱۹- وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ الْأَبْتَرُ وَذُو الطُّفْيَتَيْنِ *

۱۱۱۹۔ اسحاق بن ابراہیم، ابومعاویہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اس میں دم بریدہ سانپ اور دو دھاریدار دونوں کا ذکر ہے۔

۱۱۲۰- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ وَيَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْتُلُ كُلَّ حَيَّةٍ وَجَدَهَا فَأَبْصَرَهُ أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُطَارِدُ حَيَّةً فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ *

۱۱۲۰۔ عمرو بن محمد الناقد، سفیان بن عیینہ، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ سانپوں کو مار ڈالو اور دو دھاری والے اور دم بریدہ کو، کیونکہ یہ دونوں حمل گرا دیتے ہیں، اور آنکھ کی بصارت ضائع کر دیتے ہیں، راوی کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ جس سانپ کو دیکھتے مار ڈالتے، ایک مرتبہ ابولبابہ بن عبدالمنذر یا زید بن خطاب نے انہیں ایک سانپ کا پیچھا کرتے ہوئے دیکھا تو بولے کہ گھر کے سانپوں کو مارنے سے منع کیا گیا ہے۔

۱۱۲۱- وَحَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا

۱۱۲۱۔ حاجب بن ولید، محمد بن حرب، زبیدی، زہری، سالم بن

(۱) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سانپ کا انتہائی زہریلا ہونا ارشاد فرمایا ہے کہ یہ ایسا خطرناک سانپ ہوتا ہے کہ جس انسان کو صرف دیکھ لے تو دیکھنے سے ہی اس انسان کی نگاہ کم ہو جاتی ہے۔

مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ يَقُولُ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَالْكِلَابَ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَالَى قَالَ الزُّهْرِيُّ وَنُرَى ذَلِكَ مِنْ سُمَّيْهِمَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَلَبِثْتُ لَا أَتْرُكُ حَيَّةً أَرَاهَا إِلَّا قَتَلْتُهَا فَبَيْنَا أَنَا أُطَارِدُ حَيَّةً يَوْمًا مِنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ مَرَّ بِي زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ أَوْ أَبُو لُبَابَةَ وَأَنَا أُطَارِدُهَا فَقَالَ مَهْلًا يَا عَبْدَ اللَّهِ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِهِنَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ *

عبداللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ کتوں کے مارنے کا حکم فرماتے تھے، اور فرماتے کہ سانپوں اور کتوں کو مار ڈالو اور دو دھاری والے سانپ اور دم کٹے ہوئے کو مار ڈالو کیونکہ یہ دونوں بینائی کھو دیتے ہیں، اور پیٹ والیوں کا پیٹ گرا دیتے ہیں، زہری بیان کرتے ہیں کہ ممکن ہے ان کے زہر میں یہ تاثیر ہوگی، واللہ اعلم، حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں تو جو سانپ دیکھتا ہوں اسے فوراً مار ڈالتا ہوں، ایک مرتبہ میں گھر میں سانپوں میں سے ایک سانپ کا تعاقب کر رہا تھا، تو زید بن خطاب، ابو لبابہ میرے سامنے سے گزرے اور میں اس کا پیچھا کر رہا تھا، وہ بولے عبداللہ ذرا ٹھہرو، تو میں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کے مارنے کا حکم فرمایا ہے، وہ بولے گھر کے سانپ مارنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

١١٢٢ - وَحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ صَالِحًا قَالَ حَتَّى رَآنِي أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَا إِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَلَمْ يَقُلْ ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ *

۱۱۲۲۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس (دوسری سند) عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، (تیسری سند) حسن حلوانی، یعقوب بواسطہ اپنے والد، صالح، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی صالح نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں کہ مجھے ابو لبابہ بن عبدالمنذر، وزید بن خطاب نے دیکھا، وہ بولے کہ حضور نے گھریلو سانپ مارنے سے منع فرمایا ہے، اور یونس کی روایت میں ہے کہ سانپوں کو مارو، باقی دو دھاری والے اور دم بریدہ کا ذکر نہیں ہے۔

١١٢٣ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ كَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ لِيَفْتَحَ لَهُ بَابًا فِي دَارِهِ يَسْتَقْرِبُ بِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ الْغِلْمَةُ جِلْدَ جَانٍّ فَقَالَ عَبْدُ

۱۱۲۳۔ محمد بن رمح، لیث، (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، نافع بیان کرتے ہیں کہ ابو لبابہ نے حضرت ابن عمر سے ان کے گھر میں ایک دروازہ کھولنے کے لئے کہا تاکہ مسجد سے قریب ہو جائیں، اتنے میں لڑکوں نے سانپ کی ایک کینچلی پائی، عبداللہ بن عمر نے کہا، کہ سانپ کو دیکھو اور مار ڈالو، ابو لبابہ نے کہا

اللّٰهِ الْتَمِسُوهُ فَاقْتُلُوهُ فَقَالَ أَبُو لُبَابَةَ لَا تَقْتُلُوهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِي فِي الْبُيُوتِ *

مت مارو کیونکہ حضور نے ان سانپوں کو مارنے سے جو گھروں میں ہوں، منع فرمایا ہے۔

١١٢٤ - وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ حَتَّى حَدَّثَنَا أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْبَدْرِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوتِ فَأَمْسَكَ *

۱۱۲۴۔ شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ سب سانپوں کو مار ڈالتے تھے یہاں تک کہ ابولبابہ بن عبدالمنذر نے ہم سے حدیث بیان کی کہ حضور نے گھریلو سانپ مارنے سے منع فرمایا ہے، اس دن سے حضرت عبداللہ نے یہ امر ترک کیا۔

١١٢٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا لُبَابَةَ يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ *

۱۱۲۵۔ محمد بن مثنیٰ، یحییٰ القطان، عبداللہ، نافع نے ابولبابہ سے سنا، وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کر رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو سانپ مارنے سے منع فرمایا ہے۔

١١٢٦ - وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِي فِي الْبُيُوتِ *

۱۱۲۶۔ اسحاق بن موسیٰ الانصاری، انس بن عیاض، عبیداللہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت ابولبابہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، (دوسری سند) عبداللہ بن محمد بن اسماء الضبعی، جویریہ، نافع، حضرت عبداللہ، حضرت ابولبابہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سانپوں کے مارنے سے منع فرمایا ہے جو کہ گھروں میں رہتے ہیں۔

١١٢٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مَسْكَنُهُ بِقُبَاءٍ فَانْتَقَلَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَبَيْنَمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسًا مَعَهُ يَفْتَحُ خَوْخَةً لَهُ إِذَا هُمْ بِحَيَّةٍ مِنْ عَوَامِرِ الْبُيُوتِ فَأَرَادُوا قَتْلَهَا فَقَالَ أَبُو لُبَابَةَ إِنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْهُنَّ يُرِيدُ عَوَامِرَ الْبُيُوتِ وَأُمِرَ بِقَتْلِ

۱۱۲۷۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب ثقفی، یحییٰ بن سعید، نافع بیان کرتے ہیں کہ ابولبابہؓ انصاری کا مکان قبا میں تھا، وہ مدینہ منورہ چلے آئے، ایک مرتبہ عبداللہ بن عمرؓ ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک روشندان کھول رہے تھے یکایک گھر کے بڑی عمر والے سانپوں میں سے ایک سانپ نظر آیا، لوگوں نے اسے مارنا چاہا، ابولبابہ بولے ان کے مارنے کی ممانعت ہے یعنی گھریلو سانپوں کی اور دم بریدہ اور دو دھاری والے سانپوں کے مارنے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ یہ دونوں قسم کے سانپ بینائی ختم کر

الْأَبْتَرِ وَذِي الطُّفْيَتَيْنِ وَقِيلَ هُمَا اللَّذَانِ يَلْتَمِعَانِ الْبَصَرَ وَيَطْرَحَانِ أَوْلَادَ النِّسَاءِ *

دیتے ہیں اور پیٹ والی کے پیٹ کو گرادیتے ہیں۔

١١٢٨ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ عِنْدَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَوْمًا عِنْدَ هَدْمٍ لَهُ فَرَأَى وَبِيصَ جَانٍّ فَقَالَ اتَّبِعُوا هَذَا الْجَانَّ فَاقْتُلُوهُ قَالَ أَبُو لُبَابَةَ الْأَنْصَارِيُّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِي تَكُونُ فِي الْبُيُوتِ إِلَّا الْأَبْتَرَ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ فَإِنَّهُمَا اللَّذَانِ يَخْطِفَانِ الْبَصَرَ وَيَتَتَبَّعَانِ مَا فِي بُطُونِ النِّسَاءِ *

۱۱۲۸۔ اسحاق بن منصور، محمد بن جہضم، اسماعیل بن جعفر، عمر بن نافع، نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر ایک مرتبہ اپنے گرے ہوئے مکان کے پاس تھے، وہاں سانپ کی کینچلی دیکھی، لوگوں نے کہا اس سانپ کا تعاقب کرو اور اسے مار ڈالو، ابولبابہ بولے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے ان سانپوں کے مارنے سے منع فرمایا ہے، جو کہ گھروں میں رہتے ہیں، ہاں دم بریدہ اور جس پر دو لکیریں ہوتی ہیں، اس لئے کہ یہ دونوں بینائی اچک لیتے ہیں اور عورتوں کا پیٹ گرادیتے ہیں۔

١١٢٩ - وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ مَرَّ بِابْنِ عُمَرَ وَهُوَ عِنْدَ الْأُطُمِ الَّذِي عِنْدَ دَارِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَرْصُدُ حَيَّةً بِنَحْوِ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ *

۱۱۲۹۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، اسامہ، نافع بیان کرتے ہیں کہ ابو لبابہؓ عبداللہ بن عمرؓ کے پاس سے گزرے، اور وہ حضرت عمرؓ کے مکان کے پاس جو قلعہ تھا، وہاں کھڑے ایک سانپ کو تاک رہے تھے، بقیہ روایت لیث بن سعد کی روایت کی طرح ہے۔

١١٣٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى وَإِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ وَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَنَحْنُ نَأْخُذُهَا مِنْ فِيهِ رَطْبَةً إِذْ خَرَجَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ اقْتُلُوهَا فَابْتَدَرْنَاهَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَاهَا اللَّهُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَاكُمْ شَرَّهَا *

۱۱۳۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، اسود، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار میں تھے، اس وقت آپ پر سورت والمرسلات نازل ہوئی، ہم آپ کے دہن مبارک سے تازی تازی یہ سورت سن رہے تھے کہ اتنے میں ایک سانپ نکلا، آپ نے فرمایا اس کو مار ڈالو، چنانچہ ہم اس کے مارنے کے لئے لپکے وہ نکل کر چل دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسے اللہ نے تمہارے ہاتھ سے بچالیا، جیسا کہ تمہیں اس کے شر سے محفوظ رکھا۔

١١٣١ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ

۱۱۳۱۔ قتیبہ بن سعید، عثمان بن شیبہ، جریر، اعمش سے اسی سند

أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *

کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

١١٣٢ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ مُحْرِمًا بِقَتْلِ حَيَّةٍ بِمِنًى *

۱۱۳۲۔ ابوکریب، حفص بن غیاث، اعمش، ابراہیم، اسود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام منیٰ میں ایک محرم کو ایک سانپ مارنے کا حکم فرمایا۔

١١٣٣ - وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَأَبِي مُعَاوِيَةَ *

۱۱۳۳۔ عمر بن حفص بن غیاث، بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں تھے اور باقی حدیث جریر اور ابومعاویہ کی طرح مروی ہے۔

١١٣٤ - وَحَدَّثَنِيْ أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنِ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنِ أَنَسٍ عَنْ صَيْفِيْ (وَهُوَ عِنْدَنَا مَوْلَى ابْنِ أَفْلَحَ) أَخْبَرَنِيْ أَبُو السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِيْ بَيْتِهِ قَالَ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَجَلَسْتُ أَنْتَظِرُهُ حَتَّى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ فَسَمِعْتُ تَحْرِيْكًا فِيْ عَرَاجِيْنَ فِيْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا حَيَّةٌ فَوَثَبْتُ لِأَ قْتُلَهَا فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنِ اجْلِسْ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ فَأَشَارَ إِلَى بَيْتٍ فِي الدَّارِ قَالَ أَتَرَى هَذَا الْبَيْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كَانَ فِيهِ فَتًى مِنَّا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذَلِكَ الْفَتَى يَسْتَأْذِنُ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَاسْتَأْذَنَهُ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَإِنِّيْ أَخْشَى عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ فَأَخَذَ

۱۱۳۴۔ ابوالطاہر احمد بن عمرو بن السرح، عبداللہ بن وہب، مالک بن انس، صیفی، ابوالسائب، مولیٰ، ہشام بن زہرہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت ابوسعید خدریؓ کے پاس ان کے مکان پر گئے تو انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا اور انہوں نے یہ بھی کہا، میں ان کی نماز پوری ہونے کے انتظار میں بیٹھ گیا، اتنے میں لکڑیوں میں جو گھر کے کونے میں رکھی تھیں کچھ حرکت کی آواز آئی، میں نے ادھر دیکھا تو سانپ تھا، میں اسے مارنے کے لئے اٹھا تو ابوسعیدؓ نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ، میں بیٹھ گیا، جب نماز سے فارغ ہوئے تو مکان کے اندر ایک کوٹھڑی مجھے بتائی، اور پوچھا یہ کوٹھڑی دیکھتے ہو، میں نے کہا ہاں، بولے اس میں ہمارا ایک نوجوان رہتا تھا جس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی، ہم حضور کے ساتھ خندق کے لئے گئے، وہ جوان دوپہر کو حضور سے اجازت لے کر اپنے گھر آیا کرتا تھا، ایک دن اس نے اجازت مانگی، آپ نے فرمایا اپنے ہتھیار لے کر جا، کیونکہ مجھے تجھ پر بنی قریظہ کا خدشہ ہے، اس نے اپنے ہتھیار لئے، جب وہ اپنے گھر پہنچا تو اپنی بیوی کو دیکھا کہ دروازے کے دونوں پٹوں کے درمیان کھڑی ہے، اس نے غیرت سے اپنا نیزہ اسے

الرَّجُلُ سِلَاحَهٗ ثُمَّ رَجَعَ فَاِذَا امْرَاَتُهٗ بَیْنَ الْبَابَیْنِ قَائِمَةٌ فَاَهْوٰی اِلَیْهَا بِالرُّمْحِ لِیَطْعُنَهَا بِهٖ وَ اَصَابَتْهُ غَیْرَةٌ فَقَالَتْ لَهٗ اکْفُفْ عَلَیْكَ رُمْحَكَ وَادْخُلِ الْبَیْتَ حَتّٰی تَنْظُرَ مَا الَّذِیْ اَخْرَجَنِیْ فَدَخَلَ فَاِذَا بِحَیَّةٍ عَظِیْمَةٍ مُّنْطَوِیَةٍ عَلَی الْفِرَاشِ فَاَهْوٰی اِلَیْهَا بِالرُّمْحِ فَانْتَظَمَهَا بِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَزَهٗ فِی الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَیْهِ فَمَا یُدْرٰی اَیُّهُمَا كَانَ اَسْرَعَ مَوْتًا الْحَیَّةُ اَمِ الْفَتٰی قَالَ فَجِئْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ وَ قُلْنَا لَهٗ ادْعُ اللّٰهَ یُحْیِیْهِ لَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ بِالْمَدِیْنَةِ جِنًّا قَدْ اَسْلَمُوْا فَاِذَا رَاَیْتُمْ مِّنْهُمْ شَیْئًا فَاٰذِنُوْهُ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ فَاِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَیْطَانٌ*

مارنے کے لئے اٹھایا، عورت بولی اپنا نیزہ سنبھال، اور اندر جا کر دیکھ، معلوم ہو جائے گا کہ میں کیوں نکلی ہوں، وہ جوان اندر گیا، کیا دیکھتا ہے کہ ایک بڑا سانپ کنڈلی مارے بستر پر بیٹھا ہے، جوان نے اس پر نیزہ اٹھایا اور اسی نیزہ سے اسے کونچ لیا، پھر نکلا اور نیزہ مکان میں گاڑ دیا، وہ سانپ اس پر لوٹ پوٹ ہوا، پھر ہم نہیں جانتے کہ سانپ پہلے مرا یا وہ جوان، ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے واقعہ بیان کیا، اور عرض کیا، یا رسول اللہ دعا کیجئے کہ اللہ اسے پھر زندہ کر دے، آپ نے فرمایا، اپنے ساتھی کے لئے دعائے مغفرت کرو، پھر آپ نے فرمایا، مدینہ منورہ میں جن رہتے ہیں، جو مسلمان ہو گئے ہیں، لہٰذا جب تم ان سانپوں کو دیکھو تو تین دن تک ان کو خبردار کرو، اگر اس کے بعد بھی وہ نکلیں، تو ان کو مار ڈالو کیونکہ وہ شیاطین ہیں۔

(فائدہ)۔ یعنی کافر جن ہیں یا شریر سانپ ہیں، امام نووی فرماتے ہیں، مدینہ منورہ کے سانپوں کو بغیر اطلاع دیئے اور ڈرائے ہوئے مارنا درست نہیں اور مدینہ منورہ کے علاوہ اور تمام مقامات پر جنگل ہو یا گھر سانپ کا مارنا مستحب ہے اور ڈرانے کی حاجت نہیں، اور ڈرانے کی ترکیب یہ ہے کہ سانپ سے یوں کہے، کہ میں تجھے اس عہد کی کہ جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے لیا تھا، قسم دیتا ہوں کہ ہمیں ایذا مت دینا، اور پھر نہ نکلنا، اب اگر وہ پھر نکلے تو مار ڈالے، اب اجازت ہے (نووی جلد ۲)۔

۱۱۳۵- وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ اَسْمَاءَ بْنِ عُبَیْدٍ یُّحَدِّثُ عَنْ رَّجُلٍ یُّقَالُ لَهُ السَّائِبُ وَ هُوَ عِنْدَنَا اَبُوالسَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَبَیْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ اِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ سَرِیْرِهٖ حَرَكَةً فَنَظَرْنَا فَاِذَا حَیَّةٌ وَّ سَاقَ الْحَدِیْثَ بِقِصَّتِهٖ نَحْوَ حَدِیْثِ مَالِكٍ عَنْ صَیْفِیٍّ وَ قَالَ فِیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبُیُوْتِ عَوَامِرَ فَاِذَا رَاَیْتُمْ شَیْئًا مِّنْهَا فَحَرِّجُوْا عَلَیْهَا ثَلٰثًا فَاِنْ ذَهَبَ وَ اِلَّا فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّهٗ كَافِرٌ وَّ قَالَ لَهُمْ اذْهَبُوْا فَادْفِنُوْا صَاحِبَكُمْ*

۱۱۳۵۔ محمد بن رافع، وہب بن جریر بن حازم، بواسطہ اپنے والد، اسماء بن عبید، ابوالسائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ابوسعید خدری کے پاس گئے، چنانچہ ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم نے تخت کے نیچے حرکت کی آواز پائی، ہم نے دیکھا تو سانپ تھا، بقیہ روایت مالک کی روایت کی طرح ہے، باقی اتنا زیادہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ ان گھروں میں عمر والے سانپ ہوتے ہیں، جب تم انہیں دیکھو تو تین دن تک انہیں تنگ کرو، اگر وہ پھر نہ نکلے تو خیر ورنہ اسے قتل کر ڈالو، کیونکہ وہ کافر جن ہے اور اس روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ آپ نے فرمایا جاؤ، اپنے بھائی کو دفن کر دو۔

١١٣٦- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ حَدَّثَنِي صَيْفِيٌّ عَنْ أَبِي السَّائِبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ قَدْ أَسْلَمُوا فَمَنْ رَأَى شَيْئًا مِنْ هَذِهِ الْعَوَامِرِ فَلْيُؤْذِنْهُ ثَلَاثًا فَإِنْ بَدَا لَهُ بَعْدُ فَلْيَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ *

۱۱۳۶۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، ابن عجلان، صیفی، ابوالسائب، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمارہے تھے کہ مدینہ منورہ میں کئی جن رہتے ہیں، جو مسلمان ہوگئے ہیں، پھر کوئی ان عمر والے سانپوں میں سے کسی سانپ کو دیکھے تو تین مرتبہ اسے اطلاع کردے، اگر وہ پھر اس کے بعد بھی نکلے تو اسے مار ڈالے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

(١٧٣) بَاب اسْتِحْبَابِ قَتْلِ الْوَزَغِ *

باب (۱۷۳) گرگٹ کے مارنے کا استحباب۔

١١٣٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْأَوْزَاغِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ أَمَرَ *

۱۱۳۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ، سعید بن مسیب، حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے انہیں گرگٹوں کے مارنے کا حکم دیا اور ابن شیبہ کی روایت میں "امر" کا لفظ ہے۔

١١٣٨- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ ابْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ شَرِيكٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اسْتَأْمَرَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَتْلِ الْوِزْغَانِ فَأَمَرَ بِقَتْلِهَا وَأُمُّ شَرِيكٍ إِحْدَى نِسَاءِ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ اتَّفَقَ لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي خَلَفٍ وَعَبْدِ بْنِ حُمَيْدٍ وَحَدِيثُ ابْنِ وَهْبٍ قَرِيبٌ مِنْهُ *

۱۱۳۸۔ ابوالطاہر، ابن وہب، ابن جریج۔
(دوسری سند) محمد بن احمد بن ابی خلف، روح، ابن جریج۔
(تیسری سند) عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریج، عبدالحمید، سعید بن میسب، حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گرگٹوں کے مارنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے گرگٹوں کے مارنے کا حکم فرمایا اور ام شریک بنی عمر کے قبیلہ کی ایک عورت تھیں، ابن ابی خلف اور عبد بن حمید کی روایت کے الفاظ متفق ہیں، اور ابن وہب کی روایت کے الفاظ اس کے قریب قریب ہیں۔

١١٣٩- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ

۱۱۳۹۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، عامر بن سعدؓ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں، کہ

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا *

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کے مارنے کا حکم (۱) فرمایااور اس کا نام فویسق (فاسق) رکھا ہے۔

۱۱۴۰- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَزَغِ الْفُوَيْسِقُ زَادَ حَرْمَلَةُ قَالَتْ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ *

۱۱۴۰۔ ابوالطاہر، حرملہ، ابن وہب، یونس، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو فویسق فرمایا ہے، حرملہ کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ میں نے یہ نہیں سنا کہ آپ نے اسے مارنے کا حکم فرمایا۔

۱۱۴۱- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الْأُولَى وَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الثَّانِيَةِ *

۱۱۴۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبداللہ، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص گرگٹ کو پہلی ہی ضرب میں مار ڈالے تو اسے اتنا ثواب ہے اور جو دوسری ضرب میں مارے اسے اتنا اتنا ثواب ہے مگر پہلی بار سے کم، اور جو تیسری ضرب میں مارے تو اس کے لئے اتنا اتنا ثواب ہے، لیکن دوسری بار سے بھی کم۔

۱۱۴۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ زَكَرِيَّاءَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ خَالِدٍ عَنْ سُهَيْلٍ إِلَّا جَرِيرًا وَحْدَهُ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذَلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُونَ ذَلِكَ *

۱۱۴۲۔ قتیبہ بن سعید، ابوعوانہ۔
(دوسری سند) زہیر بن حرب، جریر۔
(تیسری سند) محمد بن صباح، اسماعیل بن زکریا۔
(چوتھی سند) ابوکریب، وکیع، سفیان، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، خالد عن سہیل کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، مگر تنہا جریر کی روایت میں یہ ہے کہ جو شخص گرگٹ کو پہلی ضرب میں مار ڈالے تو اس کے لئے سو نیکیاں ہیں، اور دوسری بار میں اس سے کم، اور تیسری بار میں اس سے کم۔

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جانور کے مارنے کا حکم فرمایا اس کا اصل سبب یہ ہے کہ یہ موذی ہے اور اس کی طبیعت میں خباثت ہے۔ اس کی طبعی خباثت کے اظہار کے لئے دوسری روایت میں آپؐ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب آگ میں ڈالے گئے تو یہ جانور آگ میں پھونکیں مار رہا تھا۔ یہ پھونکیں مارنا اس کے قتل کا سبب نہیں ہے بلکہ یہ اس کی خبث طبع پر دلالت کرتا ہے۔

١١٤٣- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ زَكَرِيَّاءَ عَنْ سُهَيْلٍ حَدَّثَتْنِي أُخْتِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِينَ حَسَنَةً *

۱۱۴۳۔ محمد بن صباح، اسماعیل بن زکریا، سہیل، اخت سہیل، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، جو اول ضرب ہی میں گرگٹ کو مار ڈالے، اسے ستر نیکیاں ملیں گی۔

(فائدہ) سو اور ستر کے عدد میں انحصار نہیں، بلکہ اخلاص اور حسن نیت پر ثواب کا مدار ہے، بخاری کی روایت میں ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو تمام جانور آگ بجھا رہے تھے مگر گرگٹ آگ میں پھونکیں مار رہا تھا، اسی لئے اس کے مارنے پر ثواب ہے۔

(١٧٤) بَاب النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النَّمْلِ *

باب (۱۷۴) چیونٹی کے مارنے کی ممانعت۔

١١٤٤- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَفِي أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَهْلَكْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ *

۱۱۴۴۔ ابوالطاہر، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن میتب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، کہ ایک چیونٹی نے کسی نبی(۱) کے کاٹا، انہوں نے حکم دیا تو چیونٹیوں کا تمام گھر جلا دیا گیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی نازل کی کہ ایک چیونٹی کے کاٹنے میں تم نے امتوں میں سے ایک امت کو ہلاک کر ڈالا، جو کہ اللہ تعالیٰ کی پاک بیان کرتی تھیں۔

(فائدہ) ان کی شریعت میں چیونٹی کا مارنا، اور جلا دینا جائز تھا باقی زیادتی پر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی اور سنن ابوداؤد میں صحیح بخاری و مسلم کی شرط پر روایت مروی ہے، کہ جس میں چیونٹی کے مارنے سے منع فرمایا گیا، واللہ اعلم بالصواب۔

١١٤٥- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجِهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ

۱۱۴۵۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ انبیاء میں سے ایک نبی درخت کے نیچے اترے، ان کے چیونٹی نے کاٹ لیا، انہوں نے حکم دیا، چیونٹیوں کا چھتہ نکالا گیا، پھر حکم دیا تو جلا دیا گیا، تب اللہ نے اس

---

(۱) یہ نبی حضرت عزیر علیہ السلام یا حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے۔ چیونٹی کے بارے میں معروف ہے کہ وہ اپنے لئے گرمی کے موسم میں سردیوں کے لئے بھی خوراک کا ذخیرہ کر لیتی ہے۔ لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک چیونٹی کے بارے میں پوچھا کہ تیری سال بھر کی غذا کیا ہے اس نے کہا کہ گندم کا ایک دانہ۔ حضرت سلیمانؑ نے چیونٹی کو ایک شیشی میں بند کر دیا اور گندم کا ایک دانہ ساتھ رکھ دیا سال کے بعد اسے نکالا تو اس نے آدھا دانہ کھایا تھا آدھا باقی تھا۔ حضرت سلیمانؑ نے وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ آپ عظیم الشان بادشاہ ہیں مجھے خطرہ تھا کہ آپ مجھے بھول جائیں گے اس لئے میں نے اگلے سال کے لئے بقیہ آدھا ذخیرہ کر لیا۔ حضرت سلیمانؑ اس کی دانائی پر حیران رہ گئے۔

تَحْتِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً *

پر وحی کی کہ ایک چیونٹی کو سزا ہوتی (باقیوں کا کیا قصور تھا)۔

١١٤٦- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجِهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا وَأَمَرَ بِهَا فَأُحْرِقَتْ فِي النَّارِ قَالَ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً *

۱۱۴۶۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں، چنانچہ چند احادیث بیان کیں، پھر فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ انبیاء میں سے کوئی نبی ایک درخت کے نیچے اترے ان کے ایک چیونٹی نے کاٹ لیا، انہوں نے چیونٹیوں کے چھتہ کے متعلق حکم دیا، وہ نکالا گیا پھر اسے جلادینے کا حکم دیا، وہ جلایا گیا، اللہ نے ان کی طرف وحی کی کہ ایک ہی چیونٹی کو کیوں نہ مارا۔

(١٧٥) بَاب تَحْرِيمِ قَتْلِ الْهِرَّةِ *

باب (۱۷۵) بلی کے مارنے کی ممانعت۔

١١٤٧- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا إِذْ حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ *

۱۱۴۷۔ عبداللہ بن محمد بن اسماء الضبعی، جویریہ، نافع، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت کو ایک بلی ہی کی وجہ سے عذاب ہوا، اس نے بلی کو پکڑ رکھا تھا، تاآنکہ وہ مر گئی، پھر وہ اسی بلی کی وجہ سے جہنم میں گئی، اس نے بلی کو نہ کھانا دیا نہ پانی، جب اسے قید میں رکھا، اور نہ ہی اسے آزاد کیا کہ وہ زمین ہی کے جانور کھالیتی۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں، یہ عورت کافرہ تھی اور اس وجہ سے اس کے عذاب میں اور اضافہ ہو گیا، قسطلانی فرماتے ہیں کہ یہ عورت مومنہ تھی یا کافرہ، قرطبی فرماتے ہیں دونوں احتمال ہیں، امام نووی فرماتے ہیں صحیح یہ ہے کہ مومنہ تھی اور اس گناہ کی وجہ سے جہنم میں گئی، اور یہ صغیرہ نہیں، بلکہ اس کے اصرار سے کبیرہ ہو گیا اور پھر حدیث میں یہ کہاں تصریح ہے کہ وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گی، شیخ سنوسی فرماتے ہیں، دیگر جانوروں کو بھی اسی طرح تکلیف دینا اسی گناہ میں داخل ہے، واللہ اعلم (نووی جلد ۲، شرح سنوسی جلد ا)۔

١١٤٨- وَحَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۴۸۔ نصر بن علی جہضمی، عبدالاعلیٰ، عبیداللہ بن عمر، نافع، ابن عمر، سعید المقبری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے اسی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے۔

بِمِثْلِ مَعْنَاهُ *

١١٤٩- وَحَدَّثَنَاه هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَعْنِ بْنِ عِيسَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ *

۱۱۴۹۔ ہارون بن عبداللہ، عبداللہ بن جعفر، معن بن عیسیٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت مروی ہے۔

١١٥٠- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ لَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَتْرُكْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ *

۱۱۵۰۔ ابوکریب، عبداللہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب ہوا جس کو اس نے کھانا نہ دیا، نہ پانی، نہ ہی اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے جانور کھالیتی۔

١١٥١- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا رَبَطَتْهَا وَفِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ حَشَرَاتِ الْأَرْضِ *

۱۱۵۱۔ ابوکریب، ابو معاویہ، (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، خالد بن حارث، ہشام سے اسی سند کے ساتھ مروی ہے، اور دونوں روایتوں میں "ربطتھا" کا لفظ ہے اور ابو معاویہ کی روایت میں "حشرات الارض" کا لفظ ہے اور ترجمہ ایک ہی ہے۔

١١٥٢- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ *

۱۱۵۲۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، حمید بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے ہشام بن عروہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

١١٥٣- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

۱۱۵۳۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

(١٧٦) بَاب فَضْلِ سَقْيِ الْبَهَائِمِ الْمُحْتَرَمَةِ وَإِطْعَامِهَا *

باب (۱۷۶) جانوروں کو کھلانے اور پلانے کی فضلیت۔

١١٥٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ حَتَّى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّ لَنَا فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا فَقَالَ فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ *

۱۱۵۴۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، سمی مولیٰ ابو بکر، ابو صالح السمان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص راستہ میں جارہا تھا، اس کو بہت پیاس لگی، ایک کنواں ملا، وہ اس میں اترا اور پانی پیا، پھر نکلا، تو ایک کتے کو دیکھا کہ اپنی زبان نکالے ہوئے ہانپ رہا ہے، اور پیاس کی وجہ سے گیلی مٹی چاٹ رہا ہے، وہ آدمی کہنے لگا اس کتے کی بھی پیاس کی وجہ سے وہی حالت ہو رہی ہے، جو میری تھی، چنانچہ وہ پھر کنویں میں اترا اور اپنے موزے میں پانی بھرا، اور موزہ منہ میں پکڑ کر اوپر چڑھا اور وہ پانی کتے کو پلایا، اللہ نے اس کی نیکی قبول کی اور اسے بخش دیا، صحابہ نے کہا، یا رسول اللہ ہمیں ان جانوروں میں بھی ثواب ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہر تازہ جگر والے میں ثواب ہے۔

١١٥٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ امْرَأَةً بَغِيًّا رَأَتْ كَلْبًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيفُ بِبِئْرٍ قَدْ أَدْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَعَتْ لَهُ بِمُوقِهَا فَغُفِرَ لَهَا *

۱۱۵۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، خالد احمر، ہشام، محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، ایک زانیہ نے ایک کتے کو گرمی کے دنوں میں دیکھا کہ کنویں کے گرد چکر لگا رہا تھا، اور اپنی زبان پیاس کی وجہ سے باہر نکال رکھی تھی، اس عورت نے اپنے موزہ سے پانی نکالا اور اس کتے کو پلا دیا، اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔

١١٥٦ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَنَزَعَتْ مُوقَهَا فَاسْتَقَتْ لَهُ بِهِ فَسَقَتْهُ إِيَّاهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهِ *

۱۱۵۶۔ ابوالطاہر، عبداللہ بن وہب، جریر بن حازم، ایوب سختیانی، محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک کتا ایک کنویں کے گرد چکر لگا رہا تھا، اور پیاس کی وجہ سے مرنے کو تھا، اسے بنی اسرائیل کی کسبیوں میں سے ایک کسبی نے دیکھا تو اس نے اپنا موزہ اتارا اور اس سے پانی نکال کر اس کتے کو پلا دیا، اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کے بدلے اسے معاف کر دیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْاَلْفَاظِ مِنَ الْاَدَبِ وَغَيْرِهَا

(۱۷۷) بَاب النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الدَّهْرِ *

۱۱۵۷- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسُبُّ ابْنُ آدَمَ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ *

باب (۱۷۷)۔ زمانہ کو برا کہنے کی ممانعت۔

۱۱۵۷۔ ابوالطاہر احمد بن عمرو بن السرح، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ انسان زمانہ کو برا کہتا ہے حالانکہ زمانہ میرے ہاتھ میں ہے، اور رات دن میرے اختیار میں ہیں۔

۱۱۵۸- وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ *

۱۱۵۸۔ اسحٰق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان، زہری، ابن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ انسان مجھے ایذا دیتا ہے، زمانہ کو برا کہتا ہے، حالانکہ میں خود ہی زمانہ ہوں رات اور دن کو بدلتا رہتا ہوں۔

۱۱۵۹- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَقُولُ يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنِّي أَنَا الدَّهْرُ أُقَلِّبُ لَيْلَهُ وَنَهَارَهُ فَإِذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا *

۱۱۵۹۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں انسان مجھے تکلیف دیتا ہے، کہتا ہے ہائے زمانہ کی کم بختی، لہٰذا کوئی تم میں سے یہ نہ کہے کہ ہائے زمانہ کی کمبختی، کیونکہ زمانہ میں ہی ہوں، رات اور دن کو بدلتا ہوں، جب چاہوں گا اسے موقوف کردوں گا۔

۱۱۶۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ

۱۱۶۰۔ قتیبہ، مغیرہ بن عبدالرحمٰن، ابوالزناد، اعرج، حضرت

الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ *

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا کوئی تم میں سے زمانہ کو برانہ کہے، اس لئے کہ زمانہ تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

١١٦١- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ *

۱۱۶۱۔ زہیر بن حرب، جریر، ہشام، ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا کوئی تم میں سے زمانہ کو برانہ کہے کیونکہ زمانہ تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

(فائدہ)۔ یعنی زمانہ کیا کر سکتا ہے، کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے، اور اللہ تعالیٰ کو دہر (زمانہ) مجازاً کہہ دیا، لہٰذا زمانہ کو برا کہنا یہ معاذاللہ پروردگار عالم کی شان میں گستاخی ہوگی۔

(١٧٨) بَاب كَرَاهَةِ تَسْمِيَةِ الْعِنَبِ كَرْمًا *

باب (۱۷۸) انگور کو کرم کہنے کی ممانعت۔

١١٦٢- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسُبُّ أَحَدُكُمُ الدَّهْرَ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ وَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ *

۱۱۶۲۔ حجاج بن شاعر، عبدالرزاق، معمر، ایوب، ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی زمانہ کو برانہ کہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے، اور کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے، اس لئے کہ کرم تو مسلمان آدمی ہے۔

١١٦٣- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا كَرْمٌ فَإِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ *

۱۱۶۳۔ عمرو ناقد، ابن ابی عمر، سفیان، زہری، سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا (انگور کو) کرم نہ کہو، کیونکہ کرم مسلمان کا دل ہے۔

١١٦٤- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ *

۱۱۶۴۔ زہیر بن حرب، جریر، ہشام، ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ انگور کو کرم مت کہو، کیونکہ کرم تو مسلمان آدمی ہے۔

١١٦٥- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۱۱۶۵۔ زہیر بن حرب، علی بن حفص، ورقاء، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمُ الْكَرْمُ فَإِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ *

فرمایا، کہ کوئی تم میں سے (انگور کو) کرم نہ کہے، اس لئے کہ کرم مومن کا دل ہے۔

١١٦٦- وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ الْكَرْمَ إِنَّمَا الْكَرْمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ *

۱۱۶۶۔ ابن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے بیان کرنے کے بعد کہا، کہ حضور نے فرمایا، کہ کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے، اس لئے کہ کرم تو مسلمان آدمی ہے۔

١١٦٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا الْكَرْمُ وَلَكِنْ قُولُوا الْحَبْلَةُ يَعْنِي الْعِنَبَ *

۱۱۶۷۔ علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، شعبہ، سماک بن حرب، علقمہ بن وائل، حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا (انگور کو) کرم مت کہو، بلکہ حبلہ یعنی عنب (انگور) کہو۔

(فائدہ)۔ امام نووی فرماتے ہیں، کہ ان روایات سے انگور کو کرم کہنے کی کراہت ثابت ہوتی ہے، عرب لوگ انگور، اور انگوری شراب کو کرم کہتے تھے، کرم کے معنی شرافت اور بزرگی کے ہیں تو جب شراب حرام ہوئی تو آپ نے اس نام کی بھی ممانعت فرما دی۔

١١٦٨- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا الْكَرْمُ وَلَكِنْ قُولُوا الْعِنَبُ وَالْحَبْلَةُ *

۱۱۶۸۔ زہیر بن حرب، عثمان بن عمر، شعبہ، سماک، علقمہ بن وائل، حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (انگور کو) کرم مت کہو، بلکہ حبلہ اور عنب کہو۔

(١٧٩) بَاب حُكْمِ إِطْلَاقِ لَفْظَةِ الْعَبْدِ وَالْأَمَةِ وَالْمَوْلَى وَالسَّيِّدِ *

باب (۱۷۹) لفظ عبد یا امتہ یا مولیٰ یا سید کے استعمال کرنے کا بیان۔

١١٦٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي وَأَمَتِي كُلُّكُمْ عَبِيدُ اللَّهِ وَكُلُّ

۱۱۶۹۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے، عبدی (میرا بندہ)، امتی (میری باندی)، تم سب اللہ کے بندے ہو، اور تمہارے عورتیں اللہ تعالیٰ کی

نِسَائِكُمْ إِمَاءُ اللَّهِ وَلَكِنْ لِيَقُلْ غُلَامِي وَجَارِيَتِي وَفَتَايَ وَفَتَاتِي *

باندیاں ہیں بلکہ یوں کہے میرا غلام، میری لونڈی، میرا جوان مرد، اور میری جوان عورت۔

١١٧٠ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي فَكُلُّكُمْ عَبِيدُ اللَّهِ وَلَكِنْ لِيَقُلْ فَتَايَ وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ رَبِّي وَلَكِنْ لِيَقُلْ سَيِّدِي *

۱۱۷۰۔ زہیر بن حرب، جریر، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ کوئی تم میں سے یہ نہ کہے، میرا بندہ، کیونکہ تم سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہو، البتہ یہ کہے، کہ میرا غلام، اور نہ غلام یوں کہے، میرا رب بلکہ میرا سید کہے۔

١١٧١ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ مَوْلَايَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ فَإِنَّ مَوْلَاكُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ *

۱۱۷۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ (دوسری سند)، ابو سعید اشج، وکیع، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور دونوں حدیثوں میں ہے کہ غلام اپنے سید کو مولیٰ نہ کہے، اور ابو معاویہ کی روایت میں یہ زیادتی ہے، کہ تم سب کا مولیٰ تو اللہ رب العزت ہے۔

١١٧٢ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمُ اسْقِ رَبَّكَ أَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ رَبِّي وَلْيَقُلْ سَيِّدِي مَوْلَايَ وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ عَبْدِي أَمَتِي وَلْيَقُلْ فَتَايَ فَتَاتِي غُلَامِي *

۱۱۷۲۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام، بن منبہ ان مرویات سے روایت کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کوئی تم میں سے (غلام سے) یوں نہ کہے، اپنے رب کو پانی پلا، اپنے رب کو کھانا کھلا، اپنے رب کو وضو کرا، اور کوئی تم میں سے کسی کو اپنا رب نہ کہے، بلکہ سید یا مولیٰ کہے، اور کوئی تم میں سے میرا بندہ(۱) اور میری بندی نہ کہے، بلکہ میرا جوان، اور میری جوان عورت، میرا غلام (یہ الفاظ کہے)۔

(۱) اپنے غلام یا باندی کو عبدی، امتی کہنا یا مولیٰ کو ربی کہنا مکروہ تنزیہی اور خلاف اولیٰ ہے حرام اور ناجائز نہیں ہے اس لئے کہ دوسری متعدد روایات میں غلام کے لئے عبدی اور باندی کے لئے امتی کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے غیر کے لئے بھی رب کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ ہاں البتہ بغیر کسی چیز کی طرف نسبت کئے مطلقاً "رب" کے لفظ کا استعمال اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے غیر اللہ کے لئے کسی نہ کسی چیز کی طرف منسوب ہو کر استعمال ہوتا ہے جیسے رب الدار گھر والا، رب المال مال والا وغیرہ۔

(۱۸۰) بَاب كَرَاهَةِ قَوْلِ الْإِنْسَانِ خَبُثَتْ نَفْسِي *

باب (۱۸۰) "میرا نفس خبیث ہو گیا" کہنے کی ممانعت۔

١١٧٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلَكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي هَذَا حَدِيثُ أَبِي كُرَيْبٍ و قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ لَكِنْ *

۱۱۷۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ (دوسری سند) ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا بلکہ یہ کہے کہ میرا نفس کاہل اور سست ہو گیا، الفاظ حدیث ابو کریب کے ہیں، اور ابو بکر نے قال کے بجائے عن النبی کہا ہے اور "لکن" کا لفظ بھی نہیں بولا۔

١١٧٤- وَحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۱۷۴۔ ابو کریب، ابو معاویہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

١١٧٦٥- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلْيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي *

۱۱۷۵۔ ابو الطاہر، حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو امامہ بن سہل بن حنیف، سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی تم میں سے یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا، بلکہ یہ کہے میرا نفس سست اور کاہل ہو گیا۔

(فائدہ) ادباً آپ نے ایسے الفاظ کہنے سے ممانعت فرمادی، اور بتلایا کہ اس کے ہم معنی دوسرے الفاظ استعمال کئے جائیں تاکہ گفتگو بھی خباثت سے پاک ہو کر طیب اور پاکیزہ رہے

(۱۸۱) بَاب اسْتِعْمَالِ الْمِسْكِ وَأَنَّهُ أَطْيَبُ الطِّيبِ وَكَرَاهَةِ رَدِّ الرَّيْحَانِ وَالطِّيبِ *

باب (۱۸۱) مشک کا استعمال، نیز خوشبو اور پھول کو واپس کرنے کی کراہت۔

١١٧٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي خُلَيْدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَصِيرَةٌ تَمْشِي مَعَ امْرَأَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ فَاتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ وَخَاتَمًا

۱۱۷۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، شعبہ، خلید بن جعفر، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بنی اسرائیل میں ایک ٹھگنی عورت تھی جو لمبی عورتوں کے ساتھ چلا کرتی تھی، تو اس نے لکڑی کی دو کھڑاویں بنوا کر پہنیں، اور سونے کے خول کی انگوٹھی بنوائی جو بند ہوتی تھی، پھر اس میں

مِنْ ذَهَبٍ مُغْلَقٌ مُطْبَقٌ ثُمَّ حَشَتْهُ مِسْكًا وَهُوَ أَطْيَبُ الطِّيبِ فَمَرَّتْ بَيْنَ الْمَرْأَتَيْنِ فَلَمْ يَعْرِفُوهَا فَقَالَتْ بِيَدِهَا هَكَذَا وَنَفَضَ شُعْبَةُ يَدَهُ *

مشک بھری اور وہ تو بہت ہی عمدہ خوشبو ہے، پھر ان دو عورتوں کے درمیان چلی تو اسے لوگوں نے نہیں پہچانا اور اس نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا، اور شعبہ نے اپنا ہاتھ جھٹک کر اس عورت کے اشارہ کو بتایا۔

(فائدہ)۔ حضور نے مشک کو اطیب الطیب فرمایا، یہی باب کا مقصود ہے، امام نووی فرماتے ہیں کہ مشک پاک ہے اور اس کا استعمال بدن اور کپڑے میں درست ہے، اور اس عورت نے لکڑی کی کھڑاویں پہن کر لوگوں سے چھپنے کے لئے اپنے کو لمبا کیا، تو یہ جائز ہے۔

١١٧٧ - حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَالْمُسْتَمِرِّ قَالَا سَمِعْنَا أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ حَشَتْ خَاتَمَهَا مِسْكًا وَالْمِسْكُ أَطْيَبُ الطِّيبِ *

۱۱۷۷۔ عمرو، ناقد، یزید بن ہارون، شعبہ، خلید بن جعفر، مستمر، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کی ایک عورت کا ذکر کیا جس نے اپنی انگوٹھی میں مشک بھری تھی اور مشک تو بہترین خوشبو ہے۔

١١٧٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلَاهُمَا عَنِ الْمُقْرِئِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيحِ *

۱۱۷۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، مقری، سعید بن ابی ایوب، عبیداللہ بن ابی جعفر، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جسے خوشبودار پھل دیا جائے تو اسے واپس نہ کرے اس لئے کہ اس میں کچھ وزن نہیں ہے اور خوشبو اچھی اور پاکیزہ ہے۔

١١٧٩ - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَبُو طَاهِرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْأَلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأَلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۱۷۹۔ ہارون بن سعید ایلی، ابوالطاہر، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، مخرمہ بواسطہ اپنے والد، نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب خوشبو کی دھونی لیتے تو عود کی لیتے کہ جس میں کچھ اور نہ ملا ہوتا، یا کافور کی اسے عود کے ساتھ ڈالتے، پھر فرماتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح خوشبو لیتے تھے۔

(فائدہ) مردوں کو جمعہ اور عید اور مجالس ذکر اور علم میں خوشبو لگانا مستحب ہے، مگر مردوں کی خوشبو وہ ہے کہ خوشبو محسوس ہو لیکن رنگت ظاہر نہ ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الشِّعْرِ (۱)

١١٨٠- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَدِفْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ ابْنِ أَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هِيهْ فَأَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ هِيهْ ثُمَّ أَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ هِيهْ حَتَّى أَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ *

۱۱۸۰۔ عمرو ناقد، ابن ابی عمر، ابن عیینہ، ابراہیم بن میسرہ، عمرو بن شریدؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و بارک وسلم کے پیچھے سوار ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا، کیا تجھے امیہ بن ابی الصلت کے کچھ اشعار یاد ہیں، میں نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا سناؤ، میں نے ایک بیت پڑھا، آپ نے فرمایا اور پڑھ، میں نے اور پڑھا، آپ نے فرمایا، اور پڑھ، یہاں تک کہ میں نے سو بیت پڑھے۔

١١٨١- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ أَوْ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمٍ عَنِ الشَّرِيدِ قَالَ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ *

۱۱۸۱۔ زہیر بن حرب، احمد بن عبدہ، ابن عیینہ، ابراہیم بن میسرہ، عمرو بن شرید، یعقوب بن عاصم، شرید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے بٹھالیا اور بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

١١٨٢- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّائِفِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَنْشَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ

۱۱۸۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، معتمر بن سلیمان (دوسری سند) زہیر بن حرب، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن عبدالرحمٰن، عمرو بن شریدؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے شعر پڑھنے کے لئے کہا، اور ابراہیم بن میسرہ کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں، باقی اتنی زیادتی ہے کہ آپ نے فرمایا، ابوالصلت مسلمان ہونے کے

(۱) اشعار دو قسم کے ہیں مستحسن، مذموم۔ مستحسن اشعار وہ ہیں جن کا مضمون اچھا ہو جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا مضمون، مدح رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مضمون، اسی طرح نیکی کی باتوں پر مشتمل اشعار۔ اور مذموم اشعار وہ ہیں جن کا مضمون اچھا نہ ہو جیسے شرکیہ اور کفریہ مضمون، فسق و فجور پر مشتمل مضمون یا جھوٹا مضمون، عورتوں اور امردوں کے عشق پر مشتمل مضمون یا ناحق کسی انسان کی ہجو پر مشتمل مضمون۔ اسی طرح اشعار میں بہت زیادہ انہماک بھی مذموم ہے۔

حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَزَادَ قَالَ إِنْ كَادَ لَيُسْلِمُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ فَلَقَدْ كَادَ يُسْلِمُ فِي شِعْرِهِ *

قریب ہو گیا تھا، ابن مہدی کی روایت میں ہے کہ اس کے اشعار میں اس کے اسلام کا اظہار تھا۔

(فائدہ) امیہ بن ابی الصلت کے اشعار میں اقرار توحید اور حشر کا بیان تھا، اس لئے آپ نے اس کا سننا پسند کیا، باقی جن اشعار میں فحش گوئی اور بے ہودگی ہو، ان کا سننا درست نہیں ہے۔

١١٨٣ - حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ جَمِيعًا عَنْ شَرِيكٍ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ *

۱۱۸۳۔ محمد بن حاتم بن میمون، ابن مہدی، سفیان، عبدالملک بن عمیر، ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ شاعروں کے کلام میں سب سے زیادہ سچا کلام لبید کا ہے۔

"ماسواحق کے ہر شے لغو ہے"

١١٨٤ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ *

۱۱۸۴۔ محمد بن حاتم بن میمون، ابن مہدی، سفیان، عبدالملک بن عمیر، ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاعروں کے کلام میں سچا کلام لبید کا ہے۔

"ماسواحق کے ہر شے لغو ہے"

اور امیہ بن ابی الصلت تو اسلام لانے کے قریب تھا۔

(فائدہ) علامہ قسطلانی فرماتے ہیں کہ امیہ بن ابی الصلت شعراء میں سے تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی اسے اطلاع ہوئی لیکن حضور پر ایمان لانے کی توفیق نہ ہوئی، اور اس کے اکثر اشعار توحید پر مشتمل تھے، شیخ بدرالدین عینی فرماتے ہیں کہ لبیدؓ ابن ربیعہ العامری الصحابی ہیں، اور ۱۵۴ سال کی عمر پائی اور خلافت عثمان میں انتقال فرمایا، اور علامہ قسطلانی کتاب الادب میں فرماتے ہیں کہ لبید صحابی ہیں اور بڑے عرب شعراء میں سے ہیں، بنو جعفر کے لوگ جب خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اس وقت یہ بھی تشریف لائے اور مشرف بہ اسلام ہوئے۔

١١٨٥ - وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ وَكَادَ ابْنُ

۱۱۸۵۔ ابن ابی عمر، سفیان، زائدہ، عبدالملک بن عمیر، ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شاعر کے قول میں سب سے سچا مصرعہ یہ ہے "الا کل شئی ماخلا اللہ باطل"، اور ابن ابی الصلت قریب تھا کہ مسلمان ہو جاتا۔

أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ *

١١٨٦- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَتْهُ الشُّعَرَاءُ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ *

۱۱۸۶۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، عبدالملک بن عمیر، ابی سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا شعراء کے کلام میں سب سے سچا بیت یہ ہے "الا کل شئی ما خلا اللہ باطل"۔

١١٨٧- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَصْدَقَ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ مَا زَادَ عَلَى ذَلِكَ *

۱۱۸۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن زکریا، اسرائیل، عبدالملک بن عمیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے کہ شاعروں کے کلام میں سب سے سچا شعر لبید کا یہ کلمہ ہے "الا کل شئی ماخلا اللہ باطل" اور اس پر زائد نہ کرتے۔

١١٨٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِلَّا أَنَّ حَفْصًا لَمْ يَقُلْ يَرِيهِ *

۱۱۸۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، حفص، ابو معاویہ (دوسری سند) ابوکریب، ابو معاویہ، اعمش، (تیسری سند) ابوسعید اشج، وکیع، اعمش، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر آدمی کے پیٹ میں پیپ بھر جائے اور اس کا پیٹ سڑ جائے تو اس سے بہتر ہے کہ پیٹ کے اندر شعر بھرے۔

١١٨٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا *

۱۱۸۹۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، یونس بن جبیر، محمد بن سعد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کے پیٹ میں پیپ بھری ہو، جس سے پیٹ سڑ جائے، پیٹ میں شعر بھرنے سے بہتر ہے۔

١١٩٠- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا

۱۱۹۰۔ قتیبہ بن سعید ثقفی، لیث، ابن الہاد، یحنس مولیٰ

لَيْثٌ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ يُحَنِّسَ مَوْلَى مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ إِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا الشَّيْطَانَ أَوْ أَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا *

مصعب بن الزبیر، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام عرج میں جا رہے تھے کہ سامنے سے ایک شاعر شعر پڑھتا ہوا آیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شیطان کو پکڑ لو، یا فرمایا شیطان کو روک لو، آدمی کے پیٹ میں پیپ بھر جانا، اشعار بھرنے سے بہتر ہے۔

(فائدہ) یعنی شعر خوانی میں ایسا مصروف ہو جائے کہ قرآن و حدیث اور علوم شرعیہ سے بے خبر ہو جائے، باقی اگر ان امور کے ساتھ کچھ اشعار بھی پڑھ لے اور وہ بھی برے نہ ہوں تو پھر کسی قسم کی قباحت نہیں ہے کیونکہ شعر بھی ایک ایسا کلام ہے کہ اس کا عمدہ، عمدہ اور برا، برا ہے، احادیث بالا نے دونوں پہلوؤں کو متعین کر دیا۔

(۱۸۲) بَاب تَحْرِيمِ اللَّعِبِ بِالنَّرْدَشِيرِ *

باب (۱۸۲) نردشیر یعنی چوسر کی حرمت۔

۱۱۹۱ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ *

۱۱۹۱۔ زہیر بن حرب، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، عیینہ، علقمہ بن مرثد، سلیمان بن بریدہ، حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چوسر کھیلا اس نے اپنا ہاتھ گویا سور کے گوشت اور اس کے خون سے رنگے۔

(فائدہ) چوسر باجماع علمائے کرام حرام ہے، امام مالک فرماتے ہیں کہ شطرنج چوسر سے بھی بدتر ہے اور وہ عبادت سے غافل کر دیتی ہے اور جامع صغیر میں حدیث ہے کہ شطرنج کھیلنے والا ملعون ہے اور اس کو دیکھنے والا سور کے گوشت کھانے والے کے برابر ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الرُّؤْيَا

۱۱۹۲ - حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا أُعْرَى مِنْهَا غَيْرَ أَنِّي لَا أُزَمَّلُ حَتَّى لَقِيتُ أَبَا

۱۱۹۲۔ عمرو بن ناقد، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، ابن عیینہ، زہری، ابو سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں خواب دیکھتا تھا تو میری بخار کی سی حالت ہو جاتی تھی، مگر میں کپڑے نہیں اوڑھتا تھا، یہاں تک کہ ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور ان سے اس کا تذکرہ کیا، انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

قَتَادَةَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلْمًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ *

وسلم سے سنا، فرمارہے تھے کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور براخواب شیطان کی جانب سے، لہٰذا جب تم میں سے کوئی براخواب دیکھے تو بائیں طرف تین مرتبہ تھوکے اور اللہ سے اس کے شر کی پناہ مانگے تو وہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔

١١٩٣ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ وَعَبْدِ رَبِّهِ وَيَحْيَى ابْنَيْ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِمْ قَوْلَ أَبِي سَلَمَةَ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا أُعْرَى مِنْهَا غَيْرَ أَنِّي لَا أُزَمَّلُ *

۱۱۹۳۔ ابن ابی عمر، سفیان، محمد بن عبدالرحمٰن، عبدربہ، یحییٰ بن سعید، محمد بن عمرو بن علقمہ، ابوسلمہ، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور حسب سابق حدیث بیان کی اور انہوں نے اپنی حدیث میں ابوسلمہ کا یہ قول ذکر نہیں کیا "کنت اری الرویا اعری منها غیر انی لا ازمل"

١١٩٤ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا أُعْرَى مِنْهَا وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ فَلْيَبْصُقْ عَلَى يَسَارِهِ حِينَ يَهُبُّ مِنْ نَوْمِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ *

۱۱۹۴۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور دونوں روایتوں میں یہ نہیں ہے کہ میری بخار کی سی حالت ہو جاتی، باقی یونس کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ آپ نے فرمایا، اپنی نیند سے بیدار ہو تو بائیں جانب تین مرتبہ تھوکے۔

١١٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا أَثْقَلَ عَلَيَّ مِنْ جَبَلٍ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ

۱۱۹۵۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، ابوسلمہ، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے اچھا خواب اللہ کی جانب سے ہے، لہٰذا جب کوئی تم میں سے ایسی چیز خواب میں دیکھے کہ جسے ناپسند کرے تو بائیں جانب تین مرتبہ تھوکے اور اس کے شر سے پناہ مانگے، تو وہ نقصان نہیں دے گا، ابوسلمہ کہتے ہیں میں بسا اوقات ایسا خواب دیکھتا جو مجھے پہاڑ سے بھی بھاری ہوتا، جب سے میں نے یہ حدیث سنی مجھے پرواہ نہیں رہی۔

سَمِعْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَمَا أُبَالِيهَا *

١١٩٦- وَحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَابْنِ نُمَيْرٍ قَوْلُ أَبِي سَلَمَةَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَزَادَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ *

۱۱۹۶۔ قتیبہ بن سعید، محمد بن رمح، لیث بن سعد، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدالوہاب ثقفی، (تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور ثقفی کی روایت میں ابو سلمہ کا قول کہ میں ایسا خواب دیکھتا تھا، مذکور ہے، باقی لیث اور ابن نمیر کی روایت حدیث کے اختتام تک ابو سلمہ کا قول مذکور نہیں، باقی ابن رمح کی حدیث میں اتنی زیادتی ہے کہ اس کروٹ سے پھر جائے جس پر لیٹا ہوا ہے۔

١١٩٧- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَالرُّؤْيَا السَّوْءُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَأَى رُؤْيَا فَكَرِهَ مِنْهَا شَيْئًا فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ لَا تَضُرُّهُ وَلَا يُخْبِرْ بِهَا أَحَدًا فَإِنْ رَأَى رُؤْيَا حَسَنَةً فَلْيُبْشِرْ وَلَا يُخْبِرْ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ *

۱۱۹۷۔ ابوالطاہر، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، عبد ربہ بن سعید، ابو سلمہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا نیک خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے، لہٰذا جب کوئی خواب دیکھے اور اس میں کسی چیز کو برا سمجھے تو بائیں جانب تین مرتبہ تھو تھو کرے اور اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم کہے، اب وہ خواب اسے نقصان نہیں دے گا، اور وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے، اور اگر اچھا خواب ہو تو خوش ہو، اور دوست ہی سے اسے بیان کرے۔

١١٩٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا تُمْرِضُنِي قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا قَتَادَةَ فَقَالَ وَأَنَا كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا فَتُمْرِضُنِي حَتَّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ

۱۱۹۸۔ ابو بکر بن خلاد الباہلی، احمد بن عبداللہ بن حکم، محمد بن جعفر، شعبہ، عبد ربہ بن سعید، حضرت ابو سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں بسا اوقات ایسے خواب دیکھتا تھا کہ بیمار ہو جاتا تھا، پھر میں ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا، انہوں نے کہا میرا بھی یہی حال تھا، یہاں تک کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے، لہٰذا جب تم میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو دوست کے علاوہ کسی کے بیان نہ کرے اور جب برا خواب دیکھے تو بائیں

فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِنْ رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّهَا وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ *

جانب تین مرتبہ تھوکے اور شیطان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے، اور کسی سے بیان نہ کرے(۱)، تو اس صورت میں وہ خواب اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔

١١٩٩- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ *

۱۱۹۹۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) ابن رمح، لیث، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے ایسا خواب دیکھے کہ جسے برا سمجھے تو بائیں جانب تین مرتبہ تھوکے اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی تین مرتبہ پناہ مانگے اور جس کروٹ پر لیٹا ہو، اس سے پھر جائے۔

١٢٠٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ تَكْذِبُ وَأَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُكُمْ حَدِيثًا وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَالرُّؤْيَا ثَلَاثَةٌ فَرُؤْيَا الصَّالِحَةِ بُشْرَى مِنَ اللَّهِ وَرُؤْيَا تَحْزِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ وَرُؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ الْمَرْءُ نَفْسَهُ فَإِنْ رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ قَالَ وَأُحِبُّ الْقَيْدَ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ فَلَا أَدْرِي هُوَ فِي الْحَدِيثِ أَمْ قَالَهُ ابْنُ

۱۲۰۰۔ محمد بن ابی عمر مکی، عبدالوہاب ثقفی، ایوب سختیانی، محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب زمانہ یکساں ہو جائے(۲) یا قیامت قریب آجائے تو مسلمان کا خواب جھوٹا نہ ہوگا، اور تم میں سے سب سے سچا خواب اس کا ہوگا جو باتوں میں سب سے سچا ہوگا، اور مسلمان کا خواب نبوت کے پینتالیس جزو میں سے ایک جزو ہے اور خواب تین قسم کا ہوتا ہے، ایک نیک خواب جو اللہ کی طرف سے خوشخبری ہے، دوسرا رنج والا خواب جو شیطان سے ہے، اور تیسرے جو اپنے دل کا خیال ہو تو جب کوئی تم سے برا خواب دیکھے تو کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور لوگوں سے بیان نہ کرے، اور میں خواب میں بیڑیاں پہننا اچھا سمجھتا ہوں، اور گلے میں طوق برا، اور بیڑیاں دیکھنا دین کی ثابت قدمی ہے، راوی کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ یہ کلام

(۱) ناپسندیدہ خواب دکھائی دے تو اس وقت کیا کیا جائے؟ احادیث سے چھ چیزیں معلوم ہوتی ہیں (۱) اس برے خواب سے پناہ مانگے (۲) شیطان سے پناہ مانگے (۳) بائیں جانب تھوکے (۴) اپنی کروٹ بدل لے (۵) دو رکعت نماز پڑھے (۶) کسی سے اس کا تذکرہ نہ کرے۔

(۲) حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ جب زمانہ قریب ہوگا تو مسلمان کے اکثر خواب سچے ہوں گے۔ قرب زمانہ سے کیا مراد ہے اس بارے میں کئی قول ہیں (۱) اوقات کے اعتبار سے رات دن برابر ہوں (۲) قرب قیامت مراد ہے (۳) دونوں کا جلدی گزرنا مراد ہے یہ بھی قیامت کے قریب ہوگا کہ سال مہینے کی طرح مہینہ ہفتہ کی طرح اور ہفتہ ایک دن کی طرح ہوگا۔

سِيرِينَ *

حدیث کا حصہ ہے یا ابن سیرین کی تفسیر ہے۔

١٢٠١- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَيُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ *

۱۲۰۱۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ایوب سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور روایت میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مجھے بیڑیاں دیکھنا پسند ہے اور طوق پہننے کو برا جانتا ہوں، اور بیڑی کی تعبیر دین میں مضبوطی ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

١٢٠٢- حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَهِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۲۰۲۔ ابوالربیع، حماد بن زید، ایوب، ہشام، محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب قیامت قریب آجائے گی، اور بقیہ روایت بیان کی مگر اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں ہے۔

(فائدہ) یعنی یہ روایت (محدثین کی اصطلاح میں) موقوف ہے۔

١٢٠٣- وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ إِلَى تَمَامِ الْكَلَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ الرُّؤْيَا جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ *

۱۲۰۳۔ اسحاق بن ابراہیم، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، باقی روایت میں اس جملہ کو کہ میں طوق کو پسند نہیں کرتا، مندرج کر دیا ہے، اور روایت کے آخر میں خواب کا نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

١٢٠٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَأَبُو دَاوُدَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ *

۱۲۰۴۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، ابوداؤد۔
(دوسری سند) زہیر بن حرب، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ۔
(تیسری سند) عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک، حضرت عبادہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

١٢٠٥- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي

۱۲۰۵۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ ثابت بنانی،

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ *

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

١٢٠٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ *

۱۲۰۶۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

١٢٠٧- وَحَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ الْخَلِيلِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ يَرَاهَا أَوْ تُرَى لَهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ *

۱۲۰۷۔ اسماعیل بن خلیل، علی بن مسہر، اعمش، (دوسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان کا خواب وہ خود دیکھے یا اور کوئی اس کے لئے دیکھے، اور ابن مسہر کی روایت میں ہے کہ نیک خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

١٢٠٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ *

۱۲۰۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبداللہ بن یحییٰ بن ابی کثیر، بواسطہ اپنے والد، ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، نیک آدمی کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

١٢٠٩- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۲۰۹۔ محمد بن مثنیٰ، عثمان بن عمر، علی بن مبارک (دوسری سند)، احمد بن المنذر، عبدالصمد، حرب بن شداد، یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

١٢١٠- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ *

۱۲۱۰۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، عبداللہ بن یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۲۱۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ *

۱۲۱۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ۔
(دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبیداللہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۱۲۱۲- وَحَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۲۱۲۔ ابن مثنیٰ، عبیداللہ بن سعید، یحییٰ، عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۲۱۳- وَحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ ابْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ قَالَ نَافِعٌ حَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ *

۱۲۱۳۔ قتیبہ، ابن رمح، لیث بن سعد (دوسری سند) ابن رافع، ابن ابی فدیک، ضحاک بن عثمان، نافع سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی لیث کی روایت میں ہے کہ نافع نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ ابن عمرؓ نے نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہونا بتایا ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ بعض روایات میں چالیس کا اور بعض میں انچاس کا، اور بعض میں پچاس کا، اور بعض میں چھبیس کا تذکرہ ہے، ممکن ہے کہ یہ اختلاف خواب دیکھنے والوں کے اختلاف کی بنا پر ہے، امام طبری نے اسی جانب اشارہ کیا ہے، قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور فاسق کا ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے، خطابی نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تیئیس برس تک وحی آتی رہی، اس بنا پر خواب چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۱۲۱۴- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَهِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي *

۱۲۱۴۔ ابوالربیع سلیمان بن داؤد عتکی، حماد بن زید، ایوب، ہشام، محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا یقیناً اس نے مجھے ہی دیکھا، اس لئے شیطان میری صورت میں متمثل نہیں ہو سکتا۔

(فائدہ) ابن باقلانی فرماتے ہیں، مطلب حدیث کا یہ ہے کہ وہ خواب صحیح ہے لغو نہیں ہے، اور نہ شیطان کے اغواء سے ہے، خواہ آپ کو کسی حلیہ میں دیکھے، اور شیطان کو اس بات کی قدرت نہیں دی گئی کہ آپ کی صورت میں متمثل ہو سکے، اگر یہ قوت اس کو دے دی جاتی تو حق اور باطل میں امتیاز نہ رہتا۔

۱۲۱۵- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ

۱۲۱۵۔ ابوالطاہر، حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے

أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ أَوْ لَكَأَنَّمَا رَآنِي فِي الْيَقَظَةِ لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي وَقَالَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ *

تھے کہ جو شخص مجھے خواب میں دیکھے، وہ عنقریب مجھے بیداری میں دیکھے گا، یا اس نے گویا مجھے بیداری میں دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں متمثل نہیں ہو سکتا، ابو سلمہ بیان کرتے ہیں، کہ ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اس نے سچ دیکھا۔

(فائدہ) یعنی دنیاوی زندگی میں اگر میری زیارت سے مشرف نہیں ہوا، تو آخرت میں مجھے ضرور دیکھے گا۔

١٢١٦- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَمِّي فَذَكَرَ الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا بِإِسْنَادَيْهِمَا سَوَاءً مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ *

۱۲۱۶۔ زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ابن اخی الزہری اپنے چچا سے دونوں حدیثیں اسی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں، جس طرح سے کہ یونس سے روایت مروی ہے۔

١٢١٧- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَّاٰنِىْ فِى النَّوْمِ فَقَدْ رَاٰنِىْ اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِىْ لِلشَّيْطَانِ اَنْ يَّتَمَثَّلَ فِىْ صُوْرَتِىْ وَ قَالَ اِذَا حَلَمَ اَحَدُكُمْ فَلَا يُخْبِرْ اَحَدًا بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهٖ فِى الْمَنَامِ *

۱۲۱۷۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) ابن رمح، لیث، ابوالزبیرؒ، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے مجھے خواب میں دیکھا، بے شک اس نے مجھے دیکھا، کیونکہ شیطان میری صورت میں متمثل نہیں ہو سکتا اور جب تم میں سے کوئی خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے، کیونکہ شیطان خواب میں اس سے کھیلتا ہے۔

١٢١٨- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَشَبَّهَ بِي *

۱۲۱۸۔ محمد بن حاتم، روح بن زکریا، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اس نے بے شک مجھے دیکھا، اس لئے کہ شیطان کو یہ طاقت نہیں کہ وہ میری صورت میں متمثل ہو سکے۔

١٢١٩- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِأَعْرَابِيٍّ جَاءَهُ فَقَالَ إِنِّي حَلَمْتُ أَنَّ رَأْسِي قُطِعَ فَأَنَا أَتَّبِعُهُ فَزَجَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى

۱۲۱۹۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) ابن رمح، لیث، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ کے پاس ایک بدوی آیا اور کہنے لگا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کٹ گیا اور میں اس کے پیچھے جا رہا ہوں، آپ نے اسے جھڑکا اور فرمایا، کہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا تُخْبِرْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي الْمَنَامِ *

خواب میں شیطان جو تجھ سے کھیلتا ہے، وہ کسی سے بیان نہ کر۔

(فائدہ) بذریعہ وحی آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ یہ خواب لغو ہے، ورنہ سر کٹنے کی تعبیر حکومت یا دولت میں خلل واقع ہونا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

١٢٢٠- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي ضُرِبَ فَتَدَحْرَجَ فَاشْتَدَدْتُ عَلَى أَثَرِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَعْرَابِيِّ لَا تُحَدِّثِ النَّاسَ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي مَنَامِكَ وَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ يَخْطُبُ فَقَالَ لَا يُحَدِّثَنَّ أَحَدُكُمْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي مَنَامِهِ *

۱۲۲۰۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، یا رسول اللہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرا سر کاٹا گیا اور وہ لڑھکتا ہوا جا رہا ہے اور میں اس کے پیچھے جا رہا ہوں، آپ نے فرمایا کہ شیطان خواب میں جو تیرے ساتھ کھیلتا ہے، وہ لوگوں سے مت بیان کر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اس کے بعد آپ خطبہ میں فرما رہے تھے، کہ کوئی تم میں سے اس چیز کو بیان نہ کرے، جو شیطان اس کے ساتھ خواب میں کھیلے۔

١٢٢١- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي قُطِعَ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ إِذَا لُعِبَ بِأَحَدِكُمْ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّيْطَانَ *

۱۲۲۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو سعید اشج، وکیع، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے خواب دیکھا ہے جیسا کہ میرا سر کٹ گیا ہے، یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور ارشاد فرمایا، کہ جب تم میں سے کسی کے ساتھ خواب میں شیطان کھیلے تو کسی سے بیان نہ کرے، اور ابو بکر کی روایت میں "اذا لعب باحدکم" کے الفاظ ہیں اور شیطان کا ذکر نہیں ہے۔

١٢٢٢- حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَوْ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنِي

۱۲۲۲۔ حاجب بن ولید، محمد بن حرب، زبیدی، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت ابن عباس، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا (دوسری سند) حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت عبداللہ

حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا بِأَيْدِيهِمْ فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَأَرَى سَبَبًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَعَلَا ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ بِهِ ثُمَّ وُصِلَ لَهُ فَعَلَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَاللَّهِ لَتَدَعَنِّي فَلَأَعْبُرَنَّهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْبُرْهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا الَّذِي يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَالْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ وَلِينُهُ وَأَمَّا مَا يَتَكَفَّفُ النَّاسُ مِنْ ذَلِكَ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللَّهُ بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوصَلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ فَأَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا قَالَ فَوَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَتُحَدِّثَنِّي مَا الَّذِي

بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا یارسول اللہ میں نے رات خواب میں دیکھا ہے کہ ایک ابر کے ٹکڑے سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے، لوگ اسے اپنی لپوں سے لیتے ہیں، کوئی کم لیتا ہے اور کوئی زیادہ، اور میں نے دیکھا کہ آسمان سے زمین تک ایک رسی لٹکی، آپ اسے پکڑ کر اوپر چڑھ گئے، پھر آپ کے بعد ایک آدمی نے اسے پکڑا، وہ بھی اوپر چڑھ گیا، پھر ایک اور شخص نے اسے تھاما، وہ بھی اوپر چڑھ گیا، پھر ایک آدمی نے اسے پکڑا تو وہ ٹوٹ گئی، پھر جڑ گئی اور وہ بھی اوپر چلا گیا، یہ سن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، مجھے اس خواب کی تعبیر بیان کرنے دیجئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا اس کی تعبیر بیان کرو، حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ وہ ابر کا ٹکڑا تو اسلام ہے، اور گھی اور شہد سے قرآن کریم کی حلاوت اور نرمی مراد ہے اور وہ جو زیادہ اور کم لیتے ہیں تو بعض کو قرآن کریم زیادہ یاد ہے اور بعض کو کم، اور رسی جو آسمان سے زمین پر لٹکی تو وہ دین حق ہے، جس پر آپ ہیں اور پھر خدا اسی دین پر آپ کو بلا لے گا، آپ کے بعد ایک اور شخص اس کو تھامے گا وہ بھی اسی طرح چڑھ جائے گا، پھر ایک اور آدمی تھامے گا اس کا بھی یہی حال ہوگا، اس کے بعد اسے ایک اور شخص تھامے گا اور کچھ خلل واقع ہو جائے گا، لیکن یہ خلل ختم ہو جائے گا اور وہ آدمی بھی اوپر چڑھ جائے گا، یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، مجھے بتائیے کہ میں نے ٹھیک تعبیر بیان کی ہے یا غلط، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم نے ٹھیک بیان کیا، اور کچھ غلط، حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! خدا کی قسم بتلایئے کہ میں نے کیا غلطی (۱)

(۱) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا غلطی ہوئی، دو وجوں سے مستحسن یہ ہے کہ اس غلطی کی تعیین میں غور و خوض نہ کیا جائے۔ ایک اس وجہ سے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا درجہ اور مقام پوری امت سے اعلیٰ ہے تو کسی اور (بقیہ اگلے صفحہ پر)

أَخْطَأْتُ قَالَ لَا تُقْسِمْ *

کی ہے، آپ نے فرمایا قسم مت دو۔

(فائدہ) اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں ہو گا، اس لئے آپ نے غلطی بیان نہیں کی، اور غلطی بظاہر یہ تھی کہ شہد سے مراد قرآن کریم اور گھی سے مراد حدیث ہے، والی ھذا اشار الطحاوی کذا فی النووی، مگر مترجم کہتا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے خلفاء ثلاثہ کے نام بیان نہیں کئے، اسی جانب اشارہ ہو گا۔

١٢٢٣ - وَحَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْصَرَفَهُ مِنْ أُحُدٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ *

۱۲۲۳۔ ابن ابی عمر، سفیان، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب احد سے واپس ہوئے تو آپ کے پاس ایک شخص آیا، اور عرض کیا یارسول اللہ! میں نے اس رات خواب میں ایک بدلی دیکھی کہ جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا، اور بقیہ روایت یونس کی حدیث کی طرح ہے۔

١٢٢٤ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَوْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانَ مَعْمَرٌ أَحْيَانًا يَقُولُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَحْيَانًا يَقُولُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ ظُلَّةً بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ *

۱۲۲۴۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس یا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت مروی ہے، عبدالرزاق بیان کرتے ہیں کہ معمر کبھی حضرت ابن عباس کا نام لیتے اور کبھی حضرت ابوہریرہؓ کا کہ انہوں نے بیان کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ میں نے آج رات ایک بدلی دیکھی، اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

١٢٢٥ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِمَّا يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَلْيَقُصَّهَا أَعْبُرْهَا لَهُ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ ظُلَّةً بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ *

۱۲۲۵۔ عبد اللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، محمد بن کثیر، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب سے فرماتے ہیں، کہ جس آدمی نے تم سے خواب دیکھا ہے وہ بیان کرے، میں اس کی تعبیر دوں گا، ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ میں نے ایک ابر کا ٹکڑا دیکھا ہے، بقیہ روایت حسب سابق ہے۔

(بقیہ گزشتہ صفحہ) کے لئے تعیین کے ساتھ اس غلطی کی تعیین کا دعویٰ کرنا ممکن نہیں ہے۔ دوسرے اس وجہ سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود حضرت صدیق اکبرؓ کے پوچھنے پر اسے ظاہر نہیں فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ اس کا مخفی رکھنا ہی بہتر سمجھا گیا تو اس لئے بھی اس کی تعیین کر کے اسے ظاہر کرنا مناسب نہیں ہے۔

١٢٢٦- حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنَّا فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَأُتِينَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَأَوَّلْتُ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ *

۱۲۲۶۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ میں نے ایک رات دیکھا جیسا کہ سونے والا دیکھتا ہے جیسا کہ ہم عقبہ بن رافع کے مکان میں ہیں، سو ہمارے سامنے تر چھوہارے لائے گئے، جس قسم کے چھوہاروں کو ابن طاب بولتے ہیں، تو میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ ہمیں دنیا میں بلندی حاصل ہوگی، اور آخرت میں نیک انجام ہوگا، اور یقیناً ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہے۔

(فائدہ)۔ آپ نے یہ تعبیر الفاظ سے نکالی، معلوم ہوا کہ تعبیر کا یہ بھی ایک طریقہ ہے کہ لفظ سے مطلب اخذ کرے۔

١٢٢٧- وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَانِي فِي الْمَنَامِ أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَذَبَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ *

۱۲۲۷۔ نصر بن علی جہضمی، بواسطہ اپنے والد، صخر بن جویریہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے خواب میں ایسا محسوس ہوا کہ میں مسواک کر رہا ہوں، اس وقت مجھے (مسواک لینے کے لئے) دو شخصوں نے پکڑا، ایک ان میں بڑا تھا، تو میں نے چھوٹے کو مسواک دے دی، تو مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو دو تو میں نے بڑے کو دے دی (شیخ ابی فرماتے ہیں کہ بڑے کو مقدم رکھنا یہی سنت ہے)۔

١٢٢٨- حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ جَدِّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ

۱۲۲۸۔ ابوعاصم اشعری، ابوکریب، ابواسامہ، برید، ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ایسی زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں تو میرا گمان یمامہ یا مقام ہجر کی طرف گیا لیکن وہ مدینہ منورہ نکلا، جسے یثرب بھی بولتے ہیں، اور میں نے اپنے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی، تو اس کی تعبیر احد کے دن مسلمانوں کی شہادت نکلی، میں نے تلوار کو ویسے ہی ہلایا تو وہ ویسے ہی ثابت ہو گئی، پہلے سے اچھی، اس کی تعبیر یہ نکلی کہ اللہ تعالیٰ نے فتح نصیب کی اور مسلمانوں کی جماعت قائم ہو گئی، اور میں

اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا أَيْضًا بَقَرًا وَاللَّهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ النَّفَرُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللَّهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ *

۱۲۲۹- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَجَعَلَ يَقُولُ إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ فَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ ابْنِ شَمَّاسٍ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيدَةٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ قَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ أَتَعَدَّى أَمْرَ اللَّهِ فِيكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللَّهُ وَإِنِّي لَأُرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ مَا أُرِيتُ وَهَذَا ثَابِتٌ يُجِيبُكَ عَنِّي ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ أُرَى الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ مَا أُرِيتُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِي فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيَّ صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ *

نے اسی خواب میں گائیں بھی دیکھیں، اور اللہ تعالیٰ ہی خیر فرمانے والا ہے، یہ وہ لوگ تھے مسلمانوں کے جو احد کے دن کام آئے، اور خیر سے مراد وہ خیر تھی جو اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد بھیجی، اور اس سچائی کا ثواب جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بدر کے مقام کے بعد عطا فرمایا۔

۱۲۲۹۔ محمد بن سہل تمیمی، ابوالیمان، شعیب، عبداللہ بن ابی حسین، نافع بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مسیلمہ کذاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مدینہ منور آیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اپنے بعد اپنی خلافت مجھے دیدیں تو میں ان کی پیروی کرتا ہوں، مسیلمہ اپنے ساتھ اپنی قوم کے بہت سے آدمی لے کر آیا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے، اور آپ کے ساتھ ثابت بن شماسؓ تھے اور آپ کے ہاتھ میں لکڑی کا ایک ٹکڑا تھا، آپ مسیلمہ اور اس کے ساتھیوں کے پاس ٹھہرے اور فرمایا، اے مسیلمہ اگر تو مجھ سے لکڑی کا یہ ٹکڑا مانگے تو نہیں دوں گا اور میں خدا کے حکم کے ساتھ تیرے بارے میں کچھ کرنے والا نہیں اور اگر تو میرا کہنا نہ مانے گا تو اللہ تعالیٰ تجھے قتل کرے گا اور میں تجھے وہی سمجھتا ہوں جو مجھے خواب میں دکھایا گیا ہے، اور یہ ثابت میری طرف سے تجھے جواب دیں گے، پھر آپ چلے گئے، ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جملہ کا مطلب دریافت کیا کہ میں تجھے وہی خیال کرتا ہوں کہ جو مجھے خواب میں دکھایا گیا ہے، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں سو رہا تھا کہ میں نے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن دیکھے تو وہ مجھے برے معلوم ہوئے، خواب ہی میں مجھے حکم ہوا کہ میں ان کو پھونک ماروں، میں نے پھونکا تو وہ دونوں اڑ گئے، میں نے ان کی تعبیر لی کہ وہ دونوں جھوٹے ہیں جو میرے بعد نکلیں گے، ایک ان میں صاحب صنعاء والا عنسی

ہے، اور دوسرا یمامہ والا مسیلمہ کذاب ہے۔

(فائدہ) ابوالاسود عنسی کذاب تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہی فیروز دیلمی کے ہاتھوں سے مارا گیا، اور مسیلمہ کذاب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا، اصحاب تعبیر نے لکھا ہے کہ مرد اگر خواب میں عورتوں کا زیور پہنے ہوئے دیکھے تو یہ بری چیز ہے، مگر گلے میں ہنسلی دیکھنے کا مطلب عمدہ خدمت ملنے کی دلیل ہے، اور پاؤں میں گجرے دیکھنا یہ قید ہونے پر دلالت کرتا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

١٢٣٠- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ خَزَائِنَ الْأَرْضِ فَوَضَعَ فِي يَدَيَّ أُسْوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ وَأَهَمَّانِي فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ *

۱۲۳۰۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان چند مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں سو رہا تھا، میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن ڈالے گئے، وہ مجھے بھاری لگے اور مجھے رنج ہوا، تب اللہ نے مجھے ان پر پھونک مارنے کا حکم دیا، میں نے پھونکا وہ دونوں چلے گئے، اس کی تعبیر میں نے یہ لی کہ یہ دونوں کذاب ہیں جن کے درمیان میں ہوں، ایک صنعاء کا رہنے والا اور دوسرا یمامہ کا۔

١٢٣١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمُ الْبَارِحَةَ رُؤْيَا *

۱۲۳۱۔ محمد بن بشار، وہب بن جریر، بواسطہ اپنے والد، ابورجاء العطاردی، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے، اور فرماتے، تم میں سے کسی نے گذشتہ رات کوئی خواب دیکھا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْفَضَائِلِ

(١٨٣) بَاب فَضْلِ نَسَبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَسْلِيمِ الْحَجَرِ عَلَيْهِ قَبْلَ النُّبُوَّةِ *

باب (۱۸۳) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب مبارک کی فضیلت اور پتھر کا آپ کو سلام کرنا۔

١٢٣٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْمٍ جَمِيعًا عَنِ الْوَلِيدِ قَالَ ابْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ شَدَّادٍ أَنَّهُ سَمِعَ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَعِيلَ وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ *

۱۲۳۲۔ محمد بن مہران الرازی، محمد بن عبدالرحمٰن بن سہم، ولید بن مسلم، اوزاعی، ابو عمار، حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ اللہ رب العزت نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو چنا، اور قریش کو کنانہ میں سے چنا، اور قریش میں سے بنی ہاشم کا انتخاب کیا اور پھر بنی ہاشم میں سے میرا انتخاب فرمایا ہے۔

١٢٣٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ *

۱۲۳۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ۔ یحییٰ بن ابی بکیر، ابراہیم بن طہمان، سماک بن حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں کہ جو مکہ مکرمہ میں نبوت کے قبل مجھے سلام کیا کرتا تھا اور اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔

(فائدہ) روایت اولیٰ سے صاف طور پر بزبان اقدس، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت ثابت ہے اور اس کی فضیلت اور شرافت ثابت ہوتی ہے۔

(١٨٤) بَاب تَفْضِيلِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَمِيعِ الْخَلَائِقِ *

باب (۱۸۴) تمام مخلوقات میں ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے افضل ہیں۔

١٢٣٤- حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا هِقْلٌ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ

۱۲۳۴۔ حکم بن موسیٰ، ہقل بن زیاد، اوزاعی، ابو عمار، عبداللہ بن فروخ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں اور سب سے قبل میری قبر شق ہو گی اور سب سے پہلے (۱) میں شفاعت

(۱) اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے تمام افراد، انبیاءؑ، غیر انبیاء پر اپنی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ ایک دوسری حدیث میں آپ نے فرمایا "لا تفضلوا بین الانبیاء" کہ انبیاء کے مابین ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دو۔ محدثین فرماتے ہیں کہ آپ کا یہ ارشاد تواضعاً ہے درحقیقت آپؐ ہی سب سے افضل ہیں۔ یا روکنے سے مقصود ایسی فضیلت دینے سے روکنا ہے جو دوسرے انبیاء کی تحقیر کا باعث بنے یا فتنہ و فساد کا باعث بنے کہ کسی نبی کی فضیلت اس انداز سے بیان نہ کرو کہ جس سے دوسرے نبی علیہ السلام کی تحقیر ہو۔

الْقَبْرُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ *

کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔

(فائدہ) اگرچہ آپ دنیا و آخرت میں تمام اولاد کے سردار ہیں، مگر دنیا میں کافر اور منافق آپ کی سرداری کے منکر ہیں، اور آخرت میں آپ کی سرداری کا کوئی منکر نہ ہوگا، اور تمام اولاد آدم موجود ہوگی تو آپ کی سرداری بخوبی روشن ہو جائے گی، امام نووی فرماتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت کا یہ مسلک ہے کہ انسان ملائکہ سے افضل ہے، اور آپ تمام انسانوں کے سردار ہیں، چنانچہ صاف طور پر ظاہر ہو گیا کہ آپ بشر ہیں اور تمام مخلوقات سے افضل ہیں۔

(١٨٥) بَاب فِي مُعْجِزَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب (۱۸۵) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات۔

١٢٣٥ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِمَاءٍ فَأُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَتَوَضَّئُونَ فَحَزَرْتُ مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الثَّمَانِينَ قَالَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ *

۱۲۳۵۔ ابوالربیع سلیمان بن داؤد العتکی، حماد بن زید، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے لئے پانی مانگا، تو ایک پھیلا ہوا پیالہ لایا گیا، لوگ اس میں سے وضو کرنے لگے، میں نے اندازہ کیا تو ساٹھ سے لے کر اسی آدمیوں نے وضو کیا، اور میں پانی کو دیکھ رہا تھا کہ آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہا تھا۔

١٢٣٦ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ يَدَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّئُوا مِنْهُ قَالَ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتَّى تَوَضَّئُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ *

۱۲۳۶۔ اسحاق بن موسیٰ انصاری، معن، مالک، (دوسری سند) اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا کہ عصر کا وقت آگیا تھا اور لوگوں نے وضو کے لئے پانی تلاش کیا لیکن پانی نہیں ملا، پھر تھوڑا سا وضو کا پانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لایا گیا، آپ نے اس برتن میں اپنا دست مبارک رکھ دیا اور صحابہ کرام کو اس سے وضو کرنے کا حکم فرمایا، حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہا ہے، پھر سب نے وضو کیا حتیٰ کہ سب سے آخری والے شخص نے بھی وضو کیا۔

(فائدہ) امام نووی میں فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات بارہ سو سے زیادہ ہیں اور بیہقی مدخل میں فرماتے ہیں کہ ایک ہزار ہیں، اور شیخ زاہدی نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ کے معجزات تین ہزار کے قریب ہیں، اور علمائے کرام کی ایک جماعت جیسا کہ ابونعیم اور بیہقیؒ نے انہیں بالاستیعاب بیان کرنے کا اہتمام کیا ہے (فتح الباری جلد ۶ صفحہ ۴۲۵)

١٢٣٧- حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ بِالزَّوْرَاءِ قَالَ وَالزَّوْرَاءُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ السُّوقِ وَالْمَسْجِدِ فِيمَا ثَمَّهْ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَوَضَعَ كَفَّهُ فِيهِ فَجَعَلَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ جَمِيعُ أَصْحَابِهِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانُوا يَا أَبَا حَمْزَةَ قَالَ كَانُوا زُهَاءَ الثَّلَاثِ مِائَةِ *

۱۲۳۷۔ ابو غسان مسمعی، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مقام زوراء میں تھے اور زوراء مدینہ کے بازار میں مسجد کے قریب ایک مقام ہے، آپ نے ایک پانی کا پیالہ منگوایا اور اپنی ہتھیلی اس میں رکھ دی، تو آپ کی انگلیوں سے پانی پھوٹنے لگا، اور تمام صحابہ کرام نے وضو کر لیا، قتادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ اے ابوحمزہ اس وقت کتنے آدمی ہوں گے؟ انہوں نے کہا تقریباً تین سو آدمی ہوں گے۔

١٢٣٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِالزَّوْرَاءِ فَأُتِيَ بِإِنَاءِ مَاءٍ لَا يَغْمُرُ أَصَابِعَهُ أَوْ قَدْرَ مَا يُوَارِي أَصَابِعَهُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ هِشَامٍ *

۱۲۳۸۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، سعید، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقام زوراء میں تھے آپ کے پاس ایک برتن لایا گیا، اس میں اتنا پانی تھا کہ آپ کی انگلیاں نہیں چھپتی تھیں، بقیہ روایت ہشام کی طرح ہے۔

١٢٣٩- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا فَيَأْتِيهَا بَنُوهَا فَيَسْأَلُونَ الْأُدْمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَتَعْمِدُ إِلَى الَّذِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَجِدُ فِيهِ سَمْنًا فَمَا زَالَ يُقِيمُ لَهَا أُدْمَ بَيْتِهَا حَتَّى عَصَرَتْهُ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَصَرْتِيهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَوْ تَرَكْتِيهَا مَا زَالَ قَائِمًا *

۱۲۳۹۔ سلمہ بن شبیب، حسن بن اعین، معقل، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام مالکؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپی میں تحفہ کے طور پر گھی بھیجا کرتی تھیں، پھر اس کے بیٹے آکر اس سے سالن مانگتے، اور گھر میں کچھ نہ ہوتا، تو ام مالکؓ اس کپی کے پاس جاتیں تو اس کپی میں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھیجا کرتی تھیں گھی ہوتا، اس طرح ہمیشہ ان کے گھر کا سالن چلتا، یہاں تک کہ ام مالک نے اس کپی کو نچوڑ لیا، پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، آپ نے فرمایا تو نے اسے نچوڑ لیا ہوگا، وہ بولیں جی ہاں، آپ نے فرمایا اگر تو اسے یونہی رہنے دیتی تو وہ ہمیشہ قائم رہتا۔

١٢٤٠- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۲۴۰۔ سلمہ بن شبیب، حسن بن اعین، معقل، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا، جس

وَسَلَّمَ يَسْتَطْعِمُهُ فَأَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَامْرَأَتُهُ وَضَيْفُهُمَا حَتَّى كَالَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ *

نے آپ سے کھانے کے لئے مانگا تھا، آپ نے اسے نصف وسق جو دیئے، چنانچہ وہ شخص اور اس کی بیوی اور مہمان ہمیشہ اس سے کھاتے، تا آنکہ اس نے اسے ماپ لیا، پھر وہ حضور کے پاس آیا، آپ نے فرمایا اگر تو اسے نہ ماپتا تو ہمیشہ اس میں سے کھاتے رہتے اور وہ بدستور باقی رہتا۔

۱۲۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَهُوَ ابْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ عَامِرَ بْنَ وَاثِلَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَكَانَ يَجْمَعُ الصَّلَاةَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمًا أَخَّرَ الصَّلَاةَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ ذَلِكَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَأْتُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَيْنَ تَبُوكَ وَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْتُوهَا حَتَّى يُضْحِيَ النَّهَارُ فَمَنْ جَاءَهَا مِنْكُمْ فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتَّى آتِيَ فَجِئْنَاهَا وَقَدْ سَبَقَنَا إِلَيْهَا رَجُلَانِ وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشِّرَاكِ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ قَالَ فَسَأَلَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَائِهَا شَيْئًا قَالَا نَعَمْ فَسَبَّهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهُمَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ قَالَ ثُمَّ غَرَفُوا بِأَيْدِيهِمْ مِنَ الْعَيْنِ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتَّى اجْتَمَعَ فِي شَيْءٍ قَالَ وَغَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ ثُمَّ أَعَادَهُ فِيهَا فَجَرَتِ الْعَيْنُ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ أَوْ قَالَ غَزِيرٍ شَكَّ أَبُو عَلِيٍّ أَيُّهُمَا قَالَ

۱۲۴۱- عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، ابو علی حنفی، مالک بن انس، ابوالزبیر مکی، ابوالطفیل، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس سال تبوک کی لڑائی ہوئی، ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، آپ نمازوں کو جمع کرتے تھے تو ظہر اور عصر ملا کر پڑھتے اور مغرب وعشاء ایک ساتھ پڑھی، یہاں تک کہ ایک دن آپ نے نماز میں تاخیر کی، پھر نکلے اور ظہر اور عصر ایک ساتھ پڑھی، پھر اندر تشریف لے گئے، پھر تشریف لائے اور مغرب و عشاء ایک ساتھ پڑھی، اس کے بعد فرمایا تم کل انشاء اللہ تبوک کے چشمہ پر پہنچ جاؤ گے اور نہیں پہنچو گے جب تک کہ دن نہ نکلے، لہٰذا جو کوئی تم میں سے اس چشمہ کے پاس جائے، تو اس کے پانی کو ہاتھ نہ لگائے، یہاں تک کہ میں نہ آجاؤں، حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ پھر ہم اس چشمہ پر پہنچے اور ہم میں سے پہلے وہاں دو آدمی پہنچ گئے تھے اور چشمہ کے پانی کا یہ حال تھا کہ جوتی کے تسمہ کے برابر پانی ہوگا اور وہ بھی آہستہ آہستہ بہہ رہا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں آدمیوں سے دریافت کیا کہ کیا تم نے اس چشمہ کے پانی کو ہاتھ لگایا ہے؟ وہ بولے جی ہاں، آپ نے انہیں برا کہا اور جو منظور خدا تھا وہ کہا، پھر لوگوں نے چلوؤں سے تھوڑا تھوڑا پانی ایک برتن میں جمع کیا، حضرت معاذ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک اور چہرہ انور اس میں دھویا، پھر وہ پانی اس چشمہ میں ڈال دیا، وہ چشمہ جوش مار کر بہنے لگا، یہاں تک کہ لوگوں نے جانوروں اور آدمیوں کو پانی پلانا شروع کیا، اس کے بعد

حَتَّى اسْتَقَى النَّاسُ ثُمَّ قَالَ يُوشِكُ يَا مُعَاذُ إِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ أَنْ تَرَى مَا هَاهُنَا قَدْ مُلِئَ جِنَانًا *

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے معاذ اگر تیری زندگی ہوئی تو تو دیکھ لے گا کہ اس کا پانی باغوں کو سیراب کرے گا۔

(فائدہ) یہ بھی آپ کا ایک بہت عظیم الشان معجزہ ہے، اور اس لشکر میں تیس ہزار آدمی تھے، اور ایک روایت میں ہے کہ ستر ہزار آدمی تھے، واللہ اعلم بالصواب۔

١٢٤٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ فَأَتَيْنَا وَادِيَ الْقُرَى عَلَى حَدِيقَةٍ لِامْرَأَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْرُصُوهَا فَخَرَصْنَاهَا وَخَرَصَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ وَقَالَ أَحْصِيهَا حَتَّى نَرْجِعَ إِلَيْكِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَانْطَلَقْنَا حَتَّى قَدِمْنَا تَبُوكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَلَا يَقُمْ فِيهَا أَحَدٌ مِنْكُمْ فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهُ فَهَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيحُ حَتَّى أَلْقَتْهُ بِجَبَلَيْ طَيِّئٍ وَجَاءَ رَسُولُ ابْنِ الْعَلْمَاءِ صَاحِبِ أَيْلَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابٍ وَأَهْدَى لَهُ بَغْلَةً بَيْضَاءَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْدَى لَهُ بُرْدًا ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتَّى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرَى فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَةَ عَنْ حَدِيقَتِهَا كَمْ بَلَغَ ثَمَرُهَا فَقَالَتْ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي مُسْرِعٌ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِيَ

۱۲۴۲۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، سلیمان بن بلال، عمرو بن یحییٰ، عباس بن سہل، ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے لئے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو وادی القریٰ میں ایک باغ پر جو ایک عورت کا تھا پہنچے، آپ نے فرمایا اندازہ کرو، اس باغ میں کتنا میوہ ہے، چنانچہ ہم نے اندازہ کیا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اندازہ میں وہ دس وسق معلوم ہوا، آپ نے اس عورت سے فرمایا کہ جب تک انشاء اللہ تعالیٰ ہم واپس آئیں تو اس تعداد کو یاد رکھنا، پھر ہم لوگ آگے چلے یہاں تک کہ تبوک پہنچے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آج رات شدید آندھی چلے گی تو اس میں کوئی کھڑا نہ ہو، اور جس کے پاس اونٹ ہوں وہ اسے مضبوط باندھ دے، چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بہت سخت آندھی چلی، ایک شخص کھڑا ہوا تو ہوا اسے اڑا کر لے گئی اور طے کے دونوں پہاڑوں کے درمیان لا ڈالا، اس کے بعد علماء کے بیٹے کا ایلچی جو ایلہ کا حاکم تھا ایک کتاب لے کر آیا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک سفید خچر تحفہ میں لایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جواب لکھا اور ایک چادر تحفہ میں بھیجی، پھر ہم لوٹے، یہاں تک کہ وادی القریٰ میں پہنچے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے میوہ کا حال پوچھا کہ کتنا نکلا، اس نے کہا پورے دس وسق نکلا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں جلدی جاؤں گا اور جو جلدی جانا چاہے وہ میرے ساتھ چلے، اور جس کی طبیعت چاہے وہ ٹھہر جائے، چنانچہ ہم چلے یہاں تک کہ مدینہ منورہ نظر آنے لگا، آپ نے فرمایا یہ

وَمَنْ شَاءَ فَلْيَمْكُثْ فَخَرَجْنَا حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَذِهِ طَابَةُ وَهَذَا أُحُدٌ وَهُوَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ خَيْرَ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ دَارُ بَنِي سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَلَحِقَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ أَلَمْ تَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ دُورَ الْأَنْصَارِ فَجَعَلَنَا آخِرًا فَأَدْرَكَ سَعْدٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَيَّرْتَ دُورَ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْتَنَا آخِرًا فَقَالَ أَوَ لَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْخِيَارِ *

طابہ ہے، اور یہ احد پہاڑ ہے جو ہم کو چاہتا ہے اور ہم اسے چاہتے ہیں، پھر فرمایا کہ انصار کے تمام گھروں میں بنی نجار کے گھر سب سے افضل ہیں، پھر بنی اشہل کے گھر، پھر بنی حارث بن خزرج کے گھر، پھر بنی ساعدہ کے گھر، اور انصار کے تمام گھروں میں خیر ہے، پھر سعد بن عبادہ ہم سے ملے، ابواسید نے ان سے کہا کہ تم نے نہیں سنا کہ حضور نے انصار کے تمام گھروں کی بھلائی بیان کی تو ہم کو سب سے آخر میں کر دیا، یہ سن کر حضرت سعدؓ نے آپ سے ملاقات کی اور عرض کیا یارسول اللہ آپ نے انصار کی فضیلت بیان کی اور ہمیں سب سے آخر میں کر دیا، آپ نے فرمایا کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تم پسندیدہ حضرات میں رہے۔

١٢٤٣ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ قِصَّةِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ فَكَتَبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَحْرِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۲۴۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، معاذ، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، مغیرہ بن سلمہ مخزومی، وہیب، عمرو بن یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے کہ انصار کے سب گھروں میں بھلائی ہے، باقی حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ مذکور نہیں ہے، باقی وہیب کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایلہ والوں کے لئے ان کا ملک لکھ دیا، مگر وہیب کی روایت میں یہ نہیں ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لکھا۔

(١٨٦) بَاب تَوَكُّلِهِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى *

باب (۱۸۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ پر توکل۔

١٢٤٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي

۱۲۴۴۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابوسلمہ، جابر (دوسری سند) ابو عمران، ابراہیم، زہری، سنان بن ابی سنان الدولی، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ

ابْنَ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ فَأَدْرَكَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ سَيْفَهُ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا قَالَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْوَادِي يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَجُلًا أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ فَأَخَذَ السَّيْفَ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي فَلَمْ أَشْعُرْ إِلَّا وَالسَّيْفُ صَلْتًا فِي يَدِهِ فَقَالَ لِي مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ قُلْتُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّانِيَةِ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ قُلْتُ اللَّهُ قَالَ فَشَامَ السَّيْفَ فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يَعْرِضْ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف ایک غزوہ کیا تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک وادی میں پایا، جہاں کانٹے دار درخت بہت تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے اترے اور اپنی تلوار ایک شاخ سے لٹکا دی، اور صحابہ کرام اس وادی میں درختوں کے سایہ میں متفرق ہو گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا، تو ایک شخص میرے پاس آیا اور اس نے تلوار اتار لی، میں بیدار ہوا تو وہ میرے سر پر کھڑا تھا اور مجھے اس وقت احساس ہوا جبکہ ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں آ گئی تھی تو اس نے کہا اب تمہیں مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا، میں نے کہا اللہ! اس نے پھر دوبارہ کہا کہ اب آپ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ میں نے کہا اللہ! یہ سن کر اس نے تلوار نیام میں کر لی، اور وہ شخص یہ بیٹھا ہے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کچھ تعرض نہیں کیا۔

(فائدہ)۔ سبحان اللہ توکل اسی کا نام ہے، اور یہی کمال توکل ہے کہ اس کے بعد توکل کا اور کوئی مقام نہیں ہے۔

١٢٤٥- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ يَوْمًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ وَمَعْمَرٍ *

۱۲۴۵۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، ابوبکر بن اسحاق، ابوالیمان، شعیب، زہری، سنان بن ابی سنان دولی اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت جابر بن انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف ایک جہاد کیا، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس ہوئے تو ہم بھی آپ کے ساتھ واپس ہوئے، تو ایک دوپہر کو آرام کرنے کے لئے اترے، بقیہ روایت ابراہیم بن سعد اور معمر کی روایت کی طرح مروی ہے۔

١٢٤٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

۱۲۴۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عفان، ابان بن برید، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ لَمْ يَعْرِضْ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے تا آنکہ مقام ذات الرقاع تک پہنچے، جیسا کہ زہری کی روایت میں ہے، باقی اس میں یہ جملہ مروی نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کچھ تعرض نہیں کیا۔

(١٨٧) بَاب بَيَانِ مَثَلِ مَا بُعِثَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ *

باب (۱۸۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قدر علم اور ہدایت کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے، اس کی مثال۔

١٢٤٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِأَبِي عَامِرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللَّهُ بِهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ وَكَانَ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللَّهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا مِنْهَا وَسَقَوْا وَرَعَوْا وَأَصَابَ طَائِفَةً مِنْهَا أُخْرَى إِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِينِ اللَّهِ وَنَفَعَهُ بِمَا بَعَثَنِيَ اللَّهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللَّهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ *

۱۲۴۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو عامر اشعری، محمد بن العلاء، ابو اسامہ، برید، ابی بردہ، حضرت ابو موسیٰ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا خدا نے مجھے جس قدر علم اور ہدایت دے کر مبعوث فرمایا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ زمین پر مینہ برسا، اس میں سے کچھ حصہ ایسا تھا کہ جس نے اپنے اندر پانی کو جذب کر لیا اور چارہ اور بہت سبزہ اگایا، اور کچھ حصہ اس کا بہت سخت ہے، وہ پانی کو روک رکھتا ہے، جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ آدمیوں کو فائدہ پہنچاتا ہے، لوگ اسے پیتے ہیں، جانوروں کو پلاتے ہیں اور (گھاس اگا ہوا) چراتے ہیں، اور کچھ اس میں چٹیل میدان ہے اور وہ پانی کو نہیں روکتا، اور نہ اس میں گھاس پیدا ہوتی ہے، یہی مثال ہے اس کی جس نے خدا کے دین کو سمجھا، اور جو چیز مجھ کو دے کر مبعوث فرمایا، اللہ تعالیٰ نے اسے اس سے فائدہ پہنچایا، چنانچہ اس نے خود بھی سیکھا، دوسروں کو بھی سکھایا، اور مثال ان لوگوں کی جنھوں نے اس طرف سر بھی نہیں اٹھایا، اور اللہ تعالیٰ کی اس ہدایت کو جسے میں دے کر بھیجا گیا ہوں، قبول نہیں کیا ہے۔

(١٨٨) بَاب شَفَقَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمَّتِهِ *

باب (۱۸۸) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی امت پر شفقت۔

١٢٤٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ

۱۲۴۸۔ عبداللہ بن براد الاشعری، ابو کریب، ابو اسامہ، برید

وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللَّهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمَهُ فَقَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ فَأَدْلَجُوا فَانْطَلَقُوا عَلَى مُهْلَتِهِمْ وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ *

بن ابی بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ میری اس ہدایت کی جو خدا تعالیٰ نے مجھے دے کر مبعوث فرمایا ہے، ایسی مثال ہے، جیسے کوئی شخص اپنی قوم سے آکر کہے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے (دشمن کا) لشکر دیکھا ہے، میں تم کو ننگا ڈراتا ہوں، تم اپنا جلد بچاؤ کر لو، قوم میں سے ایک جماعت اس کی اطاعت کر لیتی ہے اور شام ہوتے ہی بھاگ جاتی اور آرام سے چلی جاتی ہے، اور بعض نے جھٹلایا، اور وہ صبح تک اسی مقام پر رہے، صبح ہوتے ہی لشکر ان پر حملہ آور ہوا، اور ان کو تباہ کیا، اور جڑ سے اکھاڑ دیا، سو یہی مثال ہے ان کی جو میرا کہنا مانتے ہیں اور اس دین حق کی اطاعت کرتے ہیں، جسے میں لے کر آیا ہوں اور ان لوگوں کی جو میرا کہنا نہیں مانتے، اور جو حق میں لے کر آیا ہوں، اس کی تکذیب کرتے ہیں۔

(فائدہ) عرب میں دستور تھا کہ جس نے دشمن کے لشکر کو دیکھا کہ غارت گری کے لئے آرہا ہے، وہ ننگا ہو کر اور اپنے کپڑے ایک لکڑی پر اٹھا کر قوم کو اس کی آمد سے ڈراتا تھا، اور ننگے ہونے سے یہ غرض تھی کہ لوگ اسے بہت بڑی آفت سمجھیں، اور اس کی تصدیق کر کے جلد اپنا بچاؤ کریں۔

١٢٤٩ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ أُمَّتِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهِ فَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَأَنْتُمْ تَقَحَّمُونَ فِيهِ *

۱۲۴۹۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ بن عبدالرحمٰن قریشی، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میری اور میری امت کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے آگ روشن کی ہو، اور تمام کیڑے مکوڑے اور پتنگے اس میں گر رہے ہیں اور میں تمہاری کمروں کو پکڑے ہوئے ہوں، اور تم بے تامل اندھا دھند اس میں گر رہے ہو۔

١٢٥٠ - وَحَدَّثَنَاه عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۲۵۰۔ عمرو ناقد، ابن ابی عمر، سفیان، ابوالزناد سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

١٢٥١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ

۱۲۵۱۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ اس مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهَذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا وَجَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَتَقَحَّمْنَ فِيهَا قَالَ فَذَلِكُمْ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ أَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُونِي تَقَحَّمُونَ فِيهَا *

تعالیٰ عنہ نے ان سے بیان کیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، کہ میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی، جب اس کے گرد روشنی ہوئی تو اس میں کیڑے اور جو جانور آگ میں گرتے ہیں، وہ گرنے لگے، وہ شخص انہیں روکنے لگا، مگر وہ نہیں رکے اور اس میں گرتے رہے، وہی مثال میری اور تمہاری ہے میں تمہاری کمر پکڑ کر جہنم سے روکتا ہوں اور کہتا ہوں کہ جہنم کے پاس سے چلے آؤ اور تم نہیں مانتے، اسی میں گھسے جاتے ہو۔

١٢٥٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلِيمٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَفَلَّتُونَ مِنْ يَدِي *

۱۲۵۲۔ محمد بن حاتم، ابن مہدی، سلیم، سعید بن میناء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، میری اور تمہاری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی، ٹڈی اور پتنگے اس میں گرنے لگے اور وہ ان کو روکنے لگا، اور میں بھی نار جہنم سے تمہاری کمروں کو تھامے ہوئے ہوں مگر تم میرے ہاتھ سے نکلے جاتے ہو۔

(١٨٩) بَاب ذِكْرِ كَوْنِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ *

باب (۱۸۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کا خاتم النبیین ہونا۔

١٢٥٣ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُنْيَانًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يُطِيفُونَ بِهِ يَقُولُونَ مَا رَأَيْنَا بُنْيَانًا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِلَّا هَذِهِ اللَّبِنَةَ فَكُنْتُ أَنَا تِلْكَ اللَّبِنَةَ *

۱۲۵۳۔ عمرو بن محمد الناقد، سفیان بن عیینہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میری اور دیگر انبیاء کرام کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے کوئی مکان تعمیر کیا اور اسے نہایت اچھا اور خوبصورت بنایا، لوگ اس کے چاروں طرف گھومنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم نے اس سے اچھا مکان نہیں دیکھا، مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے، اور وہ اینٹ میں ہی ہوں۔

١٢٥٤ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۱۲۵۴۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ صحیفہ

الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ ابْتَنَى بُيُوتًا فَأَحْسَنَهَا وَأَجْمَلَهَا وَأَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهَا فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ وَيُعْجِبُهُمُ الْبُنْيَانُ فَيَقُولُونَ أَلَّا وَضَعْتَ هَاهُنَا لَبِنَةً فَيَتِمَّ بُنْيَانُكَ فَقَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَنَا اللَّبِنَةَ *

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں سے نقل کرتے ہیں کہ ابوالقاسم حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ میری اور انبیاء کرام کی مثال جو مجھ سے پہلے آچکے ہیں، ایسی ہے، جیسا کہ کسی شخص نے کئی مکان بنائے، اور ان کو اچھا اور خوبصورت اور مکمل طور پر تعمیر کیا، مگر ایک کونہ میں ایک اینٹ کی جگہ باقی رہ گئی، لوگ چاروں طرف گھوم کر اسے دیکھتے ہیں اور عمارت انہیں پسند آتی ہے، مگر وہ کہتے ہیں کہ اگر اس جگہ ایک اینٹ رکھ دی جاتی تو تمام عمارت مکمل ہو جاتی، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ہی وہ اینٹ ہوں۔

١٢٥٥ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُنْيَانًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ *

۱۲۵۵۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسمٰعیل، عبداللہ بن دینار، ابو صالح السمان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کوئی مکان تعمیر کیا، اور نہایت عمدہ اور خوبصورت بنایا مگر مکان کے کسی گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہ گئی، لوگ اس مکان کے چاروں طرف گھومنے لگے، عمارت ان کو پسند آئی، مگر انہوں نے (معمار سے) کہا تم نے اس جگہ ایک اینٹ کیوں نہ رکھ دی، چنانچہ میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

١٢٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ النَّبِيِّينَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ *

۱۲۵۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اور حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

١٢٥٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۵۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عفان، سلیم بن حیان، سعید بن میناء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میری اور

قَالَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّهَا وَأَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ *

دیگر انبیاء کرام کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے مکان بنایا، اور کامل اور پورا بنایا، مگر ایک اینٹ کی جگہ رہ گئی، لوگ اس مکان کے اندر جا کر دیکھنے لگے، مکان ان کو پسند آیا، مگر اتنا کہا کہ ایک اینٹ کی جگہ کیوں نہ پر کر دی، میں ہی اس اینٹ کی جگہ آیا ہوں، اور میں نے انبیاء کرام کا (سلسلہ) ختم کر دیا۔

۱۲۵۸- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلِيمٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ بَدَلَ أَتَمَّهَا أَحْسَنَهَا *

۱۲۵۸۔ محمد بن حاتم، ابن مہدی، سلیم سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں "اتمھا" کے بجائے "احسنھا" (خوبصورت بنایا) ہے۔

(۱۹۰) بَاب إِذَا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى رَحْمَةَ أُمَّةٍ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا *

باب (۱۹۰) جب اللہ کسی امت پر مہربانی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس امت کے نبی کو اس کی ہلاکت سے پہلے بلا لیتا ہے۔

۱۲۵۹- وَحُدِّثْتُ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ وَمِمَّنْ رَوَى ذَلِكَ عَنْهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ رَحْمَةَ أُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهِ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهُ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةَ أُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ فَأَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ فَأَقَرَّ عَيْنَهُ بِهَلَكَتِهَا حِينَ كَذَّبُوهُ وَعَصَوْا أَمْرَهُ *

۱۲۵۹۔ ابراہیم بن سعید الجوہری، ابواسامہ، برید بن عبداللہ، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ اللہ رب العزت جب کسی امت پر رحم فرماتا ہے تو اس کے نبی کو امت کی ہلاکت سے پہلے بلا لیتا ہے، اور وہ اپنی امت کے لئے پیش خیمہ ہوتا ہے اور جب کسی امت کی تباہی چاہتا ہے تو اسے اس کے نبی کے سامنے ہلاک کر دیتا ہے، اور نبی اس کی تباہی دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے، کیونکہ انہوں نے اپنے نبی کی تکذیب کی اور اس کے حکم کی نافرمانی کی۔

(۱۹۱) بَاب إِثْبَاتِ حَوْضِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهِ *

باب (۱۹۱) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کوثر کا ثبوت اور اس کی صفات۔

۱۲۶۰- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ *

۱۲۶۰۔ احمد بن عبداللہ بن یونس، زائدہ، عبدالملک بن عمیر، حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ میں تمہارا حوض کوثر پر پیش خیمہ ہوں گا۔

۱۲۶۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۱۲۶۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع۔

وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ جَمِيعًا عَنْ مِسْعَرٍ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

(دوسری سند) ابو کریب، ابن بشر، مسعر۔
(تیسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ والد۔
(چوتھی سند) محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، عبدالملک بن عمیر، حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

١٢٦٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ وَرَدَ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا وَلَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَسَمِعَ النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ وَأَنَا أُحَدِّثُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ هَكَذَا سَمِعْتَ سَهْلًا يَقُولُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ يَزِيدُ فَيَقُولُ إِنَّهُمْ مِنِّي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي *

۱۲۶۲۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری، ابوحازم، حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے کہ میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا، جو وہاں آئے گا وہ اس حوض میں سے پئے گا اور جو اس میں سے پئے گا، وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا، اور میرے سامنے کچھ لوگ آئیں گے، جنھیں میں پہچانتا ہوں، اور وہ مجھے پہچانتے ہیں، پھر وہ میرے پاس آنے سے روک دیئے جائیں گے (ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ جس وقت میں یہ حدیث بیان کر رہا تھا، تو نعمان بن ابی عیاش نے بھی سنی اور انہوں نے کہا کہ، اسی طرح تم نے سہل سے یہ روایت سنی ہے، میں نے کہا ہاں، وہ بولے کہ میں نے ابو سعید سے بھی یہ روایت سنی ہے وہ اس میں اتنی زیادتی بیان کرتے تھے) کہ میں کہوں گا، یہ تو میرے لوگ ہیں، جواب ملے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا امور کئے، میں کہہ دوں گا، دوری ہو، دوری ہو، جنھوں نے میرے بعد دین میں تبدیلیاں کیں۔

(فائدہ)۔ لہٰذا اہل بدعت کو احتیاط ضروری ہے اور یہ حدیث پڑھنے کے بعد ان کو ہمیشہ کے لئے بدعات سے تائب ہو جانا چاہئے، قاضی عیاض فرماتے ہیں، حوض کوثر کی احادیث صحت کے ساتھ بکثرت صحابہ کرام سے مروی ہیں، اس پر ایمان لانا فرض ہے، نیز فرماتے ہیں حساب و کتاب کے بعد یہ پینا ہوگا اور جہنم سے نجات پانے کے بعد اور اس صورت میں کبھی پیاسا نہ ہوگا، واللہ اعلم۔

١٢٦٣ - وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۲۶۳۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، اسامہ، ابو حازم، حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نعمان بن ابی عیاش، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

وَسَلَّمَ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَعْقُوبَ *

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے، یعقوب کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

١٢٦٤ - وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو ابْنِ الْعَاصِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ وَمَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ الْوَرِقِ وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَظْمَأُ بَعْدَهُ أَبَدًا قَالَ وَقَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ حَتَّى أَنْظُرَ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤْخَذُ أُنَاسٌ دُونِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي فَيُقَالُ أَمَا شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ وَاللَّهِ مَا بَرِحُوا بَعْدَكَ يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ قَالَ فَكَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا أَوْ أَنْ نُفْتَنَ عَنْ دِينِنَا *

۱۲۶۴۔ داؤد بن عمرو الضبی، نافع بن عمر جمحی، ابن ابی ملیکہ، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری حوض (کا طول و عرض) ایک مہینہ کی راہ کے برابر ہے، اور اس کے سب کونے برابر ہوں گے، پانی چاندی سے زیادہ سفید اور خوشبو مشک سے زیادہ بہتر ہوگی، اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی طرح ہوں گے جو اس میں سے پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا، اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں حوض پر ہوں گا اور اپنے پاس آنے والوں کو دیکھتا ہوں، کچھ لوگ میرے پاس پہنچنے سے پہلے ہی پکڑے جائیں گے، میں کہوں گا پروردگار یہ لوگ تو میرے اور میری امت کے ہیں(۱)، جواب ملے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے بعد انہوں نے کیا کیا، بخدا تمہارے بعد یہ فوراً ہی ایڑیوں کے بل لوٹ گئے، ابن ابی ملیکہ یہ دعا پڑھتے تھے، اللھم انا نعوذبك ان نرجع علی اعقابنا او ان نفتن عن دیننا۔

١٢٦٥ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ أَصْحَابِهِ إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ أَنْتَظِرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ فَوَاللَّهِ

۱۲۶۵۔ ابن ابی عمر، یحییٰ بن سلیم، ابن خثیم، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اور آپ اپنے صحابہ کرام کے درمیان بیٹھے ہوئے فرما رہے تھے کہ میں حوض کوثر پر تمہارا انتظار کروں گا کہ تم میں سے کون کون میرے پاس آتے ہیں، خدا کی قسم بعض لوگ میرے پاس آنے سے روک دیئے

(۱) ان سے مراد کون لوگ ہیں اس بارے میں محدثین اور علماء کے اقوال مختلف ہیں (۱) وہ لوگ مراد ہیں جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں مرتد ہو گئے تھے (۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جو منافقین تھے وہ مراد ہیں (۳) اصحاب کبائر اور اہل بدعت مراد ہیں۔

لَيُقْتَطَعَنَّ دُونِي رِجَالٌ فَلَأَقُولَنَّ أَيْ رَبِّ مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ مَا زَالُوا يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ *

جائیں گے، میں کہوں گا اے پروردگار یہ لوگ میرے اور میری امت کے ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم کو معلوم نہیں ہے، انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا امور کئے ہیں، یہ برابر دین سے پھرتے ہی رہے۔

(فائدہ) روایت سے واضح ہو رہا ہے کہ حضور کو علم غیب نہیں ہے، اور نہ ہی آپ حاضر و ناظر ہیں۔

١٢٦٦- وَحَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ الْهَاشِمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ النَّاسَ يَذْكُرُونَ الْحَوْضَ وَلَمْ أَسْمَعْ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمًا مِنْ ذَلِكَ وَالْجَارِيَةُ تَمْشُطُنِي فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّهَا النَّاسُ فَقُلْتُ لِلْجَارِيَةِ اسْتَأْخِرِي عَنِّي قَالَتْ إِنَّمَا دَعَا الرِّجَالَ وَلَمْ يَدْعُ النِّسَاءَ فَقُلْتُ إِنِّي مِنَ النَّاسِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَكُمْ فَرَطٌ عَلَى الْحَوْضِ فَإِيَّايَ لَا يَأْتِيَنَّ أَحَدُكُمْ فَيُذَبُّ عَنِّي كَمَا يُذَبُّ الْبَعِيرُ الضَّالُّ فَأَقُولُ فِيمَ هَذَا فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سُحْقًا *

۱۲۶۶۔ یونس بن عبدالاعلیٰ، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکیر، قاسم بن عیاش، عبداللہ بن رافع، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ میں نے لوگوں سے حوض کوثر کا ذکر سنا تھا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا تھا، ایک دن ایک لڑکی میری کنگھی کر رہی تھی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے، اے لوگو! میں نے لڑکی کہا کہ مجھ سے علیحدہ ہو جا، وہ بولی حضور نے صرف مردوں کو بلایا ہے، عورتوں کو خطاب نہیں کیا، میں نے کہا میں بھی (دین کی باتیں سننے کے لئے) مردوں میں سے ہوں، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا، لہٰذا تم ہوشیار رہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی تم میں سے میرے پاس آئے اور پھر ہٹا دیا جائے، جس طرح بھٹکا ہوا اونٹ ہٹا دیا جاتا ہے، میں کہوں گا کہ یہ کیوں ہٹا دیئے گئے ہیں، جواب ملے گا کہ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئی باتیں ایجاد کر لیں تو میں کہوں گا، دوری ہو۔

١٢٦٧- وَحَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَهُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَافِعٍ قَالَ كَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهِيَ تَمْتَشِطُ أَيُّهَا النَّاسُ فَقَالَتْ لِمَاشِطَتِهَا كُفِّي رَأْسِي

۱۲۶۷۔ ابو معن الرقاشی، ابو بکر بن نافع، عبد بن حمید، ابو عامر، افلح بن سعید، عبداللہ بن رافع، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو منبر پر سے سنا، اور وہ کنگھی کرا رہی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے لوگو! حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کنگھی کرنے والی سے فرمایا، رہنے دے، بقیہ روایت بکیر عن القاسم کی روایت کی طرح ہے۔

بِنَحْوِ حَدِيثِ بُكَيْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ *

١٢٦٨- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَتَنَافَسُوا فِيهَا *

۱۲۶۸۔ قتیبہ بن سعید، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور شہداء احد کی اس طرح نماز پڑھی جس طرح کہ میت کی پڑھا کرتے ہیں، پھر منبر پر تشریف لائے، اور فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں اور میں تمہارا گواہ ہوں، اور خدا کی قسم میں اس وقت بھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں، اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں یا زمین کی کنجیاں، بخدا مجھے اپنے بعد تمہارے مشرک ہو جانے کا تو خوف نہیں ہے، البتہ ڈر ہے کہ تم دنیا کے لالچ میں آکر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو گے۔

١٢٦٩- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبٌ يَعْنِي ابْنَ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَإِنَّ عَرْضَهُ كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ إِلَى الْجُحْفَةِ إِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا وَتَقْتَتِلُوا فَتَهْلِكُوا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالَ عُقْبَةُ فَكَانَتْ آخِرَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ *

۱۲۶۹۔ محمد بن مثنیٰ، وہب بن جریر، بواسطہ اپنے والد، یحیٰ بن ایوب، یزید بن ابی حبیب، مرثد، عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد پر نماز پڑھی اور پھر منبر پر تشریف لائے جیسا کہ کوئی مردوں اور زندوں کو رخصت کر رہا ہو، اور فرمایا میں حوض پر تمہارا پیش خیمہ ہوں، اور حوض کوثر کا عرض اتنا ہے، جتنا کہ مقام ایلہ سے جحفہ تک کا فاصلہ ہے، میں تم پر اس بات کا خوف تو نہیں کرتا، کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے، بلکہ یہ اندیشہ ہے کہ تم دنیا میں باہم حرص کرنے لگو گے اور آپس میں کشت و خون کرنے لگو گے، نتیجہ یہ ہوگا کہ ہلاک ہو جاؤ گے جیسا کہ تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے، عقبہ کہتے ہیں کہ بس یہ میں نے آخری مرتبہ حضور کو منبر پر دیکھا تھا۔

١٢٧٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا فَرَطُكُمْ

۱۲۷۰۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن نمیر، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض کوثر پر تمہارا پیش رو ہوں، اور چند لوگوں کے لئے مجھے

عَلَى الْحَوْضِ وَلَأُنَازِعَنَّ أَقْوَامًا ثُمَّ لَأُغْلَبَنَّ عَلَيْهِمْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي أَصْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ *

جھگڑنا ہوگا، بالآخر مجھے مغلوب ہونا پڑے گا، میں عرض کروں گا یا پروردگار یہ تو میرے اصحاب ہیں، میرے اصحاب ہیں، ارشاد ہوگا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا بدعات ایجاد کی تھیں۔

١٢٧١- وَحَدَّثَنَاه عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَصْحَابِي أَصْحَابِي *

۱۲۷۱۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں اصحابی اصحابی کا لفظ نہیں ہے۔

١٢٧٢- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ جَمِيعًا عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ وَفِي حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيرَةَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ *

۱۲۷۲۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر (دوسری سند) ابن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، مغیرہ، ابو وائل، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسوال اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے اعمش کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، اور شعبہ کی روایت میں "عن" کی بجائے "سمعت اباوائل" کے الفاظ ہیں۔

١٢٧٣- وَحَدَّثَنَاه سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ كِلَاهُمَا عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ وَمُغِيرَةَ *

۱۲۷۳۔ سعید بن عمرو، اشعثی، عبثر، (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن فضیل، حصین، ابووائل، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اعمش اور مغیرہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

١٢٧٤- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ أَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ الْأَوَانِي قَالَ لَا فَقَالَ الْمُسْتَوْرِدُ تُرَى فِيهِ الْآنِيَةُ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ *

۱۲۷۴۔ محمد بن عبداللہ بن بزیع، ابن ابی عدی، شعبہ، معبد بن خالد، حضرت حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے میرا حوض اتنا ہے، جتنا صنعا اور مدینہ کے درمیان فاصلہ ہے، مستورد نے یہ حدیث سن کر حارثہ سے کہا، آپ نے برتنوں کے متعلق کچھ نہیں سنا، حارثہ نے کہا نہیں، مستورد بولے اس حوض پر برتن تاروں کی طرح ہوں گے۔

١٢٧٥- وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

۱۲۷۵۔ ابراہیم بن محمد بن عرعرہ، حرمی بن عمارہ، شعبہ، معبد بن خالد، حارثہ بن وہب، خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَذَكَرَ الْحَوْضَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ الْمُسْتَوْرِدِ وَقَوْلَهُ *

کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے اور حوض کی حدیث حسب سابق مروی ہے، باقی مستورد کا قول مذکور نہیں۔

۱۲۷۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ *

۱۲۷۶۔ ابوالربیع الزہرانی، ابو کامل جحدری، حماد بن زید، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے سامنے حوض ہے، جس کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جیسے کہ مقام جرباء اور اذرح میں ہے۔

۱۲۷۷ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ الْمُثَنَّى حَوْضِي *

۱۲۷۷۔ زہیر بن حرب، محمد بن مثنیٰ، عبیداللہ بن سعید، یحییٰ القطان، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، تمہارے آگے اتنا بڑا حوض ہوگا جیسا کہ جرباء اور اذرح (کا فاصلہ ہے) اور ابن مثنیٰ کی روایت میں حوضی (میرا حوض) کا لفظ ہے۔

۱۲۷۸ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ قَرْيَتَيْنِ بِالشَّأْمِ بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ ثَلَاثِ لَيَالٍ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بِشْرٍ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ *

۱۲۷۸۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ عبیداللہ نے نافع سے جرباء اور اذرج کے متعلق پوچھا، انہوں نے کہا، شام میں دو گاؤں ہیں، ان میں تین رات کا فاصلہ ہے، اور ابن بشر کی روایت میں تین دن کا ہے۔

۱۲۷۹ - وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ *

۱۲۷۹۔ سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عبیداللہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۲۸۰ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

۱۲۸۰۔ حرملہ بن یحییٰ، عبداللہ بن وہب، عمر بن محمد، نافع، عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تمہارے سامنے حوض ہے جتنا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ فِيهِ أَبَارِيقُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ وَرَدَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا *

۱۲۸۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا آنِيَةُ الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا أَلَا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِيَةِ آنِيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ آخِرَ مَا عَلَيْهِ يَشْخَبُ فِيهِ مِيزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ عَرْضُهُ مِثْلُ طُولِهِ مَا بَيْنَ عَمَّانَ إِلَى أَيْلَةَ مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ *

۱۲۸۲- حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَبِعُقْرِ حَوْضِي أَذُودُ النَّاسَ لِأَهْلِ الْيَمَنِ أَضْرِبُ بِعَصَايَ حَتَّى يَرْفَضَّ عَلَيْهِمْ فَسُئِلَ عَنْ عَرْضِهِ فَقَالَ مِنْ مَقَامِي إِلَى عَمَّانَ وَسُئِلَ عَنْ شَرَابِهِ فَقَالَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ يَغُتُّ فِيهِ مِيزَابَانِ يَمُدَّانِهِ مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْآخَرُ مِنْ وَرِقٍ *

۱۲۸۳- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

جرباء اور اذرح اور اس میں آسمان کے تاروں کی طرح کوزے ہیں، جو اس حوض پر آئے گا اور اس سے پئے گا تو اس کے بعد کبھی بھی پیاسا نہ ہو گا۔

۱۲۸۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر المکی، عبدالعزیز بن عبدالصمد، ابو عمران جونی، عبداللہ بن صامت، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حوض کوثر کے برتن کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، اس کے برتن آسمان کے تاروں سے زیادہ ہیں، اور کس رات کے تارے، اس رات کے تارے جو اندھیری ہو اور جس میں بدلی نہ ہو، یہ جنت کے برتن ہیں، جو اس سے پئے گا وہ کبھی بھی پیاسا نہ ہو گا، اس حوض پر بہشت کے دو پرنالے بہتے ہیں، جو اس سے پئے گا وہ پیاسا نہ ہو گا، طول اور عرض دونوں برابر ہیں، جیسا کہ عمان سے لے کر ایلہ تک کا فاصلہ ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔

۱۲۸۲۔ ابو غسان مسمعی، محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد قتادہ، سالم بن ابی الجعد، معدان بن ابی طلحہ، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میں اپنے حوض کے کنارے پر لوگوں کو ہٹاتا ہوں گا، یمن والوں کے لئے میں اپنی لکڑی ماروں گا، یہاں تک کہ یمن والوں پر اس کا پانی بہہ پڑے گا، پھر آپ سے حوض کوثر کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا، جیسا یہاں سے عمان ہے، پھر آپ سے اس کے پانی کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا، دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اس میں دو پرنالے گریں گے جن کو جنت کی مدد ہوتی ہو گی، ایک پرنالہ سونے کا، ایک چاندی کا۔

۱۲۸۳۔ زہیر بن حرب، حسن بن موسیٰ، شیبان، قتادہ سے

الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِ هِشَامٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ عُقْرِ الْحَوْضِ *

ہشام کی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ قیامت کے دن میں حوض کے کنارے پر ہونگا۔

١٢٨٤- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَ الْحَوْضِ فَقُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ حَمَّادٍ هَذَا حَدِيثٌ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِي عَوَانَةَ فَقَالَ وَسَمِعْتُهُ أَيْضًا مِنْ شُعْبَةَ فَقُلْتُ انْظُرْ لِي فِيهِ فَنَظَرَ لِي فِيهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ *

۱۲۸۴۔ محمد بن بشار، یحییٰ بن حماد، شعبہ، قتادہ، سالم بن الجعد، معدان، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حوض کوثر کی روایت حسب سابق مروی ہے، محمد بن بشار کہتے ہیں، کہ میں نے یحییٰ بن حماد سے کہا کہ تم نے یہ روایت ابو عوانہ سے سنی ہے؟ وہ بولے ہاں شعبہ سے بھی سنی ہے، میں نے کہا تو وہ بھی مجھے بیان کر دو، تو انہوں نے مجھ سے بیان کر دی۔

١٢٨٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَذُودَنَّ عَنْ حَوْضِي رِجَالًا كَمَا تُذَادُ الْغَرِيبَةُ مِنَ الْإِبِلِ *

۱۲۸۵۔ عبدالرحمٰن بن سلام، ربیع بن مسلم، محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، کہ میں اپنے حوض سے کچھ لوگوں کو اس طرح ہٹاؤں گا جیسا کہ اجنبی اونٹوں کو ہٹایا جاتا ہے۔

(فائدہ) اور جن لوگوں کو آپ ہٹائیں گے، ان کا بیان سابقہ روایات میں گزر چکا ہے۔

١٢٨٦- وَحَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۲۸۶۔ عبیداللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد، شعبہ، محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

١٢٨٧- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْرُ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْأَبَارِيقِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ *

۱۲۸۷۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے حوض کی مقدار اتنی ہے جتنی کہ مقام ایلہ سے صنعاء، علاقہ یمن کے درمیان اور اس پر برتن آسمان کے تاروں کے برابر ہیں۔

١٢٨٨- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ

۱۲۸۸۔ محمد بن حاتم، عفان بن مسلم، وہیب، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں

سَمِعْتُ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ صُهَيْبٍ يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ الْحَوْضَ رِجَالٌ مِمَّنْ صَاحَبَنِي حَتَّى إِذَا رَأَيْتُهُمْ وَرُفِعُوا إِلَيَّ اخْتُلِجُوا دُونِي فَلَأَقُولَنَّ أَيْ رَبِّ أُصَيْحَابِي أُصَيْحَابِي فَلَيُقَالَنَّ لِي إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ *

کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حوض پر چند آدمی ایسے آئیں گے، جو دنیا میں میرے ساتھ رہے، جب میں انہیں دیکھوں گا اور وہ میرے سامنے کئے جائیں گے تو وہ میرے پاس آنے سے روک دیئے جائیں گے، میں کہوں گا، اے پروردگار یہ تو میرے اصحاب ہیں، میرے اصحاب ہیں، جواب ملے گا کہ آپ نہیں جانتے، انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں، یہ روایت دلیل ہے ان حضرت کی جو فرماتے ہیں کہ ان لوگوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو آپ کے بعد مرتد ہوگئے، اور سابقہ روایات سے اہل بدعت مراد ہیں۔

۱۲۸۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ جَمِيعًا عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْمَعْنَى وَزَادَ آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ *

۱۲۸۹۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر (دوسری سند) ابوکریب، ابن فضیل، مختار بن فلفل، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ اس کے برتن تاروں کے برابر ہیں۔

۱۲۹۰- وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ وَهُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَاللَّفْظُ لِعَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ *

۱۲۹۰۔ عاصم بن نضر تیمی، ہریم بن عبدالاعلیٰ، معتمر، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میرے حوض کے دونوں کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا صنعاء اور مدینہ منورہ کے درمیان۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں، روایتوں میں حوض کوثر کی مقدار بیان کرنے میں جو اختلاف آرہا ہے اس میں کسی قسم کا اشکال نہیں ہے۔ کیونکہ صحابہ کرام نے آپ سے مختلف مقامات پر سنا، اس بنا پر آپ نے مختلف مثالوں سے اس کی مقدار کو سمجھادیا (نووی جلد ۲)، واللہ اعلم۔

۱۲۹۱- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح و حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُمَا شَكَّا فَقَالَا أَوْ مِثْلَ مَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَعَمَّانَ وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْ حَوْضِي *

۱۲۹۱۔ ہارون بن عبداللہ، عبدالصمد، ہشام، (دوسری سند) حسن بن علی حلوانی، ابوالولید الطیالسی، ابو عوانہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں دونوں راویوں کو شک ہے کہ آپ نے مدینہ اور صنعاء بیان کیا ہے یا مدینہ اور عمان، اور ابو عوانہ کی روایت میں "ناحیتی" کے بجائے "لابتی" کا لفظ ہے، ترجمہ دونوں کا ایک ہی ہے۔

۱۲۹۲- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ

۱۲۹۲۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، محمد بن عبداللہ الرزی، خالد بن

وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرُّزِّيُّ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ أَنَسٌ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرَى فِيهِ أَبَارِيقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ *

حارث، سعید و قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تو اس حوض پر چاندی اور سونے کے کوزے دیکھے گا جتنا کہ آسمان کے تارے ہیں۔

١٢٩٣ - وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِثْلَهُ وَزَادَ أَوْ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ *

۱۲۹۳۔ زہیر بن حرب، حسن بن موسیٰ، شیبان، قتادہ، حضرت انسؓ سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ آپ نے فرمایا آسمان کے تاروں سے زیادہ۔

١٢٩٤ - حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعِ بْنِ الْوَلِيدِ السَّكُونِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَإِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَ طَرَفَيْهِ كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَأَيْلَةَ كَأَنَّ الْأَبَارِيقَ فِيهِ النُّجُومُ *

۱۲۹۴۔ ولید بن شجاع، بواسطہ اپنے والد، زیاد بن خیثمہ، سماک بن حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں تمہارا حوض کوثر پر پیش خیمہ ہوں گا، اس کے دونوں کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ صنعاء اور ایلہ میں، اور اس پر کوزے تاروں کی طرح ہوں گے۔

(فائدہ) چمک اور خوبصورتی میں یا کثرت میں، ہذا قال القاضی فی شفاء قاضی عیاض رحمتہ اللہ تعالیٰ۔

١٢٩٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلَامِي نَافِعٍ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ *

۱۲۹۵۔ قتیبہ بن سعید، ابوبکر بن ابی شیبہ، حاتم بن اسماعیل، مہاجر بن مسمار، عامر بن سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اپنے غلام نافع کے ہاتھ ایک خط بھیجا کہ مجھ سے بیان کرو جو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ہے، حضور ارشاد فرما رہے تھے کہ حوض کوثر پر میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا۔

اللہ العالمین مترجم اور اس کے والدین و اعزاء اور احباب اور جملہ مسلمانوں کو اس سعادت سے بہرہ ور فرمائے، آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

(١٩٢) بَاب إِكْرَامِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِتَالِ الْمَلَائِكَةِ مَعَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب (۱۹۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اکرام کا بیان کہ فرشتوں نے آپ کے ساتھ ہو کر قتال کیا ہے۔

١٢٩٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ شِمَالِهِ يَوْمَ أُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابُ بَيَاضٍ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ يَعْنِي جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَام *

۱۲۹۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، ابواسامہ، مسعر، سعد بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ احد کے دن میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں دو آدمیوں کو دیکھا، جو سفید لباس پہنے ہوئے تھے اور آپ کی جانب سے خوب لڑ رہے تھے، اس سے پہلے اور اس کے بعد میں نے انہیں کبھی نہیں دیکھا، یعنی جبریل اور میکائیل علیہما السلام۔

١٢٩٧- وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا سَعْدٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ يَوْمَ أُحُدٍ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ يَسَارِهِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ *

۱۲۹۷۔ اسحاق بن منصور، عبدالصمد بن عبدالوارث، ابراہیم بن سعد، سعد، بواسطہ اپنے والد، حضرت سعد بیان کرتے ہیں، کہ میں نے احد کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں دو شخصوں کو دیکھا، جو سفید لباس پہنے ہوئے تھے، اور آپ کی جانب سے بہت زور کے ساتھ قتال کر رہے تھے، اس سے پہلے اور اس کے بعد میں نے انہیں کبھی نہیں دیکھا۔

(١٩٣) بَاب فِي شَجَاعَةِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَام *

باب (۱۹۳) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت۔

١٢٩٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ نَاسٌ قِبَلَ الصَّوْتِ فَتَلَقَّاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَقَدْ سَبَقَهُمْ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ فِي عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُولُ لَمْ

۱۲۹۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، سعید بن منصور، ابوالربیع عتکی، ابو کامل، حماد بن زید، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت اور سب سے زیادہ سخی، اور سب سے زیادہ بہادر تھے، ایک رات مدینہ والے گھبرائے، جدھر سے آواز آرہی تھی، صحابہ اس طرف چلے، راستے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں واپس آتے ہوئے ملے، اور آپ اس آواز کی طرف سب سے پہلے تشریف لے گئے، اور آپ حضرت ابوطلحہؓ کے گھوڑے پر سوار تھے جو ننگی پیٹھ تھا اور آپ کی گردن مبارک میں تلوار تھی، آپ فرمار ہے تھے، کسی قسم کا خوف نہیں، کسی قسم کا خوف نہیں، اور فرمار ہے تھے اس گھوڑے

تُرَاعُوا لَمْ تُرَاعُوا قَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ قَالَ وَكَانَ فَرَسًا يُبَطَّأُ *

کو (تیزی میں) سمندر کی طرح پایا، اور یہ تو دریا ہے اور پہلے وہ گھوڑا سست رفتاری میں مشہور تھا۔

١٢٩٩ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ فَرَكِبَهُ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا *

۱۲۹۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار مدینہ منورہ میں گھبراہٹ پیدا ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہؓ کا گھوڑا مانگا جس کا نام مندوب تھا، اس پر آپ سوار ہوئے اور فرمایا، ہم نے تو کوئی خوف کی وجہ نہیں دیکھی، اور اس گھوڑے کو دریا کی طرح پایا۔

١٣٠٠ - وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ فَرَسًا لَنَا وَلَمْ يَقُلْ لِأَبِي طَلْحَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا *

۱۳۰۰۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، (دوسری سند) یحییٰ بن حبیب، خالد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور ابن جعفر کی روایت میں ہے کہ ہمارا گھوڑا لیا اور ابو طلحہؓ کے گھوڑے کا تذکرہ نہیں، اور خالد کی روایت میں "عن انس" کی بجائے "سمعت انسا" ہے۔

(١٩٤) بَاب جُوْدِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب (۱۹۴) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت۔

١٣٠١ - حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح و حَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۰۱۔ منصور بن ابی مزاحم، ابراہیم، زہری (دوسری سند)، ابو عمران، ابراہیم، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ مال کے دینے میں سخی تھے، اور تمام اوقات سے زیادہ رمضان المبارک کے مہینہ میں آپ کی سخاوت ہوتی تھی، اور جبرئیل علیہ السلام ہر سال رمضان المبارک کے مہینے میں اس کے اختتام تک آپ سے ملتے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو قرآن مجید سناتے اور جس وقت جبریل امین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرتے تو آپ چلتی ہوا سے زیادہ سخی ہو جاتے۔

أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ *

١٣٠٢- وَحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۳۰۲۔ ابوکریب، ابن مبارک، یونس، (دوسری سند) عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

(١٩٥) بَاب حُسْنِ خُلُقِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب (۱۹۵) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن اخلاق۔

١٣٠٣- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ وَاللَّهِ مَا قَالَ لِي أُفًّا قَطُّ وَلَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَهَلَّا فَعَلْتَ كَذَا زَادَ أَبُو الرَّبِيعِ لَيْسَ مِمَّا يَصْنَعُهُ الْخَادِمُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ وَاللَّهِ *

۱۳۰۳۔ سعید بن منصور، ابوالربیع، حماد بن زید، ثابت بنانی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال تک خدمت کی، خدا کی قسم آپ نے مجھے کبھی اف تک نہیں کہا، اور نہ کبھی یہ فرمایا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا؟ اور یہ کام کیوں نہیں کیا؟ ابوالربیع نے اتنی زیادتی اور بیان کی ہے کہ جو کام خادم کو کرنا چاہئے تھا اور لفظ "واللہ" کا ذکر نہیں کیا۔

١٣٠٤- وَحَدَّثَنَاه شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسٍ بِمِثْلِهِ *

۱۳۰۴۔ شیبان بن فروخ، سلام بن مسکین، ثابت بنانی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

١٣٠٥- وَحَدَّثَنَاه أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ وَاللَّفْظُ لِأَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ قَالَ فَخَدَمْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَاللَّهِ مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا هَكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هَذَا هَكَذَا *

۱۳۰۵۔ احمد بن حنبل، زہیر بن حرب، اسمٰعیل بن ابراہیم، عبدالعزیز، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو ابوطلحہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور عرض کیا یارسول اللہ! انس سمجھدار لڑکا ہے، یہ آپ کی خدمت کرے گا، چنانچہ میں نے آپ نے آپ کی سفر اور حضر میں خدمت کی ہے، خدا کی قسم کی اگر میں نے کوئی کام کیا تو آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ اور جس کام کو نہیں کیا، اس کے متعلق نہیں فرمایا کہ تو نے کیوں نہیں کیا؟

١٣٠٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ سِنِينَ فَمَا أَعْلَمُهُ قَالَ لِي قَطُّ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا وَلَا عَابَ عَلَيَّ شَيْئًا قَطُّ *

۱۳۰۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، محمد بن بشر، زکریا، سعید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے نو سال تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی، لیکن مجھے نہیں معلوم کہ اگر میں نے کوئی کام کیا اور حضور نے فرمایا ہو کہ تو نے ایسا کیوں کیا، اور نہ میرے کام پر کبھی کوئی عیب چینی کی۔

١٣٠٧- حَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ إِسْحَقُ قَالَ أَنَسٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَأَرْسَلَنِي يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَذْهَبُ وَفِي نَفْسِي أَنْ أَذْهَبَ لِمَا أَمَرَنِي بِهِ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتَّى أَمُرَّ عَلَى صِبْيَانٍ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي السُّوقِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبَضَ بِقَفَايَ مِنْ وَرَائِي قَالَ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ يَا أُنَيْسُ أَذَهَبْتَ حَيْثُ أَمَرْتُكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنَسٌ وَاللَّهِ لَقَدْ خَدَمْتُهُ تِسْعَ سِنِينَ مَا عَلِمْتُهُ قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا أَوْ لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ هَلَّا فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا *

۱۳۰۷۔ ابو معن الرقاشی، زید بن یزید، عمرو بن یونس، عکرمہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ ملنسار تھے، مجھے ایک روز کام کے لئے بھیجا، میں نے کہا، خدا کی قسم میں نہیں جاؤں گا، اور میرے دل میں یہ بات تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جس کام کے لئے حکم فرمایا ہے، ضرور جاؤں گا، غرضیکہ میں چل دیا، یہاں تک کہ مجھے کچھ لڑکے بازار میں کھیلتے ہوئے ملے، اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ پیچھے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری گدی پکڑے ہوئے ہیں، میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ مسکرا رہے تھے، اور فرمایا، انیسؓ جہاں میں نے حکم دیا تھا، وہاں تو گیا تھا؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں رسول اللہ اب میں جا رہا ہوں، بیان کرتے ہیں کہ بخدا میں نے آپ کی نو سال تک خدمت کی، مجھے علم نہیں، کہ میں نے کوئی کام کیا ہو، تو آپ نے فرمایا ہو، تو نے ایسا کیوں کیا؟ اور اگر میں نے کام نہیں کیا تو فرمایا ہو، تو نے ایسا کیوں نہیں کیا؟

١٣٠٨- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَأَبُو الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا *

۱۳۰۸۔ شیبان بن فروخ، ابوالربیع، عبدالوارث، ابوالتیاح، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ ملنسار تھے۔

(١٩٦) بَاب سَخَائِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب (۱۹۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جود و سخا۔

١٣٠٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو

۱۳۰۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، ابن

النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا *

المنکدر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کا سوال کیا گیا، اور آپ نے نہیں فرمایا ہو۔

(فائدہ) بلکہ فوراً دے دی، نسیم الریاض شرح شفاء عیاض میں ایک شعر مذکور ہے جس سے اس حدیث کی پوری ترجمانی ہوتی ہے۔ ما قال قط الا فی تشہد، لو لا التشہد لم تسمع له لالا۔

۱۳۱۰ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مِثْلَهُ سَوَاءً *

۱۳۱۰۔ ابو کریب، اشجعی، (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، محمد بن منکدر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں اور حسب سابق حدیث مروی ہے۔

۱۳۱۱ - وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ قَالَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَأَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَرَجَعَ إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ أَسْلِمُوا فَإِنَّ مُحَمَّدًا يُعْطِي عَطَاءً لَا يَخْشَى الْفَاقَةَ *

۱۳۱۱۔ عاصم بن النضر، خالد، حمید، موسیٰ بن انس، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ اسلام لانے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو چیز طلب کی گئی، آپ نے دے دی، ایک شخص آیا (اور اس نے سوال کیا) آپ نے اسے دو پہاڑوں کے درمیان بکریاں دے دیں، وہ لوٹ کر اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا، اے قوم مسلمان ہو جاؤ کیونکہ محمد اتنا دیتے ہیں کہ افلاس کا ڈر ہی نہیں رہتا۔

(فائدہ) یہ شخص صفوان بن امیہ ہیں، نسیم الریاض میں ہے کہ انہیں شرف صحبت حاصل ہے، اور فتح مکہ کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے اور قاضی عیاض نے اسی روایت کے اخیر میں ذکر کیا ہے کہ آپ کی یہ سخاوت بعثت سے قبل کی ہے، اور بعثت کے بعد کا تو کہنا ہی کیا ہے، لا تعدو لا تحصٰی عجائبہ صلی اللہ علیہ وسلم (شفائے قاضی عیاض و شرح جلد ۱)۔

۱۳۱۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَأَتَى قَوْمَهُ فَقَالَ أَيْ قَوْمِ أَسْلِمُوا فَوَاللَّهِ إِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِي عَطَاءً مَا يَخَافُ الْفَقْرَ فَقَالَ أَنَسٌ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُسْلِمُ مَا يُرِيدُ إِلَّا الدُّنْيَا فَمَا يُسْلِمُ

۱۳۱۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو پہاڑوں کے درمیان کی بکریاں طلب کیں، آپ نے اسے دیدیں، وہ اپنی قوم کے پاس آکر کہنے لگا اے قوم مسلمان ہو جاؤ! بخدا محمد اتنا دیتے ہیں کہ پھر محتاجی کا ڈر نہیں رہتا، انس کہتے ہیں کہ ایک آدمی محض دنیا کے لئے مسلمان ہوتا، مگر مسلمان ہونے کے بعد اسلام کی

حَتَّى يَكُونَ الْإِسْلَامُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا *

وجہ سے (آپ کی صحبت کی وجہ سے) ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہو جاتا۔

١٣١٣- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاقْتَتَلُوا بِحُنَيْنٍ فَنَصَرَ اللَّهُ دِينَهُ وَالْمُسْلِمِينَ وَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ مِائَةً مِنَ النَّعَمِ ثُمَّ مِائَةً ثُمَّ مِائَةً قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ صَفْوَانَ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْطَانِي وَإِنَّهُ لَأَبْغَضُ النَّاسِ إِلَيَّ فَمَا بَرِحَ يُعْطِينِي حَتَّى إِنَّهُ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ *

۱۳۱۳۔ ابوالطاہر، عبداللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کا جہاد کرنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام مسلمانوں کے ہمراہ جو آپ کے ساتھ تھے، حنین کی طرف نکلے، چنانچہ حنین میں مسلمان لڑے، اللہ تعالیٰ نے اپنے دین اور مسلمانوں کی امداد فرمائی، اس روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ کو سو اونٹ عنایت فرمائے، پھر سو اونٹ دیئے، پھر سو دیئے، ابن شہاب بیان کرتے کہ مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ صفوان نے کہا، خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیا، جتنا دیا اور آپ سب لوگوں سے زیادہ میری نظر میں مبغوض تھے، اور آپ ہمیشہ مجھے دیتے رہے، یہاں تک کہ سب لوگوں سے زیادہ آپ میری نظر میں محبوب ہو گئے۔

(فائدہ) شیخ علی قاری شرح شفاء میں فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہو گیا تھا کہ ان کے کفر کی بیماری کی دوا عطاء و بخشش ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

١٣١٤- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ أَحَدُهُمَا يَزِيدُ عَلَى الْآخَرِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سُفْيَانُ وَسَمِعْتُ أَيْضًا عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَزَادَ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ

۱۳۱۴۔ عمرو بن ناقد، سفیان بن عیینہ، ابن المنکدر، حضرت جابر بن عبداللہ۔

(دوسری سند)، اسحاق، سفیان، ابن المنکدر، جابر، عمرو، محمد بن علی، جابر۔

(تیسری سند) ابی عمر، سفیان، عمرو بن دینار، محمد بن علی، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر ہمارے پاس بحرین کا مال آئے گا تو میں تجھے اتنا دوں گا، اور اتنا اتنا، اور دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرمایا، چنانچہ بحرین کا مال آنے سے قبل ہی آپ انتقال فرما گئے، وہ آپ کے بعد حضرت ابوبکر کے پاس آیا، انہوں نے ایک منادی کو اعلان کرنے کے لئے کھڑا کیا، کہ جس سے

جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَقَالَ بِيَدَيْهِ جَمِيعًا فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ فَقَدِمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ بَعْدَهُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى مَنْ كَانَتْ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا فَحَثَى أَبُو بَكْرٍ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ لِي عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ فَقَالَ خُذْ مِثْلَيْهَا *

آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ وعدہ کیا ہو، یا جس کا آپ پر قرض ہو، وہ آئے، یہ سن کر میں کھڑا ہوا، اور میں نے کہا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر بحرین کا مال آئے گا تو میں تجھے اتنا دوں گا، اور اتنا اور اتنا، یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک لپ بھرا اور مجھ سے فرمایا کہ اسے گن، میں نے انہیں شمار کیا تو وہ پانچ سو نکلے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا، اس سے دوگنا لے لے۔

١٣١٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ أَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ كَانَتْ لَهُ قِبَلَهُ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنَا بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ *

۱۳۱۵۔ محمد بن حاتم بن میمون، محمد بن بکر، ابن جریج، عمرو بن دینار، محمد بن علی، محمد بن منکدر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد حضرت ابو بکر صدیق کے پاس علاء حضرمی کے پاس سے کچھ مال آیا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس شخص کا رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر قرض ہو یا جس سے آپ نے کوئی وعدہ فرمایا ہو، وہ ہمارے پاس آجائے، بقیہ روایت ابن عیینہ کی روایت کی طرح ہے۔

(١٩٧) بَاب رَحْمَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصِّبْيَانَ وَالْعِيَالَ وَتَوَاضُعِهِ وَفَضْلِ ذَلِكَ *

باب (۱۹۷) حضور کی بچوں اور اہل و عیال پر شفقت اور آپ کی تواضع اور اس کے فضائل کا بیان۔

١٣١٦ - حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ وَاللَّفْظُ لِشَيْبَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُلِدَ لِيَ اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ

۱۳۱۶۔ ہداب بن خالد، شیبان بن فروخ، سلیمان بن مغیرہ، ثابت بنانی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، رات میرے لڑکا پیدا ہوا، جس کا نام میں نے اپنے باپ ابراہیم کے نام پر رکھا، پھر آپ نے وہ لڑکا ام سیف کو دے دیا، جو لوہار کی بیوی تھی اور لوہار

بِاسْمِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى أُمِّ سَيْفٍ امْرَأَةِ قَيْنٍ يُقَالُ لَهُ أَبُو سَيْفٍ فَانْطَلَقَ يَأْتِيهِ وَاتَّبَعْتُهُ فَانْتَهَيْنَا إِلَى أَبِي سَيْفٍ وَهُوَ يَنْفُخُ بِكِيرِهِ قَدِ امْتَلَأَ الْبَيْتُ دُخَانًا فَأَسْرَعْتُ الْمَشْيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا أَبَا سَيْفٍ أَمْسِكْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمْسَكَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّبِيِّ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ فَقَالَ أَنَسٌ لَقَدْ رَأَيْتُهُ وَهُوَ يَكِيدُ بِنَفْسِهِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا وَاللَّهِ يَا إِبْرَاهِيمُ إِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ *

کا نام ابو سیف تھا، ایک روز آپ ابو سیف کی طرف گئے، میں بھی آپ کے ساتھ تھا، جب ابو سیف کے مکان پر پہنچے، وہ اپنی بھٹی دھونک رہے تھے اور گھر میں دھواں بھرا ہوا تھا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جلدی جلدی جا کر ابو سیف سے کہا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں، ذرا ٹھہر جاؤ، وہ ٹھہر گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کو بلایا، اور اپنے سے چمٹالیا اور جو کچھ منظور خدا تھا وہ فرمایا، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس بچہ کو دیکھا، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دم توڑ رہا تھا، یہ دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے (۱)، آپ نے فرمایا آنکھیں اشک آلود ہیں اور دل غمگین ہے اور ہم وہی بات کہتے ہیں، جو ہمارے پروردگار کو پسند ہے، بخدا ابراہیم ہم تیری وجہ سے غمگین ہیں۔

(فائدہ)۔ ام سیف حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی انا تھیں، ان ہی کے مقام میں حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا، معلوم ہوا کہ اولاد کے انتقال کر جانے پر انبیاء کرام کو بھی صدمہ اور افسوس ہوتا ہے کیونکہ وہ بھی بشر ہیں اور یہ لوازمات بشریت میں سے ہیں جیسا کہ تناکح و توالد، باقی عوام الناس انبیاء کرام کو اپنی بشریت پر کیوں قیاس کر لیتے ہیں، اور اس میں پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کو۔

فاق النبین فی خَلق و فی خُلق ولم یدانوہ نے علم ولا کرم۔

۱۳۱۷ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ إِبْرَاهِيمُ مُسْتَرْضِعًا لَهُ فِي عَوَالِي الْمَدِينَةِ فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهُ

۱۳۱۷۔ زہیر بن حرب، محمد بن عبداللہ بن نمیر، اسماعیل بن علیہ، ایوب، عمرو بن سعید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی کو بال بچوں پر اتنی شفقت کرتے نہیں دیکھا، جتنی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے، آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ میں دودھ پیتے تھے، اور آپ وہاں تشریف لے جایا کرتے تھے، اور ہم بھی آپ کے ساتھ ہوتے تھے، اور انا کے گھر بھی

---

(۱) اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ کسی صدمہ کے موقع پر غیر اختیاری طور پر رونا آجانا صبر کے منافی نہیں ہے۔ صبر کی حقیقت یہ ہے کہ جو بھی معاملہ ہو اس بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ سے ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ حق ہے اور اس کی حکمت کے موافق ہے اور اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر کسی قسم کی نامناسب بات یا کوئی اعتراض نہ کرنا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے "ولا نقول الا ما یرضی ربنا" فرما کر صبر کی حقیقت کو بیان فرمایا۔

فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَإِنَّهُ لَيُدَّخَنُ وَكَانَ ظِئْرُهُ قَيْنًا فَيَأْخُذُهُ فَيُقَبِّلُهُ ثُمَّ يَرْجِعُ قَالَ عَمْرٌو فَلَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ ابْنِي وَإِنَّهُ مَاتَ فِي الثَّدْيِ وَإِنَّ لَهُ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ *

تشریف لے جاتے، اور وہاں دھواں ہوتا کیونکہ اس کا خاوند لوہار تھا، چنانچہ آپ بچہ کو لیتے، اور پیار کرتے اور پھر لوٹ آتے، عمرو بیان کرتے ہیں کہ جب ابراہیم انتقال فرما گئے، تو حضور نے فرمایا، ابراہیم میرا بیٹا ہے، وہ حالت رضاعت میں انتقال کر گیا، اب اسے دو انائیں ملی ہیں جو جنت میں مدت رضاعت تک اسے دودھ پلائیں گی۔

۱۳۱۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَتُقَبِّلُونَ صِبْيَانَكُمْ فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالُوا لَكِنَّا وَاللَّهِ مَا نُقَبِّلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْلِكُ إِنْ كَانَ اللَّهُ نَزَعَ مِنْكُمُ الرَّحْمَةَ و قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ *

۱۳۱۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو اسامہ، ابن نمیر، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کچھ دیہاتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور انہوں نے دریافت کیا کہ تم اپنے بچوں کو پیار کرتے ہو، آپ نے فرمایاہاں، پھر وہ بولے بخدا ہم تو پیار نہیں کرتے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیا کروں، اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے اندر سے رحم اٹھالیا اور ابن نمیر کی روایت میں ہے کہ اگر اللہ رب العزت نے تمہارے دل سے رحم نکال لیا ہے۔

۱۳۱۹- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ فَقَالَ إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ وَاحِدًا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ *

۱۳۱۹۔ عمرو ناقد، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، زہری، ابو سلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اقرع بن حابسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ امام حسن کو پیار کر رہے تھے، وہ بولے یارسول اللہ میرے تو دس بیٹے ہیں، میں نے تو ان میں سے کسی کو پیار نہیں کیا، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو رحم نہیں کرے گا، اللہ تبارک و تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں فرمائے گا۔

۱۳۲۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۳۲۰۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۳۲۱- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ

۱۳۲۱۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر

إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ وَأَبِي ظِبْيَانَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ *

(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس۔
(تیسری سند) ابو کریب، ابو معاویہ۔
(چوتھی سند) ابو سعید اشج، حفص بن غیاث، اعمش، زید بن وہب، ابو ظبیان، حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرے گا۔

١٣٢٢ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ *

۱۳۲۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، عبداللہ بن نمیر، اسماعیل، قیس، جریر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔
(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی عمر، احمد بن عبدہ، سفیان، عمرو، نافع بن جبیر، جریر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اعمش کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

(١٩٨) بَاب كَثْرَةِ حَيَائِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب (۱۹۸) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شرم وحیا۔

١٣٢٣ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي عُتْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي عُتْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا وَكَانَ

۱۳۲۳۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، قتادہ، عبداللہ بن ابی عتبہ، ابو سعید، (دوسری سند) زہیر بن حرب، محمد بن مثنیٰ، احمد بن سنان، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ، قتادہ، عبداللہ بن ابی عتبہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کنواری لڑکی سے جو پردہ میں رہتی ہے، زیادہ شرمیلے تھے، اور جب آپ کسی چیز کو برا سمجھتے تھے تو ہم اسے آپ کے چہرے سے پہچان لیتے تھے۔

إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ *

١٣٢٤- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حِينَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْكُوفَةِ فَذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا قَالَ عُثْمَانُ حِينَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِيَةَ إِلَى الْكُوفَةِ *

۱۳۲۴۔ زہیر بن حرب، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، شقیق، مسروق بیان کرتے ہیں کہ جب امیر معاویہؓ کوفہ آئے تو ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس گئے، تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کیا، اور فرمایا کہ آپ بدزبان نہ تھے اور نہ بدزبانی کرتے تھے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔

١٣٢٥- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي الْأَحْمَرَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۳۲۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، وکیع (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد (تیسری سند) ابو سعید اشج، ابو خالد الاحمر اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

(فائدہ)۔ یہ وہ حیا ہے جو اخلاق حسنہ میں سے ہے اور جزو ایمان ہے، اور حسن خلق انبیائے کرام کی صفت ہے، حضرت حسن بصری نے فرمایا ہے حسن خلق، اچھا سلوک کرنا، کسی کو ایذا نہ دینا، کشادہ پیشانی سے لوگوں کو ملنا، قاضی عیاض فرماتے ہیں، حسن خلق یہ ہے کہ لوگوں سے اچھی طرح ملے اور محبت رکھے، ان پر شفقت کرے اور اگر وہ سخت باتیں کہیں تو تحمل اور صبر سے کام لے، غرور اور تکبر بالکل نہ کرے، زبان درازی، مواخذہ اور غصہ سے باز رہے، طبری فرماتے ہیں کہ سلف کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ حسن خلق خلقی ہے یا کسب سے حاصل ہوتا ہے، قاضی عیاض نے فرمایا، صحیح یہ ہے کہ بعض صفات اس کے خلقی ہیں اور بعض کسب سے حاصل ہوتے ہیں۔

(١٩٩) بَاب تَبَسُّمِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُسْنِ عِشْرَتِهِ *

باب (۱۹۹) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تبسم اور حسن معاشرت۔

١٣٢٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَثِيرًا كَانَ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ قَامَ وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فَيَأْخُذُونَ فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُونَ

۱۳۲۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو خیثمہ، سماک بن حرب، بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے، وہاں بہت بیٹھا کرتا تھا، آپ صبح کی نماز جس مقام پر پڑھتے تو آفتاب کے طلوع ہونے تک وہاں سے نہ اٹھتے، جب آفتاب طلوع ہو جاتا تو آپ وہاں سے اٹھتے، اور صحابہ کرام گفتگو میں مصروف ہوتے اور جاہلیت کے کاموں کا ذکر کرتے تو

وَيَتَبَسَّمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

آپ مسکرا دیتے۔

(۲۰۰) بَاب فِي رَحْمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب (۲۰۰) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں پر رحم کرنا۔

۱۳۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَغُلَامٌ أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ يَحْدُو فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِيرِ *

۱۳۲۷۔ ابوالربیع عتکی، حامد بن عمر، قتیبہ بن سعید، ابوکامل، حماد بن زید، ایوب، ابوقلابہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے اور ایک حبشی غلام جس کا نام انجشہ تھا، اشعار پڑھ رہا تھا تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، اے انجشہ آہستہ آہستہ چل اور ان اونٹوں کو شیشے لدے ہوئے اونٹوں کی طرح ہانک۔

(فائدہ)۔ یہ غلام خوش الحان تھا، اور دستور ہے کہ ایسی حدی پڑھنے سے اونٹ مست ہو کر تیز چلتے ہیں جس سے عورتوں کو تکلیف ہوتی ہے اس لئے آپ نے متنبہ فرما دیا۔

۱۳۲۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو كَامِلٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ بِنَحْوِهِ *

۱۳۲۸۔ ابوالربیع عتکی، حامد بن عمر، ابوکامل، حماد بن زید، ایوب، ابوقلابہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۳۲۹- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلَى أَزْوَاجِهِ وَسَوَّاقٌ يَسُوقُ بِهِنَّ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ فَقَالَ وَيْحَكَ يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ قَالَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ تَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمَ بِهَا بَعْضُكُمْ لَعِبْتُمُوهَا عَلَيْهِ *

۱۳۲۹۔ عمروناقد، زہیر بن حرب، ابن علیہ، ایوب، ابن قلابہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کے پاس آئے اور ایک ہانکنے والا جس کا نام انجشہ تھا، ان کے اونٹوں کو ہانک رہا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انجشہ آہستہ آہستہ شیشوں کو لے کر چل، ابوقلابہ کہتے ہیں کہ حضور نے ایسی بات فرمائی کہ اگر تم میں سے کوئی اور کہے تو تم اسے کھیل سمجھو۔

۱۳۳۰- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ

۱۳۳۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریع، سلیمان تیمی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، (دوسری سند) ابوکامل، یزید، تیمی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ مَعَ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُنَّ يَسُوقُ بِهِنَّ سَوَّاقٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ أَنْجَشَةُ رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ *

سلیمؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے ساتھ تھیں اور ایک ہنکانے والا ان کے اونٹوں کو ہنکا رہا تھا، آپ نے فرمایا اے انجشہ، شیشوں کو آہستہ لے چل۔

١٣٣١- وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادٍ حَسَنُ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوَيْدًا يَا أَنْجَشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيرَ يَعْنِي ضَعَفَةَ النِّسَاءِ *

۱۳۳۱۔ ابن مثنیٰ، عبدالصمد، ہمام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حدی خوان خوش الحان تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ارشاد فرمایا، اے انجشہ، آہستہ آہستہ کہیں شیشے نہ توڑ دینا، یعنی کمزور عورتوں کو تکلیف نہ ہو۔

١٣٣٢- وَحَدَّثَنَاه ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ حَادٍ حَسَنُ الصَّوْتِ *

۱۳۳۲۔ ابن بشار، ابوداؤد، ہشام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں حدی خوان کی خوش الحانی کا تذکرہ نہیں ہے۔

(٢٠١) بَاب قُرْبِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَام مِنَ النَّاسِ وَتَبَرُّكِهِمْ بِهِ وَتَوَاضُعِهِ لَهُمْ *

باب (۲۰۱) نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لوگوں کا تقرب اور آپ سے برکت حاصل کرنا، اور آپ کی ان کے لئے تواضع۔

١٣٣٣- حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي النَّضْرِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ يَعْنِي هَاشِمَ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِينَةِ بِآنِيَتِهِمْ فِيهَا الْمَاءُ فَمَا يُؤْتَى بِإِنَاءٍ إِلَّا غَمَسَ يَدَهُ فِيهَا فَرُبَّمَا جَاءُوهُ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهُ فِيهَا *

۱۳۳۳۔ مجاہد بن موسیٰ، ابوبکر بن النضر، ہارون بن عبداللہ، ابوالنضر، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو مدینہ کے خادم اپنے برتنوں میں پانی لے کر آتے، پھر جو برتن آپ کے پاس آتا، آپ اپنا ہاتھ اس میں ڈبو دیتے اور بسا اوقات شدت سردی میں بھی یہ اتفاق پیش آ جاتا، تب بھی آپ اپنا ہاتھ اس میں ڈبو دیتے۔

١٣٣٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو

۱۳۳۴۔ محمد بن رافع، ابوالنضر، سلیمان، ثابت، حضرت انس

النَّضْرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَلَّاقُ يَحْلِقُهُ وَأَطَافَ بِهِ أَصْحَابُهُ فَمَا يُرِيدُونَ أَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ إِلَّا فِي يَدِ رَجُلٍ *

رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، کہ حجام آپ کا سر بنارہا تھا اور آپ کے صحابہ آپ کے گرد جمع تھے، وہ چاہتے تھے کوئی بال زمین پر نہ گرے، کسی نہ کسی کے ہاتھ میں گرے۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ تبرک بآثار الصالحین درست ہے اور صحابہ کرام آپ کے آثار سے برکت حاصل کرتے تھے لیکن جاہلوں کی طرح افراط اور تفریط نہ ہو۔

١٣٣٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ امْرَأَةً كَانَ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ يَا أُمَّ فُلَانٍ انْظُرِي أَيَّ السِّكَكِ شِئْتِ حَتَّى أَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ فَخَلَا مَعَهَا فِي بَعْضِ الطُّرُقِ حَتَّى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا *

۱۳۳۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت کی عقل میں فتور تھا، اس نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے آپ سے کام ہے، آپ نے فرمایا اے ام فلاں کوئی گلی دیکھ لے، میں تیرا کام کردوں گا، چنانچہ راستہ میں آپ نے اس سے تنہائی میں بات کی، یہاں تک کہ وہ اپنے کام سے فارغ ہو گئی۔

(فائدہ)۔ وہ عورت صحابہ کرام کے سامنے اپنی حاجت بیان نہ کرنا چاہتی تھی، اس لئے آپ نے علیحدہ ہو کر اس کی بات سن لی اور یہ خلوت بالاجنبیہ نہیں ہے۔

(٢٠٣) بَاب تَرْكِ الْانْتِقَامِ إِلَّا لِلَّهِ تَعَالَى *

باب (۲۰۲) حضور صرف اللہ ہی کے لئے انتقام لیتے تھے۔

١٣٣٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

۱۳۳۶۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کاموں میں سے ایک کا اختیار دیا جاتا تو آپ ان میں سے آسان کو اختیار فرماتے بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہوتا اور اگر گناہ ہوتا تو آپ سب سے بڑھ کر اس سے دور رہتے، اور آپ نے کبھی کسی سے اپنی وجہ سے انتقام نہیں لیا البتہ اگر کوئی خدا کے حکم کے خلاف کرتا تو آپ اسے سزا دیتے۔

١٣٣٧- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدٍ فِي رِوَايَةِ فُضَيْلٍ ابْنُ شِهَابٍ وَفِي رِوَايَةِ جَرِيرٍ مُحَمَّدٌ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ و حَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ *

۱۳۳۷۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر۔ (دوسری سند) احمد بن عبدہ، فضیل بن عیاض، منصور، محمد، ابن شہاب، زہری، عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ (تیسری سند) حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ مالک کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

١٣٣٨- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ أَحَدُهُمَا أَيْسَرُ مِنَ الْآخَرِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ *

۱۳۳۸۔ ابو کریب، ابواسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی دو کاموں میں اختیار دیا گیا، تو آپ نے آسان کام کو اختیار فرمایا، جب تک وہ گناہ نہ ہوتا، اور اگر گناہ ہوتا تو آپ سب لوگوں سے زیادہ اس سے دور رہتے۔

١٣٣٩- وَحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ أَيْسَرَهُمَا وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ *

۱۳۳۹۔ ابو کریب، ابن نمیر، عبداللہ بن نمیر، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے لیکن "ایسرہما" تک ہے، اس کے بعد کا حصہ مذکور نہیں ہے۔

١٣٤٠- حَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ وَلَا امْرَأَةً وَلَا خَادِمًا إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا نِيلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهِ إِلَّا أَنْ يُنْتَهَكَ شَيْءٌ مِنْ مَحَارِمِ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

۱۳۴۰۔ ابو کریب، ابواسامہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا، نہ کسی عورت اور نہ کسی خادم کو، البتہ جہاد فی سبیل اللہ میں قتال فرمایا، اور آپ کو جب کسی نے نقصان پہنچایا آپ نے اس کا بدلہ نہیں لیا، البتہ حکم خدا میں خلل ڈالا تو خدا کے لئے بدلہ لیا ہے۔

١٣٤١- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ *

۱۳۴۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، عبدہ، وکیع، (دوسری سند) ابو کریب، ابو معاویہ، ہشام، سے اسی سند کے ساتھ کچھ کمی بیشی سے روایت نقل کرتے ہیں۔

(٢٠٣) بَاب طِيبِ رَائِحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى

باب (۲۰۳)۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِينِ مَسِّهِ *

کے بدن مبارک کی خوشبو، اور نرمی

١٣٤٢ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادِ بْنِ طَلْحَةَ الْقَنَّادُ حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ وَهُوَ ابْنُ نَصْرٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْأُولَى ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ فَاسْتَقْبَلَهُ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ أَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا قَالَ وَأَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدِّي قَالَ فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ بَرْدًا أَوْ رِيحًا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ *

۱۳۴۲۔ عمرو بن حماد بن طلحہ، اسباط، سماک، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی، پھر آپ اپنے گھر تشریف لے جانے کے لئے نکلے، میں بھی آپ کے ساتھ نکلا، سامنے سے کچھ بچے آئے، آپ نے ہر ایک بچے کے رخسار پر ہاتھ پھیرا تو میں نے آپ کے ہاتھ میں وہ ٹھنڈک اور خوشبو دیکھی جیسے کہ عطار کے ڈبہ سے ہاتھ باہر نکلا ہو۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، علمائے کرام نے فرمایا ہے، یہ خوشبو آپ کے بدن مبارک کی ذاتی تھی، اگرچہ آپ خوشبو نہ لگائیں مگر ملائکہ کی ملاقات اور نزول وحی کے اہتمام کے لئے آپ خوشبو کا استعمال فرماتے تھے (نووی)

١٣٤٣ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ أَنَسٌ مَا شَمَمْتُ عَنْبَرًا قَطُّ وَلَا مِسْكًا وَلَا شَيْئًا أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مَسِسْتُ شَيْئًا قَطُّ دِيبَاجًا وَلَا حَرِيرًا أَلْيَنَ مَسًّا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۳۴۳۔ قتیبہ بن سعید، جعفر بن سلیمان، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، (دوسری سند) زہیر بن حرب، ہاشم، سلیمان، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نہ عنبر نہ مشک اور نہ کوئی خوشبو ایسی سونگھی، جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کی خوشبو تھی اور نہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک سے کسی دیباج اور حریر کو نرم پایا۔

١٣٤٤ - وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْهَرَ اللَّوْنِ كَأَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ وَلَا مَسِسْتُ دِيبَاجَةً وَلَا حَرِيرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَنْبَرَةً أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۳۴۴۔ احمد بن سعید بن صخر الدارمی، حبان، حماد، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ مبارک سفید چمکتا ہوا تھا اور آپ کا پسینہ مبارک موتی کی طرح چمکتا ہوا تھا اور جب آپ چلتے تو آگے جھکتے ہوئے زور ڈال کر چلتے، اور میں نے دیباج اور حریر بھی اتنا نرم نہیں پایا جتنی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی مبارک نرم تھی اور مشک و عنبر میں وہ خوشبو نہیں جو آپ کے جسم میں تھی۔

(فائدہ) امام نووی اور شیخ ابی فرماتے ہیں کہ سفید چمکتا ہوا رنگ تمام رنگوں میں خوبصورت اور عمدہ ہوتا ہے کیونکہ صرف سفیدی تاوقتیکہ اس میں چمک اور کشش نہ ہو، اس میں کوئی خوبی نہیں، نیز اس حدیث کے اخیر جز کے متعلق ایک عجیب واقعہ مروی ہے جس سے صحابہ کرام اور حضرات محدثین کی حضور کے ساتھ غایت محبت اور عشق کا پتہ چلتا ہے، وہ یہ کہ ایک مرتبہ حضرت انس غایت فرحت اور لذت کے ساتھ فرمانے لگے کہ میں نے ان ہاتھوں سے حضور سے مصافحہ کیا ہے، اور میں نے کبھی ریشم یا حریر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں سے نرم نہیں دیکھا، شاگرد نے عرض کیا میں بھی ان ہاتھوں سے مصافحہ کرنا چاہتا ہوں کہ جن ہاتھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کیا ہے، اس کے بعد یہ سلسلہ اس جذب و شوق کے ساتھ جاری ہوا کہ آج ساڑھے تیرہ سو برس سے زیادہ تک یہ سلسلہ جاری ہے اور اس حدیث کے بیان پر مسلسل مصافحہ جاری ہے، حتی کہ حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری مہاجر مدنی تک اور ان کے بعد ان کے شاگردوں تک یہ سلسلہ جاری ہے، اب ناظرین غور فرمالیں کہ کیا ایسی بزرگ ہستیاں بھی اگر محب رسول نہیں ہیں تو اور کون ہو سکتا ہے۔

(٢٠٤) بَاب طِيبِ عَرَقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّبَرُّكِ بِهِ *

باب (۲۰۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک کا خوشبودار اور متبرک ہونا

١٣٤٥ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدَنَا فَعَرِقَ وَجَاءَتْ أُمِّي بِقَارُورَةٍ فَجَعَلَتْ تَسْلِتُ الْعَرَقَ فِيهَا فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا هَذَا الَّذِي تَصْنَعِينَ قَالَتْ هَذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طِيبِنَا وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيبِ *

۱۳۴۵۔ زہیر بن حرب، ہاشم، سلیمان، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف لائے اور آرام فرمایا، آپ کو پسینہ آیا، میری والدہ شیشی لائیں اور آپ کا پسینہ مبارک پونچھ پونچھ کر اس میں ڈالنے لگیں، آپ کی آنکھ کھل گئی، آپ نے فرمایا اے ام سلیمؓ کیا کر رہی ہو، وہ بولیں آپ کا پسینہ ہے جسے ہم اپنی خوشبو میں ملا لیتے ہیں اور وہ سب سے بڑھ کر خود خوشبو ہے۔

(فائدہ) یہ مبالغہ آمیز یا اعتقادی بات نہیں بلکہ جس سے آپ مصافحہ فرمالیتے تمام دن اس کے ہاتھ سے خوشبو آتی رہتی تھی، سبحان اللہ فداک ابی وامی یارسول اللہ۔

١٣٤٦ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ بَيْتَ أُمِّ سُلَيْمٍ فَيَنَامُ عَلَى فِرَاشِهَا وَلَيْسَتْ فِيهِ قَالَ فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَامَ عَلَى فِرَاشِهَا فَأُتِيَتْ فَقِيلَ لَهَا هَذَا

۱۳۴۶۔ محمد بن رافع، حجین بن مثنیٰ، عبدالعزیز، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیمؓ کے پاس تشریف لاتے، اور ان کے بستر پر سو جاتے اور وہ وہاں نہ ہوتیں، ایک دن آپ تشریف لائے اور ان کے بستر پر سو گئے، وہ آئیں تو لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے گھر تشریف لائے ہیں اور تمہارے بستر پر سو رہے

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ فِي بَيْتِكِ عَلَى فِرَاشِكِ قَالَ فَجَاءَتْ وَقَدْ عَرِقَ وَاسْتَنْقَعَ عَرَقُهُ عَلَى قِطْعَةِ أَدِيمٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَفَتَحَتْ عَتِيدَتَهَا فَجَعَلَتْ تُنَشِّفُ ذَلِكَ الْعَرَقَ فَتَعْصِرُهُ فِي قَوَارِيرِهَا فَفَزِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَصْنَعِينَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَرْجُو بَرَكَتَهُ لِصِبْيَانِنَا قَالَ أَصَبْتِ *

ہیں، یہ سن کر وہ آئیں تو دیکھا کہ آپ کو پسینہ آرہا ہے، اور آپ کا پسینہ چمڑے کے بستر پر جمع ہو گیا ہو گیا ہے، ام سلیم نے اپنا ڈبہ کھولا اور یہ پسینہ پونچھ پونچھ کر شیشوں میں بھرنے لگیں، آپ گھبرا کر اٹھ گئے اور فرمایا اے ام سلیمؓ کیا کرتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اپنے بچوں کے لئے برکت کی وجہ سے لیتے ہیں، آپ نے فرمایا تم نے ٹھیک کیا۔

(فائدہ) پہلے بیان ہو چکا کہ ام سلیمؓ آپ کی محرم تھیں اور محرم کے پاس جانا اور وہاں سونا درست ہے۔

١٣٤٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيهَا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا فَتَبْسُطُ لَهُ نِطْعًا فَيَقِيلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِي الطِّيبِ وَالْقَوَارِيرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا هَذَا قَالَتْ عَرَقُكَ أَدُوفُ بِهِ طِيبِي *

۱۳۴۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان بن مسلم، وہیب، ایوب، ابو قلابہ، حضرت انسؓ، حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لاتے، اور آرام فرماتے، وہ آپ کے لئے ایک چمڑے کا ٹکڑا بچھا دیتیں، آپ اس پر سوتے، آپ کو پسینہ بہت آتا وہ آپ کا پسینہ جمع کرتیں اور خوشبو اور شیشوں میں ملا دیتیں، آپ نے فرمایا، اے ام سلیمؓ کیا کرتی ہو، وہ بولیں آپ کا پسینہ ہے جسے میں خوشبو میں ملاتی ہوں۔

١٣٤٨- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ لَيُنْزَلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ ثُمَّ تَفِيضُ جَبْهَتُهُ عَرَقًا *

۱۳۴۸۔ ابو کریب، محمد بن العلاء ابو اسامہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سردی کے دن میں وحی نازل ہوتی، تو آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ بہنے لگتا تھا۔

١٣٤٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ بِشْرٍ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ أَحْيَانًا يَأْتِينِي

۱۳۴۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، (دوسری سند) ابو کریب، ابو اسامہ، ابن بشر، ہشام، (تیسری سند) محمد بن عبداللہ بن نمیر، محمد بن بشر، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حارث بن ہشام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ پر وحی کیسے آتی ہے؟ آپ نے فرمایا کبھی گھنٹے کی جھنکار کی طرح آتی ہے، اور وہ مجھ پر بہت شاق ہوتی ہے، پھر موقوف ہو جاتی

فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ ثُمَّ يَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُهُ وَأَحْيَانًا مَلَكٌ فِي مِثْلِ صُورَةِ الرَّجُلِ فَأَعِي مَا يَقُولُ *

ہے، جبکہ میں اسے محفوظ کر لیتا ہوں، اور کبھی ایک فرشتہ انسانی شکل میں آتا ہے، اور وہ جو کہتا ہے اسے میں یاد کر لیتا ہوں۔

(فائدہ)۔ معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بشر تھے، اگر آپ بقول عوام الناس بشر نہ ہوتے تو پھر فرشتے کو انسانی صورت میں متشکل ہونے کی کیا ضرورت تھی۔

۱۳۵۰ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِذَلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ *

۱۳۵۰۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالاعلیٰ، سعید، قتادہ، حسن، حطان بن عبداللہ، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ پر سختی ہوتی اور آپ کے چہرہ انور کا رنگ متغیر ہو جاتا۔

۱۳۵۱ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ نَكَسَ رَأْسَهُ وَنَكَسَ أَصْحَابُهُ رُءُوسَهُمْ فَلَمَّا أُتْلِيَ عَنْهُ رَفَعَ رَأْسَهُ *

۱۳۵۱۔ محمد بن بشار، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حسن، حطان بن عبداللہ الرقاشی، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ سر مبارک جھکا لیتے اور آپ کے اصحاب بھی اپنے سروں کو جھکا لیتے، اور جب وحی ختم ہو جاتی تو آپ اپنا سر اٹھا لیتے۔

(۲۰۵) بَاب صِفَةِ شَعْرِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهِ وَحِلْيَتِهِ *

باب (۲۰۵) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں اور آپ کے حلیہ مبارک اور صفات کا ذکر

۱۳۵۲ - حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ مَنْصُورٌ حَدَّثَنَا و قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِيَانِ ابْنَ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ فَسَدَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ *

۱۳۵۲۔ منصور بن ابی مزاحم، محمد بن جعفر بن زیاد، ابراہیم، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل کتاب اپنے بالوں کو لٹکے ہوئے پیشانی پر چھوڑ دیتے تھے، اور مشرکین مانگ نکالتے تھے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم جب کسی مسئلہ میں آپ کو حکم الٰہی نہ ہوتا تھا، اہل کتاب کی موافقت بہتر سمجھتے تھے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی پیشانی پر بال لٹکانے لگے، پھر اس کے بعد آپ نے مانگ نکالنا شروع کر دیا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، علماء نے فرمایا ہے کہ مانگ نکالنا سنت ہے کیونکہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری فعل ہے، اور ظاہر ہے کہ آپ نے اسے وحی کے بعد اختیار فرمایا ہے، مترجم کہتا ہے کہ انگریزی بالوں کی بنا ہی شریعت کے خلاف ہے، لہذا ناظرین ان بالوں میں مانگ نکالنا سنت نہ تصور کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

١٣٥٣- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۳۵۳۔ ابو الطاہر، ابن وہب، یونس، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

١٣٥٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَرْبُوعًا بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ عَظِيمَ الْجُمَّةِ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۳۵۴۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو اسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد تھے، آپ کے دونوں شانوں کے درمیان فاصلہ تھا، گنجان بالوں والے تھے جو کان کی لو تک آتے تھے، آپ پر ایک سرخ دھاری کا جوڑا یعنی لنگی، اور چادر تھی، میں نے آپ سے زیادہ حسین کبھی کوئی چیز نہیں دیکھی ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔

١٣٥٥- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ لَهُ شَعَرٌ *

۱۳۵۵۔ عمرو ناقد، ابو کریب، وکیع، سفیان، ابو اسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی پٹھوں والے کو سرخ جوڑے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین نہیں دیکھا، آپ کے بال مونڈھوں تک آرہے تھے، آپ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان کا حصہ زیادہ چوڑا تھا اور آپ نہ زیادہ لامبے تھے، اور نہ ٹھگنے، ابو کریب نے "شعرہ" کی بجائے "لہ شعر" بولا ہے۔

(فائدہ)۔ دونوں روایتوں میں کوئی اختلاف نہیں، کیونکہ بال ہمیشہ ایک حالت میں نہیں رہا کرتے۔

١٣٥٦- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُ خَلْقًا لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الذَّاهِبِ وَلَا بِالْقَصِيرِ *

۱۳۵۶۔ ابو کریب، اسحاق بن منصور، ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، ابو اسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سب سے زیادہ حسین تھا اور آپ کے اخلاق سب سے زیادہ اچھے تھے اور نہ آپ زیادہ لمبے تھے اور نہ پستہ قد۔

١٣٥٧- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ

۱۳۵۷۔ شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ

بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ شَعَرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ شَعَرًا رَجِلًا لَيْسَ بِالْجَعْدِ وَلَا السَّبْطِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ *

عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کیسے تھے؟ انہوں نے کہا میانہ تھے نہ بہت گھونگھریالے، نہ بہت سیدھے، کانوں اور مونڈھوں کے درمیان تھے۔

١٣٥٨- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ شَعَرُهُ مَنْكِبَيْهِ *

۱۳۵۸۔ زہیر بن حرب، حبان بن ہلال (دوسری سند)، محمد بن مثنیٰ، عبدالصمد، ہمام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مونڈھوں کے قریب تک تھے۔

١٣٥٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ *

۱۳۵۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوکریب، اسماعیل بن علیہ، حمید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال آدھے کانوں تک تھے۔

١٣٦٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوسَ الْعَقِبَيْنِ قَالَ قُلْتُ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيمُ الْفَمِ قَالَ قُلْتُ مَا أَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيلُ شَقِّ الْعَيْنِ قَالَ قُلْتُ مَا مَنْهُوسُ الْعَقِبِ قَالَ قَلِيلُ لَحْمِ الْعَقِبِ *

۱۳۶۰۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سماک بن حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فراخ دہن تھے، آپ کی آنکھوں کی سفیدی میں سرخ ڈورے پڑے ہوئے تھے اور ایڑیوں پر بہت کم گوشت تھا، شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے سماک سے پوچھا "ضلیع الفم" کا کیا مطلب ہے، وہ بولے کشادہ دہن، پھر میں نے کہا اشکل العین کے کیا معنی، بولے دراز آنکھوں کے شگاف، پھر میں نے کہا "منہوس العقب" کے کیا معنی، انہوں نے کہا کم گوشت والی ایڑھی۔

(فائدہ) اہل عرب کے نزدیک فراخ دہنی پسندیدہ سمجھی جاتی ہے، اور بعض حضرات نے اس جگہ فراخ دہنی سے فصاحت مراد لی ہے، اور آنکھوں کی تعریف میں جو ترجمہ کیا ہے وہ صحیح قول کے موافق کیا ہے خمار آلودہ آنکھوں پر ہزاروں میکدے قربان، وہ قاتل بے پئے ہی رات دن مخمور رہتا ہے

١٣٦١- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

۱۳۶۱۔ سعید بن منصور، خالد بن عبداللہ، جریری بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے، انہوں نے کہا جی ہاں!

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحَ الْوَجْهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا مَاتَ أَبُو الطُّفَيْلِ سَنَةَ مِائَةٍ وَكَانَ آخِرَ مَنْ مَاتَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

آپ کا رنگ مبارک سفید ملاحت دار تھا، امام مسلم فرماتے ہیں، ابوالطفیل نے ۱۰۰ھ میں انتقال فرمایا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے انہوں نے ہی سب سے آخر میں انتقال کیا ہے۔

۱۳٦۲ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ رَجُلٌ رَآهُ غَيْرِي قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فَكَيْفَ رَأَيْتَهُ قَالَ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا مُقَصَّدًا *

۱۳۶۲۔ عبیداللہ بن عمر قواریری، عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ، جریری، ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور اب کوئی روئے زمین پر میرے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے والا نہیں، جریری کہتے ہیں، کہ میں نے کہا تم نے کیسا دیکھا ہے؟ وہ بولے آپ سفید رنگ کے تھے، ملاحت دار، میانہ قد والے۔

(٢٠٦) بَاب شَيْبِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب (۲۰۶) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑھاپے کا ذکر۔

۱۳٦۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَوْدِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ هَلْ خَضَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَأَى مِنَ الشَّيْبِ إِلَّا قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ كَأَنَّهُ يُقَلِّلُهُ وَقَدْ خَضَبَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ *

۱۳۶۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابن ناقد، ابن ادریس، ہشام، ابن سیرین بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ آنحضرت نے خضاب کیا ہے؟ وہ کہنے لگے آپ پر اتنا بڑھاپا ہی نہیں دیکھا گیا، البتہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مہندی اور وسمہ کے ساتھ خضاب کیا ہے۔

(فائدہ)۔ صرف کتم یعنی وسمہ کا خضاب سیاہ ہوتا ہے اور مہندی ملا کر سرخ ہو جاتا ہے، ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ غلبہ کا اعتبار ہوگا، باقی دونوں سے خضاب جائز ہے مگر سیاہ نہ ہونا چاہئے، اس لئے خالص سیاہ خضاب کی ممانعت احادیث سے ثابت ہے۔

۱۳٦٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَضَبَ فَقَالَ لَمْ يَبْلُغِ الْخِضَابَ كَانَ فِي لِحْيَتِهِ

۱۳۶۴۔ محمد بن بکار، اسماعیل بن زکریا، عاصم احول، ابن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا ہے؟ انہوں نے کہا آپ خضاب کے درجہ کو نہیں پہنچے، آپ کی داڑھی مبارک میں صرف چند بال سفید

شَعَرَاتٌ بِيضٌ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَخْضِبُ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ *

تھے، ابن سیرین نے کہا کیا ابو بکر صدیقؓ خضاب کرتے تھے، (۱) انہوں نے کہا ہاں وسمہ اور حنا کے ساتھ۔

١٣٦٥ - وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخَضَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَرَ مِنَ الشَّيْبِ إِلَّا قَلِيلًا *

۱۳۶۵۔ حجاج بن شاعر، معلیٰ بن اسد، وہیب بن خالد، ایوب، محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس سے دریافت کیا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا ہے؟ انہوں نے کہا آپ کا بڑھاپا ہی نہیں دیکھا گیا مگر تھوڑا سا۔

١٣٦٦ - حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِي رَأْسِهِ فَعَلْتُ وَقَالَ لَمْ يَخْتَضِبْ وَقَدِ اخْتَضَبَ أَبُو بَكْرٍ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ بَحْتًا *

۱۳۶۶۔ ابوالربیع عتکی، حماد، ثابت بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا، کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا ہے، وہ بولے اگر میں چاہتا تو آپ کے سر مبارک کے سفید بال گن لیتا، آپ نے خضاب نہیں کیا، البتہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے مہندی اور وسمہ، اور حضرت عمر فاروقؓ نے صرف مہندی سے خضاب کیا ہے۔

١٣٦٧ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ يُكْرَهُ أَنْ يَنْتِفَ الرَّجُلُ الشَّعْرَةَ الْبَيْضَاءَ مِنْ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ قَالَ وَلَمْ يَخْتَضِبْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِي عَنْفَقَتِهِ وَفِي الصُّدْغَيْنِ وَفِي الرَّأْسِ نَبْذٌ *

۱۳۶۷۔ نصر بن علی جہضمی، بواسطہ اپنے والد، مثنیٰ بن سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سر اور داڑھی کے سفید بالوں کے اکھاڑنے کو مکروہ سمجھتے تھے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہیں کیا، آپ کی چھوٹی داڑھی میں جو نیچے کے ہونٹ کے تلے ہوتی ہے کچھ سفید بال تھے اور کچھ کنپٹیوں پر اور کچھ سر میں۔

١٣٦٨ - وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۳۶۸۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالصمد، محمد بن مثنیٰ سے اسی سند کے ساتھ روایت مذکور ہے۔

١٣٦٩ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَهَارُونُ بْنُ

۱۳۶۹۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، احمد بن ابراہیم دورقی، ہارون بن عبداللہ، سلیمان بن داؤد، شعبہ، خلید بن جعفر، ابو ایاس،

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بالوں کو خضاب فرمایا تھا یا نہیں اس بارے میں روایات دونوں طرح کی موجود ہیں۔ بعض روایات میں نقل کرنے والوں نے خضاب کی نفی فرمائی ہے اور بعض دوسری روایات میں خضاب کا اثبات ہے۔ دونوں قسم کی روایات کو یوں جمع فرمایا گیا ہے کہ جن میں نفی فرمائی گئی ہے ان میں راوی نے آپ کے زیادہ سفید بال ہونے کی نفی فرمائی ہے اور جنھوں نے خضاب کا ذکر فرمایا ہے ان کی مراد یہ ہے کہ کبھی کبھی خضاب فرماتے تھے۔

عَبْدِ اللَّهِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ سَمِعَ أَبَا إِيَاسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَانَهُ اللَّهُ بِبَيْضَاءَ *

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑھاپے کا حال دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑھاپے کے ساتھ نہیں بدلا۔

١٣٧٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ مِنْهُ بَيْضَاءَ وَوَضَعَ زُهَيْرٌ بَعْضَ أَصَابِعِهِ عَلَى عَنْفَقَتِهِ قِيلَ لَهُ مِثْلُ مَنْ أَنْتَ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ أَبْرِي النَّبْلَ وَأَرِيشُهَا *

۱۳۷۰۔ احمد بن یونس، زہیر، ابواسحاق، (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو خیثمہ، ابو اسحاق، ابو جحیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ سفیدی دیکھی، اور زہیر نے اپنی انگلیاں اپنی تھوڑی کے بالوں پر رکھ کر بتایا، ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ تم اس روز کیسے تھے؟ انہوں نے کہا میں تیر میں پیکان اور پر لگاتا تھا۔

١٣٧١ - حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ قَدْ شَابَ كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ *

۱۳۷۱۔ واصل بن عبدالاعلیٰ، محمد بن فضیل، اسماعیل بن ابی خالد، حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کا رنگ مبارک سفید تھا، اور کچھ بڑھاپا آگیا تھا، حضرت حسن بن علیؓ آپ کے مشابہ تھے۔

(فائدہ) بعض روایات میں آیا ہے کہ حضرت حسن کا اوپر کا حصہ، اور حضرت حسین کے بدن کا نیچے کا حصہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ تھا گویا کہ حضرات حسنین تصویر تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

١٣٧٢ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ بِهَذَا وَلَمْ يَقُولُوا أَبْيَضَ قَدْ شَابَ *

۱۳۷۲۔ سعید بن منصور، سفیان، خالد بن عبداللہ (دوسری سند) ابن نمیر، محمد بن بشر، اسماعیل، ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی روایت مروی ہے، باقی اس میں حضور کے بڑھاپے اور سفید رنگ کا ذکر نہیں ہے۔

١٣٧٣ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ سَمُرَةَ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ إِذَا دَهَنَ رَأْسَهُ لَمْ يُرَ مِنْهُ شَيْءٌ وَإِذَا لَمْ

۱۳۷۳۔ محمد بن مثنیٰ، ابو داؤد، سلیمان بن داؤد، شعبہ، سماک بن حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑھاپے کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا آپ جس وقت تیل ڈالتے تو کچھ سفیدی معلوم نہ ہوتی، البتہ جب تیل نہ ڈالتے تو سفیدی معلوم ہوتی

يَدْهُنْ رَئِيَ مِنْهُ *

تھی۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں علمائے کرام کا اختلاف ہے کہ آپ نے مہندی کے ساتھ خضاب فرمایا یا نہیں تو اکثر کا قول ہے کہ نہیں کیا، مگر ابن عمرؓ اور ام سلمہؓ کی روایت میں اس چیز کا تذکرہ موجود ہے اس بناء پر مختار یہ ہے کہ آپ نے کبھی کیا، اور اکثر نہیں کیا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید بال بہت ہی کم تھے، شمائل ترمذی کی بعض روایتوں میں چودہ، سترہ اور اٹھارہ اور بعض میں بیس کا ذکر ہے، اور یہ اختلاف مختلف زمانوں پر بھی محمول کیا جا سکتا، اور گننے کے فرق پر بھی اسے محمول کر سکتے ہیں۔

(۲۰۷) بَاب فِيْ اَثْبَاتِ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ *

باب (۲۰۷) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت (۱) کا بیان۔

١٣٧٤ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ وَكَانَ إِذَا ادَّهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَإِذَا شَعِثَ رَأْسُهُ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيرًا وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهُ *

۱۳۷۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبید اللہ، اسرائیل، سماک، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی کے آگے کا حصہ سفید ہو گیا تھا، جب آپ تیل ڈالتے تو سفیدی معلوم نہ ہوتی اور جب بال پراگندہ ہوتے تو سفیدی ظاہر ہو جاتی، اور آپ کی داڑھی مبارک بہت گھنی تھی، ایک شخص بولا آپ کا چہرہ تلوار کی طرح شفاف تھا، جابر بولے نہیں آپ کا چہرہ سورج اور چاند کی طرح گولائی مائل تھا، اور میں نے مہر نبوت آپ کے مونڈھے پر دیکھی جیسا کہ کبوتر کا انڈا، اور اس کا رنگ بدن کے رنگ سے مشابہ تھا۔

(فائدہ) تلوار کی تشبیہ میں یہ نقص تھا کہ اس میں زیادہ طویل ہونے کا شبہ پیدا ہوتا ہے، اور نیز اس کی چمک میں سفیدی غالب ہوتی ہے، نورانیت نہیں، اس لئے حضرت جابرؓ نے اس تشبیہ کو پسند نہیں کیا اور یہ تشبیہات سب تقریبی ہیں ورنہ ایک چاند کیا ہزار چاند میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا نور نہیں ہو سکتا شمس و قمر سے روشنی دہر میں ہوا کرے!، مجھ کو تو پسند ہوا اپنی نظر کو کیا کروں!

١٣٧٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ خَاتَمًا فِي ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ بَيْضَةُ حَمَامٍ *

۱۳۷۵۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، سماک، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر مہر نبوت دیکھی جیسا کبوتر کا انڈا۔

---

(۱) خاتم نبوت یعنی مہر نبوت، اسے خاتم نبوت کیوں کہا جاتا ہے؟ اس بارے میں متعدد وجوہ بیان کی گئی ہیں۔ (۱) یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی علامات میں سے ایک علامت تھی، کتب سابقہ کے علماء نے اس کے ذریعہ آپ کی نبوت کو پہچانا جیسے حضرت سلمان فارسیؓ۔ (۲) اس کے ذریعے سے نبوت محفوظ بنا دی گئی ہر قسم کے جھوٹ اور دھوکے سے۔ (۳) یہ مہر نبوت آپ کی نبوت کے اتمام اور مکمل ہونے پر دلالت کرتی ہے جس طرح سے مہر اس وقت لگائی جاتی ہے جب وہ چیز مکمل ہو جاتی ہے۔

١٣٧٦- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۳۷۶۔ ابن نمیر، عبداللہ بن موسیٰ، حسن بن صالح، سماک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

١٣٧٧- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَعِيلَ عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ *

۱۳۷۷۔ قتیبہ بن سعید، محمد بن عباد، حاتم بن اسماعیل، جعد بن عبدالرحمٰن، حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری خالہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں اور عرض کیا یارسول اللہ یہ میرا بھانجا بیمار ہے، آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا کی پھر وضو کیا، میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا، پھر میں آپ کی پشت پر کھڑا ہوا، تو میں نے آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی جو مسہری کی گھنڈیوں کی طرح تھی۔

(فائدہ) سائب بن یزیدؓ کی ولادت ۲ھ میں ہوئی، اس لئے ان کی کمسنی کی بنا پر بطور شفقت کے آپ نے اپنا دست مبارک ان کے سر پر پھیرا، نیز بخاری شریف کی روایت میں ہے کہ ان کے پیر میں تکلیف تھی، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

١٣٧٨- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ ح و حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا وَلَحْمًا أَوْ قَالَ ثَرِيدًا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَسْتَغْفَرَ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَكَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ (وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ) قَالَ ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهُ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاغِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرَى جُمْعًا عَلَيْهِ خِيلَانٌ كَأَمْثَالِ الثَّآلِيلِ *

۱۳۷۸۔ ابوکامل، حماد۔
(دوسری سند) سوید بن سعید، علی بن مسہر، عاصم الاحول۔
(تیسری سند) حامد بن عمر بکراوی، عبدالواحد بن زیاد، عاصم، حضرت عبداللہ بن سرجس بیان کرتے ہیں، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے ساتھ روٹی اور گوشت یا ثرید کھایا، عاصم بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے لئے دعائے مغفرت کی، وہ بولے جی ہاں اور تیرے لئے بھی، پھر یہ آیت تلاوت کی واستغفر لذنبك وللمؤمنين والمؤمنات، عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں آپ کے پیچھے گیا تو میں نے مہر نبوت دونوں شانوں کے درمیان چپنی ہڈی کے پاس بائیں شانے کے قریب مٹھی کی طرح دیکھی اس پر مسوں کی طرح تل تھے۔

(فائدہ) مہر نبوت حضورؐ کے بدن مبارک پر ولادت ہی کے وقت سے تھی جیسا کہ فتح الباری میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے لیکن اس میں

اختلاف ہے کہ اس پر کچھ لکھا ہوا تھا یا نہیں، ابن حبان نے اس چیز کی تصریح کی ہے کہ اس پر "محمد رسول اللہ" لکھا ہوا تھا اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس پر "سر فانت المنصور" لکھا ہوا تھا، بعض اکابر کی رائے ہے کہ یہ روایات صحت کے درجہ کو نہیں پہنچتیں، نیز مہر نبوت کی مقدار اور رنگت کے بارے میں مختلف روایات آئی ہیں، اور امام ترمذی نے شمائل میں اس کے متعلق آٹھ روایات ذکر کی ہیں، قرطبی فرماتے ہیں کہ مہر نبوت کم و زیادہ اور رنگت میں متبدل بھی ہو جاتی تھی، ناچیز کے نزدیک یہ سب تشبیہات ہیں جو ہر ایک نے اپنی رائے کے مطابق کی۔

(۲۰۸) بَاب قَدْرِ عُمْرِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب (۲۰۸) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کا بیان۔

۱۳۷۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ *

۱۳۷۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ربیعہ بن عبدالرحمٰن، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت لمبے تھے اور نہ پست قد، نہ بالکل سفید تھے اور نہ گندمی، آپ کے بال نہ بالکل گھونگھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں نبوت عطا فرمائی، پھر آپ نے دس سال مکہ مکرمہ میں اقامت اختیار فرمائی اور دس سال مدینہ منورہ میں، اور ساٹھ سال سے اوپر تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلا لیا، اور آپ کے سر مبارک اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

(فائدہ) اس روایت میں کسر کو چھوڑ کر دہائی کا ذکر کر دیا ہے ورنہ صحیح قول کے مطابق آپ کی عمر شریف تریسٹھ (۶۳) سال کی ہوئی، تیرہ برس مکہ میں قیام فرمایا اور دس سال مدینہ منورہ میں اور ۱۲ ربیع الاول کو پیر کے دن چاشت کے وقت اس دار فانی سے رحلت فرما گئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

۱۳۸۰ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ كِلَاهُمَا عَنْ رَبِيعَةَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِهِمَا كَانَ أَزْهَرَ *

۱۳۸۰۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، علی بن حجر، اسماعیل، (دوسری سند) قاسم بن زکریا، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، ربیعہ بن عبدالرحمٰن، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح روایت نقل کرتے ہیں، لیکن اتنی زیادتی ہے کہ آپ کا رنگ مبارک سفید چمکتا ہوا تھا۔

۱۳۸۱ - حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الرَّازِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ

۱۳۸۱۔ ابو غسان الرازی، محمد بن عمرو، حکام بن سلم، عثمان بن زائدہ، زبیر بن عدی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بْنُ زَائِدَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ *

سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی، اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔

١٣٨٢ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً و قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ بِمِثْلِ ذَلِكَ *

۱۳۸۲۔ عبدالملک بن شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب نے بھی مجھ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

١٣٨٣ - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبَّادُ بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَ حَدِيثِ عُقَيْلٍ *

۱۳۸۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، عباد بن موسیٰ، طلحہ بن یحییٰ، یونس بن یزید، ابن شہاب سے اسی دونوں سندوں کے ساتھ عقیل کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

١٣٨٤ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهُذَلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ كَمْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ *

۱۳۸۴۔ ابو معمر، اسماعیل بن ابراہیم ہذلی، سفیان، عمرو بیان کرتے ہیں کہ میں نے عروہ سے دریافت کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں کتنا قیام کیا؟ وہ بولے دس سال، میں نے کہا، ابن عباسؓ تو تیرہ سال کہتے ہیں۔

١٣٨٥ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ كَمْ لَبِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا قُلْتُ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ بِضْعَ عَشْرَةَ قَالَ فَغَفَّرَهُ وَقَالَ إِنَّمَا أَخَذَهُ مِنْ قَوْلِ الشَّاعِرِ *

۱۳۸۵۔ ابن ابی عمر، سفیان، عمرو بیان کرتے ہیں کہ میں نے عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں کتنے سال قیام فرمایا؟ وہ بولے دس سال، میں نے کہا ابن عباس تو دس سال سے کئی سال زیادہ کہتے ہیں، تو عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کیلئے دعائے مغفرت کی اور بولے کہ انہیں شاعر کے قول سے وہم ہو گیا ہے۔ وہ شعر یہ ہے "ثوی فی قریش بضع عشرۃ حجۃ" جو کہ ابو قیس بن انس کا ہے۔

١٣٨٦ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَهَارُونُ بْنُ

۱۳۸۶۔ اسحاق بن ابراہیم، ہارون بن عبداللہ، روح بن عبادہ،

عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَوْحِ بْنِ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ *

زکریا بن اسحاق، عمرو بن دینار، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ برس مکہ میں قیام کیا، اور تریسٹھ سال کی عمر نے آپ نے انتقال فرمایا۔

۱۳۸۷ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحَى إِلَيْهِ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً *

۱۳۸۷۔ ابن ابی عمر، بشر بن السری، حماد، ابو جمرہ ضبعی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں تیرہ سال قیام فرمایا، اس زمانہ میں آپ پر وحی آتی رہی، اور مدینہ منورہ میں دس سال قیام فرمایا، اور تریسٹھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

۱۳۸۸ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا سَلَّامٌ أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ فَذَكَرُوا سِنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ كَانَ أَبُو بَكْرٍ أَكْبَرَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَمَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يُقَالُ لَهُ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فَذَكَرُوا سِنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً وَمَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ *

۱۳۸۸۔ عبداللہ بن عمر بن محمد، سلام، ابوالاحوص، ابواسحاق، بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عتبہ کے پاس بیٹھا تھا کہ حاضرین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کا تذکرہ کیا، بعض بولے کہ حضرت ابو بکر آپ سے بڑے تھے، عبداللہ بولے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا اور حضرت ابو بکر صدیقؓ نے بھی تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی، اور حضرت عمر بھی تریسٹھ سال کی عمر میں شہید کئے گئے، حاضرین میں سے عامر بن سعد نامی ایک آدمی نے کہا کہ ہم سے جریر نے بیان کیا کہ ہم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، تو لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کا تذکرہ کیا تو حضرت معاویہؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا ہے، اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی تریسٹھ سال میں وفات ہوئی، اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تریسٹھ سال ہی کی عمر میں شہید کئے گئے۔

۱۳۸۹ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا

۱۳۸۹۔ ابن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق، عامر بن سعد بجلی، جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں

شُعْبَةُ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ جَرِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ فَقَالَ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ *

نے حضرت امیر معاویہؓ سے خطبہ کی حالت میں سنا، آپ فرما رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا ہے اور حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ نے بھی اسی عمر میں اور اب میں بھی تریسٹھ برس کا ہوں۔

(فائدہ) یعنی میں بھی ان کی موافقت کا طلب گار ہوں، باقی یہ موافقت انہیں نصیب نہیں ہوئی، علامہ جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفاء میں فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہؓ نے ماہ رجب ۶۰ھ میں انتقال فرمایا اور ان کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال اور ناخن مبارک تھے تو وصیت فرمائی کہ میری آنکھوں اور منہ میں رکھ دینا، هكذا قال القسطلانی وهو الصحيح۔

١٣٩٠- وَحَدَّثَنِي ابْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَمْ أَتَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَحْسِبُ مِثْلَكَ مِنْ قَوْمِهِ يَخْفَى عَلَيْهِ ذَاكَ قَالَ قُلْتُ إِنِّي قَدْ سَأَلْتُ النَّاسَ فَاخْتَلَفُوا عَلَيَّ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَعْلَمَ قَوْلَكَ فِيهِ قَالَ أَتَحْسُبُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمْسِكْ أَرْبَعِينَ بُعِثَ لَهَا خَمْسَ عَشْرَةَ بِمَكَّةَ يَأْمَنُ وَيَخَافُ وَعَشْرَ مِنْ مُهَاجَرِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ *

۱۳۹۰۔ ابن منہال الضریر، یزید بن زریع، یونس بن عبید، عمار مولیٰ بنی ہاشم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے وقت آپ کی عمر کتنی تھی؟ وہ بولے میں نہیں سمجھتا کہ آپ کی قوم سے ہوتے ہوئے بھی تم اتنی بات نہیں جانتے ہو گے، میں نے کہا کہ میں نے لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے اختلاف کیا، اس لئے مجھے اچھا معلوم ہوا کہ آپ کی رائے اس کے متعلق معلوم کروں، ابن عباس نے فرمایا تم حساب جانتے ہو؟ میں نے کہا ہاں، انہوں نے کہا اچھا چالیس کو یاد رکھو، اس کے بعد پندرہ سال مکہ میں رہے کبھی امن اور کبھی خوف کے ساتھ، اور پھر دس سال مدینہ منورہ میں ہجرت کے بعد رہے۔

(فائدہ)۔ ابن عباسؓ نے اس مقام پر سن ولادت اور سن وفات کو بھی شمار کر کے ۶۵ کا عدد پورا فرما دیا ہے۔

١٣٩١- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ *

۱۳۹۱۔ محمد بن رافع، شبابہ بن سوار، شعبہ، یونس سے اسی سند کے ساتھ یزید بن زریع کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

١٣٩٢- وَحَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ حَدَّثَنَا عَمَّارٌ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ

۱۳۹۲۔ نصر بن علی، بشر بن مفضل، خالد حذا، عمار مولیٰ بنی ہاشمی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۶۵ برس کی عمر میں وفات پائی۔

خَمْسٍ وَسِتِّينَ *

١٣٩٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۳۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن علیہ، خالد سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

١٣٩٤- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِينَ وَلَا يَرَى شَيْئًا وَثَمَانَ سِنِينَ يُوحَى إِلَيْهِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرًا *

۱۳۹۴۔ اسحاق بن ابراہیم، روح، حماد بن سلمہ، عمار بن ابی عمار، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پندرہ برس مکہ مکرمہ میں قیام فرمایا، آواز سنتے تھے اور روشنی دیکھتے تھے سات سال تک، لیکن کوئی صورت نہیں دیکھتے تھے، اور پھر آٹھ سال تک وحی آیا کرتی اور دس سال مدینہ منورہ میں قیام فرمایا۔

(فائدہ) یعنی جبریل امینؑ کی آواز سنتے، اور تاریک راتوں میں نور عظیم دیکھتے تھے، کذا فی المرقاۃ شرح مشکوٰۃ۔

(٢٠٩) بَاب فِي أَسْمَائِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب (۲۰۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ۔

١٣٩٥- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يُمْحَى بِيَ الْكُفْرُ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى عَقِبِي وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ *

۱۳۹۵۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، زہری، محمد بن بن جبیر بن مطعم، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں محمد ہوں، احمد ہوں اور ماحی بھی ہوں، یعنی اللہ تعالیٰ میری وجہ سے کفر کو مٹائے گا اور حاشر ہوں، یعنی سب لوگ میرے قدموں پر (قیامت کے دن) جمع کئے جائیں گے، اور میں عاقب بھی ہوں، اور عاقب وہ ہے کہ جس کے بعد اور کوئی نبی نہیں آتا (یعنی خاتم النبیین ہوں)۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، ان اسماء کے علاوہ آپ کے اور بھی نام ہیں، شیخ ابن عربی نے احوذی شرح ترمذی میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ایک ہزار نام ہیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی ایک ہزار نام ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

١٣٩٦- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِي أَسْمَاءً

۱۳۹۶۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، محمد بن جبیر بن مطعم، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے کئی نام ہیں، میں محمدؐ اور احمد ہوں اور ماحی ہوں، اللہ تعالیٰ

أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمَيَّ وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ أَحَدٌ وَقَدْ سَمَّاهُ اللَّهُ رَءُوفًا رَحِيمًا *

میری وجہ سے کفر کو مٹائے گا، اور میں حاشر ہوں کہ لوگ میرے قدموں (دین) پر اٹھیں گے اور میں عاقب ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام رؤف اور رحیم رکھا ہے۔

۱۳۹۷ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ وَمَعْمَرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ عُقَيْلٍ قَالَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ وَمَا الْعَاقِبُ قَالَ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَعُقَيْلٍ الْكَفَرَةَ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ الْكُفْرَ *

۱۳۹۷۔ عبدالملک، شعیب، لیث، عقیل۔
(دوسری سند) عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر۔
(تیسری سند) عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، ابو الیمان، شعیب، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی شعیب اور معمر کی روایت میں "سمعت رسول اللہ" کا لفظ ہے اور عقیل کی روایت میں ہے کہ میں نے زہری سے دریافت کیا کہ عاقب کے کیا معنی، وہ بولے کہ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو، اور معمر اور عقیل کی روایت میں "کفرۃ" کا لفظ ہے اور شعیب کی روایت میں "کفر" کا لفظ ہے۔

۱۳۹۸ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً فَقَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَالْمُقَفِّي وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ *

۱۳۹۸۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، عمرو بن مرہ، ابو عبیدہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کئی نام ہم سے بیان کئے، آپ نے فرمایا میں محمدؐ، احمدؐ، مقفیؐ، حاشر، نبی التوبہ اور نبی الرحمۃ ہوں۔

(۲۱۰) بَاب عِلْمِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّهِ تَعَالَى وَشِدَّةِ خَشْيَتِهِ *

باب (۲۱۰)۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کو سب سے زیادہ جاننے والے اور سب سے زیادہ اس سے ڈرنے والے تھے۔

۱۳۹۹ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۱۳۹۹۔ زہیر بن حرب، جریر، اعمش، ابوالضحیٰ، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کیا اور اسے جائز رکھا، یہ خبر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا فَتَرَخَّصَ فِيهِ فَبَلَغَ ذَلِكَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فَكَأَنَّهُمْ كَرِهُوهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ فَبَلَغَهُ ذَلِكَ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ بَلَغَهُمْ عَنِّي أَمْرٌ تَرَخَّصْتُ فِيهِ فَكَرِهُوهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ فَوَاللَّهِ لَأَنَا أَعْلَمُهُمْ بِاللَّهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً *

آپ کے بعض اصحاب کو پہنچی، انہوں نے اسے برا جانا اور اس سے بچے، آپ کو معلوم ہوا تو خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا، انہیں خبر پہنچی ہے کہ میں نے ایک کام کی اجازت دی، پھر انہوں نے اسے اچھا نہیں سمجھا اور اس سے بچے، بخدا میں تو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ جانتا ہوں، اور اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ ڈرتا ہوں۔

(فائدہ) لہٰذا آپ کی راہ پر چلنا اور آپ کی اتباع اور پیروی کرنا یہی تقویٰ ہے

١٤٠٠ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ ح و حَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ *

۱۴۰۰۔ ابو سعید الاشج، حفص بن غیاث (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، اعمش سے جریر کی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

١٤٠١ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْرٍ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ حَتَّى بَانَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْغَبُونَ عَمَّا رُخِّصَ لِي فِيهِ فَوَاللَّهِ لَأَنَا أَعْلَمُهُمْ بِاللَّهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً *

۱۴۰۱۔ ابو کریب، معاویہ، اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام کے متعلق رخصت دی، تو لوگ اس سے بچے، چنانچہ اس کی اطلاع آپ کو ہوئی، آپ غصہ ہوئے، حتیٰ کہ غصہ کے آثار آپ کے چہرہ پر ظاہر ہوگئے، آپ نے فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا کہ اس امر سے اعراض کرتے ہیں جس میں مجھے رخصت دی گئی ہے، بخدا میں تو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ جاننے والا، اور اس سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔

(٢١١) بَاب وُجُوبِ اتِّبَاعِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب (۲۱۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع واجب ہے۔

١٤٠٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ

۱۴۰۲۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن رمح، لیث، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عبداللہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حرہ کے نالے میں جس سے کھجور کے درختوں کو پانی دیتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جھگڑا کیا، انصاری بولا، پانی کو چھوڑ دے وہ بہتا رہے، حضرت زبیرؓ نے نہ مانا، بالآخر سب

الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبَى عَلَيْهِمْ فَاخْتَصَمُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَحْسِبُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ (فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا) *

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جھگڑا کیا، آپ نے حضرت زبیرؓ سے فرمایا اے زبیر تو اپنے درختوں کو پانی دے، پھر پانی اپنے ہمسایہ کی طرف چھوڑ دے، یہ سن کر انصاری غصہ ہوا، اور بولا یا رسول اللہ، زبیرؓ آپ کے پھوپھی زاد بھائی تھے، یہ سن کر آپ کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا، اور فرمایا اے زبیرؓ اپنے درختوں کو پانی پلا، پھر پانی روک لے، یہاں تک کہ وہ دیواروں تک چڑھ جائے، حضرت زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ خدا کی قسم! میں سمجھتا ہوں کہ یہ آیت "فلا وربك لا یومنون حتی یحکموك فیما شجر بینهم ثم لا یجدوا فی انفسهم حرجا" اسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(فائدہ) یعنی خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہو سکتے تاوقتیکہ اپنے جھگڑوں میں وہ آپ کو حکم نہ مان لیں، اور پھر جو فیصلہ فرمائیں، اس سے اپنے نفسوں میں تنگی نہ کریں اور پورا پورا تسلیم کرلیں، پہلے آپ نے انصاری کی رعایت کی تھی مگر جب اس نے گستاخی کی تو آپ نے قاعدہ کے مطابق حکم دے دیا، داؤدی کہتے ہیں کہ یہ شخص منافق تھا اب اگر کوئی شخص آپ کی شان مبارک میں ایسا کلمہ کہے تو وہ کافر اور واجب القتل ہے، نیز آیت قرآنی سے معلوم ہوا کہ احادیث نبویہ کو تسلیم کئے بغیر اور ان پر عمل کئے بغیر کوئی مومن نہیں ہو سکتا، چہ جائیکہ منکر حدیث ہو۔

(٢١٢) بَاب كَرَاهَةِ إِكْثَارِ السُّؤَالِ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ *

باب (۲۱۲) بلاضرورت کثرت سوال کی ممانعت۔

١٤٠٣- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَا كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوهُ وَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَافْعَلُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ *

۱۴۰۳۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے جس کام سے میں تمہیں منع کروں، اس سے باز رہو، اور جس کا حکم کروں اسے بجالاؤ، جہاں تک کہ تم میں طاقت ہو، اس لئے کہ تم سے پہلے لوگ زیادہ سوال کرنے اور اپنے انبیاء کرام سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوگئے۔

١٤٠٤- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ وَهُوَ مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ

۱۴۰۴۔ محمد بن احمد بن ابی خلف، ابو سلمہ، لیث، یزید بن الہاد، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ، اسی کے ہم معنی روایت

الْخزَاعِيُّ أَخْبَرَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءً *

نقل کرتے ہیں۔

١٤٠٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كُلُّهُمْ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ وَفِي حَدِيثِ هَمَّامٍ مَا تُرِكْتُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ثُمَّ ذَكَرُوا نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ *

۱۴۰۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ۔
(دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابی صالح، حضرت ابوہریرہؓ۔
(تیسری سند) قتیبہ بن سعید، مغیرہ حزامی۔
(چوتھی سند) ابن ابی عمر، سفیان، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہؓ۔
(پانچویں سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہؓ۔
(چھٹی سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جو میں چھوڑ دوں تم بھی اس کو چھوڑ دو، اور ہمام کی روایت میں "ترکتم" کا لفظ ہے یعنی جس معاملہ میں تم کو چھوڑ دیا جائے، بقیہ روایت زہری عن سعید، اور ابو سلمہ عن ابی ہریرہؓ کی روایت کی طرح ہے۔

١٤٠٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَحُرِّمَ عَلَيْهِمْ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ *

۱۴۰۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، عامر بن سعد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مسلمانوں میں سب سے زیادہ جرم اس مسلمان کا ہے کہ جس نے کوئی بات پوچھی، اور وہ مسلمانوں پر حرام نہ تھی، مگر ان پر اس کے سوال کرنے سے حرام ہو گئی۔

١٤٠٧- و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَحْفَظُهُ كَمَا أَحْفَظُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ

۱۴۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، زہری
(دوسری سند) محمد بن عباد، سفیان، زہری، عامر بن سعید، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے بڑا قصور مسلمانوں میں سے اس مسلمان کا ہے جو کسی

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْظَمُ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ أَمْرٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ عَلَى النَّاسِ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ *

ایسے کام کے بارے میں سوال کرے، جو کہ حرام نہیں تھا، پھر اس کے سوال کی وجہ سے وہ لوگوں پر حرام کر دیا گیا۔

١٤٠٨ - وَحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ رَجُلٌ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ وَنَقَّرَ عَنْهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدًا *

۱۴۰۸۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، (دوسری سند) معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور معمر کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ ایک شخص نے کسی چیز کے متعلق پوچھا، اور موشگافی کی، اور یونس کی روایت میں "عامر بن سعد انہ سمع سعدًا" کا لفظ ہے۔

(فائدہ)۔امام نووی فرماتے ہیں بلاضرورت سوال کرنے سے انبیاء کو تکلیف ہوتی ہے جو موجب ہلاکت و بربادی ہے، البتہ ضرورت کے وقت سوال کرنا، یا کسی مسئلہ کی وضاحت کے لئے پوچھنا جیسے کہ حضرت عمرؓ شراب کے متعلق بار بار پوچھتے رہے، درست ہے (کذافی المبارق)

١٤٠٩ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ السُّلَمِيُّ وَيَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ اللُّؤْلُؤِيُّ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَصْحَابِهِ شَيْءٌ فَخَطَبَ فَقَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا قَالَ فَمَا أَتَى عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمٌ أَشَدُّ مِنْهُ قَالَ غَطَّوْا رُءُوسَهُمْ وَلَهُمْ خَنِينٌ قَالَ فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا قَالَ فَقَامَ ذَاكَ الرَّجُلُ فَقَالَ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ فُلَانٌ فَنَزَلَتْ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ

۱۴۰۹۔ محمود بن غیلان، محمد بن قدامہ سلمی، یحییٰ بن محمد اللولوی، نضر بن شمیل، شعبہ، موسیٰ بن انس، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اصحاب سے کوئی بات پہنچی تو آپ نے خطبہ دیا، اور فرمایا میرے سامنے جنت اور دوزخ پیش کی گئی، سو میں نے آج کے دن جیسی خیر اور شر کبھی نہیں دیکھی، اگر تم بھی وہ جان لیتے، جو میں جانتا ہوں تو بہت کم ہنستے اور بہت زیادہ روتے، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس دن سے زیادہ سخت دن کوئی نہیں گزرا، سب نے اپنے سروں کو جھکا لیا اور ان پر گریہ طاری ہو گیا، پھر حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا، ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نبی ہونے پر راضی ہو گئے، پھر وہی آدمی کھڑا ہو گیا اور بولا کہ میرا باپ کون تھا؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ فلاں تھا، تب یہ آیت نازل ہوئی، یاایہاالذین الخ یعنی اے ایمان والو ایسی باتیں نہ دریافت کرو کہ اگر وہ ظاہر ہوں تو

) *

تم کو بری معلوم ہوں۔

١٤١٠- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ فُلَانٌ وَنَزَلَتْ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ) تَمَامَ الْآيَةِ *

۱۴۱۰۔ محمد بن معمر، روح بن عبادہ، شعبہ، موسیٰ بن انس، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دریافت کیا، یارسول اللہ میرا باپ کون تھا؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ فلاں تھا، تب یہ آیت نازل ہوئی، یاایھاالذین امنوالخ یعنی اے ایمان ایسی باتیں مت دریافت کرو کہ اگر وہ ظاہر ہوں تو تم کو بری معلوم ہوں۔

١٤١١- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى لَهُمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ أَنَّ قَبْلَهَا أُمُورًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَنِي عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْنِي عَنْهُ فَوَاللَّهِ لَا تَسْأَلُونَنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَأَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكْثَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ فَلَمَّا أَكْثَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي بَرَكَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ عُمَرُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَى وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِي عُرْضِ هَذَا الْحَائِطِ فَلَمْ أَرَ

۱۴۱۱۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب ڈھلنے کے بعد تشریف لائے اور ظہر کی نماز پڑھائی، جب سلام پھیرا تو منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا ذکر کیا، اور فرمایا کہ قیامت سے قبل کئی بڑی بڑی باتیں ظاہر ہوں گی، پھر فرمایا، جو کوئی مجھ سے پوچھنا چاہے تو پوچھ لے، بخدا جو بات تم مجھ سے پوچھو گے تو جب تک میں اپنی اس جگہ پر ہوں (بہ وحی الٰہی) تم کو بتادوں گا، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی، تو انہوں نے بہت رونا شروع کر دیا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمانا شروع کر دیا، کہ پوچھو مجھ سے، اتنے میں عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ، میرا باپ کون تھا؟ آپؐ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ تھا، جب آپ بار بار یہی فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھو، تو حضرت عمرؓ گھٹنوں کے بل گر پڑے اور عرض کیا ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے، اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نبی ہونے پر راضی ہوگئے، تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے، پھر فرمایا آفت قریب ہے، اور قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے، اس دیوار کے کونے میں ابھی میرے سامنے جنت اور دوزخ پیش کی گئی، تو میں نے آج کے دن جیسی بھلائی اور برائی نہیں دیکھی،

كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَتْ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ مَا سَمِعْتُ بِابْنٍ قَطُّ أَعَقَّ مِنْكَ أَأَمِنْتَ أَنْ تَكُونَ أُمُّكَ قَدْ قَارَفَتْ بَعْضَ مَا تُقَارِفُ نِسَاءُ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَفْضَحَهَا عَلَى أَعْيُنِ النَّاسِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُذَافَةَ وَاللَّهِ لَوْ أَلْحَقَنِي بِعَبْدٍ أَسْوَدَ لَلَحِقْتُهُ *

ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن حذافہ کی والدہ نے ان سے کہا کہ میں نے کوئی بیٹا تیرے جیسا نافرمان نہیں سنا، کیا تو اس بات سے بے خوف ہے کہ تیری ماں نے بھی وہ گناہ کیا ہوگا جو جاہلیت کی عورتیں کیا کرتی تھیں، پھر تو اسے (اپنی والدہ کو) رسوا کرے، عبد اللہ بن حذافہؓ نے بولے، اگر میرا رشتہ ایک حبشی غلام سے لگایا جاتا تو میں اس سے لگ جاتا۔

١٤١٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ عُبَيْدِ اللَّهِ مَعَهُ غَيْرَ أَنَّ شُعَيْبًا قَالَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ قَالَتْ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ *

۱۴۱۲۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، (دوسری سند) عبد اللہ بن عبد الرحمٰن الدارمی، ابو الیمان، شعیب، زہری، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت یونسؒ کی روایت کی طرح مروی ہے، باقی شعیب کی روایت میں ہے کہ زہری نے بیان کیا کہ مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے بیان کیا کہ مجھ سے بعض اہل علم نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن حذافہؓ کی والدہ نے ان سے کہا۔

١٤١٣ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّاسَ سَأَلُوا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحْفَوْهُ بِالْمَسْأَلَةِ فَخَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ سَلُونِي لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنْتُهُ لَكُمْ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ الْقَوْمُ أَرَمُّوا وَرَهِبُوا أَنْ يَكُونَ بَيْنَ يَدَيْ أَمْرٍ قَدْ حَضَرَ قَالَ أَنَسٌ فَجَعَلْتُ أَلْتَفِتُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافٌّ رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي فَأَنْشَأَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ كَانَ يُلَاحَى فَيُدْعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ

۱۴۱۳۔ یوسف بن حماد، عبد الاعلیٰ، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنا شروع کیا حتیٰ کہ آپ کو تنگ کر دیا، ایک دن آپ باہر تشریف لائے اور منبر پر چڑھے، پھر فرمایا کہ مجھ سے پوچھو اور جو بات بھی تم مجھ سے پوچھو گے میں بتلا دوں گا، جب لوگوں نے یہ سنا تو خاموش ہوگئے اور ڈرے کہ کہیں کوئی بات تو پیش آنے والی نہیں، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دائیں اور بائیں دیکھنا شروع کیا تو ہر ایک اپنا منہ کپڑے میں لپیٹے ہوئے رو رہا تھا، بالآخر ایک آدمی نے ابتداء کی، جس سے لوگ جھگڑتے تھے، اور اسے غیر باپ کی طرف منسوب کرتے تھے، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ

اللَّهُ عَنْهم فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا عَائِذًا بِاللَّهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ قَطُّ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ إِنِّي صُوِّرَتْ لِيَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَرَأَيْتُهُمَا دُونَ هَذَا الْحَائِطِ *

ہے، پھر حضرت عمرؓ نے جرات کی اور کہا "رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولاً عائذا باللہ من سوء الفتن، حضور نے فرمایا، میں نے آج کی طرح بھلائی اور برائی کبھی نہیں دیکھی، جنت اور دوزخ میرے سامنے لائی گئیں اور میں نے اس دیوار کے کونے میں دونوں کو دیکھا ہے۔

١٤١٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ ح و حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ *

۱۴۱۴۔ یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث۔
(دوسری سند) محمد بن بشار، محمد بن عدی، ہشام۔
(تیسری سند) عاصم بن النضر، معتمر، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی واقعہ مروی ہے۔

١٤١٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا أُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُونِي عَمَّ شِئْتُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ قَالَ مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ *

۱۴۱۵۔ عبداللہ بن براء الاشعری، محمد بن علاء، ابواسامہ، برید، ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے ایسی باتیں دریافت کیں جو آپ کو ناگوار گزریں، جب لوگوں نے زیادہ دریافت کیا تو آپ کو غصہ آگیا اور فرمایا جو چاہو مجھ سے پوچھ لو، تو ایک شخص بولا کہ میرے باپ کا کیا نام ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے، پھر دوسرا کھڑا ہوا اور بولا یارسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ سالم مولیٰ شیبہ ہے، پھر جب حضرت عمرؓ نے آپ کے چہرے پر غصہ کے آثار دیکھے تو عرض کیا یارسول اللہ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرتے ہیں اور ابوکریب کی روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ من ابی یارسول اللہ قال ابوک سالم مولیٰ شیبہ۔

(٢١٣) بَاب وُجُوبِ امْتِثَالِ مَا قَالَهُ شَرْعًا دُونَ مَا ذَكَرَهُ مِنْ مَعَايِشِ الدُّنْيَا عَلَى سَبِيلِ الرَّأْيِ *

باب (۲۱۳) حضور شریعت کا جو بھی حکم فرمائیں اس پر عمل واجب ہے اور دنیاوی معاش کے متعلق بطور مشورہ جو بات اپنی رائے سے فرمائیں اس میں اختیار ہے۔

١٤١٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ وَهَذَا حَدِيثُ قُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْمٍ عَلَى رُءُوسِ النَّخْلِ فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ فَقَالُوا يُلَقِّحُونَهُ يَجْعَلُونَ الذَّكَرَ فِي الْأُنْثَى فَيَلْقَحُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظُنُّ يُغْنِي ذَلِكَ شَيْئًا قَالَ فَأُخْبِرُوا بِذَلِكَ فَتَرَكُوهُ فَأُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَنْفَعُهُمْ ذَلِكَ فَلْيَصْنَعُوهُ فَإِنِّي إِنَّمَا ظَنَنْتُ ظَنًّا فَلَا تُؤَاخِذُونِي بِالظَّنِّ وَلَكِنْ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنِ اللَّهِ شَيْئًا فَخُذُوا بِهِ فَإِنِّي لَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

۱۴۱۶۔ قتیبہ بن سعید ثقفی، ابو کامل حجدری، ابو عوانہ، سماک، موسیٰ بن طلحہ، حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کچھ لوگوں پر گزرا جو کھجور کے درختوں کے پاس تھے، آپ نے فرمایا یہ لوگ کیا کرتے ہیں؟ صحابہ نے کہا قلم لگاتے ہیں، یعنی نرمادہ کو ساتھ ملاتے ہیں، وہ پھل دار ہو جاتی ہے، آپ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں اس میں کوئی فائدہ نہیں، جب یہ خبر ان لوگوں کو ہوئی تو انہوں نے پیوند کرنا چھوڑ دیا، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر ہوئی تو رسالت مآب صلی اللہ نے فرمایا، اگر اس میں انہیں فائدہ ہے تو وہ کریں، میں نے تو صرف ایک خیال کا اظہار کیا تھا، لہٰذا میرے خیال پر مجھے مت پکڑو لیکن جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکم بیان کروں تو اس پر عمل کرو، اس لئے کہ میں اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنے والا نہیں ہوں۔

(فائدہ) اس سے امور دنیا میں آپ کی وہی رائے سے مراد ہے جس میں آپ تصریح فرمادیں کہ میں نے بطور مشورہ اپنے خیال کا اظہار کیا ہے اور اس مقدمہ میں ہو، جو دین کے احکام سے تعلق نہ رکھتا ہو، باقی جتنے اوامر اور نواہی ہیں، خواہ وہ دین سے متعلق ہوں یا دنیا سے ان سب میں حضور کی اتباع واجب اور ضروری ہے کسی کو روگردانی اور رائے زنی کا حق حاصل نہیں ہے۔

١٤١٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الرُّومِيِّ الْيَمَامِيُّ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقِرِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّجَاشِيِّ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ قَدِمَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَأْبُرُونَ النَّخْلَ يَقُولُونَ يُلَقِّحُونَ النَّخْلَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُونَ قَالُوا كُنَّا نَصْنَعُهُ قَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا كَانَ خَيْرًا فَتَرَكُوهُ فَنَفَضَتْ أَوْ فَنَقَصَتْ قَالَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهِ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَأْيٍ

۱۴۱۷۔ عبداللہ بن الرومی، عباس بن عبدالعظیم، احمد بن جعفر، نضر بن محمد، عکرمہ بن عمار، ابوالنجاشی، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے اور لوگ کھجوروں کا قلم لگا رہے تھے یعنی گابھہ کر رہے تھے، آپ نے فرمایا تم کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم ایسا ہی کرتے چلے آئے ہیں، آپ نے فرمایا اگر تم ایسا نہ کرو تو شاید اچھا ہو، لوگوں نے پیوند کرنا چھوڑ دیا تو کھجوریں گھٹ گئیں، تو صحابہ کرام نے آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا میں تو بشر ہوں، جب میں تمہیں دین کی بات بتاؤں تو اس پر کاربند ہو جاؤ اور جب کوئی بات میں اپنی رائے سے بتاؤں، تو میں بھی انسان ہوں، عکرمہ

فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ قَالَ عِكْرِمَةُ أَوْ نَحْوَ هَذَا قَالَ الْمَعْقِرِيُّ فَنَفَضْتَ وَلَمْ يَشُكَّ *

بیان کرتے ہیں، یا اس کے مثل اور کچھ فرمایا، اور معقری نے "فنفضت" بغیر شک کے کہا ہے۔

(فائدہ) روایت بالا سے بشریت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، اور آپ کا عالم الغیب نہ ہونا، خود زبان اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وبارک وسلم سے ثابت ہو گیا، واللہ اعلم۔

١٤١٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَوْمٍ يُلَقِّحُونَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا لَصَلُحَ قَالَ فَخَرَجَ شِيصًا فَمَرَّ بِهِمْ فَقَالَ مَا لِنَخْلِكُمْ قَالُوا قُلْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأَمْرِ دُنْيَاكُمْ *

۱۴۱۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، اسود بن عامر، حماد بن سلمہ، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ سے اور ثابت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک جماعت پر سے ہوا جو کہ قلم لگا رہے تھے، آپ نے فرمایا اگر نہ کرو تو بہتر ہوگا (چنانچہ انہوں نے نہ کیا) تو خراب کھجور آئی، آپ کا پھر ادھر سے گزر ہوا تو دریافت کیا، کہ تمہارے درختوں کو کیا ہوا، انہوں نے عرض کیا آپ نے ایسا ایسا فرمایا تھا، آپ نے فرمایا تم اپنے دنیاوی کاموں سے بہ نسبت میرے زیادہ واقف ہو۔

(فائدہ) یعنی جس طرح پر آسانی اور فائدہ ہو کرو، بشرطیکہ شریعت کے خلاف نہ ہو۔

(٢١٤) بَاب فَضْلِ النَّظَرِ إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمَنِّيهِ *

باب (۲۱۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار اور اس کی تمنا کی فضیلت کا بیان۔

١٤١٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَّ لَا يَرَانِيْ ثُمَّ لَاَنْ يَّرَانِيْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَ مَالِهٖ مَعَهُمْ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ الْمَعْنٰى فِيْهِ عِنْدِيْ لَاَنْ يَّرَانِيْ مَعَهُمْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَ مَالِهٖ وَهُوَ عِنْدِيْ مُقَدَّمٌ وَّ مُؤَخَّرٌ *

۱۴۱۹۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، ان مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ تم مجھے نہیں دیکھ سکو گے، میرا دیکھنا تمہیں بال بچوں اور مال سے زیادہ عزیز ہوگا۔

(٢١٥) بَاب فَضَائِلِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَام *

باب (۲۱۵) حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل۔

۱۴۲۰- حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِابْنِ مَرْیَمَ الْاَنْبِیَآءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَّ لَیْسَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَهٗ نَبِیٌّ *

۱۴۲۰۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں سب سے زیادہ حضرت عیسیٰ کے قریب ہوں اور انبیاء کرام سب علاتی بھائیوں کی طرح ہیں، اور میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔

۱۴۲۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى الْأَنْبِيَاءُ أَبْنَاءُ عَلَّاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَ عِيسَى نَبِيٌّ *

۱۴۲۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، داؤد، سفیان، ابوالزناد، اعرج، ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں سب سے زیادہ عیسیٰ علیہ السلام کے قریب ہوں اور انبیاء علیہ السلام سب علاتی بھائی ہیں اور میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا ہے۔

۱۴۲۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الْأُولَى وَالْآخِرَةِ قَالُوا كَيْفَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ مِنْ عَلَّاتٍ وَأُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ فَلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ *

۱۴۲۲۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں دنیا و آخرت میں سب لوگوں سے زیادہ عیسیٰ علیہ السلام سے قریبی تعلق رکھتا ہوں، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیسے؟ آپ نے فرمایا انبیاء کرام سب علاتی بھائی ہیں ان کی مائیں جدا ہیں اور دین سب کا ایک ہے، اور ہمارے درمیان کوئی دوسرا نبی نہیں ہے۔

۱۴۲۳- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰی عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ یُّوْلَدُ اِلَّا نَخَسَهُ الشَّیْطَانُ فَیَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِّنْ نَّخْسَةِ الشَّیْطَانِ اِلَّا ابْنَ مَرْیَمَ وَ اُمَّهٗ ثُمَّ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اقْرَءُوْٓا اِنْ شِئْتُمْ وَ اِنِّیْ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ *

۱۴۲۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبدالاعلیٰ، معمر، زہری، سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی بچہ ایسا نہیں ہے کہ اس کی ولادت کے وقت شیطان اس کے کونچا نہ مارے، چنانچہ وہ شیطان کے کونچا مارنے کی وجہ سے چلاتا ہے، مگر ابن مریم اور ان کی والدہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو، "انی اعیذھا

بك وذريتها من الشيطان الرحيم"۔

١٤٢٤- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُاللهِ بْنِ عَبْدُالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ جَمِيْعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ يَمَسُّهُ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخاً مِّنْ مَّسَّةِ الشَّيْطَانِ اِيَّاهُ وَ فِيْ حَدِيْثِ شُعَيْبٍ مِّنْ مَّسِّ الشَّيْطَانِ *

۱۴۲۴۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، (دوسری سند) عبداللہ بن عبدالرحمٰن، ابوالیمان، شعیب، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ جس وقت بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسے چھودیتا ہے تو وہ اس چھونے کی وجہ سے چلا کر روتا ہے اور شعیب کی روایت میں "مس الشیطان" کا لفظ ہے۔

١٤٢٥- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا يُونُسَ سُلَيْمًا مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كُلُّ بَنِي آدَمَ يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا *

۱۴۲۵۔ ابوالطاہر، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابو یونس، مولیٰ ابوہریرہؓ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہر آدمی کی پیدائش کے وقت شیطان اسے چھوتا ہے مگر حضرت مریم اور ان کے صاحبزادے کو شیطان نے نہیں چھوا۔

١٤٢٦- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَاحُ الْمَوْلُودِ حِينَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ *

۱۴۲۶۔ شیبان بن فروخ، ابو عوانہ، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ کا چیخنا شیطان کے کونچا مارنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

١٤٢٧- حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ عِيسَى سَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَالَّذِيْ لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيسَى اٰمَنْتُ بِاللهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِيْ *

۱۴۲۷۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، چنانچہ احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ حضرت عیسیٰ نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا تو اس سے فرمایا تو چوری کرتا ہے، اس نے کہا ہرگز نہیں اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور نفس کی تکذیب کی۔

(فائدہ)۔ یعنی جب تو اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہے تو میں تجھے سچا سمجھتا ہوں، اس روایت سے یہ بھی صاف ظاہر ہو گیا کہ انبیاء کرام عالم الغیب نہیں ہوتے، واللہ اعلم۔

(٢١٦) بَاب مِنْ فَضَائِلِ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ

باب (۲۱۶) حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے فضائل۔

عَلَيْهِ السَّلَام *

١٤٢٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْمُخْتَارِ ح و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَام *

۱۴۲۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، ابن فضیل، مختار، (دوسری سند) علی بن حجر سعدی، علی بن مسہر، مختار بن فلفل، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا "یا خیر البریۃ" آپ نے فرمایا یہ تو ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

(فائدہ)۔ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور تواضع اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بندگی کی بنا پر ارشاد فرمایا، ورنہ آپ کی ذات بابرکات ہی "خیر البریۃ" اور تمام انبیاء کرام سے افضل ہے۔

١٤٢٩ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ مُخْتَارَ بْنَ فُلْفُلٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِمِثْلِهِ *

۱۴۲۹۔ ابو کریب، ابن ادریس، مختار بن فلفل، مولیٰ عمرو بن حریث، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

١٤٣٠ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمُخْتَارِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۴۳۰۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن، سفیان، مختار، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

١٤٣١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَام وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقَدُومِ *

۱۴۳۱۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے اسی برس کی عمر(۱) میں بسولے سے آپ اپنا ختنہ کیا تھا۔

(فائدہ) اور موطا امام مالکؒ میں ایک سو بیس برس کی عمر کا تذکرہ ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

١٤٣٢ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا

۱۴۳۲۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ

(۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ختنہ کرنے میں تاخیر نہیں فرمائی تھی بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہی اس عمر میں ہوا تھا۔ ختنہ کرنے کے لئے مستحب وقت ولادت کا ساتواں دن ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات حسنینؓ کا ختنہ ان کی ولادت کے ساتویں دن کرایا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت اسحاقؑ کا ساتویں دن اور حضرت اسماعیلؑ کا تیرھویں دن ختنہ کرایا۔

ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ (رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَوَ لَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي) وَيَرْحَمُ اللَّهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ لَبْثِ يُوسُفَ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ *

بن عبدالرحمٰن، سعید بن میتب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ شک کرنے کے حقدار ہیں جبکہ انہوں نے فرمایا، اے پروردگار مجھے دکھا تو کس طرح سے مردے زندہ کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھے یقین نہیں ہے؟ بولے کیوں نہیں، مگر میں چاہتا ہوں کہ یہ میرے دل کو تسلی ہو جائے اور اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے، وہ مضبوط قلعہ کی پناہ چاہتے تھے، اور اگر میں قید میں اتنا زمانہ رہتا جتنا کہ یوسف علیہ السلام رہے تو فوراً بلانے والے کے ساتھ چلا جاتا۔

(فائدہ) اس حدیث کے متعلق کتاب الایمان میں پہلے لکھ چکا ہوں، وہاں رجوع کر لیا جائے، خلاصہ یہ سمجھو کہ ابراہیم علیہ السلام یہ چاہتے تھے کہ علم الیقین کے ساتھ عین الیقین حاصل ہو جائے۔

١٤٣٣ - وَحَدَّثَنَاه إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَأَبَا عُبَيْدٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ *

۱۴۳۳۔ عبداللہ بن محمد، جویریہ، مالک، زہری، سعید بن میتب، حضرت ابوہریرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یونس، زہری کی طرح روایت مروی ہے۔

١٤٣٤ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَغْفِرُ اللَّهُ لِلُوطٍ إِنَّهُ أَوَى إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ *

۱۴۳۴۔ زہیر بن حرب، شبابہ، ورقا، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام کی مغفرت فرمائے انہوں نے مضبوط قلعہ کی پناہ چاہی۔

١٤٣٥ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَام قَطُّ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَيْنِ فِي ذَاتِ اللَّهِ قَوْلُهُ (إِنِّي سَقِيمٌ) وَقَوْلُهُ (بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ) هَذَا

۱۴۳۵۔ ابوالطاہر، عبداللہ بن وہب، جریر بن حازم، ایوب سختیانی، محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابراہیم علیہ السلام نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، مگر تین مرتبہ، دو جھوٹ تو خدا کے لئے تھے ایک تو ان کا یہ فرمانا کہ میں بیمار ہوں اور دوسرا ان کا یہ قول کہ ان بتوں کو بڑے بت نے توڑا ہوگا، اور تیسرا جھوٹ حضرت سارہ کے بارے میں، واقعہ یہ ہے کہ

وَوَاحِدَةٌ فِي شَأْنِ سَارَةَ فَإِنَّهُ قَدِمَ أَرْضَ جَبَّارٍ وَمَعَهُ سَارَةُ وَكَانَتْ أَحْسَنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهَا إِنَّ هَذَا الْجَبَّارَ إِنْ يَعْلَمْ أَنَّكِ امْرَأَتِي يَغْلِبْنِي عَلَيْكِ فَإِنْ سَأَلَكِ فَأَخْبِرِيهِ أَنَّكِ أُخْتِي فَإِنَّكِ أُخْتِي فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّي لَا أَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ مُسْلِمًا غَيْرِي وَغَيْرَكِ فَلَمَّا دَخَلَ أَرْضَهُ رَآهَا بَعْضُ أَهْلِ الْجَبَّارِ أَتَاهُ فَقَالَ لَهُ لَقَدْ قَدِمَ أَرْضَكَ امْرَأَةٌ لَا يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تَكُونَ إِلَّا لَكَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَأُتِيَ بِهَا فَقَامَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَام إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ لَمْ يَتَمَالَكْ أَنْ بَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا فَقُبِضَتْ يَدُهُ قَبْضَةً شَدِيدَةً فَقَالَ لَهَا ادْعِي اللَّهَ أَنْ يُطْلِقَ يَدِي وَلَا أَضُرُّكِ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقُبِضَتْ أَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَةِ الْأُولَى فَقَالَ لَهَا مِثْلَ ذَلِكَ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقُبِضَتْ أَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فَقَالَ ادْعِي اللَّهَ أَنْ يُطْلِقَ يَدِي فَلَكِ اللَّهَ أَنْ لَا أَضُرَّكِ فَفَعَلَتْ وَأُطْلِقَتْ يَدُهُ وَدَعَا الَّذِي جَاءَ بِهَا فَقَالَ لَهُ إِنَّكَ إِنَّمَا أَتَيْتَنِي بِشَيْطَانٍ وَلَمْ تَأْتِنِي بِإِنْسَانٍ فَأَخْرِجْهَا مِنْ أَرْضِي وَأَعْطِهَا هَاجَرَ قَالَ فَأَقْبَلَتْ تَمْشِي فَلَمَّا رَآهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَام انْصَرَفَ فَقَالَ لَهَا مَهْيَمْ قَالَتْ خَيْرًا كَفَّ اللَّهُ يَدَ الْفَاجِرِ وَأَخْدَمَ خَادِمًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَتِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ *

حضرت ابراہیم ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں پہنچے، ان کے ساتھ ان کی بیوی سارہ بھی تھیں، وہ بڑی خوبصورت تھیں، حضرت ابراہیم نے ان سے فرمایا کہ اگر بادشاہ کو یہ معلوم ہو گیا تو میری بیوی ہے تو وہ تجھے چھین لے گا، اگر وہ تم سے پوچھے تو کہہ دینا کہ میں ان کی بہن ہوں اور تم اسلام میں میری بہن ہو، کہ ساری دنیا میں اس وقت میرے اور تمہارے علاوہ کوئی مسلمان نہیں، جب اس ظالم بادشاہ کے ملک میں پہنچے تو اس کے کارندے حضرت سارہ کو دیکھنے کیلئے پہنچے، اور بادشاہ سے کہا تیرے ملک میں ایک ایسی عورت آئی ہے جو تیرے علاوہ اور کسی کے لائق نہیں، اس نے حضرت سارہ کو بلا بھیجا، وہ گئیں اور حضرت ابراہیم نماز کے لئے کھڑے ہوئے، جب سارہ اس ظالم کے پاس پہنچیں تو اس نے بے اختیار اپنا ہاتھ ان کی طرف دراز کیا مگر اس کا ہاتھ جکڑ دیا گیا تو خدا سے اس نے دعا کے لئے کہا، اور کہا کہ میرے لئے دعا کرو اللہ تعالیٰ سے کہ وہ میرا ہاتھ کھول دیں اور میں تمہیں نہیں تکلیف دوں گا، انہوں نے دعا کی، اس نے پھر دست درازی کی تو پہلی بار سے زیادہ ہاتھ جکڑا گیا، اس نے حضرت سارہ سے پھر دعا کے لئے کہا، حضرت سارہ نے پھر دعا کی، اس نے پھر دست درازی کی، پھر دونوں بار سے زیادہ ہاتھ جکڑ دیا گیا، وہ بولا خدا سے دعا کر میرا ہاتھ کھل جائے، بخدا میں تم کو کبھی نہیں ستاؤں گا، حضرت سارہ نے دعا کی، اس کا ہاتھ کھل گیا، تب اس نے اس شخص کو بلایا جو حضرت سارہ کو لے کر آیا تھا اور بولا تو میرے پاس (معاذ اللہ) شیطانی کو لے کر آیا ہے، انسان نہیں لایا، اس کو میرے ملک سے نکال دے اور ہاجرہ بھی انہیں دے دے، حضرت سارہ حضرت ہاجرہ کو لے کر لوٹ آئیں، حضرت ابراہیم نے انہیں دیکھا تو لوٹے اور پوچھا کیا گزرا، یہ بولیں ہر طرح سے خیریت رہی، اللہ تعالیٰ نے اس بدکردار کا ہاتھ مجھ سے روک دیا اور ایک باندی بھی دلوا دی، حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں اے اولاد "ماء السماء" یہی (ہاجرہ) تمہاری ماں ہے۔

(فائدہ) عرب کو صفاتی نسب کی بنا پر اولاد "ماء السماء" (بارش کی اولاد) بولتے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تینوں مقام پر جھوٹ نہیں بولا بلکہ یہ توریہ تھا، اور تینوں باتیں اپنی جگہ پر صحیح تھیں کیونکہ انبیاء کرام امور رسالت اور امور دنیاوی میں کذب سے بالکل معصوم ہیں، خواہ قلیل ہو یا کثیر۔

(٢١٧) بَاب مِنْ فَضَائِلِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام *

باب (۲۱۷) حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل۔

١٤٣٦- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى سَوْأَةِ بَعْضٍ وَكَانَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آدَرُ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ قَالَ فَجَمَحَ مُوسَى بِأَثَرِهِ يَقُولُ ثَوْبِي حَجَرُ ثَوْبِي حَجَرُ حَتَّى نَظَرَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى سَوْأَةِ مُوسَى فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ بَعْدُ حَتَّى نُظِرَ إِلَيْهِ قَالَ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ إِنَّهُ بِالْحَجَرِ نَدَبٌ سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام بِالْحَجَرِ *

۱۴۳۶۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام، ہمام بن منبہ ان مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل برہنہ نہایا کرتے تھے، اور ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھا کرتے تھے، لیکن حضرت موسیٰ تنہائی میں نہاتے، بنی اسرائیل بولے، خدا کی قسم موسیٰ ہمارے ساتھ اس وجہ سے نہیں نہاتے کہ انہیں فتق کی بیماری ہے، تو ایک مرتبہ حضرت موسیٰ نہا رہے تھے اور اپنے کپڑے پتھر پر رکھ دیئے کہ وہ پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگا، حضرت موسیٰ اس کے پیچھے دوڑے اور کہتے جاتے، او پتھر میرے کپڑے دے، او پتھر میرے کپڑے دے، تاآنکہ بنی اسرائیل نے ان کی شرم گاہ کو دیکھ لیا، وہ بولے بخدا انہیں تو کوئی بیماری نہیں، جب لوگ انہیں دیکھ چکے تو پتھر رک گیا، حضرت موسیٰ نے اپنے کپڑے لئے اور پتھر کو مارنا شروع کر دیا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بخدا اس پتھر پر حضرت موسیٰ کی مار کے چھ یا سات نشان ہیں۔

(فائدہ) اس روایت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دو معجزے مذکور ہوئے، ایک پتھر کا کپڑے لے کر بھاگنا اور دوسرے اس پر مار کے نشان پڑ جانا، نیز معلوم ہوا کہ انبیاء کرام نقص جسمانی سے بھی پاک اور مبرا ہوتے ہیں، انہی خوبیوں اور کمالات کو دیکھتے ہوئے ملحدین اور کفار ان کی بشریت کے منکر ہو گئے، جیسا کہ قرآن کریم نے بار بار اس چیز کا تذکرہ فرمایا ہے، واللہ اعلم۔

١٤٣٧- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ

۱۴۳۷۔ یحییٰ بن حبیب، یزید بن زریع، خالد حذاء، عبداللہ بن شقیق، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام رَجُلًا حَيِيًّا قَالَ فَكَانَ لَا يُرَى مُتَجَرِّدًا قَالَ فَقَالَ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِنَّهُ آدَرُ قَالَ فَاغْتَسَلَ عِنْدَ مُوَيْهٍ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَانْطَلَقَ الْحَجَرُ يَسْعَى وَاتَّبَعَهُ بِعَصَاهُ يَضْرِبُهُ ثَوْبِي حَجَرُ ثَوْبِي حَجَرُ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَنَزَلَتْ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا) *

حضرت موسیٰ بہت شرمیلے تھے کسی نے ان کو کبھی ننگا نہیں دیکھا، آخر بنی اسرائیل بولے انہیں فتق کی بیماری ہے، ایک مرتبہ انہوں نے کسی پانی پر غسل کیا اور اپنے کپڑے پتھر پر رکھ دیئے، چنانچہ وہ بھاگتا ہوا چلدیا، اور حضرت موسیٰ اپنا عصا لئے اسے مارتے ہوئے اس کے پیچھے ہو لئے اور کہتے جاتے اے پتھر میرے کپڑے، اے پتھر میرے کپڑے، تاآنکہ وہ پتھر بنی اسرائیل کے ایک مجمع کے سامنے جا رکا، اور آیت نازل ہوئی (ترجمہ) ایماندارو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جنھوں نے موسیٰ کو ایذا دی، اللہ نے انہیں لوگوں کی بات سے پاک کیا، اور وہ اللہ کے نزدیک عزت والے تھے۔

١٤٣٨- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ فَفَقَأَ عَيْنَهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ قَالَ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِمَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ أَيْ رَبِّ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْآنَ فَسَأَلَ اللَّهَ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ تَحْتَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ *

۱۴۳۸۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ملک الموت کو موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا، جب وہ آئے موسیٰ علیہ السلام نے انہیں طمانچہ مارا اور ان کی آنکھ پھوڑ دی، وہ لوٹ کر پروردگار کے پاس گئے اور عرض کیا تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو موت کا (ابھی) خواستگار نہیں، اللہ نے ان کی آنکھ درست کر دی اور فرمایا جاؤ اس بندے سے کہہ دو کہ تم اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھو، اور جتنے بال تمہارے ہاتھ کے نیچے آجائیں اتنے سال کی زندگی تمہیں اور عطا کی جائے گی، حضرت موسیٰ نے کہا اے رب اس کے بعد کیا ہوگا، حکم ہوا کہ پھر (بھی) موت ہے، عرض کیا تو پھر ابھی سہی، چنانچہ دعا کی کہ الہ العالمین مجھے ایک پتھر کے پھینکے جانے کے بقدر ارض مقدسہ (بیت المقدس) کے قریب کر دے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں وہاں ہوتا تو میں تمہیں حضرت موسیٰ کی قبر دکھا دیتا جو راستہ کے قریب سرخ دھاری دار ریتی کے قریب ہے۔

(فائدہ) روایت سے معلوم ہوا کہ مقدس اور مبارک مقام پر مدفون ہونا بہتر ہے، اور عزرائیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے انسانی صورت کے اندر حضرت موسیٰ کے پاس بھیجا تھا، جس کی بنا پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے آدمی ہی سمجھا اور طمانچہ مار کر ان کی آنکھ پھوڑ دی،

باقی جب دوسری مرتبہ آئے تو موسیٰ علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ یہ ملک الموت ہیں، تو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے راضی ہوگئے، نیز معلوم ہوا کہ انبیاء علیہ السلام عالم الغیب نہیں ہوتے بلکہ "لا یعلم الغیب الا اللّٰہ" کذا فی القسطلانی۔

١٤٣٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ لَهُ أَجِبْ رَبَّكَ قَالَ فَلَطَمَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَأَهَا قَالَ فَرَجَعَ الْمَلَكُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ إِنَّكَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَكَ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَأَ عَيْنِي قَالَ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ إِلَى عَبْدِي فَقُلِ الْحَيَاةَ تُرِيدُ فَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْحَيَاةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَإِنَّكَ تَعِيشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ تَمُوتُ قَالَ فَالْآنَ مِنْ قَرِيبٍ رَبِّ أَمِتْنِي مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَوْ أَنِّي عِنْدَهُ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ *

۱۴۳۹۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان مرویات سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ ملک الموت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا اے موسیٰ اپنے رب کے پاس چلو، حضرت موسیٰ نے ان کی آنکھ پر طمانچہ مارا (۱) اور آنکھ پھوڑ دی، وہ لوٹ کر اللہ کے پاس گئے اور عرض کیا اے رب تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا تھا جو ابھی مرنا نہیں چاہتا، اس نے میری آنکھ پھوڑ دی، اللہ نے ان کی آنکھ درست کر دی اور کہا میرے بندے کے پاس پھر جاؤ اور کہو اگر تم جینا چاہتے ہو تو اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھ دو، جتنے بالوں کو تمہارا ہاتھ گھیرے گا اتنے برس اور زندہ رہو، حضرت موسیٰ نے کہا عرض پھر کیا ہوگا، ارشاد ہوا پھر مرنا ہے، حضرت موسیٰ نے کہا تو پھر ابھی مرنا بہتر ہے، اے میرے رب مجھے مقدس زمین سے ایک پتھر کی مار کے فاصلہ پر موت عطا فرما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، خدا کی قسم اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں حضرت موسیٰ کی قبر بتادیتا، جو راستہ کے ایک طرف لال لمبی ریتی کے قریب ہے۔

١٤٤٠ - قَالَ أَبُو إِسْحَقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ بِمِثْلِ هَذَا الْحَدِيثِ *

۱۴۴۰۔ ابو اسحاق، محمد بن یحییٰ، عبدالرزاق، معمر سے اسی حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

(۱) ملک الموت انسانی شکل میں حضرت موسیٰ علیہ اسلام کے پاس آیا تھا چونکہ بغیر اجازت کے اندر آ گیا تو ایک عام آدمی سمجھ کر اس کے طمانچہ مارا۔ انسانی شکل میں ہونے کی بناء پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نہیں پہچانا کہ یہ فرشتہ ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس فرشتے آئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہیں عام مہمان سمجھا اور کھانا پیش کر دیا۔ حضرت لوط علیہ السلام کے پاس یہی فرشتے خوبصورت نوجوانوں کی صورت میں گئے تو انہوں نے بھی نہ پہچانا۔ حضرت مریمؑ کے پاس فرشتہ آیا تو انسانی شکل میں ہونے کی وجہ سے انہوں نے نہیں پہچانا۔

١٤٤١- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا يَهُودِيٌّ يَعْرِضُ سِلْعَةً لَهُ أُعْطِيَ بِهَا شَيْئًا كَرِهَهُ أَوْ لَمْ يَرْضَهُ شَكَّ عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ لَا وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام عَلَى الْبَشَرِ قَالَ فَسَمِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَطَمَ وَجْهَهُ قَالَ تَقُولُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام عَلَى الْبَشَرِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَالَ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ لِي ذِمَّةً وَعَهْدًا وَقَالَ فُلَانٌ لَطَمَ وَجْهِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام عَلَى الْبَشَرِ وَأَنْتَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى عُرِفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُفَضِّلُوا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَيَصْعَقُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ بُعِثَ أَوْ فِي أَوَّلِ مَنْ بُعِثَ فَإِذَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام آخِذٌ بِالْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَحُوسِبَ بِصَعْقَتِهِ يَوْمَ الطُّورِ أَوْ بُعِثَ قَبْلِي وَلَا أَقُولُ إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلُ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى عَلَيْهِ السَّلَام *

۱۴۴۱۔ زہیر بن حرب، حجین بن مثنیٰ، عبدالعزیز بن عبداللہ، عبداللہ بن فضل، عبدالرحمٰن الاعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی کچھ مال فروخت کر رہا تھا اسے قیمت دی گئی تو وہ راضی نہ ہوا، یا اس نے برا جانا اور بولا قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو انسانوں میں سے منتخب فرمایا، یہ لفظ ایک انصاری نے سنا اور اس کے منہ پر ایک طمانچہ مارا، اور بولے تو کہتا ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو انسانوں پر فضیلت دی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود ہیں، وہ یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ذمی ہوں اور امان میں ہوں، مجھے فلاں نے طمانچہ مارا ہے، آپ نے اس شخص سے پوچھا تو کہ تو نے اسے کیوں طمانچہ مارا ہے؟ وہ بولا یا رسول اللہ یہ کہہ رہا تھا قسم ہے اس ذات کی جس نے برگزیدہ کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آدمیوں پر اور آپ ہم لوگوں میں تشریف فرما ہیں، یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ غصہ ہوئے، یہاں تک کے غصہ کے آثار آپ کے چہرہ انور پر معلوم ہونے لگے، پھر ارشاد فرمایا ایک پیغمبر کو دوسرے پیغمبر پر (اس طرح) فضیلت نہ دو (کہ دوسرے کی شان کے خلاف ہو) کیونکہ قیامت کے دن جس وقت صور پھونکا جائے گا آسمانوں اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب بے ہوش ہو جائیں گے مگر جنہیں اللہ چاہے گا، پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے میں اٹھوں گا لیکن اٹھ کر دیکھوں گا تو موسیٰ علیہ السلام عرش الٰہی کا پایہ پکڑے ہوں گے معلوم نہیں کہ طور والے دن کی بے ہوشی انہیں مجرا دی گئی یا مجھ سے پہلے وہ اٹھ بیٹھے، اور میں بھی یہ نہیں کہتا کہ کوئی نبی حضرت یونس بن متی سے افضل ہے۔

(فائدہ) کہ کہیں ایک کی فضیلت اس طریقہ پر بیان کرنے سے دوسرے کی شان کے خلاف الفاظ سرزد نہ ہو جائیں، معلوم ہوا کہ تمام انبیائے کرام کا ذکر خیر بڑی عزت واحترام سے کرنا چاہئے کہ کہیں کسی نبی کے حق میں بے ادبی یا گستاخی سرزد نہ ہو جائے، کیونکہ کسی بھی

پیغمبر کی بے ادبی کفر ہے اور اس طرح ایک پیغمبر کی فضیلت مقابلہ کر کے اس طرح بیان کرنا کہ جس سے دوسرے انبیاء کرام یا کسی بھی پیغمبر کی منقصت عیاذاً باللہ سرزد ہو جائے تو بجائے ثواب کے کفر ہو جائے گا جیسا کہ جہال اور عوام الناس اس گمراہی میں مبتلا ہیں، اس قسم کی فضیلت سننا اور سنانا دونوں حرام ہیں، گو ہمارے پیغمبر علیہ السلام تمام انبیاء کرام کے سردار اور افضل البشر ہیں، پھر بھی آپ نے اس طریقہ پر اپنی فضیلت بیان کرنے سے سختی کے ساتھ منع کر دیا اور اس پر غصہ کا اظہار فرمایا کہ کہیں جہال ضلالت اور گمراہی میں مبتلا نہ ہو جائیں اور انبیاء کرام کی شان میں گستاخی نہ کر بیٹھیں۔

١٤٤٢- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ سَوَاءً *

۱۴۴۲۔ محمد بن حاتم، یزید بن ہارون، عبدالعزیز بن ابی سلمہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

١٤٤٣- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ وَرَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْعَالَمِينَ وَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام عَلَى الْعَالَمِينَ قَالَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللَّهُ *

۱۴۴۳۔ زہیر بن حرب، ابوبکر بن النضر، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن الاعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی اور ایک مسلمان آپس میں باہم گالی گلوچ ہوئے، مسلمان نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو برگزیدہ خلائق بنایا، یہودی بولا قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام عالم پر برتری عطا کی، مسلمان نے ہاتھ اٹھا کر یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا، یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر جو کچھ اپنا اور مسلمان کا واقعہ گزرا تھا، بیان کر دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو کیونکہ جب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا، تو موسیٰ عرش الٰہی کا کنارہ پکڑے ہونگے، مجھے معلوم نہیں کہ بیہوش ہونے والوں میں موسیٰ علیہ السلام بھی داخل ہوں گے اور انہیں مجھ سے پہلے افاقہ ہو جائے گا، یا ان میں سے ہوں گے جنہیں اللہ تعالیٰ (بے ہوش ہونے سے) مستثنیٰ فرمالے گا۔

١٤٤٤- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو

۱۴۴۴۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی، ابوبکر بن اسحاق، ابو الیمان، شعیب، زہری، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے

سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ *

ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی نے آپس میں گالی گلوچ کیا، اور ابراہیم بن سعد عن ابن شہاب کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

١٤٤٥- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ يَهُودِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ مِمَّنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوِ اكْتَفَى بِصَعْقَةِ الطُّورِ *

۱۴۴۵۔ عمرو ناقد، ابواحمد الزبیری، سفیان، عمرو بن یحییٰ، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جسے طمانچہ مارا گیا تھا اور معمولی الفاظ کے تغیر و تبدل کے ساتھ زہری کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

١٤٤٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَمْرُو بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبِي *

۱۴۴۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سفیان، عمرو بن یحییٰ، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو سعید خدری بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے دوسرے انبیاء کرام کے ساتھ (مقابلہ کر کے) فضیلت نہ دو، ابن نمیر کی روایت میں سند اس طرح ہے عمرو بن یحییٰ حدثنی ابی۔

١٤٤٧- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَسُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَيْتُ وَفِي رِوَايَةِ هَدَّابٍ مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ *

۱۴۴۷۔ ہداب بن خالد، شیبان بن فروخ، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، سلیمان بن تیمی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھے معراج ہوئی میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، اور ہداب کی روایت میں ہے کہ میرا موسیٰ علیہ السلام پر گزر ہوا، لال ریتی کے پاس دیکھا، کہ وہ اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔

(فائدہ) گو آخرت دار العمل نہیں ہے مگر شاید انبیاء کرام کو اس عالم میں بھی یہ شرف حاصل ہو کہ وہ عبادت الٰہی میں مصروف رہیں، نیز معلوم ہوا کہ انبیائے کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں، گو ان کی یہ حیات دنیاوی حیات کے طریقہ پر نہیں ہے، جیسا کہ میں پہلے اس مسئلہ کو وضاحت کے ساتھ بیان کر چکا ہوں، واللہ اعلم۔

١٤٤٨- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى

۱۴۴۸۔ علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، (دوسری سند) عثمان

يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عِيسَى مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي *

بن ابی شیبہ، جریر، سلیمان تیمی، حضرت انس بن مالکؓ، (تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، سفیان، سلیمان تیمی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرا موسیٰ پر گزر ہوا اور وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے، اور عیسیٰ کی روایت میں ہے کہ شب معراج میں میرا ان پر گزر ہوا۔

١٤٤٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَعْنِي اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ لِي و قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى لِعَبْدِي أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ *

۱۴۴۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سعد بن ابراہیم، حمید بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میرے کسی بندے کو یہ نہ کہنا چاہئے کہ میں یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں، ابن شیبہ نے "محمد بن جعفر عن شعبۃ" کہا ہے اور "حدثنا شعبۃ" کا لفظ نہیں کہا ہے۔

١٤٥٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ يَقُولُ حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ *

۱۴۵۰۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، ابوالعالیہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کسی بندہ کے لئے بھی یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں یونس بن متی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہتر ہوں، متی حضرت یونس علیہ السلام کے والد کا نام تھا۔

(٢١٨) بَاب مِنْ فَضَائِلِ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَام *

باب (۲۱۸) حضرت یوسف علیہ السلام کی فضیلت کا بیان۔

١٤٥١ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى

۱۴۵۱۔ زہیر بن حرب، محمد بن مثنیٰ، عبیداللہ بن سعید، یحییٰ بن سعید، عبیداللہ، سعید بن ابی سعید، بواسطہ اپنے والد، حضرت

بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَتْقَاهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا *

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ لوگوں میں زیادہ کریم اور بزرگ کون ہے؟ آپ نے فرمایا جو سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہو، صحابہ نے کہا ہم اس چیز سے سوال نہیں کرتے، آپ نے فرمایا تو سب سے بزرگ یوسفؑ ہیں، اللہ کے نبی، نبی کے بیٹے، خلیل اللہ کے پوتے، صحابہ نے عرض کیا ہم اس سے نہیں پوچھتے، آپ نے فرمایا پھر تم قبائل عرب کے متعلق پوچھتے ہو تو زمانہ اسلام میں عرب کے وہ بہتر اور پسندیدہ حضرات ہیں جو زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے جبکہ دین میں سمجھ حاصل کرلیں۔

(فائدہ) حضرت یوسف علیہ السلام مکارم اخلاق کے ساتھ شرف نبوت اور شرافت نسب سے بھی ممتاز ہیں کہ خود بھی نبی ہیں اور آباؤ اجداد میں حضرت یعقوب، حضرت اسحاق، حضرت ابراہیم موجود ہیں جن کی بنا پر اکمال کرم ہو گیا۔

(۲۱۹) بَاب فِي فَضَائِلِ زَكَرِيَّاءَ عَلَيْهِ السَّلَام *

باب (۲۱۹) حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فضیلت۔

۱۴۵۲ - حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ زَكَرِيَّاءُ نَجَّارًا *

۱۴۵۲۔ ہداب بن خالد، حماد بن سلمہ، ثابت، ابورافع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ زکریا علیہ السلام بڑھئی تھے۔

(فائدہ) فضیلت اور خوبی یہی ہے کہ انسان اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کھائے، حضرت داؤد علیہ السلام بھی محنت کر کے کھاتے تھے، اس سے حضرت زکریا علیہ السلام کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

(۲۲۰) بَاب مِنْ فَضَائِلِ الْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَام *

باب (۲۲۰) حضرت خضر علیہ السلام(۱) کی فضیلت۔

۱۴۵۳ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ كُلُّهُمْ عَنِ

۱۴۵۳۔ عمرو بن ناقد، اسحاق بن ابراہیم، عبیداللہ بن سعید، محمد بن ابی عمر المکی، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار، سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس سے کہا کہ نوف

(۱) حضرت خضر علیہ السلام نبی تھے یا غیر نبی، اس بارے میں جمہور حضرات کی رائے یہ ہے کہ وہ نبی تھے۔ اور پھر نبی مرسل تھے یا نبی غیر مرسل، تو جمہور کے ہاں وہ نبی غیر مرسل تھے اور امور تکوینیہ کا انھیں علم دیا گیا تھا۔ اور وہ حیات ہیں یا فوت ہو چکے ہیں، اس بارے میں علماء کے دونوں قول ہیں زیادہ حضرات کی رائے یہ ہے کہ وہ زندہ ہیں۔

ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَيْسَ هُوَ مُوسَى صَاحِبَ الْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ سَمِعْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَامَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ قَالَ فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوسَى أَيْ رَبِّ كَيْفَ لِي بِهِ فَقِيلَ لَهُ احْمِلْ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ فَحَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ فَتَاهُ وَهُوَ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ فَحَمَلَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام حُوتًا فِي مِكْتَلٍ وَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يَمْشِيَانِ حَتَّى أَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَقَدَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام وَفَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمِكْتَلِ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمِكْتَلِ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ قَالَ وَأَمْسَكَ اللَّهُ عَنْهُ جِرْيَةَ الْمَاءِ حَتَّى كَانَ مِثْلَ الطَّاقِ فَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَكَانَ لِمُوسَى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا وَنَسِيَ صَاحِبُ مُوسَى أَنْ يُخْبِرَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ لِفَتَاهُ (آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا) قَالَ وَلَمْ يَنْصَبْ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أُمِرَ بِهِ (قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ

بکالی کہتا ہے کہ حضرت موسیٰ جو بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے، وہ اور ہیں اور جو موسیٰ حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ گئے تھے وہ اور ہیں، وہ بولے جھوٹ کہتا ہے، اللہ کا دشمن ہے، میں نے ابی بن کعبؓ سے سناوہ فرمارہے تھے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمارہے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا گیا کہ سب لوگوں سے زیادہ علم کس کو ہے؟ وہ بولے مجھے زیادہ علم ہے، اللہ تعالیٰ نے ان پر اس بات پر عتاب فرمایا کہ انہوں نے یہ کیوں نہیں کہا کہ اللہ سب سے زیادہ جانتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ مجمع البحرین میں ہے جو تم سے زیادہ جانتا ہے، موسیٰ نے کہا پروردگار میں اس سے کس طرح ملوں؟ ارشاد ہوا ایک زنبیل میں ایک مچھلی رکھ لو جس مقام پر وہ غائب ہو جائے وہیں وہ بندہ ملے گا، یہ سن کر موسیٰ اپنے ساتھی یوشع بن نون کو لے کر چلے اور موسیٰ نے ایک مچھلی زنبیل میں رکھ لی، دونوں چلتے ہوئے مقام صخرہ تک پہنچے وہاں حضرت موسیٰ اور ان کے ساتھی سو گئے، مچھلی تڑپی اور زنبیل سے نکل کر دریا میں جا پڑی اور اللہ نے پانی کا بہنا اس پر سے روک دیا، یہاں تک کہ پانی کھڑا ہو گیا اور مچھلی کے لئے خشک راستہ بن گیا، حضرت موسیٰ اور ان کے ساتھی متعجب ہوئے، پھر دونوں دن بھر اور ساری رات چلے اور حضرت موسیٰ کے ساتھی انہیں یہ واقعہ بتانا بھول گئے، جب صبح ہوئی حضرت موسیٰ اپنے ساتھی سے بولے ہمارا ناشتہ لاؤ اس سفر سے ہم تھک گئے، اور تھکے اسی وقت سے جبکہ اس جگہ سے آگے بڑھ گئے جہاں جانے کا حکم تھا، وہ بولے کہ آپ کو معلوم نہیں کہ جب ہم مقام صخرہ پر پہنچے تو مچھلی بھول گئے، اور شیطان ہی نے اس کا ذکر کرنے سے بھلا دیا اور تعجب ہے کہ اس مچھلی نے دریا میں راہ لی، حضرت موسیٰ نے فرمایا ہم تو اسی مقام کو تلاش کر رہے تھے، پھر دونوں اپنے قدموں کے نشانوں پر

أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا) قَالَ مُوسَى (ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا) قَالَ يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا حَتَّى أَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَأَى رَجُلًا مُسَجًّى عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ أَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَكَهُ اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ وَأَنَا عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ قَالَ لَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام (هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا) قَالَ لَهُ الْخَضِرُ (فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا) قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوسَى يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ فَكَلَّمَاهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمَا فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلَى لَوْحٍ مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا (لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا) ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ مُوسَى (أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَاكِيَةً بِغَيْرِ

لوٹے تا آنکہ صخرہ پر پہنچے، وہاں ایک شخص کو کپڑا اوڑھے ہوئے دیکھا، حضرت موسیٰ نے انہیں سلام کیا، خضر علیہ السلام بولے ہمارے ملک میں سلام کہاں ہے؟ حضرت موسیٰ بولے میں موسیٰ ہوں، خضر بولے بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ حضرت موسیٰ نے کہا جی ہاں، حضرت خضر بولے تمہیں خدا نے وہ علم ہے جو میں نہیں جانتا اور مجھے وہ علم دیا ہے جو تم نہیں جانتے، حضرت موسیٰ بولے، میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں تاکہ تم مجھے وہ علم سکھاؤ، جو اللہ نے تمہیں دیا ہے، حضرت خضر بولے تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکو گے اور تمہیں اس بات پر کیونکر صبر ہو سکے گا جسے تم نہیں جانتے، حضرت موسیٰ بولے انشاء اللہ تم مجھے صابر ہی پاؤ گے اور میں کسی بات میں تمہاری نافرمانی نہ کروں گا، خضر بولے اچھا اگر میرے ساتھ رہنا چاہتے ہو تو مجھ سے کوئی بات نہ پوچھنا، تا آنکہ میں خود ہی تمہیں بیان نہ کر دوں، موسیٰ بولے بہت اچھا، چنانچہ دونوں سمندر کے کنارے چل دیئے، ایک کشتی سامنے سے آئی، دونوں نے کشتی والوں سے کہا ہمیں سوار کر لو، انہوں نے خضر کو پہچان لیا اور دونوں کو بغیر کرایہ کے سوار کر لیا، خضر نے اس کشتی کے تختوں میں سے ایک تختہ اکھاڑ ڈالا، موسیٰ بولے کہ ان لوگوں نے ہمیں بغیر کرایہ کے سوار کیا اور تم نے ان کی کشتی کو توڑ ڈالا کہ کشتی والوں کو ڈبو دو یہ تم نے بہت ہی عجیب کام کیا، خضر بولے میں نے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے، موسیٰ نے کہا مجھے بھول چوک پر مت پکڑو، اور میرے معاملہ میں مجھ پر تنگی نہ کرو، پھر دونوں کشتی سے باہر نکلے، اور سمندر کے کنارے چل دیئے، اتنے میں ایک لڑکا ملا جو لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، خضر نے اپنے ہاتھ سے اس کا سر پکڑ کر علیحدہ کر دیا اور اسے مار ڈالا، موسیٰ نے کہا تم نے ایک بے گناہ کو ناحق مار ڈالا، یہ تو بہت برا کام کیا، خضر بولے میں نے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے، اور یہ کام پہلے کام سے بھی زیادہ سخت

نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا) قَالَ وَهَذِهِ أَشَدُّ مِنَ الْأُولَى (قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ) يَقُولُ مَائِلٌ قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ هَكَذَا فَأَقَامَهُ قَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُونَا وَلَمْ يُطْعِمُونَا (لَوْ شِئْتَ لَتَخِذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى لَوَدِدْتُ أَنَّهُ كَانَ صَبَرَ حَتَّى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَخْبَارِهِمَا قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتِ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا قَالَ وَجَاءَ عُصْفُورٌ حَتَّى وَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ ثُمَّ نَقَرَ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هَذَا الْعُصْفُورُ مِنَ الْبَحْرِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَكَانَ يَقْرَأُ وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَكَانَ يَقْرَأُ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا *

تھا، موسیٰ نے کہا اب اس کے بعد اگر میں کسی چیز پر اعتراض کروں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا، بے شک تمہارا عذر بجا ہے، پھر دونوں چلے حتیٰ کہ ایک گاؤں(۱) میں پہنچے تو ان سے کھانا مانگا، انہوں نے انکار کر دیا، پھر ایک دیوار ملی جو گرنے کے قریب تھی اور جھک چلی تھی، خضر نے اسے اپنے ہاتھ سے سیدھا کر دیا، حضرت موسیٰ بولے کہ ان گاؤں والوں سے ہم نے کھانا مانگا انہوں نے انکار کیا، اور کھانا نہیں کھلایا، اگر تم چاہتے تو اس پر ان سے مزدوری لے لیتے، حضرت خضر بولے بس اب میرے اور تمہارے درمیان جدائی ہے، اب میں تمہیں ان امور کی تاویل اور راز بیان کئے دیتا ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے، مجھے آرزو ہے کہ وہ صبر کرتے اور کئی باتیں دیکھتے اور ہمیں سناتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی بات حضرت موسیٰ نے بھولے سے کہی تھی، پھر ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھی اور اس نے سمندر میں اپنی چونچ ڈالی، حضرت خضر نے حضرت موسیٰؑ سے کہا کہ میں نے اور تم نے خدا کے علم سے اتنا ہی علم حاصل کیا ہے، جتنا اس چڑیا نے سمندر سے پانی کم کیا ہے، سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ اس آیت کی اس طرح تلاوت کرتے تھے کہ ان کشتی والوں کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر ایک ثابت کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا، اور وہ لڑکا کافر تھا۔

١٤٥٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَقَبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى الَّذِي ذَهَبَ يَلْتَمِسُ الْعِلْمَ لَيْسَ بِمُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ أَسَمِعْتَهُ يَا سَعِيدُ

۱۴۵۴۔ محمد بن عبدالاعلیٰ مقیسی، معتمر بن سلیمان، بواسطہ اپنے والد، رقبہ، ابواسحاق، سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ نوف بن بکالی کہتا ہے کہ جو موسیٰ خضر کے پاس علم کی تلاش میں گئے تھے، وہ بنی اسرائیل کے موسیٰ نہیں تھے، ابن عباسؓ بولے اے سعید تم نے اسے یہ کہتے سنا ہے، میں نے کہا جی ہاں، وہ بولے جھوٹ کہتا ہے ہم سے ابی بن کعب رضی اللہ

(۱) اس بستی سے کونسی بستی مراد ہے، مختلف اقوال ہیں، ایلہ، انطاکیہ، آذربائی جان، برقہ، ناصرہ، جزیرہ اندلس۔

قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَذَبَ نَوْفٌ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ بَيْنَمَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام فِي قَوْمِهِ يُذَكِّرُهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ وَأَيَّامُ اللَّهِ نَعْمَاؤُهُ وَبَلَاؤُهُ إِذْ قَالَ مَا أَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا خَيْرًا وَأَعْلَمَ مِنِّي قَالَ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ إِنِّي أَعْلَمُ بِالْخَيْرِ مِنْهُ أَوْ عِنْدَ مَنْ هُوَ إِنَّ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ يَا رَبِّ فَدُلَّنِي عَلَيْهِ قَالَ فَقِيلَ لَهُ تَزَوَّدْ حُوتًا مَالِحًا فَإِنَّهُ حَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوتَ قَالَ فَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَعُمِّيَ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ وَتَرَكَ فَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمَاءِ فَجَعَلَ لَا يَلْتَئِمُ عَلَيْهِ صَارَ مِثْلَ الْكُوَّةِ قَالَ فَقَالَ فَتَاهُ أَلَا أَلْحَقُ نَبِيَّ اللَّهِ فَأُخْبِرَهُ قَالَ فَنُسِّيَ فَلَمَّا تَجَاوَزَا (قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا) قَالَ وَلَمْ يُصِبْهُمْ نَصَبٌ حَتَّى تَجَاوَزَا قَالَ فَتَذَكَّرَ (قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا) فَأَرَاهُ مَكَانَ الْحُوتِ قَالَ هَا هُنَا وُصِفَ لِي قَالَ فَذَهَبَ يَلْتَمِسُ فَإِذَا هُوَ بِالْخَضِرِ مُسَجًّى ثَوْبًا مُسْتَلْقِيًا عَلَى الْقَفَا أَوْ قَالَ عَلَى حَلَاوَةِ الْقَفَا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ قَالَ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ وَمَنْ مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ مَجِيءٌ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ لِ (تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ

تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے آنحضرت سے سنا فرما رہے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کی آزمائشوں کے متعلق نصیحت فرمار ہے تھے، انہوں نے یہ کہا میں نہیں جانتا کہ ساری دنیا میں کسی کو جو مجھ سے بہتر ہو، یا مجھ سے زیادہ جانتا ہو، اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی نازل فرمائی کہ میں جانتا ہوں، اس شخص کو جو تم سے بہتر ہے اور تم سے زائد (دوسرا) علم رکھتا ہے، وہ ایک شخص ہے زمین پر، حضرت موسیٰ نے عرض کیا اے پروردگار مجھے اس سے ملادے، حکم ہوا کہ اچھا ایک مچھلی کو نمک لگا کر اپنے توشہ میں رکھو جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے، اسی مقام پر وہ آدمی ملے گا، یہ سن کر موسیٰ اور ان کے ساتھی چلے، حتیٰ کہ صخرہ پر پہنچے، وہاں کوئی نہیں ملا، حضرت موسیٰ آگے چل دیئے اور اپنے ساتھی کو چھوڑ گئے، یکایک مچھلی تڑپی اور پانی نے ملنا اور جڑنا چھوڑ دیا، بلکہ ایک طاق کی طرح مچھلی پر بن گیا، موسیٰ کے ساتھی نے کہا کہ میں نبی اللہ سے ملوں اور صورتحال بیان کروں، پھر وہ ان سے یہ واقعہ بیان کرنا بھول گئے، جب آگے بڑھے تو موسیٰ نے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ، اس سفر سے تو ہم تھک گئے ہیں اور موسیٰ کو تھکن اس مقام سے آگے بڑھنے کے بعد ہوئی، ان کے ساتھی نے یاد کیا اور کہا تم کو معلوم نہیں کہ جب ہم صخرہ پر پہنچے تو میں مچھلی بھول گیا، اور شیطان کے سوا یہ چیز کسی نے نہیں بھلائی، تعجب ہے کہ اس نے سمندر میں اپنی راہ لی، موسیٰ نے کہا اسی چیز کی تو ہمیں تلاش تھی، پھر اپنے قدموں کے نشانوں پر لوٹے، ان کے ساتھی نے کہا جہاں وہ مچھلی نکل بھاگی تھی وہ جگہ بتادی، اس مقام پر موسیٰ تلاش کرنے لگے، ناگاہ انہوں نے خضر کو دیکھا کہ ایک کپڑا اوڑھے چت لیٹے ہیں یا سیدھے، موسیٰ نے کہا السلام علیکم، انہوں نے اپنے چہرے سے کپڑا اٹھایا اور کہا وعلیکم السلام تم کون ہو؟ موسیٰ بولے میں موسیٰ ہوں، کون موسیٰ؟ موسیٰ نے کہا بنی اسرائیل کے موسیٰ، وہ بولے کیسے آئے ہو؟ موسیٰ بولے

إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا) شَيْءٌ أُمِرْتُ بِهِ أَنْ أَفْعَلَهُ إِذَا رَأَيْتَهُ لَمْ تَصْبِرْ (قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا) قَالَ انْتَحَى عَلَيْهَا قَالَ لَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام (أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا لَقِيَا) غِلْمَانًا يَلْعَبُونَ قَالَ فَانْطَلَقَ إِلَى أَحَدِهِمْ بَادِيَ الرَّأْيِ فَقَتَلَهُ فَذُعِرَ عِنْدَهَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام ذَعْرَةً مُنْكَرَةً (قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَاكِيَةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ هَذَا الْمَكَانِ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى مُوسَى لَوْلَا أَنَّهُ عَجَّلَ لَرَأَى الْعَجَبَ وَلَكِنَّهُ أَخَذَتْهُ مِنْ صَاحِبِهِ ذَمَامَةٌ (قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا) وَلَوْ صَبَرَ لَرَأَى الْعَجَبَ قَالَ وَكَانَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ بَدَأَ بِنَفْسِهِ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى أَخِي كَذَا رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْنَا (فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ) لِئَامًا فَطَافَا فِي الْمَجَالِسِ فَ (اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ) وَأَخَذَ بِثَوْبِهِ قَالَ (سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا

اس لئے آیا ہوں کہ تم اپنے علم میں سے کچھ مجھے بھی سکھا دو، وہ بولے تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے اور جن امور کا تمہیں علم نہیں ان پر کیوں کر صبر کر سکتے ہو، لہٰذا اگر تم صبر نہ کر سکو تو بتاؤ میں اس وقت کیا کروں، موسیٰ بولے انشاء اللہ تم مجھے صابر پاؤ گے اور میں تمہاری نافرمانی نہیں کروں گا، خضر بولے اچھا اگر تم میرے ساتھ ہوتے ہو تو کوئی بات نہیں مجھ سے نہ پوچھنا، حتیٰ میں خود اسے تم سے بیان نہ کروں، پھر دونوں چلے حتیٰ کہ ایک کشتی میں سوار ہوئے، خضر نے اس کشتی کا تختہ توڑ ڈالا، موسیٰ بولے تم نے کشتی کا تختہ توڑ ڈالا کہ کشتی والے ڈوب جائیں، تم نے یہ عجیب کام کیا، خضر بولے میں نہ کہتا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے، موسیٰ بولے میری بھول پر مواخذہ نہ کرو اور مجھ پر دشواری نہ کرو، پھر دونوں چلے، ایک مقام پر بچے کھیل رہے تھے، حضرت خضر نے بے سوچے فوراً ایک بچہ کے پاس جا کر اسے قتل کر دیا، یہ دیکھ کر موسیٰ گھبرائے اور کہنے لگے کہ تم نے ایک بے گناہ کا ناحق خون کر دیا، یہ کام تم نے بہت ہی نازیبا کیا، حضور نے اس مقام پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی ہم پر اور موسیٰ پر رحمتیں نازل ہوں، اگر وہ جلدی نہ کرتے تو بہت عجیب باتیں دیکھتے مگر انہیں خضر سے شرم آگئی اور بولے اگر اب کوئی بات تم سے پوچھوں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا، بے شک تمہارا عذر معقول ہے اور اگر موسیٰؑ صبر کرتے تو عجیب باتیں دیکھتے اور حضور انبیاء میں سے جب کسی نبی کا ذکر فرماتے تو کہتے اللہ کی رحمت ہو ہم پر اور ہمارے فلاں بھائی پر اللہ کی رحمتیں ہوں ہم پر، پھر دونوں چلے حتیٰ کہ ایک گاؤں میں پہنچے وہاں کے آدمی بہت بخیل تھے اور یہ دونوں سب مجلسوں میں گھومے اور کھانا مانگا مگر کسی نے ضیافت نہیں کی، پھر انہیں وہاں ایک دیوار ملی جو ٹوٹنے کے قریب تھی، خضر نے اسے سیدھا کر دیا، موسیٰ بولے اگر تم چاہتے تو اس پر مزدوری لے لیتے، خضر بولے بس میرے اور تمہارے درمیان جدائی ہے اور موسیٰ کا

لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَإِذَا جَاءَ الَّذِي يُسَخِّرُهَا وَجَدَهَا مُنْخَرِقَةً فَتَجَاوَزَهَا فَأَصْلَحُوهَا بِخَشَبَةٍ (وَأَمَّا الْغُلَامُ) فَطُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ قَدْ عَطَفَا عَلَيْهِ فَلَوْ أَنَّهُ أَدْرَكَ أَرْهَقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا (فَأَرَدْنَا أَنْ يُبَدِّلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رُحْمًا وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ *

کپڑا پکڑ کر کہا کہ اب میں تمہیں ان امور کا راز بتا دیتا ہوں جس پر تم صبر نہ کر سکے، کشتی تو مسکینوں کی تھی جو سمندر میں مزدوری کرتے تھے اور ان کے آگے بادشاہ تھا جو جبراً کشتیوں کو چھین لیتا تھا، تو میں نے چاہا کہ اس کشتی کو عیب دار کر دوں جب پکڑنے والا آیا تو اسے عیب دار سمجھ کر چھوڑ دیا، وہ کشتی آگے بڑھ گئی اور کشتی والوں نے ایک لکڑی لگا کر اسے درست کر لیا اور وہ بچہ فطرتاً ہی کافر تھا، اس کے والدین اس سے بہت محبت کرتے تھے اگر وہ بڑا ہوتا تو والدین کو بھی سرکشی میں پھنسا دیتا، ہم نے چاہا کہ اللہ انہیں اس کے بدلے دوسرا لڑکا عطا فرما دے جو اس سے بہتر ہو، اور دیوار تو شہر میں دو یتیموں کی تھی، الیٰ اخر الآیۃ۔

١٤٥٥ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى كِلَاهُمَا عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ بِإِسْنَادِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ نَحْوَ حَدِيثِهِ *

۱۴۵۵۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی، محمد بن یوسف، (دوسری سند) عبد بن حمید، عبیداللہ بن موسیٰ، اسرائیل، ابو اسحاق سے اسناد تیمی کے ساتھ ابواسحاق سے اسی طرح حدیث مروی ہے۔

١٤٥٦ - وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ (لَتَخِذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا) *

۱۴۵۶۔ عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، عمرو، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی "لتخذت علیہ اجرا"

١٤٥٧ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الْخَضِرُ فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا أَبَا الطُّفَيْلِ هَلُمَّ إِلَيْنَا فَإِنِّي قَدْ تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ

۱۴۵۷۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت ابن عباسؓ اور حر بن قیس فزاری نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے بارے میں مناقشہ کیا، حضرت ابن عباس بولے وہ خضر علیہ السلام تھے پھر وہاں سے ابی بن کعب کا گزر ہوا، ابن عباس نے انہیں بلایا اور کہا ابوالطفیل ادھر آؤ میں اور یہ میرے ساتھی موسیٰ علیہ السلام کے اس ساتھی کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں جن سے انہوں نے ملنا چاہا تھا تو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں سنا ہے؟ ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ

السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ فَهَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ فَقَالَ أُبَيٌّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ مُوسَى لَا فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى مُوسَى بَلْ عَبْدُنَا الْخَضِرُ قَالَ فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ فَجَعَلَ اللَّهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا افْتَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَسَارَ مُوسَى مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسِيرَ ثُمَّ قَالَ لِفَتَاهُ (آتِنَا غَدَاءَنَا) فَقَالَ فَتَى مُوسَى حِينَ سَأَلَهُ الْغَدَاءَ (أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ) فَقَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ (ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا) فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ إِلَّا أَنَّ يُونُسَ قَالَ فَكَانَ يَتَّبِعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ *

عنہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے کہ ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں بیٹھے تھے اتنے میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ تم کسی شخص کو اپنے سے زیادہ عالم بھی جانتے ہو، حضرت موسیٰ نے کہا نہیں، تب اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ ہمارا بندہ خضر تم سے زیادہ عالم ہے، حضرت موسیٰ نے ان سے ملنا چاہا، تب اللہ نے ایک مچھلی کو اس کی علامت بنا دیا کہ جب تم مچھلی کو نہ پاؤ تو فوراً لوٹ جاؤ تو اس بندے سے مل لو گے، تو حضرت موسیٰؑ جہاں تک منظور الٰہی تھا، چلے اس کے بعد اپنے ساتھی سے فرمایا، ہمارا ناشتہ لاؤ، وہ بولے آپ کو معلوم نہیں کہ جب ہم صخرہ پر پہنچے تو مچھلی بھول گئے اور شیطان نے ہی اس کا ذکر کرنا بھلا دیا، حضرت موسیٰ نے اپنے ساتھی سے کہا، اسی کی تو ہمیں تلاش تھی، پھر دونوں اپنے قدموں پر لوٹے اور حضرت خضر سے ملے، پھر جو واقعات گزرے وہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان کر دیئے ہیں، مگر یونس نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کئے ہیں کہ وہ مچھلی کے نشان پر جو سمندر میں تھے، چلے۔

(فائدہ) جمہور علمائے کرام کا مسلک یہ ہے کہ خضر علیہ السلام ابھی تک زندہ ہیں، صوفیہ اور اہل صلاح و معرفت کا اس پر اتفاق ہے اور قول صحیح یہ ہے کہ وہ آدمی ہیں، اور ثعلبی فرماتے ہیں کہ وہ اخیر زمانہ میں جس وقت قرآن کریم مرتفع ہو جائے گا، انتقال فرمائیں گے اور وہ حضرت ابراہیم کے زمانہ میں بھی تھے، ان کی کنیت ابوالعباس ہے اور نام بلیا بن ملکان ہے اور لقب خضر ہے کیونکہ وہ چٹیل زمین پر بیٹھے تو ان کے بیٹھنے کی وجہ سے وہ زمین سرسبز ہو گئی۔ شیخ ابن الصلاح بیان کرتے ہیں کہ ان کی حیات اور مجالس خیر میں حضوری کے واقعات شمار سے زیادہ ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقام بہت بلند تھا اس امر کو انہوں نے ملحوظ رکھتے ہوئے بغیر وحی کے کہہ دیا کہ میں سب سے بڑا عالم ہوں، اس پر بھی اللہ تعالیٰ نے متنبہ فرمایا کہ ایسا نہ کہنا چاہئے بلکہ علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے منسوب کرنا چاہئے کیونکہ حسنات الابرار سیئات المقربین، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو علوم شریعت حاصل تھے اور خضر علیہ السلام کو علم کشف کونیات، اور کشف کونیات علوم شریعت اور کشف الٰہیات سے کبھی افضل نہیں ہو سکتا، اسی کو سیر فی اللہ کہتے ہیں اور اس کی انتہا ہی نہیں اور اگر خضر علیہ السلام زیادہ عالم ہوتے تو موسیٰ علیہ السلام تحصیل علم کے لئے ان کے پاس ٹھہرتے، جلدی کر کے تشریف نہ لاتے اور پھر خضر علیہ السلام کے تو نبی ہونے میں بھی اختلاف ہے (نووی جلد ۲، کمال اکمال المعلم وشرح جلد ۶ صفحہ ۷۰ و عینی جلد ۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْفَضَائِلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

(٢٢١) بَاب مِنْ فَضَائِلِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهم *

١٤٥٨ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَان حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ حَدَّثَنَا أَنسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ حَدَّثَهُ قَالَ نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رُءُوسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمَيْهِ أَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا *

باب (۲۲۱) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل۔

۱۴۵۸۔ زہیر بن حرب، عبد بن حمید، عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی، عثمان بن ہلال، ہمام، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکر صدیق نے بیان کیا کہ میں نے مشرکین کے قدم اپنے سروں پر دیکھے اور ہم غار میں تھے، میں نے عرض کیا یارسول اللہ اگر ان میں سے کوئی اپنے قدموں کی طرف دیکھے تو ہمیں دیکھ لے گا، آپ نے فرمایا اے ابو بکرؓ تم ان دونوں کو کیا سمجھتے ہو، جن کے ساتھ تیسرا خدا ہے۔

(فائدہ) روایت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا توکل عظیم اور حضرت ابو بکرؓ کی فضیلت اور منقبت عظیمہ ثابت ہوتی ہے، رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

١٤٥٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ عَبْدٌ خَيَّرَهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ زَهْرَةَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَبَكَى فَقَالَ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا بِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ

۱۴۵۹۔ عبداللہ بن جعفر بن یحییٰ بن خالد، معن، مالک، ابوالنصر، عبید بن حنین، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ ہے جسے اللہ نے اختیار دیا ہے چاہے دنیاوی نعمتیں لے لے یا اللہ تعالیٰ کے پاس رہنے کو پسند کرے، چنانچہ اس نے اللہ تعالیٰ کے پاس رہنے کو پسند کر لیا، یہ سن کر ابو بکرؓ روئے اور خوب روئے اور عرض کیا ہمارے باپ دادا، ہماری مائیں آپ پر قربان ہوں، پھر معلوم ہوا کہ اس بندہ سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھے، اور ابو بکرؓ ہم سب سے زیادہ ان امور کو جاننے والے تھے، اور

فِي مَالِهِ وَصُحْبَتِهِ أَبُو بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ لَا تُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةَ أَبِي بَكْرٍ *

حضور نے فرمایا سب لوگوں سے زیادہ مجھ پر احسان مال اور صحبت میں ابو بکر کا ہے، اگر میں (خدا کے علاوہ) کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکرؓ کو بناتا، لیکن اسلام کی اخوت باقی ہے، مسجد میں کسی کی کھڑکی باقی نہ رکھی جائے سب کو بند کر دیا جائے، ہاں ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کھڑکی کو باقی رکھا جائے۔

(فائدہ) حدیث کے آخری جملہ سے یہ اشارہ فرمایا ہے کہ میرے بعد خلیفہ حضرت ابو بکر صدیقؓ ہوں گے، واللہ اعلم۔

١٤٦٠ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ حُنَيْنٍ وَبُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمًا بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ *

۱۴۶۰۔ سعید بن منصور، فلیح بن سلیمان، سالم، ابوالنضر، عبید بن حنین، بسر بن سعید، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں کو خطبہ دیا اور مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

١٤٦١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ أَبِي الْهُذَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنَّهُ أَخِي وَصَاحِبِي وَقَدِ اتَّخَذَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلًا *

۱۴۶۱۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، اسماعیل بن رجاء، عبداللہ بن ابی الہذیل، ابوالاحوص، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں (اللہ تعالیٰ کے علاوہ) کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابو بکر صدیقؓ کو خلیل بناتا، لیکن وہ میرے بھائی اور میرے صاحب ہیں اور تمہارے صاحب کو تو اللہ تعالیٰ نے خلیل بنالیا ہے۔

١٤٦٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي أَحَدًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ *

۱۴۶۲۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق، ابوالاحوص، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، اگر کسی کو اپنی امت میں سے (خدا کے علاوہ) خلیل بناتا تو ابو بکر صدیق کو خلیل بناتا۔

١٤٦٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ح و

۱۴۶۳۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، عبدالرحمٰن، سفیان، ابواسحاق، ابوالاحوص، عبداللہ، (دوسری سند) عبد بن حمید، جعفر بن عون، ابو عمیس، ابن ابی ملیکہ، حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا *

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں (خدا کے علاوہ) کسی کو خلیل بناتا تو ابن ابی قحافہ (حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو خلیل بناتا۔

١٤٦٤ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا وَلَكِنْ صَاحِبُكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ *

۱۴۶۴۔ عثمان بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، مغیرہ، واصل بن حیان، عبداللہ بن ابی ہذیل، ابوالاحوص، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں اگر زمین والوں میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابن ابی قحافہ (حضرت ابوبکرؓ) کو خلیل بناتا لیکن تمہارا اصاحب (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) خلیل اللہ ہے۔

١٤٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خِلٍّ مِنْ خِلِّهِ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا إِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ *

۱۴۶۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، وکیع۔
(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر۔
(تیسری سند) ابن ابی عمر، سفیان، اعمش۔
(چوتھی سند) محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابوسعید اشج، وکیع، اعمش، عبداللہ بن مرہ، ابوالاحوص، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ میں (خدا کے علاوہ) ہر ایک دوست کی دوستی سے برأت کا اظہار کرتا ہوں اور اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر صدیقؓ کو خلیل بنالیتا لیکن تمہارے صاحب (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے خلیل ہیں۔

١٤٦٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ

۱۴۶۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبداللہ، خالد، ابوعثمان، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لشکر ذات السلاسل کے ساتھ بھیجا، جب میں واپس آیا تو عرض کیا یا رسول اللہ لوگوں میں سب سے زیادہ محبت آپ کو کس سے ہے؟ فرمایا عائشہؓ سے، میں

قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُوهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا *

نے کہا مردوں میں، فرمایا ان کے والد سے، میں نے کہا پھر، فرمایا عمرؓ سے، حتی کہ آپ نے کئی نام لئے۔

(فائدہ) روایت سے حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عائشہؓ کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے، اور یہی اہل سنت والجماعت کی دلیل اور ان کا مسلک ہے۔

١٤٦٧ - وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَهُ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ فَقِيلَ لَهَا ثُمَّ مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عُمَرُ ثُمَّ قِيلَ لَهَا مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ثُمَّ انْتَهَتْ إِلَى هَذَا *

۱۴۶۷۔ حسن بن علی حلوانی، جعفر بن عون، ابو عمیس (دوسری سند) عبد بن حمید، جعفر بن عون، ابو عمیس، ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا، ان سے دریافت کیا گیا، کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو (اپنی زندگی میں ہی) خلیفہ کرتے تو کس کو کرتے؟ انہوں نے فرمایا حضرت ابوبکرؓ کو، پھر پوچھا گیا کہ ان کے بعد کس کو کرتے؟ فرمایا حضرت عمرؓ کو، پھر پوچھا گیا کہ پھر کس کو کرتے؟ فرمایا حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ کو اس کے بعد خاموش ہو گئیں۔

(فائدہ) شیعہ حضرات جو کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کی خلافت پر نص کر دی تھی تو وہ بالکل بے اصل اور باطل ہے، خود حضرت علیؓ نے ان کی تکذیب کی ہے، حضرت ابوبکرؓ کی خلافت باجماع صحابہ کرام پوری ہوئی ہے اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی خلافت کے لئے نص کر دیتے تو مہاجرین اور انصار کے درمیان کسی قسم کا تنازع ہی پیش نہ آتا (نووی جلد ۲ صفحہ ۲۷۳)۔

١٤٦٨ - حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ فَلَمْ أَجِدْكَ قَالَ أَبِي كَأَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ *

۱۴۶۸۔ عباد بن موسیٰ، ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، محمد بن جبیر بن مطعم، جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا، آپ نے اسے پھر آنے کے لئے کہا، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں پھر آؤں اور آپ کو نہ پاؤں (آپ انتقال کر چکے ہوں) آپ نے فرمایا، اگر مجھے نہ پائے تو ابوبکرؓ کے پاس آنا۔

(فائدہ) اس روایت میں آپ نے اس چیز کی طرف اشارہ فرما دیا جس کی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اطلاع کر دی تھی کہ آپ کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ ہوں گے، واللہ اعلم۔

١٤٦٩ - وَحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ أَبَاهُ

۱۴۶۹۔ حجاج بن الشاعر، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، محمد بن جبیر بن مطعم، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبَّادِ بْنِ مُوسَى *

کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے کسی معاملہ کے بارے میں گفتگو کی، تو آپ نے اسے حکم دیا، بقیہ روایت عباد بن موسیٰ کی روایت کی طرح ہے۔

١٤٧٠ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ ادْعِي لِي أَبَا بَكْرٍ أَبَاكِ وَأَخَاكِ حَتَّى أَكْتُبَ كِتَابًا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَمَنَّى مُتَمَنٍّ وَيَقُولُ قَائِلٌ أَنَا أَوْلَى وَيَأْبَى اللَّهُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ *

۱۴۷۰۔ عبیداللہ بن سعید، یزید بن ہارون، ابراہیم بن سعد، صالح بن کیسان، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الوفات میں فرمایا کہ اپنے والد ابوبکرؓ اور اپنے بھائی کو بلاؤ تاکہ میں ایک کتاب لکھ دوں، کہ کوئی آرزو کرنے والا خلافت کی آرزو نہ کرے، اور کوئی کہنے والا یہ نہ کہے کہ میں خلافت کا زیادہ حقدار ہوں، اور اللہ تعالیٰ اور مومنین ابوبکرؓ کی خلافت کے علاوہ اور کسی کی خلافت سے انکار کرتے ہیں۔

١٤٧١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِينًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ *

۱۴۷۱۔ محمد بن بن ابی عمر مکی، مروان بن معاویہ الفرازی، یزید بن کیسان، ابو حازم اشجعی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، آج کے دن تم میں سے کوئی روزہ دار ہے؟ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا میں ہوں، آپ نے فرمایا آج تم میں سے کوئی جنازہ کے ساتھ گیا ہے؟ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا میں، آپ نے فرمایا آج تم میں سے کسی نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا میں نے، آپ نے فرمایا آج تم میں سے کسی نے بیمار کی عیادت کی ہے؟ ابوبکرؓ نے عرض کیا میں نے، آپ نے فرمایا جس میں یہ تمام باتیں جمع ہوں وہ جنت میں جائے گا۔

١٤٧٢ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ

۱۴۷۲۔ ابوالطاہر احمد بن عمرو السرح، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن میتب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص ایک بیل پر بوجھ لادے ہوئے اسے ہانک رہا تھا کہ بیل نے اس کی طرف دیکھا اور کہنے لگا کہ میں اس لئے پیدا نہیں ہوا ہوں،

يَسُوقُ بَقَرَةً لَهُ قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا وَلَكِنِّي إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ تَعَجُّبًا وَفَزَعًا أَبَقَرَةٌ تَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُومِنُ بِذَلِكَ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ *

میں تو کھیتی کے لئے پیدا ہوا ہوں، لوگوں نے تعجب اور گھبراہٹ میں سبحان اللہ کہا، کہ کیا بیل بھی بولتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تو اس بات کو سچا جانتا ہوں، اور ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی سچا جانتے ہیں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا کہ اتنے میں ایک بھیڑیا لپکا اور ایک بکری لے گیا، چرواہے نے اس کا پیچھا کیا اور بکری کو اس سے چھڑا لیا، بھیڑیئے نے اس کی طرف دیکھا اور کہا کہ اس دن بکری کون بچائے گا جس دن میرے علاوہ اور کوئی چرواہا نہیں ہوگا، لوگوں نے کہا سبحان اللہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو اس پر ایمان رکھتا ہوں اور ابو بکرؓ بھی اور عمر بھیؓ۔

(فائدہ) دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ وہاں موجود نہیں تھے اس سے بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ حضور کو حضرات شیخین پر کس قدر اعتماد اور بھروسہ تھا۔

١٤٧٣ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قِصَّةَ الشَّاةِ وَالذِّئْبِ وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْبَقَرَةِ *

۱۴۷۳۔ عبدالملک بن شعیب بن لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ بھیڑیئے اور بکری کا قصہ روایت کیا گیا ہے لیکن بیل کا قصہ (اس میں) مذکور نہیں ہے۔

١٤٧٤ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَفِي حَدِيثِهِمَا ذِكْرُ الْبَقَرَةِ وَالشَّاةِ مَعًا وَقَالَا فِي حَدِيثِهِمَا فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ *

۱۴۷۴۔ محمد بن عباد، سفیان بن عیینہ۔

(دوسری سند) محمد بن رافع، ابن داؤد الحفری، سفیان، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یونس عن الزہری کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے اور اس میں بھیڑیئے اور بیل دونوں کا واقعہ مذکور ہے، اور اخیر میں ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا میں تو اس چیز پر ایمان لاتا ہوں اور ابو بکرؓ، اور عمرؓ بھی اور یہ دونوں وہاں موجود نہ تھے۔

١٤٧٥ - وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

۱۴۷۵۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، (دوسری سند) محمد بن عباد، سفیان بن عیینہ، مسعر، سعد بن ابراہیم، ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ

ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مِسْعَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

(فائدہ) باتفاق علماء اہل سنت والجماعت تمام صحابہ کرام میں سب سے افضل حضرت ابو بکرؓ ہیں، پھر حضرت عمرؓ، پھر حضرت عثمانؓ اور پھر حضرت علیؓ، ابو منصور بغدادی بیان کرتے ہیں کہ ان کے بعد باقی عشرہ مبشرہ، پھر اہل بدر، اور پھر اہل احد اور اس کے بعد اصحاب بیت الرضوان ہیں، اور حضرت عثمان کی خلافت بالاجماع صحیح ہے اور وہ مظلوم شہید ہوئے، اسی طرح حضرت علیؓ کی خلافت بھی صحیح ہے اور اپنے زمانہ میں وہی خلیفہ تھے، اور صحابہ کرام تمام عادل تھے اور آپس کے مناقشات اجتہادی غلطی کی بنا پر تھے جس کو طرفین صحیح سمجھتے تھے اسی لئے بعض نے شرکت اختیار کی اور بعض نے علیحدگی اختیار کی رضی اللہ تعالیٰ عنہم (نووی جلد ۲ صفحہ ۲۷۲)۔

(۲۲۲) بَاب مِنْ فَضَائِلِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهم *

باب (۲۲۲) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل۔

١٤٧٦ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى سَرِيرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُثْنُونَ وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ قَالَ فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا بِرَجُلٍ قَدْ أَخَذَ بِمَنْكِبِي مِنْ وَرَائِي فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عَلِيٌّ فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ وَقَالَ مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ وَايْمُ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَذَاكَ أَنِّي كُنْتُ أُكَثِّرُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ جِئْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَوْ لَأَظُنُّ

۱۴۷۶۔ سعید بن عمرو اشعثی، ابوالربیع العتکی، ابو کریب، ابن مبارک، عمر بن سعید، ابن ابی ملیکہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس وقت تخت پر رکھے گئے تو لوگ ان کے گرد جمع ہو گئے، اور دعا اور ان کی تعریف کر رہے تھے اور جنازہ اٹھائے جانے سے قبل ان پر نماز پڑھ رہے تھے، اور میں بھی ان ہی میں تھا، اور میں نہیں گھبرایا مگر ایک شخص سے، جنھوں نے میرے پیچھے سے آکر میرا مونڈھا تھاما، میں نے دیکھا تو وہ حضرت علی تھے، انہوں نے حضرت عمرؓ کے لئے دعائے رحمت کی، پھر فرمایا، اے عمرؓ تم نے کوئی شخص ایسا نہ چھوڑا جس کے اعمال ایسے ہوں کہ ویسے اعمال پر مجھے اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند ہو، تم سے زیادہ، بخدا میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کرے گا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا کہ آپ فرماتے کہ میں آیا، اور ابو بکرؓ اور عمرؓ آئے، اور میں اندر گیا، اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اندر گئے، اور میں نکلا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ نکلے، اس لئے میں امید کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے ان دونوں

أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَهُمَا *

ساتھیوں کے ساتھ کر دے گا۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ حضرت عمرؓ سے غایت درجہ کی محبت رکھتے تھے اور انہیں اپنے سے افضل اور خدا کا مقبول بندہ سمجھتے تھے، اور ویسے اعمال کی خود آرزو اور تمنا کرتے تھے، اب ان بے ایمانوں کا منہ کالا ہو جو حضرت علیؓ اور حضرت عمرؓ میں معاذ اللہ اختلاف بیان کرتے ہیں۔

١٤٧٧ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *

۱۴۷۷۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، عمر بن سعید سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت مروی ہے۔

١٤٧٨ - حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ح وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَمَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ قَالُوا مَاذَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الدِّينَ *

۱۴۷۸۔ منصور بن ابی مزاحم، ابراہیم بن سعد، صالح بن کیسان (دوسری روایت) زہیر بن حرب، حسن بن علی الحلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، صالح ابن شہاب، ابوامامہ بن سہل، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا، میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ پیش کئے جاتے ہیں اور ان پر کرتے ہیں، بعض کے کرتے چھاتی تک ہیں اور بعض کے اس سے نیچے، پھر حضرت عمرؓ نکلے اور وہ اتنا نیچا کرتا پہنے ہوئے ہیں جو کہ زمین پر گھسٹتا جاتا ہے، لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ اس کی کیا تعبیر ہے، آپ نے فرمایا دین ہے۔

١٤٧٩ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ رَأَيْتُ قَدَحًا أُتِيتُ بِهِ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَجْرِي فِي أَظْفَارِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعِلْمَ *

۱۴۷۹۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمزہ بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں سو رہا تھا، میں نے ایک پیالہ دیکھا جو میری خدمت میں لایا گیا، اس میں دودھ تھا میں نے اس میں سے پیا، حتیٰ کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخنوں میں سے نکلنے لگی پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر بن الخطابؓ کو دے دیا، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ اس کی کیا تعبیر ہے؟ آپ نے فرمایا علم۔

(فائدہ) جیسا کہ دودھ بدن کی جسمانیت اور بود و باش کا سبب ہے اسی طرح علم دین روح کی زندگی اور اس کی پرورش کا باعث ہے، اسی بنا

پر اہل تعبیر بیان کرتے ہیں کہ جو کوئی دودھ کھاتے یا پیتے خواب میں دیکھے تو اسے علم نصیب ہوگا، روایت اولیٰ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دین کی فضیلت اور اس روایت سے ان کے علم کی منقبت ثابت ہوتی ہے۔

١٤٨٠ - وَحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ ح و حَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ بِإِسْنَادِ يُونُسَ نَحْوَ حَدِيثِهِ *

۱۴۸۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث، عقیل، (دوسری سند) عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد بواسطہ اپنے والد، صالح سے یونس کی سند کے ساتھ اسی حدیث کے مطابق روایت مروی ہے۔

١٤٨١ - حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفٌ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ *

۱۴۸۱۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں سو رہا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو ایک کنویں پر دیکھا، اس پر ڈول پڑا ہوا ہے تو میں نے اس ڈول سے جتنا اللہ نے چاہا پانی ، پھر اسے ابوقحافہ کے بیٹے ابوبکرؓ نے لے لیا اور ایک یا دو ڈول نکالے، اور ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، پھر وہ بڑا ڈول ہو گیا اور اسے ابن خطاب نے لے لیا، میں نے لوگوں میں ایسا بہادر اور سردار نہیں دیکھا جو عمر کی طرح پانی کھینچتا ہو، انہوں نے اس کثرت سے پانی نکالا کہ لوگ اپنے اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے آرام کی جگہ پہنچ گئے۔

(فائدہ) یہ راوی کا شک ہے، صحیح دو ڈول کا کھینچنا ہے جیسا کہ دوسری روایت میں اس کی تصریح ہے، اس میں حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کی طرف کی اشارہ ہے کہ انہوں نے دو سال تک خلافت کی، ان کی خلافت میں مرتدین کا استیصال ہوا، اور پھر حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے اور ان کے زمانہ خلافت میں اسلام خوب پھیلا، اس روایت میں حضرات شیخین کی خلافت ہی کی طرف اشارہ ہے۔

١٤٨٢ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَالْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ بِإِسْنَادِ يُونُسَ نَحْوَ حَدِيثِهِ *

۱۴۸۲۔ عبدالملک بن شعیب بن لیث، بواسطہ اپنے والد اور دادا، عقیل بن خالد، (دوسری سند) عمرو بن ناقد، حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد صالح سے یونس کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے۔

١٤٨٣ - حَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ قَالَ الْأَعْرَجُ وَغَيْرُهُ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ

۱۴۸۳۔ حلوانی اور عبد بن حمید، یعقوب، بواسطہ اپنے والد، صالح، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ابن

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ يَنْزِعُ بِنَحْوِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ *

ابی قحافہ (ابو بکر صدیقؓ) کو ڈول کھینچتے دیکھا، اور زہری کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

١٤٨٤- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُرِيتُ أَنِّي أَنْزِعُ عَلَى حَوْضِي أَسْقِي النَّاسَ فَجَاءَنِي أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ يَدِي لِيُرَوِّحَنِي فَنَزَعَ دَلْوَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ فَجَاءَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَأَخَذَ مِنْهُ فَلَمْ أَرَ نَزْعَ رَجُلٍ قَطُّ أَقْوَى مِنْهُ حَتَّى تَوَلَّى النَّاسُ وَالْحَوْضُ مَلْآنُ يَتَفَجَّرُ *

۱۴۸۴۔ احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب، عمرو بن حارث، ابو یونس، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا تو مجھے دکھایا گیا کہ میں اپنے حوض سے پانی نکال کر لوگوں کو پلا رہا ہوں، اتنے میں ابو بکرؓ میرے پاس آئے اور انہوں نے ڈول میرے ہاتھ سے لے لیا تاکہ مجھے آرام دیں، اور دو ڈول نکالے، اور ان کے نکالنے میں کمزوری تھی، اللہ ان کی مغفرت فرمائے، پھر ابن خطاب آئے اور انہوں نے ابو بکرؓ کے ہاتھ سے ڈول لے لیا تو میں نے ایسا زبردست کھینچنا کسی کا نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو کر چلے اور حوض بھرپور ہو کر بہہ رہا ہے۔

١٤٨٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ سَالِمٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيتُ كَأَنِّي أَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلَى قَلِيبٍ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ فَنَزَعَ نَزْعًا ضَعِيفًا وَاللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَاسْتَقَى فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا الْعَطَنَ *

۱۴۸۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ بن نمیر، محمد بن بشر، عبیداللہ بن عمر، ابو بکر بن سالم، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک کنویں پر صبح کے وقت پانی کھینچ رہا ہوں، اتنے میں ابو بکر آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے اور کمزوری کے ساتھ نکالے، اللہ ان کی مغفرت فرمائے، پھر عمر آئے اور پانی کھینچنا شروع کیا تو وہ ڈول چرس ہو گیا، میں نے ایسا زبردست بہادری کے ساتھ کام کرنے والا نہیں دیکھا، تاآنکہ لوگ سیراب ہو گئے اور اپنے اونٹوں کو پانی پلا کر آرام کی جگہ بٹھا دیا۔

١٤٨٦- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ *

۱۴۸۶۔ احمد بن عبداللہ بن یونس، زہیر، موسیٰ بن عقبہ، حضرت سالم بن عبداللہؓ اپنے والد سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر بن الخطابؓ کے متعلق حسب سابق روایت کرتے ہیں۔

١٤٨٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَا جَابِرًا يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَعَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا دَارًا أَوْ قَصْرًا فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ أَوَ عَلَيْكَ يُغَارُ *

۱۴۸۷۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سفیان، عمرو، ابن منکدر، حضرت جابر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، (دوسری سند) زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ابن منکدر، عمرو، حضرت جابر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جنت میں میں داخل ہوا تو وہاں میں نے ایک گھر یا محل دیکھا، میں نے دریافت کیا یہ کس کا ہے؟ حاضرین نے کہا عمر بن خطاب کا ہے، میں نے اندر جانا چاہا مگر (عمرؓ) تمہاری غیرت کا مجھے خیال آگیا، یہ سن کر عمر رو پڑے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں آپ کے داخل ہونے پر غیرت کرتا۔

١٤٨٨- وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا ح و حَدَّثَنَاه عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرٍ *

۱۴۸۸۔ اسحاق بن ابراہیم، ابوبکر بن ابی شیبہ، سفیان، عمرو، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
(دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، سفیان، عمرو، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(تیسری سند) عمرو ناقد، سفیان، ابن منکدر، جابر، ابن نمیر اور زہیر کی طرح حدیث مروی ہے۔

١٤٨٩- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَةَ عُمَرَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَكَى عُمَرُ وَنَحْنُ جَمِيعًا فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَيْكَ أَغَارُ *

۱۴۸۹۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن المسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں سو رہا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا۔ وہاں ایک عورت ایک محل کے کونے میں وضو کر رہی تھی، میں نے پوچھا یہ کس کا محل ہے؟ حاضرین نے کہا عمر بن الخطاب کا ہے، یہ سن کر مجھے عمرؓ کی غیرت کا خیال آیا تو میں پشت پھیر کر چل دیا، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ یہ سن کر رو پڑے اور ہم سب اس مجلس میں حضور کے ساتھ تھے، پھر حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو گیا میں آپ پر غیرت کروں گا۔

١٤٩٠- وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۴۹۰۔ عمرو ناقد، حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، صالح ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

١٤٩١- حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنِي و قَالَ حَسَنٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ سَعْدًا قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ أَيْ عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَغْلَظُ وَأَفَظُّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ *

۱۴۹۱۔ منصور بن ابی مزاحم، ابراہیم بن سعد، (دوسری سند) حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن زید، محمد بن سعد بن ابی وقاص، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اندر آنے کی اجازت طلب کی اور اس وقت آپ کے پاس قریش کی عورتیں بیٹھی ہوئیں آپ سے باتیں کر رہی تھیں، اور بہت ہی باتیں کر رہی تھیں، ان کی آوازیں بلند تھیں، جب حضرت عمرؓ نے اجازت طلب کی تو چھپنے کے لئے اٹھ دوڑیں، آپ نے حضرت عمرؓ کو اجازت دیدی اور آپ ہنس رہے تھے، حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ آپ کو ہنستا رکھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ان عورتوں پر تعجب ہوا جو میرے پاس بیٹھی تھیں، تمہاری آواز سنتے ہی پردے میں بھاگیں، حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ سے ڈرا جائے، اور پھر ان عورتوں سے بولے اپنی جان کی دشمنو، تم مجھ سے ڈرتی ہو اور اللہ کے رسول سے نہیں ڈرتیں، وہ بولیں ہاں تم سخت ہو، اور حضور سے زیادہ غصے والے ہو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، شیطان جب تمہیں کسی راستہ میں چلتا ہوا ملتا ہے تو اس راستہ کو جس پر تم چلتے ہو، چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔

١٤٩٢- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا بِهِ

۱۴۹۲۔ ہارون بن معروف، عبدالعزیز بن محمد، سہیل، بواسطہ

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنِي سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ قَدْ رَفَعْنَ أَصْوَاتَهُنَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ *

اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے پاس کچھ عورتیں تھیں جنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی آوازیں بلند کرر کھی تھیں، جب عمرؓ نے اجازت طلب کی تو سب پردہ کے پیچھے بھاگ گئیں، بقیہ روایت زہری کی روایت کی طرح ہے۔

١٤٩٣- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَدْ كَانَ يَكُونُ فِي الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ تَفْسِيرُ مُحَدَّثُونَ مُلْهَمُونَ *

۱۴۹۳۔ ابوالطاہر احمد بن عمرو بن السرح، عبداللہ بن وہب، ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، ابوسلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا تم سے پہلے اگلی امتوں میں محدث من اللہ ہوا کرتے تھے (بغیر قصد وارادہ کے ان کی زبان پر حق بات جاری ہو جاتی تھی) میری امت میں ان میں سے اگر ایسا کوئی ہے تو وہ عمر بن الخطابؓ ہیں، ابن وہب نے محدثوں کی تفسیر "ملہمون" سے کی ہے۔

(فائدہ) محدث کی تفسیر صاحب مبارق نے کی ہے کہ ملاء اعلیٰ کی جانب سے کسی بات کا القاء ہو جائے اور دوسری تفسیر جو علامہ قسطلانی کی ہے اس کی جانب میں نے ترجمہ میں اشارہ کر دیا ہے۔

١٤٩٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۴۹۴۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن عیینہ، ابن عجلان، سعد بن ابراہیم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

١٤٩٥- حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ أَخْبَرَنَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ فِي مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ وَفِي الْحِجَابِ وَفِي أُسَارَى بَدْرٍ *

۱۴۹۵۔ عقبہ بن مکرم العمی، سعید بن عامر، جویریہ بن اسماء، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تین باتوں میں میں اپنے رب کے موافق ہوا، ایک مقام ابراہیم میں نماز پڑھنے میں، دوسرے عورتوں کے پردے میں، تیسرے بدر کے قیدیوں میں۔

(فائدہ) حضرت عمرؓ نے مقام ابراہیم کو مصلیٰ بنانے کی رائے دی تھی تو اسی وقت آیت کریمہ "واتخذو من مقام ابراہیم مصلیٰ" نازل ہو گئی، غرضیکہ اس روایت میں حضرت عمرؓ کی عظیم الشان فضیلت اور منقبت مروی ہے اور اس بات کا بین ثبوت ہے کہ آپ ملہم من اللہ تھے اور موافقات حضرت عمرؓ کا حضرات محدثین نے پندرہ تک کا شمار کرایا ہے (نووی جلد ۲ صفحہ ۲۷۹، شرح سنوسی وابی جلد ۶ صفحہ ۲۵)

١٤٩٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيصَهُ أَنْ يُكَفِّنَ فِيهِ أَبَاهُ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُصَلِّي عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللَّهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللَّهُ فَقَالَ (اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً) وَسَأَزِيدُ عَلَى سَبْعِينَ قَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ) *

۱۴۹۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی بن سلول مر گیا تو اس کا بیٹا عبداللہ بن عبداللہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ اپنا کرتہ میرے باپ کے کفن کے لئے دید یجئے، آپ نے دے دیا، پھر اس نے عرض کیا کہ اس کی نماز بھی پڑھا دیجئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو حضرت عمر کھڑے ہوئے اور آپ کا کرتا تھاما، اور عرض کیا یارسول اللہ کیا آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے چنانچہ استغفرلهم اولا تستغفرلهم ان تستغفرلهم سبعين مرة، تو میں ستر مرتبہ سے بھی زیادہ دعا کروں گا، حضرت عمرؓ نے عرض کیا وہ منافق ہے بالآخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "ولا تصل على احد منهم مات ابدا ولا تقم على قبره"۔

(فائدہ) یعنی منافق کی نماز پڑھنا تو کجا، اس کی قبر کے پاس بھی کھڑے نہ ہو جیئے۔

١٤٩٧ - وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَى حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ وَزَادَ قَالَ فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ *

۱۴۹۷۔ محمد بن مثنیٰ، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ القطان، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ ابو اسامہ کی روایت کے ہم معنی حدیث مروی ہے، باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ پھر آپ نے منافقوں کی نماز پڑھانا چھوڑ دی۔

(٢٢٣) بَاب مِنْ فَضَائِلِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه *

باب (۲۲۳) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل۔

١٤٩٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ عَطَاءِ

۱۴۹۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، محمد بن ابی حرملہ، عطاء سلیمان بن یسار، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھروں میں رانیں یا پنڈلیاں

وَسُلَيْمَانَ ابْنَيْ يَسَارٍ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِي كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ أَوْ سَاقَيْهِ فَاسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذَلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوَّى ثِيَابَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا أَقُولُ ذَلِكَ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ أَلَا أَسْتَحِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ *

کھولے ہوئے لیٹے تھے، اتنے میں حضرت ابو بکرؓ نے اجازت طلب کی، تو آپ نے اجازت دے دی، اور اسی حال میں باتیں کرتے رہے، پھر حضرت عمرؓ نے اجازت لی، انہیں بھی آپ نے اجازت دے دی، اور اسی حال میں گفتگو کرتے رہے، پھر حضرت عثمانؓ نے اجازت طلب کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور کپڑے برابر کر لئے، پھر وہ آئے اور باتیں کیں، جب وہ سب چلے گئے تو حضرت عائشہؓ نے کہا، حضرت ابو بکرؓ آئے تو آپ نے کچھ خیال نہیں کیا، اور حضرت عمرؓ آئے تب بھی آپ نے کچھ خیال نہیں کیا، پھر حضرت عثمانؓ آئے تو آپ بیٹھ گئے اور کپڑے درست کر لئے، آپ نے ارشاد فرمایا تو کیا میں اس شخص سے شرم نہ کروں جس سے فرشتے بھی شرم کرتے ہیں۔

(فائدہ) یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ازار باندھے ہوئے تھے اور اس پر کرتہ نہیں پڑا ہوا تھا، اور حیاو شرم ملائکہ کی صفات میں سے ایک صفت جمیلہ ہے، روایت سے حضرت عثمان کی منقبت اور فضیلت جلیلہ ثابت ہوتی ہے، اسی واسطے ارشاد ہے، "واحیاہم عثمان" الخ۔

١٤٩٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُثْمَانَ حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ لَابِسٌ مِرْطَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ كَذَلِكَ فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ عُثْمَانُ ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسَ وَقَالَ لِعَائِشَةَ اجْمَعِي عَلَيْكِ ثِيَابَكِ فَقَضَيْتُ إِلَيْهِ

۱۴۹۹۔ عبدالملک، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، یحییٰ بن سعید العاص، سعید بن العاص، حضرت عائشہؓ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عثمانؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی اور آپ اپنے بستر پر حضرت عائشہؓ کی چادر اوڑھے لیٹے ہوئے تھے، چنانچہ آپ نے حضرت ابو بکرؓ کو اسی حال میں اجازت دے دی، وہ اپنا کام پورا کر کے چلے گئے، پھر حضرت عمر نے اجازت مانگی، آپ نے اجازت دیدی، اور آپ اسی حالت پر رہے، وہ بھی اپنا کام پورا کر کے تشریف لے گئے، حضرت عثمانؓ بیان کرتے ہیں پھر میں نے اجازت طلب کی تو آپ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا، اپنے کپڑے درست کر لو، میں اپنے کام سے فارغ ہو کر چلا گیا، اس کے بعد حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہ کیا وجہ ہے کہ آپ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت

حَاجَتِي ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَالِي لَمْ أَرَكَ فَزِعْتَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَمَا فَزِعْتَ لِعُثْمَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَإِنِّي خَشِيتُ إِنْ أَذِنْتُ لَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ أَنْ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ *

عمرؓ کے آنے سے اتنے نہیں گھبرائے جتنا کہ حضرت عثمانؓ کے آنے سے، آپ نے فرمایا حضرت عثمانؓ زیادہ حیادار انسان ہیں تو مجھے خوف ہوا کہ اگر میں اسی حال میں ان کو اجازت دوں تو مجھ سے اپنی ضروریات پوری نہ کرا سکیں گے۔

١٥٠٠- وَحَدَّثَنَاه عَمْرٌو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ *

۱۵۰۰۔ عمرو ناقد، حسن بن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح بن کیسان، ابن شہاب، یحییٰ بن سعید بن العاص، سعید العاص، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی، اور "عقیل عن الزہری" کی حدیث کی طرح روایت مروی ہے۔

١٥٠١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنْ حَائِطِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ مُتَّكِئٌ يَرْكُزُ بِعُودٍ مَعَهُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ إِذَا اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تَكُونُ قَالَ فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَفَتَحْتُ وَبَشَّرْتُهُ

۱۵۰۱۔ محمد بن مثنیٰ عنزی، ابن ابی عدی، عثمان بن غیاث، ابو عثمان نہدی، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے کسی باغ میں تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے اور ایک لکڑی کو کیچڑ میں کھونس رہے تھے، اتنے میں ایک شخص نے دروازہ کھلوایا، آپ نے فرمایا کھول دے اور اسے جنت کی بشارت دی، دیکھتا کیا ہوں کہ وہ حضرت ابو بکرؓ ہیں، میں نے دروازہ کھول دیا اور انہیں جنت کی خوشخبری دی، پھر دوسرے شخص نے دروازہ کھلوایا، آپ نے فرمایا کھول دے اور انہیں جنت کی خوشخبری سنادے، میں گیا دیکھا تو وہ حضرت عمرؓ ہیں، میں نے دروازہ کھول دیا اور جنت کی خوشخبری دی، پھر تیسرے شخص نے دروازہ کھلوایا تو آپ بیٹھ گئے اور فرمایا کھول دے، اور جنت کی بشارت دے اس بلویٰ کے ساتھ جو انہیں پیش آئے گا، میں گیا تو وہ حضرت عثمان تھے، میں نے دروازہ کھولا اور جنت

بِالْجَنَّةِ قَالَ وَقُلْتُ الَّذِي قَالَ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَبْرًا أَوِ اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ *

کی بشارت دی اور جو حضور نے فرمایا تھا بیان کر دیا، وہ بولے الہ العالمین اس وقت صبر عطا فرما اور اللہ تعالیٰ ہی معین و مددگار ہے۔

۱۵۰۲- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي أَنْ أَحْفَظَ الْبَابَ بِمَعْنَى حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ *

۱۵۰۲- ابوالربیع العتکی، حماد، ایوب، ابو عثمان نہدی، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے اور فرمایا کہ تو دروازہ پر پہرہ دے، پھر بقیہ روایت عثمان بن غیاث کی روایت کی طرح مروی ہے۔

۱۵۰۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنِي أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ لَأَلْزَمَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَكُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِي هَذَا قَالَ فَجَاءَ الْمَسْجِدَ فَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا خَرَجَ وَجَّهَ هَاهُنَا قَالَ فَخَرَجْتُ عَلَى أَثَرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ حَتَّى دَخَلَ بِئْرَ أَرِيسٍ قَالَ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ وَبَابُهَا مِنْ جَرِيدٍ حَتَّى قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ وَتَوَضَّأَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ جَلَسَ عَلَى بِئْرِ أَرِيسٍ وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ لَأَكُونَنَّ بَوَّابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ قَالَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ ادْخُلْ وَرَسُولُ اللَّهِ

۱۵۰۳- محمد بن مسکین، یحییٰ بن حسان، سلیمان بن بلال، شریک بن ابی نمر، سعید بن مسیب، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے گھر میں وضو کیا پھر باہر آئے اور کہنے لگے آج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہوں گا، چنانچہ مسجد میں آئے اور دریافت کیا کہ حضور کہاں ہیں، حاضرین نے کہا اس طرف گئے ہیں، تو ابو موسیٰؓ بھی ان کے نشان قدم پوچھتے ہوئے اسی طرف چلے گئے حتیٰ کہ بیر اریس پر پہنچے تو میں دروازہ میں بیٹھ گیا، اور اس کا دروازہ لکڑی کا تھا یہاں تک کہ آپ حاجت سے فارغ ہوئے اور وضو کیا، تب میں آپ کے پاس گیا آپ کنویں پر بیٹھے تھے اس کی من پر پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکا رکھی تھیں، میں نے سلام کیا، پھر میں لوٹا اور دروازہ پر بیٹھ گیا اور (دل میں) کہا کہ آج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دربان بنوں گا، اتنے میں حضرت ابو بکرؓ آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا، میں نے کہا کون ہے، بولے ابو بکرؓ، میں نے کہا ٹھہریے، پھر میں گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ابو بکرؓ تشریف لائے ہیں اور اجازت چاہتے ہیں، آپ نے فرمایا انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی سنا دو، میں آیا اور حضرت ابو بکرؓ سے کہا اندر جاؤ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں، چنانچہ ابو بکرؓ آئے اور کنویں کی من پر آپ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ فِي الْقُفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ أَخِي يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِي فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِفُلَانٍ يُرِيدُ أَخَاهُ خَيْرًا يَأْتِ بِهِ فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ هَذَا عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجِئْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ أَذِنَ وَيُبَشِّرُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُفِّ عَنْ يَسَارِهِ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَعْنِي أَخَاهُ يَأْتِ بِهِ فَجَاءَ إِنْسَانٌ فَحَرَّكَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ قَالَ وَجِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوَى تُصِيبُهُ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ ادْخُلْ وَيُبَشِّرُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوَى تُصِيبُكَ قَالَ فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِئَ فَجَلَسَ وِجَاهَهُمْ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ قَالَ شَرِيكٌ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَأَوَّلْتُهَا قُبُورَهُمْ*

کی داہنی طرف بیٹھ گئے، اور اپنے پاؤں کنویں میں لٹکا دیئے جس طرح کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے اور پنڈلیاں کھول دیں، میں لوٹا اور دروازہ پر بیٹھ گیا اور میں اپنے بھائی کو وضو کرتا ہوا چھوڑ آیا اور وہ میرے پاس آنے والا تھا میں نے (اپنے دل میں) کہا اگر اللہ تعالیٰ کو اس کی بھلائی منظور ہو گی تو اسے بھی لے آئے گا، یکایک ایک شخص نے پھر دروازہ ہلایا، میں نے کہا کون؟ بولے عمر بن الخطابؓ، میں نے کہا ٹھہریئے، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کے بعد عرض کیا کہ حضرت عمرؓ اجازت طلب کرتے ہیں، آپ نے فرمایا انہیں اجازت دو اور جنت کی بشارت بھی سنا دو، میں حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور کہا آجاؤ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں جنت کی بشارت دیتے ہیں، وہ اندر آئے اور آپ کی بائیں جانب کنویں کی من پر بیٹھ گئے اور اپنے پاؤں کنویں میں لٹکا دیئے، میں لوٹا اور بیٹھ گیا اور کہا کہ اگر خدا کو فلاں یعنی میرے بھائی کی بھلائی منظور ہے تو وہ بھی آجائے، پھر ایک شخص آیا اور دستک دی، میں نے کہا کون؟ بولے عثمان بن عفانؓ، میں نے کہا ٹھہریئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بیان کیا، آپ نے فرمایا انہیں اجازت دو اور جنت کی خوشخبری سنا دو اس پریشانی کے ساتھ جو کہ انہیں لاحق ہو گی، میں آیا اور کہا اندر آجاؤ حضور آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں، ایک بلویٰ کے ساتھ جو آپ کو لاحق ہو گا، وہ آئے تو انہوں نے دیکھا کہ من پر اس جانب جگہ نہیں ہے تو وہ ان کے سامنے دوسری طرف بیٹھ گئے، شریک کہتے ہیں کہ سعید بن مسیب نے فرمایا میں نے اس سے یہ سمجھا کہ ان کی قبریں بھی اسی طرح ہوں گی۔

(فائدہ) چنانچہ ایسا ہی ہوا حضرت عثمان غنیؓ کو روضہ اطہر میں جگہ نہ ملی، وہ ان کے سامنے بقیع میں دفن کئے گئے۔

١٥٠٤ - وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي

۱۵۰۴۔ ابو بکر بن اسحاق، سعید بن عفیر، سلیمان بن بلال، شریک بن عبداللہ بن ابی نمر، سعید بن المسیب، حضرت ابو

شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ هَاهُنَا وَأَشَارَ لِي سُلَيْمَانُ إِلَى مَجْلِسِ سَعِيدٍ نَاحِيَةَ الْمَقْصُورَةِ قَالَ أَبُو مُوسَى خَرَجْتُ أُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَلَكَ فِي الْأَمْوَالِ فَتَبِعْتُهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ دَخَلَ مَالًا فَجَلَسَ فِي الْقُفِّ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يَحْيَى ابْنِ حَسَّانَ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ سَعِيدٍ فَأَوَّلْتُهَا قُبُورَهُمْ *

موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وبارک وسلم کی تلاش میں نکلا، میں نے دیکھا کہ آپ باغوں کی طرف تشریف لے گئے، پھر میں نے آپ کو ایک باغ میں دیکھا کہ آپ کنویں کی من پر بیٹھے ہوئے ہیں اور پنڈلیاں کھول کر انہیں کنویں میں لٹکا دیا ہے، بقیہ روایت یحییٰ بن حسان کی روایت کی طرح ہے مگر حدیث کے آخر میں حضرت سعید بن مسیب کا یہ قول "فاولتھا قبورھم" مذکور نہیں ہے۔

١٥٠٥ - حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا إِلَى حَائِطٍ بِالْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ فَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَتَأَوَّلْتُ ذَلِكَ قُبُورَهُمْ اجْتَمَعَتْ هَاهُنَا وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ *

۱۵۰۵۔ حسن بن علی حلوانی، ابو بکر بن اسحاق، سعید بن ابی مریم، محمد بن جعفر بن ابی کثیر، شریک بن عبداللہ، سعید بن مسیب، حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے کسی باغ کی طرف اپنی حاجت سے تشریف لے گئے، میں بھی آپ کے پیچھے ہو لیا، اور بقیہ روایت سلیمان بن بلال کی روایت کی طرح بیان کی ہے اور ابن المسیب فرماتے ہیں کہ اس طرح بیٹھنے سے میں نے ان حضرات کی قبروں کی ترتیب کو سمجھا، کہ ان تینوں کی ایک ساتھ قبریں ہیں اور حضرت عثمانؓ کی علیحدہ ہے۔

(٢٢٤) بَاب مِنْ فَضَائِلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه *

باب (۲۲۴) حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے فضائل۔

١٥٠٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعُبَيْدُ اللَّهِ الْقَوَارِيرِيُّ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنْ يُوسُفَ بْنِ الْمَاجِشُونِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا يُوسُفُ أَبُو سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ حَدَّثَنَا

۱۵۰۶۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، ابو جعفر، محمد بن الصباح، عبیداللہ القواریری، سریج بن یونس، یوسف، الماجشون، محمد بن منکدر، سعید بن المسیب، عامر بن سعد بن ابی وقاص، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم

مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي قَالَ سَعِيدٌ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُشَافِهَ بِهَا سَعْدًا فَلَقِيتُ سَعْدًا فَحَدَّثْتُهُ بِمَا حَدَّثَنِي عَامِرٌ فَقَالَ أَنَا سَمِعْتُهُ فَقُلْتُ آنْتَ سَمِعْتَهُ فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلَى أُذُنَيْهِ فَقَالَ نَعَمْ وَإِلَّا فَاسْتَكَّتَا *

میرے پاس ایسے ہو جیسے کہ حضرت ہارون، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ میں نے چاہا کہ میں یہ حدیث خود حضرت سعدؓ سے سن لوں، تو میں حضرت سعد سے ملا اور جو عامر نے حدیث بیان کی تھی وہ انہیں سنائی، سعد بولے میں نے یہ حدیث سنی ہے، انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں پر رکھیں اور فرمایا ہاں میں نے سنی ہے، اور اگر نہ سنی ہو تو میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں۔

(فائدہ) علامہ طیبی فرماتے ہیں حضور نے یہ اس وقت فرمایا جب آپ غزوہ تبوک کے لئے تشریف لے جانے لگے اور حضرت علی کو مدینہ منورہ میں خلیفہ کر گئے، تو انہوں نے کہا کہ آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جاتے ہیں، تب آپ نے فرمایا "اما ترضی یا علی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ" کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر تشریف لے گئے تھے تو حضرت ہارون کو اپنا خلیفہ بنا گئے تھے، چنانچہ ارشاد خداوندی ہے وقال موسیٰ لاخیہ ہارون اخلفنی فی قومی" اور ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ کی زندگی میں انتقال فرما گئے اور ان کے بعد خلیفہ نہیں ہوئے، لہٰذا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ تم ہی میری وفات کے بعد خلیفہ ہو نگے اور وجہ مشابہت تمام امور میں مشابہت ضروری نہیں ہوتی، لہٰذا تمام امور میں حضرت ہارون کے برابر ہونا ضروری نہیں صرف اس وقت خلیفہ کر جانے میں تشبیہ ہے اور قرابت کی بنا پر آپ نے یہ خلافت عطا فرمائی کیونکہ گھر والوں پر قرابت دار ہی کو خلیفہ کیا جاتا ہے اور پھر جب کہ آپ نے صاف فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تو اس سے خود اس چیز کی وضاحت ہو گئی۔

١٥٠٧ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ خَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي *

۱۵۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ، (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، مصعب بن سعد بن ابی وقاص، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ تبوک کے لئے تشریف لے گئے تو آپ نے حضرت علی کو (مدینہ پر) خلیفہ کیا، انہوں نے کہا یا رسول اللہ، آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں، آپ نے فرمایا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہے جیسا کہ حضرت ہارون کا موسیٰ کے پاس تھا، باقی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

١٥٠٨ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۵۰۸۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

١٥٠٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا التُّرَابِ فَقَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ أَسُبَّهُ لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ خَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَلَّفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ ادْعُوا لِي عَلِيًّا فَأُتِيَ بِهِ أَرْمَدَ فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ) دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي *

١٥٠٩۔ قتیبہ بن سعید، محمد بن عباد، حاتم بن اسماعیل، بکیر بن مسمار، عامر بن سعد بن ابی وقاص، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ نے انہیں امیر بنایا اور بولے کہ تم ابوترابؓ کو برا کیوں نہیں کہتے؟ سعد بولے کہ میں تین باتوں کی بنا پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہیں، انہیں برا نہیں کہتا اگر ان باتوں میں سے ایک بھی مجھے حاصل ہو جائے تو وہ میرے لئے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ پیاری ہے، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور آپ نے کسی لڑائی پر جاتے ہوئے انہیں مدینہ منور میں چھوڑا تو حضرت علی نے عرض کیا یارسول اللہ آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جاتے ہیں، آپ نے فرمایا، کیا تم اس بات سے راضی نہیں کہ تمہارا درجہ میرے نزدیک ایسا ہو جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک ہارون علیہ السلام کا، باقی میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، اور میں نے حضور سے خیبر کے دن سنا، فرما رہے تھے کہ کل میں ایسے آدمی کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول بھی اس سے محبت رکھتے ہیں، یہ سن کر ہم اس کے انتظار میں رہے آپ نے فرمایا میرے پاس علیؓ کو بلاؤ، وہ آئے اور ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں، آپ نے ان کی آنکھوں میں تھوک دیا اور جھنڈا ان کے حوالہ کر دیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ فتح عطا فرمائی اور جب آیت "ندع ابناءنا وابنا کم" نازل ہوئی تو آپ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حضرت حسنین کو بلایا اور فرمایا اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔

(فائدہ) حضرت امیر معاویہؓ نے حضرت سعدؓ سے حضرت علیؓ کو برا نہ کہنے کا سبب پوچھا، جیسا کہ اور حضرات ان کو برا کہتے تھے تاکہ مزید برآں ان کے مناقب وفضائل کا علم ہو جائے۔

١٥١٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا

١٥١٠۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ، (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سعد بن ابراہیم، ابراہیم بن سعد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ

شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى *

وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسا کہ حضرت ہارون کا حضرت موسیٰ کے پاس تھا۔

١٥١١- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ قَالَ فَتَسَاوَرْتُ لَهَا رَجَاءَ أَنْ أُدْعَى لَهَا قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا وَقَالَ امْشِ وَلَا تَلْتَفِتْ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ قَالَ فَسَارَ عَلِيٌّ شَيْئًا ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ فَصَرَخَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى مَاذَا أُقَاتِلُ النَّاسَ قَالَ قَاتِلْهُمْ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَقَدْ مَنَعُوا مِنْكَ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ *

۱۵۱۱۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا، یہ جھنڈا میں ایسے شخص کو جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے دوں گا، اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں پر فتح عطا کرے گا، حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں، کہ اس دن کے علاوہ میں نے کبھی بھی امارت کی تمنا نہیں کی، پھر میں آپ کے سامنے اسی امید کی وجہ سے آیا کہ آپ مجھے اس کام کے لئے بلاویں، لیکن آپ نے حضرت علیؓ کو بلایا اور وہ جھنڈا انہیں دیا، اور فرمایا چلے جاؤ کسی طرف التفات نہ کرو تا آنکہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں فتح عطا فرمائے، حضرت علیؓ کچھ دور چل کر ٹھہر گئے اور کسی طرف التفات نہیں کیا، پھر بلند آواز سے بولے یارسول اللہ کس بات پر میں لوگوں سے لڑوں؟ آپ نے فرمایا، ان سے لڑو حتیٰ کہ وہ "لا الہ الا اللہ" اور "محمد الرسول اللہ" کی گواہی دیں، جب وہ اس بات کی گواہی دے دیں تو انہوں نے تم سے اپنی جان اور مال کو محفوظ کر لیا، مگر کسی حق کے بدلے، اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔

١٥١٢- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ هَذَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ

۱۵۱۲۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز بن ابی حازم، ابوحازم، سہل بن سعد (دوسری سند) قتیبہ، یعقوب بن عبدالرحمٰن، ابوحازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا، البتہ یہ جھنڈا میں ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا، وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں، چنانچہ

اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا قَالَ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُونَ أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ *

رات بھر صحابہ کرام ذکر کرتے رہے کہ یہ جھنڈا کس کو ملتا ہے؟ جب صبح ہوئی تو سب کے سب لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور ہر ایک اس بات کی تمنا کرتا تھا کہ یہ جھنڈا مجھے مل جائے، آپ نے فرمایا، علی ابن طالب کہاں ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ وہ ہیں، اور ان کی آنکھیں دکھتی ہیں، پھر آپ نے انہیں بلا بھیجا، وہ لائے گئے آپ نے ان کی آنکھوں میں تھوکا اور ان کے لئے دعا فرمائی، وہ بالکل اچھے ہوگئے، گویا انہیں کوئی تکلیف نہ تھی، پھر آپ نے انہیں جھنڈا دیا، حضرت علیؓ نے عرض کیا یارسول اللہ میں ان سے قتال کروں یہاں تک وہ ہم جیسے ہو جائیں، آپ نے فرمایا آہستہ چلا جا حتی کہ ان کے میدان میں اتر پھر انہیں اسلام کی دعوت دے، اور اللہ کا جو حق ان پر واجب ہے انہیں بتا، بخدا اگر اللہ تعالیٰ تیرے ذریعہ سے ایک آدمی کو ہدایت کر دے تو یہ تیرے لئے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے۔

١٥١٣- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ وَكَانَ رَمِدًا فَقَالَ أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللَّهُ فِي صَبَاحِهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ بِالرَّايَةِ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَوْ قَالَ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوهُ فَقَالُوا هَذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ *

۱۵۱۳۔ قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسمٰعیل، یزید بن ابی عبید، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی خیبر کے دن پیچھے رہ گئے، ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں، پھر وہ بولے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پیچھے رہوں، چنانچہ وہ نکلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے، جب وہ رات ہوئی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں کل یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا یا یہ جھنڈا وہ شخص لے گا جس کو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول چاہتے ہیں، یا وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو چاہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں پر فتح دے گا، پھر یکایک ہم نے حضرت علیؓ کو دیکھا، اور ہمیں امید نہ تھی کہ یہ جھنڈا انہیں ملے گا، لوگوں نے کہا یہ علی ہیں اور ان کو ہی حضور نے جھنڈا دیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں پر فتح فرمائی۔

١٥١٤ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَشُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبُو حَيَّانَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ إِلَى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَلَمَّا جَلَسْنَا إِلَيْهِ قَالَ لَهُ حُصَيْنٌ لَقَدْ لَقِيتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتَ حَدِيثَهُ وَغَزَوْتَ مَعَهُ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ لَقَدْ لَقِيتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي وَاللَّهِ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي وَقَدُمَ عَهْدِي وَنَسِيتُ بَعْضَ الَّذِي كُنْتُ أَعِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوا وَمَا لَا فَلَا تُكَلِّفُونِيهِ ثُمَّ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللَّهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ وَرَغَّبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللَّهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللَّهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللَّهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ يَا زَيْدُ أَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَلَكِنْ أَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ قَالَ وَمَنْ هُمْ قَالَ هُمْ آلُ عَلِيٍّ وَآلُ عَقِيلٍ وَآلُ جَعْفَرٍ وَآلُ

۱۵۱۴۔ زہیر بن حرب، شجاع بن مخلد، ابن علیہ، اسماعیل بن ابراہیم، ابو حیان، یزید بن حیان بیان کرتے ہیں کہ میں اور حصین بن سبرہ اور عمرو بن مسلم، حضرت زید بن ارقمؓ کے پاس گئے، جب ہم ان کے پاس جاکر بیٹھ گئے تو حصین بولے اے زید تم نے تو بہت بڑی نیکی حاصل کی ہے تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ کی حدیث سنی، آپ کے ساتھ جہاد کیا، اور آپ کے پیچھے تم نے نماز پڑھی، زید تم نے تو خیر کثیر حاصل کرلی، ہم سے کچھ احادیث بیان کرو جو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں، حضرت زید بن ارقم بولے، اے میرے بھتیجے میری عمر بہت ہوگئی اور مدت گزر گئی، اور بعض باتیں جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کر رکھی تھیں، وہ بھول گیا، لہٰذا میں جو بیان کروں، اسے قبول کرو اور جو نہ بیان کروں اس کے لئے مجھے مجبور نہ کرو، پھر زید بولے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں ایک پانی پر مکہ اور مدینہ کے درمیان جسے خم کہتے خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے، آپ نے اللہ کی حمد وثنا کی اور وعظ ونصیحت فرمائی، پھر فرمایا، اما بعد! اے لوگو میں آدمی ہوں، قریب ہے کہ میرے رب کا بھیجا ہوا میرے پاس آئے اور اسے قبول کرلوں، میں تم میں دو عظیم الشان چیزیں چھوڑے جاتا ہوں، پہلی ان میں سے کتاب اللہ ہے، اس میں ہدایت اور نور ہے، لہٰذا اللہ کی کتاب کو پکڑے رہو اور مضبوطی کے ساتھ قائم رہو، آپ نے کتاب اللہ کی طرف خوب رغبت اور توجہ دلائی، پھر فرمایا اور دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں، میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں خدا یاد دلاتا ہوں، میں اہل بیت کے بارے میں تمہیں خدا یاد دلاتا ہوں، حصین بولے، اے زیدؓ آپ کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپ کی ازواج مطہرات اہل بیت نہیں، زید بولے آپ کی ازواج مطہرات بھی اہل بیت ہیں اور اہل بیت وہ سب ہیں جن پر آپ کے بعد زکوٰۃ حرام ہے، حصین بولے وہ

عَبَّاسٍ قَالَ كُلُّ هَؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ قَالَ نَعَمْ *

کون ہیں؟ زید نے کہا حضرت علیؓ، عقیلؓ، جعفرؓ اور عباسؓ کی اولاد ہے، حصین بولے ان سب پر صدقہ حرام ہے، زید بولے ہاں۔

١٥١٥- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ حَدَّثَنَا حَسَّانُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ *

۱۵۱۵۔ محمد بن بکار بن الریان، حسان، سعید بن مسروق، یزید بن حیان، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور زہیر کی حدیث کی طرح حسب سابق روایت مروی ہے۔

١٥١٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَيَّانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْمَعِيلَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ مَنِ اسْتَمْسَكَ بِهِ وَأَخَذَ بِهِ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ أَخْطَأَهُ ضَلَّ *

۱۵۱۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، ابو حیان سے اسی سند کے ساتھ اسماعیل کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی جریر کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ اللہ کی کتاب میں ہدایت اور نور ہے جو اسے پکڑے رہے گا وہ ہدایت پر رہے گا اور جو چھوڑ دے گا وہ گمراہ ہو جائے گا۔

١٥٤٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ حَدَّثَنَا حَسَّانُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدٍ وَهُوَ ابْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ لَقَدْ رَأَيْتَ خَيْرًا لَقَدْ صَاحَبْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي حَيَّانَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَلَا وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ أَحَدُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ حَبْلُ اللَّهِ مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى ضَلَالَةٍ وَفِيهِ فَقُلْنَا مَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ نِسَاؤُهُ قَالَ لَا وَايْمُ اللَّهِ إِنَّ الْمَرْأَةَ تَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ الْعَصْرَ مِنَ الدَّهْرِ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا فَتَرْجِعُ إِلَى أَبِيهَا وَقَوْمِهَا أَهْلُ بَيْتِهِ أَصْلُهُ وَعَصَبَتُهُ الَّذِينَ حُرِمُوا الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ *

۱۵۱۷۔ محمد بن بکار بن الریان، حسان بن ابراہیم، سعید بن مسروق، یزید بن حیان بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت زید بن ارقم کے پاس گئے اور ان سے کہا آپ نے بہت ثواب کمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے، اور آپ کے پیچھے نماز پڑھی، بقیہ روایت ابو حیان کی روایت کی طرح ہے، باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ آپ نے فرمایا، میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جاتا ہو، ایک ان میں کتاب اللہ ہے وہ اللہ کی رسی ہے جو اس کی پیروی کرے گا ہدایت پائے گا، اور جو اسے چھوڑ دے گا گمراہ ہو گا، اور اس روایت میں ہے کہ ہم نے کہا کہ اہل بیت کون ہیں؟ آپ کی ازواج ہیں؟ حضرت زید نے فرمایا، خدا کی قسم عورت ایک مدت تک مرد کے ساتھ رہتی ہے پھر وہ اسے طلاق دے دیتا ہے تو وہ اپنے باپ اور قوم کی طرف چلی جاتی ہے، اہل بیت سے مراد آپ کی ذات تھی اور آپ کے وہ عصبات ہیں جن کو آپ کے بعد صدقہ لینا حرام ہے۔

(فائدہ) پہلی روایت میں ازواج مطہرات کو اہل بیت میں بایں معنی شریک کیا ہے کہ وہ آپ کے اہل ہیں، ان کا اکرام اور احترام واجب ہے، اور قرآن کریم میں آیت تطہیر جو اہل بیت کے بارے میں نازل ہوئی ہے، وہ اسی معنی کو شامل ہے، اس میں ازواج مطہرات بھی شامل ہیں اور جن پر صدقہ کا مال لینا حرام ہے، ان کی تشریح میں پہلے کر چکا، نیز کتاب اللہ پر عمل پیرا ہونے کی تاکید سے یہ نہ سمجھ لینا چاہئے بس معاذاللہ اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت نہیں بلکہ قرآن کریم میں تو جا بجا اطاعت رسول کا حکم آیا ہے، لہٰذا ایسے لوگوں کی ضلالت اور گمراہی خود قرآن کریم ہی سے واضح اور روشن ہے۔

١٥١٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اسْتُعْمِلَ عَلَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ مِنْ آلِ مَرْوَانَ قَالَ فَدَعَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يَشْتِمَ عَلِيًّا قَالَ فَأَبَى سَهْلٌ فَقَالَ لَهُ أَمَّا إِذْ أَبَيْتَ فَقُلْ لَعَنَ اللَّهُ أَبَا التُّرَابِ فَقَالَ سَهْلٌ مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا فَقَالَ لَهُ أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ لِمَ سُمِّيَ أَبَا تُرَابٍ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ فَقَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ انْظُرْ أَيْنَ هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ قُمْ أَبَا التُّرَابِ قُمْ أَبَا التُّرَابِ *

۱۵۱۸۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز بن حازم، ابو حازم، حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ مروان کی اولاد میں سے ایک شخص مدینہ منورہ پر حاکم ہوا، اس نے حضرت سہلؓ کو بلایا اور (معاذاللہ) حضرت علیؓ کو برا کہنے کا حکم دیا، حضرت سہلؓ نے انکار کیا، وہ بولا اگر تو انہیں برا نہیں کہتا تو یہ کہو (معاذاللہ) ابو تراب پر اللہ کی لعنت ہو، سہل بولے کہ حضرت علیؓ کو تو کوئی نام ابوتراب سے زیادہ محبوب نہیں تھا اور وہ اس نام سے پکارنے سے خوش ہوتے تھے، وہ بولا اس کا واقعہ بیان کرو ان کا نام ابوتراب کیوں ہوا، حضرت سہلؓ بولے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہؓ کے گھر تشریف لائے تو گھر میں حضرت علیؓ کو نہ پایا، آپ نے فرمایا تمہارے ابن عم کہاں ہیں؟ وہ بولیں کہ مجھ میں اور ان میں کچھ باتیں ہوئیں وہ ناراض ہو کر چلے گئے اور یہاں نہیں سوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا، دیکھو علی کہاں ہیں؟ وہ آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ وہ مسجد میں سو رہے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ کے پاس تشریف لے گئے، وہ لیٹے ہوئے تھے اور چادر ان کے پہلو سے دور ہو گئی تھی اور ان (کے بدن) کو مٹی لگ گئی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مٹی صاف کرنا شروع کی، اور فرمانے لگے، ابوترابؓ اٹھ جاؤ، ابوترابؓ اٹھ جاؤ۔

(٢٢٥) بَاب فِي فَضْلِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه *

باب (۲۲۵) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل۔

١٥١٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ

۱۵۱۹۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، عبیداللہ بن عامر بن ربیعہ، ام المومنین حضرت عائشہ

سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَرِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ وَسَمِعْنَا صَوْتَ السِّلَاحِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ أَحْرُسُكَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ *

رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھل گئی اور نیند اچاٹ ہو گئی، آپ نے فرمایا کاش میرے اصحاب میں سے کوئی نیک بخت آدمی رات بھر میری حفاظت کرے، بیان کرتی ہیں کہ اتنے میں ہمیں ہتھیاروں کی آواز محسوس ہوئی، آپ نے فرمایا کون ہے؟ وہ بولے سعد بن ابی وقاص یارسول اللہ، میں آپ کے پاس پہرہ دینے کو حاضر ہوا ہوں، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ پھر آپ سو گئے، یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی۔

(فائدہ) علمائے کرام بیان کرتے ہیں کہ یہ واقعہ ارشاد خداوندی "واللّٰہ یعصمك من الناس" کے نزول سے پہلے کا ہے، جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ نے پہرہ دلوانا چھوڑ دیا، نووی جلد ۲ صفحہ ۲۸۰۔

١٥٢٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَهِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ فَقُلْنَا مَنْ هَذَا *

۱۵۲۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن رمح، لیث، یحییٰ بن سعید، عبداللہ بن عامر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مدینہ منورہ میں تشریف لانے کے زمانے میں ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند نہیں آئی، آپ نے فرمایا کاش میرے اصحاب میں سے کوئی صالح آدمی ہوتا، جو آج رات میری چوکیداری کرتا، ہم اسی حالت میں تھے کہ ہتھیاروں کی کچھ جھنجھناہٹ محسوس ہوئی، آپ نے فرمایا کون ہے؟ بولے سعد بن ابی وقاصؓ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس لئے آئے ہو؟ وہ بولے میرے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے متعلق اندیشہ ہوا، اس لئے میں چوکیداری کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں، آپ نے حضرت سعد کو دعا دی، پھر آپ سو گئے، اور ابن رمح کی روایت میں ہے کہ ہم نے پوچھا کون ہے۔

١٥٢١ - وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ أَرِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ

۱۵۲۱۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید، عبداللہ بن عامر بن ربیعہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات جاگے اور بقیہ حدیث سلیمان بن بلال کی روایت کی طرح بیان کرتے ہیں۔

بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ *

١٥٢٢ - حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ غَيْرِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنَّهُ جَعَلَ يَقُولُ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي *

۱۵۲۲۔ منصور بن ابی مزاحم، ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، عبداللہ بن شداد، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو کسی کے لئے جمع نہیں فرمایا، مگر سعد بن مالک (یعنی سعد بھی ابی وقاص) کے لئے (۱)، آپ نے احد کے دن ان سے فرمایا، اے سعد تیر مار، میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔

١٥٢٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ كُلُّهُمْ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۵۲۳۔ احمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ۔
(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع۔
(تیسری سند) ابو کریب، اسحاق حنظلی، محمد بن بشر، مسعر۔
(چوتھی سند) ابن ابی عمر، سفیان، مسعر، سعد بن ابراہیم، عبداللہ بن شداد، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

١٥٢٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ *

۱۵۲۴۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن میرے لئے اپنے ماں باپ کو جمع فرمایا۔

١٥٢٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۵۲۵۔ قتیبہ بن سعید، ابن رمح، لیث بن سعد، (دوسری سند) ابن مثنیٰ، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

---

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے فرمایا تھا "فداک ابی وامی" اسی طرح غزوۂ احزاب کے موقع پر حضرت زبیرؓ کے لئے بھی یہ فرمایا تھا۔ حضرت علیؓ جو فرما رہے ہیں کہ ایسا صرف حضرت سعد بن وقاصؓ سے فرمایا تھا ان کی مراد یا تو غزوۂ احد کا موقع ہے کہ غزوۂ احد کے موقع پر کسی اور کے لئے نہیں فرمایا یا حضرت علیؓ نے اپنے علم کے مطابق یہ بات ارشاد فرمائی تھی اور حضرت زبیرؓ سے اس کہنے کا انھیں علم نہ تھا۔

١٥٢٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ لَهُ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ أَحْرَقَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ فَنَزَعْتُ لَهُ بِسَهْمٍ لَيْسَ فِيهِ نَصْلٌ فَأَصَبْتُ جَنْبَهُ فَسَقَطَ فَانْكَشَفَتْ عَوْرَتُهُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى نَوَاجِذِهِ *

۱۵۲۶۔ محمد بن عباد، حاتم بن اسماعیل، بکیر بن مسمار، عامر بن سعد، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن ان کے لئے اپنے ماں باپ کو جمع کیا، بیان کرتے ہیں کہ مشرکین میں ایک شخص تھا جس نے مسلمانوں کو جلا دیا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سعد تیر برساؤ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں، میں نے بغیر پھل کا تیر کھینچ کر اس کے پہلو پر مارا وہ گر پڑا اور اس کی شرم گاہ کھل گئی (اس مارے جانے سے) آپ ہنسے، تاآنکہ آپ کے سامنے کے دندان مبارک نظر آنے لگے۔

١٥٢٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ نَزَلَتْ فِيهِ آيَاتٌ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ حَلَفَتْ أُمُّ سَعْدٍ أَنْ لَا تُكَلِّمَهُ أَبَدًا حَتَّى يَكْفُرَ بِدِينِهِ وَلَا تَأْكُلَ وَلَا تَشْرَبَ قَالَتْ زَعَمْتَ أَنَّ اللَّهَ وَصَّاكَ بِوَالِدَيْكَ وَأَنَا أُمُّكَ وَأَنَا آمُرُكَ بِهَذَا قَالَ مَكَثَتْ ثَلَاثًا حَتَّى غُشِيَ عَلَيْهَا مِنَ الْجَهْدِ فَقَامَ ابْنٌ لَهَا يُقَالُ لَهُ عُمَارَةُ فَسَقَاهَا فَجَعَلَتْ تَدْعُو عَلَى سَعْدٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ هَذِهِ الْآيَةَ (وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا) (وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي) وَفِيهَا (وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا) قَالَ وَأَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنِيمَةً عَظِيمَةً فَإِذَا فِيهَا سَيْفٌ فَأَخَذْتُهُ فَأَتَيْتُ بِهِ الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَفِّلْنِي هَذَا السَّيْفَ فَأَنَا مَنْ قَدْ عَلِمْتَ حَالَهُ فَقَالَ رُدَّهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ

۱۵۲۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، حسن بن موسیٰ، سماک بن حرب، مصعب بن سعدؓ اپنے والد حضرت سعدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے متعلق قرآن کریم کی کئی آیات نازل ہوئیں، ان کی والدہ نے قسم کھائی کہ ان سے کبھی بات نہ کرے گی، حتیٰ کہ اپنے دین کا کفر کریں اور نہ کھائے گی اور نہ پئے گی، اور بولی اللہ تعالیٰ نے تمہیں ماں باپ کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور میں تیری ماں ہوں اور تجھے اس بات کا حکم کرتی ہوں، پھر تین دن اسی حال میں رہی، نہ کھایا نہ پیا، حتیٰ کہ اسے غشی آگئی، آخر ایک بیٹا تھا جس کا نام عمارہ تھا، کھڑا ہوا اور اسے پانی پلایا، وہ حضرت سعدؓ پر بددعا کرنے لگی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) کہ ہم نے انسان کو والدین سے نیکی کا حکم دیا، لیکن اگر وہ زور ڈالیں تو میرے ساتھ اس کو شریک کرے جس کا تجھے علم نہیں، تو ان کی اطاعت مت کرو، اور ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سامال غنیمت ہاتھ آیا، اس میں ایک تلوار تھی، وہ میں نے لے لی اور آپ کے پاس آیا، اور عرض کیا کہ یہ تلوار مجھے بطور انعام دے دیجئے، اور میرا حال آپ جانتے ہی ہیں، آپ نے فرمایا اسے وہیں رکھ دے جہاں سے اٹھائی ہے، میں گیا اور قصد کیا کہ اسے گدام میں ڈال

فَانْطَلَقْتُ حَتَّى إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أُلْقِيَهُ فِي الْقَبَضِ لَامَتْنِي نَفْسِي فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ أَعْطِنِيهِ قَالَ فَشَدَّ لِي صَوْتَهُ رُدَّهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ) قَالَ وَمَرِضْتُ فَأَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانِي فَقُلْتُ دَعْنِي أَقْسِمْ مَالِي حَيْثُ شِئْتُ قَالَ فَأَبَى قُلْتُ فَالنِّصْفَ قَالَ فَأَبَى قُلْتُ فَالثُّلُثَ قَالَ فَسَكَتَ فَكَانَ بَعْدُ الثُّلُثُ جَائِزًا قَالَ وَأَتَيْتُ عَلَى نَفَرٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِينَ فَقَالُوا تَعَالَ نُطْعِمْكَ وَنَسْقِكَ خَمْرًا وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ قَالَ فَأَتَيْتُهُمْ فِي حَشٍّ وَالْحَشُّ الْبُسْتَانُ فَإِذَا رَأْسُ جَزُورٍ مَشْوِيٌّ عِنْدَهُمْ وَزِقٌّ مِنْ خَمْرٍ قَالَ فَأَكَلْتُ وَشَرِبْتُ مَعَهُمْ قَالَ فَذَكَرْتُ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرِينَ عِنْدَهُمْ فَقُلْتُ الْمُهَاجِرُونَ خَيْرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَأَخَذَ رَجُلٌ أَحَدَ لَحْيَيِ الرَّأْسِ فَضَرَبَنِي بِهِ فَجَرَحَ بِأَنْفِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ يَعْنِي نَفْسَهُ شَأْنَ الْخَمْرِ (إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ) *

دوں لیکن میرے دل نے مجھے ملامت کی اور میں پھر آپ کے پاس لوٹا اور عرض کیا، یہ تلوار مجھے دے دیجئے، آپ نے سختی سے فرمایا، اسے وہی رکھ دے جہاں سے لی ہے، تب اللہ نے یہ آیت کریمہ یسئلونک عن الانفال نازل فرمائی، سعد بیان کرتے ہیں کہ میں بیمار ہوا تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلوا بھیجا، آپ تشریف لائے، میں نے عرض کیا مجھے اجازت دیجئے کہ میں اپنا مال جسے چاہوں تقسیم کردوں، آپ راضی نہیں ہوئے، میں نے کہا اچھا آدھا تقسیم کردوں، آپ نہیں مانے، میں نے کہا اچھا تہائی، آپ خاموش ہوگئے، پھر یہی حکم ہوا کہ تہائی مال تقسیم کرنا درست ہے، بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں انصار اور مہاجرین کے کچھ لوگوں کے پاس گیا، وہ بولے آؤ ہم تمہیں کھلائیں اور شراب پلائیں، اس وقت شراب حرام نہ ہوئی تھی، چنانچہ میں ان کے پاس ایک باغ میں گیا، وہاں ایک اونٹ کے سر کا گوشت بھونا گیا تھا، اور شراب کی ایک مشک رکھی تھی، میں نے ان کے ساتھ گوشت کھایا اور شراب پی، پھر وہاں مہاجرین اور انصار کا ذکر آیا، میں نے کہا مہاجرین انصار سے بہتر ہیں، ایک شخص نے سری کا ایک ٹکڑا لیا اور مجھے مارا جس سے میری ناک زخمی ہوگئی، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر واقعہ بیان کیا تو اللہ رب العزت نے میری وجہ سے شراب کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل فرمائی کہ انما الخمر الخ یعنی شراب، جوا، بت، تیر سب پلید اور شیطان کے کام ہیں۔

١٥٢٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ أُنْزِلَتْ فِيَّ أَرْبَعُ آيَاتٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ سِمَاكٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ قَالَ فَكَانُوا إِذَا

۱۵۲۸۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سماک بن حرب، مصعب بن سعدؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں فرمایا میرے بارے میں چار آیتیں نازل ہوئی ہیں، اور بقیہ روایت زہری عن سماک کی روایت کی طرح مروی ہے، باقی شعبہ کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ حضرت سعدؓ نے فرمایا کہ لوگ جب میری ماں کو کھانا کھلانا چاہتے تو اس کا منہ

أَرَادُوا أَنْ يُطْعِمُوهَا شَجَرُوا فَاهَا بِعَصًا ثُمَّ أَوْجَرُوهَا وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا فَضَرَبَ بِهِ أَنْفَ سَعْدٍ فَفَزَرَهُ وَكَانَ أَنْفُ سَعْدٍ مَفْزُورًا *

ایک لکڑی سے کھولتے، اور اس کے منہ میں کھانا ڈالتے، اور اس روایت میں ہے کہ سعد کے ناک پر مارا، ان کی ناک چر گئی اور ہمیشہ چری رہی۔

١٥٢٩ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ فِيَّ نَزَلَتْ (وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ) قَالَ نَزَلَتْ فِي سِتَّةٍ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ مِنْهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ قَالُوا لَهُ تُدْنِي هَؤُلَاءِ *

۱۵۲۹۔ زہیر بن حرب، عبدالرحمٰن، سفیان، مقدام بن شریح، بواسطہ اپنے والد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت "ولا تطرد الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی" چھ آدمیوں کے بارے میں نازل ہوئی، میں اور ابن مسعودؓ بھی ان میں سے تھے، مشرکین کہتے تھے کہ آپ ان لوگوں کو اپنے پاس رکھتے ہیں۔

١٥٣٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطْرُدْ هَؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِئُونَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ وَرَجُلٌ مِنْ هُذَيْلٍ وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ أُسَمِّيهِمَا فَوَقَعَ فِي نَفْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ) *

۱۵۳۰۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ الاسدی، اسرائیل، مقدام بن شریح، بواسطہ اپنے والد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم چھ آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے تو مشرکین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے کہ آپ ان لوگوں کو اپنے پاس سے نکال دیجئے، یہ ہم پر جرات نہ کر سکیں گے، ان ہی لوگوں میں، میں تھا، ابن مسعود تھے، ایک شخص ہذیل کا تھا، اور بلالؓ تھے اور دو شخص جن کا نام میں نہیں لیتا، آنحضرت کے دل میں جو اللہ نے چاہا وہ آیا، آپ نے اپنے ہی دل میں باتیں کیں، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، ان لوگوں کو مت دور کرو جو اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں، اور اس کی رضامندی کے طالب ہیں۔

(٢٢٦) بَاب مِنْ فَضَائِلِ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

باب (۲۲۶)۔ حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فضائل!

١٥٣١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالُوا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ لَمْ يَبْقَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ تِلْكَ

۱۵۳۱۔ محمد بن ابی بکر المقدمی، حامد بن عمر البکراوی، محمد بن عبدالاعلیٰ، معتمر بن سلیمان بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ان ایام میں جب کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاد کر رہے تھے تو بعض دن آپ کے ساتھ حضرت سعد رضی

الْأَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا *

اللہ تعالیٰ عنہ، اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کوئی نہیں رہا۔

١٥٣٢ - حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ نَدَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ *

۱۵۳۲۔ عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، محمد بن منکدر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے غزوہ خندق کے دن لوگوں کو جہاد کی ترغیب دی، حضرت زبیرؓ نے جواب دیا میں حاضر اور مستعد ہوں، آپ نے پھر بلایا، تو حضرت زبیرؓ نے ہی جواب دیا، آپ نے پھر بلایا، تو حضرت زبیرؓ ہی بولے، تب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے کچھ خصوصی مددگار ہوتے ہیں اور میرا خصوصی مددگار زبیرؓ ہے۔

١٥٣٣ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ *

۱۵۳۳۔ ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ، (دوسری سند) ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، وکیع، سفیان، محمد بن المنکدر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن عیینہؒ کی روایت کی طرح بیان کرتے ہیں۔

١٥٣٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ الْخَلِيلِ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ مُسْهِرٍ قَالَ إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَعَ النِّسْوَةِ فِي أُطُمِ حَسَّانَ فَكَانَ يُطَأْطِئُ لِي مَرَّةً فَأَنْظُرُ وَأُطَأْطِئُ لَهُ مَرَّةً فَيَنْظُرُ فَكُنْتُ أَعْرِفُ أَبِي إِذَا مَرَّ عَلَى فَرَسِهِ فِي السِّلَاحِ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي فَقَالَ وَرَأَيْتَنِي يَا بُنَيَّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ أَبَوَيْهِ

۱۵۳۴۔ اسماعیل بن خلیل، سوید بن سعید، علی بن مسہر، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور عمرو بن ابی سلمہؓ خندق کے دن عورتوں کے ساتھ، حضرت حسان بن ثابتؓ کے قلعہ میں ہی تھے، تو کبھی وہ میرے لئے جھک جاتا اور میں دیکھ لیتا اور کبھی میں اس کے لئے جھک جاتا تو وہ دیکھ لیتا، اور میں اپنے والد کو پہچان لیتا جب وہ گھوڑے پر ہتھیار باندھے ہوئے بنی قریظہ کی طرف نکلتے، راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عبداللہ بن عروہ نے عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت کیا ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس کا تذکرہ اپنے والد سے کیا، وہ بولے بیٹا تو نے مجھے دیکھا تھا؟ میں نے کہا جی ہاں، انہوں نے فرمایا خدا کی قسم اس دن حضور نے میرے لئے اپنے ماں باپ کو جمع کیا، اور فرمایا کہ تجھ

فَقَالَ فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي *

پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔

١٥٣٥ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْخَنْدَقِ كُنْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي الْأُطُمِ الَّذِي فِيهِ النِّسْوَةُ يَعْنِي نِسْوَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُرْوَةَ فِي الْحَدِيثِ وَلَكِنْ أَدْرَجَ الْقِصَّةَ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ *

۱۵۳۵۔ ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خندق کے دن میں اور عمرو بن ابی سلمہؓ اس قلعہ میں تھے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات تھیں اور بقیہ حدیث حسب سابق ابن مسہر کی روایت کی طرح مروی ہے، اور حدیث میں حضرت عبداللہ بن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں کیا ہے، لیکن واقعہ کو حدیث ہشام بن عروہ میں ملا دیا ہے۔

١٥٣٦ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ *

۱۵۳۶۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز، سہیل، بواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حراء پہاڑ پر تھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ تھے، وہ پتھر حرکت کرنے لگا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حرا ٹھہر جا، تیرے اوپر نبی یا صدیق یا شہید کے علاوہ کوئی نہیں۔

(فائدہ)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیقؓ کے علاوہ باقی سب ظلماً شہید کئے گئے۔

١٥٣٧ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ وَ اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِىْ اُوَيْسٍ حَدَّثَنِىْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى جَبَلِ حِرَاءٍ فَتَحَرَّكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْكُنْ حِرَآءُ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِىٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ وَّ عَلَيْهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ وَعُثْمَانُ وَ عَلِىٌّ وَّ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَ سَعْدُ بْنُ اَبِىْ وَقَّاصٍ *

۱۵۳۷۔ عبداللہ بن محمد بن یزید بن خنیس، احمد بن یوسف ازدی، اسماعیل بن ابی اویس، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حرا پہاڑ پر تھے وہ حرکت کرنے لگا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے حرا ٹھہر جا، تیرے اوپر نبی یا صدیق یا شہیدوں کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے اور پہاڑ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ تھے۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو اس معنی کے اعتبار سے شہید فرمایا کہ ان کے لئے جنتی ہونے کی آپ نے شہادت دی تھی اور یہ شہود بالجنتہ تھے۔

١٥٣٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَعَبْدَةُ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ أَبَوَاكَ وَاللَّهِ مِنَ (الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ) *

۱۵۳۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، عبدہ، ہشام بن عروہ، حضرت عروہ بن زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے مجھ سے فرمایا بخدا تمہارے دونوں باپ ان لوگوں میں سے تھے جن کا ذکر اس آیت میں ہے، الذین استجابوا للہ والرسول من بعد ما اصابھم القرح۔

(فائدہ) حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عروہ کے باپ ہی تھے، باقی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے نانا تھے اور نانا کو باپ کہہ دیا کرتے ہیں۔

١٥٣٩- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ تَعْنِي أَبَا بَكْرٍ وَالزُّبَيْرَ *

۱۵۳۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ دونوں سے مراد حضرت ابو بکرؓ اور حضرت زبیرؓ ہیں۔

١٥٤٠- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ كَانَ أَبَوَاكَ مِنَ (الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ) *

۱۵۴۰۔ ابو کریب، وکیع، اسماعیل، بہی، حضرت عروہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے کہا کہ تیرے دونوں باپ ان لوگوں میں سے تھے جنھوں نے زخمی ہو جانے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کی۔

(٢٢٧) بَاب فَضَائِلِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ *

باب (۲۲۷) حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل۔

١٥٤١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ قَالَ أَنَسٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَإِنَّ أَمِينَنَا أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ *

۱۵۴۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، خالد، (دوسری سند) زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، خالد، ابو قلابہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ بن الجراح ہیں۔

(فائدہ) بنسبت تمام صحابہ کرام کے ان میں صفت امینیت زیادہ غالب اور ممتاز تھی کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام میں سے ہر ایک کو شان خصوصی کے ساتھ خاص فرمایا ہے (نووی جلد ۲ صفحہ ۲۸۲)۔

١٥٤٢- حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَهْلَ الْيَمَنِ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا يُعَلِّمْنَا السُّنَّةَ وَالْإِسْلَامَ قَالَ فَأَخَذَ بِيَدِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَقَالَ هَذَا أَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ *

۱۵۴۲۔ عمرو ناقد، عفان، حماد، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یمن کے کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ساتھ ایک ایسا شخص بھیج دیجئے جو ہمیں حدیث اور اسلام سکھائے، تو آپ نے حضرت ابو عبیدہؓ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ یہ اس امت کا امین ہے۔

١٥٤٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْعَثْ إِلَيْنَا رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ حَقَّ أَمِينٍ قَالَ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ *

۱۵۴۳۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو اسحاق، صلہ بن زفر، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نجران کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے پاس ایک امانت دار آدمی بھیج دیجئے، آپ نے فرمایا میں تمہارے پاس ایک امانت دار شخص کو بھیجتا ہوں، یقیناً وہ امین ہے اور صفت امانت کے ساتھ ممتاز ہے، راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے اس طرف نگاہیں جمالیں چنانچہ آپ نے ابو عبیدہ بن الجراح کو بھیجا۔

١٥٤٤- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۵۴۴۔ اسحاق بن ابراہیم، ابو داؤد حفری، سلیمان، ابو اسحٰق سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

(٢٢٨) بَاب فَضَائِلِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

باب (۲۲۸) حضرت حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فضائل۔

١٥٤٥- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِحَسَنٍ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحْبِبْ مَنْ يُحِبُّهُ *

۱۵۴۵۔ احمد بن حنبل، سفیان بن عیینہ، عبید اللہ بن ابی یزید، نافع بن جبیر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسنؓ کے لئے فرمایا الہ العالمین میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ، اور محبت رکھ اس سے جو اس سے محبت کرے۔

(فائدہ) سبحان اللہ اہل بیت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت بھی کیا عجیب نعمت ہے کہ بندہ اس کے ذریعہ سے رب العالمین کا محبوب بن جاتا ہے، باقی محبت حقیقی یہی ہے کہ ان حضرات کے نقش قدم پر چلے اور اس سے سر مو تفاوت نہ کرے ورنہ محض دعویٰ ہی دعویٰ ہے، جیسے

جولاہا سید کہنے سے سید نہیں بن سکتا، اسی طرح کوئی صرف دعوے کرنے سے اس مقام کو حاصل نہیں کر سکتا، یہ مقام بہت بلند ہے، محض کالے کپڑے پہننے اور فرائض وواجبات کے ترک سے مر کر بھی زندہ ہو جائیں تو یہ مقام حاصل نہیں ہو سکتا۔

١٥٤٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنَ النَّهَارِ لَا يُكَلِّمُنِي وَلَا أُكَلِّمُهُ حَتَّى جَاءَ سُوقَ بَنِي قَيْنُقَاعَ ثُمَّ انْصَرَفَ حَتَّى أَتَى خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ أَثَمَّ لُكَعُ أَثَمَّ لُكَعُ يَعْنِي حَسَنًا فَظَنَنَّا أَنَّهُ إِنَّمَا تَحْبِسُهُ أُمُّهُ لِأَنْ تُغَسِّلَهُ وَتُلْبِسَهُ سِخَابًا فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ يَسْعَى حَتَّى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحْبِبْ مَنْ يُحِبُّهُ *

۱۵۴۶۔ ابن ابی عمر، سفیان، عبید اللہ بن ابی یزید، نافع بن جبیر بن مطعم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دن کے کسی وقت میں، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا، نہ آپ مجھ سے بات کرتے تھے اور نہ میں آپ سے یہاں تک کہ بنی قینقاع کے بازار میں پہنچے، پھر آپ لوٹے، اور حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لائے اور دریافت کیا بچہ ہے بچہ یعنی حضرت حسنؓ، ہم سمجھے کہ ان کی والدہ نے نہلانے اور خوشبو کا ہار پہنانے کے لئے روک رکھا ہے، لیکن تھوڑی ہی دیر میں وہ دوڑتے ہوئے آئے اور دونوں (یعنی حضور اور حضرت حسن) ایک دوسرے سے گلے ملے، پھر آپ نے فرمایا، اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ، اور اس سے محبت رکھ جو اس سے محبت کرے۔

(فائدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت اور صحابہ کرام کی محبت در حقیقت اللہ ہی کی محبت ہے تو اللہ تعالیٰ سے محبت بالذات ہے اور دوسروں سے بالواسطہ، تو مومن کی شان یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ جن کی اطاعت اور محبت رکھنے کا حکم فرمائے، اس پر عمل پیرا رہے۔

١٥٤٧ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ *

۱۵۴۷۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عدی، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بن علیؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شانے پر دیکھا، اور آپ فرما رہے تھے اے اللہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں، تو بھی اس سے محبت رکھ۔

١٥٤٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ *

۱۵۴۸۔ محمد بن بشار، ابوبکر بن نافع، غندر، شعبہ، عدی بن ثابت، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حضرت حسن بن علیؓ کو اپنے شانے پر بٹھا رکھا ہے، اور فرما رہے ہیں، اے اللہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ۔

١٥٤٩ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الرُّومِيِّ الْيَمَامِيُّ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا إِيَاسٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ حَتَّى أَدْخَلْتُهُمْ حُجْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا قُدَّامَهُ وَهَذَا خَلْفَهُ *

۱۵۴۹۔ عبداللہ بن الرومی الیمامی، عباس بن عبدالعظیم العنبری، نضر بن محمد، عکرمہ بن عمار، حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس سفید خچر کو کھینچا جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ سوار تھے یہاں تک کہ ان کو حجرہ نبوی تک لے گیا، ایک صاحبزادے آپ کے آگے تھے اور ایک آپ کے پیچھے۔

١٥٥٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ (إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا) *

۱۵۵۰۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ بن نمیر، محمد بن بشر، زکریا، صفیہ بنت شیبہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت نکلے، اور آپ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے، جس پر کجاووں یا ہانڈیوں کے نقش سیاہ بالوں سے بنے ہوئے تھے، اتنے میں حضرت حسنؓ آئے آپ نے انہیں اس چادر کے اندر کر لیا، پھر حضرت حسینؓ آئے، آپ نے انہیں بھی چادر میں کر لیا، پھر حضرت فاطمہؓ آئیں، انہیں بھی اندر بلالیا، اس کے بعد حضرت علیؓ تشریف لائے انہیں بھی اسی چادر میں کر لیا، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی، انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔

(فائدہ)۔ یہ آیت تطہیر خاص کر ازواج مطہرات ہی کے بارے میں نازل ہوئی تھی، جیسا کہ آیت کا سیاق و سباق اس پر دال ہے، مگر حضور نے ان کو بھی داخل فرمادیا کہ پاکی میں یہ بھی شامل ہو جائیں۔

(٢٢٩) بَاب فَضَائِلِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

باب (۲۲۹) حضرت زید بن حارثہ، اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فضائل۔

١٥٥١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتَّى نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ (ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ

۱۵۵۱۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم زید بن حارثہؓ کو زید بن محمد کہا کرتے تھے (کیونکہ یہ حضور کے متبنیٰ تھے) یہاں تک کہ قرآن کریم میں یہ حکم نازل ہوا، ان کو ان کے باپوں کی طرف نسبت کر کے پکارو، یہ اللہ تعالیٰ کے

أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ) *

نزدیک زیادہ اچھا ہے۔

١٥٥٢ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِمِثْلِهِ *

۱۵۵۲۔ احمد بن سعید دارمی، حبان، وہیب، موسیٰ بن عقبہ، سالم، حضرت عبداللہؓ سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

١٥٥٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمْرَتِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمْرَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمْرَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمْرَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ *

۱۵۵۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل، عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور اس کا سردار حضرت اسامہ بن زید کو مقرر فرمایا تو لوگوں نے ان کی سرداری پر طعن کیا، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ اگر تم اسامہؓ کی سرداری پر طعن کرتے ہو تو البتہ تم اس کے والد کی سرداری میں بھی اس سے پہلے طعن کر چکے ہو، خدا کی قسم اس کا باپ سرداری کے لائق تھا اور سب لوگوں میں وہ میرا زیادہ پیارا تھا، اور اب اسامہؓ ان کے بعد سب لوگوں میں مجھے زیادہ پیارا ہے۔

١٥٥٤ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ يَعْنِي ابْنَ حَمْزَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ يُرِيدُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ وَايْمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لَهَا وَايْمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لَأَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ وَايْمُ اللَّهِ إِنَّ هَذَا لَهَا لَخَلِيقٌ يُرِيدُ أُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ وَايْمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لَأَحَبَّهُمْ إِلَيَّ مِنْ بَعْدِهِ فَأُوصِيكُمْ بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ صَالِحِيكُمْ *

۱۵۵۴۔ ابوکریب، ابواسامہ، عمر بن حمزہ، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے آپ نے فرمایا آج اگر تم اسامہ کی سرداری پر نکتہ چینی کرتے ہو تو اس سے قبل اس کے باپ کی سرداری پر بھی نکتہ چینی کر چکے ہو، خدا کی قسم وہ سرداری کے لائق تھا، اور خدا کی قسم میرے محبوب ترین لوگوں میں تھا، اور بخدا اسامہ بھی سرداری کے لائق ہے، اور بخدا زید کے بعد یہ مجھے سب سے زیادہ پیارا ہے، لہٰذا میں تمہیں اسامہؓ کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ تمہارے نیک لوگوں میں سے ہیں۔

(٢٣٠) بَاب فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

باب (۲۳۰) فضائل حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

۱۵۵۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ لِابْنِ الزُّبَيْرِ أَتَذْكُرُ إِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَحَمَلَنَا وَتَرَكَكَ *

۱۵۵۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، حبیب بن الشہید، عبداللہ بن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جعفرؓ نے ابن زبیرؓ سے فرمایا تمہیں یاد ہے جب میں اور تم اور ابن عباسؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے، انہوں نے کہا ہاں، تو آپ نے ہمیں سوار کر لیا تھا اور تمہیں چھوڑ دیا تھا (سواری پر اتنی جگہ نہ ہو گی)

۱۵۵۶- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَإِسْنَادِهِ *

۱۵۵۶۔ اسحاق بن ابراہیم، ابواسامہ، حبیب بن الشہید سے ابن علیہ کی روایت اور اس کی سند کے مطابق حدیث مروی ہے۔

۱۵۵۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا و قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِصِبْيَانِ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ وَإِنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِي إِلَيْهِ فَحَمَلَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جِيءَ بِأَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ فَأَرْدَفَهُ خَلْفَهُ قَالَ فَأُدْخِلْنَا الْمَدِينَةَ ثَلَاثَةً عَلَى دَابَّةٍ *

۱۵۵۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، عاصم احول، مورق عجلی، حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر سے تشریف لاتے تو گھر کے بچے آپ سے جا کر ملتے، ایک مرتبہ آپ سفر سے تشریف لائے، اور میں آپ سے ملنے آگے گیا، آپ نے مجھے اپنے سامنے بٹھا لیا، پھر حضرت فاطمہؓ کے ایک صاحبزادے آئے، آپ نے انہیں اپنے پیچھے بٹھا لیا، پھر ہم تینوں ایک جانور پر بیٹھے ہوئے مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔

۱۵۵۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمٍ حَدَّثَنِي مُوَرِّقٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِنَا قَالَ فَتُلُقِّيَ بِي وَبِالْحَسَنِ أَوْ بِالْحُسَيْنِ قَالَ فَحَمَلَ أَحَدَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْآخَرَ خَلْفَهُ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ *

۱۵۵۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدالرحیم بن سلیمان، عاصم مورق، حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے تو ہم لوگوں سے ملتے، ایک مرتبہ مجھ سے اور حسن یا حسین سے ملے تو آپ نے ہم میں ایک کو سامنے بٹھا لیا اور ایک کو پیچھے، حتیٰ کہ مدینہ میں داخل ہوئے۔

۱۵۵۹- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ

۱۵۵۹۔ شیبان بن فروخ، مہدی بن میمون، محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب، حسن بن سعد مولیٰ، حسن بن علی، حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی

عَلِيٌّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ فَأَسَرَّ إِلَيَّ حَدِيثًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ *

اللہ علیہ وسلم نے ایک دن مجھے اپنے پیچھے بٹھالیا اور چپکے سے ایک بات فرمائی، جو میں کسی سے بیان نہیں کروں گا۔

(٢٣١) بَاب فَضَائِلِ خَدِيجَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا *

باب (۲۳۱) فضائل ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

١٥٦٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَوَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَاللَّفْظُ حَدِيثُ أَبِي أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا بِالْكُوفَةِ يَقُولُا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ وَأَشَارَ وَكِيعٌ إِلَى السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ *

۱۵۶۰۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، ابواسامہ، (دوسری سند) ابو کریب، ابواسامہ، ابن نمیر، وکیع، ابو معاویہ، (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبدہ بن سلیمان، ہشام بن عروہ، (چوتھی سند) ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عبداللہ بن جعفرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوفہ میں سنا بیان کر رہے تھے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ تمام عورتوں میں افضل مریم بنت عمران ہیں، اور تمام عورتوں میں (اپنے زمانہ میں) سب سے افضل خدیجہ بنت خویلد ہیں، ابو کریب کہتے ہیں کہ وکیع نے آسمان و زمین کی طرف اشارہ کر کے بتایا۔

١٥٦١- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ غَيْرُ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ وَآسِيَةَ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ وَإِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ *

۱۵۶۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، وکیع۔
(دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ۔
(تیسری سند) عبیداللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عمرو بن مرہ، مرہ، حضرت موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں میں بہت کامل ہوئے ہیں، مگر عورتوں میں سوائے مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کے کوئی کامل نہیں ہوئی، اور عائشہؓ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔

١٥٦٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْكَ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ وَمِنِّي وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ وَلَمْ يَقُلْ فِي الْحَدِيثِ وَمِنِّي *

۱۵۶۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن نمیر، ابن فضیل، عمارہ بن ابی زرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبریل امین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ خدیجہ آپ کے پاس ایک برتن لے کر آتی ہیں، اس میں سالن ہے یا کھانا یا شربت لہٰذا جب وہ آئیں تو آپ انہیں میرا سلام کہئے، اور جنت میں ایک محل کی جو خولدار موتیوں کا بنا ہوا ہے، انہیں خوشخبری سنا دیجئے، جس میں نہ کسی قسم کی گونج ہوگی اور نہ کسی قسم کی تکلیف ہوگی، ابو بکر بن ابی شیبہ نے سمعت کے بجائے عن ابی ہریرہ کہا اور منی نہیں کہا۔

١٥٦٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ إِسْمَعِيلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَّرَ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ *

۱۵۶۳۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، محمد بن بشر العبدی، اسماعیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں حضرت خدیجہؓ کو ایک محل کی بشارت دی ہے، بولے جی ہاں، حضور نے انہیں جنت میں ایک خولدار موتی کا مکان بننے کی بشارت دی ہے جس میں نہ شور و شغب اور نہ تکلیف۔

١٥٦٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَجَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۵۶۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ۔
(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع۔
(تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، معتمر بن سلیمان، جریر۔
(چوتھی سند) ابن ابی عمر، سفیان، اسمٰعیل بن خالد، ابن ابی اوفی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

١٥٦٥ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَشَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ *

۱۵۶۵۔ عثمان بن ابی شیبہ، عبدہ، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہؓ کو جنت میں ایک (خاص قسم کے) مکان ملنے کی بشارت دی ہے۔

١٥٦٦ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ

۱۵۶۶۔ ابو کریب، محمد بن العلاء، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَلَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي بِثَلَاثِ سِنِينَ لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ فِي الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِيهَا إِلَى خَلَائِلِهَا *

والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کبھی کسی عورت پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا کہ حضرت خدیجہؓ پر کیا اور وہ میرے نکاح سے تین سال قبل انتقال فرما چکی تھیں اور یہ رشک میں اس وقت کیا کرتی تھی، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کا ذکر کرتے، اور آپ کے رب نے آپ کو حکم دیا کہ انہیں جنت میں خولدار موتیوں کا مکان ملنے کی بشارت دو، اور آپ بکری ذبح کرتے تو ان کی سہیلیوں کو گوشت بھیجا کرتے۔

۱۵۶۷- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى خَدِيجَةَ وَإِنِّي لَمْ أُدْرِكْهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ فَيَقُولُ أَرْسِلُوا بِهَا إِلَى أَصْدِقَاءِ خَدِيجَةَ قَالَتْ فَأَغْضَبْتُهُ يَوْمًا فَقُلْتُ خَدِيجَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ رُزِقْتُ حُبَّهَا *

۱۵۶۷۔ سہل بن عثمان، حفص بن غیاث، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے کسی پر رشک نہیں کیا، البتہ حضرت خدیجہؓ پر اور میں نے ان کو نہیں پایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت بکری ذبح کرتے تو فرماتے اس کا گوشت حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو بھیج دو، میں ایک روز ناراض ہوئی اور بولی (بس خدیجہ ہی) خدیجہؓ ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ ان کی محبت مجھے عطا کر دی گئی ہے۔

۱۵۶۸- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ إِلَى قِصَّةِ الشَّاةِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ بَعْدَهَا *

۱۵۶۸۔ زہیر بن حرب، ابو کریب، ابو معاویہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ ابو اسامہ کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، باقی آخری حصہ کا ذکر نہیں ہے۔

۱۵۶۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِهِ إِيَّاهَا وَمَا رَأَيْتُهَا قَطُّ *

۱۵۶۹۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جتنا رشک میں نے حضرت خدیجہؓ پر کیا، آپ کی کسی بیوی پر نہیں کیا، کیونکہ آپ ان کا ذکر بہت کرتے تھے، اور میں نے خدیجہؓ کو کبھی دیکھا بھی نہیں تھا۔

(فائدہ) رشک کوئی بری چیز نہیں ہے اور کاملین سے اس کا صدور بھی کمال ہے، حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ نے نبوت سے قبل (جب آپؐ کی عمر ۲۵ سال اور حضرت خدیجہؓ کی ۴۰ سال عمر تھی) شادی کی تھی، حضرت خدیجہؓ ۲۴ سال آپ کے ساتھ رہ کر

ساڑھے ۶۴ سال کی عمر میں اس دار فانی سے انتقال فرما گئیں اور باتفاق علمائے کرام چار صاحبزادیاں اور ایک صاحبزادہ آپ سے تولد ہوا۔

١٥٧٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَدِيجَةَ حَتَّى مَاتَتْ *

۱۵۷۰۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہؓ پر ان کے انتقال کرنے تک دوسرا نکاح نہیں کیا۔

١٥٧١ - حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أُخْتُ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَارْتَاحَ لِذَلِكَ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ فَغِرْتُ فَقُلْتُ وَمَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ فَأَبْدَلَكَ اللَّهُ خَيْرًا مِنْهَا *

۱۵۷۱۔ سوید بن سعید، علی بن مسہر، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت خدیجہؓ کی بہن ہالہ بنت خویلد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت مانگی، آپ کو حضرت خدیجہؓ کا اجازت مانگنا یاد آگیا، آپ خوش ہوئے اور فرمایا الٰہی یہ تو ہالہ بنت خویلد ہیں، مجھے یہ دیکھ کر رشک آیا اور عرض کیا، کیا آپ قریش کی بوڑھیوں میں سے ایک پوپلی بڑھیا کا ذکر کرتے ہیں جس کی پنڈلیاں پتلی تھیں، اور مدت ہوئی انتقال کر چکی اور اللہ نے اس سے بہتر عوض آپ کو عطا کر دیا۔

(٢٣٢) بَاب فِي فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا *

باب (۲۳۲) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل۔

١٥٧٢ - حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ جَاءَنِي بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَيَقُولُ هَذِهِ امْرَأَتُكَ فَأَكْشِفُ عَنْ وَجْهِكِ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَأَقُولُ إِنْ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِهِ *

۱۵۷۲۔ خلف بن ہشام، ابو الربیع، حماد بن زید، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو مجھے تین رات تک خواب میں دکھائی گئی، ایک فرشتہ تجھے سفید حریر کے ٹکڑے میں میرے پاس لایا، اور مجھ سے کہا یہ آپ کی بیوی ہے، میں نے تیرا چہرہ کھولا تو تم ہی نکلیں، میں نے (اپنے دل میں) کہا اگر اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ خواب ہے تو ایسا ضرور ہی ہوگا۔

١٥٧٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۵۷۳۔ ابن نمیر، ابن ادریس (دوسری سند) ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

١٥٧٤ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ

۱۵۷۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، ہشام (دوسری سند) ابو

وَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ أَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى قَالَتْ فَقُلْتُ وَمِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ قَالَ أَمَّا إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُولِينَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ غَضْبَى قُلْتِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلْ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ*

کریب، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں جان لیتا ہوں جب تو مجھ سے خوش ہوتی ہے اور جس وقت کہ ناخوش ہوتی ہے، میں نے عرض کیا، آپ کس طرح جان لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جب تو خوش ہوتی ہے تو کہتی ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کی قسم اور جب ناراض ہوتی ہے تو کہتی ہے قسم ہے ابراہیمؑ کے پروردگار کی، میں نے عرض کیا بے شک خدا کی قسم! یارسول اللہ میں آپ کا صرف نام ہی چھوڑتی ہوں۔

(فائدہ) یہ بھی رشک ہی ہے جو عورتوں پر معاف ہے، اس لئے صرف آپ کا اسم مبارک ہی ظاہری طور پر چھوڑ دیتی ہوں، ورنہ قلب آپ کی محبت اور عظمت سے لبریز ہوتا ہے، جیسے کہ واقعات اس پر شاہد ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

١٥٧٥- وَحَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ *

۱۵۷۵۔ ابن نمیر، عبدہ، ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ "لاورب ابراہیم" روایت مروی ہے، اور آخر کا جملہ مذکور نہیں ہے۔

١٥٧٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَكَانَتْ تَأْتِينِي صَوَاحِبِي فَكُنَّ يَنْقَمِعْنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ*

۱۵۷۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبدالعزیز بن محمد، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گڑیوں سے کھیلتی تھیں، بیان کرتی ہیں کہ میری سہیلیاں آتی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر غائب ہو جاتی تھیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں میرے پاس بھیج دیا کرتے تھے۔

١٥٧٧- حَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فِي بَيْتِهِ وَهُنَّ اللُّعَبُ *

۱۵۷۷۔ ابو کریب، ابو اسامہ۔

(دوسری سند) زہیر بن حرب، جریر۔

(تیسری سند) ابن نمیر، محمد بن بشر، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور جریر کی روایت میں ہے کہ گڑیوں سے کھیلتی تھی اور وہی کھیل تھیں۔

١٥٧٨- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ

۱۵۷۸۔ ابو کریب، عبدہ، ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ

هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُونَ بِذَلِكَ مَرْضَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

عنہا بیان کرتی ہیں کہ صحابہ کرام ہدایا بھیجنے کے لئے میری باری کا انتظار کرتے تھے، اور اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کے طالب ہوتے تھے۔

١٥٧٩- حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ مَعِي فِي مِرْطِي فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنَنِي إِلَيْكَ يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ وَأَنَا سَاكِتَةٌ قَالَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ بُنَيَّةُ أَلَسْتِ تُحِبِّينَ مَا أُحِبُّ فَقَالَتْ بَلَى قَالَ فَأَحِبِّي هَذِهِ قَالَتْ فَقَامَتْ فَاطِمَةُ حِينَ سَمِعَتْ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَتْ إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُنَّ بِالَّذِي قَالَتْ وَبِالَّذِي قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ لَهَا مَا نُرَاكِ أَغْنَيْتِ عَنَّا مِنْ شَيْءٍ فَارْجِعِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولِي لَهُ إِنَّ أَزْوَاجَكَ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاللَّهِ لَا أُكَلِّمُهُ فِيهَا أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ

١۵٧٩۔ حسن بن علی حلوانی، ابوبکر بن النضر، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، محمد بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج نے حضرت فاطمہؓ کو آپ کے پاس بھیجا، انہوں نے اجازت طلب کی، آپ میرے ساتھ میری چادر میں لیٹے ہوئے تھے، آپ نے اجازت دیدی، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ، آپ کی ازواج نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اور وہ چاہتی ہیں کہ آپ ابوبکرؓ کی صاحبزادی کے بارے میں (محبت میں) ہم سے عدل کریں اور میں خاموش تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے بیٹی کیا تو وہ نہیں چاہتی جو میں چاہوں، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو وہی چاہتی ہوں جو آپ چاہتے ہیں، آپ نے فرمایا تو عائشہ سے محبت رکھ، حضرت فاطمہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنتے ہی کھڑی ہو گئیں، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے پاس گئیں اور ان سے اپنا عرض کرنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا بیان کر دیا، وہ بولیں ہم سمجھتی ہیں کہ تم ہمارے کچھ کام نہ آئیں، اس لئے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور عرض کرو کہ آپ کی ازواج حضرت ابوبکر کی بیٹی کے بارے میں انصاف چاہتی ہیں، حضرت فاطمہؓ بولیں خدا کی قسم میں تو اب حضرت عائشہ کے بارے میں آپ سے کبھی گفتگو نہ کروں گی، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں بالآخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج نے آپ کے پاس ام المومنین حضرت زینب بنت جحش کو بھیجا اور میرے برابر کے مرتبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک وہی تھیں،

الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْهُنَّ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَرَ امْرَأَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّينِ مِنْ زَيْنَبَ وَأَتْقَى لِلَّهِ وَأَصْدَقَ حَدِيثًا وَأَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَأَعْظَمَ صَدَقَةً وَأَشَدَّ ابْتِذَالًا لِنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ الَّذِي تَصَدَّقُ بِهِ وَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيهَا تُسْرِعُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ قَالَتْ فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَائِشَةَ فِي مِرْطِهَا عَلَى الْحَالَةِ الَّتِي دَخَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا وَهُوَ بِهَا فَأَذِنَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنَنِي إِلَيْكَ يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ قَالَتْ ثُمَّ وَقَعَتْ بِي فَاسْتَطَالَتْ عَلَيَّ وَأَنَا أَرْقُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْقُبُ طَرْفَهُ هَلْ يَأْذَنُ لِي فِيهَا قَالَتْ فَلَمْ تَبْرَحْ زَيْنَبُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْرَهُ أَنْ أَنْتَصِرَ قَالَتْ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ أَنْشَبْهَا حَتَّى أَنْحَيْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَسَّمَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ *

اور میں نے کوئی عورت ان سے زیادہ دیندار، اور خدا سے زیادہ ڈرنے والی اور بہت ہی صادق اللسان، اور بہت ہی زیادہ صلہ رحمی کرنے والی اور بہت ہی صدقہ وخیرات کرنے والی نہیں دیکھی، اور نہ ان سے بڑھ کر کوئی عورت اپنے نفس پر اللہ تعالیٰ کے کام اور صدقہ میں زور ڈالتی تھیں، البتہ ان میں کچھ تیزی تھی، اس سے بھی وہ جلدی پھر جاتی تھیں اور نادم ہو جاتیں، چنانچہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی، آپ نے اجازت دی، اور آپ حضرت عائشہؓ کی چادر میں ان کے ساتھ لیٹے ہوئے اسی حال میں تھے جس میں حضرت فاطمہؓ آئی تھیں اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی ازواج حضرت ابوبکر کی لڑکی کے بارے میں انصاف چاہتی ہیں، پھر یہ کہہ کر میری جانب متوجہ ہوئیں، اور بہت کچھ کہا، اور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہوں کو دیکھ رہی تھی، کہ آپ مجھے جواب دینے کی اجازت دیتے ہیں یا نہیں، اور زینبؓ کا سلسلہ ختم نہ ہوتا تھا، اور میں نے جان لیا کہ آپ میرے جواب دینے سے برا نہیں مانیں گے، تب میں بھی ان پر آئی اور تھوڑی ہی دیر میں ان کو بند کر دیا، بیان کرتی ہیں کہ یہ دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا، یہ ابوبکر صدیقؓ کی بیٹی ہے۔

(فائدہ) محبت قلب کی برابری میں کوئی مکلف نہیں ہے اور نہ کوئی اس میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ برابری کر سکتا ہے، باقی آپ اور تمام امور میں برابری رکھتے تھے اور ازواج مطہرات کا محبت ہی کے بارے میں مطالبہ تھا کہ ہم سے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے برابر محبت کی جائے (نووی جلد ۲ صفحہ ۲۸۶)۔

۱۵۸۰- حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُهْزَاذَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ فِي الْمَعْنَى غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ أَنْشَبْهَا أَنْ أَثْخَنْتُهَا غَلَبَةً *

۱۵۸۰۔ محمد بن عبداللہ بن قہزاد، عبداللہ بن عثمان، عبداللہ بن مبارک، یونس، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ جب میں ان کی جانب متوجہ ہوئی تو پھر وہ مجھ پر غالب نہ ہو سکیں۔

١٥٨١- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَتَفَقَّدُ يَقُولُ أَيْنَ أَنَا الْيَوْمَ أَيْنَ أَنَا غَدًا اسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللَّهُ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي *

۱۵۸۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (بیماری میں) پوچھتے آج میں کہاں ہوں؟ اور کل کہاں ہوں گا؟ یہ خیال کرتے ہوئے کہ ابھی میری باری میں دیر ہے پھر میری باری کے دن اللہ تعالیٰ نے آپ کو میرے سینہ اور حلق کے درمیان سے بلالیا، آپ کا سر مبارک میرے سینہ سے لگا تھا۔

١٥٨٢- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ إِلَى صَدْرِهَا وَأَصْغَتْ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ *

۱۵۸۲۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ہشام بن عروہ، عباد بن عبداللہ بن الزبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی وفات سے قبل سنا، آپ فرمارہے تھے اور میرے سینہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، میں نے آپ کے فرمانے کی طرف توجہ کی تو آپ فرمارہے تھے اللہم اغفرلی وارحمنی والحقنی بالرفیق الاعلیٰ۔

١٥٨٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۵۸۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو اسامہ۔
(دوسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد۔
(تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبدہ بن سلیمان، ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

١٥٨٤- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَنْ يَمُوتَ نَبِيٌّ حَتَّى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَتْ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَأَخَذَتْهُ بُحَّةٌ يَقُولُ (مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا)

۱۵۸۴۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سعد بن ابراہیم، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں سنا کرتی تھی کہ کسی نبی نے اس وقت تک انتقال نہیں فرمایا جب تک کہ اس کو دنیا میں رہنے اور آخرت میں جانے کے متعلق اختیار نہ دے دیا، پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی اس بیماری میں جس میں آپ نے انتقال فرمایا، سنا آپ فرمارہے تھے مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا، اس وقت میں سمجھ گئی کہ اب آپ کو اختیار دے

قَالَتْ فَظَنَنْتُهُ خُيِّرَ حِينَئِذٍ *

دیا گیا۔

١٥٨٥ - حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۵۸۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ۔
(دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

١٥٨٦ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ إِذًا لَا يَخْتَارُنَا قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَرَفْتُ الْحَدِيثَ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ فِي قَوْلِهِ إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى *

۱۵۸۶۔ عبدالملک، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، سعید بن میسب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تندرستی کی حالت میں فرما رہے تھے کہ کسی نبی کا اس وقت تک انتقال نہیں ہوتا جب تک کہ وہ جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے، اور پھر اسے دنیا سے جانے کا اختیار نہ مل جائے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آگیا تو آپ کا سر میری ران پر تھا، آپ پر کچھ دیر تک غشی رہی، پھر افاقہ ہوا، اور آپ نے اپنی نگاہ چھت کی طرف لگائی، پھر فرمایا اللہم الرفیق الاعلیٰ، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ اس وقت میں نے کہا کہ اب آپ ہمیں اختیار نہیں فرمائیں گے، اور مجھے وہ حدیث یاد آگئی جو آپ نے بحالت تندرستی فرمائی تھی، کہ کسی نبی کو اس وقت تک بلایا نہیں گیا جب تک اس نے جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لیا اور اختیار نہ ملا ہو، بیان کرتی ہیں کہ آپ کا یہ آخری کلمہ تھا جو آپ نے فرمایا "اللہم الرفیق الاعلیٰ"۔

١٥٨٧ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

۱۵۸۷۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، عبد بن حمید، ابو نعیم، عبدالواحد بن ایمن، ابن ابی ملیکہ، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سفر میں تشریف لے جاتے تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ ڈالتے، ایک مرتبہ قرعہ مجھ پر اور حفصہؓ پر نکلا،

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ عَلَى عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ فَخَرَجَتَا مَعَهُ جَمِيعًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ مَعَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ أَلَا تَرْكَبِينَ اللَّيْلَةَ بَعِيرِي وَأَرْكَبُ بَعِيرَكِ فَتَنْظُرِينَ وَأَنْظُرُ قَالَتْ بَلَى فَرَكِبَتْ عَائِشَةُ عَلَى بَعِيرِ حَفْصَةَ وَرَكِبَتْ حَفْصَةُ عَلَى بَعِيرِ عَائِشَةَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَمَلِ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ ثُمَّ سَارَ مَعَهَا حَتَّى نَزَلُوا فَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَغَارَتْ فَلَمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ تَجْعَلُ رِجْلَهَا بَيْنَ الْإِذْخِرِ وَتَقُولُ يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِي رَسُولُكَ وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا *

چنانچہ ہم دونوں آپ کے ساتھ چلیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رات کو سفر کرتے، تو حضرت عائشہؓ کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے چلتے، حضرت حفصہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ آج کی رات تم میرے اونٹ پر سوار ہو جاؤ، اور میں تمہارے اونٹ پر سوار ہو جاتی ہوں، تم دیکھو گی، اور میں بھی دیکھوں گی، حضرت عائشہ نے کہا اچھا، وہ حفصہؓ کے اونٹ پر سوار ہوئیں اور حفصہؓ ان کے اونٹ پر، رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے اونٹ کی طرف تشریف لائے، دیکھا تو اس پر حفصہؓ ہیں، آپ نے سلام کیا، اور ان کے ساتھ ہی بیٹھ کر چلدیئے، حتیٰ کہ منزل پر اترے، حضرت عائشہ نے (رات بھر) آپ کو نہ پایا، انہیں غیرت آئی، جب اتریں تو اپنا پیر اذخر گھاس میں مارتیں اور کہتیں الٰہی مجھ پر سانپ یا بچھو مسلط کر، جو مجھے ڈس لے، وہ تیرے رسول ہیں انہیں کہنے کی کچھ مجال نہیں۔

۱۵۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ *

۱۵۸۸۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، سلیمان بن بلال، عبداللہ بن عبدالرحمٰن، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، عائشہؓ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسا کہ ثرید کھانے کی تمام کھانوں پر۔

۱۵۸۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ إِسْمَعِيلَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ *

۱۵۸۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ، ابن حجر، اسمٰعیل (دوسری سند) قتیبہ بن عبدالرحمٰن، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، اور دونوں میں "سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کا لفظ نہیں ہے اور اسماعیل کی روایت میں "سمع انس بن مالک" رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لفظ ہیں۔

١٥٩٠- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ *

۱۵۹۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدالرحمٰن بن سلیمان، یعلی بن عبید، زکریا، شعبہ، ابو سلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جبریل امین تم کو سلام کہتے ہیں، بیان کرتی ہیں کہ میں نے کہا، وعلیہ السلام ورحمتہ اللہ۔

(فائدہ) حضرت خدیجۃ الکبریٰ کو پروردگار عالم اور جبریل امین دونوں نے سلام کہلوایا، اور یہاں جبریل امین نے سلام کہلوایا، اس سے معلوم ہوا کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مقام حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بلند ہے، اور مرقاۃ شرح مشکوۃ میں حارث عن عروہؓ سے مرسل روایت موجود ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ خدیجہؓ عالم کی تمام عورتوں سے بہتر ہیں اور مریم علیہ السلام عالم کی تمام عورتوں سے بہتر ہیں، اور فاطمہؓ عالم کی تمام عورتوں سے بہتر ہیں، میری ناقص رائے میں تطبیق اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ ہر ایک اپنے اپنے وقت میں عالم کی تمام عورتوں سے بہتر ہے اور یہ امت سابقہ امتوں سے افضل اور بہتر ہے، لہٰذا افضیلت کلی اس امت والیوں ہی کو حاصل ہے۔

١٥٩١- حَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُلَائِيُّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا *

۱۵۹۱۔ اسحاق بن ابراہیم، ملائی، زکریا بن ابی زائدہ، عامر، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور سابقہ روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

١٥٩٢- وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۵۹۲۔ اسحاق بن ابراہیم، اسباط بن محمد، زکریا سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

١٥٩٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشُ هَذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرَى مَا لَا أَرَى *

۱۵۹۳۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی، ابوالیمان، شعیب، زہری، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اے عائشہؓ یہ جبریل علیہ السلام ہیں اور تمہیں سلام کہتے ہیں، بیان کرتی ہیں کہ میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمتہ اللہ، اور آپ دیکھتے ہیں جو میں نہیں دیکھتی۔

١٥٩٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ كِلَاهُمَا عَنْ عِيسَى وَاللَّفْظُ

۱۵۹۴۔ علی بن حجر سعدی، احمد بن حباب، عیسیٰ بن یونس، ہشام بن عروہ، عبداللہ بن عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

لِابْنِ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ جَلَسَ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ أَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا قَالَتِ الْأُولَى زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٌّ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ وَعْرٍ لَا سَهْلٌ فَيُرْتَقَى وَلَا سَمِينٌ فَيُنْتَقَلَ قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لَا أَبُثُّ خَبَرَهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِي الْعَشَنَّقُ إِنْ أَنْطِقْ أُطَلَّقْ وَإِنْ أَسْكُتْ أُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَإِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي غَيَايَاءُ أَوْ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِي الرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ وَالْمَسُّ مَسُّ أَرْنَبٍ قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ طَوِيلُ النِّجَادِ عَظِيمُ الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِي قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكِ لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ إِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ فَمَا أَبُو زَرْعٍ أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ

بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ گیارہ عورتیں یہ معاہدہ کر کے بیٹھیں کہ اپنے اپنے خاوند کا پورا پورا حال سچا سچا بیان کردیں کچھ چھپائیں نہیں، ایک عورت ان میں سے بولی کہ میرا خاوند ناکارہ، دبلے اونٹ کی طرح ہے اور گوشت بھی سخت دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہوا ہو کہ نہ پہاڑ کا راستہ سہل ہے، جس کی وجہ سے وہاں چڑھنا ممکن ہو، اور نہ ہی وہ گوشت ہی ایسا ہے کہ اس کی وجہ سے دقت اٹھا کر اس کے اتارنے کی کوشش ہی کی جائے اور اس کو اختیار کیا جائے، دوسری بولی میں اپنے خاوند کی بات کہوں تو کیا کہوں، مجھے ڈر ہے کہ اگر اس کے عیوب کا ذکر کروں تو پھر خاتمہ کا ذکر نہیں، اور اگر کہوں تو ظاہری و باطنی سب ہی عیوب کہوں، تیسری بولی میرا خاوند لم ڈھینگ ہے اگر میں کسی بات میں بول پڑوں تو طلاق اور اگر چپ رہوں تو ادھر میں لٹکی ہوئی، چوتھی بولی میرا خاوند تہامہ کی رات کی طرح معتدل ہے، نہ گرم ہے نہ ٹھنڈا، نہ اس سے کسی قسم کا خوف نہ ملال، پانچویں بولی میرا خاوند جب گھر آتا ہے تو چیتا بن جاتا ہے اور جو کچھ گھر میں ہوتا ہے اس کی تحقیق نہیں کرتا، چھٹی بولی میرا خاوند اگر کھاتا ہے تو سب نمٹا دیتا ہے اور جب پیتا ہے تو سب چڑھا جاتا ہے، جب لیٹتا ہے تو اکیلا ہی کپڑے میں لپٹ جاتا ہے، میری طرف ہاتھ بھی نہیں بڑھاتا کہ میری پراگندگی معلوم ہو، ساتویں بولی میرا شوہر صحبت سے عاجز، نامرد اور اتنا بیوقوف ہے کہ بات بھی نہیں کر سکتا، دنیا میں جو کوئی بیماری کسی میں ہوگی وہ اس میں موجود ہے، اخلاق ایسا کہ میرا سر پھوڑ دے یا بدن زخمی کر دے یا دونوں ہی کر گزرے، آٹھویں بولی میرا خاوند چھونے میں خرگوش کی طرح نرم ہے اور خوشبو میں زعفران کی طرح مہکتا ہے، نویں بولی میرا خاوند رفیع الشان، بڑا ہی مہمان نواز، بڑی نیام والا دراز قد ہے، اس کا مکان مجلس اور دارالمشورہ کے قریب ہے، دسویں بولی میرا شوہر مالک ہے مالک کا کیا حال بیان کروں، بہت ہی زیادہ قابل تعریف ہے، اس کے اونٹ بکثرت ہیں، جو اکثر مکان کے

صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أُقَبَّحُ وَأَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ وَأَشْرَبُ فَأَتَقَنَّحُ أُمُّ أَبِي زَرْعٍ فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ عُكُومُهَا رَدَاحٌ وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ ابْنُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَيُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ طَوْعُ أَبِيهَا وَطَوْعُ أُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا وَلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا قَالَتْ خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَأَخَذَ خَطِّيًّا وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا قَالَ كُلِي أُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِي أَهْلَكِ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِي مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ *

قریب بٹھائے جاتے ہیں، چراگاہ میں کم چرتے ہیں وہ اونٹ جب باجے کی آواز سنتے ہیں تو سمجھ جاتے ہیں کہ ہلاکت کا وقت قریب آگیا، گیارہویں عورت ام زرع بولی میرا شوہر ابوزرع ہے، ابوزرع کی کیا تعریف کروں، زیوروں سے میرے کان جھکا دیئے، اور چربی سے میرے بازو پر کر دیئے، مجھے ایسا خوش رکھا کہ میں خود پسندی میں اپنے آپ کو بھولنے لگی، مجھے اس نے ایک غریب گھرانہ میں پایا تھا جو تنگی میں بکریوں پر گزر کرتے، اور ایسے خوشحال خاندان میں لے آیا جہاں گھوڑے، اونٹ، کھیتی کے بیل اور کسان موجود تھے، میری کسی بات پر مجھے برا نہیں کہتا تھا، میں دن چڑھے تک سوتی اور کوئی مجھے جگا نہیں سکتا تھا، کھانے پینے میں ایسی وسعت کہ میں سیر ہو کر چھوڑ دیتی، ابو زرع کی ماں بھلا اس کی کیا تعریف کروں، اس کے بڑے بڑے برتن ہمیشہ بھرپور رہتے، اس کا مکان نہایت وسیع تھا، ابوزرع کا بیٹا بھلا اس کا کیا کہنا، وہ بھی نور علیٰ نور ایسا دبلا پتلا چھریرے بدن کا کہ اس کے سونے کا حصہ ستی ہوئی ٹہنی یا تلوار کی طرح باریک، بکری کے بچے کا ایک دست اس کا پیٹ بھرنے کو کافی، ابوزرع کی بیٹی اس کا کیا کہنا، ماں کی تابعدار، باپ کی فرمانبردار، موٹی تازی سوکن کی جلن تھی، ابوزرع کی باندی کا حال بھی کیا بیان کروں، گھر کی بات کبھی باہر جا کر نہیں کہتی تھی، کھانے کی چیز بھی بے اجازت خرچ نہ کرتی تھی، گھر میں کوڑا کباڑ نہ ہونے دیتی تھی اور صاف رکھتی تھی، ایک دن صبح کے وقت جبکہ دودھ کے برتن بوئے جا رہے تھے، ابوزرع گھر سے نکلا راستہ میں پڑی ہوئی ایک عورت اسے ملی جس کی کمر کے نیچے چیتے جیسے دو بچے دو اناروں (پستانوں) سے کھیل رہے تھے، پس وہ اسے کچھ ایسی پسند آئی کہ مجھے طلاق دیدی اور اس سے نکاح کر لیا، میں نے بھی ایک اور سردار شریف سے نکاح کر لیا جو شہسوار ہے اور سپہ گر ہے، اس نے مجھے بڑی نعمتیں دیں اور ہر قسم کے جانوروں میں سے ایک ایک جوڑا مجھے دیا، اور یہ بھی کہا کہ ام زرع خود

بھی کھا اور اپنے میکہ میں جو چاہے بھیج دے، لیکن بات یہ ہے کہ اگر میں اس کی ساری عطاؤں کو بھی جمع کروں تب بھی ابو زرع کی چھوٹی سے چھوٹی عطاء کے برابر نہیں ہو سکتی، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضور نے یہ واقعہ سنا کر مجھ سے فرمایا، میں بھی تیرے لئے ایسا ہی ہوں جیسا کہ ابوزرع ام زرع کے لئے، (ایک روایت میں یہ بھی ہے، مگر میں تجھے طلاق نہیں دوں گا)۔

١٥٩٥ - وَحَدَّثَنِيهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ وَلَمْ يَشُكَّ وَقَالَ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ وَقَالَ وَصِفْرُ رِدَائِهَا وَخَيْرُ نِسَائِهَا وَعَقْرُ جَارَتِهَا وَقَالَ وَلَا تَنْقُثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَقَالَ وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ ذَابِحَةٍ زَوْجًا *

۱۵۹۵۔ حسن بن علی حلوانی، موسیٰ بن اسماعیل، سعید بن سلمہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے لیکن لفظوں کے معمولی سے تغیر کے ساتھ حدیث بیان کرتے ہیں۔

(فائدہ) حضرت عائشہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے تین سال قبل، حضرت خدیجہؓ کے انتقال کے بعد مکہ مکرمہ میں شادی فرمائی اس وقت ان کی عمر چھ برس تھی اور رخصتی مدینہ منور میں ۹ برس کی عمر میں ہوئی اور حضور کے انتقال کے وقت ان کی عمر اٹھارہ سال کی تھی، ۵۸ھ میں اس دار فانی سے رحلت فرما گئیں اور حکم فرمایا تھا کہ مجھے رات کو دفن کیا جائے، چنانچہ وتروں کے بعد بقیع قبرستان میں آپ کو سپرد خاک کیا گیا اور حضرت ابوہریرہؓ نے نماز پڑھائی، عروہ بن زبیر، عبداللہ بن زبیرؓ، محمد بن ابی بکر، قاسم بن ابی بکرؓ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ نے آپ کو قبر میں اتارا، رضی اللہ عنہا (شرح ابی وسنوسی، جلد ۶ صفحہ ۲۶۱)۔

(٢٣٣) بَاب فَضَائِلِ فَاطِمَةَ بِنْتِ النَّبِيِّ عَلَيْهَا الصَّلَاة وَالسَّلَام *

باب (۲۳۳) حضرت فاطمہ زہراؓ بنت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل۔

١٥٩٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ابْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ الْقُرَشِيُّ التَّيْمِيُّ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ

۱۵۹۶۔ احمد بن عبداللہ بن یونس، قتیبہ بن سعید، لیث، بن سعد، عبداللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ، حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ منبر پر فرما رہے تھے کہ ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اپنی بیٹی کا علی بن ابی طالبؓ سے نکاح کرنے کی اجازت طلب کی تو میں انہیں اجازت نہیں دوں گا، نہیں دوں گا، نہیں دوں گا، مگر یہ کہ علیؓ میری بیٹی کو طلاق دینا پسند

يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ إِلَّا أَنْ يُحِبَّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي يَرِيبُنِي مَا رَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا *

کریں، اور ان کی بیٹی سے نکاح کریں، اس لئے کہ میری بیٹی میرا ایک حصہ ہے، مجھے شک میں ڈالتا ہے جو کہ اسے شک میں ڈالتا ہے اور ایذا پہنچاتی ہے مجھے وہ چیز جو اسے (۱) تکلیف وایذا پہنچاتی ہے۔

(فائدہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر حال میں، خواہ کسی بھی سبب سے ہو، ایذا پہنچانا حرام ہے۔

۱۵۹۷- حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهُذَلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يُؤْذِينِي مَا آذَاهَا *

۱۵۹۷۔ ابو معمر، اسماعیل بن ابراہیم ہذلی، سفیان، عمرو، ابن ابی ملیکہ، حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، فاطمہؓ میرا جز ہے مجھے تکلیف پہنچاتی ہے وہ چیز جس سے انہیں تکلیف ہوتی ہے۔

۱۵۹۸- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو ابْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِيُّ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ لَا قَالَ لَهُ هَلْ أَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَايْمُ اللَّهِ لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيهِ لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِ أَبَدًا حَتَّى تَبْلُغَ نَفْسِي إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ

۱۵۹۸۔ احمد بن حنبل، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، ولید بن کثیر، محمد بن عمرو بن حلحلہ الدولی کی شہادت کے بعد یزید بن معاویہؓ کے پاس سے مدینہ منورہ آئے تو ان سے مسور بن مخرمہؓ ملے، اور کہا اگر آپ کا کچھ کام ہو تو مجھ سے فرمایئے، بیان کرتے ہیں، کہ میں نے ان سے کہا کچھ نہیں، مسور بن مخرمہؓ نے کہا کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مجھے (حفاظت کے لئے) دیدیں گے، کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں لوگ زبردستی آپ سے اسے چھین نہ لیں، خدا کی قسم اگر وہ تلوار آپ مجھے دیدیں گے تو جب تک میری جان میں جان ہے کوئی اسے نہ لے سکے گا، اور حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہ کی موجودگی میں ابو جہل کی بیٹی کو پیام دیا تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ اپنے اس منبر پر لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے اور ان دنوں میں جوان ہو چکا تھا، آپ نے فرمایا فاطمہؓ میرے بدن کا ایک جز ہے اور مجھے ڈر ہے کہ ان کے دین

(۱) ابو جہل کی بیٹی سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح کرنا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے ایذا اور تکلیف کا باعث تھا اور حضرت فاطمہؓ کی تکلیف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوتی تھی اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو اس نکاح سے منع فرمادیا تاکہ حضرت علیؓ کو کوئی نقصان نہ ہو۔

عَلَى مِنْبَرِهِ هَذَا وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَإِنِّي أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَأَوْفَى لِي وَإِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ مَكَانًا وَاحِدًا أَبَدًا *

میں کوئی فتنہ نہ ڈالا جائے، پھر آپ نے اپنے ایک داماد (عاص بن الربیع) کا جو عبد شمس کی اولاد میں سے تھا، ذکر فرمایا اور ان کی دامادی کی خوب تعریف کی اور فرمایا کہ انہوں نے جو بات مجھ سے کہی وہ سچ کہی، اور جو وعدہ کیا پورا کیا، اور میں کسی حلال شے کو حرام نہیں کرتا اور نہ حرام کو حلال کرتا ہوں، لیکن خدا کی قسم! اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک جگہ ہر گز کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتیں۔

١٥٩٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ وَعِنْدَهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذَلِكَ فَاطِمَةُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ إِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهَذَا عَلِيٌّ نَاكِحًا ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ قَالَ الْمِسْوَرُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ فَحَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَإِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ مُضْغَةٌ مِنِّي وَإِنَّمَا أَكْرَهُ أَنْ يَفْتِنُوهَا وَإِنَّهَا وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ أَبَدًا قَالَ فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ *

۱۵۹۹۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی، ابوالیمان، شعیب، زہری، علی بن حسین، حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے ابو جہل کی بیٹی کو پیام دیا، اور ان کے نکاح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ تھیں، جب حضرت فاطمہؓ نے یہ سنا تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا کہ آپ کی قوم کہتی ہے کہ آپ اپنی صاحبزادیوں کے لئے غصہ نہیں ہوتے اور یہ علیؓ ہیں جو ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں، مسور بن مخرمہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (منبر) پر کھڑے ہوئے اور جب آپ نے تشہد پڑھا تو میں نے سنا، پھر آپ نے فرمایا، میں نے اپنی لڑکی (زینبؓ) کا نکاح ابوالعاص بن ربیع سے کیا اس نے جو بات مجھ سے کہی سچ کہی، اور فاطمہؓ میرا جگر پارہ ہے اور میں ناپسند کرتا ہوں کہ لوگ اس کے دین پر کچھ آفت لائیں، اور بخدا اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی لڑکی ایک مرد کے پاس کبھی جمع نہ ہوں گی، یہ سن کر حضرت علیؓ نے پیام چھوڑ دیا۔

١٦٠٠- وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ يَعْنِي ابْنَ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يَعْنِي ابْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۶۰۰۔ ابو معن الرقاشی، وہب بن جریر، بواسطہ اپنے والد، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

١٦٠١ - حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فَسَارَّهَا فَبَكَتْ ثُمَّ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِفَاطِمَةَ مَا هَذَا الَّذِي سَارَّكِ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَيْتِ ثُمَّ سَارَّكِ فَضَحِكْتِ قَالَتْ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي بِمَوْتِهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ مَنْ يَتْبَعُهُ مِنْ أَهْلِهِ فَضَحِكْتُ *

۱۶۰۱۔ منصور بن ابی مزاحم، ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، عروہ، حضرت عائشہؓ (دوسری سند) زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، عروہ بن الزبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کو بلایا اور کان میں ان سے کوئی بات کہی، وہ روئیں، پھر کان میں ان سے کچھ فرمایا، وہ ہنسیں، میں نے حضرت فاطمہؓ سے پوچھا کہ پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کان میں کیا فرمایا جس پر تم روئیں، پھر کچھ فرمایا تو تم ہنسیں، وہ بولیں پہلے آپ نے فرمایا تھا میری موت قریب ہے اس لئے میں روئی، پھر آپ نے فرمایا تو سب سے پہلے میرے اہل بیت سے میرا ساتھ دے گی تو میں ہنسی۔

١٦٠٢ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ لَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي مَا تُخْطِئُ مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ بِهَا فَقَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى جَزَعَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ لَهَا خَصَّكِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ بِالسِّرَارِ ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا كُنْتُ أُفْشِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ عَزَمْتُ

۱۶۰۲۔ ابو کامل حجدری، ابو عوانہ، فراس، عامر، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم سب ازواج نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھیں، کوئی ان میں سے باقی نہیں تھا، اتنے میں حضرت فاطمہؓ آئیں اور ان کا چلنا بالکل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنے کی طرح تھا، جب آپ نے انہیں دیکھا تو مرحبا کہا، اور فرمایا مرحبا اے میری بیٹی، پھر آپ نے انہیں اپنی دائیں یا بائیں طرف بٹھالیا اور ان کے کان میں چپکے سے کچھ فرمایا، وہ خوب روئیں، جب آپ نے ان کا یہ حال دیکھا تو دوبارہ ان کے کان میں کچھ فرمایا، وہ ہنسیں، میں نے ان سے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے علیحدہ تم سے خاص راز کی باتیں کیں، پھر تم روئیں، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کیا باتیں کیں؟ وہ بولیں میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش نہیں کروں گی، تو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما گئے تو میں نے انہیں اس حق کی قسم دی، جو میرا ان پر تھا،

عَلَيْكِ بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَا حَدَّثْتِنِي مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ أَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى فَأَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ وَإِنَّهُ عَارَضَهُ الْآنَ مَرَّتَيْنِ وَإِنِّي لَا أُرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي فَإِنَّهُ نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ قَالَتْ فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي رَأَيْتِ فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ أَمَا تَرْضَيْ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَالَتْ فَضَحِكْتُ ضَحِكِي الَّذِي رَأَيْتِ *

اور کہا کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے فرمایا وہ بیان کرو، وہ بولیں جی ہاں اب بیان کروں گی، پہلی مرتبہ آپ نے میرے کان میں فرمایا کہ جبریل امین ہر سال میں مجھ سے ایک یا دو مرتبہ قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے، اور اس سال انہوں نے دو مرتبہ دور کیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ میرا وقت قریب آگیا ہے تو اللہ سے ڈرتی رہ، اور صبر کر، میں تیرا بہت اچھا پیش خیمہ ہوں، یہ سن کر میں رونے لگی، جیسا کہ تم نے دیکھا، جب آپ نے میرا رونا دیکھا تو آپ نے دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی، اور فرمایا اے فاطمہؓ تو اس بات سے راضی نہیں ہے کہ مومنین کی عورتوں، یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہو، یہ سن کر میں ہنسی، جیسا کہ آپ نے دیکھا تھا۔

١٦٠٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ امْرَأَةً فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مِشْيَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي فَأَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ إِنَّهُ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ فَاطِمَةُ ثُمَّ إِنَّهُ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ أَيْضًا فَقُلْتُ لَهَا مَا يُبْكِيكِ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَقُلْتُ لَهَا حِينَ بَكَتْ أَخَصَّكِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثِهِ دُونَنَا ثُمَّ تَبْكِينَ وَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا قُبِضَ

۱۶۰۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، زکریا (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، زکریا، فراس، عامر، مسروق، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج جمع ہوئیں، ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہی، پھر حضرت فاطمہؓ تشریف لائیں ان کی چال بالکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح تھی، آپ نے فرمایا، مرحبا میری بیٹی پھر آپ نے انہیں اپنی دائیں جانب یا بائیں جانب بٹھالیا، آپ نے ان کے کان میں کوئی بات فرمائی، حضرت فاطمہؓ رونے لگیں، پھر ایک اور بات فرمائی تو وہ ہنسنے لگیں، میں نے کہا آپ کیوں روتی ہیں، وہ بولیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش کرنے والی نہیں ہوں، میں نے کہا، میں نے تو آج کی طرح کبھی ایسی خوشی نہیں دیکھی جو رنج سے اس قدر قریب ہو، جب وہ روئیں تو میں نے کہا کہ حضور نے تمہیں اس بات سے ہمیں چھوڑ کر خاص کیا ہے، اور تم روتی ہو، اور میں نے پوچھا حضور نے کیا فرمایا، وہ بولیں کہ میں آپ کا راز فاش کرنے والی نہیں، پھر آپ کی جب رحلت ہوگئی تو میں نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا، حضور نے فرمایا تھا کہ جبریل ہر سال

سَأَلْتُهَا فَقَالَتْ إِنَّهُ كَانَ حَدَّثَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارَضَهُ بِهِ فِي الْعَامِ مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَانِي إِلَّا قَدْ حَضَرَ أَجَلِي وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لُحُوقًا بِي وَنِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ لِذَلِكَ ثُمَّ إِنَّهُ سَارَّنِي فَقَالَ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ فَضَحِكْتُ لِذَلِكَ *

مجھ سے ایک مرتبہ قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے اور اس سال دو مرتبہ کیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ میرے انتقال کا وقت اب قریب آگیا ہے اور تو سب سے پہلے مجھ سے ملے گی، اور میں تیرا اچھا پیش خیمہ ہوں، یہ سن کر میں روئی، پھر آپ نے فرمایا تو اس بات سے خوش نہیں ہوتی کہ تو مومنین کی عورتوں کی سردار ہو، یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہو، یہ سن کر میں ہنسی۔

(فائدہ)۔ پہلی روایت میں ایک مرتبہ یا دو مرتبہ دور کرنا جو شک کے ساتھ مذکور ہے، یہ راوی کا وہم ہے، صحیح یہی ہے جو اس روایت میں مذکور ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے چار صاحبزادیاں حضرت زینبؓ حضرت ام کلثوم، حضرت رقیہؓ اور حضرت فاطمہؓ تولد ہوئیں، ان سب میں حضرت فاطمہؓ سب سے چھوٹی تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے بعد حضرت علیؓ سے ان کی شادی کر دی اس وقت حضرت فاطمہؓ کی عمر ۱۵ سال ساڑھے پانچ ماہ کی تھی، اور حضرت علیؓ کی عمر ۲۱ سال کی تھی، آپ کے دو صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں ام کلثومؓ اور زینبؓ تولد ہوئیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے آٹھ یا چھ یا تین ماہ بعد علی اختلاف الاقوال انتقال فرما گئیں، اور حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ اور فضل بن عباسؓ نے قبر میں اتارا رضی اللہ تعالیٰ عنہا، علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں تمام عورتوں میں سب سے افضل مریم علیہ السلام اور حضرت فاطمہؓ ہیں اور ازواج مطہرات میں سب سے افضل حضرت خدیجہؓ اور حضرت عائشہؓ ہیں، ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ فضیلت کے بارے میں دلائل مختلف ہیں اس لئے سکوت اولیٰ ہے، ہذا قال النووی (مرقاۃ جلد ۵ و نووی جلد ۲)۔

(٢٣٤) بَاب مِنْ فَضَائِلِ أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا *

باب (۲۳۴)۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل!

١٦٠٤- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ كِلَاهُمَا عَنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ ابْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ لَا تَكُونَنَّ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوقَ وَلَا آخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا فَإِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطَانِ وَبِهَا يَنْصِبُ رَايَتَهُ قَالَ وَأُنْبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام أَتَى نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ قَالَ فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۱۶۰۴۔ عبدالاعلیٰ بن حماد، محمد بن عبدالاعلیٰ قیسی، معتمر بن سلیمان، اپنے والد، ابو عثمان، سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اگر تجھ سے ہو سکے تو سب سے پہلے بازار میں مت جا، اور نہ سب کے بعد وہاں سے نکل، کیونکہ بازار شیطان کا معرکہ ہے اور وہیں اس کا جھنڈا نصب ہوتا ہے، انہوں نے بیان کیا کہ جبریل امین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور آپ کے پاس حضرت ام سلمہؓ تھیں، حضرت جبریل آپ سے باتیں کرنے لگے، پھر کھڑے ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا یہ کون تھے؟ انہوں نے کہا دحیہ کلبیؓ تھے، ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ خدا کی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ سَلَمَةَ مَنْ هَذَا أَوْ كَمَا قَالَ قَالَتْ هَذَا دِحْيَةُ قَالَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ ايْمُ اللَّهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ خَبَرَنَا أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا قَالَ مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ *

قسم ہم تو انہیں دحیہ کلبی سمجھے، یہاں تک کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا، آپ ہماری خبر ان سے بیان کر رہے تھے، راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو عثمانؓ سے دریافت کیا کہ تم نے یہ حدیث کس سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا حضرت اسامہ بن زیدؓ سے۔

(فائدہ) جبریل امینؑ اکثر دحیہ کلبیؓ کی شکل میں تشریف لایا کرتے تھے، اس روایت میں حضرت ام سلمہؓ کی بڑی عظیم الشان فضیلت موجود ہے کہ انہوں نے جبریل امین کو دیکھا، حضرت ام سلمہؓ کے شوہر جب غزوہ احد میں شہید ہو گئے تو ان کی عدت گزرنے کے بعد حضور نے ان سے شادی کر لی، زمانہ خلافت یزید بن معاویہ میں انہوں نے انتقال فرمایا، حضرت ابو ہریرہؓ نے نماز پڑھائی، اور بقیع میں مدفون ہوئیں (شرح ابی وسنوسی جلد ۶ صفحہ ۸۵)۔

(۲۳۵) بَاب مِنْ فَضَائِلِ زَيْنَبَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا *

باب (۲۳۵) ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل۔

۱۶۰۵ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السِّينَانِيُّ أَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعُكُنَّ لَحَاقًا بِي أَطْوَلُكُنَّ يَدًا قَالَتْ فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ أَيَّتُهُنَّ أَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ فَكَانَتْ أَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ *

۱۶۰۵۔ محمود بن غیلان، فضل بن موسیٰ، طلحہ بن یحییٰ بن طلحہ، عائشہ بنت طلحہ، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی ازواج مطہرات سے) فرمایا تم سب میں سے پہلے مجھ سے وہ ملے گی جس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں (بہت سخی ہے) تو سب ازواج مطہرات نے اپنے اپنے ہاتھ ناپے تاکہ معلوم ہو کس کے ہاتھ لمبے ہیں؟ بیان کرتی ہیں کہ ہم سب میں زینب کے ہاتھ زیادہ لمبے تھے کیونکہ وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرتیں اور صدقہ دیتیں۔

(فائدہ) لمبے ہاتھ سے حضور کی مراد سخاوت تھی، اور سخاوت حضرت زینبؓ میں سب سے زیادہ تھی، ورنہ حقیقتاً تو لمبے ہاتھ حضرت سودہؓ کے تھے، مگر حضرت زینبؓ نے ہی سب سے پہلے ۲۰ھ میں حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں انتقال فرمایا (نووی جلد شرح ابی جلد ۶)۔

(۲۳۶) بَاب مِنْ فَضَائِلِ أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ

باب (۲۳۶) حضرت ام ایمن (۱) رضی اللہ تعالیٰ

(۱) حضرت ام ایمنؓ کا نام برکۃ بنت ثعلبہ ہے، حبشہ سے تعلق تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد جناب عبداللہ کی باندی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بچپن میں کھلایا تھا اور آپ کی پرورش کی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا اس وقت آپ نے حضرت ام ایمن کو آزاد کر دیا۔ بعد میں حضرت ام ایمن سے حضرت زید بن حارثہ نے نکاح کر لیا تھا اور حضرت اسامہؓ انھیں سے پیدا ہوئے۔

اللَّهُ عَنْهَا *

عنہا کے فضائل۔

١٦٠٦- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَنَاوَلَتْهُ إِنَاءً فِيهِ شَرَابٌ قَالَ فَلَا أَدْرِي أَصَادَفَتْهُ صَائِمًا أَوْ لَمْ يُرِدْهُ فَجَعَلَتْ تَصْخَبُ عَلَيْهِ وَتَذَمَّرُ عَلَيْهِ *

۱۶۰۶۔ ابو کریب، ابو اسامہ، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام ایمنؓ کے پاس تشریف لے گئے، میں بھی آپ کے ساتھ گیا، وہ ایک برتن میں شربت لائیں، میں نہیں جانتا کہ آپ روزہ سے تھے، یا آپ نے (ویسے) واپس کر دیا وہ چلانے لگیں اور آپ پر غصہ کرنے لگیں۔

(فائدہ) کیونکہ ام ایمن نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچپن میں کھلایا تھا اور پرورش کی تھی اور آپ کو اپنی والدہ کی میراث میں ملی تھیں، اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ ام ایمنؓ میری والدہ کے بعد میری دوسری والدہ ہیں، رضی اللہ عنہا (نووی جلد ۲ شرح ابی وسنوسی جلد ۶)۔

١٦٠٧- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ نَزُورُهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُورُهَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا مَا يُبْكِيكِ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا أَبْكِي أَنْ لَا أَكُونَ أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ أَبْكِي أَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا *

۱۶۰۷۔ زہیر بن حرب، عمرو بن عاصم، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا ہمارے ساتھ ام ایمن کی ملاقات کے لئے چلو، ہم ان سے ملیں گے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملنے کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے، جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگیں، ان دونوں نے کہا آپ کیوں روتی ہیں؟ اللہ کے پاس جو سامان ہے اس کے رسول کے لئے وہ بہتر ہے، وہ بولیں میں اس لئے نہیں روتی کہ یہ نہیں جانتی کہ اللہ کے رسول کے لئے جو سامان اللہ کے پاس ہے وہ بہتر ہے، بلکہ اس لئے روتی ہوں کہ آسمان سے وحی آنا بند ہو گئی، ان کے اس کہنے سے ان دونوں کو بھی رونا آگیا، یہ دونوں حضرات بھی ان کے ساتھ رونے لگے۔

(٢٣٧) بَاب مِنْ فَضَائِلِ أُمِّ سُلَيْمٍ أُمِّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَبِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

باب (۲۳۷) حضرت انسؓ کی والدہ ام سلیم اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فضائل۔

١٦٠٨- حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ

۱۶۰۸۔ حسن حلوانی، عمرو بن عاصم، ہمام، اسحاق بن عبداللہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت

اللّٰهِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ عَلَى أَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِ إِلَّا أُمِّ سُلَيْمٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ إِنِّي أَرْحَمُهَا قُتِلَ أَخُوهَا مَعِي *

صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات اور ام سلیمؓ کے گھر کے علاوہ کسی عورت کے گھر پر نہیں جایا کرتے تھے، آپ ام سلیمؓ کے پاس جایا کرتے تھے، صحابہ کرام نے اس کی وجہ پوچھی، آپ نے فرمایا، مجھے ان پر بہت رحم آتا ہے ان کا بھائی میرے ساتھ مارا گیا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ ام سلیمؓ اور ام حرامؓ دونوں آپ کی رضاعی یا نسبی خالہ تھیں۔

١٦٠٩ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذِهِ الْغُمَيْصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ أُمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ *

۱۶۰۹۔ ابن ابی عمر، بشر بن السری، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، میں جنت میں گیا، وہاں میں نے کسی کے چلنے کی آہٹ پائی، میں نے پوچھا، یہ کون ہے؟ وہاں والوں نے کہا انس بن مالک کی والدہ غمیصاء بنت ملحان ہیں۔

١٦١٠ - حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ امْرَأَةَ أَبِي طَلْحَةَ ثُمَّ سَمِعْتُ خَشْخَشَةً أَمَامِي فَإِذَا بِلَالٌ *

۱۶۱۰۔ ابوجعفر، زید بن حباب، عبدالعزیز بن ابی سلمہ، محمد بن منکدر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے جنت دکھلائی گئی تو میں نے وہاں ابوطلحہؓ کی بیوی ام سلیم (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو دیکھا، پھر میں نے اپنے آگے چلنے کی آواز سنی، دیکھا تو بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

١٦١١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَاتَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ مِنْ أُمِّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ لِأَهْلِهَا لَا تُحَدِّثُوا أَبَا طَلْحَةَ بِابْنِهِ حَتَّى أَكُونَ أَنَا أُحَدِّثُهُ قَالَ فَجَاءَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ عَشَاءً فَأَكَلَ وَشَرِبَ فَقَالَ ثُمَّ تَصَنَّعَتْ لَهُ أَحْسَنَ مَا كَانَ تَصَنَّعُ قَبْلَ ذَلِكَ فَوَقَعَ بِهَا فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّهُ قَدْ شَبِعَ وَأَصَابَ مِنْهَا قَالَتْ يَا أَبَا طَلْحَةَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ قَوْمًا أَعَارُوا عَارِيَتَهُمْ أَهْلَ بَيْتٍ فَطَلَبُوا عَارِيَتَهُمْ أَلَهُمْ أَنْ يَمْنَعُوهُمْ قَالَ لَا

۱۶۱۱۔ محمد بن حاتم بن میمون، بہز، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوطلحہؓ کا ایک لڑکا جو ام سلیمؓ سے تھا، انتقال کر گیا، انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ ابوطلحہؓ کو ان کے بیٹے کی تاوقتیکہ میں خود نہ کہوں خبر نہ کرنا، آخر ابوطلحہؓ آئے، ام سلیمؓ شام کا کھانا سامنے لائیں، انہوں نے کھایا اور پیا اور پھر ام سلیمؓ نے ان کے لئے اچھی طرح بناؤ سنگھار کیا، حتیٰ کہ انہوں نے ہم بستری کی، جب ام سلیمؓ نے دیکھا کہ وہ سیر ہو گئے اور ان کے ساتھ صحبت بھی کرلی، تب انہوں نے کہا، اے ابوطلحہؓ اگر کچھ لوگ کسی گھرانے کو کوئی چیز عاریۃً دیں پھر وہ اپنی چیز مانگیں تو کیا گھر والے روک

قَالَتْ فَاحْتَسِبِ ابْنَكَ قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ
تَرَكْتِنِي حَتَّى تَلَطَّخْتُ ثُمَّ أَخْبَرْتِنِي بِابْنِي
فَانْطَلَقَ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارَكَ اللَّهُ لَكُمَا فِي غَابِرِ
لَيْلَتِكُمَا قَالَ فَحَمَلَتْ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَهِيَ مَعَهُ
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
أَتَى الْمَدِينَةَ مِنْ سَفَرٍ لَا يَطْرُقُهَا طُرُوقًا فَدَنَوْا
مِنَ الْمَدِينَةِ فَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ فَاحْتُبِسَ عَلَيْهَا
أَبُو طَلْحَةَ وَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ يَا رَبِّ
إِنَّهُ يُعْجِبُنِي أَنْ أَخْرُجَ مَعَ رَسُولِكَ إِذَا خَرَجَ
وَأَدْخُلَ مَعَهُ إِذَا دَخَلَ وَقَدِ احْتَبَسْتُ بِمَا تَرَى
قَالَ تَقُولُ أُمُّ سُلَيْمٍ يَا أَبَا طَلْحَةَ مَا أَجِدُ الَّذِي
كُنْتُ أَجِدُ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا قَالَ وَضَرَبَهَا
الْمَخَاضُ حِينَ قَدِمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ لِي
أُمِّي يَا أَنَسُ لَا يُرْضِعُهُ أَحَدٌ حَتَّى تَغْدُوَ بِهِ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا
أَصْبَحَ احْتَمَلْتُهُ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَادَفْتُهُ وَمَعَهُ
مِيسَمٌ فَلَمَّا رَآنِي قَالَ لَعَلَّ أُمَّ سُلَيْمٍ وَلَدَتْ قُلْتُ
نَعَمْ فَوَضَعَ الْمِيسَمَ قَالَ وَجِئْتُ بِهِ فَوَضَعْتُهُ فِي
حَجْرِهِ وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِعَجْوَةٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ فَلَاكَهَا فِي فِيهِ حَتَّى
ذَابَتْ ثُمَّ قَذَفَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ
يَتَلَمَّظُهَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ انْظُرُوا إِلَى حُبِّ الْأَنْصَارِ التَّمْرَ قَالَ فَمَسَحَ

سکتے ہیں، ابو طلحہؓ بولے نہیں، ام سلیمؓ بولیں، تو میں تجھے تیرے
لڑکے کے انتقال کی خبر دیتی ہوں، یہ سن کر ابو طلحہؓ غصے ہوئے
اور بولے تو نے مجھے خبر نہیں کی، حتیٰ کہ میں آلودہ ہوا، اب
مجھے خبر کی، وہ چلے حتیٰ کہ حضور کے پاس آئے اور آپ کو
صورت حال کی اطلاع دی، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں
تمہاری گزری ہوئی رات میں برکت عطا کرے، ام سلیمؓ حاملہ
ہو گئیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے اور ام سلیم
بھی آپ کے ساتھ تھیں، اور جب سفر سے مدینہ منورہ میں
تشریف لاتے تو رات کو مدینہ کے اندر داخل نہیں ہوتے تھے،
جب لوگ مدینہ کے قریب پہنچے تو ام سلیمؓ کو دردِ زہ شروع ہوا،
ابو طلحہ ان کے پاس ٹھہرے، اور حضور چل دیئے، ابو طلحہؓ کہنے
لگے اے پروردگار تو جانتا ہے کہ مجھے تیرے رسول کے ساتھ
نکلنا پسند ہے جب وہ نکلیں، اور جانا پسند ہیں جب وہ جائیں، لیکن
تو جانتا ہے کہ، جس کی وجہ سے میں رک گیا ہوں، ام سلیمؓ
بولیں ابو طلحہؓ اب میرے ویسا درد نہیں ہے جیسا کہ پہلے تھا، چلو
ہم بھی چلیں، جب دونوں مدینہ آئے تو پھر ام سلیمؓ کو دردِ زہ
شروع ہوا اور ایک لڑکا پیدا ہوا، انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میری
والدہ نے کہا، اے انس اسے کوئی دودھ نہ پلائے حتیٰ کہ تو صبح کو
اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جائے،
جب صبح ہوئی تو میں نے بچہ کو اٹھایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا، میں نے دیکھا تو آپ کے
ہاتھ میں اونٹوں کو داغ دینے کا آلہ ہے، آپ نے جب مجھے
دیکھا تو فرمایا شاید ام سلیمؓ نے یہ لڑکا جنا ہے، میں نے عرض کیا
جی ہاں، آپ نے وہ آلہ دست مبارک سے رکھ دیا، میں نے بچہ
لے کر آپ کی گود میں رکھ دیا، آپ نے مدینہ منورہ کی عجوہ
کھجور منگوائی اور اپنے منہ میں چبائی، جب وہ گھل گئی تو بچہ کے
منہ میں ڈالی، بچہ اسے چوسنے لگا، آپ نے فرمایا دیکھو انصار کو
کھجور سے کس قدر محبت ہے پھر آپ نے اس کے منہ پر ہاتھ

وَجْهَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ *

١٦١٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ مَاتَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ *

١٦١٣ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ عِنْدَكَ فِي الْإِسْلَامِ مَنْفَعَةً فَإِنِّي سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ بِلَالٌ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِي الْإِسْلَامِ أَرْجَى عِنْدِي مَنْفَعَةً مِنْ أَنِّي لَا أَتَطَهَّرُ طُهُورًا تَامًّا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطُّهُورِ مَا كَتَبَ اللَّهُ لِي أَنْ أُصَلِّيَ *

پھیرا اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

۱۶۱۲۔ احمد بن حسن خراش، عمرو بن عاصم، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہؓ کا ایک لڑکا انتقال کر گیا، اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۶۱۳۔ عبید بن یعیش، محمد بن العلاء، ابو اسامہ، ابو حیان (دوسری سند) محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، ابو حیان تیمی، یحییٰ بن سعید، ابو زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلالؓ سے فرمایا، اے بلال صبح کی نماز پڑھ اور مجھ سے وہ عمل بیان کر جو تو نے اسلام میں کیا ہے، اور جس کے فائدہ کی تجھے زیادہ امید ہے، کیونکہ میں نے آج رات جنت میں اپنے سامنے تیرے جوتوں کی آواز سنی ہے، حضرت بلال نے جواب دیا میں نے اسلام میں کوئی عمل جس کے نفع کی مجھے زیادہ امید ہو، اس سے زیادہ نہیں کیا کہ جب رات یا دن میں وضو کرتا ہوں تو اس وضو سے جتنا کہ اللہ تعالیٰ نے میری قسمت میں لکھا ہوتا ہے، نماز پڑھ لیتا ہوں۔

(٢٣٨) بَاب مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأُمِّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا *

باب (۲۳۸) حضرت عبداللہ بن مسعود اور ان کی والدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب۔

١٦١٤ - حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ وَسَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ الْحَضْرَمِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَ سَهْلٌ وَمِنْجَابٌ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا

۱۶۱۴۔ منجاب بن حارث، سہل بن عثمان، عبداللہ بن عامر بن زرارہ، سوید بن سعید، ولید بن شجاع، علی بن مسہر، اعمش، علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت یہ آیت لیس علی الذین آمنو و عملوا الصالحات نازل ہوئی یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے، اور نیک اعمال کیے ان پر گناہ نہیں ہے، اس چیز کا جو وہ کھا چکے ہیں، جبکہ انہوں نے پرہیز گاری اختیار کی اور ایمان (آخر تک) تو آنحضرت

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لِي أَنْتَ مِنْهُمْ *

صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تو ان ہی لوگوں میں سے ہے۔

١٦١٥- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَكُنَّا حِينًا وَمَا نُرَى ابْنَ مَسْعُودٍ وَأُمَّهُ إِلَّا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَثْرَةِ دُخُولِهِمْ وَلُزُومِهِمْ لَهُ *

۱۶۱۵۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، ابن ابی زائدہ، بواسطہ اپنے والد، ابو اسحاق، اسود بن یزید، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں اور میرا بھائی دونوں یمن سے آئے، تو ایک زمانہ تک ہم حضرت عبداللہ بن مسعود اور ان کی والدہ کو رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے سمجھتے رہے، کیونکہ وہ آپ کے پاس بہت ہی جایا کرتے تھے، اور ہمیشہ آپ کے ساتھ رہتے تھے۔

١٦١٦- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ أَنَّهُ سَمِعَ الْأَسْوَدَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى يَقُولُ لَقَدْ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ *

۱۶۱۶۔ محمد بن حاتم، اسحاق بن منصور، ابراہیم بن یوسف، بواسطہ اپنے والد، ابو اسحاق، اسود، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں اور میرا بھائی یمن سے آئے، بقیہ روایت حسب سابق مروی ہے۔

١٦١٧- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُرَى أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ أَوْ مَا ذَكَرَ مِنْ نَحْوِ هَذَا *

۱۶۱۷۔ زہیر بن حرب، محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، عبدالرحمٰن، سفیان، ابو اسحاق، اسود، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو آپ کے اہل بیت میں سے سمجھتا تھا، بقیہ روایت اسی کے قریب ذکر کی ہے۔

١٦١٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ قَالَ شَهِدْتُ أَبَا مُوسَى وَأَبَا مَسْعُودٍ حِينَ مَاتَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ أَتُرَاهُ تَرَكَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ فَقَالَ إِنْ

۱۶۱۸۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو اسحاق، ابوالاحوص بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا تو میں ابو موسیٰ اور ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھا، تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا، کیا تم سمجھتے ہو کہ عبداللہ بن مسعودؓ جیسا اب کوئی باقی ہے، دوسرے بولے تم یہ کہتے ہو، ان کی تو یہ شان تھی کہ ہم دربار

قُلْتَ ذَاكَ إِنْ كَانَ لَيُؤْذَنُ لَهُ إِذَا حُجِبْنَا وَيَشْهَدُ إِذَا غِبْنَا *

نبوی سے روکے جاتے، اور ان کو اجازت دی جاتی، اور ہم غائب رہتے اور وہ حاضر رہتے۔

(فائدہ) یعنی زندگی میں بھی کوئی ان کے برابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقرب نہیں تھا، تو اب ان کے بعد کون ان کا مثل ہو سکتا ہے۔

١٦١٩- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا قُطْبَةُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ كُنَّا فِي دَارِ أَبِي مُوسَى مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُمْ يَنْظُرُونَ فِي مُصْحَفٍ فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ مَا أَعْلَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ بَعْدَهُ أَعْلَمَ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ هَذَا الْقَائِمِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ لَقَدْ كَانَ يَشْهَدُ إِذَا غِبْنَا وَيُؤْذَنُ لَهُ إِذَا حُجِبْنَا *

١٦١٩۔ ابو کریب، یحییٰ بن آدم، قطبہ، اعمش، مالک بن حارث، ابوالاحوص بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابو موسیٰ کے مکان میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے چند ساتھیوں کے ساتھ موجود تھے، اور وہ سب ایک قرآن کریم دیکھ رہے تھے، اتنے میں عبداللہ بن مسعودؓ بولے میں نہیں جانتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد قرآن کریم کا جاننے والا، اس شخص سے زیادہ جو کھڑا ہے، کوئی چھوڑا ہو، ابو موسیٰ بولے اگر تم یہ کہتے ہو تو درست ہے، مگر ان کی شان تو یہ تھی کہ یہ حاضر رہتے جب ہم غائب ہوتے اور انہیں (حاضری) کی اجازت ملتی، جب ہم روک دیئے جاتے۔

١٦٢٠- وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا مُوسَى فَوَجَدْتُ عَبْدَ اللَّهِ وَأَبَا مُوسَى ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ حُذَيْفَةَ وَأَبِي مُوسَى وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ قُطْبَةَ أَتَمُّ وَأَكْثَرُ *

١٦٢٠۔ قاسم بن زکریا، عبیداللہ بن موسیٰ، شیبان، اعمش، مالک بن حارث، ابوالاحوص بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو موسیٰؓ کے پاس آیا تو میں نے عبداللہ اور ابو موسیٰ کو پایا، (دوسری سند) ابو کریب، محمد بن ابی عبیدہ، بواسطہ اپنے والد، اعمش، زید بن وہب بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت حذیفہؓ اور ابو موسیٰ کے ساتھ بیٹھا تھا اور بقیہ روایت بیان کی، مگر قطبہ کی روایت کامل ہے۔

١٦٢١- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ (وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) ثُمَّ قَالَ عَلَى قِرَاءَةِ مَنْ تَأْمُرُونِي أَنْ أَقْرَأَ فَلَقَدْ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً وَلَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

١٦٢١۔ اسحاق بن ابراہیم، عبدہ بن سلیمان، اعمش، عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا اور جو شخص کوئی چیز چھپائے گا، وہ قیامت کے دن لے کر حاضر ہوگا۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ کس شخص کی قرآت کے مطابق تم مجھے قرآن پڑھنے کا حکم دیتے ہو، میں نے تو حضور کے سامنے ستر سے زیادہ سورتیں پڑھیں اور آپ کے اصحابؓ یہ جانتے ہیں کہ میں ان سب میں اللہ کی کتاب کو زیادہ جانتا ہوں، اور اگر میں جانتا کہ اللہ کی کتاب کوئی مجھ سے زیادہ

وَسَلَّمَ أَنِّي أَعْلَمُهُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ وَلَوْ أَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا أَعْلَمُ مِنِّي لَرَحَلْتُ إِلَيْهِ قَالَ شَقِيقٌ فَجَلَسْتُ فِي حَلَقِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرُدُّ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَلَا يَعِيبُهُ *

جانتا ہے تو میں اس کے پاس چلا جاتا، شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں حضور کے اصحاب کے حلقوں میں بیٹھا، میں نے کسی سے نہیں سنا کہ کسی نے عبداللہ بن مسعودؓ کی اس بات کی تردید کی یا ان پر نکیر کی ہو۔

(فائدہ) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے مصحف میں بعض مقامات پر جمہور کے مصاحف کے خلاف قرآت تھی اور ان کے اصحاب کے مصاحف بھی انہی کے مصحف کی طرح تھے، لوگوں نے اس بات پر انکار کیا اور حضرت عبداللہؓ کے مصحف کو جلا دینے اور انہیں جمہور کی قرآت کے مطابق قرآن پڑھنے کا حکم دیا، تب حضرت عبداللہ نے یہ فرمایا۔

١٦٢٢- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا قُطْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ سُورَةٌ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ حَيْثُ نَزَلَتْ وَمَا مِنْ آيَةٍ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فِيمَا أُنْزِلَتْ وَلَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا هُوَ أَعْلَمُ بِكِتَابِ اللَّهِ مِنِّي تَبْلُغُهُ الْإِبِلُ لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ *

۱۶۲۲۔ ابوکریب، یحییٰ بن آدم، قطبہ، اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ کی کتاب میں کوئی سورت ایسی نہیں، مگر میں جانتا ہوں کہ وہ کہاں اتری اور کوئی ایسی آیت نہیں مگر جانتا ہوں کہ کس باب میں نازل ہوئی، اور اگر میں کسی کو جانتا کہ وہ کتاب اللہ کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے اور اس تک اونٹ پہنچ سکتے ہیں تو میں ضرور سوار ہو جاتا۔

١٦٢٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا نَأْتِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو فَنَتَحَدَّثُ إِلَيْهِ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ عِنْدَهُ فَذَكَرْنَا يَوْمًا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَقَدْ ذَكَرْتُمْ رَجُلًا لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ فَبَدَأَ بِهِ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ *

۱۶۲۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ بن نمیر، وکیع، اعمش، شقیق، مسروق بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس جاتے اور ان سے باتیں کرتے، ایک دن ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ کیا، وہ بولے کہ تم نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا ہے کہ جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمارہے تھے تم چار آدمیوں سے قرآن کریم سیکھو، ابن ام عبدؓ (عبداللہ بن مسعودؓ) پہلے ان کا نام لیا، معاذ بن جبلؓ، ابی بن کعبؓ اور سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ۔

١٦٢٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ

۱۶۲۴۔ قتیبہ بن سعید، زہیر بن حرب، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابووائل، مسروق بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس تھے تو ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَذَكَرْنَا حَدِيثًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ مِنِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ فَبَدَأَ بِهِ وَمِنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمِنْ سَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَمِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَحَرْفٌ لَمْ يَذْكُرْهُ زُهَيْرٌ قَوْلُهُ يَقُولُهُ *

کی ایک حدیث ان کے سامنے بیان کی، وہ بولے کہ جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث ان کے بارے میں سنی ہے، میں برابر ان سے محبت کرتا ہوں، میں نے سنا آپ فرما رہے تھے کہ قرآن چار آدمیوں سے پڑھو، ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعودؓ کا نام لیا) ابی بن کعب، سالم مولیٰ ابی حذیفہ اور معاذ بن جبلؓ، زہری نے روایت میں "یقولہ" کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

١٦٢٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ وَوَكِيعٍ فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَدَّمَ مُعَاذًا قَبْلَ أُبَيٍّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ أُبَيٌّ قَبْلَ مُعَاذٍ *

۱۶۲۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابومعاویہ، اعمش سے جریر اور وکیع کی سند کے ساتھ حدیث مروی ہے باقی ابوبکر کی روایت میں "حدثنا" کے بجائے "عن ابی معاویہ" ہے، اور ابی بن کعبؓ سے معاذ بن جبل کا نام پہلے ذکر کیا ہے اور ابوکریب کی روایت میں اس کا الٹ ہے۔

١٦٢٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِمْ وَاخْتَلَفَا عَنْ شُعْبَةَ فِي تَنْسِيقِ الْأَرْبَعَةِ *

۱۶۲۶۔ ابن مثنیٰ، ابن بشار، ابن ابی عدی (دوسری سند) بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، مگر شعبہ سے چاروں حضرات کی ترتیب میں دونوں راوی مختلف ہیں۔

١٦٢٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ ذَكَرُوا ابْنَ مَسْعُودٍ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ *

۱۶۲۷۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابراہیم، مسروق بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس حضرت ابن مسعود کا ذکر کیا گیا وہ بولے یہ ایسے شخص ہیں، کہ جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی ہے، برابر ان سے محبت کرتا ہوں، آپ نے فرمایا چار حضرات سے قرآن کریم سیکھو، حضرت ابن مسعودؓ، حضرت سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ، حضرت ابی بن کعب اور حضرت معاذ بن جبلؓ۔

١٦٢٨ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ بَدَأَ

۱۶۲۸۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، شعبہ نے کہا اولاً آپ نے ان

بِهَذَيْنِ لَا أَدْرِي بِأَيِّهِمَا بَدَأَ *

دونوں کا نام لیا، باقی میں نہیں جانتا کہ پہلے کس کا لیا۔

(٢٣٩) بَاب مِنْ فَضَائِلِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَجَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ *

باب (۲۳۹) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انصار کی ایک جماعت کے فضائل۔

١٦٢٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُا جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو زَيْدٍ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِأَنَسٍ مَنْ أَبُو زَيْدٍ قَالَ أَحَدُ عُمُومَتِي *

۱۶۲۹۔ محمد بن مثنیٰ، ابو داؤد، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں (میرے علم میں) چار حضرات نے قرآن کریم کو جمع کیا اور وہ چاروں انصاری تھی، معاذ بن جبلؓ، ابی بن کعب، زید بن ثابت، ابوزیدؓ، قتادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا، ابوزید کون ہیں؟ بولے میرے چچاؤں میں سے تھے۔

(فائدہ) اس روایت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ صرف چار ہی حضرات قرآن کریم کو جمع کرنے والے تھے اور کوئی ان کے ساتھ شریک نہیں تھا، کیونکہ جنگ یمامہ جو حضور کے انتقال کے قریب ہوئی، اس میں قرآن کریم کے جمع کرنے والوں میں سے ستر صحابہ کرام شہید ہوگئے تھے، اب ناظرین خود ہی اس بات کا اندازہ لگالیں، کہ جمع کرنے والے کتنے ہوں گے، اور پھر قرآن کریم کی حفاظت جمع پر ہی موقوف نہیں ہے بلکہ اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ رب العزت نے لیا ہے، لہٰذا اس کے تواتر میں اشکال پیدا کرنے والوں کا دماغی توازن درست نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

١٦٣٠ - حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُكْنَى أَبَا زَيْدٍ *

۱۶۳۰۔ ابو داؤد، عمرو بن عاصم، ہمام، قتادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالکؓ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کس نے قرآن کریم کو جمع کیا انہوں نے کہا کہ انصار میں سے چار آدمیوں نے، ابی بن کعبؓ، معاذ بن جبلؓ، زید بن ثابتؓ اور ایک انصاری شخص جسے ابوزید کہتے تھے۔

١٦٣١ - حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأُبَيٍّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ قَالَ آللَّهُ سَمَّانِي لَكَ قَالَ اللَّهُ سَمَّاكَ لِي قَالَ فَجَعَلَ أُبَيٌّ يَبْكِي *

۱۶۳۱۔ ہداب بن خالد، ہمام، قتادہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نے ابی بن کعب سے فرمایا، اللہ نے مجھے تم کو قرآن سنانے کا حکم دیا ہے، ابیؓ بولے اچھا اللہ نے آپ سے میرا نام لیا ہے، آپ نے فرمایا ہاں، اللہ نے مجھ سے تیرا نام لیا ہے ابی یہ سن کر (خوشی سے) رونے لگے۔

۱۶۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ بْنِ كَعْبٍ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا قَالَ وَسَمَّانِي قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبَكَى *

۱۶۳۲۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعبؓ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تم کو "لم یکن الذین کفروا" سناؤں، ابی بولے اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ آپ نے فرمایا، جی ہاں! یہ سن کر ابیؓ رونے لگے۔

۱۶۳۳ - وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ بِمِثْلِهِ *

۱۶۳۳۔ یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعبؓ سے فرمایا، اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

(۲۴۰) بَاب مِنْ فَضَائِلِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

باب (۲۴۰) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب۔

۱۶۳۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ اهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمَنِ *

۱۶۳۴۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور حضرت سعد بن معاذؓ کا جنازہ سامنے رکھا ہوا تھا کہ اس کے لئے پروردگار عالم کا عرش جھوم گیا۔

(فائدہ) یعنی ان کی آمد کی خوشی میں، ممکن ہے کہ عرش میں ادراک اور تمیز ہو کیونکہ قدرت الٰہی سے یہ امر بعید نہیں ان اللہ علیٰ کل شئ قدیر، یا عرش سے مراد اہل عرش یعنی ملائکہ کا جھومنا مراد ہو (نووی جلد ۲)

۱۶۳۵ - حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَوْدِيُّ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمَنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ *

۱۶۳۵۔ عمرو ناقد، عبداللہ بن ادریس اودی، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ کا عرش سعد بن معاذ کی موت کی خوشی میں جھوم گیا۔

۱۶۳۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرُّزِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ الْخَفَّافُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَجَنَازَتُهُ

۱۶۳۶۔ محمد بن عبداللہ الرزی، عبدالوہاب بن عطاء الخفاف، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذؓ کا جنازہ رکھا ہوا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ان کے لئے پروردگار عالم کا عرش

مَوْضُوعَةً يَعْنِي سَعْدًا اهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمَنِ *

جھوم گیا۔

١٦٣٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيرٍ فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَلْمِسُونَهَا وَيَعْجَبُونَ مِنْ لِينِهَا فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ لِينِ هَذِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا وَأَلْيَنُ *

۱۶۳۷۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ریشمی جوڑا تحفہ میں آیا، آپ کے اصحاب اسے چھونے لگے اور اس کی نرمی سے تعجب کرنے لگے، آپ نے فرمایا تم اس کی نرمی سے تعجب کرتے ہو، سعد بن معاذ کے رومال جنت میں اس سے بہتر اور اس سے زیادہ ملائم ہیں۔

١٦٣٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَنْبَأَنِي أَبُو إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبِ حَرِيرٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ هَذَا أَوْ بِمِثْلِهِ *

۱۶۳۸۔ احمد بن عبدہ ضبی، ابوداؤد، شعبہ، ابواسحق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی رومال پیش کیا گیا، پھر بقیہ حدیث حسب سابق بیان کی، باقی اس روایت میں ابن عبدہ نے سند حدیث اس طرح بیان کی ہے "اخبرنا ابوداؤد حدثنا شعبۃ حدثنی قتادہ عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم (اسی طرح یا اس جیسی)۔

١٦٣٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا كَرِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ *

۱۶۳۹۔ محمد بن عمرو بن جبلہ، امیہ بن خالد، شعبہ سے یہی حدیث دونوں سندوں کے ساتھ ابوداؤد کی روایت کی طرح مروی ہے۔

١٦٤٠ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةٌ مِنْ سُنْدُسٍ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ مَنَادِيلَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا *

۱۶۴۰۔ زہیر بن حرب، یونس بن محمد، شیبان، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سندس کا ایک جبہ تحفہ میں آیا اور آپ حریر کے پہننے سے منع فرماتے تھے، صحابہ نے اس سے تعجب کیا، آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، سعد بن معاذ کے رومال جنت میں اس سے بہت زیادہ بہتر ہیں۔

(فائدہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذؓ کے جنت میں مرتبہ بلند ہونے کی خبر دی ہے، کیونکہ رومال سب سے ادنیٰ کپڑا شمار ہوتا ہے، جب اس کی یہ حالت ہے تو اور کپڑوں کا کیا حال ہوگا۔

۱۶۴۱- حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ- أَنَّ أُكَيْدِرَ دُومَةِ الْجَنْدَلِ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ *

۱۶۴۱- محمد بن بشار، سالم بن نوح، عمر بن عامر، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اکیدر دومتہ الجندل کے بادشاہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جوڑا تحفہ بھیجا، بقیہ روایت حسب سابق ہے، باقی اس میں یہ نہیں ہے کہ آپ حریر سے منع فرماتے تھے۔

(۲۴۱) بَاب مِنْ فَضَائِلِ أَبِي دُجَانَةَ سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ *

باب (۲۴۱) حضرت ابو دجانہ سماک بن خرشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب۔

۱۶۴۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ سَيْفًا يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ مَنْ يَأْخُذُ مِنِّي هَذَا فَبَسَطُوا أَيْدِيَهُمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ يَقُولُ أَنَا أَنَا قَالَ فَمَنْ يَأْخُذُهُ بِحَقِّهِ قَالَ فَأَحْجَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ أَبُو دُجَانَةَ أَنَا آخُذُهُ بِحَقِّهِ قَالَ فَأَخَذَهُ فَفَلَقَ بِهِ هَامَ الْمُشْرِكِينَ *

۱۶۴۲- ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن ایک تلوار لی اور فرمایا یہ مجھ سے کون لیتا ہے؟ تو سب نے ہاتھ پھیلا دیئے، ہر ایک ان میں سے کہتا تھا کہ میں لیتا ہوں، آپ نے فرمایا اس کا حق ادا کرنے کے ساتھ کون لیتا ہے؟ یہ سنتے ہی سب پیچھے ہٹ گئے، ابو دجانہؓ نے عرض کیا، میں لے کر اس کا حق ادا کروں گا، انہوں نے یہ تلوار لے لی، اور مشرکین کے سر اس سے چیر ڈالے۔

(۲۴۲) بَاب مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَالِدُ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا *

باب (۲۴۲) حضرت جابرؓ کے والد حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب۔

۱۶۴۳- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ جِيءَ بِأَبِي مُسَجًّى وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ قَالَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْفَعَ الثَّوْبَ فَنَهَانِي قَوْمِي ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ أَرْفَعَ الثَّوْبَ فَنَهَانِي قَوْمِي فَرَفَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمَرَ بِهِ فَرُفِعَ فَسَمِعَ صَوْتَ بَاكِيَةٍ أَوْ

۱۶۴۳- عبید اللہ بن عمر قواریری، عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، ابن منکدر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ احد کے دن (جنگ کے بعد) میرے والد لائے گئے، اور ان پر کپڑا ڈھک رکھا تھا، اور ان کے ناک، کان، ہاتھ، پاؤں کاٹے گئے تھے، میں نے کپڑا اٹھانا چاہا تو لوگوں نے مجھے منع کر دیا، پھر ارادہ کیا اور لوگوں نے منع کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کپڑے کو اٹھایا، یا آپ کے حکم سے وہ کپڑا اٹھایا گیا، آپ نے ایک رونے والی یا چلانے والی آواز سنی، تو پوچھا یہ کس کی آواز ہے؟ صحابہ نے عرض کیا عمرو کی بیٹی یا ان کی بہن ہے،

صَائِحَةٍ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَقَالُوا بِنْتُ عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو فَقَالَ وَلِمَ تَبْكِي فَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رُفِعَ *

آپ نے فرمایا کیوں روتی ہو، ان کے اٹھائے جانے تک فرشتے ان پر برابر سایہ کئے رہے۔

١٦٤٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أُصِيبَ أَبِي يَوْمَ أُحُدٍ فَجَعَلْتُ أَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ وَأَبْكِي وَجَعَلُوا يَنْهَوْنَنِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْهَانِي قَالَ وَجَعَلَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ عَمْرٍو تَبْكِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْكِيهِ أَوْ لَا تَبْكِيهِ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ*

۱۶۴۴۔ محمد بن مثنیٰ، وہب بن جریر، شعبہ، محمد بن منکدر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد احد کے دن شہید ہوگئے، تو میں ان کے چہرے پر سے کپڑا اٹھاتا اور روتا، صحابہ کرام مجھے منع کرتے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نہیں روکتے تھے اور (میری پھوپھی) فاطمہ بنت عمرو بھی ان پر رو رہی تھیں، آپ نے فرمایا تم روؤ یا نہ روؤ، جب تک تم نے انہیں اٹھایا، فرشتے برابر ان پر اپنے پروں کا سریہ کئے رہے۔

١٦٤٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ الْمَلَائِكَةِ وَبُكَاءُ الْبَاكِيَةِ *

۱۶۴۵۔ عبد بن حمید، روح بن عبادہ، ابن جریج۔
(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، محمد بن منکدر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہی روایت نقل کرتے ہیں، باقی ابن جریج کی روایت میں فرشتوں کے سایہ کرنے اور رونے والی کا تذکرہ نہیں ہے۔

١٦٤٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ ابْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جِيءَ بِأَبِي يَوْمَ أُحُدٍ مُجَدَّعًا فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

۱۶۴۶۔ محمد بن احمد بن ابی خلف، زکریا بن عدی، عبیداللہ بن عمرو، عبدالکریم، محمد بن المنکدر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد کو احد کے دن لایا گیا، ان کے ناک کان کٹے ہوئے تھے، پھر انہیں حضور کے سامنے رکھا گیا، بقیہ روایت حسب سابق ہے۔

(٢٤٣) بَاب مِنْ فَضَائِلِ جُلَيْبِيبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

باب (۲۴۳) حضرت جلیبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل۔

١٦٤٧ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلِيطٍ

۱۶۴۷۔ اسحاق بن عمر بن سلیط، حماد بن سلمہ، ثابت، کنانہ بن

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي مَغْزًى لَهُ فَأَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا لَا قَالَ لَكِنِّي أَفْقِدُ جُلَيْبِيبًا فَاطْلُبُوهُ فَطُلِبَ فِي الْقَتْلَى فَوَجَدُوهُ إِلَى جَنْبِ سَبْعَةٍ قَدْ قَتَلَهُمْ ثُمَّ قَتَلُوهُ فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ قَتَلَ سَبْعَةً ثُمَّ قَتَلُوهُ هَذَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ هَذَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ قَالَ فَوَضَعَهُ عَلَى سَاعِدَيْهِ لَيْسَ لَهُ إِلَّا سَاعِدَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحُفِرَ لَهُ وَوُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلًا *

نعیم، ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جہاد میں تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو مال دیا، آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا تم میں سے کوئی غائب تو نہیں ہے، حاضرین نے کہا جی ہاں فلاں، فلاں، اور فلاں غائب ہیں، پھر آپ نے فرمایا کوئی گم تو نہیں ہے، صحابہ نے کہا جی نہیں، آپ نے فرمایا میں نے جلیبیب کو نہیں دیکھا، لوگوں نے انہیں مقتولین کی لاشوں میں تلاش کیا، تو ان کی لاش ان سات آدمیوں کے پاس پائی گئی جنھیں جلیبیب نے قتل کیا، پھر وہ مارے گئے، حضور ان کی لاش کے پاس آئے اور کھڑے ہو کر فرمایا اس نے سات آدمیوں کو مارا، اس کے بعد مارا گیا، یہ میرا ہے، میں اس کا ہوں، یہ میرا ہے میں اس کا ہوں، پھر آپ نے انہیں اپنے دونوں ہاتھوں پر رکھا اور صرف آپ نے ہی اٹھایا، پھر ان کے لئے قبر کھدوائی گئی اور انہیں ان کی قبر میں رکھ دیا گیا اور راوی نے غسل دینے کا ذکر نہیں کیا ہے۔

(فائدہ) اللہ نے اپنے نبی کو جلیبیب کے متعلق خبر کر دی کہ انہوں نے سات آدمیوں کو مارا ہے، تو آپ نے فرمایا میں جلیبیب کو نہیں پاتا کیونکہ ان کا نہ ہونا ایک امر عظیم ہے، اسی بنا پر آپ نے ان کی اس قدر تکریم کی (شرح ابی وسنوسی جلد صفحہ ۳۰۰)۔

(٢٤٤) بَاب مِنْ فَضَائِلِ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

باب (۲۴۴) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب۔

١٦٤٨- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ خَرَجْنَا مِنْ قَوْمِنَا غِفَارٍ وَكَانُوا يُحِلُّونَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ فَخَرَجْتُ أَنَا وَأَخِي أُنَيْسٌ وَأُمُّنَا فَنَزَلْنَا عَلَى خَالٍ لَنَا فَأَكْرَمَنَا خَالُنَا وَأَحْسَنَ إِلَيْنَا فَحَسَدَنَا قَوْمُهُ فَقَالُوا إِنَّكَ إِذَا خَرَجْتَ عَنْ أَهْلِكَ خَالَفَ إِلَيْهِمْ أُنَيْسٌ فَجَاءَ خَالُنَا فَنَثَا عَلَيْنَا الَّذِي قِيلَ لَهُ فَقُلْتُ أَمَّا مَا مَضَى مِنْ

۱۶۴۸۔ ہداب بن خالد ازدی، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال، حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوذرؓ نے کہا، ہم اپنی قوم غفار سے نکلے اور وہ حرام مہینے کو بھی حلال سمجھتے تھے، میں اور میرا بھائی انیس اور میری والدہ تینوں نکلے، اور ایک ہمارا ماموں تھا، اس کے پاس اترے، اس نے ہماری خاطر کی اور ہمارے ساتھ نیکی کی، مگر اس قوم نے ہم سے حسد کیا، اور کہنے لگی کہ جب تو اپنے گھر سے باہر جاتا ہے تو انیس تیری بیوی سے زنا کرتا ہے، چنانچہ ہمارا ماموں آیا اور اس سے جو کہا گیا تھا وہ الزام اس نے ہم پر لگا دیا، میں نے کہا تو نے جو

مَعْرُوفِكَ فَقَدْ كَدَّرْتَهُ وَلَا جِمَاعَ لَكَ فِيمَا بَعْدُ فَقَرَّبْنَا صِرْمَتَنَا فَاحْتَمَلْنَا عَلَيْهَا وَتَغَطَّى خَالُنَا ثَوْبَهُ فَجَعَلَ يَبْكِي فَانْطَلَقْنَا حَتَّى نَزَلْنَا بِحَضْرَةِ مَكَّةَ فَنَافَرَ أُنَيْسٌ عَنْ صِرْمَتِنَا وَعَنْ مِثْلِهَا فَأَتَيَا الْكَاهِنَ فَخَيَّرَ أُنَيْسًا فَأَتَانَا أُنَيْسٌ بِصِرْمَتِنَا وَمِثْلِهَا مَعَهَا قَالَ وَقَدْ صَلَّيْتُ يَا ابْنَ أَخِي قَبْلَ أَنْ أَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ سِنِينَ قُلْتُ لِمَنْ قَالَ لِلَّهِ قُلْتُ فَأَيْنَ تَوَجَّهُ قَالَ أَتَوَجَّهُ حَيْثُ يُوَجِّهُنِي رَبِّي أُصَلِّي عِشَاءً حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أُلْقِيتُ كَأَنِّي خِفَاءٌ حَتَّى تَعْلُوَنِي الشَّمْسُ فَقَالَ أُنَيْسٌ إِنَّ لِي حَاجَةً بِمَكَّةَ فَاكْفِنِي فَانْطَلَقَ أُنَيْسٌ حَتَّى أَتَى مَكَّةَ فَرَاثَ عَلَيَّ ثُمَّ جَاءَ فَقُلْتُ مَا صَنَعْتَ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا بِمَكَّةَ عَلَى دِينِكَ يَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَهُ قُلْتُ فَمَا يَقُولُ النَّاسُ قَالَ يَقُولُونَ شَاعِرٌ كَاهِنٌ سَاحِرٌ وَكَانَ أُنَيْسٌ أَحَدَ الشُّعَرَاءِ قَالَ أُنَيْسٌ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ فَمَا هُوَ بِقَوْلِهِمْ وَلَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَهُ عَلَى أَقْرَاءِ الشِّعْرِ فَمَا يَلْتَئِمُ عَلَى لِسَانِ أَحَدٍ بَعْدِي أَنَّهُ شِعْرٌ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَصَادِقٌ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ قَالَ قُلْتُ فَاكْفِنِي حَتَّى أَذْهَبَ فَأَنْظُرَ قَالَ فَأَتَيْتُ مَكَّةَ فَتَضَعَّفْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَقُلْتُ أَيْنَ هَذَا الَّذِي تَدْعُونَهُ الصَّابِئَ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَقَالَ الصَّابِئَ فَمَالَ عَلَيَّ أَهْلُ الْوَادِي بِكُلِّ مَدَرَةٍ وَعَظْمٍ حَتَّى خَرَرْتُ مَغْشِيًّا عَلَيَّ قَالَ فَارْتَفَعْتُ حِينَ ارْتَفَعْتُ كَأَنِّي نُصُبٌ أَحْمَرُ قَالَ فَأَتَيْتُ زَمْزَمَ فَغَسَلْتُ عَنِّي الدِّمَاءَ وَشَرِبْتُ مِنْ مَائِهَا وَلَقَدْ لَبِثْتُ يَا ابْنَ أَخِي ثَلَاثِينَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ مَا كَانَ

احسان کیا وہ بھی برباد کر دیا، اب ہم تیرے ساتھ نہیں رہ سکتے، ہم اپنے اونٹوں کے پاس آئے ان پر اپنا اسباب لادا، ہمارے ماموں نے اپنا کپڑا اوڑھ کر رونا شروع کر دیا، ہم چلے حتیٰ کہ مکہ کے سامنے اترے، انیس نے ان اونٹوں پر جو ہمارے ساتھ تھے اور اتنے ہی اور پر ایک بازی لگادی، انیس اور وہ شخص اس کے پاس گئے، کاہن نے انیس کو جتوادیا، انیس ہمارے اونٹ اور اتنے ہی اور اونٹ لے کر آیا، ابوذر نے کہا اے میرے بھائی کے بیٹے میں حضور کی ملاقات سے تین سال قبل سے نماز پڑھتا تھا، میں نے کہا نماز کس کی پڑھتے تھے؟ بولے خدا کی، میں نے کہا کس طرف رخ کرتے تھے؟ بولے جس طرف اللہ رخ کرادے، میں عشاء کی نماز پڑھتا جب رات کا آخر ہوتا تو میں پڑ جاتا حتیٰ کہ سورج میرے اوپر آجاتا، انیس نے کہا مجھے مکہ میں کام ہے تم یہاں رہو، میں جاتا ہوں، وہ گیا اور اس نے دیر کی، پھر آیا میں نے پوچھا اتنی دیر کیوں کی؟ وہ بولا میں مکہ میں ایک شخص سے ملا جو تیرے دین پر ہے اور کہتا ہے کہ اللہ نے اسے بھیجا ہے، میں نے کہا لوگ اسے کیا کہتے ہیں؟ اس نے کہا لوگ اسے شاعر، کاہن اور جادوگر کہتے ہیں، انیس خود بھی شاعر تھا، اس نے کہا میں نے کاہنوں کی بات سنی، لیکن جو کلام یہ شخص پڑھتا ہے وہ کاہنوں کا کلام نہیں ہے، اور اس شخص کے کلام کو شاعروں کے اقوال سے بھی موازنہ کیا، مگر کسی شخص کی زبان پر ایسے شعر موزوں نہیں ہو سکتے، خدا کی قسم وہ سچا ہے، اور لوگ جھوٹے ہیں، میں نے کہا تم یہیں رہو میں اسے جا کر دیکھتا ہوں، پھر میں مکہ آیا، اور ایک ناتواں شخص کو مکہ والوں میں سے منتخب کیا، اور اس سے پوچھا وہ شخص کہاں ہے؟ جسے تم صابی کہتے ہو، اس نے میری طرف اشارہ کر کے کہا، یہ صابی آگیا یہ سن کر تمام وادی والے ڈھیلے اور ہڈیاں لے کر مجھ پر پل پڑے، حتیٰ کہ میں بے ہوش ہو کر گر پڑا، جب مجھے ہوش آیا اور کھڑا ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میں (خون کی وجہ سے) لال بت ہوں، میں

لِي طَعَامٌ إِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ فَسَمِنْتُ حَتَّى تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِي وَمَا وَجَدْتُ عَلَى كَبِدِي سُخْفَةَ جُوعٍ قَالَ فَبَيْنَا أَهْلِ مَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ قَمْرَاءَ إِضْحِيَانَ إِذْ ضُرِبَ عَلَى أَسْمِخَتِهِمْ فَمَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ أَحَدٌ وَامْرَأَتَيْنِ مِنْهُمْ تَدْعُوَانِ إِسَافًا وَنَائِلَةَ قَالَ فَأَتَتَا عَلَيَّ فِي طَوَافِهِمَا فَقُلْتُ أَنْكِحَا أَحَدَهُمَا الْأُخْرَى قَالَ فَمَا تَنَاهَتَا عَنْ قَوْلِهِمَا قَالَ فَأَتَتَا عَلَيَّ فَقُلْتُ هَنٌ مِثْلُ الْخَشَبَةِ غَيْرَ أَنِّي لَا أَكْنِي فَانْطَلَقَتَا تُوَلْوِلَانِ وَتَقُولَانِ لَوْ كَانَ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ أَنْفَارِنَا قَالَ فَاسْتَقْبَلَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا هَابِطَانِ قَالَ مَا لَكُمَا قَالَتَا الصَّابِئُ بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَأَسْتَارِهَا قَالَ مَا قَالَ لَكُمَا قَالَتَا إِنَّهُ قَالَ لَنَا كَلِمَةً تَمْلَأُ الْفَمَ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَطَافَ بِالْبَيْتِ هُوَ وَصَاحِبُهُ ثُمَّ صَلَّى فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ أَبُو ذَرٍّ فَكُنْتُ أَنَا أَوَّلَ مَنْ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْإِسْلَامِ قَالَ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ مَنْ أَنْتَ قَالَ قُلْتُ مِنْ غِفَارٍ قَالَ فَأَهْوَى بِيَدِهِ فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي كَرِهَ أَنِ انْتَمَيْتُ إِلَى غِفَارٍ فَذَهَبْتُ آخُذُ بِيَدِهِ فَقَدَعَنِي صَاحِبُهُ وَكَانَ أَعْلَمَ بِهِ مِنِّي ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ مَتَى كُنْتَ هَاهُنَا قَالَ قُلْتُ قَدْ كُنْتُ هَاهُنَا مُنْذُ ثَلَاثِينَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ قَالَ فَمَنْ كَانَ يُطْعِمُكَ قَالَ قُلْتُ مَا كَانَ لِي طَعَامٌ إِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ فَسَمِنْتُ حَتَّى تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِي وَمَا أَجِدُ عَلَى كَبِدِي سُخْفَةَ جُوعٍ قَالَ

زمزم کے پاس آیا، اور خون دھویا اور اس سے پانی پیا، اے میرے بھتیجے میں وہاں تیس راتیں یا تیس دن رہا، اور زمزم کے علاوہ کوئی کھانا میرے پاس نہیں تھا، چنانچہ میں اتنا موٹا ہو گیا کہ میرے پیٹ کی بٹیں جھک گئیں اور میں نے اپنے کلیجے میں بھوک کی ناتوانی نہیں پائی، ایک بار مکہ والے چاندنی رات میں سو گئے اور اس وقت بیت اللہ کا کوئی طواف نہیں کر رہا تھا، صرف دو عورتیں اساف اور نائلہ (بت) کو پکار رہی تھیں، وہ طواف کرتے کرتے میرے سامنے آئیں، میں نے کہا کہ ایک کا نکاح دوسرے سے کر دو، یہ سن کر بھی وہ اپنی بات سے باز نہ آئیں، جب وہ پھر میرے سامنے آئیں تو میں نے کہا اندام مخصوص میں لکڑی، اور مجھے یہ کنایہ نہیں آتا (اس لئے ان بتوں کو صاف گالی دی) یہ سن کر وہ دونوں عورتیں چلاتی اور کہتی ہوئی چلیں کاش اس وقت کوئی ہمارے لوگوں میں سے ہوتا، راستے میں ان لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ ملے اور وہ پہاڑ سے اتر رہے تھے، انہوں نے ان عورتوں سے پوچھا کیا ہوا، وہ بولیں ایک صابی آیا ہے جو کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا ہے، انہوں نے کہا وہ صابی کیا بولا، وہ بولیں ایسی بات بولا جس سے منہ بھر جاتا ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، حتی کہ حجر اسود کو بوسہ دیا، اور اپنے صاحب کے ساتھ طواف کیا اور نماز پڑھی، جب آپ نماز پڑھ چکے تو ابوذر کہتے ہیں کہ میں نے اول سلام کی سنت ادا کی، اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ آپ نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے کہا غفار کا ایک شخص ہوں، آپ نے ہاتھ جھکایا اور اپنی انگلیاں پیشانی پر رکھیں، میں نے اپنے دل میں کہا کہ شاید آپ کو یہ کہنا کہ میں غفار میں سے ہوں ناگوار گزرا، میں آپ کا ہاتھ پکڑنے کو لپکا، مگر آپ کے صاحب جو مجھ سے زیادہ آپ کا حال جانتے تھے، انہوں نے مجھے روکا، پھر آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا، تم یہاں کب سے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا میں یہاں تیس رات یا تیس دن سے ہوں،

إِنَّهَا مُبَارَكَةٌ إِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي فِي طَعَامِهِ اللَّيْلَةَ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُمَا فَفَتَحَ أَبُو بَكْرٍ بَابًا فَجَعَلَ يَقْبِضُ لَنَا مِنْ زَبِيبِ الطَّائِفِ وَكَانَ ذَلِكَ أَوَّلَ طَعَامٍ أَكَلْتُهُ بِهَا ثُمَّ غَبَرْتُ مَا غَبَرْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ وُجِّهَتْ لِي أَرْضٌ ذَاتُ نَخْلٍ لَا أُرَاهَا إِلَّا يَثْرِبَ فَهَلْ أَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّي قَوْمَكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَنْفَعَهُمْ بِكَ وَيَأْجُرَكَ فِيهِمْ فَأَتَيْتُ أُنَيْسًا فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ صَنَعْتُ أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ قَالَ مَا بِي رَغْبَةٌ عَنْ دِينِكَ فَإِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَأَتَيْنَا أُمَّنَا فَقَالَتْ مَا بِي رَغْبَةٌ عَنْ دِينِكُمَا فَإِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَاحْتَمَلْنَا حَتَّى أَتَيْنَا قَوْمَنَا غِفَارًا فَأَسْلَمَ نِصْفُهُمْ وَكَانَ يَؤُمُّهُمْ أَيْمَاءُ بْنُ رَحَضَةَ الْغِفَارِيُّ وَكَانَ سَيِّدَهُمْ وَقَالَ نِصْفُهُمْ إِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَسْلَمْنَا فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَسْلَمَ نِصْفُهُمُ الْبَاقِي وَجَاءَتْ أَسْلَمُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِخْوَتُنَا نُسْلِمُ عَلَى الَّذِي أَسْلَمُوا عَلَيْهِ فَأَسْلَمُوا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللَّهُ*

آپ نے فرمایا تمہیں کھانا کون کھلاتا ہے؟ میں نے کہا زمزم کے پانی کے علاوہ کھانا وغیرہ کچھ نہیں اور میں موٹا بھی ہو گیا ہوں، یہاں تک کہ میرے پیٹ کے بٹ مڑ گئے اور میں اپنے کلیجے میں بھوک کی ناتوانی بھی نہیں پاتا، آپ نے فرمایا زمزم کا پانی برکت والا ہے اور کھانا بھی ہے، کھانے کی طرح پیٹ بھر دیتا ہے، حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ آج کی رات مجھے اس کو کھلانے کی اجازت دیجئے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ چلے، میں بھی ان کے ساتھ چلا، ابو بکرؓ نے ایک دروازہ کھولا، اور اس میں سے طائف کے سوکھے انگور نکالنے لگے، یہ پہلا کھانا تھا جو میں نے مکہ میں کھایا، پھر میں رہا جب تک کہ رہا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا مجھے ایک زمین کھجور والی دکھلائی گئی، میں سمجھتا ہوں کہ وہ یثرب (مدینہ) کے علاوہ کوئی نہیں، لہٰذا تم (جاکر) میری طرف سے اپنی قوم کو دین اسلام کی دعوت دو، ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں تمہاری بنا پر نفع پہنچائے اور تم کو ثواب دے، میں انیس کے پاس آیا، اس نے کہا تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا میں مسلمان ہو گیا، اور آپ کی نبوت کی تصدیق کی، وہ بولا تمہارے دین سے مجھے بھی نفرت نہیں، میں بھی اسلام لایا اور میں نے بھی تصدیق کی، پھر ہم اپنی والدہ کے پاس آئے وہ بولیں مجھے بھی تمہارے دین سے نفرت نہیں، میں بھی اسلام لائی اور تصدیق کی، ہم نے اپنے اونٹوں پر سامان لادا اور اپنی قوم غفار میں پہنچے، آدھی قوم مسلمان ہو گئی، ان کی قیادت ایماء بن رحضہ کیا کرتا تھا، اور وہ ان کا سردار تھا، اور آدھی قوم نے یہ کہا کہ جب حضور مدینہ تشریف لائیں گے تب ہم مسلمان ہوں گے، چنانچہ حضور جب مدینہ تشریف لائے، تو بقایا آدھی قوم بھی مسلمان ہو گئی، اور قبیلہ اسلم کے لوگ آئے انہوں نے عرض کیا، یارسول اللہ ہم بھی اپنے بھائی غفاریوں کے طرح مسلمان ہوتے ہیں، وہ بھی مسلمان ہو گئے، آپ نے فرمایا غفار کو

اللہ تعالیٰ نے بخش دیا اور قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ کر لیا۔

١٦٤٩- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ قُلْتُ فَاكْفِنِي حَتَّى أَذْهَبَ فَأَنْظُرَ قَالَ نَعَمْ وَكُنْ عَلَى حَذَرٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَإِنَّهُمْ قَدْ شَنِفُوا لَهُ وَتَجَهَّمُوا *

۱۶۴۹۔ اسحق بن ابراہیم حنظلی، نضر بن شمیل، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ جب میں مکہ کی طرف آنے لگا تو انیس نے کہا اچھا جا، لیکن اہل مکہ سے بچے رہنا، وہ اس شخص کے دشمن ہیں اور اس سے اپنا منہ بناتے ہیں۔

١٦٥٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَا ابْنَ أَخِي صَلَّيْتُ سَنَتَيْنِ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ فَأَيْنَ كُنْتَ تَوَجَّهُ قَالَ حَيْثُ وَجَّهَنِيَ اللَّهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَتَنَافَرَا إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْكُهَّانِ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ أَخِي أُنَيْسٌ يَمْدَحُهُ حَتَّى غَلَبَهُ قَالَ فَأَخَذْنَا صِرْمَتَهُ فَضَمَمْنَاهَا إِلَى صِرْمَتِنَا وَقَالَ أَيْضًا فِي حَدِيثِهِ قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَإِنِّي لَأَوَّلُ النَّاسِ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْإِسْلَامِ قَالَ قُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَنْ أَنْتَ وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا فَقَالَ مُنْذُ كَمْ أَنْتَ هَاهُنَا قَالَ قُلْتُ مُنْذُ خَمْسَ عَشْرَةَ وَفِيهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَتْحِفْنِي بِضِيَافَتِهِ اللَّيْلَةَ *

۱۶۵۰۔ محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، ابن عون، حمید بن ہلال، حضرت عبداللہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے میرے بھتیجے، میں نے آپ کی نبوت سے دو سال قبل نماز پڑھی، بقیہ روایت سلیمان بن مغیرہ کی روایت کی طرح ہے، مگر اس میں اتنی زیادتی ہے کہ دونوں ایک کاہن کے پاس گئے، انیس نے اس کاہن کی تعریف کی، یہاں تک کہ اس پر غالب آگیا، اور ہم نے اس کے اونٹ بھی لے کر اپنے اونٹوں میں ملا لئے، اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ابراہیمؑ کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی، چنانچہ میں آپ کے پاس آیا اور میں سب سے پہلا وہ شخص ہوں جس نے آپ کو اسلامی سلام کیا، میں نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ، آپ نے فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ، اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ نے مجھ سے عرض کیا، پندرہ دن سے یہاں ہوں اور یہ بھی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا، آج رات مجھے ان کی مہمان نوازی کرنے دیجئے۔

١٦٥١- وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ السَّامِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَتَقَارَبَا فِي سِيَاقِ الْحَدِيثِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ

۱۶۵۱۔ ابراہیم بن محمد بن عرعرۃ السامی، محمد بن حاتم، عبدالرحمٰن بن مہدی، مثنیٰ بن سعید، ابو جمرہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوذرؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ میں مبعوث ہونے کی

سَعِيدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ لِأَخِيهِ ارْكَبْ إِلَى هَذَا الْوَادِي فَاعْلَمْ لِي عِلْمَ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ فَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ ائْتِنِي فَانْطَلَقَ الْآخَرُ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَكَلَامًا مَا هُوَ بِالشِّعْرِ فَقَالَ مَا شَفَيْتَنِي فِيمَا أَرَدْتُ فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهُ فِيهَا مَاءٌ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَعْرِفُهُ وَكَرِهَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ حَتَّى أَدْرَكَهُ يَعْنِي اللَّيْلَ فَاضْطَجَعَ فَرَآهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيبٌ فَلَمَّا رَآهُ تَبِعَهُ فَلَمْ يَسْأَلْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قِرْبَتَهُ وَزَادَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَظَلَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَمْسَى فَعَادَ إِلَى مَضْجَعِهِ فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ مَا أَنَى لِلرَّجُلِ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَهُ فَأَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ وَلَا يَسْأَلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ فَأَقَامَهُ عَلِيٌّ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَلَا تُحَدِّثُنِي مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ هَذَا الْبَلَدَ قَالَ إِنْ أَعْطَيْتَنِي عَهْدًا وَمِيثَاقًا لَتُرْشِدَنِّي فَعَلْتُ فَفَعَلَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ فَإِنَّهُ حَقٌّ وَهُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِي فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَأَنِّي أُرِيقُ الْمَاءَ فَإِنْ مَضَيْتُ فَاتَّبِعْنِي حَتَّى تَدْخُلَ مَدْخَلِي فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ يَقْفُوهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى

اطلاع ملی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ اس وادی میں سوار ہو کر جا، اور اس شخص کو دیکھ کر آ جو کہتا ہے کہ میرے پاس آسمان سے وحی آتی ہے، ان کی بات سن کر پھر میرے پاس آ، وہ روانہ ہوئے حتیٰ کہ مکہ آئے، اور آپ کا کلام سنا پھر ابوذر کے پاس لوٹ کر آئے، اور کہا کہ میں نے اس شخص کو دیکھا وہ خصال حمیدہ کا حکم کرتا ہے، اور ایک کلام سناتا ہے جو شعر نہیں ہے، ابوذر بولے اس سے مجھے تسکین نہیں ہوئی، پھر انہوں نے توشہ لیا اور ایک پانی کا مشکیزہ لیا، حتیٰ کہ مکہ آئے، اور مسجد حرام میں داخل ہوئے وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا اور حضور کو پہچانتے بھی نہیں تھے، اور پوچھنا بھی مناسب نہیں سمجھا، یہاں تک کہ رات ہو گئی اور لیٹ گئے، حضرت علیؓ نے انہیں دیکھا اور پہچانا کہ کوئی مسافر ہے، چنانچہ ان کے ساتھ گئے، لیکن کسی نے دوسرے سے بات نہیں کی، یہاں تک صبح ہو گئی، پھر وہ اپنا توشہ اور مشکیزہ مسجد میں اٹھا لائے اور سارا دن وہاں رہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شام تک نہیں دیکھا، پھر وہ اپنے سونے کی جگہ پر آ گئے، وہاں سے حضرت علیؓ کا گزر ہوا بولے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ اس شخص کو اپنا ٹھکانا معلوم ہو، پھر انہیں کھڑا کیا، اور ابوذر ان کے ساتھ گئے، مگر کسی نے ایک دوسرے سے بات نہیں کی، حتیٰ کہ تیسرا دن ہوا اور اس دن بھی ایسا ہی ہوا، چنانچہ حضرت علیؓ نے پھر انہیں اٹھایا اور کہا کہ تم مجھ سے کیوں نہیں بیان کرتے جس کام کے لئے تم اس شہر میں آئے ہو؟ ابوذر بولے اگر تم مجھ سے عہد و پیمان کرو، کہ میری راہبری کرو گے تو میں بتاؤں، انہوں نے اقرار کیا، ابوذر نے سارا حال بیان کیا، حضرت علیؓ بولے وہ سچے ہیں اور بے شک اللہ کے رسول ہیں تم صبح کو میرے ساتھ چلنا، اگر میں کوئی خوف کی بات دیکھوں گا جس میں تمہاری جان کا خدشہ ہو تو میں کھڑا ہو جاؤں گا، جیسے کوئی پانی بہاتا ہے، اور اگر میں چلا جاؤں تو تم بھی میرے پیچھے چلے آنا، جہاں میں گھسوں

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ إِلَى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتَّى يَأْتِيَكَ أَمْرِي فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَثَارَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوهُ حَتَّى أَضْجَعُوهُ فَأَتَى الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَالَ وَيْلَكُمْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ وَأَنَّ طَرِيقَ تُجَّارِكُمْ إِلَى الشَّامِ عَلَيْهِمْ فَأَنْقَذَهُ مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ بِمِثْلِهَا وَثَارُوا إِلَيْهِ فَضَرَبُوهُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ الْعَبَّاسُ فَأَنْقَذَهُ *

تم بھی وہاں آجانا، ابوذر نے ایسا ہی کیا، ان کے پیچھے چلے حتیٰ کہ حضور کے پاس پہنچے، ابوذر بھی ساتھ ہی پہنچے، پھر ابوذر نے آپ کی باتیں سنیں اور اسی جگہ مسلمان ہوگئے، حضور نے فرمایا اپنی قوم کے پاس جاؤ اور انہیں دین کی تبلیغ کرو تاوقتیکہ میرا حکم تمہارے پاس پہنچے، ابوذر نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں تو یہ بات مکہ والوں کو علی الاعلان سناؤں گا، پھر ابوذر نکلے اور مسجد میں آئے اور پکار کر کہا اشہد ان لاالہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ، لوگوں نے ان پر حملہ کیا اور مارتے مارتے لٹادیا، حضرت عباسؓ وہاں آئے اور ابوذر پر جھک گئے اور کہا تمہاری خرابی ہو، تم نہیں جانتے کہ یہ قبیلہ غفار کا ہے، اور تمہارا ملک شام میں تجارت کا راستہ ان کے ملک پر سے ہے، پھر ابوذر کو ان سے چھڑالیا، دوسرے روز ابوذر نے پھر ایسا ہی کیا، لوگ دوڑے اور انہیں مارا، حضرت عباسؓ پھر آڑے آئے اور انہیں چھڑالیا۔

(۲۴۵) بَاب مِنْ فَضَائِلِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ *

باب (۲۴۵) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب۔

۱۶۵۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ يَقُولُ قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا ضَحِكَ *

۱۶۵۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبداللہ، بیان، قیس بن ابی حازم، جریر بن عبداللہ، (دوسری سند) عبدالحمید بن بیان، خالد، بیان، قیس بن ابی حازم، حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں اسلام لایا، کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اندر آنے سے نہیں روکا، اور کبھی بھی آپ نے مجھے نہیں دیکھا، مگر یہ کہ آپ ہنسے۔

۱۶۵۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ مَا

۱۶۵۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، ابواسامہ، اسماعیل (دوسری سند) ابن نمیر، عبداللہ بن ادریس، اسماعیل، قیس، حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں اسلام لایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اندر آنے سے نہیں

حَجَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ أَنِّي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا *

روکا اور مجھے کبھی نہیں دیکھا، مگر یہ کہ آپ کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی، ابن نمیر نے اپنی روایت میں یہ زیادتی بیان کی کہ جریرؓ کہتے ہیں میں نے آپ سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر نہیں جمتا، آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور فرمایا الٰہی اسے جما دے، اور اسے ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔

١٦٥٤ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَالْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَةِ وَالشَّامِيَّةِ فَنَفَرْتُ إِلَيْهِ فِي مِائَةٍ وَخَمْسِينَ مِنْ أَحْمَسَ فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ *

۱۶۵۴۔ عبدالحمید بن بیان، خالد، بیان، قیس، حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں ایک بت خانہ تھا جسے ذوالخلصہ کہتے تھے اور کعبہ یمانی یا کعبہ شامی بھی اسی کا نام تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے جریر تو مجھے ذوالخلصہ اور کعبہ یمانی و شامی کی طرف سے بے فکر کرتا ہے، چنانچہ میں ایک سو پچاس آدمی احمس قبیلہ کے اپنے ساتھ لے کر گیا اور ذوالخلصہ کو توڑا، اور جتنے آدمیوں کو وہاں پایا، قتل کیا، پھر میں لوٹ آیا، اور آپ سے بیان کیا تو آپ نے ہمارے لئے اور قبیلہ احمس کے لئے دعا کی۔

١٦٥٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَرِيرُ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ بَيْتٍ لِخَثْعَمَ كَانَ يُدْعَى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ قَالَ فَنَفَرْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهُ فِي صَدْرِي فَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا قَالَ فَانْطَلَقَ فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ ثُمَّ بَعَثَ جَرِيرٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُبَشِّرُهُ يُكْنَى أَبَا أَرْطَاةَ مِنَّا فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْنَاهَا

۱۶۵۵۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، اسماعیل بن ابی خالد، قیس، بن حازم، حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، اے جریر تو مجھے ذوالخلصہ بت خانہ سے آرام نہیں دیتا، اور اس بت خانہ سے کہ جسے کعبہ یمانی بھی کہتے تھے، جریرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں ڈیڑھ سو سوار وہاں لے کر گیا اور میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا تھا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا، آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا، اور فرمایا الٰہی اسے جما دے اور اسے راہ دکھانے والا اور راہ یافتہ کر دے، چنانچہ جریر گئے اور ذوالخلصہ کو آگ سے جلا دیا، اس کے بعد ایک شخص جس کا نام ابوارطاۃ تھا، خوشخبری کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روانہ کیا، وہ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ہم ذوالخلصہ کو خارشی اونٹ کی طرح چھوڑ آئے ہیں،

كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ فَبَرَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ *

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ احمس کے گھوڑوں اور مردوں کے لئے پانچ مرتبہ برکت کی دعا کی۔

١٦٥٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ مَرْوَانَ فَجَاءَ بَشِيرُ جَرِيرٍ أَبُو أَرْطَاةَ حُصَيْنُ بْنُ رَبِيعَةَ يُبَشِّرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۶۵۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع۔
(دوسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد۔
(تیسری سند) محمد بن عباد، سفیان۔
(چوتھی سند) ابن ابی عمر، مروان۔
(پانچویں سند) محمد بن رافع، ابو اسامہ، اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی مروان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جریر کا خوشخبری دینے والا ابو ارطاۃ، حصین بن ربیعہ، حضور کو خوشخبری دینے آیا۔

(٢٤٦) بَاب فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

باب (۲۴۶) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب۔

١٦٥٧- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ الْيَشْكُرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ هَذَا فِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ قَالُوا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قُلْتُ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ *

۱۶۵۷۔ زہیر بن حرب، ابو بکر بن النضر، ہاشم بن قاسم، ورقا بن عمر الیشکری، عبیداللہ بن ابی یزید، حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے، میں نے آپ کے لئے وضو کا پانی رکھا، جب آپ آئے تو پوچھا یہ پانی کس نے رکھا ہے؟ (زہیر کی روایت میں ہے) کہ میں نے کہا، ابن عباس نے، آپ نے فرمایا الہ العالمین اسے دین میں سمجھ عطا فرما۔

(٢٤٧) بَاب فَقِّهْهُ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

باب (۲۴۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب۔

١٦٥٨- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ

۱۶۵۸۔ ابو الربیع العتکی، خلف بن ہشام، ابو کامل حجدری، حماد بن زید، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ساتھ استبرق کا ایک ٹکڑا ہے، اور میں جنت کے جس مکان میں جانا چاہتا ہوں

فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدِي قِطْعَةَ إِسْتَبْرَقٍ وَلَيْسَ مَكَانٌ أُرِيدُ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ إِلَيْهِ قَالَ فَقَصَصْتُهُ عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهُ حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى عَبْدَ اللَّهِ رَجُلًا صَالِحًا *

وہ ٹکڑا مجھے اڑا کر وہاں لے جاتا ہے، میں نے یہ خواب اپنی ہمشیرہ ام المومنین حضرت حفصہؓ سے بیان کیا، حضرت حفصہؓ نے اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا، آپ نے فرمایا میں عبداللہ کو ایک صالح آدمی سمجھتا ہوں۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ صالح وہ ہے جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو کما حقہ پوری کوشش کے ساتھ ادا کرتا ہو، جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم میں ہر ایک دنیا کی طرف مائل ہو گیا مگر حضرت عمرؓ اور ان کے صاحبزادے ابن عمرؓ اس سے علیحدہ رہے، اور مہران فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے زیادہ متقی اور پرہیزگار، اور ابن عباسؓ سے بڑا عالم کوئی نہیں دیکھا (نووی جلد ۲) شرح ابی جلد ۶۔

۱۶۵۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا أَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا عَزَبًا وَكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ قَالَ فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ فَقَالَ لِي لَمْ تُرَعْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا *

۱۶۵۹۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، سالم، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جب کوئی خواب دیکھتا تھا تو آپ سے بیان کرتا تھا، مجھے بھی آرزو تھی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کروں، بیان کرتے ہیں کہ میں نوجوان مجرد تھا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد میں سویا کرتا تھا، میں نے خواب میں دیکھا، جیسے مجھے دو فرشتوں نے پکڑا اور جہنم کی طرف لے گئے، دیکھا تو وہ کنویں کی طرح پیچ در پیچ گہری ہے اور اس پر دو لکڑیاں ہیں جیسے کنویں پر ہوتی ہیں، اور اس میں کچھ لوگ ہیں کہ جنہیں میں نے پہچانا، میں نے کہنا شروع کیا، اعوذ باللہ من النار، اعوذ باللہ من النار، اعوذ باللہ من النار، اعوذ باللہ من النار، پھر ایک اور فرشتہ ملا اور بولا تجھے کسی قسم کا خوف نہیں، میں نے یہ خواب حضرت حفصہؓ سے بیان کیا، اور حضرت حفصہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان، کیا آپ نے ارشاد فرمایا عبداللہ اچھا آدمی ہے، اگر رات کو تہجد پڑھا کرے، سالم بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ اس کے بعد سے رات کو بس تھوڑی ہی دیر سوتے تھے (اور تہجد پڑھتے رہتے)۔

١٦٦٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ خَتَنُ الْفِرْيَابِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ وَلَمْ يَكُنْ لِي أَهْلٌ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّمَا انْطُلِقَ بِي إِلَى بِئْرٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ *

۱۶۶۰۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، موسیٰ بن خالد، ابواسحٰق فزاری، عبیداللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں مسجد میں سویا کرتا تھا اور میرے اہل و عیال نہیں تھے، میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے ایک کنویں کی طرف لے گئے تو میں نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا، اور بقیہ روایت زہری عن سالم عن ابیہ کی طرح مروی ہے۔

(٢٤٨) بَاب مِنْ فَضَائِلِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

باب (۲۴۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب۔

١٦٦١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَادِمُكَ أَنَسٌ ادْعُ اللَّهَ لَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ *

۱۶۶۱۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انسؓ، ام سلیمؓ بیان کرتی ہیں، انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ انس آپ کا خادم ہے، اللہ سے اس کے لئے دعا فرمائیے، آپ نے فرمایا، الٰہی اسے بہت مال اور بہت اولاد عطا کر، اور جو تو دے اس میں برکت عطا فرما۔

١٦٦٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَادِمُكَ أَنَسٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ *

۱۶۶۲۔ محمد بن مثنیٰ، ابوداؤد، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام سلیمؓ نے عرض کیا یارسول اللہ انسؓ آپ کا خادم ہے، بقیہ روایت حسب سابق ہے۔

١٦٦٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ *

۱۶۶۳۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ہشام بن زید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

١٦٦٤- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُمِّي وَأُمُّ حَرَامٍ

۱۶۶۴۔ زہیر بن حرب، ہاشم بن قاسم، سلیمان، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے اور اس وقت گھر میں میرے، میری والدہ، اور میری خالہ ام حرام کے علاوہ کوئی

خَالَتِي فَقَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ خُوَيْدِمُكَ ادْعُ اللَّهَ لَهُ قَالَ فَدَعَا لِي بِكُلِّ خَيْرٍ وَكَانَ فِي آخِرِ مَا دَعَا لِي بِهِ أَنْ قَالَ اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيهِ *

نہیں تھا، میری والدہ نے کہا یا رسول اللہ آپ کا چھوٹا خادم (انس) ہے، اس کے لئے اللہ سے دعا فرمایئے، آپ نے میرے لئے ہر خیر کی دعا کی، اور آخر میں فرمایا الٰہی اس کا مال اور اولاد بہت کر، اور اس میں برکت دے۔

١٦٦٥- حَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ جَاءَتْ بِي أُمِّي أُمُّ أَنَسٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَزَّرَتْنِي بِنِصْفِ خِمَارِهَا وَرَدَّتْنِي بِنِصْفِهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أُنَيْسٌ ابْنِي أَتَيْتُكَ بِهِ يَخْدُمُكَ فَادْعُ اللَّهَ لَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ قَالَ أَنَسٌ فَوَاللَّهِ إِنَّ مَالِي لَكَثِيرٌ وَإِنَّ وَلَدِي وَوَلَدَ وَلَدِي لَيَتَعَادُّونَ عَلَى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ *

۱۶۶۵۔ ابو معن الرقاشی، عمر بن یونس، عکرمہ، اسحاق، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میری والدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئیں، اور اپنی اوڑھنی پھاڑ کر آدھی اس میں سے میری ازار اور آدھی کی چادر بنادی، اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ چھوٹا سا انسؓ میری لڑکا ہے، میں آپ کی خدمت کے لئے اسے لائی ہوں، اللہ سے اس کے لئے دعا فرمایئے، آپ نے فرمایا الٰہی اس کا مال اور اولاد بہت کر دے، انسؓ کہتے ہیں، بخدا میرا مال بہت زیادہ ہے، اور میرے بیٹے اور پوتے سو سے زیادہ ہیں۔

١٦٦٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ صَوْتَهُ فَقَالَتْ بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أُنَيْسٌ فَدَعَا لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ قَدْ رَأَيْتُ مِنْهَا اثْنَتَيْنِ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَرْجُو الثَّالِثَةَ فِي الْآخِرَةِ *

۱۶۶۶۔ قتیبہ بن سعید، جعفر، جعد ابی عثمان، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گزرے تو میری والدہ ام سلیم نے آپ کی آواز سنی اور کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یہ چھوٹا سا انس (جو آپ کا خادم) ہے (اس کے لئے دعا فرمایئے)، آپ نے میرے لئے تین دعائیں فرمائیں، دو تو میں اس دنیا میں پاچکا، اور تیسری کی آخرت میں امید رکھتا ہوں۔

(فائدہ) اور صحیح بخاری میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حجاج بن یوسف کے والی بننے سے پہلے حضرت انسؓ اپنی اولاد سے ایک سو بیس کو سپرد خاک کر چکے تھے (نووی جلد ۲ صفحہ ۲۹۹)، اور امام عینی فرماتے ہیں کہ حضرت انسؓ کے مال کی کثرت کا یہ عالم تھا کہ بصرہ میں ان کے باغات تھے اور وہ سال میں دو مرتبہ پھل دیا کرتے تھے، اور ان کے پھلوں کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح تھی۔

١٦٦٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَى عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ قَالَ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَبَعَثَنِي إِلَى

۱۶۶۷۔ ابو بکر بن نافع، بہز، حماد، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، آپ نے ہمیں سلام کیا پھر مجھے کسی کام کے لئے بھیجا، میں اپنی والدہ

حَاجَةٍ فَأَبْطَأْتُ عَلَى أُمِّي فَلَمَّا جِئْتُ قَالَتْ مَا حَبَسَكَ قُلْتُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ قَالَتْ مَا حَاجَتُهُ قُلْتُ إِنَّهَا سِرٌّ قَالَتْ لَا تُحَدِّثَنَّ بِسِرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا قَالَ أَنَسٌ وَاللَّهِ لَوْ حَدَّثْتُ بِهِ أَحَدًا لَحَدَّثْتُكَ يَا ثَابِتُ *

کے پاس دیر سے گیا، جب میں گیا تو میری والدہ نے کہا تو نے کیوں دیر کی، میں نے کہا کہ حضور نے مجھے ایک کام کے لئے بھیجا تھا، وہ بولیں آپ کا کیا کام تھا، میں نے کہا وہ راز ہے، انہوں نے کہا کہ حضور کا راز کسی سے بیان نہ کرنا، انسؓ نے فرمایا بخدا اگر وہ راز میں کسی سے کہتا، تو اے ثابت تجھ سے بیان کرتا۔

١٦٦٨ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ أَسَرَّ إِلَيَّ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا فَمَا أَخْبَرْتُ بِهِ أَحَدًا بَعْدُ وَلَقَدْ سَأَلَتْنِي عَنْهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا أَخْبَرْتُهَا بِهِ *

۱۶۶۸۔ حجاج بن الشاعر، عارم بن فضل، معتمر بن سلیمان، بواسطہ اپنے والد حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک راز کی بات مجھ سے بیان کی، اس کے بعد میں نے کسی سے وہ بیان نہیں کی، حتیٰ کہ میری والدہ ام سلیم نے بھی پوچھی، تو میں نے ان سے بھی بیان نہیں کی۔

(٢٤٩) بَاب مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

باب (۲۴۹) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب۔

١٦٦٩ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَيٍّ يَمْشِي إِنَّهُ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ *

۱۶۶۹۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن عیسیٰ، مالک، ابوالنضر، عامر بن سعد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن سلام کے علاوہ کسی زندہ شخص کے متعلق جو کہ چلتا پھرتا ہو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں سنا کہ وہ جنت میں ہے۔

١٦٧٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ قَيْسِ ابْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ فِي نَاسٍ فِيهِمْ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ فِي وَجْهِهِ أَثَرٌ مِنْ خُشُوعٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا ثُمَّ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُهُ

۱۶۷۰۔ محمد بن مثنیٰ عنزی، معاذ بن معاذ، عبداللہ بن عون، محمد بن سیرین، قیس بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ میں کچھ لوگوں میں تھا، جس میں بعض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی بھی تھے، ایک شخص آیا، اس کے چہرے پر خدا کے خوف کا اثر تھا، بعض لوگ کہنے لگے کہ یہ جنتی ہیں، یہ جنتی ہیں، انہوں نے دو رکعت پڑھیں، پھر چلے، میں بھی ان کے پیچھے گیا، وہ اپنے مکان میں گیا، میں بھی ان کے ساتھ اندر گیا اور باتیں کیں، جب دل لگ گیا تو میں نے اس

فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ وَدَخَلْتُ فَتَحَدَّثْنَا فَلَمَّا اسْتَأْنَسَ قُلْتُ لَهُ إِنَّكَ لَمَّا دَخَلْتَ قَبْلُ قَالَ رَجُلٌ كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ وَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ رَأَيْتُنِي فِي رَوْضَةٍ ذَكَرَ سَعَتَهَا وَعُشْبَهَا وَخُضْرَتَهَا وَوَسْطَ الرَّوْضَةِ عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لِي ارْقَهْ فَقُلْتُ لَهُ لَا أَسْتَطِيعُ فَجَاءَنِي مِنْصَفٌ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَالْمِنْصَفُ الْخَادِمُ فَقَالَ بِثِيَابِي مِنْ خَلْفِي وَصَفَ أَنَّهُ رَفَعَهُ مِنْ خَلْفِهِ بِيَدِهِ فَرَقِيتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَى الْعَمُودِ فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيلَ لِيَ اسْتَمْسِكْ فَلَقَدِ اسْتَيْقَظْتُ وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ وَذَلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقَى وَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ قَالَ وَالرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ *

سے کہا کہ جب آپ مسجد میں آئے تھے، تو ایک شخص نے ایسا ایسا کہا تھا (کہ آپ جنتی ہیں) وہ بولے سبحان اللہ، کسی کو وہ بات نہیں کہنی چاہئے جس کو وہ نہیں جانتا، اور میں تم سے بیان کرتا ہوں کہ لوگ کیوں ایسا کہتے ہیں، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک خواب دیکھا، وہ میں نے آپ سے بیان کیا، کہ میں باغ میں ہوں جس کی وسعت، سبزی اور پیداوار کا حال انہوں نے بیان کیا، اس باغ کے درمیان میں لوہے کا ایک ستون ہے، جو نیچے تو زمین کے اندر ہے اور اوپر آسمان تک اس کی بلندی پر ایک حلقہ ہے، مجھ سے کہا گیا کہ اس پر چڑھ، میں نے کہا میں نہیں چڑھ سکتا، پھر ایک خدمت گار آیا، اس نے میرے کپڑے پیچھے سے اٹھائے، اور بیان کیا کہ اس نے اپنے ہاتھ سے مجھے پیچھے سے اٹھایا، میں چڑھ گیا، یہاں تک اس ستون کی بلندی تک پہنچ گیا، اور حلقہ کو میں نے تھام لیا، مجھ سے کہا گیا کہ اسے تھام رکھو، پھر میں بیدار ہوا تو وہ حلقہ اس وقت بھی میرے ہاتھوں میں تھا، میں نے حضور سے یہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا باغ اسلام ہے اور ستون اسلام کا ستون ہے، اور وہ حلقہ دین کا مضبوط حلقہ ہے، اور تو مرنے تک اسلام پر قائم رہے گا، قیس کہتے ہیں وہ آدمی عبداللہ بن سلام تھے۔

١٦٧١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ قَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عُمَرَ فَمَرَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ قَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَقُولُوا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ إِنَّمَا رَأَيْتُ كَأَنَّ عَمُودًا وُضِعَ فِي

۱۶۷۱۔ محمد بن عمرو بن عباد، حرمی بن عمارہ، قرہ بن خالد، محمد بن سیرین، قیس بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک جماعت میں تھا، جس میں سعد بن مالکؓ اور عبداللہ بن عمرؓ بھی موجود تھے، اتنے میں عبداللہ بن سلام نکلے اور لوگوں نے کہا یہ جنتی ہیں، میں کھڑا ہوا، اور ان سے کہا کہ تمہارے متعلق لوگ ایسا ایسا کہتے ہیں، انہوں نے کہا سبحان اللہ انہیں وہ بات نہ کہنی چاہئے جسے وہ نہیں جانتے، میں نے خواب میں ایک ستون دیکھا جو ایک سبز باغ کے درمیان رکھا گیا، اس کے سر پر ایک حلقہ لگا ہوا تھا، اور اس کے نیچے ایک خدمت گار کھڑا تھا،

رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فَنُصِبَ فِيهَا وَفِي رَأْسِهَا عُرْوَةٌ وَفِي أَسْفَلِهَا مِنْصَفٌ وَالْمِنْصَفُ الْوَصِيفُ فَقِيلَ لِيَ ارْقَهْ فَرَقِيتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُوتُ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ آخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى *

مجھ سے کہا گیا کہ اس پر چڑھو، میں چڑھا، یہاں تک کہ میں نے اس حلقہ کو تھام لیا، میں نے یہ خواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا، آپ نے فرمایا عبداللہ اسی عروہ وثقی (مضبوط حلقہ) کو تھامے ہوئے انتقال کرے گا۔

١٦٧٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي حَلْقَةٍ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ قَالَ وَفِيهَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَالَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ حَدِيثًا حَسَنًا قَالَ فَلَمَّا قَامَ قَالَ الْقَوْمُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا قَالَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَأَتْبَعَنَّهُ فَلَأَعْلَمَنَّ مَكَانَ بَيْتِهِ قَالَ فَتَبِعْتُهُ فَانْطَلَقَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَدِينَةِ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ قَالَ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَأَذِنَ لِي فَقَالَ مَا حَاجَتُكَ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ فَقُلْتُ لَهُ سَمِعْتُ الْقَوْمَ يَقُولُونَ لَكَ لَمَّا قُمْتَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا فَأَعْجَبَنِي أَنْ أَكُونَ مَعَكَ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَسَأُحَدِّثُكَ مِمَّ قَالُوا ذَاكَ إِنِّي بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ لِي قُمْ فَأَخَذَ بِيَدِي فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ فَإِذَا أَنَا بِجَوَادَّ عَنْ شِمَالِي قَالَ فَأَخَذْتُ لِآخُذَ فِيهَا فَقَالَ لِي لَا تَأْخُذْ فِيهَا فَإِنَّهَا طُرُقُ أَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ فَإِذَا جَوَادُّ مَنْهَجٌ عَلَى يَمِينِي فَقَالَ لِي خُذْ هَاهُنَا فَأَتَى بِي جَبَلًا فَقَالَ لِيَ اصْعَدْ قَالَ

۱۶۷۲۔ قتیبہ بن سعید، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، سلیمان بن مسہر، خرشہ بن حر بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ کی مسجد میں ایک حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا، اس میں ایک بوڑھے تھے نہایت خوبصورت اور وہ عبداللہ بن سلام تھے، وہ لوگوں سے بہت ہی اچھی اچھی باتیں کر رہے ہیں، جب وہ کھڑے ہوئے تو حاضرین نے کہا جو جنتی دیکھنا چاہے وہ انہیں دیکھ لے، میں نے کہا بخدا میں ان کے ساتھ جاؤں گا، اور ان کا گھر دیکھوں گا، پھر میں ان کے پیچھے ہولیا، حتی کہ وہ شہر سے باہر جانے کے قریب ہوگئے، پھر اپنے مکان میں گئے، میں نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو انہوں نے دے دی، پھر پوچھا اے میرے بھتیجے تیرا کیا کام ہے؟ میں نے کہا لوگوں سے میں نے سنا، جب آپ کھڑے ہوئے تو کہنے لگے کہ جو جنتی کو دیکھنا چاہے وہ انہیں دیکھ لے، مجھے آپ کے ساتھ رہنا اچھا معلوم ہوا، وہ بولے جنت والوں کو تو اللہ ہی جانتا ہے اور میں تجھ سے ان کے اس کہنے کی وجہ بیان کرتا ہوں، میں ایک مرتبہ سو رہا تھا خواب میں ایک شخص آیا اس نے کہا کھڑا ہو، اس نے میرا ہاتھ پکڑا میں اس کے ساتھ چلا، مجھے بائیں طرف کچھ راہیں ملیں، میں نے ان میں جانا چاہا، وہ بولا ان میں نہ جاؤ یہ بائیں طرف والوں (کافروں کی راہیں) ہیں، پھر داہنی طرف کی راہیں ملیں وہ شخص بولا ان راہوں میں جاؤ، پھر ایک پہاڑ ملا، وہ بولا اس پر چڑھ، میں نے جو چڑھنا چاہا تو سرینوں کے بل گر پڑا، کئی مرتبہ میں نے چڑھنے کا قصد کیا مگر ہر مرتبہ گرا پھر وہ مجھے لے چلا یہاں تک کہ ایک ستون ملا جس

فَجَعَلْتُ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَصْعَدَ خَرَرْتُ عَلَى اسْتِي قَالَ حَتَّى فَعَلْتُ ذَلِكَ مِرَارًا قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتَّى أَتَى بِي عَمُودًا رَأْسُهُ فِي السَّمَاءِ وَأَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ فِي أَعْلَاهُ حَلْقَةٌ فَقَالَ لِيَ اصْعَدْ فَوْقَ هَذَا قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَصْعَدُ هَذَا وَرَأْسُهُ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَزَجَلَ بِي قَالَ فَإِذَا أَنَا مُتَعَلِّقٌ بِالْحَلْقَةِ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ الْعَمُودَ فَخَرَّ قَالَ وَبَقِيتُ مُتَعَلِّقًا بِالْحَلْقَةِ حَتَّى أَصْبَحْتُ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ فَقَالَ أَمَّا الطُّرُقُ الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَسَارِكَ فَهِيَ طُرُقُ أَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ وَأَمَّا الطُّرُقُ الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَمِينِكَ فَهِيَ طُرُقُ أَصْحَابِ الْيَمِينِ وَأَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ وَلَنْ تَنَالَهُ وَأَمَّا الْعَمُودُ فَهُوَ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا الْعُرْوَةُ فَهِيَ عُرْوَةُ الْإِسْلَامِ وَلَنْ تَزَالَ مُتَمَسِّكًا بِهَا حَتَّى تَمُوتَ *

کی چوٹی آسمان میں اور تہہ زمین میں تھی اور اس کے اوپر ایک حلقہ لگا ہوا تھا، مجھ سے کہا گیا کہ اس ستون پر چڑھ جاؤ، میں نے کہا میں اس پر کس طرح چڑھوں، اس کا سرا تو آسمان میں ہے، آخر اس شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اچھال دیا، میں جو دیکھتا ہوں تو اس حلقہ کو پکڑے ہوئے لٹک رہا ہوں، پھر اس شخص نے ستون کو مارا وہ گر پڑا اور میں صبح تک اسی حلقہ میں لٹکا رہا، جب میں بیدار ہوا تو حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے یہ خواب بیان کیا، آپ نے فرمایا جو راہیں تو نے بائیں طرف دیکھیں وہ اصحاب الشمال کی راہیں ہیں، اور جو راہیں تو نے داہنی طرف دیکھیں وہ اصحاب الیمین کی راہیں ہیں، اور پہاڑ وہ شہداء کا مقام ہے تو وہاں تک نہ پہنچ سکے گا، اور ستون اسلام کا ستون ہے، اور وہ حلقہ اسلام کا حلقہ ہے، اور تو مرتے دم تک مضبوطی کے ساتھ اسلام پر قائم رہے گا۔

(٢٥٠) بَاب فَضَائِلِ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

باب (۲۵۰) حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل۔

١٦٧٣- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عُمَرَ مَرَّ حَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ الشِّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللَّهَ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَجِبْ عَنِّي اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ *

۱۶۷۳۔ عمرو ناقد، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، زہری، سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کا گزر حسان بن ثابتؓ پر ہوا، وہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے، حضرت عمر نے ان کی طرف دیکھا، حسان بن ثابت نے کہا میں تو مسجد میں اس وقت اشعار پڑھتا تھا جب مسجد میں تم سے بہتر (یعنی حضور) موجود تھے، پھر ابوہریرہؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ تم نے حضور سے سنا ہے فرما رہے تھے، اے حسان میری طرف سے جواب دے، الہ العالمین اس کی

روح القدس سے امداد فرما، ابوہریرہؓ بولے جی ہاں، واللہ میں نے سنا ہے۔

(فائدہ) حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شاعر اور مشرکین میں سے جو بدبخت آپ کی ہجو کرتا، حضرت حسانؓ اس کا جواب دیتے تھے۔

١٦٧٤ - حَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَسَّانَ قَالَ فِي حَلْقَةٍ فِيهِمْ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنْشُدُكَ اللَّهَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ *

۱۶۷۴۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابن مسیب بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسانؓ نے ایک جماعت میں کہا جس میں ابوہریرہؓ بھی تھے کہ ابوہریرہؓ میں تمہیں خدا کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں اور بقیہ روایت حسب سابق ہے۔

١٦٧٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْشُدُكَ اللَّهَ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ *

۱۶۷۵۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی، ابوالیمان، شعیب، زہری، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حسان بن ثابت سے سنا وہ ابوہریرہؓ کو گواہ کر رہے تھے کہ میں تم کو قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ تم نے حضور سے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے اے حسانؓ اللہ کے رسول کی طرف سے جواب دے، الٰہی حسانؓ کی روح القدس کے ساتھ مدد فرما، حضرت ابوہریرہؓ نے کہا جی ہاں میں نے سنا ہے۔

١٦٧٦ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ اهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ *

۱۶۷۶۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عدی، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ حسان بن ثابت سے فرما رہے تھے کہ کافروں کی ہجو کر، اور جبریل امین تیرے ساتھ ہیں۔

١٦٧٧ - حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ح و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۶۷۷۔ زہیر بن حرب، عبدالرحمٰن (دوسری سند) ابوبکر بن نافع، غندر (تیسری سند) ابن بشار، محمد بن جعفر، عبدالرحمٰن، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت مروی ہے۔

١٦٧٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ مِمَّنْ كَثَّرَ عَلَى عَائِشَةَ فَسَبَبْتُهُ فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي دَعْهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۶۷۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ، حضرت عروہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسانؓ نے حضرت عائشہؓ سے متعلق بہت باتیں کیں، میں نے انہیں برا کہا، وہ بولیں اے میرے بھانجے جانے دے، کیونکہ حسان (کافروں کو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دیتے تھے۔

١٦٧٩- حَدَّثَنَاه عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۶۷۹۔ عثمان بن ابی شیبہ، عبدہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

١٦٨٠- حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُشَبِّبُ بِأَبْيَاتٍ لَهُ فَقَالَ

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ لَكِنَّكَ لَسْتَ كَذَلِكَ قَالَ مَسْرُوقٌ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَأْذَنِينَ لَهُ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ (وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ) فَقَالَتْ فَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَى إِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ أَوْ يُهَاجِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۶۸۰۔ بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان، ابوالضحیٰ، مسروق بیان کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہؓ کے پاس گیا، اس وقت ان کے پاس حسانؓ بیٹھے ہوئے ایک شعر اپنی ابیات میں سے سنا رہے تھے، جو انہوں نے کہے تھے

"پاک ہیں اور عقل والی ہیں ان پر کسی قسم کی تہمت نہیں ہے،
صبح کو غافلوں کے گوشت سے بھوکی اٹھتی ہیں"

حضرت عائشہؓ نے (مزاحاً) حضرت حسان سے کہا، تم ایسے نہیں ہو، مسروق کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا تم حسان کو اپنے پاس کیوں آنے دیتے ہو جبکہ اللہ نے فرمایا جس نے ان میں سے بری بات کا بیڑا اٹھایا، اس کے لئے بڑا عذاب ہے، حضرت عائشہؓ نے فرمایا اس سے سخت عذاب کیا ہو گا کہ وہ اندھا ہو گا اور فرمایا حسان تو کافروں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دیتے، یا ہجو کیا کرتے تھے۔

(فائدہ) ابن عبدالبر نے نقل کیا ہے کہ حضرت حسانؓ حضرت عائشہؓ کے افک کے معاملہ میں شریک نہیں تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خود ان کی برات بیان کی ہے اور اس آیت سے حضرت حسانؓ مراد نہیں ہیں، جیسا کہ حدیث افک میں مکمل بیان آجائے گا بلکہ عبداللہ بن ابی منافق مراد ہے، اور حضرت حسانؓ کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے سامنے برا کہنا بھی گوارا نہیں کرتی تھیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

١٦٨١- حَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ قَالَتْ

۱۶۸۱۔ ابن مثنیٰ، ابن ابی عدی، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، لیکن اس میں "یذب عن رسول اللہ صلی

كَانَ يَذُبُّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ حَصَانٌ رَزَانٌ *

اللہ علیہ وسلم" کے الفاظ ہیں اور "حصان رزان" کے الفاظ مذکور نہیں ہیں۔

١٦٨٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ حَسَّانُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي فِي أَبِي سُفْيَانَ قَالَ كَيْفَ بِقَرَابَتِي مِنْهُ قَالَ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْخَمِيرِ فَقَالَ حَسَّانُ وَإِنَّ سَنَامَ الْمَجْدِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ بَنُو بِنْتِ مَخْزُومٍ وَوَالِدُكَ الْعَبْدُ قَصِيدَتَهُ هَذِهِ *

۱۶۸۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن زکریا، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت حسان نے کہا یارسول اللہ مجھے ابوسفیان کی ہجو کرنے کی اجازت دیجئے، آپ نے فرمایا اس سے میری رشتہ داری بھی تو ہے، حضرت حسان نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت دی ہے میں آپ کو ان سے اس طرح نکال لوں گا جس طرح بال خمیر میں سے نکال لیا جاتا ہے، "یعنی بزرگی اور شرافت آل ہاشم میں بنت مخزوم کی اولاد کو ہے، اور تیرا باپ تو غلام تھا" ان کا یہ قصیدہ ہے۔

١٦٨٣- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا سُفْيَانَ وَقَالَ بَدَلَ الْخَمِيرِ الْعَجِينِ *

۱۶۸۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، عبدہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اس میں یہ ہے کہ حضرت حسان نے حضور سے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت چاہی، باقی اس روایت میں ابوسفیان کا ذکر نہیں ہے اور "خمیر" کے بجائے "عجین" کا لفظ ہے، ترجمہ ایک ہی ہے۔

١٦٨٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اهْجُوا قُرَيْشًا فَإِنَّهُ أَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقٍ بِالنَّبْلِ فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ فَقَالَ اهْجُهُمْ فَهَجَاهُمْ فَلَمْ يُرْضِ فَأَرْسَلَ إِلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ حَسَّانُ قَدْ آنَ لَكُمْ أَنْ تُرْسِلُوا إِلَى هَذَا الْأَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنَبِهِ ثُمَّ

۱۶۸۴۔ عبدالملک، شعیب، لیث، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، عمارہ بن غزیہ، محمد بن ابراہیم، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کفار کی ہجو کرو کیونکہ ان کے لئے اپنی ہجو تیروں کی بوچھاڑ سے زیادہ شاق ہے، پھر آپ نے ایک شخص کو ابن رواحہؓ کے پاس بھیجا اور فرمایا قریش کی ہجو کرو، انہوں نے ہجو کی مگر آپ کو پسند نہ آئی، پھر آپ نے کعب بن مالکؓ کے پاس بھیجا اور پھر حسان بن ثابتؓ کے پاس بھیجا، جب حسانؓ آپ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ وہ وقت آگیا ہے کہ آپ نے اس شیر کو بلا بھیجا ہے، جو اپنی دم سے مارتا ہے، پھر اپنی زبان باہر نکالی اور اسے ہلانے لگے، اور عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے، میں کافروں کو

أَدْلَعَ لِسَانَهُ فَجَعَلَ يُحَرِّكُهُ فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَفْرِيَنَّهُمْ بِلِسَانِي فَرْيَ الْأَدِيمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْجَلْ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِأَنْسَابِهَا وَإِنَّ لِي فِيهِمْ نَسَبًا حَتَّى يُلَخِّصَ لَكَ نَسَبِي فَأَتَاهُ حَسَّانُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ لَخَّصَ لِي نَسَبَكَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَسَّانَ إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفَى وَاشْتَفَى قَالَ حَسَّانُ

(۱) هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ
وَعِنْدَ اللَّهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ

(۲) هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا حَنِيفًا
رَسُولَ اللَّهِ شِيمَتُهُ الْوَفَاءُ

(۳) فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

(۴) ثَكِلْتُ بُنَيَّتِي إِنْ لَمْ تَرَوْهَا
تُثِيرُ النَّقْعَ مِنْ كَنَفَيْ كَدَاءِ

(۵) يُبَارِينَ الْأَعِنَّةَ مُصْعِدَاتٍ
عَلَى أَكْتَافِهَا الْأَسَلُ الظِّمَاءُ

(۶) تَظَلُّ جِيَادُنَا مُتَمَطِّرَاتٍ
تُلَطِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ

(۷) فَإِنْ أَعْرَضْتُمُو عَنَّا اعْتَمَرْنَا
وَكَانَ الْفَتْحُ وَانْكَشَفَ الْغِطَاءُ

اپنی زبان سے اس طرح پھاڑ ڈالوں گا جیسا کہ چمڑے کو پھاڑتے ہیں، حضور نے فرمایا اے حسان جلدی مت کرو کیونکہ ابو بکرؓ قریش کے نسب کو بخوبی جانتے ہیں، اور میرا نسب بھی قریش ہی سے ہے تاوقتیکہ وہ میرا نسب تجھے علیحدہ کر کے نہ بتادیں، پھر حسانؓ ابو بکرؓ کے پاس آئے، اس کے بعد لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ، ابو بکرؓ نے آپ کا نسب مجھ سے بیان کر دیا، قسم ہے اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں آپ کو قریش سے اس طرح نکال لوں گا جس طرح بال آٹے سے نکال لیا جاتا ہے، عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضور سے سنا، آپ حسانؓ سے فرما رہے تھے، روح مقدس تیری مدد کرتا رہے گا جب تک اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے جواب دیتا رہے گا اور آپ نے فرمایا حسان نے قریش کی ہجو کر کے مومنین کے قلوب کو تسکین عطا کر دی اور کافروں کی عزت کو تباہ کر دیا، چنانچہ حسانؓ نے فرمایا

تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برائی کی، میں نے اس کا جواب دیا، اور اللہ تعالیٰ ہی اس کا بدلہ دے گا

تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جو نیک ہیں، متقی و پرہیز گار ہیں اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، وفاداری ان کی خصلت ہے، ہجو کی ہے

میرے ماں باپ اور میری آبرو، سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت بچانے کے لئے قربان ہیں۔

میں اپنے آپ کو گریہ کروں (مر جاؤں) اگر تم گھوڑوں کو مقام کدار کے دونوں طرف غبار اڑاتے نہ دیکھو۔

وہ گھوڑے جو تمہاری طرف دوڑتے جاتے ہیں اور نگاہوں سے سر تابی کرتے جاتے ہیں اور ان کے شانوں پر پیاسے لچکدار نیزے رکھے ہیں۔

اور ہمارے گھوڑے دوڑتے ہوئے آئیں گے ان کے مونہوں کو عورتیں اپنی اوڑھنیوں سے صاف کرتی ہوں گی۔

اگر تم ہم سے روگردانی کرو گے تو ہم عمرہ کرلیں گے اور فتح ہو جائے گی اور پردہ ہٹ جائے گا۔

(۸) وَإِلَّا فَاصْبِرُوا لِضِرَابِ يَوْمٍ يُعِزُّ اللَّهُ فِيهِ مَنْ يَشَاءُ

ورنہ اس دن کے مقابلہ کا انتظار کرو جس میں خدا تعالیٰ جسے چاہے گا عزت عطا کرے گا۔

(۹) وَقَالَ اللَّهُ قَدْ أَرْسَلْتُ عَبْدًا يَقُولُ الْحَقَّ لَيْسَ بِهِ خَفَاءُ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے ایک بندہ کو رسول بنا کر بھیجا ہے جو سچی بات کہتا ہے جس میں کوئی پوشیدگی نہیں۔

(۱۰) وَقَالَ اللَّهُ قَدْ يَسَّرْتُ جُنْدًا هُمُ الْأَنْصَارُ عُرْضَتُهَا اللِّقَاءُ

خدا تعالیٰ نے یہ بھی فرمادیا ہے کہ میں نے ایک لشکر تیار کر دیا ہے جس کا مقصد صرف دشمن کا مقابلہ کرنا ہے۔

(۱۱) لَنَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مِنْ مَعَدٍّ سِبَابٌ أَوْ قِتَالٌ أَوْ هِجَاءُ

ہم تو روزانہ ایک تیاری میں ہیں کافروں سے گالی گلوچ ہے یا لڑائی ہے، یا کافروں کی ہجو ہے۔

(۱۲) فَمَنْ يَهْجُو رَسُولَ اللَّهِ مِنْكُمْ وَيَمْدَحُهُ وَيَنْصُرُهُ سَوَاءُ

تم میں سے کوئی اللہ کے رسول کی ہجو کرے یا مدح اور امداد کرے سب برابر ہے۔

(۱۳) وَجِبْرِيلٌ رَسُولُ اللَّهِ فِينَا وَرُوحُ الْقُدُسِ لَيْسَ لَهُ كِفَاءُ *

کیونکہ خدا کے پیامبر جبریل ہم میں موجود ہیں اور وہ روح القدس ہیں جن کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔

(۲۵۱) بَاب مِنْ فَضَائِلِ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

باب (۲۵۱) فضائل حضرت ابوہریرہ دوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

١٦٨٥ - حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ أَدْعُو أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَأَسْمَعَتْنِي فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكْرَهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَدْعُو أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ فَتَأْبَى عَلَيَّ فَدَعَوْتُهَا الْيَوْمَ فَأَسْمَعَتْنِي فِيكَ مَا أَكْرَهُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَهْدِيَ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اهْدِ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا

۱۶۸۵۔ عمرو ناقد، عمر بن یونس، عکرمہ بن عمار، ابو کثیر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی ماں کو اسلام کی دعوت دیتا تھا وہ مشرکہ تھی، ایک دن میں نے اس سے مسلمان ہونے کے لئے کہا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں وہ بات سنائی جو مجھے ناگوار گزری، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ کے پاس روتا ہوا آیا، اور عرض یا رسول اللہ میں اپنی ماں کو اسلام کی طرف بلاتا ہوں اور وہ نہیں مانتی تھی، آج اس نے آپ کے حق میں وہ بات مجھے سنائی جو مجھے ناگوار ہے، تو آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ ابوہریرہؓ کی ماں کو ہدایت دے، حضور نے فرمایا الٰہی ابوہریرہؓ کی ماں کو ہدایت عطا کر، میں آپ کی دعا سے خوش ہو کر نکلا، جب گھر آیا اور دروازہ پر پہنچا تو وہ بند تھا، میری ماں نے میرے پاؤں کی آواز سنی اور بولی، ذرا ٹھہر، میں نے پانی گرنے کی آواز سنی، غرض میری

جِئْتُ فَصِرْتُ إِلَى الْبَابِ فَإِذَا هُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ أُمِّي خَشْفَ قَدَمَيَّ فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ قَالَ فَاغْتَسَلَتْ وَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَأَنَا أَبْكِي مِنَ الْفَرَحِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْشِرْ قَدِ اسْتَجَابَ اللَّهُ دَعْوَتَكَ وَهَدَى أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ خَيْرًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُحَبِّبَنِي أَنَا وَأُمِّي إِلَى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ وَيُحَبِّبَهُمْ إِلَيْنَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هَذَا يَعْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ وَأُمَّهُ إِلَى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ وَحَبِّبْ إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِينَ فَمَا خُلِقَ مُؤْمِنٌ يَسْمَعُ بِي وَلَا يَرَانِي إِلَّا أَحَبَّنِي *

ماں نے غسل کیا اور اپنا کرتہ پہنا اور جلدی سے اوڑھنی اوڑھی، پھر دروازہ کھولا اور بولی اے ابو ہریرہؓ میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ وحدہ و لاشریک کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خوشی سے روتا ہوا آیا، بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ خوش ہو جائیے، اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمالی، اور ابو ہریرہؓ کی ماں کو ہدایت عطا کی، آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور کلمہ خیر فرمایا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ میری اور میری ماں کی محبت مسلمانوں کے دلوں میں ڈال دے اور ان کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دے، چنانچہ آپ نے یہ دعا فرمائی الٰہی اپنے اس بندے (ابو ہریرہ) اور اس کی ماں کو مسلمانوں کا محبوب بنا دے اور انہیں ایمانداروں کی محبت نصیب کر چنانچہ (اس دعا کی برکت سے) پھر کوئی مسلمان ایسا پیدا نہیں ہوا جو کہ میرا ذکر سنے اور مجھے دیکھ کر محبت نہ کرے، (الٰہی مترجم کو اس محبت سے حصہ عنایت کر، آمین)۔

١٦٨٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّكُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ كُنْتُ رَجُلًا مِسْكِينًا أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَبْسُطْ

۱۶۸۶۔ قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، اعرج، حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ تم سمجھتے ہو کہ ابو ہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت احادیث بیان کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ تو حساب لینے والا ہے، میں تو ایک مسکین شخص تھا، پیٹ بھرنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا اور مہاجرین کو بازاروں میں معاملہ کرنے سے فرصت نہ تھی اور انصار اپنے مالوں کی حفاظت اور خدمت میں مصروف رہتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا بچھادے، وہ مجھ سے جو سنے گا وہ بھولے گا نہیں، چنانچہ میں نے اپنا کپڑا بچھا دیا، یہاں تک کہ آپ حدیث بیان کر چکے، پھر میں نے اس کپڑے کو

ثَوْبَهُ فَلَنْ يَنْسَى شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي فَبَسَطْتُ ثَوْبِي حَتَّى قَضَى حَدِيثَهُ ثُمَّ ضَمَمْتُهُ إِلَيَّ فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ *

اپنے سینہ سے لگالیا چنانچہ (پھر) کوئی بات نہیں بھولا، جو آپ سے سنی تھی۔

١٦٨٧ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مَعْنٌ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ مَالِكًا انْتَهَى حَدِيثُهُ عِنْدَ انْقِضَاءِ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ الرِّوَايَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَبْسُطْ ثَوْبَهُ إِلَى آخِرِهِ *

۱۶۸۷۔ عبداللہ بن جعفر، معن، مالک، (دوسری سند) عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی مالک کی روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول پر ختم ہو گئی اور اپنی روایت میں یہ بیان نہیں کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کون اپنا کپڑا پھیلاتا ہے۔

١٦٨٨ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَلَا يُعْجِبُكَ أَبُو هُرَيْرَةَ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِ حُجْرَتِي يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْمِعُنِي ذَلِكَ وَكُنْتُ أُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِي وَلَوْ أَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَدْ أَكْثَرَ وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ وَيَقُولُونَ مَا بَالُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يَتَحَدَّثُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِ وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْ ذَلِكَ إِنَّ إِخْوَانِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَرَضِيهِمْ وَإِنَّ إِخْوَانِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَكُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي

۱۶۸۸۔ حرملہ بن یحییٰ تجیبی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا تم ابوہریرہؓ پر تعجب کرتے ہو، وہ آئے اور میرے حجرے کے ایک طرف بیٹھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کرنے لگے، میں سن رہی تھی لیکن میں تسبیح پڑھ رہی تھی، وہ میرے فارغ ہونے سے پہلے چل دیئے، اگر میں انہیں پاتی تو ان پر نکیر کرتی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح جلدی جلدی بات نہیں کرتے تھے، جیسا کہ تم کرتے ہو، ابن شہاب بواسطہ ابن مسیب، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا، لوگ تو کہتے ہیں کہ ابوہریرہؓ نے بہت احادیث بیان کیں اور اللہ تعالیٰ کو حساب لینے والا ہے، اور یہ بھی کہتے ہیں کہ مہاجرین و انصار ابوہریرہؓ کی طرح حدیثیں بیان نہیں کرتے اور میں تم سے اس کا سبب بیان کرتا ہوں، میرے انصاری بھائی تو اپنی زمینوں کی دیکھ بھال میں مصروف رہتے تھے اور جو مہاجرین تھے وہ بازار کے معاملات میں مشغول رہتے، اور میں اپنا پیٹ بھر کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہتا، میں حاضر رہتا وہ

فَأَشْهَدُ إِذَا غَابُوا وَأَحْفَظُ إِذَا نَسُوا وَلَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا أَيُّكُمْ يَبْسُطُ ثَوْبَهُ فَيَأْخُذُ مِنْ حَدِيثِي هَذَا ثُمَّ يَجْمَعُهُ إِلَى صَدْرِهِ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْسَ شَيْئًا سَمِعَهُ فَبَسَطْتُ بُرْدَةً عَلَيَّ حَتَّى فَرَغَ مِنْ حَدِيثِهِ ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي فَمَا نَسِيتُ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ شَيْئًا حَدَّثَنِي بِهِ وَلَوْلَا آيَتَانِ أَنْزَلَهُمَا اللَّهُ فِي كِتَابِهِ مَا حَدَّثْتُ شَيْئًا أَبَدًا (إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى) إِلَى آخِرِ الْآيَتَيْنِ *

غائب ہوتے، میں یاد رکھتا وہ بھول جاتے، ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون تم میں سے اپنا کپڑا بچھاتا ہے اور میری احادیث سنتا ہے اور پھر اسے اپنے سینہ سے لگالے، پھر جو بات سنے گا وہ نہیں بھولے گا، میں نے اپنی چادر بچھادی، حتیٰ کہ آپ بیان حدیث سے فارغ ہوئے، پھر میں نے اپنی اس چادر کو اپنے سینہ سے لگایا، اس دن سے میں کسی بات کو جو آپ نے بیان کی، نہیں بھولا، اور اگر یہ دو آیات جو قرآن مجید میں نازل ہوئی ہیں، نہ ہوتیں تو میں کبھی کوئی بیان نہ کرتا، ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والھدیٰ الیٰ آخر الآیتین۔

١٦٨٩ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّكُمْ تَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ *

١٦٨٩۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، ابوالیمان، شعیب، زہری، سعید بن مسیب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا تم کہتے ہو کہ ابوہریرہؓ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت احادیث بیان کرتے ہیں، اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

(٢٥٢) بَاب مِنْ فَضَائِلِ أَهْلِ بَدْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَقِصَّةِ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ *

باب (۲۵۲) فضائل اصحاب بدر و حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

١٦٩٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ وَهُوَ كَاتِبُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم وَهُوَ يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ ائْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا

١٦٩٠۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، عمرو، حسن بن محمد، عبیداللہ بن ابی رافع کاتب حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرمارہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور حضرت زبیرؓ اور حضرت مقدادؓ کو بھیجا اور فرمایا کہ بستان خاخ کو جاؤ وہاں تم کو ایک شتر سوار عورت ملے گی، اس کے پاس ایک خط ہوگا وہ خط اس سے لے لینا، حسب الحکم ہم گھوڑے دوڑاتے ہوئے چل دیئے، وہ عورت ملی، میں نے کہا خط نکال دے، وہ بولی میرے

فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا فَإِذَا نَحْنُ بِالْمَرْأَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِي كِتَابٌ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هَذَا قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ قَالَ سُفْيَانُ كَانَ حَلِيفًا لَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا أَكَانَ مِمَّنْ كَانَ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَلَمْ أَفْعَلْهُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ) وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ وَزُهَيْرٍ ذِكْرُ الْآيَةِ وَجَعَلَهَا إِسْحَقُ فِي رِوَايَتِهِ مِنْ تِلَاوَةِ سُفْيَانَ *

پاس کوئی خط نہیں ہے، ہم نے کہا خط نکال کر دیتی ہے تو دے ورنہ کپڑے اتار، اس نے اپنے چونڈے سے خط نکال کر دے دیا، ہم وہ خط لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس خط میں حاطب بن ابی بلتعہ نے مشرکین مکہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض (خفیہ) امور کی اطلاع دی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب سے فرمایا، حاطب یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا یارسول اللہ میرے متعلق جلدی نہ فرمائیے، میں قریش کا حلیف تھا اور حضور کے ساتھ مہاجرین ہیں، ان کی قریش کے ساتھ رشتہ داریاں ہیں، اور میری ان سے کوئی قرابت نہیں جن کی بنا پر قریش میرے متعلقین کی نگہداشت کرتے، لہٰذا میں نے چاہا کہ ان پر کوئی ایسا احسان کروں جس کی وجہ سے وہ میرے متعلقین کی حفاظت کریں، یہ فعل (معاذاللہ) میں نے کفر اور ارتداد کی بنا پر نہیں کیا، اور نہ اسلام لانے کے بعد کفر کو پسند کرتا ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے سچ کہا ہے، حضرت عمرؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن ماردوں، آپ نے فرمایا یہ بدر میں حاضر تھے، اور تمہیں کیا معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے حالات سے مطلع ہوتے ہوئے فرمایا ہے جو چاہو سو کرو(۱)، بے شک میں نے تمہیں بخش دیا ہے، اس پر اللہ رب العزت نے یہ آیت یاایھا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء الخ اتاری، ابوبکرؓ اور زہیر کی روایت میں آیت کا تذکرہ نہیں ہے اور اسحاق نے اپنی روایت میں سفیان سے آیت کی تلاوت نقل کی ہے۔

١٦٩١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۱۶۹۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل۔

(۱) "اعملوا ما شئتم" کرو تم جو چاہو۔ اس میں اہل بدر کے لئے اس بات کی خوشخبری ہے کہ آئندہ مستقبل میں انھیں اعمال صالحہ کی توفیق دی جائے گی اور یہ لوگ اعمال صالحہ ہی کریں گے اگر کبھی کوئی خطا سرزد بھی ہوگئی تو اس پر توبہ کرلیں گے۔ یہ مراد نہیں ہے کہ ان کے لئے گناہوں کا کرنا بھی جائز قرار دے دیا گیا۔

مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ ح و حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ كُلُّهُمْ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَكُلُّنَا فَارِسٌ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا كِتَابٌ مِنْ حَاطِبٍ إِلَى الْمُشْرِكِينَ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ *

(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبداللہ بن ادریس۔
(تیسری سند) رفاعہ بن ہثیم واسطی، خالد بن عبداللہ حصین، سعد بن عبیدہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور ابو مرثد غنوی اور زبیرؓ کو بھیجااور ہم سب شہسوار تھے کہ بستان خاخ پر جائیں اس لئے کہ وہاں مشرکین کی ایک عورت ہے اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا مشرکین کے نام خط ہے، بقیہ روایت عبداللہ بن ابی رافع عن علی کی طرح مروی ہے۔

١٦٩٢- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُو حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ *

۱۶۹۲۔ قتیبہ بن سعید، لیث۔
(دوسری سند) محمد بن رافع، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حاطبؓ کا ایک غلام ان کی شکایت کرتا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیااور عرض کیایارسول اللہ حاطبؓ ضرور دوزخ میں جائے گا، آپ نے فرمایا تو جھوٹا ہے، حاطب دوزخ میں نہ جائے گا، وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک تھا۔

(٢٥٣) بَاب مِنْ فَضَائِلِ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ *

باب (۲۵۳) اصحاب شجرہ یعنی بیعت رضوان والوں کے مناقب وفضائل۔

١٦٩٣- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ مُبَشِّرٍ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ حَفْصَةَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَحَدٌ الَّذِينَ بَايَعُوا تَحْتَهَا قَالَتْ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَانْتَهَرَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ (وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا) فَقَالَ

۱۶۹۳۔ ہارون بن عبداللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہؓ، ام مبشر رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ ام المومنین حضرت حفصہؓ کے پاس فرمارہے تھے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اصحاب شجرہ میں سے جنھوں نے اس درخت کے نیچے بیعت کی ہے کوئی جہنم میں نہ جائے گا، حضرت بولیں، یارسول اللہ کیوں نہیں جائیں گے، آپ نے انہیں جھڑکا، حضرت حفصہ بولیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم میں سے کوئی ایسا نہیں جو جہنم

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا) *

پر نہ جائے، آپ نے فرمایا اس کے بعد یہ بھی تو ہے کہ ثم ننجی الذین اتقوا الخ، پھر ہم پرہیز گاروں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو ان کے گھٹنوں کے بل اسی میں چھوڑیں گے۔

(فائدہ) اصحاب بیعت رضوان کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لقد رضی اللّٰہ عن المؤمنین اذ یبایعونك تحت الشجرۃ اور صحیح قول کے مطابق ان کی تعداد چودہ سو ہے، اور ورود جہنم ہر ایک کے لئے ہوگا کیونکہ پل صراط جہنم پر قائم ہے اور ورود سے دخول جہنم ضروری نہیں ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا۔

(٢٥٤) بَاب مِنْ فَضَائِلِ أَبِي مُوسَى وَأَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيَّيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

باب (۲۵۴) حضرت ابو موسیٰ اشعری اور ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب۔

١٦٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَلَا تُنْجِزُ لِي يَا مُحَمَّدُ مَا وَعَدْتَنِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرْ فَقَالَ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ أَبْشِرْ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي مُوسَى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ إِنَّ هَذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرَى فَاقْبَلَا أَنْتُمَا فَقَالَا قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ اشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا وَأَبْشِرَا فَأَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا مَا أَمَرَهُمَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَتْهُمَا أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ أَفْضِلَا لِأُمِّكُمَا مِمَّا فِي إِنَائِكُمَا فَأَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً *

۱۶۹۴۔ ابو عامر اشعری، ابو کریب، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آپ مقام جعرانہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان اترے تھے اور حضرت بلالؓ بھی آپ کے ساتھ تھے، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بدوی آیا، اور بولا یا رسول اللہ آپ اپنا وعدہ پورا نہیں کرتے، آپ نے فرمایا خوش ہو جا، وہ بولا آپ خوش ہو جا بہت فرماتے ہیں، پھر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصہ کی حالت میں ابو موسیٰؓ اور بلالؓ کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا اس نے تو بشارت اور خوشی کو لوٹا دیا تم قبول کرو، ہم دونوں نے کہا ہم نے قبول کیا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا اور دونوں ہاتھ اور چہرہ انور اس میں دھویا، اور اس میں تھوکا، پھر آپ نے فرمایا اس پانی کو پی لو، اور اپنے منہ اور سینے پر ڈالو، اور خوش ہو جاؤ، ان دونوں نے پیالہ لے کر جیسا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا تھا ویسے ہی کیا، ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پردے کے پیچھے سے آواز دی کہ اپنی ماں کے لئے کچھ بچا ہوا پانی لاؤ، انہوں نے ان کو بھی کچھ بچا ہوا پانی دے دیا۔

١٦٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ أَبُو عَامِرٍ

۱۶۹۵۔ عبداللہ بن براد اشعری، ابو کریب، ابو اسامہ، برید، ابو

الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِأَبِي عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى جَيْشٍ إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَيْدٌ وَهَزَمَ اللَّهُ أَصْحَابَهُ فَقَالَ أَبُو مُوسَى وَبَعَثَنِي مَعَ أَبِي عَامِرٍ قَالَ فَرُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي جُشَمٍ بِسَهْمٍ فَأَثْبَتَهُ فِي رُكْبَتِهِ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَنْ رَمَاكَ فَأَشَارَ أَبُو عَامِرٍ إِلَى أَبِي مُوسَى فَقَالَ إِنَّ ذَاكَ قَاتِلِي تَرَاهُ ذَلِكَ الَّذِي رَمَانِي قَالَ أَبُو مُوسَى فَقَصَدْتُ لَهُ فَاعْتَمَدْتُهُ فَلَحِقْتُهُ فَلَمَّا رَآنِي وَلَّى عَنِّي ذَاهِبًا فَاتَّبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ أَلَا تَسْتَحْيِي أَلَسْتَ عَرَبِيًّا أَلَا تَثْبُتُ فَكَفَّ فَالْتَقَيْتُ أَنَا وَهُوَ فَاخْتَلَفْنَا أَنَا وَهُوَ ضَرْبَتَيْنِ فَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى أَبِي عَامِرٍ فَقُلْتُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ قَتَلَ صَاحِبَكَ قَالَ فَانْزِعْ هَذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي انْطَلِقْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ يَقُولُ لَكَ أَبُو عَامِرٍ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ وَاسْتَعْمَلَنِي أَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ وَمَكَثَ يَسِيرًا ثُمَّ إِنَّهُ مَاتَ فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي بَيْتٍ عَلَى سَرِيرٍ مُرْمَلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ وَقَدْ أَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيرِ بِظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَنْبَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ أَبِي عَامِرٍ وَقُلْتُ لَهُ قَالَ قُلْ لَهُ يَسْتَغْفِرْ لِي فَدَعَا رَسُولُ

بردہ، حضرت موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ حنین سے فارغ ہوئے تو ابو عامرؓ کو لشکر دے کر اوطاس کی جانب روانہ کیا، ان کا مقابلہ درید بن صمہ نے کیا، مگر درید بن صمہ مارا گیا، اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لوگوں کو شکست دی، ابو موسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھی ابو عامرؓ کے ساتھ بھیجا تھا، ابو عامرؓ کے گھٹنے میں تیر لگا، وہ تیر بنی جشم کے ایک آدمی نے مارا تھا، وہ ان کے گھٹنے میں جم گیا تھا، میں ان کے پاس گیا اور پوچھا اے چچا، یہ تیر تمہارے کس نے مارا ہے؟ ابو عامرؓ نے اشارہ سے ابو موسیٰ کو بتایا کہ اس شخص نے مارا اور یہی میرا قاتل ہے، میں اس شخص کو مارنے کے ارادہ سے چل دیا اور راستہ میں اس پر جا پہنچا، وہ مجھے دیکھ کر پشت پھیر کر بھاگا، میں نے اس کا تعاقب کیا اور کہا، کیا تجھے شرم نہیں آتی، کیا تو عرب نہیں ہے، ٹھہر تو سہی، وہ رک گیا، میرا اور اس کا مقابلہ ہوگا، اس نے وار کیا اور میں نے بھی اس پر وار کیا، آخر میں نے اسے تلوار سے مار ڈالا، پھر لوٹ کر ابو عامرؓ کے پاس آیا، اور ان سے کہا اللہ تعالیٰ نے تمہارے قاتل کو مار ڈالا ہے، ابو عامرؓ نے کہا اب یہ تیر نکال لے، میں نے اس تیر کو نکالا تو تیر کی جگہ سے پانی نکلا، ابو عامرؓ بولے اے بھتیجے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاکر میرا اسلام کہنا، اور عرض کرنا، ابو عامرؓ کہتے ہیں حضور میرے لئے دعائے مغفرت کریں، اور ابو عامر نے مجھے لوگوں کا سردار کیا اور کچھ دیر زندہ رہ کر انتقال فرماگئے۔ جب میں لوٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ کی خدمت میں گیا، آپ ایک کوٹھڑی میں بانوں کے پلنگ پر لیٹے ہوئے تھے جس پر بستر نہیں تھا، اور بانوں کا نشان آپ کی پیٹھ اور پسلیوں پر پڑ گیا تھا، میں نے یہ واقعہ بیان کیا اور ابو عامر کا حال بھی بیان کیا، اور عرض کیا کہ ابو عامر درخواست کر گئے تھے کہ آپ ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں، چنانچہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ أَوْ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَأَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلًا كَرِيمًا قَالَ أَبُو بُرْدَةَ إِحْدَاهُمَا لِأَبِي عَامِرٍ وَالْأُخْرَى لِأَبِي مُوسَى *

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا، وضو کیا اور دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا الٰہی عبید ابو عامرؓ کی مغفرت فرما، حتیٰ کہ میں نے آپ کی دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھی، پھر فرمایا الٰہی ابو عامرؓ کو قیامت کے دن اپنی مخلوقات میں سے یا لوگوں میں سے بہتوں کا سردار بنانا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے بھی دعا فرمایئے، آپ نے فرمایا الٰہی عبداللہ بن قیس (ابو موسیٰ) کے گناہ بخش دے، اور قیامت کے دن اسے عزت کے مقام میں داخل فرما، ابو بردہ کہتے ہیں کہ ایک دعا ابو عامرؓ کے لئے ہے اور ایک دعا ابو موسیٰؓ کے لئے۔

(۲۵۵) بَاب مِنْ فَضَائِلِ الْأَشْعَرِيِّينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ *

باب (۲۵۵) اشعری لوگوں کے مناقب۔

۱۶۹۶- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ أَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْأَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْآنِ حِينَ يَدْخُلُونَ بِاللَّيْلِ وَأَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ وَإِنْ كُنْتُ لَمْ أَرَ مَنَازِلَهُمْ حِينَ نَزَلُوا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيمٌ إِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ أَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ إِنَّ أَصْحَابِي يَأْمُرُونَكُمْ أَنْ تَنْظُرُوهُمْ *

۱۶۹۶۔ ابو کریب، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اشعریوں کے قرآن پڑھنے کی آواز پہچان لیتا ہوں جبکہ وہ رات کو آتے ہیں، اور رات کو ان کی آواز سے ان کا ٹھکانا بھی پہچان لیتا ہوں، اگرچہ دن میں ان کا ٹھکانا نہ دیکھا ہو جبکہ وہ دن میں اترے ہوں، اور ان ہی لوگوں میں سے ایک شخص حکیم ہے، جب وہ سواروں سے ملتا ہے یا فرمایا کہ دشمن سے ملتا ہے تو کہتا ہے کہ میرے ساتھی تمہیں حکم کرتے ہیں، کہ تم ان کا انتظار کرو۔

۱۶۹۷- حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَشْعَرِيِّينَ إِذَا أَرْمَلُوا فِي الْغَزْوِ أَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ جَمَعُوا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ

۱۶۹۷۔ ابو عامر اشعری، ابو کریب، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اشعری بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اشعری لوگ جب جہاد میں نادار ہوتے ہیں اور مدینہ میں ان کے بال بچوں کا کھانا بھی کم ہو جاتا ہے تو جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے اسے ایک کپڑے میں ایک جگہ جمع اور اکٹھا کر لیتے ہیں، پھر ایک برتن سے آپس میں برابر برابر تقسیم کر لیتے ہیں، وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ *

(فائدہ) یعنی میں ان سے راضی ہوں اور ان کے اس اتفاق کو پسند کرتا ہوں، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

(٢٥٦) بَاب مِنْ فَضَائِلِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

١٦٩٨- حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقِرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ لَا يَنْظُرُونَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ وَلَا يُقَاعِدُونَهُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ ثَلَاثٌ أَعْطِنِيهِنَّ قَالَ نَعَمْ قَالَ عِنْدِي أَحْسَنُ الْعَرَبِ وَأَجْمَلُهُ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ أُزَوِّجُكَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمُعَاوِيَةُ تَجْعَلُهُ كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَتُؤَمِّرُنِي حَتَّى أُقَاتِلَ الْكُفَّارَ كَمَا كُنْتُ أُقَاتِلُ الْمُسْلِمِينَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ وَلَوْلَا أَنَّهُ طَلَبَ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْطَاهُ ذَلِكَ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُسْأَلُ شَيْئًا إِلَّا قَالَ نَعَمْ *

باب (۲۵۶) حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب۔

۱۶۹۸۔ عباس بن عبدالعظیم عنبری، احمد بن جعفر، نضر بن محمد، عکرمہ، ابوزمیل، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مسلمان ابوسفیان کی طرف نہیں دیکھتے تھے، اور نہ ان کے ساتھ نشست و برخاست کرتے تھے، اس لئے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ میری تین باتیں قبول فرمائیے، آپ نے فرمایا، اچھا، ابوسفیانؓ نے کہا میری بیٹی ام حبیبہؓ تمام عرب عورتوں سے زیادہ حسین و جمیل ہے میں اس کا نکاح حضور سے کرتا ہوں، آپ نے فرمایا اچھا، ابوسفیان نے کہا معاویہؓ کو اپنا کاتب وحی بنالیجئے، آپ نے فرمایا اچھا، ابوسفیان نے کہا، مجھے سپہ سالار بنادیجئے، جس طرح مسلمانوں سے لڑتا تھا اسی طرح اب کافروں سے لڑوں، آپ نے فرمایا، اچھا، ابوزمیل کہتے ہیں کہ اگر ابوسفیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خود ان باتوں کی استدعا نہ کرتے تو آپ منظور نہ فرماتے، مگر آپ کی تو عادت ہی یہ تھی کہ ہر ایک درخواست پر اچھا فرمادیتے۔

(فائدہ) ابوسفیان فتح مکہ کے دن ۸ھ میں مشرف باسلام ہوئے اور ام حبیبہؓ سے آپ نے ۶ھ یا ۷ھ میں مدینہ یا حبشہ میں نکاح کرلیا تھا تو اس وقت ابوسفیان کی غرض تجدید نکاح ہوگی، وہ سمجھتے ہوں گے کہ باپ کی رضامندی کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا یا ممکن ہے یہ راوی کا وہم ہو۔

(٢٥٧) بَاب مِنْ فَضَائِلِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ وَأَهْلِ سَفِينَتِهِمْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ *

١٦٩٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو

باب (۲۵۷) حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی کشتی والوں کی فضیلت۔

۱۶۹۹۔ عبداللہ بن براد اشعری، محمد بن العلاء، ابواسامہ، برید، ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ، اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

أُسَامَةَ حَدَّثَنِي بُرَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ أَنَا وَأَخَوَانِ لِي أَنَا أَصْغَرُهُمَا أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ وَالْآخَرُ أَبُو رُهْمٍ إِمَّا قَالَ بِضْعًا وَإِمَّا قَالَ ثَلَاثَةً وَخَمْسِينَ أَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي قَالَ فَرَكِبْنَا سَفِينَةً فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأَصْحَابَهُ عِنْدَهُ فَقَالَ جَعْفَرٌ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنَا هَاهُنَا وَأَمَرَنَا بِالْإِقَامَةِ فَأَقِيمُوا مَعَنَا فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا قَالَ فَوَافَقْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَأَسْهَمَ لَنَا أَوْ قَالَ أَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ إِلَّا لِأَصْحَابِ سَفِينَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَأَصْحَابِهِ قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ قَالَ فَكَانَ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا يَعْنِي لِأَهْلِ السَّفِينَةِ نَحْنُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ قَالَ فَدَخَلَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ وَهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا عَلَى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَةً وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فِيمَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى حَفْصَةَ وَأَسْمَاءُ عِنْدَهَا فَقَالَ عُمَرُ حِينَ رَأَى أَسْمَاءَ مَنْ هَذِهِ قَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَ عُمَرُ الْحَبَشِيَّةُ هَذِهِ الْبَحْرِيَّةُ هَذِهِ فَقَالَتْ أَسْمَاءُ نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ أَحَقُّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ كَلِمَةً كَذَبْتَ يَا عُمَرُ كَلَّا

کرتے ہیں کہ ہم یمن میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خروج کی ہمیں اطلاع ملی اور میرے دونوں بھائی ابو بردہؓ اور ابو رہمؓ اپنی قوم کے ۵۳ یا ۵۲ آدمیوں کے ساتھ ترک وطن کر کے نکل کھڑے ہوئے اور میں دونوں بھائیوں میں سے چھوٹا تھا، جا کر کشتی میں سوار ہوئے، مگر کشتی نے ہمیں حبش میں یا نجاشی کے پاس جا پھینکا، وہاں جعفر بن ابو طالبؓ اور ان کے ساتھیوں سے ملاقات ہوئی، حضرت جعفرؓ نے کہا ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں بھیجا ہے اور یہیں ٹھہرنے کا حکم دیا ہے، تم بھی ہمارے ساتھ یہیں رہو، ہم ان کے ساتھ رہنے لگے، پھر سب جمع ہو کر واپس آئے اور حضور کی خدمت میں اس وقت پہنچے جب کہ خیبر فتح ہو گیا تھا، حضور نے خیبر والوں کے مال میں ہمارا بھی حصہ مقرر فرمایا، ہمیں بھی اس مال میں سے دیا، اور حضور نے صرف انہی لوگوں کا حصہ مقرر فرمایا تھا جو آپ کے ساتھ خیبر میں حاضر تھے، غیر حاضر لوگوں کا حصہ آپ نے نہیں دیا، مگر حضرت جعفرؓ اور ان کے ساتھی کشتی والے جس قدر تھے، سب کو آپ نے حصہ دیا، بعض لوگ ہم سے یعنی کشتی والوں سے کہنے لگے کہ ہم ہجرت میں تم سے سابق ہیں، اسماء بنت عمیسؓ جو مہاجرین کے ساتھ ہجرت کر کے نجاشی کے پاس گئی تھیں اور ہمارے ساتھ وہاں سے آئی تھیں، حضرت حفصہؓ کی ملاقات کے لئے گئیں، حضرت عمر ان کو دیکھ کر بولے یہ کون ہے؟ حضرت حفصہؓ نے کہا، اسماء بنت عمیسؓ، حضرت عمر بولے یہ حبشیہ اور بحریہ، حضرت اسماءؓ بولیں جی ہاں! حضرت عمرؓ بولے ہم ہجرت میں تم سے سابق ہیں، اس لئے ہم بہ نسبت تمہارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ حقدار ہیں، حضرت اسماءؓ کو یہ سن کر غصہ آگیا، وہ بولیں، عمرؓ تم نے غلط کہا، ہرگز ایسا نہیں ہے، خدا کی قسم! تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، تم میں سے جو بھوکا ہوتا آپ اسے کھانا کھلاتے اور جو ناواقف ہوتا

وَاللّٰهِ كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ وَيَعِظُ جَاهِلَكُمْ وَكُنَّا فِي دَارِ أَوْ فِي أَرْضِ الْبُعَدَاءِ الْبُغَضَاءِ فِي الْحَبَشَةِ وَذَلِكَ فِي اللّٰهِ وَفِي رَسُولِهِ وَايْمُ اللّٰهِ لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتَّى أَذْكُرَ مَا قُلْتَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذَى وَنُخَافُ وَسَأَذْكُرُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْأَلُهُ وَ وَاللّٰهِ لَا أَكْذِبُ وَلَا أَزِيغُ وَلَا أَزِيدُ عَلَى ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِأَحَقَّ بِي مِنْكُمْ وَلَهُ وَلِأَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَكُمْ أَنْتُمْ أَهْلَ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ قَالَتْ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ يَأْتُونِي أَرْسَالًا يَسْأَلُونِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهِ أَفْرَحُ وَلَا أَعْظَمُ فِي أَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ فَقَالَتْ أَسْمَاءُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَإِنَّهُ لَيَسْتَعِيدُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنِّي *

اسے نصیحت فرماتے تھے، اور ہم دور دراز دشمن کے ملک میں (نجاشی کے علاوہ سب کافر تھے) اور یہ صرف خدا اور اس کے رسول کے لئے تھا، اور بخدا میں نہ کھانا کھاؤں گی اور نہ پانی پیوں گی، تاوقتیکہ اس بات کا جو تم نے کہی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تذکرہ نہ کردوں، اور ہمیں ملک حبش میں ایذا ہوتی تھی اور ڈر بھی تھا، میں اس کا ذکر حضور سے کروں گی اور آپ سے پوچھوں گی، بخدا میں جھوٹ نہ بولوں گی اور نہ بے راہ چلوں گی، نہ زیادہ کہوں گی، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تو حضرت اسماءؓ نے عرض کیا، یا نبی اللہ، عمرؓ نے ایسا ایسا کہا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ تم سے زیادہ حقدار نہیں، بلکہ ان کی اور ان کے ساتھیوں کی ایک ہجرت ہے، اور تمہاری اور سب کشتی والوں کی دو ہجرتیں ہیں، اسماءؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے ابوموسیٰؓ اور کشتی والوں کو دیکھا کہ وہ گروہ گروہ میرے پاس آتے اور اس حدیث کو سنتے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے زیادہ دنیا میں کوئی چیز ان کے لئے اتنی خوشی کی نہ تھی اور نہ اس سے عظیم الشان تھی، ابوبردہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت اسماءؓ نے کہا کہ میں نے ابوموسیٰؓ کو دیکھا وہ (خوشی میں) اس حدیث کو مجھ سے دہراتے تھے۔

(٢٥٨) بَاب مِنْ فَضَائِلِ سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمْ *

باب (۲۵۸) حضرت سلیمان و صہیب اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مناقب!

١٧٠٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَتَى عَلَى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِي نَفَرٍ فَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا أَخَذَتْ سُيُوفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَأْخَذَهَا قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَتَقُولُونَ هَذَا

۱۷۰۰۔ محمد بن حاتم، بہز، حماد بن سلمہ، ثابت، معاویہ، عائذ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ ابوسفیانؓ، حضرت سلمانؓ اور صہیبؓ اور بلالؓ کے پاس چند لوگوں کی موجودگی میں آئے، انہوں نے کہا کہ اللہ کی تلواریں خدا کے دشمن کی گردن پر اپنے موقع پر نہیں پہنچیں، حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا تم قریش کے بوڑھے اور ان کے سردار کے متعلق ایسا کہتے ہو، پھر ابوبکرؓ آنحضرت صلی

لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَأَتَاهُمْ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ يَا إِخْوَتَاهْ أَغْضَبْتُكُمْ قَالُوا لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أَخِي *

اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو اس چیز کی اطلاع دی، آپ نے فرمایا ابو بکرؓ شاید تم نے ان کو ناراض کر دیا، اگر تم نے انہیں ناراض کیا تو اپنے رب کو ناراض کیا، یہ سن کر ابو بکرؓ ان کے پاس آئے اور کہنے لگے، بھائیو! میں نے تمہیں ناراض کیا، وہ بولے نہیں، اے ہمارے بھائی اللہ آپ کو بخشے۔

(فائدہ)۔امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ اس وقت کا ذکر ہے جب کہ ابوسفیان کافر تھے اور مسلمانوں میں صلح کر کے آئے تھے، اس روایت میں ان تینوں حضرات کی فضیلت کا بیان ہے اور ضعفاء اور دینداروں کے ساتھ خاطر داری کرنے اور ان کی دلجوئی کرنے کا حکم ہے۔

(٢٥٩) بَاب مِنْ فَضَائِلِ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ *

باب (۲۵۹) انصار کے فضائل۔

١٧٠١ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَاللَّفْظُ لِإِسْحَقَ قَالَا أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فِينَا نَزَلَتْ (إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا) بَنُو سَلِمَةَ وَبَنُو حَارِثَةَ وَمَا نُحِبُّ أَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا) *

۱۷۰۱۔ اسحاق بن ابراہیم، احمد بن عبدہ، سفیان، عمرو، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت اذ ہمت طائفتان منکم الخ، ہمارے یعنی بنو سلمہ اور بنو حارثہ کے متعلق نازل ہوئی تھی، اور ہماری خواہش یہ نہیں ہے کہ یہ آیت نازل نہ ہوتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے "واللہ ولیہما" (اور ان دونوں جماعتوں کا مالک و مددگار اللہ تعالیٰ ہے) فرمادیا ہے۔

(فائدہ) آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت بدر کے لئے تشریف لے جارہے تھے تو عبداللہ بن ابی منافق تہائی آدمیوں کو اپنے ساتھ لے کر راستہ سے واپس ہو گیا اور ان دونوں قبیلوں نے بھی اس کا ساتھ دینا چاہا تھا، مگر اللہ رب العزت نے ان کی حفاظت فرمائی اور انہیں ثابت قدم رکھا، اس آیت میں اسی چیز کا بیان ہے، (واللہ اعلم بالصواب)۔

١٧٠٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ ابْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ *

۱۷۰۲۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ، قتادہ، نضر بن انس، حضرت زید بن ارقمؓ بیان کرتے ہیں کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے اللہ انصار اور انصار کے بیٹوں اور انصار کے پوتوں کی مغفرت فرما۔

١٧٠٣ - وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۷۰۳۔ یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

١٧٠٤ - حَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ

۱۷۰۴۔ ابو معن الرقاشی، عمر بن یونس، عکرمہ بن عمار، اسحاق

بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفَرَ لِلْأَنْصَارِ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلِذَرَارِيِّ الْأَنْصَارِ وَلِمَوَالِي الْأَنْصَارِ لَا أَشُكُّ فِيهِ *

بن عبداللہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وبارک وسلم نے انصار کے اور انصار کی اولاد کے لئے اور انصار کے غلاموں کے لئے دعائے مغفرت فرمائی تھی۔

١٧٠٥ - حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى صِبْيَانًا وَنِسَاءً مُقْبِلِينَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُمْثِلًا فَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ يَعْنِي الْأَنْصَارَ *

۱۷۰۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن علیہ، اسماعیل، عبدالعزیز، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ بچوں اور کچھ عورتوں کو ایک شادی میں آتے ہوئے دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے کھڑے ہوگئے، اور ارشاد فرمایا اے انصار! خدا کی قسم تم میرے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو، خدا کی قسم! تم میرے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔

١٧٠٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَلَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ *

۱۷۰۶۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، غندر، شعبہ، ہشام بن زید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ اس کی باتیں سننے کے لئے علیحدہ ہوگئے، اور تین مرتبہ ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، تم لوگ میرے نزدیک محبوب ترین لوگوں میں سے ہو۔

١٧٠٧ - حَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۷۰۷۔ یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث۔
(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن ادریس، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

١٧٠٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ

۱۷۰۸۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، انصار میرے

يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْأَنْصَارَ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَاعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ *

معتمد اور مخصوص لوگ ہیں اور لوگ تو بڑھتے جائیں گے، مگر یہ کم ہوتے جائیں گے، لہٰذا ان کی نیکیوں کو قبول کرو اور ان کے قصور سے درگزر کرو۔

۱۷۰۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيرٍ *

۱۷۰۹۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالکؓ حضرت ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، انصار میں بہترین گھرانہ بنی نجار کا ہے، اور پھر بنی عبدالاشہل کا، پھر بنی حارث، بنی خزرج کا، اور پھر بنی ساعدہ کا، اور انصار کے تمام گھرانوں میں خیر ہے، حضرت سعدؓ بولے میرے خیال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر دوسرے لوگوں کو فضیلت عطا فرمائی ہے تو ان سے کہا گیا کہ تمہیں بھی تو بہت فضیلت دی گئی ہے۔

۱۷۱۰ - حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ *

۱۷۱۰۔ محمد بن مثنیٰ، ابوداؤد، شعبہ، قتادہ، حضرت انسؓ، حضرت ابو اسید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۷۱۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَ سَعْدٍ *

۱۷۱۱۔ قتیبہ، ابن رمح، لیث بن سعد۔
(دوسری سند) قتیبہ، عبدالعزیز۔
(تیسری سند) ابن مثنیٰ، ابن ابی عمر، عبدالوہاب ثقفی، یحییٰ بن سعید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے مگر روایت میں حضرت سعدؓ کا قول مذکور نہیں ہے۔

۱۷۱۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا

۱۷۱۲۔ محمد بن عباد، محمد بن مہران رازی، حاتم، عبدالرحمٰن بن حمید، ابراہیم بن محمد بن طلحہؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرما رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، کہ

أُسَيْدٍ خَطِيبًا عِنْدَ ابْنِ عُتْبَةَ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ وَدَارُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ وَدَارُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَدَارُ بَنِي سَاعِدَةَ وَاللَّهِ لَوْ كُنْتُ مُؤْثِرًا بِهَا أَحَدًا لَآثَرْتُ بِهَا عَشِيرَتِي *

انصاریوں میں سے بہترین گھر بنی نجار کا ہے، اور بنی عبدالاشہل، اور بنی حارث بن خزرج اور بنی ساعدہ کا ہے اور خدا کی قسم! اگر میں انصار پر کسی کو ترجیح دیتا تو اپنے خاندان کو دیتا (لیکن میں ان پر کسی کو ترجیح نہیں دیتا)۔

١٧١٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ شَهِدَ أَبُو سَلَمَةَ لَسَمِعَ أَبَا أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ يَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ أُتَّهَمُ أَنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ كَاذِبًا لَبَدَأْتُ بِقَوْمِي بَنِي سَاعِدَةَ وَبَلَغَ ذَلِكَ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَوَجَدَ فِي نَفْسِهِ وَقَالَ خُلِّفْنَا فَكُنَّا آخِرَ الْأَرْبَعِ أَسْرِجُوا لِي حِمَارِي آتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَهُ ابْنُ أَخِيهِ سَهْلٌ فَقَالَ أَتَذْهَبُ لِتَرُدَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمُ أَوَ لَيْسَ حَسْبُكَ أَنْ تَكُونَ رَابِعَ أَرْبَعٍ فَرَجَعَ وَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ وَأَمَرَ بِحِمَارِهِ فَحُلَّ عَنْهُ *

۱۷۱۳۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، مغیرہ بن عبدالرحمٰن، ابوالزناد، ابوسلمہ، حضرت ابواسید انصاریؓ شہادت دے کر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انصاریوں میں بہترین گھرانہ بنی نجار کا ہے، پھر بنی عبدالاشہل کا، اور پھر بنی حارث بن خزرج کا، اور پھر بنی ساعدہ کا، باقی انصار کے تمام گھرانوں میں خیر اور بھلائی ہے، ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہ ابواسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، کیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غلط بات کی نسبت کر سکتا ہوں، اگر میں جھوٹا ہوتا تو پہلے اپنی قوم بنی ساعدہ کا نام لیتا، چنانچہ یہ خبر حضرت سعد بن عبادہ کو پہنچی، انہیں افسوس ہوا، کہنے لگے ہم چاروں گھرانوں کے اخیر میں ہوئے، میرے گدھے پر زین کسو، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤں گا، سہلؓ کے بھتیجے نے ان سے کہا کہ تم حضور کی بات رد کرنے کے لئے جاتے ہو، حالانکہ آپ تو زیادہ جانتے ہیں، کیا تمہیں یہ فخر کافی نہیں ہے کہ چار میں سے چوتھے تم ہو، یہ سن کر حضرت سعدؓ لوٹے اور فرمایا، اللہ ورسولہ اعلم، اور گدھے کی زین کھولنے کا حکم دیا۔

١٧١٤- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ الْأَنْصَارِ أَوْ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ فِي ذِكْرِ الدُّورِ وَلَمْ يَذْكُرْ

۱۷۱۴۔ عمرو بن علی، ابوداؤد، حرب بن شداد، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، حضرت ابواسید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے کہ بہترین انصار یا انصار کا بہترین گھر اور حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، باقی اس میں حضرت سعد بن عبادہؓ کا واقعہ مذکور نہیں ہے۔

قِصَّةَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ *

١٧١٥ - وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَبو سَلَمَةَ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ عَظِيمٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أُحَدِّثُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ بَنُو النَّجَّارِ قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ فِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مُغْضَبًا فَقَالَ أَنَحْنُ آخِرُ الْأَرْبَعِ حِينَ سَمَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارَهُمْ فَأَرَادَ كَلَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رِجَالٌ مِنْ قَوْمِهِ اجْلِسْ أَلَا تَرْضَى أَنْ سَمَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارَكُمْ فِي الْأَرْبَعِ الدُّورِ الَّتِي سَمَّى فَمَنْ تَرَكَ فَلَمْ يُسَمِّ أَكْثَرُ مِمَّنْ سَمَّى فَانْتَهَى سَعْدُ ابْنُ عُبَادَةَ عَنْ كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۷۱۵۔ عمرو ناقد، عبد بن حمید، یعقوب بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، ابو سلمہ، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا تمہیں انصار کا بہترین گھرانہ بتلاؤں، لوگوں نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ، آپ نے فرمایا بنی عبدالاشہل، صحابہ نے عرض کیا پھر کون سا گھرانہ؟ آپ نے فرمایا بنی نجار، صحابہ نے عرض کیا پھر کون سا گھرانہ؟ آپ نے فرمایا بنی حارث بن خزرج، صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا بنی ساعدہ کا گھرانہ، صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا، انصار کے ہر ایک گھر میں بھلائی ہے، یہ سن کر حضرت سعد بن عبادہؓ غصہ میں کھڑے ہوئے اور بولے کیا ہم چاروں کے اخیر میں ہیں، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انہوں نے فرمان سنا تو آپ کی بات پر اعتراض کرنا چاہا، ان کی قوم کے لوگوں نے ان سے کہا بیٹھ جاؤ، کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارا گھرانہ ان بیان کردہ چاروں گھرانوں میں رکھا ہے، اور جن گھرانوں کو آپ نے بیان نہیں کیا، وہ تو بہت ہیں، چنانچہ حضرت سعد بن عبادہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے سے رک گئے۔

١٧١٦ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عَرْعَرَةَ وَاللَّفْظُ لِلْجَهْضَمِيِّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْتُ

۱۷۱۶۔ نصر بن علی جہضمی، محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، ابن عرعرہ، شعبہ، یونس بن عبید، ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں جریر بن عبداللہ بجلیؓ کے ساتھ سفر میں نکلا، وہ میری خدمت کرتے تھے تو میں نے کہا تم میری خدمت نہ کرو (تم بڑے ہو)،

مَعَ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ فِي سَفَرٍ فَكَانَ يَخْدُمُنِي فَقُلْتُ لَهُ لَا تَفْعَلْ فَقَالَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ تَصْنَعُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا آلَيْتُ أَنْ لَا أَصْحَبَ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا خَدَمْتُهُ زَادَ ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِمَا وَكَانَ جَرِيرٌ أَكْبَرَ مِنْ أَنَسٍ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ أَسَنَّ مِنْ أَنَسٍ *

انہوں نے کہا میں نے انصار کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ کام (خدمت) کرتے ہوئے دیکھا، تو میں نے قسم کھائی ہے کہ جب کسی انصاری کے ساتھ ہوں گا تو اس کی خدمت کروں گا، ابن مثنیٰ اور ابن بشار نے اپنی روایت میں یہ زیادتی بیان کی ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہؓ، حضرت انسؓ سے بڑے تھے۔

(۲۶۰) بَاب مِنْ فَضَائِلِ غِفَارَ وَأَسْلَمَ وَجُهَيْنَةَ وَأَشْجَعَ وَمُزَيْنَةَ وَتَمِيمٍ وَدَوْسٍ وَطَيِّئٍ *

باب (۲۶۰) قبیلہ غفار، اسلم، جہینہ، اشجع، مزینہ، تمیم، دوس اور طئے رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے مناقب۔

١٧١٧ - حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللَّهُ *

۱۷۱۷۔ ہداب بن خالد، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال، عبداللہ بن صامت، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا غفار کی اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمادی اور اسلم کو بچالیا۔

١٧١٨ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتِ قَوْمَكَ فَقُلْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللَّهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا *

۱۷۱۸۔ عبیداللہ بن عمر القواریری، محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، ابن مہدی، شعبہ، ابوعمران جونی، حضرت عبداللہ بن صامتؓ، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اپنی قوم کے پاس جاؤ اور ان سے کہو، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ (قبیلہ) اسلم کو خدا نے سالم رکھا، اور غفار (قبیلہ) کی اللہ نے مغفرت فرمائی۔

١٧١٩ - حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۷۱۹۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، ابوداؤد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

١٧٢٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ

۱۷۲۰۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، سوید بن سعید، ابن ابی عمر،

وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ كُلُّهُمْ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللَّهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا *

عبدالوہاب، ثقفی، ایوب، محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
(دوسری سند) عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد۔
(تیسری سند) محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ۔
محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
(چوتھی سند) محمد بن رافع، شبابہ، ورقاء، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
(پانچویں سند) یحییٰ بن حبیب، روح بن عبادہ۔
(چھٹی سند) محمد بن عبداللہ، عبد بن حمید، ابوعاصم، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
(ساتویں سند) سلمہ بن شبیب، حسن بن اعین، معقل، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا اسلم کو اللہ تعالیٰ نے بچالیا، اور غفار کی خدا تعالیٰ نے مغفرت فرمائی (سب راوی یہی بیان کرتے ہیں)

١٧٢١- وَحَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللَّهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا أَمَا إِنِّي لَمْ أَقُلْهَا وَلَكِنْ قَالَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ *

۱۷۲۱۔ حسین بن حریث، فضل بن موسیٰ، خثیم بن عراک بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اسلم کو خدا نے سالم رکھا اور غفار کی اللہ نے مغفرت فرمائی، یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسی طرح فرمایا۔

١٧٢٢- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءَ الْغِفَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةٍ اللَّهُمَّ الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَوُا اللَّهَ وَرَسُولَهُ غِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللَّهُ *

۱۷۲۲۔ ابوالطاہر، ابن وہب، لیث، عمران بن ابی انس، حنظلہ بن علی، خفاف بن ایماء انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک نماز میں فرمایا، اے اللہ لعنت فرما بنی لحیان پر، رعل پر، ذکوان پر، اور عصیہ پر، انہوں نے خدا اور رسولؐ کی نافرمانی کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے غفار کو بخش دیا اور اسلم کو بچالیا۔

١٧٢٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ

۱۷۲۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن

أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللَّهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ *

جعفر، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا غفار کی خدا نے مغفرت فرمائی اور اسلم کو بچالیا اور عصیہ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کی۔

١٧٢٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَأُسَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ *

۱۷۲۴۔ ابن مثنیٰ، عبدالوہاب، عبیداللہ، (دوسری سند) عمرو بن سواد، ابن وہب، اسامہ (تیسری سند) زہیر بن حرب، حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے باقی صالح اور اسامہ کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہ ارشاد منبر پر فرمایا ہے۔

١٧٢٥ - وَحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلَ حَدِيثِ هَؤُلَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ *

۱۷۲۵۔ حجاج بن الشاعر، ابوداؤد الطیالسی، حرب بن شداد، یحییٰ، ابوسلمہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

١٧٢٦ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَغِفَارُ وَأَشْجَعُ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ مَوَالِيَّ دُونَ النَّاسِ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَاهُمْ *

۱۷۲۶۔ زہیر بن حرب، یزید، ابومالک اشجعی، موسیٰ بن طلحہ، حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، انصار، مزینہ اور جہینہ اور غفار اور اشجع اور جو عبداللہ کی اولاد ہے یہ دوسرے لوگوں کے سوا میرے مددگار ہیں اور اللہ اور اس کا رسولؐ ان سب کا مددگار ہے۔

(فائدہ) یہ چھ شاخیں سچے مومن اور محب رسولؐ کی تھیں اور عبداللہ کی اولاد سے بنو عبدالعزیٰ مراد ہیں جو غطفان کی شاخ ہیں، آپؐ نے ان کا نام عبداللہ رکھا، اور عرب انہیں محولہ کہنے لگے کیونکہ ان کے باپ کا نام بدل گیا۔

۱۷۲۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ وَأَشْجَعُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ *

۱۷۲۷۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سفیان، سعد بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قریش اور انصار، مزینہ، اور جہینہ، اسلم اور غفار اور اشجع میرے دوست ہیں اور ان کا مددگار اور حمایتی اللہ اور اس کے رسولؐ کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔

۱۷۲۸- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي الْحَدِيثِ قَالَ سَعْدٌ فِي بَعْضِ هَذَا فِيمَا أَعْلَمُ *

۱۷۲۸۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، سعد بن ابراہیم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت مروی ہے۔

۱۷۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ جُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَالْحَلِيفَيْنِ أَسَدٍ وَغَطَفَانَ *

۱۷۲۹۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سعد بن ابراہیم، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ، بنی تمیم، اور بنی عامر اور دونوں حلیفوں اسد اور غطفان سے بہتر ہیں۔

۱۷۳۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَغِفَارُ وَأَسْلَمُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ قَالَ جُهَيْنَةُ

۱۷۳۰۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ (دوسری سند) عمرو ناقد، حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے غفار اور اسلم اور مزینہ اور جہینہ قیامت کے دن خدا کے نزدیک اسد اور طی اور غطفان سے بہتر ہوں گے۔

وَمَنْ كَانَ مِنْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَسَدٍ وَطَيِّئٍ وَغَطَفَانَ *

١٧٣١- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِيَانِ ابْنَ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَسْلَمُ وَغِفَارُ وَشَيْءٌ مِنْ مُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ أَوْ شَيْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ وَمُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَسَدٍ وَغَطَفَانَ وَهَوَازِنَ وَتَمِيمٍ *

۱۷۳۱۔ زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، اسماعیل بن علیہ، محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اسلم اور غفار اور کچھ مزینہ اور جہینہ یا جہینہ اور مزینہ والے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسد، اور غطفان اور ہوازن اور تمیم سے بہتر ہوں گے۔

١٧٣٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيجِ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَأَحْسِبُ جُهَيْنَةَ مُحَمَّدٌ الَّذِي شَكَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَأَحْسِبُ جُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَأَسَدٍ وَغَطَفَانَ أَخَابُوا وَخَسِرُوا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لَأَخْيَرُ مِنْهُمْ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ مُحَمَّدٌ الَّذِي شَكَّ *

۱۷۳۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ۔
(دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد جعفر، شعبہ، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ اقرع بن حابس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بیان کیا کہ آپؐ کی بیعت قبائل اسلم و غفار اور مزینہ (اور راوی کو جہینہ کے بیان میں شک ہے) کے ان لوگوں نے کی ہے جو حاجیوں کا مال چرانے والے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اگر اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ والے بنی تمیم اور بنی عامر، اسد اور غطفان سے بہتر ہوں تو کیا یہ نقصان اور گھاٹے میں رہیں گے، اقرع نے کہا بے شک، آپؐ نے فرمایا تو قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے بے شک وہ لوگ (اسلم و غفار وغیرہ) ان لوگوں سے بہتر ہیں۔

١٧٣٣- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي سَيِّدُ بَنِي تَمِيمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ الضَّبِّيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ وَجُهَيْنَةُ وَلَمْ يَقُلْ أَحْسِبُ *

۱۷۳۳۔ ہارون بن عبداللہ، عبدالصمد، شعبہ، محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب ضبی سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے اور اس میں جہینہ کا بغیر شک کے تذکرہ ہے۔

١٧٣٤- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ

۱۷۳۴۔ نصر بن علی جہضمی، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، ابوبشر،

حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ وَالْحَلِيفَيْنِ بَنِي أَسَدٍ وَغَطَفَانَ *

عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ، حضرت ابو بکرہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ، بنی تمیم اور بنی عامر اور دونوں حلیفوں یعنی بنی اسد اور غطفان سے بہتر ہیں۔

۱۷۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ح و حَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۷۳۵۔ محمد بن مثنیٰ، ہارون بن عبداللہ، عبدالصمد۔ (دوسری سند) عمرو ناقد، شبابہ بن سوار، شعبہ، ابو بشر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۷۳۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَطَفَانَ وَعَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ فَإِنَّهُمْ خَيْرٌ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ *

۱۷۳۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، وکیع، سفیان، عبدالملک بن عمیر، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ، حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر جہینہ اور اسلم اور غفار، بنی تمیم اور غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے بہتر ہوں (تو کیا یہ گھاٹے میں ہوں گے) حضورؐ نے یہ الفاظ بلند آواز سے فرمائے، عرض کیا یہ نقصان اور گھاٹے میں رہیں گے، آپؐ نے فرمایا، واقعتہً یہ (اسلم وغیرہ) بہتر ہیں اور ایک روایت میں جہینہ اور غفار کے ساتھ مزینہ کا بھی ذکر ہے۔

۱۷۳۷- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِي إِنَّ أَوَّلَ صَدَقَةٍ بَيَّضَتْ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُجُوهَ أَصْحَابِهِ صَدَقَةُ طَيِّئٍ جِئْتَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۷۳۷۔ زہیر بن حرب، احمد بن اسحاق، ابو عوانہ، عامر، حضرت عدی بن حاتم، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا سب سے پہلا صدقہ کا مال جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور اور صحابہ کرام کے چہروں کو روشن کر دیا تھا وہ بنی طئی کے صدقہ کا مال تھا جسے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدمت میں لے کر آیا تھا۔

۱۷۳۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ

۱۷۳۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مغیرہ بن عبدالرحمٰن، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ طفیل

الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَدِمَ الطُّفَيْلُ وَأَصْحَابُهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ دَوْسًا قَدْ كَفَرَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهَا فَقِيلَ هَلَكَتْ دَوْسٌ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ *

اور عقیل کے ساتھیوں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ قبیلہ دوس نے کفر کیا اور اسلام کا انکار کیا، آپؐ ان کے لئے بددعا کیجئے، کسی نے کہا، دوس ہلاک ہو گئے، آپؐ نے فرمایا الٰہی انہیں ہدایت دے اور میرے پاس بھیج دے۔

۱۷۳۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مِنْ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا قَالَ وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَعِيلَ *

۱۷۳۹۔ قتیبہ بن سعید، جریر، مغیرہ، حارث، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تین باتیں بنی تمیم کے بارے میں سنی ہیں اس وقت سے مجھے ان سے محبت ہو گئی ہے، حضورؐ نے فرمایا، یہ لوگ دجال پر میری تمام امت سے سخت ہوں گے، (ایک مرتبہ) بنی تمیم کی زکوٰۃ کا مال آیا تو حضورؐ نے فرمایا یہ ہماری قوم کے صدقہ کا مال ہے، حضرت عائشہؓ کی بنی تمیم میں ایک باندی تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو آزاد کر دو، یہ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔

۱۷۴۰- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا فِيهِمْ فَذَكَرَ مِثْلَهُ *

۱۷۴۰۔ زہیر بن حرب، جریر، عمارہ، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بنی تمیم کے بارے میں تین باتیں سنیں ہیں میں برابر ان سے محبت کرنے لگا۔ الخ۔

۱۷۴۱- وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ الْمَازِنِيُّ إِمَامُ مَسْجِدِ دَاوُدَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثَلَاثُ خِصَالٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَنِي تَمِيمٍ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُمْ بَعْدُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِهَذَا الْمَعْنَى غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ هُمْ أَشَدُّ النَّاسِ قِتَالًا فِي الْمَلَاحِمِ وَلَمْ يَذْكُرِ الدَّجَّالَ *

۱۷۴۱۔ حامد بن عمر البکراوی، مسلمہ بن علقمہ، داؤد، شعبی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ تین باتیں جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بنی تمیم کے بارے میں سنی ہیں، میں برابر ان سے محبت کرتا ہوں اور حسب سابق روایت مروی ہے، لیکن دجال کا ذکر نہیں، باقی یہ ہے کہ بنی تمیم معرکوں میں سب سے زیادہ دلیری سے لڑنے والے ہیں۔

(۲۶۱) بَاب خِيَارِ النَّاسِ *

باب (۲۶۱) بہترین حضرات۔

۱۷۴۲- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ

۱۷۴۲۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید

وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ فَخِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هَذَا الْأَمْرِ أَكْرَهُهُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ فِيهِ وَتَجِدُونَ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ *

بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں کا حال بھی کانوں کی طرح پاؤ گے جو لوگ زمانہ جاہلیت میں برگزیدہ تھے وہ اسلام کے زمانہ میں بھی برگزیدہ ہوں گے، جبکہ دین میں سمجھ رکھتے ہوں اور اسلام میں بہتر تم اسی کو پاؤ گے جو اسلام لانے سے پہلے اس سے زیادہ نفرت رکھتا ہو(۱)، اور شریر ترین آدمی اسے پاؤ گے جو دورخا ہوگا جو ان کے پاس ایک رخ لے کر آتا ہے اور ان کے پاس دوسرا رخ۔

١٧٤٣ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ وَالْأَعْرَجِ تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هَذَا الشَّأْنِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً حَتَّى يَقَعَ فِيهِ *

۱۷۴۳۔ زہیر بن حرب، جریر، عمارہ، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(دوسری سند) قتیبہ بن سعید، مغیرہ بن عبدالرحمٰن، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور معمولی سے الفاظ کے تغیر و تبدل کے ساتھ زہری کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

(٢٦٢) بَاب مِنْ فَضَائِلِ نِسَاءِ قُرَيْشٍ *

باب (۲۶۲) قریش کی عورتوں کے فضائل۔

١٧٤٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَعَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ قَالَ أَحَدُهُمَا صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ وَقَالَ الْآخَرُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى يَتِيمٍ فِي

۱۷۴۴۔ ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بہترین عورتوں میں سے جو اونٹوں پر سوار ہوتی ہیں، قریش کی نیک بخت عورتیں ہیں، جو اپنے چھوٹے بچوں پر سب سے زیادہ مہربان ہیں اور اپنے شوہروں کے مال کی زیادہ نگہبان ہیں۔

---

(۱) مراد یہ ہے کہ جو شخص جاہلیت کے زمانے میں اسلام کو زیادہ ناپسند کرتا تھا اسلام لانے کے بعد اسلام کے معاملے میں بھی وہ سب سے بڑھا ہوا ہوتا ہے جیسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ۔ یہ حضرات زمانہ جاہلیت میں دوسروں سے زیادہ اسلام کو ناپسند سمجھنے والے تھے جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کی توفیق بخشی تو ان کا اسلام بھی دوسروں سے بہتر تھا بلکہ دین اسلام میں دوسروں کے قائد بنے۔

صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ *

١٧٤٥ - حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَرْعَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَلَمْ يَقُلْ يَتِيمٍ *

۱۷۴۵۔ عمرو ناقد، سفیان، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ابن طاؤس، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے اور اس میں "یتیم" کا لفظ موجود نہیں ہے۔

١٧٤٦ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ أَحْنَاهُ عَلَى طِفْلٍ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ قَالَ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى إِثْرِ ذَلِكَ وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيرًا قَطُّ *

۱۷۴۶۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرمار ہے تھے، قریش کی عورتیں اونٹوں پر سوار ہونے والی عورتوں میں سب سے اچھی ہیں وہ بچوں پر سب سے زیادہ مہربان اور شوہروں کے مال کی نگہبان ہیں، حضرت ابوہریرہؓ اس حدیث کے بعد فرماتے ہیں کہ حضرت مریم علیہا السلام اونٹ پر کبھی سوار نہیں ہوئی۔

(فائدہ) حضرت ابوہریرہؓ نے اس توہم کا ازالہ کر دیا کہ کوئی نساء عرب کو حضرت مریم علیہا السلام پر فضیلت نہ دے، نیز معلوم ہوا کہ عورتوں میں دو خصلتیں بہت پسندیدہ ہیں ایک اولاد پر مہربان ہونا اور دوسرے خاوند کے مال کی حفاظت کرنا، میں کہتا ہوں حقیقت میں یہ دونوں خصلتیں دلیل اور اصل اصول ہیں عورت کے پاک دامن اور عفت مآب ہونے کی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

١٧٤٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ وَلِي عِيَالٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ *

۱۷۴۷۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ام ہانی بنت ابی طالب کو پیغام نکاح بھجوایا، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں بوڑھی ہو چکی ہوں، اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ بہترین عورتیں جو سوار ہوں، اور بقیہ روایت یونس کی روایت کی طرح ہے باقی اس میں "ارعاہ" کے بجائے "احناہ" کا لفظ ہے، ترجمہ ایک ہی ہے۔

١٧٤٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا

۱۷۴۸۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر ابن طاؤس بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَآءٍ رَّكِبْنَ الْاِبِلَ صَالِحُ نِسَآءِ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهٖ *

(دوسری سند) معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اونٹوں پر سوار ہونے والی عورتوں میں سب سے زیادہ بہترین عورتیں قریش کی عورتیں ہیں جو چھوٹے بچوں پر بہت زیادہ شفقت کرنے والی اور شوہر کے مال کی بہت زیادہ نگہبان ہیں۔

۱۷۴۹- حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ الْاَوْدِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ (يَعْنِي ابْنَ مَخْلَدٍ) حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ (وَهُوَ وَابْنُ بِلَالٍ) حَدَّثَنِيْ سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ هٰذَا سَوَآءً *

۱۷۴۹۔ احمد بن عثمان بن حکیم، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، سہیل بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معمر روایت کی سند سے اسی طریقے سے حدیث مروی ہے۔

(۲۶۳) بَاب مُؤَاخَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ *

باب (۲۶۳) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام کے درمیان بھائی چارہ کرانا۔

۱۷۵۰- حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَبَيْنَ أَبِي طَلْحَةَ *

۱۷۵۰۔ حجاج بن الشاعر، عبدالصمد، حماد، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح اور حضرت ابوطلحہؓ کے درمیان بھائی چارہ کرا دیا تھا۔

۱۷۵۱- حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ قَالَ قِيلَ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَلَغَكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ أَنَسٌ قَدْ حَالَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِهِ *

۱۷۵۱۔ ابوجعفر محمد بن الصباح، حفص بن غیاث، عاصم احول بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ تم نے سنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسلام میں حلف نہیں ہے، انسؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنے مکان میں قریش اور انصار کے درمیان برادری کرائی تھی۔

(فائدہ) پہلے قسم کھا کر، ایک دوسرے کا وارث اور بھائی بن جاتا تھا، لیکن قرآن کریم سے یہ طریقہ منسوخ ہو گیا اور حکم نازل ہوا کہ وارث ناتے والے ہی ہوں گے۔ اسی کو حلف بولتے تھے، باقی محبت اور دین کی تقویت اور مدد کے لئے یہ حلف اب بھی باقی ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۷۵۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

۱۷۵۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ بن نمیر، عبدۃ بن

وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ حَالَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِهِ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ *

سلیمان، عاصم، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مدینہ میں میرے مکان میں قریش اور انصار کے درمیان بھائی چارہ کرایا تھا۔

۱۷۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَأَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً *

۱۷۵۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، ابواسامہ، زکریا، سعد بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا میراث کا وارث بنانے والی قسم کا اسلام میں کوئی اعتبار نہیں اور جو قسم زمانہ جاہلیت میں نیکی کے لئے تھی، وہ اسلام میں اور مضبوط ہو گئی۔

(٢٦٤) بَاب بَيَان أَنَّ بَقَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَانٌ لِأَصْحَابِهِ وَبَقَاءَ أَصْحَابِهِ أَمَانٌ لِلْأُمَّةِ *

باب (۳۶۴) حضور صحابہ کرامؓ کے لئے باعث امن و برکت تھے اور صحابہ کرام امت کے لئے باعث امن ہیں۔

١٧٥٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ كُلُّهُمْ عَنْ حُسَيْنٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْنَا لَوْ جَلَسْنَا حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ قَالَ فَجَلَسْنَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا زِلْتُمْ هَاهُنَا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّيْنَا مَعَكَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ قُلْنَا نَجْلِسُ حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَكَ الْعِشَاءَ قَالَ أَحْسَنْتُمْ أَوْ أَصَبْتُمْ قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ النُّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي فَإِذَا

۱۷۵۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، عبداللہ بن عمر بن ابان، حسین بن علی جعفی، مجمع بن یحییٰ، سعید بن ابی بردہ، ابو بردہ، ابو موسیٰ رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے مغرب کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ پڑھی، پھر ہم نے کہا کہ اگر ہم آپؐ کے پاس بیٹھے رہیں اور عشاء بھی آپؐ کے ساتھ پڑھیں تو زیادہ بہتر ہوگا، پھر ہم بیٹھے رہے اور آپؐ باہر تشریف لائے، آپؐ نے فرمایا تم یہیں بیٹھے ہو، ہم نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہؐ ہم نے آپؐ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی، پھر ہم نے کہا کہ اگر ہم یہیں بیٹھے رہیں اور آپؐ کے ساتھ عشاء کی بھی نماز پڑھیں تو بہتر ہوگا، آپؐ نے فرمایا تم نے اچھا کیا اور ٹھیک کیا، پھر آپؐ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور اکثر آپؐ اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاتے پھر فرمایا، ستارے آسمان کے لئے امان ہیں، جب ستاروں کا نکلنا بند ہو جائے گا تو آسمان پر بھی وہی (قیامت) آجائے گی، جس کا خوف

ذَهَبْتُ أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ *

دلایا گیا ہے اور میں اپنے صحابہ کے لئے امان ہوں، جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ پر وہ (فتنے) آجائیں گے جن سے ڈرایا گیا ہے اور میرے صحابہ میری امت کے لئے امان ہیں جب صحابہ چلے جائیں گے تو ان پر وہ (فتنے) آپڑیں گے جن سے ڈرایا جاتا ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اصحاب کے نہ ہونے سے بدعتوں کا ظہور ہوا اور یہی فتنوں سے مراد ہے۔ واللہ اعلم۔

(٢٦٥) بَاب فَضْلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ *

باب (۲۶۵) صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی فضیلت۔

١٧٥٥- حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرًا يُخْبِرُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ *

۱۷۵۵۔ ابوخیثمہ، زہیر بن حرب، احمد بن عبدہ ضبی، سفیان بن عیینہ، عمرو، حضرت جابر، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ جب کچھ جماعتیں جہاد کے لئے جائیں گی تو ان سے پوچھا جائے گا کہ تمہارے اندر کوئی ایسا بھی ہے کہ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے وہ کہیں گے ہاں ہے، چنانچہ انہیں فتح حاصل ہوگی، پھر ایک زمانہ آئے گا جس میں لوگ جہاد کریں گے تو ان سے پوچھا جائے گا تم میں کوئی ایسا بھی ہے کہ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں سے کسی کو دیکھا ہو وہ کہیں گے ہاں ہے، تو انہیں بھی فتح حاصل ہوگی، پھر ایک زمانہ آئے گا جس میں کچھ لوگ جہاد میں جائیں گے تو ان سے کہا جائیگا کہ کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جس نے صحابی کے ساتھی کو دیکھا ہے وہ کہیں گے ہاں ہے انہیں بھی فتح حاصل ہوگی۔

١٧٥٦- حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ زَعَمَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۵۶۔ سعید بن یحییٰ بن سعید اموی، بواسطہ اپنے والد، ابن جریج، ابوالزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں ایک

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ فَيَقُولُونَ انْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ فِيكُمْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِي فَيَقُولُونَ هَلْ فِيهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَيُقَالُ انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ مَنْ رَأَى مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَكُونُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ أَحَدًا رَأَى مَنْ رَأَى أَحَدًا رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ *

دستہ جہاد پر روانہ کیا جائے گا لوگ کہیں گے کہ دیکھو تم میں کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحابی بھی ہے؟ چنانچہ ایک صحابی مل جائے گا، اس کی برکت سے فتح حاصل ہوگی کچھ زمانہ کے بعد ایک دوسرا جہادی دستہ روانہ کیا جائے گا تو لوگ ان سے کہیں گے کیا تم میں کوئی ایسا بھی ہے جس نے صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے چنانچہ انہیں (ان کی برکت سے) فتح ہو جائے گی، پھر ایک زمانہ میں تیسرا دستہ روانہ کیا جائے گا تو ان سے کہا جائے گا کہ دیکھو تم میں کوئی تابعی کا دیکھنے والا بھی ہے پھر ایک زمانہ میں چوتھا دستہ روانہ کیا جائے گا، اور ان سے کہا جائے گا کہ تلاش کرو، کہ تم میں سے تابعیوں کے دیکھنے والے کا دیکھنے والا بھی موجود ہے۔ چنانچہ ایک ایسا شخص بھی مل جائے گا اور انہیں بھی فتح حاصل ہوگی۔

۱۷۵۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ يَلُونِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ لَمْ يَذْكُرْ هَنَّادٌ الْقَرْنَ فِي حَدِيثِهِ و قَالَ قُتَيْبَةُ ثُمَّ يَجِيءُ أَقْوَامٌ *

۱۷۵۷۔ قتیبہ بن سعید، ہناد بن السری، ابوالاحوص، منصور، ابراہیم بن یزید، عبید سلمانی، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت کے بہترین لوگ اس زمانہ کے ہوں گے جو مجھ سے متصل آئیں گے، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر ایسی قوم آئے گی جس کی گواہی قسم سے پہلے اور قسم گواہی سے پہلے ہوگی، ہناد نے زمانہ کا ذکر نہیں کیا اور قتیبہ نے "قوم" کے بجائے "اقوام" کہا ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں جمہور علمائے کرام کے نزدیک جس مسلمان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اگرچہ ایک ساعت بھی دیکھا ہو وہ صحابی ہے، اور حدیث میں تفضیل قرن سے مجموعی طور پر قرن کی دوسرے قرن پر تفضیل مراد ہے، فرادی فرادی تفضیل مراد نہیں، باقی قرن کے معنی میں اختلاف ہے، مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ آپ کا قرن آپؐ کے اصحاب ہیں ان کے بعد کا قرن ان کی اولاد، اور ان کے بعد کا قرن ان کے بیٹے، اور شہر بیان کرتے ہیں کہ آپ کا قرن اس وقت تک ہے جب تک کوئی آپ کا دیکھنے والا باقی ہے، پھر دوسرا قرن اس وقت تک ہے جب تک کوئی صحابی کا دیکھنے والا باقی رہا، پھر تیسرا قرن جب تک کوئی تابعی کا دیکھنے والا باقی ہو اور قرن بعض کے نزدیک ساٹھ سال کا اور بعض کے نزدیک سو سال کا ہے، غرض پہلا قرن صحابہ کرام کا ایک سو بیس برس تک رہا، سب سے آخری صحابی ابوالطفیل ہیں جن کا ۱۲۰ھ میں انتقال ہوا اور تابعین کا زمانہ ۱۷۰ھ پر پورا ہوا، اور تبع تابعین کا زمانہ ۲۲۰ھ تک رہا۔

۱۷۵۸- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَبْدُرُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَتَبْدُرُ يَمِينُهُ شَهَادَتَهُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ كَانُوا يَنْهَوْنَنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ عَنِ الْعَهْدِ وَالشَّهَادَاتِ *

۱۷۵۸۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم حنظلی، جریر، منصور، ابراہیم، عبیدہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سے لوگ بہتر ہیں؟ آپؐ نے فرمایا میرے زمانہ کے لوگ اور پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے اور پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر ایک ایسی قوم آئے گی جس میں سے بعض کی گواہی قسم سے پہلے اور قسم گواہی سے پہلے ہو گی۔

۱۷۵۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِ أَبِي الْأَحْوَصِ وَجَرِيرٍ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۷۵۹۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ۔ (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، عبدالرحمٰن، سفیان، منصور سے ابوالاحوص اور جریر کی سند اور روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے باقی ان دونوں روایتوں میں یہ نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔

۱۷۶۰- وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ فَلَا أَدْرِي فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ ثُمَّ يَتَخَلَّفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ *

۱۷۶۰۔ حسن بن علی الحلوانی، ازہر بن سعد السمان، ابن عون، ابراہیم، عبیدہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں پھر جو ان کے بعد ہوں گے اور پھر وہ جو ان کے بعد ہوں گے میں نہیں کہہ سکتا کہ حضورؐ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ میں فرمایا کہ پھر ان کے بعد ایسے لوگ ہوں گے جن میں سے بعض کی گواہی قسم سے پہلے اور قسم گواہی سے پہلے ہو گی۔

۱۷۶۱- حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ ح و حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ سَالِمٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

۱۷۶۱۔ یعقوب بن ابراہیم، ہشیم، ابی بشر (دوسری سند) اسماعیل بن سالم، ہشیم، ابوبشر، عبداللہ بن شقیق، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا میری امت میں بہترین لوگ اس

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ بُعِثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا قَالَ ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّونَ السَّمَانَةَ يَشْهَدُونَ قَبْلَ أَنْ يُسْتَشْهَدُوا *

زمانہ کے ہیں جس میں میں مبعوث ہوا ہوں پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے، واللہ اعلم حضورؐ نے تیسرے نمبر کا ذکر کیا، یا نہیں، بہرحال فرمایا، پھر ایسے لوگ رہ جائیں گے جو فربہی اور موٹاپے پر مریں گے اور بغیر طلب گواہی کے گواہی دیں گے۔

١٧٦٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَا أَدْرِي مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً *

۱۷۶۲۔ محمد بن بشار محمد بن جعفر۔
(دوسری سند) ابوبکر بن نافع، غندر، شعبہ۔
(تیسری سند) حجاج بن الشاعر، ابوالولید، ابو عوانہ، ابوبشر سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی شعبہ کی روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول ہے کہ معلوم نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسرے نمبر پر یہ فرمایا یا تیسرے پر۔

١٧٦٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ حَدَّثَنِي زَهْدَمُ بْنُ مُضَرِّبٍ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ خَيْرَكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ فَلَا أَدْرِي أَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَرْنِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يُوفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ *

۱۷۶۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابوجمرہ، زہدم، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں بہترین آدمی میرے زمانہ کے ہیں، پھر وہ لوگ ہیں جو ان سے متصل ہوں گے پھر وہ لوگ ہیں جو ان سے متصل ہوں گے، پھر وہ لوگ ہیں جو ان سے متصل ہوں گے، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے زمانہ کے آدمیوں کے بعد دو نمبر ذکر کئے یا تین پھر فرمایا کہ ان کے بعد ایسی قوم آئے گی جو بغیر طلب شہادت کے گواہی دے گی، خیانت کرے گی، اسے دیانتدار نہیں سمجھا جائے گا، نذریں مانے گی لیکن انہیں پورا نہیں کرے گی اور ان میں فربہی اور موٹاپا نمایاں ہوگا۔

١٧٦٤- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي

۱۷۶۴۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، (دوسری سند) عبدالرحمٰن بن بشر، بہز، (تیسری سند) محمد بن رافع، شبابہ، شعبہ، سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور ان سب روایتوں میں ہے کہ میں نہیں جانتا، آپؐ نے اپنے زمانہ کے بعد دو زمانہ ذکر کئے یا

حَدِيثِهِمْ قَالَ لَا أَدْرِي أَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً وَفِي حَدِيثِ شَبَابَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ وَجَاءَنِي فِي حَاجَةٍ عَلَى فَرَسٍ فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى وَشَبَابَةَ يَنْذُرُونَ وَلَا يَفُونَ وَفِي حَدِيثِ بَهْزٍ يُوفُونَ كَمَا قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ *

تین اور شبابہ کی روایت میں ہے کہ میں نے زہدم سے سنا، اور وہ میرے پاس گھوڑے پر اپنی کسی حاجت سے آئے تھے، انہوں نے کہا میں نے عمران بن حصینؓ سے سنا اور یحییٰ اور شبابہ کی روایت میں "لایفون" کا لفظ ہے اور بہز کی روایت میں ابن جعفر کی روایت کی طرح "لایوفون" ہے۔

١٧٦٥ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْقَرْنُ الَّذِينَ بُعِثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ زَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا بِمِثْلِ حَدِيثِ زَهْدَمٍ عَنْ عِمْرَانَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ وَيَحْلِفُونَ وَلَا يُسْتَحْلَفُونَ *

١٧٦٥۔ قتیبہ بن سعید، محمد بن عبدالملک اموی، ابو عوانہ (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، زرارہ بن اوفی، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہی روایت نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اس امت کے بہترین آدمی اس زمانے کے ہیں جس میں میں مبعوث ہوا ہوں پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے، ابو عوانہ نے زہدم عن عمران کی روایت کی طرح یہ زیادتی بیان کی ہے کہ واللہ اعلم آپؐ نے تیسرے زمانہ کا بھی ذکر کیا یا نہیں، اور ہشام عن قتادہ کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ وہ قسمیں کھائیں گے، باوجودیکہ ان سے قسم طلب نہیں کی جائے گی۔

١٧٦٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَشُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ وَهُوَ ابْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْبَهِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ الْقَرْنُ الَّذِي أَنَا فِيهِ ثُمَّ الثَّانِي ثُمَّ الثَّالِثُ *

١٧٦٦۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، شجاع بن مخلد، حسین، زائدہ، سدی، عبداللہ بن تیمی، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ کون سے لوگ سب سے بہتر ہیں، آپؐ نے فرمایا اس زمانہ کے جس میں میں ہوں، پھر دوسرے زمانہ کے پھر تیسرے زمانے کے۔

(٢٦٦) بَاب بَيَانِ مَعْنَى قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِ سَنَةٍ لَا يَبْقَى نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ مِمَّنْ هُوَ مَوْجُودٌ الْآنَ *

باب (۲۶۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان مبارک کہ جو اس وقت صحابی موجود ہیں سو سال کے بعد ان میں سے کوئی نہیں رہے گا۔

١٧٦٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ

١٧٦٧۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری،

حُمَيْدٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا و قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ سُلَيْمَانَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ فَإِنَّ عَلَى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَهَلَ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ فِيمَا يَتَحَدَّثُونَ مِنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ وَإِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ يَنْخَرِمَ ذَلِكَ الْقَرْنُ *

سالم بن عبداللہ، ابو بکر بن سلیمان، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اخیر حیات میں ایک رات ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی، جب سلام پھیرا، تو کھڑے ہوئے اور فرمایا تم نے اپنی اس رات کو دیکھا، اب سے سو برس کے بعد زمین والوں میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان مبارک کا مطلب سمجھنے میں لغزش ہو گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کی مراد تو یہ تھی کہ جو انسان روئے زمین پر اس وقت موجود ہیں، ان میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا۔ اور یہ زمانہ ختم ہو جائے گا۔

(فائدہ) یہ حکم فرشتوں اور جنات کو شامل نہیں ہے اور ایسے ہی خضر علیہ السلام بھی اس سے مستثنیٰ ہیں، اور پھر ان کا شمار دریا والوں میں ہے، چنانچہ ایسا ہی ہوا، جیسے کہ میں قرن اول کے اختتام کی تاریخ پہلے لکھ چکا اور یہ روایت عام خص منہ البعض کے قبیل سے ہے۔

١٧٦٨- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ مَعْمَرٍ كَمِثْلِ حَدِيثِهِ*

۱۷۶۸۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، ابو الیمان، شعیب، لیث، عبدالرحمٰن بن خالد بن مسافر، زہری سے معمر کی سند اور اس کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں(۱)۔

١٧٦٩- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ

۱۷۶۹۔ ہارون بن عبداللہ، حجاج بن الشاعر، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات سے ایک سال قبل فرما رہے تھے کہ تم مجھ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہو، مگر اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اسی طرح پورا ہوا اور صحابہ کرام میں سے سب سے آخر میں وفات پانے والے صحابی حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کی وفات کب ہوئی اس بارے میں مختلف اقوال ہیں، ۱۰۰ھ میں ۱۱۰ھ، آخری قول بھی لیا جائے تو بھی سو سال سے زیادہ عرصہ نہیں گزرتا اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اپنی آخر حیات میں ارشاد فرمائی تھی۔

يَمُوتَ بِشَهْرٍ تَسْأَلُونِي عَنِ السَّاعَةِ وَإِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَأُقْسِمُ بِاللَّهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ *

ہے، ہاں میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانہ میں زمین (عرب) پر کوئی جاندار انسان ایسا نہیں کہ اس پر سو سال گزر جائیں، اور پھر بھی وہ زندہ ہو۔

١٧٧٠- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ *

۱۷۷۰۔ محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں انتقال سے ایک ماہ قبل کا ذکر نہیں ہے۔

١٧٧١- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى كِلَاهُمَا عَنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ ابْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ الْيَوْمَ تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ صَاحِبِ السِّقَايَةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذَلِكَ وَفَسَّرَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ نَقْصُ الْعُمُرِ *

۱۷۷۱۔ یحییٰ بن حبیب، محمد بن عبدالاعلی، معتمر بن سلیمان، بواسطہ اپنے والد، ابونضرہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے قریباً ایک ماہ قبل فرمایا تھا، اس وقت تک کوئی جاندار انسان، ایسا نہیں ہے کہ ایک صدی گزر جانے کے بعد بھی وہ زندہ رہے۔ عبدالرحمٰن صاحب سقایہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح سے یہ روایت نقل کرتے ہیں اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ عمریں بہت کم ہو جائیں گی۔

١٧٧٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَهُ *

۱۷۷۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، سلیمان تیمی نے دونوں سندوں کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

١٧٧٣- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ سَأَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْتِي مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ الْيَوْمَ *

۱۷۷۳۔ ابن نمیر، ابوخالد، داؤد (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، سلیمان بن حیان، داؤد، ابونضرہ، حضرت ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لائے، تو لوگوں نے آپؐ سے قیامت کے متعلق دریافت کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو جاندار (انسان) اس وقت روئے زمین (عرب) پر موجود ہیں، سو سال ان میں سے کسی پر نہ گزریں گے۔

١٧٧٤- حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ

۱۷۷۴۔ اسحاق بن منصور، ابوالولید، ابوعوانہ، حصین، سالم، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

سَالِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ تَبْلُغُ مِائَةَ سَنَةٍ فَقَالَ سَالِمٌ تَذَاكَرْنَا ذَلِكَ عِنْدَهُ إِنَّمَا هِيَ كُلُّ نَفْسٍ مَخْلُوقَةٍ يَوْمَئِذٍ *

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس زمانہ کا، کوئی انسان ایسا نہیں کہ اس وقت سے سو سال کو پہنچ جائے۔ سالم بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اس چیز کا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے تذکرہ کیا۔ تو (وہ بولے) مراد وہ انسان ہیں جو اس دن پیدا ہو چکے تھے۔

(۲۶۷) بَاب تَحْرِيمِ سَبِّ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ *

باب (۲۶۷) صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کرنا حرام ہے۔

۱۷۷۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ *

۱۷۷۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن العلاء، ابو معاویہ اعمش، ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے صحابہ کو برامت کہو، میرے صحابہ کو برامت کہو، قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا راہ خدا میں دے گا، تو صحابہ کے ایک مد (سیر بھر غلہ) کو نہیں پہنچے گا، بلکہ نصف مد کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔

۱۷۷۶- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَبَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ شَيْءٌ فَسَبَّهُ خَالِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِي فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَوْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ*

۱۷۷۶۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں کچھ جھگڑا ہو گیا۔ خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبدالرحمٰن کو برا کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے اصحاب میں سے کسی کو برامت کہو، اس لئے کہ اگر کوئی تم میں سے احد پہاڑ کے برابر سونا بھی صرف کرے، تو ان کے دو مد یا آدھے مد کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

۱۷۷۷- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ جَمِيعًا عَنْ

۱۷۷۷۔ ابو سعید اشج، ابو کریب، وکیع، اعمش۔
(دوسری سند) عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد۔
(تیسری سند) ابن مثنیٰ، ابن بشار، ابن ابی عدی، شعبہ، اعمش سے حدیث مروی ہے، باقی شعبہ اور وکیع کی روایت میں خالد

شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ وَأَبِي مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ وَوَكِيعٍ ذِكْرُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ *

بن ولید اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا تذکرہ نہیں ہے۔

(۲۶۸) بَاب مِنْ فَضَائِلِ أُوَيْسٍ الْقَرَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

باب (۲۶۸) حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

۱۷۷۸- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَفَدُوا إِلَى عُمَرَ وَفِيهِمْ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ يَسْخَرُ بِأُوَيْسٍ فَقَالَ عُمَرُ هَلْ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنَ الْقَرَنِيِّينَ فَجَاءَ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ أُمٍّ لَهُ قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَدَعَا اللَّهَ فَأَذْهَبَهُ عَنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ الدِّينَارِ أَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ *

۱۷۷۸۔ زہیر بن حرب، ہاشم بن قاسم، سلیمان بن مغیرہ، سعید جریری، ابونضرہ، اسیر بن جابر بیان کرتے ہیں کہ اہل کوفہ وفد لے کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وفد میں ایک آدمی ایسا بھی تھا، جو حضرت اویس قرنی سے مذاق کیا کرتا تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہاں کوئی قرنی ہے، وہی شخص حاضر ہوا، حضرت عمر نے فرمایا، حضور نے فرمایا تھا کہ یمن سے ایک آدمی تمہارے پاس آئے گا، جسے اویس کہتے ہیں، وہ یمن میں صرف اپنی والدہ کو چھوڑ کر آئے گا۔ اسے برص کی بیماری ہو گی، اور وہ خدا تعالیٰ سے دعا کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ ان سے اس بیماری کو دور فرما دے گا۔ صرف دینار یا درہم کے برابر سفید جگہ رہ جائے گی۔ تم میں سے جو بھی انہیں ملے تو اپنے لئے دعا و مغفرت کرائے۔

۱۷۷۹- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِينَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَمُرُوهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ *

۱۷۷۹۔ زہیر بن حرب، محمد بن مثنیٰ، عفان بن مسلم، حماد، سعید جریری، حضرت عمر فاروق بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ تابعین میں سب سے بہترین ایک شخص ہو گا جس کو اویس کہا جائے گا اس کی ایک ماں ہو گی، اور اس کے بدن پر سفیدی کا ایک نشان ہو گا، تم ان سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کرنے کے لئے کہنا۔

(فائدہ) حضرت اویس قرنی بفرمان اقدس خیر التابعین ہیں اور امام احمد بن حنبل سے جو منقول ہے کہ حضرت سعید بن المسیب افضل التابعین ہیں، ان کا مطلب باعتبار حدیث و تفسیر اور فقہ کے ہے۔

۱۷۸۰- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ

۱۷۸۰۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، معاذ بن

وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ أَمْدَادُ أَهْلِ الْيَمَنِ سَأَلَهُمْ أَفِيكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ حَتَّى أَتَى عَلَى أُوَيْسٍ فَقَالَ أَنْتَ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرَأْتَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَكَ وَالِدَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ فَاسْتَغْفِرْ لِي فَاسْتَغْفَرَ لَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ الْكُوفَةَ قَالَ أَلَا أَكْتُبُ لَكَ إِلَى عَامِلِهَا قَالَ أَكُونُ فِي غَبْرَاءِ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ فَوَافَقَ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ أُوَيْسٍ قَالَ تَرَكْتُهُ رَثَّ الْبَيْتِ قَلِيلَ الْمَتَاعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ فَأَتَى أُوَيْسًا فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ أَنْتَ أَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ

ہشام بواسطہ اپنے والد، قتادہ، زرارہ بن اوفی، حضرت اسیر بن جابر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں جب اہل یمن کی کمک آیا کرتی، تو آپ ان سے دریافت کرتے کہ کیا تم میں کوئی شخص اویس بن عامر ہے۔ بالآخر ایک مرتبہ حضرت اویس آگئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا کہ آپ اویس بن عامر ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا، آپ مراد قبیلہ سے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں، پوچھا قرن سے ہو؟ بولے جی ہاں، حضرت عمر نے فرمایا کیا آپ کو برص تھا اور اس سے آپ اچھے ہوگئے، صرف درہم کے برابر جگہ رہ گئی ہے؟ اویس بولے ہاں، پوچھا کیا آپ کی والدہ ہے؟ بولے ہاں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے حضورؐ سے سنا تھا۔ فرما رہے تھے تمہارے پاس اہل یمن کی کمک کے ساتھ اویس بن عامر قرنی مرادی آئیں گے۔ انہیں برص ہوگا۔ پھر اچھے ہو جائیں گے۔ مگر درہم کی جگہ، ان کی والدہ ہوگی جس کے فرمانبردار ہونگے۔ اگر وہ خدا پر قسم کھا بیٹھیں، تو اللہ پوری کریگا، اگر ہوسکے تو ان سے دعا مغفرت کرانا لہٰذا میرے لئے دعاء مغفرت کیجئے۔ انہوں نے حضرت عمر کے لئے دعا مغفرت کر دی۔ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا اب کہاں کا ارادہ ہے؟ فرمایا کوفہ کا، عمر بولے میں وہاں کے حاکم کو لکھ دوں، بولے مسکین لوگوں میں رہنا مجھے زیادہ پسند ہے۔ جب دوسرا سال ہوا تو سرداران کوفہ میں سے ایک آدمی حج کے لئے آیا۔ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے اویس کے متعلق پوچھا۔ کہنے لگا۔ میں انہیں ایسی حالت میں چھوڑ آیا ہوں کہ ان کا گھر شکستہ اور سامان بہت کم تھا۔ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے میں نے حضورؐ سے سنا فرماتے تھے کہ تمہارے پاس اہل یمن کی کمک کے ساتھ اویس بن عامر قرنی مرادی آئیں گے۔ انہیں برص ہوگا، جس سے اچھے ہو جائیں گے، مگر درہم کی جگہ، ان کی والدہ ہوگی، جس

صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ أَنْتَ أَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ لَقِيتَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَغْفَرَ لَهُ فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ فَانْطَلَقَ عَلَى وَجْهِهِ قَالَ أُسَيْرٌ وَكَسَوْتُهُ بُرْدَةً فَكَانَ كُلَّمَا رَآهُ إِنْسَانٌ قَالَ مِنْ أَيْنَ لِأُوَيْسٍ هَذِهِ الْبُرْدَةُ *

کے وہ فرمانبردار ہونگے۔ اگر وہ خدا پر قسم کھا بیٹھیں۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرے گا۔ اگر ہو سکے تو اس سے دعاء مغفرت کرانا۔ یہ شخص اویس کے پاس پہنچے اور کہا میرے لئے دعاء مغفرت کیجئے، وہ بولے تم نیک سفر کر کے آرہے ہو، تم میرے لئے دعاء مغفرت کرو، اس نے پھر کہا میرے لئے دعاء مغفرت کیجئے کہنے لگے، تم نیک سفر سے آئے ہو، میرے لئے دعا کرو، پھر فرمایا کیا تم عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے تھے، اس نے کہا ہاں، اویس نے اس کیلئے دعاء مغفرت کر دی اس وقت لوگ اویس کا مقام سمجھے۔ اسیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے انہیں ایک چادر اوڑھادی تھی، جب کوئی شخص انہیں دیکھتا تھا، تو کہتا تھا کہ اویس کے پاس یہ چادر کہاں سے آئی۔

(٢٦٩) بَاب وَصِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَهْلِ مِصْرَ *

باب (۲۶۹) اہل مصر کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت۔

١٧٨١ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَرْمَلَةُ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ وَهُوَ ابْنُ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ أَرْضًا يُذْكَرُ فِيهَا الْقِيرَاطُ فَاسْتَوْصُوا بِأَهْلِهَا خَيْرًا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا فَإِذَا رَأَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا قَالَ فَمَرَّ بِرَبِيعَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنَيْ شُرَحْبِيلَ ابْنِ حَسَنَةَ يَتَنَازَعَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجَ مِنْهَا *

۱۷۸۱۔ ابوالطاہر، ابن وہب، حرملہ (دوسری سند) ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، حرملہ، عبدالرحمن بن شماسہ مہری، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب تم ایسی زمین کو فتح کرو گے جس میں قیراط (پیمانہ) کا رواج ہوگا، وہاں کے لوگوں سے اچھا سلوک کرنا، کیونکہ ان کا تم پر حق بھی ہے اور رشتہ بھی اور جب تم دو آدمیوں کو وہاں ایک اینٹ جگہ کے لئے لڑتے ہوئے دیکھو تو وہاں سے نکل جانا، چنانچہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ ربیعہ اور عبدالرحمن بن شرحبیل ایک اینٹ کی جگہ کے لئے لڑ رہے ہیں تو حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں سے نکل آئے۔

(فائدہ) ان روایات اور آئندہ روایات میں حضورؐ نے پیش آنے والے واقعات کے متعلق پیشین گوئیاں فرمائی ہیں، سو بحمد للہ سچی ہو رہی ہیں اور ہوتی رہیں گی، یہ سب آپؐ کے معجزات باہرہ ہیں، جو قیامت تک اس دنیا میں روشن رہیں گے اور رہا مصر والوں سے رشتہ داری تو حضرت ہاجرہ علیہا السلام ام العرب مصر کی تھیں اور اگلی روایت میں آرہا ہے کہ ان سے دامادی کا بھی تعلق ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؑ کی والدہ ماریہ قبطیہ بھی مصر ہی کی تھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۷۸۲- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي سَمِعْتُ حَرْمَلَةَ الْمِصْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ مِصْرَ وَهِيَ أَرْضٌ يُسَمَّى فِيهَا الْقِيرَاطُ فَإِذَا فَتَحْتُمُوهَا فَأَحْسِنُوا إِلَى أَهْلِهَا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا أَوْ قَالَ ذِمَّةً وَصِهْرًا فَإِذَا رَأَيْتَ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيهَا فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا قَالَ فَرَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَأَخَاهُ رَبِيعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا *

۱۷۸۲۔ زہیر بن حرب، عبید اللہ بن سعید، وہب بن جریر، حرملہ مصری، عبدالرحمٰن بن شماسہ، ابوبصرہ، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم عنقریب مصر کو فتح کرو گے وہ ایسی سرزمین ہے کہ جہاں لفظ قیراط بولا جاتا ہے، جب وہاں داخل ہو تو وہاں کے باشندوں کے ساتھ بھلائی کرنا، کیونکہ ان کا ذمہ بھی ہے اور قرابت بھی یا فرمایا کہ ان کا ذمہ بھی ہے اور دامادی کا رشتہ بھی اور جب دو آدمیوں کو وہاں ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے دیکھو تو وہاں سے چلے آنا، چنانچہ میں (حضرت ابوذرؓ) نے شرحبیل بن حسنہ کے دو بیٹوں عبدالرحمٰن اور اس کے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے دیکھا تو میں مصر سے چلا آیا۔

(۲۷۰) بَاب فَضْلِ أَهْلِ عُمَانَ *

باب (۲۷۰) عمان والوں کی فضیلت۔

۱۷۸۳- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي الْوَازِعِ جَابِرِ بْنِ عَمْرٍو الرَّاسِبِيِّ سَمِعْتُ أَبَا بَرْزَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا إِلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَسَبُّوهُ وَضَرَبُوهُ فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ عُمَانَ أَتَيْتَ مَا سَبُّوكَ وَلَا ضَرَبُوكَ *

۱۷۸۳۔ سعید بن منصور، مہدی بن میمون، ابوالوازع، جابر بن عمرو، راسبی، حضرت ابوبرزہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو قبائل عرب میں سے کسی قبیلہ کے پاس بھیجا قبیلہ والوں نے اسے گالیاں دیں اور مارا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر واقعہ بیان کیا آپؐ نے فرمایا اگر تو عمان والوں کے پاس جاتا تو وہ تجھے نہ گالیاں دیتے اور نہ مارتے۔

(۲۷۱) بَاب ذِكْرِ كَذَّابِ ثَقِيفٍ وَمُبِيرِهَا *

باب (۲۷۱) ثقیف کا کذاب اور ظالم۔

۱۷۸۴- حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ الْحَضْرَمِيَّ أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ أَبِي نَوْفَلٍ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى عَقَبَةِ الْمَدِينَةِ قَالَ فَجَعَلَتْ قُرَيْشٌ تَمُرُّ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ حَتَّى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُ

۱۷۸۴۔ قتیبہ بن مکرم العمی، یعقوب، اسود بن شیبان، ابونوفل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو (سولی پر لٹکا ہوا) مدینہ کی گھاٹی پر دیکھا، قریش اور تمام آدمی ادھر سے گزرتے تھے، حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی وہاں سے گزرے تو کھڑے ہو کر فرمانے لگے، السلام علیک اباخبیب، السلام علیک ابا

اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا خُبَيْبٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا خُبَيْبٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا خُبَيْبٍ أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هَذَا أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هَذَا أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هَذَا أَمَا وَاللَّهِ إِنْ كُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا وَصُولًا لِلرَّحِمِ أَمَا وَاللَّهِ لَأُمَّةٌ أَنْتَ أَشَرُّهَا لَأُمَّةٌ خَيْرٌ ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِ اللَّهِ وَقَوْلُهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَأُنْزِلَ عَنْ جِذْعِهِ فَأُلْقِيَ فِي قُبُورِ الْيَهُودِ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُمِّهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ فَأَبَتْ أَنْ تَأْتِيَهُ فَأَعَادَ عَلَيْهَا الرَّسُولَ لَتَأْتِيَنِّي أَوْ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكِ مَنْ يَسْحَبُكِ بِقُرُونِكِ قَالَ فَأَبَتْ وَقَالَتْ وَاللَّهِ لَا آتِيكَ حَتَّى تَبْعَثَ إِلَيَّ مَنْ يَسْحَبُنِي بِقُرُونِي قَالَ فَقَالَ أَرُونِي سِبْتَيَّ فَأَخَذَ نَعْلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَذَّفُ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ كَيْفَ رَأَيْتِنِي صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللَّهِ قَالَتْ رَأَيْتُكَ أَفْسَدْتَ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَأَفْسَدَ عَلَيْكَ آخِرَتَكَ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقُولُ لَهُ يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ أَنَا وَاللَّهِ ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكُنْتُ أَرْفَعُ بِهِ طَعَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَامَ أَبِي بَكْرٍ مِنَ الدَّوَابِّ وَأَمَّا الْآخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْأَةِ الَّتِي لَا تَسْتَغْنِي عَنْهُ أَمَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابًا وَمُبِيرًا فَأَمَّا الْكَذَّابُ فَرَأَيْنَاهُ وَأَمَّا الْمُبِيرُ فَلَا إِخَالُكَ إِلَّا إِيَّاهُ قَالَ فَقَامَ عَنْهَا وَلَمْ يُرَاجِعْهَا *

خبیب، السلام علیک اباخبیب، خدا کی قسم میں تمہیں اس بات (خلافت) سے پہلے ہی منع کرتا تھا، بخدا میں تمہیں اس بات سے پہلے ہی منع کرتا تھا، بخدا میں تمہیں اس سے پہلے ہی منع کرتا تھا، بخدا میں کسی کو تمہاری طرح روزہ دار، شب بیدار اور کنبہ پرور نہیں جانتا، خدا کی قسم وہ گروہ جس کے (بزعم دشمن) برے تم ہو وہ بہتر گروہ ہے، اس کے بعد حضرت عبداللہ چلے آئے، حجاج کو جب ابن عمرؓ کے کلام کرنے اور وہاں کھڑے ہونے کی اطلاع پہنچی تو اس نے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کا جسم درخت سے اتروا کر یہود کے قبرستان میں پھینکوا دیا۔ پھر حضرت عبداللہ بن زبیر کی والدہ حضرت اسماء بنت ابی بکر کو آدمی بھیج کر بلوایا، حضرت اسماءؓ نے آنے سے انکار کر دیا۔ اس نے دوبارہ قاصد بھیجا اور کہا اگر آتی ہے تو آجا ورنہ میں ایسے آدمی کو بھیجوں گا جو تیرے بال پکڑ کر کھینچتا ہوا لے آئے گا۔ حضرت اسماء نے پھر انکار کر دیا اور فرمایا بخدا میں تیرے پاس نہیں آؤں گی، چاہے تو کسی آدمی کو بھیجے کہ وہ بال پکڑ کر کھینچتا ہوا لے جائے، آخر حجاج نے کہا کہ میری جوتیاں لاؤ، جوتیاں پہن کر اکڑتا ہوا حضرت اسماء کے پاس آیا اور بولا تم نے دیکھا، بخدا میں نے اللہ کے دشمن کے ساتھ کیا کیا، اسماء بولیں میں نے دیکھا ہے کہ تم نے اس کی دنیا ہی خراب کی اور انہوں نے تیری آخرت تباہ کر دی اور میں نے سنا ہے کہ تو نے ابن زبیر کو (طنزاً) دو کمر بند والی کا بیٹا کہا ہے، بخدا میں دو کمر بند والی ہوں، ایک کمر بند سے تو میں نے حضورؐ اور ابو بکرؓ کا کھانا (بوقت ہجرت) سواری سے باندھا تھا اور دوسرا کمر بند وہی تھا جس کی عورت کو حاجت ہوتی ہے، اور سن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ایک حدیث بیان کی تھی، آپؐ نے فرمایا کہ قبیلہ ثقیف میں ایک کذاب اور ایک ظالم ہوگا، کذاب تو (مختار بن ابی عبید ثقفی) کو ہم نے دیکھا اور ظالم تیرے سوا کسی کو نہیں سمجھتی، یہ سن کر حجاج اٹھ کھڑا ہوا اور انہیں کوئی جواب

نہیں دیا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، باتفاق علماء اہل سنت والجماعت حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مظلوم شہید کئے گئے۔ قبیلہ ثقیف کے پہلے کذاب مختار ثقفی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور قسم قسم کے جھوٹ بنائے، آخر حضرت مصعب بن زبیرؓ کے مقابلہ میں مارا گیا، اور دوسرا ظالم حجاج بن یوسف ثقفی ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کماحقہ، سچی ہوئی۔

(۲۷۲) بَاب فَضْلِ فَارِسَ *

باب (۲۷۲) فارس والوں کی فضیلت!

۱۷۸۵- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ جَعْفَرٍ الْجَزَرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ الدِّينُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ فَارِسَ أَوْ قَالَ مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ حَتَّى يَتَنَاوَلَهُ *

۱۷۸۵۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، جعفر جزری، یزید بن اصم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر دین ثریا پر ہوتا تب بھی اس کو فارس کا ایک آدمی لے جاتا، یا فرمایا کہ فارس کی اولاد میں سے ایک شخص اسے لے لیتا۔

۱۷۸۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا قَرَأَ (وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ) قَالَ رَجُلٌ مَنْ هَؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هَؤُلَاءِ *

۱۷۸۶۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز، ثور، ابوالغیث، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں سورہ جمعہ آپؐ پر نازل ہوئی جب آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی، واخرین منھم الخ، یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے عرب کی طرف اور دوسروں کی طرف پیغمبر بھیجا جو ابھی ان سے نہیں ملے تو ایک شخص نے عرض کیا، یارسول اللہؐ یہ عرب کے علاوہ کون لوگ ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ اس نے ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یا تین مرتبہ دریافت کیا اس وقت ہم میں حضرت سلمان فارسیؓ بھی بیٹھے تھے، آپؐ نے اپنا ہاتھ ان پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریا پر ہوتا تو بھی ان کی قوم میں سے کچھ لوگ اس تک پہنچ جاتے۔

(فائدہ) ان دونوں روایتوں میں صاف طور پر امام ابوحنیفہؒ کے ظاہر ہونے اور ان کے فضائل کی طرف اشارہ ہے۔

(۲۷۳) بَاب قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب (۲۷۳) انسانوں کی مثال اونٹوں کی طرح ہے

النَّاسُ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً *

کہ ۱۰۰ میں سے ایک بھی سوار کے قابل نہیں ملتا۔

۱۷۸۷ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُونَ النَّاسَ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَا يَجِدُ الرَّجُلُ فِيهَا رَاحِلَةً *

۱۷۸۷۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم آدمیوں کو ایسا پاؤ گے، جیسے سو اونٹ ہوں اور ان میں کوئی بھی عجیب قابل سوار ہونے کے اونٹنی نہ ملے(۱)۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ

(۲۷٤) بَاب بِرِّ الْوَالِدَيْنِ وَأَنَّهُمَا أَحَقُّ بِهِ *

باب (۲۷۴) والدین سے حسن سلوک کرنا اور ان کو اس میں مقدم رکھنا۔

۱۷۸۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جَمِيلِ بْنِ طَرِيفٍ الثَّقَفِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أَبُوكَ وَفِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي وَلَمْ يَذْكُرِ النَّاسَ *

۱۷۸۸۔ قتیبہ بن سعید، زہیر بن حرب، جریر، عمارہ بن قعقاع، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، یارسول اللہ مجھ پر اچھا سلوک کرنے کے لئے سب لوگوں میں کس کا زیادہ حق ہے؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں کا، اس نے عرض کیا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں کا، اس نے عرض کیا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں کا، اس نے عرض کیا، پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا، تیرا باپ اور قتیبہ کی روایت میں لفظ "ناس" (انسان) نہیں ہے۔

۱۷۸۹ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

۱۷۸۹۔ ابوکریب، ابن فضیل، بواسطہ اپنے والد، عمارہ بن قعقاع، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

(۱) اس جملے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد کیا ہے؟ ایک تفسیر یہ ہے کہ آپ کا مقصود اس ارشاد سے لوگوں میں برابری بیان کرنا ہے۔ انسانیت اور اسلام کے اعتبار سے کسی کو کسی پر فضیلت نہیں ہے۔ دوسری تفسیر یہ ہے کہ آپ کا مقصود فضیلت والے لوگوں کی کمی بیان کرنا ہے کہ ویسے لوگ تو بہت ہیں مگر فضیلت والے بہت کم ہیں۔

عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ قَالَ أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أَبُوكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ *

کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ حسن سلوک کا کون زیادہ حقدار ہے؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں، پھر تیری ماں، پھر تیری ماں، پھر تیرا باپ، پھر جو قریب ہو، پھر جو قریب ہو۔

١٧٩٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عُمَارَةَ وَابْنِ شُبْرُمَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَزَادَ فَقَالَ نَعَمْ وَأَبِيكَ لَتُنَبَّأَنَّ *

١٧٩٠۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، شریک، عمارہ، ابن شبرمہ، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور جریر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ اس نے کہا، اچھا آپؐ کے والد کی قسم آپ کو اطلاع مل جائے گی۔

١٧٩١- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ح و حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ مَنْ أَبَرُّ وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ أَيُّ النَّاسِ أَحَقُّ مِنِّي بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ *

١٧٩١۔ محمد بن حاتم، شبابہ، محمد بن طلحہ (دوسری سند) احمد بن خراش، حبان، وہیب، ابن شبرمہ، سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی وہیب کی روایت میں "من ابر" کا لفظ ہے، اور محمد بن طلحہ کی روایت میں "ای الناس احق منی" کا لفظ ہے، ترجمہ ایک ہی ہے، بقیہ روایت جریر کی روایت کی طرح مروی ہے۔

١٧٩٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَبِيبٌ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ *

١٧٩٢۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، وکیع، سفیان، حبیب، (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، سفیان، شعبہ، حبیب، ابوالعباس، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے جہاد میں شرکت کرنے کی اجازت طلب کی، آپؐ نے اس سے دریافت فرمایا، تیرے والدین زندہ ہیں، اس نے عرض کیا جی ہاں، آپؐ نے فرمایا، تو پھر ان ہی میں جہاد کر۔

١٧٩٣- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٧٩٣۔ عبیداللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد، شعبہ، حبیب، ابوالعباس، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور حسب سابق روایت بیان کرتے

فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ قَالَ مُسْلِم أَبُو الْعَبَّاسِ اسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوخَ الْمَكِّيُّ *

ہیں، امام مسلمؒ فرماتے ہیں کہ ابوالعباس کا نام سائب بن فروخ المکی ہے۔

١٧٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي إِسْحَقَ ح و حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ جَمِيعًا عَنْ حَبِيبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۷۹۴۔ ابوکریب، ابن بشر، مسعر۔
(دوسری سند) محمد بن حاتم، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق۔
(تیسری سند) قاسم بن زکریا، حسین بن علی جعفی، زائدہ، اعمش، حبیب اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

١٧٩٥ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ نَاعِمًا مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ أَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنَ اللَّهِ قَالَ فَهَلْ مِنْ وَالِدَيْكَ أَحَدٌ حَيٌّ قَالَ نَعَمْ بَلْ كِلَاهُمَا قَالَ فَتَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَارْجِعْ إِلَى وَالِدَيْكَ فَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا *

۱۷۹۵۔ سعید بن منصور، عبداللہ بن وہب، عمرو بن الحارث، زید بن ابی حبیب، ناعم، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں آپؐ سے ہجرت اور جہاد پر بیعت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اس کے ثواب کا طالب ہوں، آپؐ نے فرمایا، تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے کہا ہاں، دونوں زندہ ہیں، آپؐ نے فرمایا تو اللہ سے ثواب کا طالب ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا تو اپنے والدین کے پاس لوٹ جا، اور انہیں سے حسن سلوک کر۔

(فائدہ) ان روایات سے والدین کی خدمت کی بہت ہی فضیلت ثابت ہوئی اور خصوصیت کے ساتھ ماں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی، امام نووی فرماتے ہیں سلوک کرنے میں رشتہ داروں کی یہ ترتیب ہے، پہلے ماں، پھر باپ، پھر اولاد، پھر دادا، دادی، نانی، پھر بھائی، بہن، پھر اور محرم اور نزدیک، بعید پر مقدم ہے، اور حقیقی کو اخیافی اور علاتی پر فوقیت ہے، پھر وہ رشتہ دار جو محرم نہیں، پھر نکاحی رشتہ والے، اس کے بعد غلام، پھر ہمسائے (نووی جلد ۲)

(٢٧٥) بَاب تَقْدِيمِ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى التَّطَوُّعِ بِالصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا *

باب (۲۷۵) والدین کے ساتھ حسن سلوک نفل نماز سے مقدم ہے۔

١٧٩٦ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ جُرَيْجٌ يَتَعَبَّدُ فِي صَوْمَعَةٍ فَجَاءَتْ أُمُّهُ قَالَ حُمَيْدٌ

۱۷۹۶۔ شیبان بن فروخ، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال، ابورافع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جریج اپنے عبادت خانہ میں عبادت کر رہا تھا، اتنے میں اس کی ماں آئی، حمید کہتے ہیں کہ ابورافع نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

فَوَصَفَ لَنَا أَبُو رَافِعٍ صِفَةَ أَبِي هُرَيْرَةَ لِصِفَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّهُ حِينَ دَعَتْهُ كَيْفَ جَعَلَتْ كَفَّهَا فَوْقَ حَاجِبِهَا ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا إِلَيْهِ تَدْعُوهُ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ أَنَا أُمُّكَ كَلِّمْنِي فَصَادَفَتْهُ يُصَلِّي فَقَالَ اللَّهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَاخْتَارَ صَلَاتَهُ فَرَجَعَتْ ثُمَّ عَادَتْ فِي الثَّانِيَةِ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ أَنَا أُمُّكَ فَكَلِّمْنِي قَالَ اللَّهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَاخْتَارَ صَلَاتَهُ فَقَالَتِ اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا جُرَيْجٌ وَهُوَ ابْنِي وَإِنِّي كَلَّمْتُهُ فَأَبَى أَنْ يُكَلِّمَنِي اللَّهُمَّ فَلَا تُمِتْهُ حَتَّى تُرِيَهُ الْمُومِسَاتِ قَالَ وَلَوْ دَعَتْ عَلَيْهِ أَنْ يُفْتَنَ لَفُتِنَ قَالَ وَكَانَ رَاعِي ضَأْنٍ يَأْوِي إِلَى دَيْرِهِ قَالَ فَخَرَجَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْقَرْيَةِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا الرَّاعِي فَحَمَلَتْ فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقِيلَ لَهَا مَا هَذَا قَالَتْ مِنْ صَاحِبِ هَذَا الدَّيْرِ قَالَ فَجَاءُوا بِفُؤُوسِهِمْ وَمَسَاحِيهِمْ فَنَادَوْهُ فَصَادَفُوهُ يُصَلِّي فَلَمْ يُكَلِّمْهُمْ قَالَ فَأَخَذُوا يَهْدِمُونَ دَيْرَهُ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ نَزَلَ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا لَهُ سَلْ هَذِهِ قَالَ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَ الصَّبِيِّ فَقَالَ مَنْ أَبُوكَ قَالَ أَبِي رَاعِي الضَّأْنِ فَلَمَّا سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْهُ قَالُوا نَبْنِي مَا هَدَمْنَا مِنْ دَيْرِكَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ قَالَ لَا وَلَكِنْ أَعِيدُوهُ تُرَابًا كَمَا كَانَ ثُمَّ عَلَاهُ *

عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ نقشہ بیان کیا کہ جس طرح اس کی ماں نے اپنا ہاتھ ابرو پر رکھا اور جریج کو بلانے کے لئے سر اٹھایا اور بولی اے جریج میں تیری ماں ہوں، مجھ سے بات کر، جریج اس وقت نماز میں تھا، اس نے (دل میں) کہا الٰہی میری ماں بلا رہی ہے اور میں نماز میں ہوں، غرضیکہ وہ نماز ہی میں رہا، اس کی ماں لوٹ گئی اور پھر دوسرے دن آئی، اور بولی اے جریج میں تیری ماں ہوں، مجھ سے بات کر، وہ بولا اے رب میری ماں پکارتی ہے، اور میں نماز میں ہوں، آخر وہ نماز ہی میں رہا، وہ بولی، الٰہی یہ جریج میرا بیٹا ہے، میں نے اس سے بات کی، مگر اس نے انکار کیا، اے اللہ اسے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک یہ بدکار عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے، آپؐ نے فرمایا، مگر وہ دعا کرتی کہ جریج فتنہ میں پڑ جائے تو پڑ جاتا، ایک بھیڑوں کا چرواہا تھا جو جریج کے عبادت خانہ کے پاس ٹھہرا کرتا، گاؤں سے ایک عورت باہر نکلی، اس چرواہے نے اس کے ساتھ بدفعلی کی، اسے حمل ٹھہر گیا، اس نے ایک لڑکا جنا، لوگوں نے اس سے پوچھا یہ لڑکا کہاں سے لائی ہے؟ وہ بولی اس عبادت خانہ میں جو رہتا ہے اس کا لڑکا ہے، یہ سن کر (بستی والے) کدالیں اور پھاوڑے لے کر آئے اور آواز دی، وہ نماز میں تھا، اس نے بات نہ کی، لوگ اس کا عبادت خانہ گرانے لگے، جب اس نے یہ دیکھا تو اترا، لوگوں نے اس سے کہا کہ اس عورت سے پوچھ کیا کہتی ہے، جریج ہنسا اور اس نے لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیرا، اور پوچھا تیرا باپ کون ہے؟ وہ بولا میرا باپ بھیڑوں کا چرواہا ہے، جب انہوں نے یہ بات سنی تو کہنے لگے جتنا عبادت خانہ ہم نے تیرا گرایا وہ سونے اور چاندی کا بنا دیتے ہیں اس نے کہا نہیں مٹی ہی سے درست کر دو، جیسا کہ پہلے تھا اور اوپر چڑھ گیا۔

١٧٩٧ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

۱۷۹۷۔ زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، جریر بن حازم، ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا تین بچوں

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَكَانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً فَكَانَ فِيهَا فَأَتَتْهُ أُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ أَيْ رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَقَالَتِ اللَّهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى وُجُوهِ الْمُومِسَاتِ فَتَذَاكَرَ بَنُو إِسْرَائِيلَ جُرَيْجًا وَعِبَادَتَهُ وَكَانَتِ امْرَأَةٌ بَغِيٌّ يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ إِنْ شِئْتُمْ لَأَفْتِنَنَّهُ لَكُمْ قَالَ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهَا فَأَتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَأْوِي إِلَى صَوْمَعَتِهِ فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَأَتَوْهُ فَاسْتَنْزَلُوهُ وَهَدَمُوا صَوْمَعَتَهُ وَجَعَلُوا يَضْرِبُونَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا زَنَيْتَ بِهَذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ مِنْكَ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَجَاءُوا بِهِ فَقَالَ دَعُونِي حَتَّى أُصَلِّيَ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ فِي بَطْنِهِ وَقَالَ يَا غُلَامُ مَنْ أَبُوكَ قَالَ فُلَانٌ الرَّاعِي قَالَ فَأَقْبَلُوا عَلَى جُرَيْجٍ يُقَبِّلُونَهُ وَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ وَقَالُوا نَبْنِي لَكَ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا أَعِيدُوهَا مِنْ طِينٍ كَمَا كَانَتْ فَفَعَلُوا وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ أُمِّهِ فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى دَابَّةٍ فَارِهَةٍ وَشَارَةٍ حَسَنَةٍ فَقَالَتْ أُمُّهُ اللَّهُمَّ اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَ هَذَا

کے علاوہ کوئی پنگھوڑے میں نہیں بولا، ایک تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام، دوسرا صاحب جریج، اور اس کا واقعہ یہ ہے کہ وہ ایک عابد شخص تھا، اس نے ایک عبادت خانہ بنایا اسی میں رہتا تھا اس کی ماں آئی اور وہ نماز پڑھ رہا تھا ماں نے پکارا او جریج، وہ بولا، اے رب میری ماں پکارتی ہے، اور میں نماز میں ہوں، آخر وہ نماز ہی میں رہا، اس کی ماں نے کہا، الٰہی جب تک یہ بدکار عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے اس وقت تک اسے موت نہ دینا، اس کے بعد بنی اسرائیل نے جریج اور اس کی عبادت کا چرچہ کیا اور بنی اسرائیل میں ایک بدکار عورت تھی جس کی خوبصورتی ضرب المثل تھی، وہ بولی اگر تم کہوں تو میں جریج کو فتنہ میں مبتلا کر دوں پھر وہ عورت جریج کے سامنے گئی، مگر اس نے اس کی طرف توجہ نہ کی، آخر وہ ایک چرواہے کے پاس گئی جو جریج کے عبادت خانہ کے قریب ٹھہرا کرتا تھا اور اس سے بدفعلی کے لئے کہا، چنانچہ اس نے اس کے ساتھ بدفعلی کی وہ حاملہ ہو گئی جب بچہ جنا تو بولی یہ بچہ جریج کا ہے، لوگ یہ سن کر جریج کے پاس گئے اور اس سے کہا اتر اور اس کا عبادت خانہ گرا دیا، اور اسے مارنے لگے اس نے کہا تمہیں کیا ہوا، لوگوں نے کہا کہ تو نے اس بدکار عورت سے زنا کیا ہے اور اس نے ایک بچہ بھی تجھ سے جنا ہے، جریج نے کہا کہ وہ بچہ کہاں ہے؟ لوگ اسے لائے، جریج نے کہا کہ ذرا مجھے نماز پڑھنے کی مہلت دو، پھر نماز پڑھی اور اس بچہ کے پاس آیا اور اس کے پیٹ میں ایک ٹھونکا دیا اور کہا ارے بچے تیرا باپ کون ہے؟ وہ بولا فلاں چرواہا، یہ سن کر لوگ جریج کی طرف دوڑے اور اسے چومنے اور چاٹنے لگے اور کہنے لگے کہ تیرا عبادت خانہ ہم سونے سے بنا دیتے ہیں، وہ بولا نہیں جیسا پہلے تھا ویسا ہی مٹی سے پھر بنا دو، لوگوں نے بنا دیا، تیسرا ایک بچہ تھا جو اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا اتنے میں ایک سوار عمدہ جانور پر ستھری پوشاک والا نکلا اس کی ماں نے کہا یا اللہ میرے اس بیٹے کو ایسا کرنا، بچہ نے یہ سن کر چھاتی چھوڑ دی اور

فَتَرَكَ الثَّدْيَ وَأَقْبَلَ إِلَيْهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ثَدْيِهِ فَجَعَلَ يَرْتَضِعُ قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْكِي ارْتِضَاعَهُ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ فِي فَمِهِ فَجَعَلَ يَمُصُّهَا قَالَ وَمَرُّوا بِجَارِيَةٍ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ وَهِيَ تَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَقَالَتْ أُمُّهُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا فَتَرَكَ الرَّضَاعَ وَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَهُنَاكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيثَ فَقَالَتْ حَلْقَى مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهُ فَقُلْتَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَمَرُّوا بِهَذِهِ الْأَمَةِ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا فَقُلْتَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا قَالَ إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّارًا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَإِنَّ هَذِهِ يَقُولُونَ لَهَا زَنَيْتِ وَلَمْ تَزْنِ وَسَرَقْتِ وَلَمْ تَسْرِقْ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا *

اس سوار کی طرف دیکھ کر کہا، الٰہی مجھے ایسا نہ کرنا، پھر چھاتی کی طرف جھکا، اور دودھ پینے لگا، ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں گویا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں اور وہ اس بچہ کے دودھ پینے کا نقشہ کلمہ کی انگلی اپنے منہ میں ڈال کر بیان کر رہے ہیں، حضورؐ نے فرمایا پھر لوگ ایک باندی کو لے کر نکلے، جسے مارتے جاتے تھے اور کہتے تھے تو نے زنا کرایا، اور چوری کی، وہ کہتی تھی اللہ تعالیٰ میری کفایت کرتا ہے اور وہی میرا وکیل ہے، بچہ کی ماں بولی، الٰہی میرے بچہ کو اس لونڈی کی طرح مت کرنا، یہ سن کر بچہ نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور اس لونڈی کی طرف دیکھ کر کہا، الٰہی مجھے اس کی طرح کرنا، اس وقت ماں اور بیٹے میں گفتگو ہوئی، ماں بولی، اے سر منڈے، جب ایک شخص اچھی حالت میں نکلا اور میں نے کہا الٰہی میرے لڑکے کو اس جیسا کرنا تو تو نے کہا، الٰہی مجھے اس جیسا نہ کرنا، اور اس لونڈی کو لوگ مارتے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تو نے زنا کیا، چوری کی ہے، میں نے کہا، یا اللہ میرے بچہ کو اس جیسا نہ کرنا، تو نے کہا مجھے اس جیسا کرنا، بچہ بولا وہ سوار ایک ظالم آدمی تھا، تو میں نے دعا کی الٰہی مجھے اس طرح نہ کرنا اور اس باندی پر لوگ تہمت لگاتے ہیں تو نے زنا کیا، حالانکہ اس نے زنا نہیں کیا اور چوری کی تہمت لگاتے ہیں مگر اس نے چوری نہیں کی، تو میں نے دعا کی کہ الہ العالمین مجھے اس جیسا کرنا۔

(فائدہ) جن بچوں نے بذریعہ وحی الٰہی بات کی وہ تین ہیں ورنہ طفولیت کے زمانہ میں سات بچوں نے بات کی ہے، ایک تو یوسف علیہ السلام کا شاہد، اور ایک بچہ نے فرعون کے زمانہ میں، اور ایک بچہ نے اصحاب اخدود کے واقعہ میں اور ساتویں حضرت یحییٰ علیہ السلام ہیں کہ انہوں نے زمانہ طفولیت میں بات کی ہے، عینی۔ باب بدء الخلق۔

۱۷۹۸- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ

۱۷۹۸۔ شیبان بن فروخ، ابوعوانہ، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، پھر خاک آلود ہو، پھر خوب ہی خاک آلود ہو جو اپنے والدین میں سے ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے میں پائے

كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ *

پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہو۔

١٧٩٩- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ *

١٧٩٩۔ زہیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص کی ناک، خاک آلود ہو اور پھر خاک آلود ہو، اور خوب ہی خاک آلود ہو، کہا گیا یا رسول اللہؐ کس کی؟ فرمایا جس نے اپنے والدین میں سے ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور پھر بھی جنت میں داخل نہ ہوا۔

١٨٠٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُهُ ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ *

١٨٠٠۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، خالد بن مخلد، سلمان بن بلال، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، تین مرتبہ یہی فرمایا، اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

(٢٧٦) بَاب فَضْلِ صِلَةِ أَصْدِقَاءِ الْأَبِ وَالْأُمِّ وَنَحْوِهِمَا *

باب (٢٧٦) والدین کے دوستوں سے حسن سلوک کی فضیلت۔

١٨٠١- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنِ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ لَقِيَهُ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُاللَّهِ وَ حَمَلَهُ عَلَى حِمَارٍ كَانَ يَرْكَبُهُ وَ أَعْطَاهُ عِمَامَةً كَانَتْ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ ابْنُ دِينَارٍ فَقُلْنَا لَهُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ إِنَّهُمُ الْأَعْرَابُ وَ إِنَّهُمْ يَرْضَوْنَ بِالْيَسِيرِ فَقَالَ عَبْدُاللَّهِ إِنَّ أَبَا هَذَا كَانَ وُدًّا لِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ وَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْوَلَدِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ *

١٨٠١۔ احمد بن عمرو السرح، عبداللہ بن وہب، سعید بن ابی ایوب، ولید بن ابی الولید، عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو مکہ کے راستہ میں ایک دیہاتی ملا تو حضرت عبداللہ نے سلام کیا اور جس گدھے پر خود سوار ہوتے تھے اسے سوار کیا، اور اپنے سر کا عمامہ اسے دیا، ابن دینار کہتے ہیں ہم نے ان سے کہا، اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ نیکی کرے یہ دیہاتی ہیں اور یہ تھوڑی سی چیز پر بھی راضی ہو جاتے ہیں تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ اس کا باپ حضرت عمر فاروقؓ کا دوست تھا، اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپؐ فرما رہے تھے کہ سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ لڑکا اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرے۔

١٨٠٢- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

١٨٠٢۔ ابوالطاہر، عبداللہ بن وہب، حیوہ بن شریح، ابن الہاد،

بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبَرُّ الْبِرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ أَبِيهِ *

عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بڑی نیکی یہ ہے کہ لڑکا اپنے باپ کے دوستوں سے نیکی کرے۔

١٨٠٣- حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ كَانَ لَهُ حِمَارٌ يَتَرَوَّحُ عَلَيْهِ إِذَا مَلَّ رُكُوبَ الرَّاحِلَةِ وَعِمَامَةٌ يَشُدُّ بِهَا رَأْسَهُ فَبَيْنَا هُوَ يَوْمًا عَلَى ذَلِكَ الْحِمَارِ إِذْ مَرَّ بِهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَلَسْتَ ابْنَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ قَالَ بَلَى فَأَعْطَاهُ الْحِمَارَ وَقَالَ ارْكَبْ هَذَا وَالْعِمَامَةَ قَالَ اشْدُدْ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ أَعْطَيْتَ هَذَا الْأَعْرَابِيَّ حِمَارًا كُنْتَ تَرَوَّحُ عَلَيْهِ وَعِمَامَةً كُنْتَ تَشُدُّ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ وَإِنَّ أَبَاهُ كَانَ صَدِيقًا لِعُمَرَ *

۱۸۰۳۔ حسن بن علی الحلوانی، یعقوب بن ابراہیم بن سعد بواسطہ اپنے والد، لیث بن سعد، یزید بن عبداللہ، ابن دینار بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے تو گدھا اپنے ساتھ آرام کے لئے رکھتے، جب اونٹ کی سواری سے تھک جاتے تو اس پر سوار ہو جاتے، ایک عمامہ رکھتے جو سر پر باندھتے، ایک دن وہ گدھے پر جا رہے تھے اتنے میں ایک دیہاتی آیا، عبداللہؓ نے کہا کہ فلاں کا بیٹا اور فلاں کا پوتا ہے، وہ بولا ہاں، حضرت عبداللہ نے اسے اپنا گدھا دے دیا اور فرمایا اس پر سوار ہو جا اور اپنا عمامہ دیا کہ اسے اپنے سر پر باندھ لے، عبداللہ کے بعض ساتھی بولے کہ تم نے اپنے آرام کا گدھا دے دیا اور عمامہ بھی دے دیا، جو اپنے سر پر باندھتے تھے، اللہ تمہاری مغفرت فرمائے، عبداللہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ باپ کے انتقال کر جانے کے بعد حسن سلوک کرے اور اس بدوی کا باپ حضرت عمرؓ کا دوست تھا۔

(٢٧٧) بَاب تَفْسِيرِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ *

باب (۲۷۷) بھلائی اور برائی کے معنی۔

١٨٠٤- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ *

۱۸۰۴۔ محمد بن حاتم بن میمون، ابن مہدی، معاویہ بن صالح، عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر، بواسطہ اپنے والد، حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھلائی اور برائی کے متعلق پوچھا، آپؐ نے فرمایا، بھلائی حسن خلق کا نام ہے، اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹک پیدا کرے، اور تجھے برا معلوم ہو، کہ لوگ اس پر مطلع ہو جائیں۔

(فائدہ) حسن خلق ایسا جامع اور عام لفظ ہے کہ برائی اور بھلائی کے تمام شعبے اس کے ماتحت آگئے، خواہ وہ اطاعات سے ہوں، یا لطف و نرمی اور حسن معاشرت سے تعلق رکھتے ہوں۔

۱۸۰۵ - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ قَالَ أَقَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ سَنَةً مَا يَمْنَعُنِي مِنَ الْهِجْرَةِ إِلَّا الْمَسْأَلَةُ كَانَ أَحَدُنَا إِذَا هَاجَرَ لَمْ يَسْأَلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ *

۱۸۰۵۔ ہارون بن سعید ایلی، عبداللہ بن وہب، معاویہ بن صالح، عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر، بواسطہ اپنے والد، حضرت نواس بن سمعان بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سال تک رہا اور میں نے صرف آپؐ سے مسائل پوچھنے کی وجہ ہی سے ہجرت نہیں کی تا کہ مسافروں کے حکم میں رہوں کیونکہ جب کوئی ہم میں سے ہجرت کر لیتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہ پوچھتا، چنانچہ میں نے آپؐ سے بھلائی اور برائی کے متعلق دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا، بھلائی حسن خلق کا نام ہے، اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تو لوگوں کی اس پر اطلاع کو اچھا نہ سمجھے۔

(۲۷۸) بَاب صِلَةِ الرَّحِمِ وَتَحْرِيمِ قَطِيعَتِهَا *

باب (۲۷۸) صلہ رحمی کا حکم اور قطع رحمی کی حرمت۔

۱۸۰۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جَمِيلِ بْنِ طَرِيفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنِي عَمِّي أَبُو الْحُبَابِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ هَذَا مَقَامُ الْعَائِذِ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ نَعَمْ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَذَاكِ لَكِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ (فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ

۱۸۰۶۔ قتیبہ بن سعید، محمد بن عباد، حاتم، معاویہ، ابوالحباب، سعید بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا، جب اس سے فراغت ہوئی تو رحم (رشتہ داری) نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ یہ مقام قطع رحمی سے پناہ مانگنے والے کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اچھا کیا، تو اس بات سے راضی نہیں ہے کہ جو تجھے ملائے رکھے گا، میں اسے ملاؤں گا، اور جو تجھے قطع کرے گا، میں بھی اس سے قطع تعلق کر لوں گا، رحم نے کہا، کیوں نہیں (میں راضی ہوں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا، بس یہ تیرا حق ہے، پھر حضور نے فرمایا، اگر اس کی تصدیق چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو فھل عسیتم الخ یعنی اگر تمہیں حکمرانی مل جائے، تو تم زمین میں فساد پھیلاؤ، اور قطع رحمی کرو، یہ وہ لوگ

أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَى أَبْصَارَهُمْ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا) *

ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی، ان کو بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا، کیا قرآن میں غور نہیں کرتے یا ان کے قلوب پر قفل پڑے ہیں۔

١٨٠٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللَّهُ *

۱۸۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، وکیع، معاویہ بن ابی مزرد، یزید بن رومان، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رحم عرش الٰہی سے لٹکا ہوا تھا اور کہہ رہا تھا، جو مجھے ملائے گا، اسے خدا تعالیٰ ملائے گا اور جو مجھے قطع کرے گا، اللہ تعالیٰ اس سے قطع تعلق کرے گا۔

١٨٠٨ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي قَاطِعَ رَحِمٍ *

۱۸۰۸۔ زہیر بن حرب، ابن ابی عمرو، سفیان، زہری، محمد بن جبیر بن مطعم، حضرت جبیر بن مطعم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جنت میں قاطع رحم، داخل نہیں ہو گا۔ ابن ابی عمر بیان کرتے ہیں کہ سفیان نے فرمایا، یعنی رحم قطع کرنے والا۔

١٨٠٩ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ *

۱۸۰۹۔ عبداللہ بن محمد بن اسماء الضبعی، جویریہ، مالک، زہری، محمد بن جبیر بن مطعم، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رشتہ داری قطع کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہو گا۔

١٨١٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۸۱۰۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں "اَنّ" کے بجائے سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

١٨١١ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ أَوْ يُنْسَأَ فِي أَثَرِهِ

۱۸۱۱۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی روزی فراخ اور عمر دراز ہو تو وہ اپنے رشتہ داروں کو ملائے۔

فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ *

١٨١٢- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ *

۱۸۱۲۔ عبدالملک بن شعیب بن لیث، شعیب، لیث، عقیل بن خالد ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جسے یہ محبوب ہو کہ اس کی روزی فراخ اور عمر میں ترقی ہو، وہ صلہ رحمی کرے۔

١٨١٣- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُونِي وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ *

۱۸۱۳۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمار بن عبدالرحمٰن بواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے کچھ رشتہ دار ہیں۔ میں ان سے ناتا ملاتا ہوں اور وہ توڑتے ہیں، میں ان سے احسان کرتا ہوں اور وہ برائی کرتے ہیں، میں بردباری کرتا ہوں اور وہ جہالت کے ساتھ پیش آتے ہیں، آپ نے فرمایا، اگر حقیقت میں تو ایسا ہی کرتا ہے تو ان کے منہ پر جلتی ہوئی راکھ ڈالتا ہے۔ جب تک تو اس حالت پر قائم رہے گا خدا کی طرف سے ایک مددگار ان کے مقابلہ میں تیرے ساتھ رہے گا۔

(٢٧٩) بَاب تَحْرِيمِ التَّحَاسُدِ وَالتَّبَاغُضِ وَالتَّدَابُرِ *

باب (۲۷۹) حسد بغض اور دشمنی کی حرمت۔

١٨١٤- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ *

۱۸۱۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، باہم حسد نہ کرو، بغض نہ کرو، اور ایک دوسرے کی طرف پشت پھیر کر نہ بیٹھو بلکہ خدا کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ کسی مسلمان کے لئے اپنے بھائی کو تین شب سے زیادہ چھوڑے رکھنا جائز نہیں ہے۔

١٨١٥- حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ

۱۸۱۵۔ حاجب بن ولید، محمد بن حرب، محمد بن ولید، زہری، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ح و حَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ*

(دوسری سند) حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

١٨١٦- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَلَا تَقَاطَعُوا *

۱۸۱۶۔ زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، عمرو ناقد، ابن عیینہ، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی ابن عیینہ کی روایت میں ہے کہ باہم قطع تعلقات مت کرو۔

١٨١٧- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا رِوَايَةُ يَزِيدَ عَنْهُ فَكَرِوَايَةِ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ يَذْكُرُ الْخِصَالَ الْأَرْبَعَةَ جَمِيعًا وَأَمَّا حَدِيثُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابَرُوا*

۱۸۱۷۔ ابو کامل، یزید بن زریع۔

(دوسری سند) محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی یزید کی روایت سفیان بن ازہری کی روایت کی طرح ہے۔ اس میں خصال اربعہ کا تذکرہ ہے، لیکن عبدالرزاق کی روایت میں ہے کہ باہم حسد نہ کرو(۱)، اور نہ قطع تعلقات کرو، اور نہ ایک دوسرے کی طرف پشت کر کے بیٹھو۔

١٨١٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَقَاطَعُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا*

۱۸۱۸۔ محمد بن مثنی، ابوداؤد، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ باہم حسد نہ کرو، باہم بغض نہ کرو، اور ایک دوسرے سے قطع تعلقات نہ کرو، اور خدا کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ۔

(فائدہ) حسد دوسرے کی نعمت کے زوال کی تمنا کرنے کو کہتے ہیں، یہ سخت ترین حرام ہے اور بہت بری بلا ہے۔ حاسد کبھی خوش نہیں ہوتا، حسد ایندھن کی طرح اس کو جلا دیتا ہے۔

---

(۱) حسد کے چار مرتبے ہیں (۱) کسی کے پاس موجود نعمت کے اس سے ختم ہونے کو پسند کرنا اگرچہ حسد کرنے والے کو وہ نہ ملے۔ (۲) کسی کے پاس نعمت دیکھ کر یہ چاہنا کہ اس کے پاس نہ رہے مجھے مل جائے۔ (۳) نعمت دیکھ کر یہ پسند کرنا کہ اس کے پاس بھی رہے مجھے بھی اس جیسی نعمت حاصل ہو جائے۔ اگر مجھے حاصل نہیں ہوتی تو اس کے پاس بھی نہ رہے۔ (۴) دوسرے کے پاس جیسی نعمت ہے ویسی مجھے حاصل ہو جائے اس کے پاس سے بھی ختم نہ ہو۔ یہ چوتھی صورت جائز ہے اور اسے غبطہ اور اردو میں رشک کہا جاتا ہے۔ پھر حسد کی بنا پر ناجائز کام شروع کر دے جیسے اس کی غیبت، اس کو گالیاں دینا یا اس کے پاس جو نعمت ہے اس کے زائل ہونے کی دعا کرنا اور اس کی کوشش کرنا، تو ایسا حسد بالاتفاق حرام ہے۔ اور اگر دل میں حسد تو ہے مگر اس کا اثر ظاہری اعمال میں نظر نہیں آتا تو ایسا حسد گناہ ہے یا نہیں اس بارے میں علماء کے دونوں قول ہیں۔

١٨١٩ - حَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ كَمَا أَمَرَكُمُ اللَّهُ *

۱۸۱۹۔ علی بن نصر الجھضمی، وہب بن جریر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔ اتنی زیادتی ہے جیسا کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

(٢٨٠) بَاب تَحْرِيمِ الْهَجْرِ فَوْقَ ثَلَاثٍ بِلَا عُذْرٍ شَرْعِيٍّ *

باب (۲۸۰) تین دن سے زیادہ تعلق منقطع کرنے کی حرمت۔

١٨٢٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ *

۱۸۲۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عطاء بن یزید لیثی، ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی مسلمان کو حلال نہیں ہے کہ اپنے بھائی کو تین شب سے زیادہ چھوڑے رہے، دونوں باہم ملتے ہوں، تو ایک ادھر منہ پھیر لے اور دوسرا ادھر منہ کر لے اور ان میں سے بہتر وہ ہے جو ابتداء بالسلام کرے۔

١٨٢١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ وَمِثْلِ حَدِيثِهِ إِلَّا قَوْلَهُ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا فَإِنَّهُمْ جَمِيعًا قَالُوا فِي حَدِيثِهِمْ غَيْرَ مَالِكٍ فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا *

۱۸۲۱۔ قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب سفیان۔
(دوسری سند) حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس۔
(تیسری سند) حاجب بن ولید، محمد بن حرب، زبیدی۔
(چوتھی سند) اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر زہری سے مالک کی سند اور اس کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، صرف ایک لفظ میں فرق ہے، کہ مالک کے علاوہ سب "یعرض" کا لفظ بولتے ہیں اور مالک "یصد"۔

١٦٢٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ وَهُوَ ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ *

۱۸۲۲۔ محمد بن رافع، محمد بن ابی فدیک، ضحاک، نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی مومن کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ تعلقات ترک کرے۔

١٨٢٣- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ ثَلَاثٍ *

۱۸۲۳۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز، علاء بواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین شب سے زیادہ ترک تعلقات جائز نہیں ہے۔

(٢٨١) بَاب تَحْرِيمِ الظَّنِّ وَالتَّجَسُّسِ وَالتَّنَافُسِ وَالتَّنَاجُشِ وَنَحْوِهَا *

باب (۲۸۱) بدگمانی، جاسوسی اور حرص و طمع حرام ہے۔

١٨٢٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا *

۱۸۲۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدگمانی سے بچو، کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور کسی کی بات پر کان مت لگاؤ اور نہ جاسوسی کرو، باہم ایک دوسرے پر حرص نہ کرو، بغض نہ رکھو، ایک دوسرے کی طرف پیٹھ پھیر کر نہ بیٹھو، بلکہ خدا کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ۔

١٨٢٥- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَهَجَّرُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا *

۱۸۲۵۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ترک تعلقات مت کرو، اور ایک دوسرے کی طرف پیٹھ نہ کرو، چھپ کر کسی کی باتیں نہ سنو اور کوئی کسی کے سودے پر سودا نہ کرے۔ اور خدا کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ۔

١٨٢٦- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا *

۱۸۲۶۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باہم حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، کسی کی جاسوسی نہ کرو اور چھپ کر کسی کی باتیں نہ سنو اور بیع نجش نہ کرو، بلکہ سب اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ۔

(فائدہ) بیع نجش کی تفصیل اور اس کے معنی کتاب البیوع میں بیان ہو چکے ہیں، اس جگہ دیکھ لیا جائے۔

١٨٢٧- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ

۱۸۲۷۔ حسن بن علی الحلوانی، علی بن نصر جہضمی، وہب بن

وَعَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ الْجَهْضَمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ لَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَكُونُوا إِخْوَانًا كَمَا أَمَرَكُمُ اللَّهُ *

جریر، شعبہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے کہ قطع تعلق نہ کرو ایک دوسرے کی طرف پیٹھ نہ کرو، بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو، بلکہ جس طرح تم کو اللہ نے حکم دیا ہے بھائی بھائی ہو جاؤ۔

۱۸۲۸- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا *

۱۸۲۸۔ احمد بن سعید دارمی، حبان، وہیب، سہیل، بواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا آپس میں بغض نہ رکھو، نہ کسی کی طرف پشت کر کے بیٹھو اور حرصا حرصی بھی نہ کرو، بلکہ خدا کے بندو بھائی بھائی ہو جاؤ۔

(۲۸۲) بَاب تَحْرِيمِ ظُلْمِ الْمُسْلِمِ وَخَذْلِهِ وَاحْتِقَارِهِ وَدَمِهِ وَعِرْضِهِ وَمَالِهِ *

باب (۲۸۲) مسلمان پر ظلم کرنا اور اسے ذلیل کرنا اور حقیر سمجھنا حرام ہے۔

۱۸۲۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ التَّقْوَى هَاهُنَا وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ *

۱۸۲۹۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، داؤد، ابو سعید مولی عامر بن کریز حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور بیع نجش نہ کرو اور کسی سے بغض نہ رکھو، اور نہ کسی کی طرف پشت کر کے بیٹھو اور نہ کسی کی بیع پر بیع کرو، بلکہ اللہ کے بندے سب بھائی بھائی ہو جاؤ، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرے، نہ اس کو ذلیل کرے اور نہ اسے حقیر جانے، تقویٰ اور پرہیزگاری اس جگہ ہے اور آپ نے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کے بتایا، آدمی کے لئے یہ برائی کافی ہے۔ کہ وہ اپنے بھائی کو حقیر سمجھے، مسلمان کی ہر ایک چیز اس کا خون، مال اور عزت و آبرو دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔

۱۸۳۰- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أُسَامَةَ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ

۱۸۳۰۔ ابوالطاہر، ابن وہب، اسامہ، ابو سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور داؤد کی روایت کی طرح کچھ کمی اور زیادتی کے ساتھ حدیث مروی ہے، زیادتی یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں

حَدِيثِ دَاوُدَ وَزَادَ وَنَقَصَ وَمِمَّا زَادَ فِيهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى أَجْسَادِكُمْ وَلَا إِلَى صُوَرِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ إِلَى صَدْرِهِ *

اور تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا، بلکہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے، اور آپؐ نے اپنی انگلی سے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کیا۔

١٨٣١ - حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ *

۱۸۳۱۔ عمرو ناقد، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، یزید بن اصم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تمہاری صورتوں اور تمہارے اموال کو نہیں دیکھتا، بلکہ تمہارے قلوب اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔

(٢٨٣) بَاب النَّهْيِ عَنِ الشَّحْنَاءِ وَالتَّهَاجُرِ *

باب (۲۸۳) کینہ اور دشمنی رکھنے کی ممانعت۔

١٨٣٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا*

۱۸۳۲۔ قتیبہ بن سعید، مالک، سہیل، بواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں، پھر ہر اس بندہ کی مغفرت کی جاتی ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے، مگر وہ شخص کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان عداوت ہو، کہا جاتا ہے کہ ان کو دیکھتے رہو، حتی کہ ان میں صلح ہو جائے، ان کو دیکھتے رہو، یہاں تک کہ ان کا آپس میں میل ہو جائے دیکھتے رہو، کہ یہ دونوں آپس میں مل جائیں۔

١٨٣٣ - حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيِّ كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الدَّرَاوَرْدِيِّ إِلَّا الْمُتَهَاجِرَيْنِ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبْدَةَ و قَالَ قُتَيْبَةُ إِلَّا الْمُهْتَجِرَيْنِ *

۱۸۳۳۔ زہیر بن حرب، جریر (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، احمد بن عبدہ ضبی، عبدالعزیز الدراوردی، سہیل اپنے والد سے مالک کی سند اور ان کی روایت کے ہم معنی روایت نقل کرتے ہیں، مگر دراوردی کی روایت سے "الا المتہاجرین" اور قتیبہ کی روایت سے "الا المہتجرین" کا لفظ ہے یعنی دو کی مغفرت نہیں ہوتی، جنہوں نے آپس میں ترک تعلقات کر رکھا ہو۔

١٨٣٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ مَرَّةً قَالَ تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ فِي كُلِّ يَوْمِ خَمِيسٍ وَاثْنَيْنِ فَيَغْفِرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ لِكُلِّ امْرِئٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا امْرَأً كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ ارْكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا ارْكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا *

۱۸۳۴۔ ابن ابی عمر، سفیان، مسلم بن ابی مریم، ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہر ایک کے جمعرات اور پیر کو اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس دن میں ہر اس شخص کی مغفرت فرمادیتا ہے، جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، البتہ اس آدمی کی مغفرت نہیں ہوتی، جس کا اپنے بھائی سے کینہ اور عداوت ہو، بلکہ کہا جاتا ہے کہ ان کو مہلت دو، یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کرلیں، ان کو مہلت دو، یہاں تک کہ دونوں صلح کرلیں۔

١٨٣٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُعْرَضُ أَعْمَالُ النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ إِلَّا عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اتْرُكُوا أَوِ ارْكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَفِيئَا *

۱۸۳۵۔ ابو الطاہر، عمرو بن سواد، ابن وہب، مالک بن انس، مسلم بن ابی مریم، ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، ہر ہفتہ میں دو مرتبہ پیر اور جمعرات کے دن لوگوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور ہر ایماندار بندہ کی مغفرت کر دی جاتی ہے، ہاں اس بندہ کو نہیں بخشا جاتا، جس کا اپنے بھائی کے ساتھ کینہ ہو، بلکہ کہا جاتا ہے، انہیں چھوڑ دو، یا انہیں مہلت دو، تاوقتیکہ یہ رجوع کرلیں۔

(٢٨٤) بَاب فِي فَضْلِ الْحُبِّ فِي اللَّهِ *

باب (۲۸۴) اللہ تعالیٰ کیلئے محبت کرنے کی فضیلت کا بیان۔

١٨٣٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي الْحُبَابِ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي الْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي *

۱۸۳۶۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر، ابوالحباب سعید بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا، کہاں ہیں وہ لوگ جو میری بزرگی اور اطاعت کیلئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے، آج کے دن میں انہیں اپنا سایہ عطا کروں گا، اور آج کے دن میرے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہیں۔

١٨٣٧ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ

۱۸۳۷۔ عبدالاعلیٰ بن حماد، حماد بن سلمہ، ثابت، ابورافع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ایک شخص اپنے بھائی کی

رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى فَأَرْصَدَ اللَّهُ لَهُ عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ قَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ أُرِيدُ أَخًا لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ *

ملاقات کو ایک دوسری آبادی میں گیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے راستہ میں ایک فرشتہ کو اس کے انتظار میں بھیج دیا، جب اس کا اس فرشتے سے گزر ہوا، تو فرشتہ نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا اس آبادی میں اپنے بھائی کے پاس جانا چاہتا ہوں، فرشتہ نے کہا، کیا تو نے اس پر کچھ احسان کیا ہے جس کی تکمیل مقصود ہے، اس نے کہا نہیں، اس کے علاوہ کوئی بات نہیں کہ مجھے اس سے اللہ کے لئے محبت ہے۔ فرشتہ نے کہا "تو میں تیرے پاس اللہ کا قاصد ہوں کہ جس طرح تو اس سے خدا کی وجہ سے محبت کرتا ہے اللہ بھی تجھ سے محبت کرتا ہے۔

١٨٣٨- قَالَ الشَّيْخُ أَبُو أَحْمَدَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَنْجُويَةَ الْقُشَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۸۳۸۔ ابو احمد، ابو بکر محمد بن قشیری، عبد الاعلی بن حماد، حماد بن سلمہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

(٢٨٥) بَاب فَضْلِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ *

باب (۲۸۵) مریض کی عیادت کرنے کی فضیلت۔

١٨٣٩- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِيَانِ ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِدُ الْمَرِيضِ فِي مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ *

۱۸۳۹۔ سعید بن منصور، ابو الربیع زہرانی، حماد، ایوب، ابو قلابہ، ابو اسماء، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بیمار کی مزاج پرسی کرنے والا جنت کے میوہ زار میں ہوتا ہے تاوقتیکہ واپس نہیں آتا۔

١٨٤٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ *

۱۸۴۰۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، ہشیم، خالد، ابو قلابہ، ابو اسماء، ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص بیمار کی مزاج پرسی کرتا ہے، اس وقت سے واپسی تک جنت کے میوہ زار میں رہتا ہے۔

١٨٤١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ

۱۸۴۱۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، یزید بن زریع، خالد، ابو قلابہ، ابو

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ*

اسماء رحبی، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے، تو اس وقت سے واپسی تک جنت کے میوہ زار میں رہتا ہے۔

۱۸۴۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَاهَا*

۱۸۴۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، عاصم احول، عبداللہ بن زید، ابو اشعث صنعانی، ابو اسماء، رحبی، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص بیمار کی مزاج پرسی(۱) کرتا ہے، وہ برابر جنت کے خرفہ میں ہوتا ہے عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! جنت کا خرفہ کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا، اس کے باغات۔

۱۸۴۳- حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۸۴۳۔ سوید بن سعید، مروان بن معاویہ، عاصم احول سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۸۴۴- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُودُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي قَالَ

۱۸۴۴۔ محمد بن حاتم، بہز، حماد بن سلمہ، ثابت، ابو رافع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا، اے ابن آدم میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہیں کی، بندہ عرض کرے گا اے رب میں تیری عیادت کیسے کرتا، تو رب العالمین ہے، اللہ فرمائے گا کیا تو نہیں جانتا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا۔ اور تو نے اس کی عیادت نہیں کی کیا تجھے علم نہیں کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا، ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا مانگا، مگر تو نے کھانا نہیں دیا، بندہ

(۱) بیمار کی عیادت کرنا بلاشبہ بڑی فضیلت والا عمل ہے لیکن اس کے کچھ آداب ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ بیمار کے آرام کے وقت یا اس کے اہل خانہ کے آرام کے وقت عیادت کے لئے نہ جائے تاکہ انہیں تکلیف نہ ہو۔ ایک ادب یہ ہے کہ مریض کے پاس اتنی دیر نہ بیٹھے کہ جس سے وہ تنگ ہونے لگے۔

يَا رَبِّ وَكَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَسْقِيكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي *

عرض کریگا، پروردگار میں تجھے کھانا کیسے کھلاتا، تو رب العالمین ہے، اللہ فرمائے گا کیا تو واقف نہیں کہ میرے فلاں بندہ نے تجھ سے کھانا مانگا تھا۔ مگر تو نے اسے کھانا نہیں دیا کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اسے کھانا دیتا، تو اسے میرے پاس پاتا، اے ابن آدم میں نے تجھ سے پانی مانگا، مگر تو نے مجھے پانی نہیں دیا، بندہ عرض کریگا پروردگار میں تجھے کیسے پانی پلاتا تو تو رب العالمین ہے، اللہ فرمائے گا تو واقف نہیں میرے فلاں بندہ نے تجھ سے پانی مانگا، تو تو نے نہیں دیا، سن اگر تو اسے پانی پلا دیتا تو اسے میرے پاس پاتا۔

(٢٨٦) بَاب ثَوَابِ الْمُؤْمِنِ فِيمَا يُصِيبُهُ مِنْ مَرَضٍ أَوْ حُزْنٍ أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ *

باب (۲۸۶) مومن کو بیماری یا غم اور پریشانی لاحق ہونے پر ثواب ملتا ہے۔

١٨٤٥ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةِ عُثْمَانَ مَكَانَ الْوَجَعِ وَجَعًا *

۱۸۴۵۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابووائل، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کے مرض سے بڑھ کر تکلیف دینے والا مرض، میں نے کسی کا نہیں دیکھا ہے۔

١٨٤٦ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ أَخْبَرَنِي أَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ مِثْلَ حَدِيثِهِ *

۱۸۴۶۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد۔
(دوسری سند) ابن مثنیٰ، ابن بشار، ابن ابی عدی۔
(تیسری سند) بشر بن خالد، محمد، شعبہ، اعمش۔
(چوتھی سند) ابوبکر بن نافع، عبد الرحمٰن۔
(پانچویں سند) ابن نمیر، مصعب بن مقدام، سفیان اعمش سے جریر کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے۔

١٨٤٧ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ

۱۸۴۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابراہیم تیمی [illegible]

أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلْ إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ فَقُلْتُ ذَلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي *

رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، حضورؐ کو اس وقت بخار تھا، میں نے ہاتھ رکھ کر دیکھا اور عرض کیا، یا رسول اللہؐ، حضور کو بہت سخت بخار ہوتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا، ہاں مجھے تم میں سے دو آدمیوں کے برابر بخار ہوتا ہے میں نے عرض کیا، کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ آپؐ کے لئے دہرا ثواب ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس مسلمان پر بیماری وغیرہ کی کوئی تکلیف آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس تکلیف کے عوض میں اس سے اس طرح (صغیرہ) گناہ معاف کر دیتا ہے جیسے کہ (موسم خزاں) میں درخت سے پتے جھڑ جاتے ہیں، اور زہیر کی روایت میں ہاتھ لگا کر دیکھنے کا ذکر نہیں ہے۔

١٨٤٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ نَعَمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ *

۱۸۴۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ۔ (دوسری سند) محمد بن رافع، عبد الرزاق، سفیان (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، یحییٰ بن عبد الملک، اعمش سے تمام روایتیں جریر کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی مروی ہیں۔ باقی ابو معاویہ کی روایت میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا، ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ زمین پر کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اسے بیماری کی کوئی تکلیف آئے (آخر تک)

١٨٤٩- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ دَخَلَ شَبَابٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ بِمِنًى وَهُمْ يَضْحَكُونَ فَقَالَتْ مَا يُضْحِكُكُمْ قَالُوا فُلَانٌ خَرَّ عَلَى طُنُبِ فُسْطَاطٍ فَكَادَتْ عُنُقُهُ أَوْ عَيْنُهُ أَنْ تَذْهَبَ فَقَالَتْ لَا تَضْحَكُوا

۱۸۴۹۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، اسود بیان کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مقام منیٰ میں تھیں کچھ قریشی نوجوان ان کے پاس گئے اس وقت وہ ہنس رہے تھے؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کس بات سے ہنس رہے ہو؟ قریشی جوانوں نے عرض کیا کہ فلاں شخص خیمہ کی رسی پر گر پڑا اس کی گردن یا آنکھ جاتے جاتے ہی بچی۔ فرمایا ہنسو مت اس لئے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَمُحِيَتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ *

سنا ہے آپؐ نے فرمایا کہ مسلمان کے اگر کوئی کانٹایا کانٹے سے چھوٹی کوئی چیز لگ گئی ہے تو اس کے عوض اس کے لئے ایک درجہ لکھ دیا جاتا ہے اور ایک گناہ اس کا مٹا دیا جاتا ہے۔

١٨٥٠ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً *

۱۸۵۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، (دوسری سند) اسحاق حنظلی، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو کانٹا لگتا ہے یا اس سے بھی کوئی چھوٹی تکلیف پہنچتی ہیں تو خدا تعالیٰ اس کے عوض اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے یا ایک گناہ اس کا کم کر دیتا ہے۔

١٨٥١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا قَصَّ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطِيئَتِهِ *

۱۸۵۱۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، محمد بن بشر، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو اگر کسی کانٹے یا اس سے بھی چھوٹی چیز سے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔

١٨٥٢ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۸۵۲۔ ابو کریب، ابو معاویہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

١٨٥٣ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُصِيبَةٍ يُصَابُ بِهَا الْمُسْلِمُ إِلَّا كُفِّرَ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا *

۱۸۵۳۔ ابو الطاہر، ابن وہب، مالک بن انس، یونس بن یزید، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مسلمان پر جو بھی مصیبت آتی ہے تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ کر دی جاتی ہے، یہاں تک کہ کانٹا بھی اگر اس کے چبھتا ہے۔

١٨٥٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ مُصِيبَةٍ

۱۸۵۴۔ ابو الطاہر، ابن وہب، مالک بن انس، یزید بن خصیفہ، عروہ بن زبیرؓ، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن پر جو مصیبت آتی ہے حتیٰ کہ اگر کانٹا بھی اس کے لگتا ہے تو اس کے

حَتَّى الشَّوْكَةِ إِلَّا قُصَّ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ أَوْ كُفِّرَ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ لَا يَدْرِي يَزِيدُ أَيَّتُهُمَا قَالَ عُرْوَةُ *

عوض اس کے گناہ کم ہو جاتے ہیں، یا اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیا جاتا ہے، یزید یقین کے ساتھ نہیں بیان کر سکتے کہ عروہ نے کونسا لفظ بولا ہے۔

١٨٥٥ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ حَتَّى الشَّوْكَةِ تُصِيبُهُ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً أَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ *

۱۸۵۵۔ حرملہ بن یحییٰ، عبداللہ بن وہب، حیوہ، ابن ہاد، ابو بکر بن حزم، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا جس چیز سے مسلمان کو تکلیف پہنچتی ہے یہاں تک کہ اگر اس کے کانٹا بھی لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس تکلیف کے بدلہ میں اس کے لئے ایک نیکی لکھ دیتا ہے یا کوئی گناہ اس کا ساقط کر دیا جاتا ہے۔

١٨٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ وَلَا نَصَبٍ وَلَا سَقَمٍ وَلَا حَزَنٍ حَتَّى الْهَمِّ يُهِمُّهُ إِلَّا كُفِّرَ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ *

۱۸۵۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو اسامہ، ولید بن کثیر، محمد بن عمرو بن عطاء، عطاء بن یسار، حضرت ابو سعیدؓ اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ مومن کو جب کوئی تکلیف یا ایذا یا بیماری یا رنج یہاں تک کہ فکر ہی ہو تو اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیا جاتا ہے۔

(فائدہ) میں پہلے ہی کئی مرتبہ لکھ چکا ہوں کہ گناہوں کی معافی سے صغائر کی معافی مراد ہے۔

١٨٥٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ مُحَيْصِنٍ شَيْخٍ مِنْ قُرَيْشٍ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ) بَلَغَتْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَبْلَغًا شَدِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِبُوا وَسَدِّدُوا فَفِي كُلِّ مَا يُصَابُ بِهِ الْمُسْلِمُ كَفَّارَةٌ حَتَّى النَّكْبَةِ يُنْكَبُهَا أَوِ الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا قَالَ مُسْلِم هُوَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

۱۸۵۷۔ قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن عیینہ، ابن محیصن، محمد بن قیس بن مخرمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ جو کوئی برائی کرے گا، اسے اس کا بدلہ ملے گا، مسلمانوں کو اس سے بہت فکر ہوئی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میانہ روی اور استقامت کو اختیار کرو، مسلمان پر جو بھی تکلیف آتی ہے وہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے یہاں تک کہ جو ٹھوکر لگتی ہے یا کانٹا بھی چبھتا ہے وہ بھی اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے، امام مسلم فرماتے ہیں، ابن محیصن، عمر بن عبدالرحمٰن بن محیصن مکہ کے رہنے والے

بْنِ مُحَيْصِنٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ *

تھے۔

۱۸۵۸ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ أَوْ أُمِّ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ مَا لَكِ يَا أُمَّ السَّائِبِ أَوْ يَا أُمَّ الْمُسَيَّبِ تُزَفْزِفِينَ قَالَتِ الْحُمَّى لَا بَارَكَ اللَّهُ فِيهَا فَقَالَ لَا تَسُبِّي الْحُمَّى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ *

۱۸۵۸۔ عبداللہ بن عمر قواریری، یزید بن زریع، حجاج صواف، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، ام سائب یا ام مسیب کے پاس تشریف لائے اور فرمایا، ام سائب یا ابن مسیب کیا ہوا تم کانپ رہی ہو، ام سائب نے عرض کیا، حضورؐ یہ بخار ہے، اللہ تعالیٰ اس میں برکت نہ کرے، آپؐ نے فرمایا، بخار کو برا مت کہو، اس لئے کہ یہ آدمی کی خطاؤں کو اس طرح دور کرتا ہے جیسا کہ بھٹی لوہے کی میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔

۱۸۵۹ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَا حَدَّثَنَا عِمْرَانُ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ هَذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنِّي أُصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللَّهَ لِي قَالَ إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَكِ قَالَتْ أَصْبِرُ قَالَتْ فَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا *

۱۸۵۹۔ عبداللہ بن عمر قواریری، یحییٰ بن سعید، بشر بن مفضل، عمران ابوبکر، عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں تمہیں ایک جنتی عورت نہ دکھلاؤں، میں نے کہا کہ ضرور، فرمایا یہ سیاہ فام عورت، حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہؐ مجھے مرگی کا دورہ ہوتا ہے اور میرا ستر کھل جاتا ہے، اللہ سے دعا فرمایئے، آپؐ نے فرمایا، اگر تیری مرضی ہو تو صبر کر تجھے جنت ملے گی، اور اگر تو چاہے تو میں دعا کروں، اللہ تجھے صحت دیدے، عورت بولی میں صبر کرتی ہوں، مگر میرا ستر کھل جاتا ہے، حضورؐ دعا فرمائیں میرا ستر نہ کھلے، آپؐ نے اس کے لئے دعا فرما دی۔

(۲۸۷) بَاب تَحْرِيمِ الظُّلْمِ *

باب (۲۸۷) ظلم کی حرمت۔

۱۸۶۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَهْرَامَ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيَّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا رَوَى عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ يَا عِبَادِي

۱۸۶۰۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن بہرام، مروان، سعید بن عبدالعزیز، ربیعہ بن یزید، ابوادریس خولانی، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے میرے بندو، میں نے ظلم کو اپنے اوپر بھی حرام کیا ہے اور تم پر بھی حرام کیا ہے، لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو، اے

إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّي فَتَضُرُّونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ قَالَ سَعِيدٌ كَانَ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ جَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ *

میرے بندو تم سب گمراہ ہو، مگر جسے میں راہ بتاؤں لہٰذا مجھ سے راہ مانگو، میں تم کو راہ بتاؤں گا، اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو، مگر جسے میں کھلاؤں، لہٰذا مجھ سے کھانا مانگو، میں تمہیں کھلاؤں گا، اے میرے بندو تم سب ننگے ہو، مگر جسے میں پہناؤں، سو لباس مجھ ہی سے مانگو، میں لباس عطا کروں گا، اے میرے بندو تم شب و روز گناہ کرتے ہو اور میں گناہوں کو بخشتا ہوں، لہٰذا مجھ سے بخشش چاہو میں تمہیں معاف کروں گا، اے میرے بندو تم نہ میرا نقصان کر سکتے ہو اور نہ مجھے فائدہ پہنچا سکتے ہو، اے میرے بندو، اگر تمہارے سب اگلے اور پچھلے جن اور انس اس ایک آدمی کے قلب کی طرح ہو جائیں جو سب سے زیادہ متقی ہے تب بھی میری سلطنت میں کوئی اضافہ نہیں کر سکتے، اور اگر سب اگلے اور پچھلے انسان اور جنات اس ایک آدمی کے قلب کی طرح ہو جائیں جو تم میں سب سے زیادہ بدکار ہے، تب بھی میری سلطنت میں کسی قسم کی کمی نہیں ہو سکتی، اے میرے بندو، اگر تمہارے اگلے اور پچھلے آدمی اور جنات ایک ہموار میدان میں کھڑے ہو کر مانگنا شروع کریں اور میں ہر ایک کو جو مانگے وہ دیدوں، تب بھی میرے خزانوں میں اتنی کمی نہ ہو گی، جتنی سمندر میں سوئی ڈال کر نکالنے سے، اے میرے بندو، یہ تمہارے اعمال ہیں جنہیں میں جمع کر رہا ہوں، ان کی جزا میں پوری پوری دوں گا سو جو بہتر بدلہ پائے تو وہ اللہ کی حمد و ثناء کرے اور جسے بہتر بدلہ نہ ملے تو وہ اپنے نفس ہی کو ملامت کرے، سعیدؒ بیان کرتے ہیں کہ ابو ادریس خولانی جس وقت یہ حدیث بیان کرتے تو گھٹنوں کے بل جھک جاتے۔

(فائدہ) کلام اللہ شریف میں آیۃ الکرسی اور احادیث میں یہ حدیث قدسی اللہ رب العزت کے جاہ و جلال اور عظمت و کبریائی کے بیان میں بے مثل ہے، اس حدیث شریف سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ رب العزت کی بادشاہی بندوں جیسی بادشاہی نہیں ہے بلکہ خداوند کریم سب سے بے نیاز فعال لما یرید ہے، کوئی کیسا ہی مقبول اور برگزیدہ بندہ ہو، مگر اس کی بارگاہ میں سوائے آہ و زاری اور عاجزی کرنے کے اور کچھ نہیں کر سکتا، سب بندے اسی کے غلام ہیں، وہ ملک الملوک ہے، سب کو وہی کھلاتا پلاتا اور اولاد دیتا ہے۔ اور آخرت میں بھی وہی جسے چاہے نجات عطا کرے، معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ پر کسی کا زور نہیں ہے اور نہ کوئی اس کے کاموں میں دخیل ہونے کا مجاز ہے، کسی کی مخالفت

اور موافقت کی اسے رتی بھر بھی پرواہ نہیں، بالفرض والتقدیر اگر تمام انبیاء کرام اور تمام ملائکہ اور تمام اولیاء خدا کے خلاف ہو جائیں (اور وہ ایسا کر ہی نہیں سکتے) تو ایک رتی بھر بھی اس کی سلطنت میں کچھ فتور نہیں کر سکتے، وہ سب کو آنا فانا کالعدم کر سکتا ہے چہ جائیکہ وہ خرافات جو عوام نے اولیاء کی طرف منسوب کر رکھی ہیں کہ جن سے ایمان کی سلامتی ہی مشکل ہے۔ (معاذ الله اللهم احفظنا) تعالى الله عن ذلك علوًا كبيرًا۔

١٨٦١ - حَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ مَرْوَانَ أَتَمُّهُمَا حَدِيثًا قَالَ أَبُو إِسْحَقَ حَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَا بِشْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ فَذَكَرُوا الْحَدِيثَ بِطُولِهِ*

۱۸۶۱۔ ابو بکر بن اسحاق، ابو مسہر، سعید بن عبدالعزیز سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی مروان کی روایت ان روایتوں میں کامل ہے، ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ ہم سے یہ حدیث حسن بن بشیر اور حسین اور محمد بن یحیٰی نے ابو مسہر سے مفصل بیان کی ہے۔

١٨٦٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنِّي حَرَّمْتُ عَلَى نَفْسِي الظُّلْمَ وَعَلَى عِبَادِي فَلَا تَظَالَمُوا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ وَحَدِيثُ أَبِي إِدْرِيسَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ أَتَمُّ مِنْ هَذَا *

۱۸۶۲۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن مثنیٰ، عبدالصمد بن عبدالوارث، ہمام، قتادہ، ابوقلابہ، ابواسماء، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ تبارک وتعالیٰ کا فرمان مبارک روایت کیا ہے کہ میں نے اپنے آپ پر اور اپنے بندوں پر ظلم کو حرام کیا ہے، اس لئے آپس میں ظلم مت کرو، اور بقیہ روایت حسب سابق بیان کی ہے مگر ابوادریس کی روایت اس سے کامل ہے۔

١٨٦٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ*

۱۸۶۳۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، داؤد، عبیداللہ بن مقسم، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم سے بچو، اس لئے کہ ظلم قیامت کے دن تاریکیاں ہیں، اور بخیلی سے بچو، اس لئے کہ بخیلی نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا ہے، بخیلی ہی کی وجہ سے انہوں نے لوگوں کے خون کئے، اور حرام کو حلال کیا۔

١٨٦٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۱۸۶۴۔ محمد بن حاتم، شبابہ، عبدالعزیز ماجشون، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ظلم قیامت کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

دن تاریکیاں ہوں گی۔

١٨٦٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

١٨٦٥۔ قتیبہ بن سعید، لیث، عقیل، زہری، سالم، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرے نہ کسی تباہی میں ڈالے جو اپنے بھائی کی حاجت روائی کرے گا تو اللہ اس کی حاجت پوری کرے گا، اور جو مسلمان سے کوئی مصیبت دور کرے گا اللہ قیامت کی مصیبتوں سے ایک مصیبت اس کی دور کرے گا، اور جو مسلمان کی ستر پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی ستر پوشی کرے گا۔

١٨٦٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَأَكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ *

١٨٦٦۔ قتیبہ بن سعید، علی بن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ حاضرین نے کہا ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس مال و اسباب نہ ہو، آپؐ نے فرمایا، میری امت میں قیامت کے دن وہ مفلس ہوگا جو نماز، روزہ، زکوٰۃ سب کچھ لے کر آئے گا لیکن اس نے دنیا میں کسی کو گالی دی ہوگی، دوسرے کو بدکاری کی تہمت لگائی ہوگی اور اس کا مال کھایا ہوگا اور اس کا خون کیا ہوگا، اور کسی کو مارا ہوگا، چنانچہ ان لوگوں کو اس کی نیکیاں مل جائیں گی اور اگر اس کی نیکیاں ان کے حقوق کی ادائیگی سے پہلے ختم ہو جائیں گی تو ان لوگوں کی برائیاں، اس پر ڈال دی جائیں گی اور وہ جہنم رسید کر دیا جائے گا۔

١٨٦٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ *

١٨٦٧۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، بن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تم سے حقداروں کے حقوق ادا کرائے جائیں گے حتیٰ کہ بے سینگ والی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لے لیا جائے گا۔

١٨٦٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُمْلِي لِلظَّالِمِ فَإِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ (وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ) *

۱۸۶۸۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابو معاویہ، یزید بن ابی بردہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے پھر جب اسے پکڑتا ہے تو نہیں چھوڑتا، پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ) اور اسی طرح تیرے رب کی پکڑ ہے، جب وہ ظالموں کی بستیوں کو پکڑتا ہے بیشک اس کی پکڑ سخت دردناک ہے۔

(٢٨٨) بَاب نَصْرِ الْأَخِ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا *

باب (۲۸۸) اپنے بھائی کی خواہ ظالم ہو یا مظلوم، مدد کرنا چاہئے۔

١٨٦٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اقْتَتَلَ غُلَامَانِ غُلَامٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَغُلَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَنَادَى الْمُهَاجِرُ أَوِ الْمُهَاجِرُونَ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ وَنَادَى الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا دَعْوَى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا أَنَّ غُلَامَيْنِ اقْتَتَلَا فَكَسَعَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ قَالَ فَلَا بَأْسَ وَلْيَنْصُرِ الرَّجُلُ أَخَاهُ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا إِنْ كَانَ ظَالِمًا فَلْيَنْهَهُ فَإِنَّهُ لَهُ نَصْرٌ وَإِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَلْيَنْصُرْهُ *

۱۸۶۹۔ احمد بن عبداللہ بن یونس، زہیر، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو لڑکوں میں باہم جھگڑا ہوا ایک مہاجرین سے تھا اور دوسرا انصار سے، چنانچہ مہاجر نے مہاجرین کو پکارا، اور انصاری نے انصار کو بلایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا جاہلیت کا دعویٰ ہے حاضرین نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ یہ دونوں آپس میں لڑے ایک نے دوسرے کی سرین پر مارا، آپؐ نے فرمایا خیر کچھ ڈر نہیں، آدمی کو اپنے بھائی کی مدد کرنا چاہئے، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم اگر ظالم ہے تو اس کی مدد یہ ہے کہ اسے ظلم سے روکے اور اگر مظلوم ہے تو اس کی مدد کرے۔

١٨٧٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ

۱۸۷۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، احمد بن عبدہ، ابن ابی عمر، سفیان، عمرو، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد میں تھے تو ایک مہاجر نے ایک انصاری کی سرین پر مارا، انصاری نے آواز دی، انصار دوڑو، اور مہاجر نے کہا مہاجرین مدد کریں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ جاہلیت کے دعوے کیسے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ

فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ فَسَمِعَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ فَقَالَ قَدْ فَعَلُوهَا وَاللَّهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ قَالَ عُمَرُ دَعْنِي أَضْرِبُ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ *

ایک مہاجر نے ایک انصاری کی سرین پر مارا، آپؐ نے فرمایا اس بات کو چھوڑ دو، یہ نازیبا بات ہے، عبداللہ بن ابی منافق کو یہ اطلاع ملی تو وہ بولا مہاجرین نے ایسا کیا، خدا کی قسم اگر ہم مدینہ لوٹیں گے تو ہم میں سے عزت والا شخص (معاذ اللہ) ذلیل کو وہاں سے نکال دے گا، حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ مجھے اس منافق کی گردن مارنے دیجئے، آپؐ نے فرمایا جانے دو، لوگ یہ نہ مشہور کریں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں۔

١٨٧١- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ الْقَوَدَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ قَالَ ابْنُ مَنْصُورٍ فِي رِوَايَتِهِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا *

١٨٧١۔ اسحاق بن ابراہیم، اسحاق بن منصور، محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ایوب، عمرو بن دینار، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مہاجرین میں سے ایک شخص نے ایک انصاری کے سرین پر مار دیا، انصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے قصاص کی درخواست کی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چھوڑ دو یہ نازیبا بات ہے، ابن منصور بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ کی روایت میں "سمعت جابرا" کے لفظ ہیں۔

(٢٨٩) بَاب تَرَاحُمِ الْمُؤْمِنِينَ وَتَعَاطُفِهِمْ وَتَعَاضُدِهِمْ *

باب (٢٨٩) مومنین کو باہم متحد اور ایک دوسرے کا معین ومددگار ہونا چاہئے۔

١٨٧٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا *

١٨٧٢۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو عامر، عبداللہ بن ادریس، ابواسامہ۔

(دوسری سند) محمد بن العلاء ابو کریب، ابن مبارک و ابن ادریس، ابواسامہ، یزید، ابوبردہ، حضرت ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن، مومن کے لئے عمارت کی طرح ہے، جیسے ایک اینٹ دوسری اینٹ کو تھامے رکھتی ہے۔

١٨٧٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى *

۱۸۷۳۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، زکریا، شعبی، نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومنین کی مثال ان کی دوستی اور اتحاد اور شفقت میں بدن کی طرح ہے۔ بدن میں سے جب کسی عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا بدن نیند نہ آنے اور بخار چڑھ جانے میں اس کا شریک ہوتا ہے۔

١٨٧٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ *

۱۸۷۴۔ اسحاق حنظلی، جریر، مطرف، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

١٨٧٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنِ اشْتَكَى رَأْسُهُ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالْحُمَّى وَالسَّهَرِ *

۱۸۷۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوسعید اشج، وکیع، اعمش شعبی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومنین ایک آدمی کی طرح ہیں اگر اس کا سر دکھتا ہے تو باقی اعضاء بدن، بخار اور بیماری میں اس کے شریک ہوتے ہیں۔

١٨٧٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنِ اشْتَكَى عَيْنُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ وَإِنِ اشْتَكَى رَأْسُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ *

۱۸۷۶۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، حمید بن عبدالرحمٰن، اعمش، خیثمہ، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام مسلمان ایک آدمی کی طرح ہیں اگر اس کی آنکھ دکھتی ہے تو اس کا سارا بدن بیکار ہو جاتا ہے اور اگر سر دکھتا ہے تو سب بدن کو تکلیف ہوتی ہے۔

١٨٧٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ *

۱۸۷۷۔ ابن نمیر، حمید بن عبدالرحمٰن، اعمش، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

(٢٩٠) بَاب النَّهْيِ عَنِ السِّبَابِ *

باب (۲۹۰) گالی گلوچ کی حرمت۔

١٨٧٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ

۱۸۷۸۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء، بواسطہ والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو شخص

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِئِ مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ *

آپس میں گالی گلوچ کریں تو گناہ ابتدا کرنے والے پر ہی ہوگا، تاوقتیکہ مظلوم زیادتی نہ کرے۔

(٢٩١) بَاب اسْتِحْبَابِ الْعَفْوِ وَالتَّوَاضُعِ *

باب (۲۹۱) عفو اور تواضع کی فضیلت۔

١٨٧٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ *

۱۸۷۹۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، صدقہ دینے سے مال میں کمی نہیں ہوتی، اور جو بندہ درگزر کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھاتا ہے اور جو بندہ اللہ کے لئے عاجزی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے۔

(٢٩٢) بَاب تَحْرِيمِ الْغِيبَةِ *

باب (۲۹۲) غیبت کی حرمت۔

١٨٨٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ *

۱۸۸۰۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل، علاء، بواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا، اللہ ورسولہ اعلم، آپؐ نے فرمایا، غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کا (پس پشت) وہ ذکر کرو جو اسے ناگوار ہو، صحابہ نے عرض کیا، یارسول اللہؐ اگر ہمارے بھائی میں وہ عیب موجود ہو، فرمایا تب ہی تو غیبت ہے، ورنہ تو بہتان ہے۔

(فائدہ) تمام اخلاقی احکام سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو اپنے قول و عمل سے مسلمانوں کے عیوب کی پردہ دری نہ کرنا چاہئے، اور ان طریقوں میں سے سب سے زیادہ جس طریقہ سے مسلمانوں کے عیوب کی پردہ دری ہوتی ہے وہ غیبت ہے، امام غزالی فرماتے ہیں کہ تعریض، تصریح، رمز و اشارات، تحریر و کتابت ہر ایک طریقہ سے دوسروں کے عیوب بیان کئے جاسکتے ہیں، اور ہر ایک شخص کے نسب، اخلاق، دین و دنیا، جسم اور لباس، غرض ہر ایک چیز میں عیب نکالا جاسکتا ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے نہایت پرزور طریقہ سے اس کی ممانعت کی ہے، اور اس کو خود اپنے مردہ بھائی کے گوشت کھانے سے تشبیہ دی ہے جس میں بلاغت کے بہت سے نکتے نکلتے ہیں۔

(٢٩٣) بَاب بِشَارَةِ مَنْ سَتَرَ اللَّهُ تَعَالَى عَيْبَهُ فِي الدُّنْيَا بِأَنْ يَسْتُرَ عَلَيْهِ فِي الْآخِرَةِ *

باب (۲۹۳) جس بندہ کی اللہ تعالیٰ نے دنیا میں پردہ پوشی کی اس کی آخرت میں بھی کرے گا۔

١٨٨١ - حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ

۱۸۸۱۔ امیہ بن بسطام عیشی، یزید بن زریع، روح، سہیل،

حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتُرُ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جس بندہ کی اللہ تعالیٰ دنیا میں عیب پوشی کرتا ہے، اس کی آخرت میں بھی عیب پوشی کرے گا۔

١٨٨٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۱۸۸۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عفان، وہیب، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو بندہ دنیا میں کسی بندہ کی عیب پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی عیب پوشی کرے گا۔

(٢٩٤) بَاب مُدَارَاةِ مَنْ يُتَّقَى فُحْشُهُ *

باب (۲۹۴) جس سے برائی کا اندیشہ ہو اس سے مدارات کرنا۔

١٨٨٣- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ فَلَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ أَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتَ لَهُ الَّذِي قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَدَعَهُ أَوْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ *

۱۸۸۳۔ قتیبہ بن سعید، ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن نمیر، سفیان بن عیینہ، ابن المنکدر، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باریابی کی اجازت طلب کی، آپؐ نے فرمایا، اسے اجازت دے دو (مگر) یہ اپنے قبیلہ میں برا آدمی ہے، یا قبیلہ کا برا آدمی ہے، جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضورؐ نے اس سے نرم گفتگو کی، میں نے عرض کیا، یارسول اللہؐ پہلے تو آپؐ نے اس کے متعلق وہ قول فرمایا تھا، پھر اس سے نرم گفتگو کی، آپؐ نے فرمایا، اے عائشہؓ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک مرتبہ میں سب سے برا آدمی وہ ہوگا جس کی بدزبانی سے بچنے کے لئے لوگ اسے چھوڑ دیں۔

١٨٨٤- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بِئْسَ أَخُو الْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِيرَةِ *

۱۸۸۴۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، ابن المنکدر سے اسی سند کے ساتھ اسی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے، صرف ایک لفظ کا فرق ہے ترجمہ حسب سابق ہے۔

(٢٩٥) بَاب فَضْلِ الرِّفْقِ *

١٨٨٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ هِلَالٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ *

١٨٨٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا و قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ *

١٨٨٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حُرِمَ الرِّفْقَ حُرِمَ الْخَيْرَ أَوْ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ *

١٨٨٨- حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ يَعْنِي بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ

باب (٢٩٥) رفق اور نرمی کی فضیلت۔

١٨٨٥۔ محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید، سفیان، منصور، تمیم، عبدالرحمٰن بن ہلال، حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص نرمی سے محروم رہا وہ خیر اور بھلائی سے محروم رہا۔

١٨٨٦۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوسعید اشج، محمد بن عبداللہ بن نمیر، وکیع۔
(دوسری سند) ابوکریب، ابومعاویہ۔
(تیسری سند) ابوسعید اشج، حفص بن غیاث، اعمش۔
(چوتھی سند) زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، تمیم، عبدالرحمٰن بن ہلال، حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ جو رفق و نرمی سے محروم رہا وہ خیر اور بھلائی سے محروم رہا۔

١٨٨٧۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبدالواحد بن زیاد، محمد بن ابی اسماعیل، عبدالرحمٰن بن ہلال بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جریر بن عبداللہ سے سنا، فرما رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص نرم کلام سے محروم رہا وہ خیر سے محروم رہا۔

١٨٨٨۔ حرملہ بن یحییٰ، عبداللہ بن وہب، حیوہ، ابن الہاد، ابوبکر بن حزم، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اے عائشہؓ اللہ تعالیٰ رفیق ہے، رفق اور نرمی کو پسند کرتا ہے،

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ *

اور نرمی پر وہ کچھ دیتا ہے جو کہ نہ سختی پر دیتا ہے اور نہ اس کے سوا کسی اور چیز پر عطا کرتا ہے۔

١٨٨٩ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمِقْدَامِ وَهُوَ ابْنُ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ *

۱۸۸۹۔ عبید اللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، مقدام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اسے زینت عطا کرتی ہے اور جس چیز سے نکال لی جاتی ہے اسے عیب دار بناتی ہے۔

١٨٩٠ - حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ الْمِقْدَامَ بْنَ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ رَكِبَتْ عَائِشَةُ بَعِيرًا فَكَانَتْ فِيهِ صُعُوبَةٌ فَجَعَلَتْ تُرَدِّدُهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ *

۱۸۹۰۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، مقدام بن شریح بن ہانی سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔ باقی حدیث میں اتنی زیادتی ہے کہ حضرت عائشہؓ کسی اونٹ پر سوار ہوئیں اور وہ سرکش تھا، حضرت عائشہؓ اسے چکر دینے لگیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا عائشہؓ نرمی کرو۔

(٢٩٦) بَاب النَّهْيِ عَنْ لَعْنِ الدَّوَابِّ وَغَيْرِهَا *

باب (۲۹۶) جانوروں پر لعنت کرنے کی ممانعت.

١٨٩١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَامْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاقَةٍ فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا فَسَمِعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ قَالَ عِمْرَانُ فَكَأَنِّي أَرَاهَا الْآنَ تَمْشِي فِي النَّاسِ مَا يَعْرِضُ لَهَا أَحَدٌ *

۱۸۹۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن علیہ، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، ابوقلابہ، ابوالمہلب، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے اور ایک انصاری عورت ایک اونٹنی پر تھی، وہ تڑپی، انصاری عورت نے اس پر لعنت کی تو حضورؐ نے سن لیا، آپؐ نے فرمایا، اونٹنی پر جو سامان ہے وہ لے لو، اور اسے چھوڑ دو کیونکہ یہ ملعون ہے، عمران بیان کرتے ہیں کہ اب تک میری نظر میں وہ سماں ہے کہ اونٹنی لوگوں میں یونہی پھر رہی تھی اور اس سے کوئی تعرض نہیں کر رہا۔

١٨٩٢- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِ إِسْمَعِيلَ نَحْوَ حَدِيثِهِ إِلَّا أَنَّ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ قَالَ عِمْرَانُ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهَا نَاقَةً وَرْقَاءَ وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ فَقَالَ خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَأَعْرُوهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ *

١٨٩٢۔ قتیبہ بن سعید، ابوالربیع، حماد (دوسری سند) ابن ابی عمر، ثقفی، ایوب سے اسماعیل کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے، حماد کی روایت میں ہے کہ عمران نے کہا گویا میں اس خاکستری اونٹنی کو دیکھ رہا ہوں اور ثقفی کی روایت میں ہے، آپؐ نے فرمایا جو سامان اس اونٹنی پر ہے وہ لے لو اور برہنہ پشت کر کے اسے چھوڑ دو، کیونکہ یہ ملعون ہے۔

١٨٩٣- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ بَيْنَمَا جَارِيَةٌ عَلَى نَاقَةٍ عَلَيْهَا بَعْضُ مَتَاعِ الْقَوْمِ إِذْ بَصُرَتْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَضَايَقَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَقَالَتْ حَلْ اللَّهُمَّ الْعَنْهَا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَاحِبْنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ *

١٨٩٣۔ ابوکامل، فضیل بن حسین، یزید بن زریع، تیمی، ابوعثمان، ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک باندی ایک اونٹنی پر سوار تھی لوگوں کا کچھ سامان بھی اونٹنی پر لدا ہوا تھا، اچانک اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور راستہ میں پہاڑ کی راہ تنگ تھی، اس باندی نے کہا چل (اور گھبرا کر) بولی، اے اللہ اس پر لعنت کر، تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے ساتھ لعنت والی اونٹنی نہ رہے۔

١٨٩٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ح و حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ الْمُعْتَمِرِ لَا أَيْمُ اللَّهِ لَا تُصَاحِبْنَا رَاحِلَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ مِنَ اللَّهِ أَوْ كَمَا قَالَ *

١٨٩٤۔ محمد بن عبدالاعلی، معتمر (دوسری سند) عبید اللہ بن سعید، یحییٰ، سلیمان تیمی سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی معتمر کی روایت میں ہے کہ خدا کی قسم ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نہ رہے جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت ہے، او کمال قال۔

١٨٩٥- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِصِدِّيقٍ أَنْ يَكُونَ لَعَّانًا *

١٨٩٥۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، سلیمان، علاء بن عبدالرحمن، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدیق (اکبر) لعنت کنندہ ہونا زیبا نہیں ہے۔

(فائدہ) حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ایک مرتبہ اپنے غلام پر لعنت کی، تب آپؐ نے یہ ارشاد فرمایا۔

١٨٩٦- حَدَّثَنِيهِ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

١٨٩٦۔ ابوکریب، خالد بن مخلد، محمد بن جعفر، علاء بن

مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

عبدالرحمٰن سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت مروی ہے۔

١٨٩٧ - حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ بَعَثَ إِلَى أُمِّ الدَّرْدَاءِ بِأَنْجَادٍ مِنْ عِنْدِهِ فَلَمَّا أَنْ كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَامَ عَبْدُ الْمَلِكِ مِنَ اللَّيْلِ فَدَعَا خَادِمَهُ فَكَأَنَّهُ أَبْطَأَ عَلَيْهِ فَلَعَنَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَتْ لَهُ أُمُّ الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُكَ اللَّيْلَةَ لَعَنْتَ خَادِمَكَ حِينَ دَعَوْتَهُ فَقَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُونُ اللَّعَّانُونَ شُفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۱۸۹۷۔ سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، زید بن اسلم، عبدالملک بن مروان نے حضرت ام الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے پاس سے کچھ آسائش خانگی کا سامان بھیجا، جب رات ہوئی تو رات سے اٹھ کر عبدالملک نے اپنے خادم کو آواز دی، شاید خادم کو دیر ہو گئی، عبدالملک نے اس پر لعنت کی، صبح ہوئی تو ام الدرداءؓ نے عبدالملک سے کہا میں نے رات سنا تھا کہ تم نے اپنے خادم کو بلانے کے وقت اس پر لعنت کی، میں نے ابوالدرداءؓ سے سنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ شفیع ہوں گے اور نہ گواہ۔

١٨٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَعَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ *

۱۸۹۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو غسان سمعی، عاصم بن نضر تیمی، معتمر بن سلیمان، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ حفص بن میسرہ کی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے۔

١٨٩٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ وَأَبِي حَازِمٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّعَّانِينَ لَا يَكُونُونَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۱۸۹۹۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، معاویہ بن ہشام، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، ابو حازم، حضرت ام الدرداء، حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ گواہ ہوں گے اور نہ شفیع۔

١٩٠٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِيَانِ الْفَزَارِيَّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ عَلَى

۱۹۰۰۔ محمد بن عباد، ابن ابی عمر، مروان، زید، ابو حازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہؐ مشرکین کے لئے بدعا کیجئے، آپؐ نے

الْمُشْرِكِينَ قَالَ إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً *

فرمایا، مجھے لعنت کنندہ بنا کر نہیں بھیجا گیا، بلکہ رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

(٢٩٧) بَاب مَنْ لَعَنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ سَبَّهُ أَوْ دَعَا عَلَيْهِ وَلَيْسَ هُوَ أَهْلًا لِذَلِكَ كَانَ لَهُ زَكَاةً وَأَجْرًا وَرَحْمَةً *

باب (۲۹۷) جس کسی پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی یا اس کے لئے بددعا وغیرہ کی اور وہ اس کا اہل نہ تھا تو یہ اس کے لئے اجر اور رحمت کا باعث ہوگا۔

١٩٠١ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فَكَلَّمَاهُ بِشَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ فَأَغْضَبَاهُ فَلَعَنَهُمَا وَسَبَّهُمَا فَلَمَّا خَرَجَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَصَابَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا مَا أَصَابَهُ هَذَانِ قَالَ وَمَا ذَاكِ قَالَتْ قُلْتُ لَعَنْتَهُمَا وَسَبَبْتَهُمَا قَالَ أَوَ مَا عَلِمْتِ مَا شَارَطْتُ عَلَيْهِ رَبِّي قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّ الْمُسْلِمِينَ لَعَنْتُهُ أَوْ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْهُ لَهُ زَكَاةً وَأَجْرًا *

۱۹۰۱۔ زہیر بن حرب، جریر، ابوالضحیٰ، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ دو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے معلوم نہیں کہ آپؐ سے کیا باتیں کیں، بالآخر انہوں نے حضورؐ کو غصہ دلا دیا، حضورؐ نے ان پر لعنت کی اور برا کہا، جب وہ دونوں نکل کر چلے گئے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ ان دونوں کے علاوہ اوروں کو تو خیر پہنچ گئی باقی انہیں خیر نہیں پہنچے گی، آپؐ نے فرمایا، کیوں، میں نے کہا اس لئے کہ آپؐ نے ان پر لعنت کی ہے، آپؐ نے فرمایا تجھے معلوم نہیں کہ میں نے اپنے پروردگار سے جو شرط کی ہے میں نے عرض کیا، اے میرے مالک میں آدمی ہوں لہٰذا جس پر میں لعنت کروں یا برا کہوں تو یہ لعنت وغیرہ اس کے لئے پاکی اور اجر بنا دے۔

(فائدہ) روایت میں خود زبان اقدس سے صاف طور پر بشریت رسولؐ ثابت ہو گئی، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ جو خواص اور لوازم بشری ہیں وہ آپؐ میں بھی موجود تھے۔ واللہ اعلم۔

١٩٠٢ - حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَاه عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ جَمِيعًا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ و قَالَ فِي حَدِيثِ عِيسَى فَخَلَوَا بِهِ فَسَبَّهُمَا وَلَعَنَهُمَا وَأَخْرَجَهُمَا *

۱۹۰۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابومعاویہ، (دوسری سند) علی بن حجر سعدی، اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، اعمش سے اسی سند کے ساتھ جریر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی عیسیٰ کی روایت میں ہے کہ انہوں نے آپؐ کے ساتھ خلوت کی، آپؐ نے انہیں برا کہا، اور ان پر لعنت بھیجی اور انہیں نکلوا دیا۔

١٩٠٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ سَبَبْتُهُ أَوْ لَعَنْتُهُ أَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ زَكَاةً وَرَحْمَةً *

۱۹۰۳۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، الٰہی میں آدمی ہوں تو جس مسلمان کو میں برا کہوں، یا لعنت کروں یا اسے سزا دوں تو یہ اس کے لئے باعث پاکی اور رحمت بنادے۔

١٩٠٤- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّ فِيهِ زَكَاةً وَأَجْرًا *

۱۹۰۴۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، اعمش، بواسطہ اپنے والد حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں رحمت کے بجائے اجراً کا ذکر ہے۔

١٩٠٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ مِثْلَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عِيسَى جَعَلَ وَأَجْرًا فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَعَلَ وَرَحْمَةً فِي حَدِيثِ جَابِرٍ *

۱۹۰۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ، اعمش ابن نمیر کی اسناد کے ساتھ ان کی روایت کے ہم معنی روایت بیان کی ہے۔ باقی عیسیٰ بن یونس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں اجر اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں رحمت کا لفظ بولا ہے"

١٩٠٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ آذَيْتُهُ شَتَمْتُهُ لَعَنْتُهُ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَاةً وَزَكَاةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۱۹۰۶۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الٰہی میں تیرے ساتھ عہد کرتا ہوں کہ جس کا تو خلاف نہیں کرے گا، میں آدمی ہوں، تو مومنین میں سے جسے میں ایذا دوں، برا کہوں یا لعنت کرو، ماروں تو یہ اس کے لئے باعث رحمت اور پاکی کرنا اور ایسی نزدیکی عطا کر کہ جس سے وہ قیامت کے دن تیرا اقرب حاصل کرے۔

١٩٠٧- حَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ أَوْ جَلَدُّهُ قَالَ أَبُو الزِّنَادِ وَهِيَ لُغَةُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا هِيَ جَلَدْتُهُ *

۱۹۰۷۔ ابن ابی عمر، سفیان، ابوالزناد سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے مگر یہ کہ اس میں او جلدہ یا میں اسے ماروں، ابوالزناد کہتے ہیں، یہ حضرت ابوہریرہ کی لغت ہے، ورنہ جلدتہ ہے۔

۱۹۰۸- حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ *

۱۹۰۸۔ سلیمان بن معبد، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، عبدالرحمٰن الاعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۹۰۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ سَالِمٍ مَوْلَى النَّصْرِيِّينَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّمَا مُحَمَّدٌ بَشَرٌ يَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ وَإِنِّي قَدِ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ آذَيْتُهُ أَوْ سَبَبْتُهُ أَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ كَفَّارَةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۱۹۰۹۔ لیث، سعید بن ابی سعید۔ سالم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرمارہے تھے۔ الٰہی میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) انسان ہوں، غصہ آجاتا ہے، جیسا کہ انسان کو غصہ آتا ہے اور میں تجھ سے ایک عہد کرتا ہوں، جس کا تو خلاف نہیں کریگا کہ جس مومن کو میں ایذادوں، یا برا کہوں، یا سزادوں، تو یہ اس کے گناہ کا کفارہ کردے، اور اسے قرب عطا فرما کہ جس سے وہ تجھ سے قیامت کے دن تقرب حاصل کرے۔

۱۹۱۰- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ فَأَيُّمَا عَبْدٍ مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْ ذَلِكَ لَهُ قُرْبَةً إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۱۹۱۰۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ اے اللہ! جس مسلمان بندہ کو میں برا کہوں، تو یہ چیز اس کے لئے قیامت کے دن اپنی نزدیکی کا سبب بنادے۔

۱۹۱۱- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ أَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْ ذَلِكَ كَفَّارَةً لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۱۹۱۱۔ زہیر بن حرب، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم ابن اخی ابن شہاب، حضرت سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرمارہے تھے، الٰہی میں تجھ سے وعدہ لیتا ہوں، جس کے خلاف نہ کیجو، کہ جس کسی ایماندار کو میں برا کہوں، یا کوڑے لگاؤں، تو اس فعل کو قیامت کے دن اس کے گناہوں کا کفارہ کردینا۔

۱۹۱۲- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ

۱۹۱۲۔ ہارون بن عبداللہ، حجاج بن الشاعر، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنِّي اشْتَرَطْتُ عَلَى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَيُّ عَبْدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ سَبَبْتُهُ أَوْ شَتَمْتُهُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ لَهُ زَكَاةً وَأَجْرًا *

سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے، میں بھی انسان ہوں اور میں نے اپنے پروردگار سے شرط کر لی ہے کہ جس مسلمان بندہ کو میں برا بھلا کہوں یا گالی دوں، تو یہ چیز اس کے گناہوں کی طہارت اور باعث اجر ہو جائے۔

١٩١٣- حَدَّثَنِيهِ ابْنُ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ ح و حَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۹۱۳۔ ابن ابی خلف، روح (دوسری سند) عبد بن حمید، ابو عاصم، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

١٩١٤- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ عِنْدَ أُمِّ سُلَيْمٍ يَتِيمَةٌ وَهِيَ أُمُّ أَنَسٍ فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَتِيمَةَ فَقَالَ آنْتِ هِيَهْ لَقَدْ كَبِرْتِ لَا كَبِرَ سِنُّكِ فَرَجَعَتِ الْيَتِيمَةُ إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ تَبْكِي فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ مَا لَكِ يَا بُنَيَّةُ قَالَتِ الْجَارِيَةُ دَعَا عَلَيَّ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَكْبَرَ سِنِّي فَالْآنَ لَا يَكْبَرُ سِنِّي أَبَدًا أَوْ قَالَتْ قَرْنِي فَخَرَجَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ مُسْتَعْجِلَةً تَلُوثُ خِمَارَهَا حَتَّى لَقِيَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكِ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَدَعَوْتَ عَلَى يَتِيمَتِي قَالَ وَمَا ذَاكِ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ زَعَمَتْ أَنَّكَ دَعَوْتَ أَنْ لَا يَكْبَرَ سِنُّهَا وَلَا يَكْبَرَ قَرْنُهَا قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ أَمَا تَعْلَمِينَ أَنَّ شَرْطِي عَلَى رَبِّي أَنِّي اشْتَرَطْتُ عَلَى رَبِّي فَقُلْتُ إِنَّمَا أَنَا

۱۹۱۴۔ زہیر بن حرب اور ابو معن الرقاشی، عمر بن یونس، عکرمہ بن عمار، اسحاق بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی، جسے ام انس کہتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی کو دیکھا تو فرمایا، تو ہی وہ لڑکی ہے، تو تو بڑی ہو گئی، خدا کرے تیری عمر بڑی نہ ہو، وہ لڑکی یہ سن کر ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس روتی ہوئی آئی، ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا، بیٹی تجھے کیا ہوا، وہ بولی میرے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا کی ہے، کہ میری عمر بڑی نہ ہو، اب میں کبھی بڑی نہ ہوں گی، یا یہ فرمایا کہ تیری ہمجولی بڑی نہ ہو، یہ سن کر ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا جلدی سے اپنی اوڑھنی اوڑھتی ہوئی نکلیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر ملیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، اے ام سلیم کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا اے نبی اللہ! آپؐ نے میری یتیم لڑکی کے لئے بددعا کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کیا بددعا، ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بولیں، وہ کہتی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ اس کی یا اس کی ہمجولی کی عمر دراز نہ ہو۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے، اور فرمایا اے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو نہیں جانتی ہے کہ میں نے اپنے پروردگار سے شرط کر لی ہے۔ میری شرط یہ ہے کہ میں نے بارگاہ الٰہی میں

بَشَرٌ أَرْضَى كَمَا يَرْضَى الْبَشَرُ وَأَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ فَأَيُّمَا أَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَيْهِ مِنْ أُمَّتِي بِدَعْوَةٍ لَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ أَنْ يَجْعَلَهَا لَهُ طَهُورًا وَزَكَاةً وَقُرْبَةً يُقَرِّبُهُ بِهَا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ و قَالَ أَبُو مَعْنٍ يُتَيِّمَةٌ بِالتَّصْغِيرِ فِي الْمَوَاضِعِ الثَّلَاثَةِ مِنَ الْحَدِيثِ *

عرض کیا ہے کہ میں ایک انسان ہوں، خوش ہوتا ہوں، جیسے آدمی خوش ہوتا ہے اور غصہ کرتا ہوں، جیسا کہ آدمی غصہ کرتا ہے، اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو بددعا دوں، اور وہ اس بددعا کا سزاوار نہ ہو، تو یہ چیز اس کے لئے طہارت اور پاکیزگی کا سبب کر دینا، اور ایسی قربت کر دینا کہ جس سے وہ قیامت کے دن تجھ سے تقرب حاصل کرے، ابو معن نے تینوں مقام پر "یتیمة" تصغیر کے ساتھ کہا ہے۔

(فائدہ) عقل مند انسان کے لئے صرف اشارہ کافی ہے، باقی جس کے دماغ میں جہالت اور بغض و عناد بھرا ہوا ہو، وہ اشارہ تو کجا سورج دیکھ کر اس کا بھی منکر ہو جاتا ہے، بہرحال ان تمام روایات سے روز روشن کی طرح بشریت رسول اور خصوصیت کے ساتھ اس روایت سے عدم حضور و نظور اور عدم علم غیب ثابت ہو گیا۔

١٩١٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الْقَصَّابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَارَيْتُ خَلْفَ بَابٍ قَالَ فَجَاءَ فَحَطَأَنِي حَطْأَةً وَقَالَ اذْهَبْ وَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِيَ اذْهَبْ فَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ لَا أَشْبَعَ اللَّهُ بَطْنَهُ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قُلْتُ لِأُمَيَّةَ مَا حَطَأَنِي قَالَ قَفَدَنِي قَفْدَةً *

۱۹۱۵۔ محمد بن مثنیٰ عنزی (دوسری سند) ابن بشار، امیہ بن خالد، شعبہ، ابوحمزہ قصاب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے تشریف لائے، میں دروازہ کے پیچھے چھپ گیا۔ آپ نے آکر میرے دونوں شانوں کے درمیان تھپکا، اور فرمایا جاکر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میرے پاس بلا لاؤ، میں گیا اور (آکر) کہا، وہ کھانا کھا رہے ہیں، تھوڑی دیر کے بعد پھر فرمایا، جاکر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میرے پاس بلا لاؤ، میں گیا (اور آکر) کہا وہ ابھی تک کھانا کھاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کا پیٹ نہ بھرے، ابن مثنیٰ کہتے ہیں کہ میں نے امیہ سے "حطانی" کے معنی پوچھے۔ انہوں نے کہا، ہاتھ سے تھپکی دینا۔

١٩١٦ - حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَبَأْتُ مِنْهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ *

۱۹۱۶۔ اسحاق بن منصور، نضر بن شمیل، شعبہ، ابوحمزہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں چھپ گیا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

(٢٩٨) بَاب ذَمِّ ذِي الْوَجْهَيْنِ وَتَحْرِيمِ

باب (۲۹۸) دورخے آدمی کی مذمت اور اس کے

فِعْلِهِ *

افعال کی حرمت۔

١٩١٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ *

١٩١٧۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بدترین لوگوں میں سے دورخا شخص ہے، جو ایک رخ لے کر اس کے پاس جاتا ہے اور دوسرا رخ لے کر اس کے پاس جاتا ہے۔

١٩١٨- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ *

١٩١٨۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن رمح، لیث، یزید بن ابی حبیب، عراک بن مالک، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا، فرمان نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، لوگوں میں سے بدترین دورخا شخص وہ ہے، جو ایک رخ لے کر ان کے پاس جاتا ہے اور دوسرا رخ لے کر ان کے پاس جاتا ہے۔

١٩١٩- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُونَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ *

١٩١٩۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دوسری سند) زہیر بن حرب، جریر، عمارہ، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم لوگوں میں سے بدترین دورخے انسان کو پاؤ گے، جو ایک رخ سے کر ان کے پاس آتا ہے اور دوسرا رخ لے کر ان کے پاس جاتا ہے۔

(٢٩٩) بَاب تَحْرِيمِ الْكَذِبِ وَبَيَانِ الْمُبَاحِ مِنْهُ *

باب (٢٩٩) جھوٹ کی حرمت اور اس کے جواز کی صورتیں۔

١٩٢٠- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أُمَّهُ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

١٩٢٠۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمٰن نے اپنی والدہ ام کلثوم سے سنا، جو مہاجرات اول میں سے تھیں اور جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، انہوں نے کہا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپؐ نے فرمایا، جھوٹا وہ نہیں ہے، جو لوگوں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُولُ خَيْرًا وَيَنْمِي خَيْرًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ أَسْمَعْ يُرَخَّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ كَذِبٌ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ الْحَرْبُ وَالْإِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيثُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَحَدِيثُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا*

میں صلح کرائے، یا کوئی اچھائی کی بات (لڑائی کے دفع کے لئے) خلاف واقعہ، کہے یا لگائے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ تین مقامات کے علاوہ میں نے کسی جھوٹ کی اجازت نہیں سنی (ایک) لڑائی میں (دوسرے) لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے وقت (تیسرے) شوہر کو بیوی سے اور بیوی کو شوہر سے بات چیت کرنے میں۔

(فائدہ) زوجین بغرض ازدیاد محبت ایسا کریں، تو یہ درست ہے بشرطیکہ کسی کا نقصان نہ ہو، اور اگر مکر و فریب کی غرض سے ایسا کریں، جس سے کسی کی حق تلفی ہو، تو وہ بالاجماع حرام ہے، مگر اسے تغلیباً جھوٹ کہہ دیا ہے۔ ورنہ یہ تعریض اور توریہ ہے، جھوٹ بولنا کسی بھی حال میں درست نہیں، علامہ طبری وغیرہ کی یہی رائے ہے، باقی قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ مذکورہ بالا صورتوں میں بغرض مصلحت شرعی جھوٹ بولنا بالاتفاق جائز ہے۔

١٩٢١ - حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَقَالَتْ وَلَمْ أَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ بِمِثْلِ مَا جَعَلَهُ يُونُسُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ شِهَابٍ *

۱۹۲۱۔ عمرو ناقد، یعقوب بن ابراہیم بن سعد بواسطہ اپنے والد، صالح، محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبداللہ بن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت مروی ہے، باقی صالح کی روایت میں، ان تینوں امروں میں رخصت یونس کی روایت کی طرح ابن شہاب کے بجائے ام کلثوم سے مروی ہے۔

١٩٢٢ - وَحَدَّثَنَاه عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَنَمَى خَيْرًا وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ*

۱۹۲۲۔ عمرو ناقد، اسماعیل بن ابراہیم، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ، یہاں تک روایت مروی ہے کہ وہ خیر کی بات لگائے، باقی روایت کا اگلا حصہ مذکور نہیں ہے۔

(٣٠٠) بَاب تَحْرِيمِ النَّمِيمَةِ *

باب (۳۰۰) چغلی کی حرمت!

١٩٢٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ هِيَ النَّمِيمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ وَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى

۱۹۲۳۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق، ابوالاحوص، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میں تمہیں بتلاؤں کہ بہتان قبیح کیا چیز ہے۔ وہ چغلی ہے جو لوگوں میں عداوت اور دشمنی پھیلائے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی سچ بولتا رہتا ہے حتی کہ خدا کے ہاں سچا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ يَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ صِدِّيقًا وَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ كَذَّابًا *

لکھا جاتا ہے اور جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ خدا کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

(۳۰۱) بَاب قُبْحِ الْكَذِبِ وَحُسْنِ الصِّدْقِ وَفَضْلِهِ *

باب (۳۰۱) جھوٹ کی برائی اور سچ کی اچھائی اور اس کی فضیلت۔

۱۹۲۴ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ صِدِّيقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ كَذَّابًا *

۱۹۲۴۔ زہیر بن حرب، عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، ابووائل، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سچ نیکی کی راہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے، اور آدمی سچ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ خدا کے ہاں سچا لکھ دیا جاتا ہے۔ اور جھوٹ برائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور برائی دوزخ میں لے جاتی ہے، اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ خدا کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

۱۹۲۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدِّيقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ فُجُورٌ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ كَذَّابًا قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۹۲۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ہناد بن السری، ابوالاحوص، منصور، ابووائل، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سچائی نیکوکاری ہے اور نیکوکاری جنت میں لے جاتی ہے اور بندہ سچ بولنے کی کوشش میں رہتا ہے یہاں تک کہ خدا کے ہاں اسے صدیق لکھ دیا جاتا ہے، اور جھوٹ برائی ہے اور برائی دوزخ میں لے جاتی ہے، اور بندہ جھوٹ کا متلاشی رہتا ہے یہاں تک کہ خدا کے ہاں اسے کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔ ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا لفظ بولا ہے۔

۱۹۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ

۱۹۲۶۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابومعاویہ، وکیع، اعمش، (دوسری سند) ابوکریب، ابومعاویہ، اعمش، شقیق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم سچ بولنے کا التزام رکھو، سچ نیکوکاری کا راستہ بتاتا ہے، اور نیکوکاری جنت میں لے

بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدِّيقًا وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا *

جاتی ہے اور آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے، اور سچ بولنے کا متلاشی رہتا ہے یہاں تک کہ خدا کے ہاں اسے صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے پرہیز کرو، اس لئے جھوٹ برائی کا راستہ بتاتا ہے اور برائی دوزخ میں لے جاتی ہے، اور انسان برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے، اور جھوٹ کا متلاشی رہتا ہے، یہاں تک کہ دربار الٰہی میں کذاب (جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔

(فائدہ) انسان کے تمام اخلاق ذمیمہ میں سب سے بری اور مذموم عادت جھوٹ کی ہے۔ یہ جھوٹ خواہ زبان سے بولا جائے، یا عمل سے اس کا اظہار کیا جائے، اس لئے کہ ہمارے تمام اعمال کی بنیاد اس پر ہے کہ وہ واقعہ کے مطابق ہوں، اور جھوٹ کلی طور پر اس کی ضد ہے، اس لئے یہ برائی ہر ایک قسم کی قولی و عملی برائیوں کی جڑ ہے، انسان کے دل کی بات خدا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ اس کے اظہار کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ آدمی خود اس کا اظہار کرے، اب اگر وہ اندرونی طور پر صحیح بات جان بوجھ کر ظاہر نہیں کرتا، بلکہ اس کے خلاف بیان کرتا ہے، تو وہ ساری دنیا کو فریب دے رہا ہے، ایسے شخص میں جتنی بھی برائیاں ہوں وہ کم ہیں کیونکہ اس نے تو آئینہ حقیقت ہی کو پاش پاش کر دیا ہے۔

١٩٢٧ - حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ عِيسَى وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ حَتَّى يَكْتُبَهُ اللَّهُ *

۱۹۲۷۔ منجاب بن حارث تمیمی، ابن مسہر (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی عیسیٰ کی روایت میں سچ اور جھوٹ کے متلاشی رہنے کا تذکرہ نہیں ہے۔ اور ابن مسہر کی روایت میں یہ الفاظ ہیں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے (سچا یا جھوٹا) لکھ لیتا ہے۔

(٣٠٢) بَاب فَضْلِ مَنْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَبِأَيِّ شَيْءٍ يَذْهَبُ الْغَضَبُ *

باب (۳۰۲) غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو پانے کی فضیلت اور کس چیز سے غصہ جاتا رہتا ہے۔

١٩٢٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّونَ الرَّقُوبَ فِيكُمْ قَالَ قُلْنَا الَّذِي لَا يُولَدُ لَهُ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ بِالرَّقُوبِ وَلَكِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَلَدِهِ شَيْئًا قَالَ فَمَا تَعُدُّونَ الصُّرَعَةَ

۱۹۲۸۔ قتیبہ بن سعید، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابراہیم تیمی، حارث بن سوید، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم رقوب کسے کہتے ہو؟ ہم نے عرض کیا کہ جس کے اولاد نہ ہوتی ہو، (یعنی زندہ نہ رہے) آپؐ نے فرمایا، رقوب یہ نہیں ہے۔ بلکہ رقوب وہ ہے کہ جس نے پہلے سے اپنی اولاد میں سے کسی کو آگے نہ بھیجا ہو، پھر آپؐ نے فرمایا، تم زبردست پہلوان کسے کہتے ہو؟ ہم نے عرض کیا، زبردست پہلوان وہ شخص ہے،

فِيكُمْ قَالَ قُلْنَا الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ لَيْسَ بِذَلِكَ وَلَكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ *

جسے لوگ پچھاڑ نہ سکیں آپؐ نے فرمایا زبردست پہلوان یہ نہیں ہے بلکہ وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھ سکے۔

١٩٢٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ *

١٩٢٩۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابومعاویہ (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت مروی ہے۔

١٩٣٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَا كِلَاهُمَا قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ *

١٩٣٠۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبدالاعلی بن حماد، ابن شہاب، سعید بن المسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، پہلوان وہ نہیں ہے، جو کشتی میں پچھاڑ دے، بلکہ طاقتور (تو) وہی شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھ سکتا ہو۔

١٩٣١- حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ قَالُوا فَالشَّدِيدُ أَيُّمَ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ *

١٩٣١۔ حاجب بن ولید، محمد بن حرب، زبیدی، زہری، حمید بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے طاقتور پہلوان نہیں ہوتا، صحابہ نے عرض کیا، یارسول اللہ پھر طاقتور اور کون ہے؟ فرمایا جو شخص غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھ سکتا ہو۔

١٩٣٢- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَهْرَامَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

١٩٣٢۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر (دوسری سند) عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن بہرام، ابوالیمان، شعیب، زہری، حمید بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

١٩٣٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ

١٩٣٣۔ یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن العلاء، ابومعاویہ، اعمش، عدی بن ثابت، حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں

ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا تَحْمَرُّ عَيْنَاهُ وَتَنْتَفِخُ أَوْدَاجُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالَ الرَّجُلُ وَهَلْ تَرَى بِي مِنْ جُنُونٍ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ فَقَالَ وَهَلْ تَرَى وَلَمْ يَذْكُرِ الرَّجُلَ *

میں باہم گالی گلوچ ہوئی، ان میں سے ایک کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور گردن کی رگیں پھول گئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ شخص وہ کہہ دے، تو جو حالت اس کی ہو رہی ہے، وہ جاتی رہے، یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، وہ شخص بولا کیا آپ مجھ میں کچھ جنون سمجھتے ہیں؟ ابن علاء کی روایت میں اس آدمی کا ذکر نہیں ہے۔

١٩٣٤- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا يَغْضَبُ وَيَحْمَرُّ وَجْهُهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَا عَنْهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَامَ إِلَى الرَّجُلِ رَجُلٌ مِمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَدْرِي مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آنِفًا قَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَا عَنْهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ أَمَجْنُونًا تَرَانِي *

١٩٣٤۔ نصر بن علی جہضمی، ابو اسامہ، اعمش، عدی بن ثابت حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں میں باہم گالی گلوچ ہوئی، ایک کا غصہ کی وجہ سے چہرہ سرخ ہو گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی حالت ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ مجھے ایک ایسا لفظ معلوم ہے کہ اگر یہ آدمی وہ لفظ کہہ دے تو اس کی یہ حالت جاتی رہے گی۔ وہ لفظ یہ ہے، اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم، ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سن کر اسے جا کر کہا، کیا تو جانتا ہے کہ حضورؐ نے ابھی ابھی کیا فرمایا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہے کہ میں ایک کلمہ جانتا ہوں، جس سے اس کا غصہ جاتا رہے اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم، اس آدمی نے کہا، کیا تو مجھے دیوانہ سمجھتا ہے۔

١٩٣٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

١٩٣٥۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

(٣٠٣) بَاب خَلْقِ الْإِنْسَانِ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ *

باب (٣٠٣) انسان کی تخلیق بے قابو ہونے ہی پر ہے۔

١٩٣٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ

١٩٣٦۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یونس بن محمد، حماد بن سلمہ، ثابت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت

ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا صَوَّرَ اللَّهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَتْرُكَهُ فَجَعَلَ إِبْلِيسُ يُطِيفُ بِهِ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَآهُ أَجْوَفَ عَرَفَ أَنَّهُ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ *

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب اللہ نے جنت میں آدم کا پتلا بنایا تو جتنی مدت چاہا، جنت میں رکھا، ابلیس اس کے چاروں طرف گھومتا اور دیکھتا یہ کیا ہے، جب اندر سے کھوکھلا دیکھا، تو بولا خدا نے اسے ایسی مخلوق بنایا ہے جو اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے گا۔

١٩٣٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۹۳۷۔ ابو بکر بن نافع، بہز، حماد سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

(٣٠٤) بَاب النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْوَجْهِ *

باب (۳۰۴) چہرے پر مارنے کی ممانعت۔

١٩٣٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ *

۱۹۳۸۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، مغیرہ، ابو الزناد، اعرج حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو چہرے پر مارنے سے بچے۔

١٩٣٩ - حَدَّثَنَاه عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ *

۱۹۳۹۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ابو الزناد، سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں ہے کہ جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو مارے۔

١٩٤٠ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ *

۱۹۴۰۔ شیبان بن فروخ، ابو عوانہ، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، اگر تم میں سے کسی کی اپنے بھائی سے لڑائی ہو، تو چہرہ پر مارنے سے بچو۔

١٩٤١ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلَا يَلْطِمَنَّ الْوَجْهَ *

۱۹۴۱۔ عبیداللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ قتادہ، ابو ایوب، حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ اگر کسی کی اپنے بھائی سے لڑائی ہو تو، چہرے پر ہرگز طمانچہ نہ مارے۔

١٩٤٢ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنِ

۱۹۴۲۔ نصر بن علی، بواسطہ اپنے والد، مثنیٰ، (دوسری سند) محمد بن حاتم، عبدالرحمٰن بن مہدی، مثنیٰ بن سعید، قتادہ، ابو ایوب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ

الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ *

انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب تم میں سے کسی کی اپنے بھائی سے لڑائی ہو، تو منہ سے بچارہے، کیونکہ اللہ رب العزت نے آدمی کو اپنی صورت پر بنایا ہے(۱)۔

۱۹۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَالِكٍ الْمَرَاغِيِّ وَهُوَ أَبُو أَيُّوبَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ *

۱۹۴۳۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالصمد، ہمام، قتادہ، یحییٰ بن مالک المراغی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کی اپنے بھائی سے لڑائی ہو تو چہرے پر مارنے سے بچے۔

(۳۰۵) بَاب الْوَعِيدُ الشَّدِيدُ لِمَنْ عَذَّبَ النَّاسَ بِغَيْرِ حَقٍّ *

باب (۳۰۵) انسانوں کو ناحق عذاب دینے پر سخت وعید کا بیان۔

۱۹۴۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ مَرَّ بِالشَّامِ عَلَى أُنَاسٍ وَقَدْ أُقِيمُوا فِي الشَّمْسِ وَصُبَّ عَلَى رُءُوسِهِمُ الزَّيْتُ فَقَالَ مَا هَذَا قِيلَ يُعَذَّبُونَ فِي الْخَرَاجِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ فِي الدُّنْيَا *

۱۹۴۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، ہشام بن عروہ بواسطہ اپنے والد، ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک شام میں چند لوگوں پر سے گزرے، جن کو دھوپ میں کھڑا کر دیا گیا تھا۔ اور ان کے سروں پر روغن زیتون بہایا گیا تھا، ہشام نے پوچھا، ان کی یہ حالت کیوں ہے؟ لوگوں نے کہا وصول خراج کے لئے انہیں عذاب دیا جارہا ہے۔ فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اللہ ان لوگوں کو عذاب دے گا، جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔

۱۹۴۵ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَّ هِشَامُ بْنُ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَلَى أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْبَاطِ بِالشَّامِ قَدْ أُقِيمُوا فِي الشَّمْسِ فَقَالَ مَا شَأْنُهُمْ قَالُوا

۱۹۴۵۔ ابوکریب، ابواسامہ، ہشام اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ہشام بن حکیم بن حزام کا ملک شام میں چند قبطی لوگوں سے گزر ہوا۔ جنہیں دھوپ میں کھڑا کر دیا گیا تھا، فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے، لوگوں نے کہا کہ وصول جزیہ کے لئے

(۱) اس کا ایک مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی صورت اپنی مشیت اور حکمت کے مطابق بنائی ہے کسی کے لئے جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی صورت میں مار کر نقص پیدا کرے۔ ویسے تو سارے ہی اعضاء اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائے ہیں چہرے کی خصوصیت کی وجہ یہ ہے کہ چہرہ انسان کا وہ عضو ہے جس کے ذریعے ایک انسان دوسرے انسانوں سے ممتاز ہوتا ہے۔

حُبِسُوا فِي الْجِزْيَةِ فَقَالَ هِشَامٌ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا *

انہیں حوالات کیا گیا۔ فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضور سے سنا فرمارہے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دیگا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔

١٩٤٦- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ وَأَمِيرُهُمْ يَوْمَئِذٍ عُمَيْرُ بْنُ سَعْدٍ عَلَى فِلَسْطِينَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَحَدَّثَهُ فَأَمَرَ بِهِمْ فَخَلَّوْا *

١٩٤٦۔ ابو کریب، وکیع، ابو معاویہ (دوسری سند) اسحٰق بن ابراہیم، جریر، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی جریر کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ کے گورنر اس زمانے میں عمیر بن سعد تھے، ہشام ان کے پاس گئے اور حدیث سنائی، عمیر نے حکم دے کر لوگوں کو رہا کرادیا۔

١٩٤٧- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ وَجَدَ رَجُلًا وَهُوَ عَلَى حِمْصَ يُشَمِّسُ نَاسًا مِنَ النَّبْطِ فِي أَدَاءِ الْجِزْيَةِ فَقَالَ مَا هَذَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا *

١٩٤٧۔ ابوالطاہر، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ہشام بن حکیم نے دیکھا کہ حمص کے حاکم نے کچھ نبطی لوگوں کو ادائے جزیہ کے لئے دھوپ میں کھڑا کر رکھا ہے، فرمایا یہ کیا ہے؟ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمارہے تھے جو آدمی دنیا میں عذاب دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دے گا۔

(٣٠٦) بَاب أَمْرِ مَنْ مَرَّ بِسِلَاحٍ فِي مَسْجِدٍ أَوْ سُوقٍ أَوْ غَيْرِهِمَا مِنَ الْمَوَاضِعِ الْجَامِعَةِ لِلنَّاسِ أَنْ يُمْسِكَ بِنِصَالِهَا *

باب (٣٠٦) جو شخص مسجد یا بازار وغیرہ اور لوگوں کے مجمع میں تیر لے کر نکلے، تو اسے اس کی بوریاں (پھل) پکڑ لینی چاہئیں!

١٩٤٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ بِسِهَامٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا *

١٩٤٨۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، سفیان بن عیینہ، عمرو، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کچھ تیر لے کر مسجد کے اندر سے گزرا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ تیروں کی بوریاں (پھل) پکڑلو۔

١٩٤٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا و قَالَ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ

١٩٤٩۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو الربیع، حماد بن زید، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے

أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِأَسْهُمٍ فِي الْمَسْجِدِ قَدْ أَبْدَى نُصُولَهَا فَأُمِرَ أَنْ يَأْخُذَ بِنُصُولِهَا كَيْ لَا يَخْدِشَ مُسْلِمًا *

ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص کچھ تیر لے کر مسجد کے اندر سے گزرا اور تیروں کی بوریاں کھلی ہوئی تھیں، آپؐ نے فرمایا، اس کی پیکانیں پکڑ لو تا کہ کسی مسلمان کے چبھ نہ جائیں۔

١٩٥٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ أَنْ لَا يَمُرَّ بِهَا إِلَّا وَهُوَ آخِذٌ بِنُصُولِهَا و قَالَ ابْنُ رُمْحٍ كَانَ يَصَّدَّقُ بِالنَّبْلِ *

۱۹۵۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن رمح، لیث، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ایک شخص کو حکم دیا، جو مسجد میں تیر بانٹتا تھا کہ جب تو تیر لے کر نکلے، تو ان کی پیکان تھام لیا کر۔

١٩٥١ - حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَجْلِسٍ أَوْ سُوقٍ وَبِيَدِهِ نَبْلٌ فَلْيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا قَالَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى وَاللَّهِ مَا مُتْنَا حَتَّى سَدَّدْنَاهَا بَعْضُنَا فِي وُجُوهِ بَعْضٍ *

۱۹۵۱۔ ہداب بن خالد، حماد بن سلمہ، ثابت، ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم میں سے جب کوئی ہاتھ میں تیر لئے اگر کسی مجلس یا بازار میں سے گزرے تو تیروں کی بوریاں پکڑ لے تیروں کی بوریاں پکڑ لے، ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، خدا کی قسم ہم اس وقت تک نہیں مرے، جب تک تیروں کو ایک دوسرے کے چہروں پر نہیں لگالیا۔

(فائدہ) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان کا یہ مطلب ہے، کہ حضور تو بلا قصد وارادہ اگر کسی کو تکلیف پہنچ جائے، اس سے بھی احتیاط پر متنبہ فرمارہے ہیں اور ہمارا یہ حال ہے کہ ہم نے ایک دوسرے پر تیر برسائے، یہ حکم تیروں کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ ہر ایک تکلیف دہ چیز کا یہی حکم ہے۔

١٩٥٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا بِكَفِّهِ أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا بِشَيْءٍ أَوْ قَالَ لِيَقْبِضْ عَلَى نِصَالِهَا *

۱۹۵۲۔ عبداللہ بن براد اشعری، محمد بن العلاء، ابواسامہ، برید، ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا اگر تم میں سے کوئی تیر ساتھ لئے ہماری مسجد یا ہمارے بازار میں سے گزرے تو ہاتھ سے ان کی بوریاں پکڑ لے، تاکہ کسی مسلمان کو ان سے کچھ تکلیف اور ضرر نہ پہنچے۔

(۳۰۷) بَاب النَّهْيِ عَنِ الْإِشَارَةِ بِالسِّلَاحِ إِلَى مُسْلِمٍ *

باب (۳۰۷) مسلمان کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنے کی ممانعت۔

۱۹۵۳ - حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَشَارَ إِلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتَّى يَدَعَهُ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ *

۱۹۵۳۔ عمرو ناقد، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ایوب، ابن سرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرتا ہے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں، خواہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہو تاوقتیکہ ہتھیار سے اشارہ کرنا چھوڑ دے۔

۱۹۵۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۹۵۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ابن عون، محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۹۵۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ *

۱۹۵۵۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ حضورؐ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے، معلوم نہیں کہ شیطان اس کے ہاتھ سے ہتھیار نکلوادے اور نتیجہ یہ ہو کہ دوزخ کے گڑھے میں گر پڑے۔

(۳۰۸) بَاب فَضْلِ إِزَالَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ *

باب (۳۰۸) راستہ سے تکلیف دہ چیز کے ہٹا دینے کی فضیلت۔

۱۹۵۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ *

۱۹۵۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، سمی، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ایک شخص جارہا تھا راستہ میں اسے ایک خاردار شاخ ملی اس نے راستہ سے اس شاخ کو ہٹادیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی قدردانی کی، اور اسے معاف فرمادیا۔

۱۹۵۷ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

۱۹۵۷۔ زہیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد حضرت

جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ طَرِيقٍ فَقَالَ وَاللَّهِ لَأُنَحِّيَنَّ هَذَا عَنِ الْمُسْلِمِينَ لَا يُؤْذِيهِمْ فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ *

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ایک شخص نے راستہ میں کانٹوں کی ڈالی دیکھی وہ کہنے لگا خدا کی قسم میں اسے مسلمانوں کے راستہ سے ہٹادوں گا کہ انہیں تکلیف نہ پہنچے، تو وہ جنت میں داخل کر دیا گیا۔

۱۹۵۸ - حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ كَانَتْ تُؤْذِي النَّاسَ *

۱۹۵۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبید اللہ، شیبان، اعمش، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا میں نے ایک شخص کو جنت میں مزے اڑاتے دیکھا جس نے راستہ سے ایک درخت کو کاٹا تھا جس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی تھی۔

۱۹۵۹ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ شَجَرَةً كَانَتْ تُؤْذِي الْمُسْلِمِينَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَطَعَهَا فَدَخَلَ الْجَنَّةَ *

۱۹۵۹۔ محمد بن حاتم، بہز، حماد بن سلمہ، ثابت، ابورافع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک درخت مسلمانوں کو تکلیف دیتا تھا ایک شخص آیا اور اس نے وہ درخت کاٹ ڈالا، چنانچہ وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

۱۹۶۰ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَمْعَةَ حَدَّثَنِي أَبُو الْوَازِعِ حَدَّثَنِي أَبُو بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَنْتَفِعُ بِهِ قَالَ اعْزِلِ الْأَذَى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ *

۱۹۶۰۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، ابان بن صمعہ، ابوالوازع، حضرت ابوبرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا نبی اللہؐ مجھے کوئی ایسی بات بتلایئے جس سے میں فائدہ حاصل کروں، آپؐ نے فرمایا، مسلمانوں کے راستہ سے ایذا دینے والی چیز کو علیحدہ کر دیا کرو۔

۱۹۶۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَبِي الْوَازِعِ الرَّاسِبِيِّ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّ أَبَا بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَدْرِي لَعَسَى أَنْ تَمْضِيَ وَأَبْقَى بَعْدَكَ فَزَوِّدْنِي شَيْئًا يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلْ كَذَا افْعَلْ

۱۹۶۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن شعیب، ابوالوازع، حضرت ابوبرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ معلوم نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ (دنیا سے) تشریف لے جائیں اور میں آپؐ کے بعد رہ جاؤں، لہٰذا توشہ آخرت کے لئے مجھے کوئی ایسی چیز عنایت فرما دیجئے جو مجھے فائدہ عطا فرمائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا کیا کرو، یہ

كَذَا أَبُو بَكْرٍ نَسِيَهُ وَأَمِرَّ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ *

کیا کرو اور ایذا رساں چیز راستہ سے علیحدہ کر دیا کرو۔

(۳۰۹) بَاب تَحْرِيمِ تَعْذِيبِ الْهِرَّةِ وَنَحْوِهَا مِنَ الْحَيَوَانِ الَّذِي لَا يُؤْذِي *

باب (۳۰۹) بلی وغیرہ اور ایسے ہی جو جانور ایذا نہ پہنچائیں ان کو ستانے کی حرمت۔

١٩٦٢- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدٍ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ يَعْنِي ابْنَ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا إِذْ هِيَ حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ *

۱۹۶۲۔ عبداللہ بن محمد بن اسماء بن عبید ضبعی، جویریہ بن اسماء، نافع، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت پر بلی کی وجہ سے عذاب ہوا، عورت نے بلی کو باندھ رکھا تھا، یہاں تک کہ بلی مر گئی، نہ اس عورت نے اسے کھانے پینے ہی کے لئے دیا اور نہ ہی اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھالیتی۔

١٩٦٣- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ ابْنِ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ جَمِيعًا عَنْ مَعْنِ بْنِ عِيسَى عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ جُوَيْرِيَةَ *

۱۹۶۳۔ ہارون بن عبداللہ اور عبداللہ بن جعفر بن یحییٰ، معن بن عیسیٰ، مالک بن انس، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جویریہؓ کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

١٩٦٤- وَحَدَّثَنِيهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِيْ هِرَّةٍ اَوْ ثَقَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَ لَمْ تَسْقِهَا وَ لَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ *

۱۹۶۴۔ نصر بن علی جہضمی، عبدالاعلیٰ، عبیداللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا جس کو اس نے باندھے رکھا، نہ اسے کھانے کو دیتی اور نہ پینے کو، اور نہ ہی اسے چھوڑتی تھی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھالیتی۔

١٩٦٥- وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۹۶۵۔ نصر بن علی جہضمی، عبدالاعلیٰ، عبید اللہ بن سعید مقبری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

١٩٦٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ

۱۹۶۶۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ مِنْ جَرَّاءِ هِرَّةٍ لَهَا أَوْ هِرٍّ رَبَطَتْهَا فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تُرَمْرِمُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ هَزْلًا *

تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک عورت اپنی بلی ہی کی وجہ سے دوزخ میں داخل ہو گئی کہ بلی کو اس نے باندھ رکھا تھا نہ تو کھانے ہی کو دیتی تھی اور نہ چھوڑتی ہی تھی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی چبالیتی یہاں تک کہ وہ مر گئی۔

(۳۱۰) بَاب تَحْرِيمِ الْكِبْرِ *

باب (۳۱۰) کبر و غرور کی حرمت۔

۱۹۶۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَغَرِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِزُّ إِزَارُهُ وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَاؤُهُ فَمَنْ يُنَازِعُنِي عَذَّبْتُهُ *

۱۹۶۷۔ احمد بن یوسف، عمر بن حفص بن غیاث بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابواسحاق، ابو مسلم الاغر، حضرت ابوسعید خدری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عزت پروردگار کی ازار ہے، اور بزرگی اس کی چادر ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کوئی یہ دونوں صفتیں اختیار کرے گا میں اسے عذاب دوں گا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، اس حدیث میں غرور و کبر کے متعلق سخت وعید ہے اور یہ ثابت ہوا کہ غرور حرام ہے کیونکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی خاص صفات ہیں۔

(۳۱۱) بَاب النَّهْيِ عَنْ تَقْنِيطِ الْإِنْسَانِ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى *

باب (۳۱۱) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کسی کو ناامید کرنا حرام ہے۔

۱۹۶۸- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لِفُلَانٍ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ مَنْ ذَا الَّذِي يَتَأَلَّى عَلَيَّ أَنْ لَا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَأَحْبَطْتُ عَمَلَكَ أَوْ كَمَا قَالَ *

۱۹۶۸۔ سوید بن سعید، معتمر بن سلیمان، بواسطہ اپنے والد، ابو عمران الجونی، حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک شخص بولا، خدا کی قسم اللہ تعالیٰ فلاں کی مغفرت نہیں فرمائے گا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کون ہے وہ جو قسم کھاتا ہے کہ فلاں کو نہیں بخشوں گا، میں نے فلاں کی مغفرت کر دی، اور تیرے اعمال حبط کر دیئے۔ او کما قال۔

(۳۱۲) بَاب فَضْلِ الضُّعَفَاءِ وَالْخَامِلِينَ *

باب (۳۱۲) ضعفاء اور خاکساروں کی فضیلت۔

۱۹۶۹- حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي

۱۹۶۹۔ سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، علاء بن عبدالرحمٰن،

حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُبَّ أَشْعَثَ مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ *

بواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے لوگ پریشان بال غبار آلودہ دروازوں پر سے دھکیلے ہوئے ایسے ہیں کہ اگر وہ خدا کے اعتماد پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو سچا کر دے (۱)۔

(فائدہ) خاکساری سے وہی خاکساری مراد ہے جو شریعت اور اتباع حق کے دائرہ میں ہو، یہ خاکساری نہیں ہے کہ شرابی، جواری، بھنگ، یا مدک پینے والے فقیروں کو جہاں کی طرح قطب زماں اور ولی سمجھ لیا جائے اور ان کا گرویدہ بن جائے۔ واللہ اعلم۔

(٣١٣) بَاب النَّهْيِ عَنْ قَوْلِ هَلَكَ النَّاسُ *

باب (۳۱۳) "لوگ تباہ ہوگئے" کا جملہ استعمال کرنے کی ممانعت۔

١٩٧٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ لَا أَدْرِي أَهْلَكَهُمْ بِالنَّصْبِ أَوْ أَهْلَكُهُمْ بِالرَّفْعِ *

۱۹۷۰۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، حماد بن سلمہ، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، مالک، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص (بطور حقارت) یہ کہے کہ لوگ ہلاک ہوگئے تو وہ خود سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔ ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ "اھلکھم" لام کے زبر کے ساتھ ہے یا پیش سے۔

١٩٧١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ ح و حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ جَمِيعًا عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۹۷۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریع، روح بن قاسم۔ (دوسری سند) احمد بن عثمان بن حکیم، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، سہیل سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

(٣١٤) بَاب الْوَصِيَّةِ بِالْجَارِ وَالْإِحْسَانِ

باب (۳۱۴) ہمسایہ کے ساتھ حسن سلوک اور

(۱) اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا مقام یہ ہوتا ہے کہ اگر وہ کسی چیز کے واقع ہونے پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کا اعزاز کرتے ہوئے اس چیز کو اسی طرح واقع فرمادیتے ہیں تاکہ وہ اللہ کے بندے اپنی قسم میں حانث نہ ہو جائیں۔

إِلَيْهِ *

بھلائی کرنا۔

١٩٧٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّ عَمْرَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَيُوَرِّثَنَّهُ *

١٩٧٢۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس۔
(دوسری سند) قتیبہ، محمد بن رمح، لیث بن سعد۔
(تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ، یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید۔
(چوتھی سند) محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید، ابو بکر، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمارہے تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام برابر مجھے ہمسائے کے متعلق اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتے رہے، یہاں تک کہ میں سمجھا بے شک وہ ہمسایہ کو وارث بنا دیں گے۔

١٩٧٣ - حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

١٩٧٣۔ عمرو ناقد، عبدالعزیز بن ابی حازم، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

١٩٧٤ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ *

١٩٧٤۔ عبید اللہ بن عمر قواریری، یزید بن زریع، عمرو بن محمد، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جبریل امین برابر مجھے ہمسایہ کے متعلق حسن سلوک کی وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ میں سمجھا وہ اسے وارث بنادیں گے۔

١٩٧٥ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِإِسْحَقَ قَالَ أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا و قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ *

١٩٧٥۔ ابو کامل حجدری، اسحاق بن ابراہیم، عبدالعزیز بن عبدالصمد، ابوعمران، عبداللہ بن صامت، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب تو گوشت پکائے تو شوربا بہت زیادہ کرلے اور اپنے ہمسایوں کا دھیان رکھ (کہ انہیں بھی دے)

١٩٧٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّ خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَانِي إِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَأَكْثِرْ مَاءَهُ ثُمَّ انْظُرْ أَهْلَ بَيْتٍ مِنْ جِيرَانِكَ فَأَصِبْهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوفٍ *

١٩٧٦۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ادریس، شعبہ، (دوسری سند) ابو کریب، ابن ادریس، شعبہ، ابو عمران جونی، عبداللہ بن صامت، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی ہے کہ جب تو گوشت پکائے تو شوربا بہت زیادہ کر اور پھر اپنے ہمسایہ کے گھر والوں کو دیکھ اور انہیں اس میں سے بھیج (۱)۔

(٣١٥) بَاب اسْتِحْبَابِ طَلَاقَةِ الْوَجْهِ عِنْدَ اللِّقَاءِ *

باب (۳۱۵) ملاقات کے وقت خوش روئی سے پیش آنے کا استحباب۔

١٩٧٧- حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْخَزَّازَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ *

١٩٧٧۔ ابو غسان مسمعی، عثمان بن عمر، ابو عامر، ابو عمران جونی، عبداللہ بن صامت، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ احسان اور نیکی میں سے کسی چیز کو کم نہ سمجھو اور یہ بھی ایک احسان ہے، کہ تو اپنے بھائی سے کشادہ پیشانی کے ساتھ ملاقات کرے۔

(٣١٦) بَاب اسْتِحْبَابِ الشَّفَاعَةِ فِيمَا لَيْسَ بِحَرَامٍ *

باب (۳۱۶) امور جائزہ میں شفاعت کا استحباب۔

١٩٧٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ طَالِبُ حَاجَةٍ أَقْبَلَ عَلَى جُلَسَائِهِ فَقَالَ اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا أَحَبَّ *

١٩٧٨۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، حفص بن غیاث، برید بن عبداللہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی اپنی حاجت لے کر آتا تو آپ اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے، سفارش کرو، تمہیں ثواب ملے گا، اور اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے پیغمبر کی زبان پر تو وہی حکم کرے گا جو اس کو پسند ہو گا۔

(۱) پڑوس کی حد کیا ہے؟ اس بارے میں اقوال مختلف ہیں (۱) حضرت علیؓ کا قول یہ ہے جہاں تک اذان سنائی دے وہ پڑوس ہے۔ (۲) جو لوگ صبح کی نماز مسجد میں تیرے ساتھ ادا کریں وہ پڑوسی ہیں۔ (۳) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ہر جانب چالیس گھروں تک پڑوسی ہے۔ (۴) ہر جانب دس دس گھروں تک پڑوس ہے۔

(فائدہ) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے تو بذریعہ وحی حکم صادر ہو گا جو اللہ تعالیٰ ازل سے فیصلہ فرما چکے ہیں یعنی عطاء یا حرمان، باقی تم سفارش کر کے ثواب حاصل کر لو۔

(۳۱۷) بَاب اسْتِحْبَابِ مُجَالَسَةِ الصَّالِحِينَ وَمُجَانَبَةِ قُرَنَاءِ السُّوءِ *

باب (۳۱۷) صلحاء کی صحبت اختیار کرنے اور بروں کی صحبت سے بچنے کا استحباب۔

۱۹۷۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيسِ السَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً *

۱۹۷۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، برید بن عبداللہ بواسطہ جد امجد، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دوسری سند) محمد بن علاء، ابواسامہ، برید، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا جلیس صالح اور برے ساتھی کی مثال مشک فروخت کرنے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی طرح ہے، مشک والا یا تو تجھے یونہی مشک دے دے گا یا تو اس سے خرید لے گا اور یا کم از کم پاکیزہ خوشبو ہی سونگھ لے گا اور بھٹی پھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلادے گا یا بری بو تجھے سونگھنی ہی پڑے گی۔

(فائدہ) یعنی نیک شخص کی صحبت سے عالم ہو یا درویش فائدہ ضرور حاصل ہو گا اور بد کی صحبت میں نقصان یقینی ہے اگر کوئی اور نقصان نہ ہو تو اتنا تو ضرور ہے کہ عبادت الٰہی سے بے التفاتی ہو جاتی ہے اور یہ کونسا کم نقصان ہے، نیز معلوم ہوا کہ مشک پاک ہے اور اسی پر اجماع امت ہے۔

(۳۱۸) بَاب فَضْلِ الْإِحْسَانِ إِلَى الْبَنَاتِ *

باب (۳۱۸) لڑکیوں کے ساتھ احسان کرنے کی فضیلت۔

۱۹۸۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُهْزَاذَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَهْرَامَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ

۱۹۸۰۔ محمد بن عبداللہ بن قہزاذ، سلمہ بن سلیمان، عبداللہ، معمر، ابن شہاب، عبداللہ بن ابی بکر، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، (دوسری سند) عبداللہ بن عبدالرحمٰن، ابو بکر بن اسحاق، ابوالیمان، شعیب، زہری، عبداللہ بن ابی بکر، عروہ، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت آئی اس کی دو لڑکیاں اس کے ساتھ تھیں اس نے مجھ سے سوال کیا میرے پاس کچھ نہیں تھا ایک کھجور تھی، وہی اسے دے دی، اس نے وہ کھجور لے کر دو

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَأَلَتْنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَأَخَذَتْهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَابْنَتَاهَا فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ حَدِيثَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ *

ٹکڑے کئے اور ایک ایک حصہ دونوں لڑکیوں کو دیدیا اور آپ کچھ نہیں کھایا، پھر اٹھی اور چل دی، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میں نے اس عورت کا حال آپؐ سے بیان کیا، آپؐ نے فرمایا جو لڑکیوں میں مبتلا ہو (یعنی اس کے لڑکیاں ہوں) اور پھر وہ ان کے ساتھ نیکی کرے (دین کے راستہ پر ڈالے اور حسن سلوک کرے) تو وہ قیامت کے دن جہنم سے اس کی آڑ ہوں گی۔

١٩٨١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ أَنَّ زِيَادَ بْنَ أَبِي زِيَادٍ مَوْلَى ابْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَهُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْنِي مِسْكِينَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا فَأَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ إِلَى فِيهَا تَمْرَةً لِتَأْكُلَهَا فَاسْتَطْعَمَتْهَا ابْنَتَاهَا فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُرِيدُ أَنْ تَأْكُلَهَا بَيْنَهُمَا فَأَعْجَبَنِي شَأْنُهَا فَذَكَرْتُ الَّذِي صَنَعَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ أَوْ أَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ *

١٩٨١۔ قتیبہ بن سعید، بکر بن مضر، ابن الہاد، زیاد بن ابی زیاد، عراک بن مالک، عمر بن عبدالعزیز، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں ہیں کہ ایک فقیرنی میرے پاس اپنی دونوں بیٹیوں کو لئے ہوئے آئی میں نے اسے تین کھجوریں دیں اس نے ہر ایک بیٹی کو ایک ایک کھجور دی اور تیسری کھجور کھانے کے لئے منہ سے لگائی، اتنے میں اس کی لڑکیوں نے وہ کھجور بھی اس سے مانگی، چنانچہ اس نے اس کھجور کے جسے خود کھانا چاہتی تھی دو ٹکڑے کئے، مجھے یہ دیکھ کر تعجب ہوا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کا بیان کیا آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس سبب سے اس کے لئے جنت واجب کر دی، یا فرمایا دوزخ سے اسے آزاد کر دیا۔

١٩٨٢ - حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ وَضَمَّ أَصَابِعَهُ *

١٩٨٢۔ عمرو ناقد، ابو احمد زبیری، محمد بن عبدالعزیز، عبیداللہ بن ابی بکر، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دو لڑکیوں کو جوان ہونے تک پالے تو قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح آئیں گے اور آپؐ نے اپنی انگلیوں کو ملا کر دکھایا۔

(٣١٩) بَاب فَضْلِ مَنْ يَمُوتُ لَهُ وَلَدٌ فَيَحْتَسِبُهُ *

باب (۳۱۹) بچوں کے انتقال پر صبر کرنے کی فضیلت۔

۱۹۸۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ *

۱۹۸۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جس مسلمان کے تین بچے مر جائیں گے اسے آگ مس نہیں کرے گی مگر صرف قسم پوری کرنے کے لئے۔

(فائدہ) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وان منکم الاوارد ھا کان علی ربك حتمًا مقضیًا اسے سے دوزخ پر سے گزر ضرور ہوگا

۱۹۸٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَابْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ وَبِمَعْنَى حَدِيثِهِ إِلَّا أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ فَيَلِجَ النَّارَ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ *

۱۹۸۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ۔ (دوسری سند) عبد بن حمید، ابن رافع، عبدالرزاق، معمر، زہری سے مالک کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے مگر سفیان کی روایت میں مس نار کے بجائے دخول نار کا لفظ ہے۔

۱۹۸٥- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لَا يَمُوتُ لِإِحْدَاكُنَّ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبَهُ إِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ أَوِ اثْنَيْنِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَوِ اثْنَيْنِ *

۱۹۸۵۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز، سہیل، بواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری عورتوں سے فرمایا کہ تم میں سے جس کے تین بچے مر جائیں اور وہ بامید ثواب صبر کرے تو وہ جنت میں جائے گی ایک عورت نے ان سے عرض کیا، یارسول اللہؐ اگر دو مر جائیں، آپؐ نے فرمایا اگرچہ دو ہی مر جائیں۔

۱۹۸٦- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ قَالَ اجْتَمِعْنَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمَعْنَ فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا

۱۹۸۶۔ ابوکامل جحدری، ابوعوانہ، عبدالرحمٰن بن اصبہانی، ابوصالح، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یارسول اللہؐ مرد تو آپ کی حدیثیں سن جاتے ہیں، ہمارے لئے بھی اپنی طرف سے ایک دن مقرر فرما دیجئے، کہ ہم اس دن حاضر ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ نے جو علم آپ کو دیا ہے اس میں سے کچھ ہمیں بھی سکھا دیا کریں، آپؐ نے فرمایا فلاں دن تم جمع ہو جانا وہ سب جمع ہو گئیں، آپؐ ان کے پاس آئے اور جو علم اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا تھا۔ اس میں

عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَا مِنكُنَّ مِنِ امْرَأَةٍ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلَاثَةً إِلَّا كَانُوا لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ *

سے کچھ عورتوں کو تعلیم فرمایا، پھر فرمایا تم میں سے جو عورت اپنے مرنے سے پہلے تین بچے روانہ کردے گی تو وہ بچے اس کے لئے دوزخ سے پردہ بن جائیں گے۔ ایک عورت نے عرض کیا اور (اگر) دو ہوں، دو، دو، حضورؐ نے فرمایا اگرچہ دو ہوں، اور دو، دو۔

۱۹۸۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ وَزَادَا جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثَلَاثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ *

۱۹۸۷۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، (دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عبدالرحمٰن بن اصبہانی، ابوحازم، سے اسی سند کے ساتھ اور اسی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے، باقی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اتنی زیادتی کے ساتھ روایت ہے کہ تین بچے جو بالغ نہ ہوئے ہوں۔

۱۹۸۸ - حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ أَبِي حَسَّانَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّهُ قَدْ مَاتَ لِيَ ابْنَانِ فَمَا أَنْتَ مُحَدِّثِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ تُطَيِّبُ بِهِ أَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ قَالَ نَعَمْ صِغَارُهُمْ دَعَامِيصُ الْجَنَّةِ يَتَلَقَّى أَحَدُهُمْ أَبَاهُ أَوْ قَالَ أَبَوَيْهِ فَيَأْخُذُ بِثَوْبِهِ أَوْ قَالَ بِيَدِهِ كَمَا آخُذُ أَنَا بِصَنِفَةِ ثَوْبِكَ هَذَا فَلَا يَتَنَاهَى أَوْ قَالَ فَلَا يَنْتَهِي حَتَّى يُدْخِلَهُ اللَّهُ وَأَبَاهُ الْجَنَّةَ وَفِي رِوَايَةِ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو السَّلِيلِ *

۱۹۸۸۔ سوید بن سعید، محمد بن عبدالاعلیٰ، معتمر، بواسطہ اپنے والد، ابوالسلیل، ابوحسان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا میرے دو لڑکے مر گئے ہیں آپؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی حدیث بیان نہیں کرتے جسے سن کر مردوں کی طرف سے ہماری طبیعت خوش ہو جائے، فرمایا اچھا بیان کرتا ہوں، چھوٹے بچے جنت کے کیڑے ہیں یعنی جنت سے جدا نہ ہوں گے، ان میں سے کسی کی ملاقات اپنے والد یا والدین سے ہو گی تو اس کا کپڑا پکڑ لے گا جس طرح میں تمہارے کپڑے کا دامن پکڑتا ہوں، جب تک اپنے والد کو جنت میں نہ لے جائے گا نہ مانے گا، ایک روایت میں عن ابی السلیل کے بجائے حدثنا ابوالسلیل ہے۔

۱۹۸۹ - وَحَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنِ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَهَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا تُطَيِّبُ بِهِ أَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا

۱۹۸۹۔ عبید اللہ بن سعید، یحییٰ بن سعید، تیمی، سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور کہا، کیا تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی بات سنی ہے جس سے ہمارے نفس مردوں کی طرف سے خوش ہو جائیں، فرمایا، ہاں۔

قَالَ نَعَمْ *

١٩٩٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنُونَ ابْنَ غِيَاثٍ ح و حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّهِ طَلْقِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ لَهَا فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ لَهُ فَلَقَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً قَالَ دَفَنْتِ ثَلَاثَةً قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ قَالَ عُمَرُ مِنْ بَيْنِهِمْ عَنْ جَدِّهِ و قَالَ الْبَاقُونَ عَنْ طَلْقٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا الْجَدَّ *

۱۹۹۰۔ ابو بکر بن، ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابوسعید اشج، حفص بن غیاث۔ (دوسری سند) عمر بن حفص بن غیاث، حفص، غیاث، طلق بن معاویہ، ابوزرعہ بن عمرو بن جریر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنے بچے کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا نبی اللہؐ اس کے لئے دعا فرمایئے، میں تین بچے دفن کر چکی ہوں، آپؐ نے فرمایا تو تین کو دفن کر چکی ہے عورت نے عرض کیا، جی ہاں، آپؐ نے فرمایا تو دوزخ سے تیرے لئے مضبوط بندش ہو گئی، عمر بن حفص بن غیاث نے تو اپنے جد کا نام لیا ہے مگر باقی راویوں نے نہیں لیا۔

١٩٩١- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ طَلْقِ بْنِ مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيِّ أَبِي غِيَاثٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَشْتَكِي وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْهِ قَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً قَالَ لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ قَالَ زُهَيْرٌ عَنْ طَلْقٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكُنْيَةَ *

۱۹۹۱۔ قتیبہ بن سعید، زہیر بن حرب، جریر، طلق بن معاویہ، ابوغیاث، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے بچہ کو لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ بیمار ہے اور مجھے اس کا اندیشہ ہے اور میں تین دفن کر چکی ہوں، آپؐ نے فرمایا تو دوزخ سے تمہارے لئے مضبوط آڑ ہو گئی، زہیر نے ابوغیاث کنیت بیان نہیں کی، صرف نام لیا ہے۔

(٣٢٠) بَاب إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا أَمَرَ جِبْرِيلَ فَأَحَبَّهُ وَأَحَبَّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ *

باب (۳۲۰) جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو جبریل کو اس کا حکم ہوتا ہے پس جبریل اس سے محبت کرنے لگتا ہے اور پھر تمام آسمان اور زمین والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔

١٩٩٢- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ إِذَا

۱۹۹۲۔ زہیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو

أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ قَالَ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي السَّمَاءِ فَيَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ قَالَ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَيَقُولُ إِنِّي أُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضْهُ قَالَ فَيُبْغِضُهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضُوهُ قَالَ فَيُبْغِضُونَهُ ثُمَّ تُوضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ *

جبریل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو، تو جبریل بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر جبریل آسمان میں ندادے کر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتے ہیں تم بھی اس سے محبت کرو تو آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور پھر زمین پر اس کی قبولیت قائم کی جاتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی سے نفرت فرماتے ہیں تو جبریل سے کہتے ہیں کہ مجھے فلاں بندہ سے نفرت ہے، تم اس سے نفرت کرو، جبریل بھی اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں، پھر آسمان والوں میں ندادے کر کہتے ہیں کہ اللہ فلاں سے نفرت کرتا ہے تم بھی اس سے نفرت کرو، آسمان والے بھی اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں اور پھر زمین پر اس کی نفرت قائم کردی جاتی ہے۔

١٩٩٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ ح و حَدَّثَنَاه سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ وَهُوَ ابْنُ أَنَسٍ كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْبُغْضِ *

۱۹۹۳۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن القاری، عبدالعزیز الدراوردی، (دوسری سند) سعید بن عمرو اشعثی، عبثر، علاء، بن میتب، (تیسری سند) ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، مالک انس، سہیل سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، سوائے اس کے کہ علاء بن میتب کی روایت میں بغض کا تذکرہ نہیں ہے (یعنی حدیث کا آخری حصہ نہیں ہے)

١٩٩٤ - حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ كُنَّا بِعَرَفَةَ فَمَرَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ عَلَى الْمَوْسِمِ فَقَامَ النَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لِأَبِي يَا أَبَتِ إِنِّي أَرَى اللَّهَ يُحِبُّ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ لِمَا لَهُ مِنَ الْحُبِّ فِي قُلُوبِ النَّاسِ فَقَالَ بِأَبِيكَ أَنْتَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ

۱۹۹۴۔ عمرو ناقد، یزید بن ہارون، عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابوسلمہ، سہیل بن ابی صالح بیان کرتے ہیں کہ ہم عرفہ میں تھے تو حضرت عمرو بن عبدالعزیز گزرے اور وہ اس زمانہ میں امیر حج تھے، لوگ کھڑے ہو کر انہیں دیکھنے لگے، میں نے اپنے والد سے کہا، ابا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو حضرت عمر بن عبدالعزیز سے محبت ہے، وہ بولے کیسے؟ میں نے کہا اس لئے کہ لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت ہے، بولے تو نے حضرت ابوہریرہؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے

يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنْ سُهَيْلٍ *

سنا ہوگا، بقیہ روایت جریر عن سہیل کی روایت کی طرح ہے۔

(٣٢١) بَاب الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ *

باب (۳۲۱) روحیں اجتماعی صورت میں تھیں۔

١٩٩٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ *

۱۹۹۵۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز بن محمد سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام روحیں مجتمع جماعتیں تھیں اب جس کا دوسرے سے تعارف ہو گیا اس میں محبت ہوگی اور جس کا تعارف نہ ہوا اس میں اختلاف رہا۔

١٩٩٦ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِحَدِيثٍ يَرْفَعُهُ قَالَ النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا وَالْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ *

۱۹۹۶۔ زہیر بن حرب، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، یزید بن اصم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا لوگوں کی بھی چاندی سونے کی کانوں کی طرح کانیں ہیں، زمانہ جاہلیت میں جو لوگ بہتر تھے، اسلام میں بھی وہ بہتر ہیں، بشرطیکہ دینی دانش رکھتے ہوں اور روحیں مجتمع جماعتیں تھیں جس کا دوسرے سے تعارف ہو گیا اسے اس سے محبت ہو گئی، اور جس نے نہ پہچانا اس کا باہم اختلاف رہا۔

(٣٢٢) بَاب الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ *

باب (۳۲۲) آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔

١٩٩٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ حُبَّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ *

۱۹۹۷۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، مالک، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا قیامت کب ہوگی؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ تو نے قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ وہ بولا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی محبت، فرمایا تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہے۔

١٩٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالُوا

۱۹۹۸۔ ابوبکر بن شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، محمد بن عبداللہ بن نمیر، سفیان، زہری، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا فَلَمْ يَذْكُرْ كَبِيرًا قَالَ وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ فَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ *

قیامت کب آئے گی؟ فرمایا تو نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے اس شخص نے زیادہ باتیں نہیں کیں، صرف اتنا عرض کیا کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہوں، فرمایا تجھے جس سے محبت ہے اسی کے ساتھ ہو گا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی محبت یہ ہے کہ ان کی پوری پوری اطاعت کی جائے اور شریعت کے خلاف کوئی فعل سرزد نہ ہو، اور صالحین کی محبت میں ان کے برابر عمل ضروری نہیں۔

احب الصالحین ولست منہم لعل اللّٰہ یرزقنی صلاحاً

۱۹۹۹- حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرٍ أَحْمَدُ عَلَيْهِ نَفْسِي *

۱۹۹۹۔ محمد بن رافع، عبداللہ بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک اعرابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ اس اعرابی نے کہا کہ میں نے اتنی بڑی تیاری نہیں کی کہ اپنی تعریف خود کروں۔

۲۰۰۰- حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَمَا أَعْدَدْتَ لِلسَّاعَةِ قَالَ حُبَّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ فَمَا فَرِحْنَا بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحًا أَشَدَّ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ فَأَنَا أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِأَعْمَالِهِمْ *

۲۰۰۰۔ ابوالربیع، حماد، ثابت بنانی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا، یا رسول اللہؐ قیامت کب ہو گی؟ آپؐ نے فرمایا تو نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے کہا، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی محبت، فرمایا جس سے تجھے محبت ہے تو اسی کے ساتھ ہو گا، انس کہتے ہیں کہ اسلام لانے کے بعد ہمیں کسی بات سے اس سے بڑھ کر خوشی نہیں ہوئی جتنی حضورؐ کے اس فرمان سے ہوئی کہ تو اس کے ساتھ ہو گا جس سے تجھے محبت ہے، انسؓ کہتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ سے محبت رکھتا ہوں اور امید ہے کہ ان کے ساتھ ہوں گا اگرچہ ان جیسے اعمال نہیں کئے۔

۲۰۰۱- حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَنَسٍ فَأَنَا أُحِبُّ وَمَا بَعْدَهُ *

۲۰۰۱۔ محمد بن عبید الغبری، جعفر بن سلیمان، ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی حضرت انس کا قول مذکور نہیں ہے۔

٢٠٠٢- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجَيْنِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِينَا رَجُلًا عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ فَكَأَنَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ فَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ *

۲۰۰۲۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، سالم بن ابی الجعد، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکل رہے تھے کہ مسجد کی دہلیز پر ایک آدمی ملا اور عرض کیا، یارسول اللہ قیامت کب ہوگی؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا تونے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ یہ سن کر وہ آدمی خاموش سا ہو گیا اور پھر عرض کیا، یارسول اللہؐ میں نے اس کے لئے زیادہ نماز روزے اور زکوۃ تو تیار نہیں کر رکھی باقی میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت رکھتا ہوں، آپؐ نے فرمایا بس جس سے تجھے محبت ہے تو اسی کے ساتھ ہوگا۔

٢٠٠٣- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْيَشْكُرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ *

۲۰۰۳۔ محمد بن یحییٰ بن عبدالعزیز یشکری، عبداللہ بن عثمان بن جبلہ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عمرو بن مرہ، سالم بن ابی الجعد، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

٢٠٠٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا ح و حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ *

۲۰۰۴۔ قتیبہ، ابو عوانہ، قتادہ، حضرت انسؓ۔
(دوسری سند) ابن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انسؓ۔
(تیسری سند) ابو غسان، مسمعی، محمد بن مثنیٰ، معاذ، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت نقل کرتے ہیں۔

٢٠٠٥- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي

۲۰۰۵۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابووائل، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہؐ اگر کوئی شخص کسی قوم سے محبت رکھے اور اس جیسے عمل نہ کرے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ

رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ *

وسلم ارشاد فرمایا، آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے اسے محبت ہے۔

٢٠٠٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح و حَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۲۰۰۶۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، ابن ابی عدی، (دوسری سند) بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، (تیسری سند) ابن نمیر، ابوالجواب، سلیمان بن قرم، سلیمان، ابووائل، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

٢٠٠٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ *

۲۰۰۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابومعاویہ، (دوسری سند) ابن نمیر، ابومعاویہ، محمد بن عبید، اعمش، شقیق، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور جریر عن اعمش کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

(٣٢٣) بَاب إِذَا أُثْنِيَ عَلَى الصَّالِحِ فَهِيَ بُشْرَى وَلَا تَضُرُّهُ *

باب (۳۲۳) نیک آدمی کی تعریف اس کے لئے فوری بشارت ہے۔

٢٠٠٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ *

۲۰۰۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوالربیع، ابوکامل، حماد بن زید، ابوعمران جونی، عبداللہ بن صامت، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ آپؐ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو اعمال صالحہ کرتا ہو اور لوگ اس کی تعریف کریں، آپؐ نے فرمایا یہ اس کے لئے فوری بشارت ہے(۱)۔

(۱) نیک عمل اگر اس لئے کیا جائے کہ لوگ تعریف کریں تو یہ ریا ہے جو کہ حرام ہے اور اگر نیک عمل خالص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا جائے اور بغیر چاہت کے لوگ اس کی تعریف کریں تو یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت کی علامت ہے۔ ایسی تعریف سے وہ عمل کرنے والا خود پسندی میں مبتلا نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دی اور اس کے عیوب کو ان سے چھپالیا۔

۲۰۰۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ وَكِيعٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ بِإِسْنَادِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرَ عَبْدِ الصَّمَدِ وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ كَمَا قَالَ حَمَّادٌ *

۲۰۰۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، وکیع۔ (دوسری سند) محمد بن بشار، محمد بن جعفر۔ (تیسری سند) محمد بن مثنیٰ، عبدالصمد۔ (چوتھی سند) اسحاق، نضر، شعبہ، ابو عمران سے حماد کی سند کے ساتھ اس کی روایت کے ہم معنی حدیث مروی ہے، باقی عبدالصمد کی روایت کے علاوہ شعبہ سے سب لوگوں کے محبت کرنے کا ذکر کرتے ہیں، اور عبدالصمد، حماد کی روایت کی طرح لوگوں کی تعریف کرنے کا ذکر کرتے ہیں (الفاظ میں تغیر و تبدل ہے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْقَدْرِ

(٣٢٤) بَاب كَيْفِيَّةِ خَلْقِ الْآدَمِيِّ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَكِتَابَةِ رِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَشَقَاوَتِهِ وَسَعَادَتِهِ *

باب (۳۲۴) شکم مادر میں آدمی کی تخلیق کی کیفیت اور اس کی موت و رزق اور سعادت و شقاوت کا لکھا جانا۔

۲۰۱۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ قَالُوا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ فِي ذَلِكَ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ فِي ذَلِكَ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يُرْسَلُ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ وَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ

۲۰۱۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، وکیع (دوسری سند) محمد بن عبداللہ بن نمیر ہمدانی، بواسطہ اپنے والد، ابو معاویہ، وکیع، اعمش، زید بن وہب، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صادق و مصدوق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر ایک آدمی کا نطفہ اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک رہتا ہے پھر اتنے ہی دن میں خون بستہ ہو جاتا ہے، پھر اتنی ہی مدت میں لوتھڑا ہو جاتا ہے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرشتے کو بھیجتا ہے وہ اس میں روح پھونکتا ہے اور اسے چار باتیں لکھنے کا حکم ہوتا ہے، اس کا رزق، زندگی اور عمل اور شقی یا سعید، قسم ہے اس خدائے وحدہ لاشریک کی کہ تم میں سے بعض

كَلِمَاتٍ بِكَتْبِ رِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَوَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا *

آدمی جنت والوں کے سے عمل کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ ان کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن تقدیر کا لکھا سبقت کرتا ہے اور وہ دوزخیوں جیسے عمل کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے اور بعض آدمی دوزخیوں کے سے اعمال کرتے ہیں یہاں تک کہ ان کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے اس وقت تقدیر کا لکھا سبقت کرتا ہے اور اہل جنت جیسے اعمال کرنے لگتا ہے اور جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

(فائدہ) موت کا کوئی اعتبار نہیں لہٰذا نادانی اور جہالت کی بناء پر کسی لمحہ بھی یادالٰہی سے اور عبادت الٰہی سے غافل نہ رہنا چاہئے، معلوم نہیں کہ کس وقت موت آجائے۔

٢٠١١- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً و قَالَ فِي حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَأَمَّا فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَعِيسَى أَرْبَعِينَ يَوْمًا*

۲۰۱۱۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر بن عبدالحمید۔
(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس۔
(تیسری سند) ابوسعید اشج، وکیع۔
(چوتھی سند) عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ بن الحجاج، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی وکیع کی روایت میں ہے تم میں سے ہر ایک کی پیدائش اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس رات تک ہوتی ہے اور معاذ عن شعبہ کی روایت میں چالیس راتیں یا چالیس دن کا ذکر ہے، اور جریر اور عیسیٰ کی روایت میں چالیس دن کا تذکرہ ہے۔

٢٠١٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْمَلَكُ عَلَى النُّطْفَةِ بَعْدَ مَا تَسْتَقِرُّ فِي الرَّحِمِ بِأَرْبَعِينَ أَوْ خَمْسَةٍ وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَشَقِيٌّ أَوْ

۲۰۱۲۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار، ابوالطفیل، حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جب نطفہ رحم مادر میں چالیس یا پینتالیس شب ٹھہرا رہتا ہے تو اس کے بعد فرشتہ آتا ہے اور عرض کرتا ہے پروردگار یہ شقی ہے یا سعید چنانچہ دونوں باتیں لکھ دی جاتی ہیں، پھر فرشتہ عرض کرتا ہے پروردگار یہ نر ہے یا مادہ، چنانچہ یہ

سَعِيدٌ فَيُكْتَبَانِ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَذَكَرٌ أَوْ أُنْثَى فَيُكْتَبَانِ وَيُكْتَبُ عَمَلُهُ وَأَثَرُهُ وَأَجَلُهُ وَرِزْقُهُ ثُمَّ تُطْوَى الصُّحُفُ فَلَا يُزَادُ فِيهَا وَلَا يُنْقَصُ *

دونوں باتیں بھی لکھ دی جاتی ہیں، نیز اس کے اعمال، افعال اور موت ورزق کو بھی لکھ دیا جاتا ہے، اس کے بعد صحیفہ لپیٹ لیا جاتا ہے پھر اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی جاتی۔

٢٠١٣- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ أَنَّ عَامِرَ بْنَ وَاثِلَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَالسَّعِيدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ فَأَتَى رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ حُذَيْفَةُ بْنُ أَسِيدٍ الْغِفَارِيُّ فَحَدَّثَهُ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ وَكَيْفَ يَشْقَى رَجُلٌ بِغَيْرِ عَمَلٍ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ أَتَعْجَبُ مِنْ ذَلِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ ثِنْتَانِ وَأَرْبَعُونَ لَيْلَةً بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهَا مَلَكًا فَصَوَّرَهَا وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجِلْدَهَا وَلَحْمَهَا وَعِظَامَهَا ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ أَجَلُهُ فَيَقُولُ رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ رِزْقُهُ فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَلَكُ بِالصَّحِيفَةِ فِي يَدِهِ فَلَا يَزِيدُ عَلَى مَا أُمِرَ وَلَا يَنْقُصُ *

۲۰۱۳۔ ابوالطاہر، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابوالزبیر مکی، عامر بن واثلہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شقی وہی ہے جو ماں کے پیٹ کے اندر شقی ہو چکا، سعید وہ ہے جو دوسروں کی حالت سے نصیحت قبول کرے، یہ سن کر عامر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی جنہیں حذیفہ بن اسید کہتے تھے، آئے اور ان سے یہ حدیث بیان کر کے کہا کہ بغیر عمل کے آدمی کیسے بدبخت ہوتا ہے؟ حضرت حذیفہؓ بولے تم اس سے تعجب کرتے ہو، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے، جب نطفہ پر بیالیس راتیں گزر جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتہ کو بھیجتا ہے، جو اس کی صورت اور کان، آنکھ، کھال، گوشت، اور ہڈیاں بناتا ہے پھر عرض کرتا ہے اے پروردگار یہ مرد ہے یا عورت، پھر جو مرضی الٰہی ہوتی ہے وہ حکم فرماتا ہے فرشتہ لکھ دیتا ہے، پھر عرض کرتا ہے، اے پروردگار اس کی عمر کیا ہے؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے حکم فرماتا ہے، اور فرشتہ وہ لکھ دیتا ہے، پھر عرض کرتا ہے اے پروردگار اس کی روزی کیا ہے؟ چنانچہ پروردگار جو چاہتا ہے وہ حکم فرمادیتا ہے اور فرشتہ لکھ دیتا ہے، پھر فرشتہ وہ کتاب اپنے ہاتھ میں لئے باہر نکلتا ہے جس میں کسی بات کی نہ کمی ہوتی ہے اور نہ زیادتی۔

٢٠١٤- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ *

۲۰۱۴۔ احمد بن عثمان، ابوعاصم، ابن جریج، ابوالزبیر، ابوالطفیل بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرماتے تھے، اور بقیہ حدیث حسب سابق عمرو بن حارث کی حدیث کی طرح بیان کرتے ہیں۔

٢٠١٥- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عَطَاءٍ أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ حَدَّثَهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي سَرِيحَةَ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُذُنَيَّ هَاتَيْنِ يَقُولُ إِنَّ النُّطْفَةَ تَقَعُ فِي الرَّحِمِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ يَتَصَوَّرُ عَلَيْهَا الْمَلَكُ قَالَ زُهَيْرٌ حَسِبْتُهُ قَالَ الَّذِي يَخْلُقُهَا فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَذَكَرٌ أَوْ أُنْثَى فَيَجْعَلُهُ اللَّهُ ذَكَرًا أَوْ أُنْثَى ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ أَسَوِيٌّ أَوْ غَيْرُ سَوِيٍّ فَيَجْعَلُهُ اللَّهُ سَوِيًّا أَوْ غَيْرَ سَوِيٍّ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ مَا رِزْقُهُ مَا أَجَلُهُ مَا خُلُقُهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ اللَّهُ شَقِيًّا أَوْ سَعِيدًا *

۲۰۱۵۔ محمد بن احمد ابی خلف، یحییٰ بن ابی بکیر، زہیر، عبداللہ بن عطاء، عکرمہ بن عمار، ابوالطفیل، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے دونوں کانوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمارہے تھے کہ چالیس رات تک نطفہ رحم میں پڑا رہتا ہے پھر بنانے والا فرشتہ اس کی صورت بناتا ہے اور عرض کرتا ہے، پروردگار یہ نر ہے یا مادہ؟ اللہ تعالیٰ اسے نر یا مادہ کہہ دیتا ہے، پھر فرشتہ عرض کرتا ہے اے پروردگار اس کے اعضاء پورے اور ہموار ہوں یا ادھورے؟ اللہ تبارک وتعالیٰ اسے پورا یا ادھورا کر دیتا ہے، پھر فرشتہ عرض کرتا ہے، اے پروردگار اس کا رزق کیا ہے؟ اس کی عمر کیا ہے؟ اس کے خصائل و عادات کیا ہیں؟ پھر اللہ تعالیٰ اسے شقی (بدبخت) یا سعید (نیک بخت) کر دیتا ہے۔

٢٠١٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ كُلْثُومٍ حَدَّثَنِي أَبِي كُلْثُومٌ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَلَكًا مُوَكَّلًا بِالرَّحِمِ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَخْلُقَ شَيْئًا بِإِذْنِ اللَّهِ لِبِضْعٍ وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

۲۰۱۶۔ عبدالوارث، عبدالصمد، ربیعہ بن کلثوم، ابی کلثوم، ابوالطفیل، حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرفوعا روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک فرشتہ رحم میں مقرر ہے، جب اللہ رب العزت کچھ اوپر چالیس راتیں گزرنے کے بعد کچھ پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے، بقیہ حدیث حسب سابق بیان کرتے ہیں۔

٢٠١٧- حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَرَفَعَ الْحَدِيثَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ نُطْفَةٌ أَيْ رَبِّ عَلَقَةٌ أَيْ رَبِّ مُضْغَةٌ فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقًا قَالَ قَالَ الْمَلَكُ أَيْ رَبِّ ذَكَرٌ أَوْ أُنْثَى

۲۰۱۷۔ ابوکامل، حماد بن زید، عبیداللہ بن ابی بکر، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعا روایت نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس فرشتہ کو رحم پر موکل کر رکھا ہے وہ عرض کرتا ہے اے پروردگار ابھی نطفہ ہے، ابھی خون بستہ ہے، پروردگار اب گوشت کی بوٹی ہے، پھر جب اللہ تعالیٰ اس کی بناوٹ کی تکمیل کرنا چاہتا ہے، فرشتہ عرض کرتا ہے پروردگار یہ مرد ہے یا عورت؟ شقی ہے یا سعید؟ اس کی روزی کیا ہے؟ عمر

شَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْأَجَلُ فَيُكْتَبُ كَذَلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ *

کیا ہے؟ غرضیکہ (سب امور) ماں کے پیٹ میں لکھ دیئے جاتے ہیں۔

۲۰۱۸- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا وَقَدْ كَتَبَ اللَّهُ مَكَانَهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَإِلَّا وَقَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيدَةً قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نَمْكُثُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَقَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ (فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى) *

۲۰۱۸۔ عثمان بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، سعد بن عبیدہ، ابو عبدالرحمٰن، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک جنازہ کے ساتھ بقیع غرقد میں تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے ساتھ تشریف لاکر بیٹھ گئے اور ہم بھی آپؐ کے گرد بیٹھ گئے، حضورؐ کے پاس ایک چھڑی تھی، آپؐ نے سر نیچے جھکا لیا اور لکڑی سے زمین کریدنی شروع کی، پھر آپؐ نے فرمایا، تم میں سے کوئی ایسا نہیں، کوئی جان ایسی نہیں، جس کی جگہ اللہ تعالیٰ نے جنت یا دوزخ میں نہ لکھ دی ہو اور یہ نہ لکھ دیا ہو کہ وہ شقی ہے یا سعید، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ پھر ہم اپنے لکھے پر بھروسہ کیوں نہ کریں اور عمل چھوڑ دیں، آپؐ نے فرمایا جو سعید طبقہ میں سے ہوگا، وہ ان جیسے اعمال کی طرف سبقت کرے گا، اور جو بدکاروں میں سے ہوگا وہ ان جیسے کاموں میں سبقت کرے گا، پھر ارشاد فرمایا، عمل کئے جاؤ، ہر ایک کو توفیق دی جاتی ہے لیکن نیکوں کو نیک اعمال کرنا آسان کر دیا جاتا ہے اور بدوں کو بداعمال کرنا آسان کر دیا جاتا ہے، اس کے بعد آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی، فامامن اعطی واتقی وصدق بالحسنی الخ جس نے خیرات کی اور اللہ سے ڈرا اور بہترین دین کی تصدیق کی سو اس پر ہم نیکیوں کو آسان کر دیں گے اور جس نے بخل کیا اور لاپرواہی کی اور بہتر دین کی تکذیب کی تو ہم اس پر کفر کی سخت راہ آسان کر دیں گے۔

(فائدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھا دیا کہ اعمال تقدیر کے منافی نہیں بلکہ تقدیر ہی کے ساتھ ان کا تعلق اور ارتباط ہے، جیسا کہ آنکھ، بینائی اور کان شنوائی کا سبب ہے، اسی طرح اعمال صالحہ جنت اور اعمال سیہ دوزخ کا پیش خیمہ ہیں۔

۲۰۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَاهُ وَقَالَ فَأَخَذَ

۲۰۱۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ہناد بن سری، ابوالاحوص، منصور سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنے روایت مروی ہے اور کہا کہ آپؐ نے ایک چھڑی پکڑی اور سر نیچے جھکانے کا ذکر

عُودًا وَلَمْ يَقُلْ مِخْصَرَةً وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

نہیں کیا ہے اور ابن ابی شیبہ نے اپنی حدیث میں ابوالاحوص سے "قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لفظ روایت کئے ہیں۔

۲۰۲۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ نَفْسٍ إِلَّا وَقَدْ عُلِمَ مَنْزِلُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلِمَ نَعْمَلُ أَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ لَا اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ (فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى) إِلَى قَوْلِهِ (فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى) *

۲۰۲۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابوسعید اشج، وکیع، (دوسری سند) ابو نمیر، بواسطہ اپنے والد، اعمش، (تیسری سند) ابوکریب، ابو معاویہ، اعمش، سعید بن عبیدہ، ابو عبد الرحمٰن سلمی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز بیٹھے ہوئے تھے، دست مبارک میں ایک لکڑی تھی جس سے زمین کرید رہے تھے تھوڑی دیر کے بعد سر اٹھا کر فرمایا، تم میں سے ہر ایک شخص کا دوزخ میں یا جنت میں مقام معلوم ہے، حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر ہم عمل کیوں کریں، بھروسہ ہی پر کیوں نہ رہیں، آپ نے فرمایا، نہیں عمل کئے جاؤ، کیونکہ جو جس کام کے لئے پیدا کیا گیا ہے اسے اسی کی توفیق دی جاتی ہے، پھر آپ نے فاما من اعطی واتقی الآیۃ تلاوت فرمائی۔

۲۰۲۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ أَنَّهُمَا سَمِعَا سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ *

۲۰۲۱- محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور، اعمش، سعد بن عبیدہ، ابو عبدالرحمٰن سلمی، حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق حدیث بیان کرتے ہیں۔

۲۰۲۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَيِّنْ لَنَا دِينَنَا كَأَنَّا خُلِقْنَا الْآنَ فِيمَا الْعَمَلُ الْيَوْمَ أَفِيمَا جَفَّتْ بِهِ الْأَقْلَامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ أَمْ فِيمَا نَسْتَقْبِلُ قَالَ لَا بَلْ فِيمَا

۲۰۲۲- احمد بن یونس، زہیر، ابوالزبیر (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابوخیثمہ، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ سراقہ بن مالک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے دین کو ہمارے سامنے آکر بیان فرما دیجئے، گویا ہم تو آج ہی پیدا ہوئے ہیں آج ہم جو عمل کرتے ہیں تو کیا اسی مقصد کے لئے کرتے ہیں جسے لکھ کر قلم خشک ہو گئے، اور تقدیر الٰہی جاری ہو چکی یا اس مقصد کے لئے جو

جفَّتْ بِهِ الْأَقْلَامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ قَالَ فَفِيمَ الْعَمَلُ قَالَ زُهَيْرٌ ثُمَّ تَكَلَّمَ أَبو الزُّبَيْرِ بِشَيْءٍ لَمْ أَفْهَمْهُ فَسَأَلْتُ مَا قَالَ فَقَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ *

آگے آنے والا ہے، آپؐ نے فرمایا، نہیں عمل اسی کے مطابق ہیں جسے قلم لکھ کر خشک ہو گئے، اور تقدیر الٰہی جاری ہو چکی، سراقہ نے کہا کہ پھر عمل کیوں ہے؟ زہیر کہتے ہیں کہ ابوالزبیر نے اس کے بعد کچھ کہا جسے میں نہیں سمجھا، میں نے پھر پوچھا، انہوں نے کہا عمل کئے جاؤ، ہر شخص کو توفیق دی جاتی ہے۔

٢٠٢٣- حَدَّثَنِي أَبو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْمَعْنَى وَفِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَامِلٍ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِهِ *

۲۰۲۳۔ ابو الطاہر، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں باقی اتنی زیادتی ہے کہ آپؐ نے فرمایا ہر ایک عمل کرنے والے کو اس کے عمل کے مطابق توفیق دی جاتی ہے۔

٢٠٢٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ الضُّبَعِيِّ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعُلِمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ قِيلَ فَفِيمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ قَالَ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ *

۲۰۲۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، حماد بن زید، یزید ضبعی، مطرف، عمران بن حصین، بیان کرتے ہیں کہ عرض کیا گیا یارسول اللہ کیا اہل جنت اور اہل دوزخ کا علم ہو گیا ہے؟ فرمایا ہاں، کہا گیا پھر عمل کرنے والے کیوں عمل کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ہر شخص کے لئے وہی کام آسان کیا گیا جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا۔

٢٠٢٥- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ح و حَدَّثَنَا أَبو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادٍ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ *

۲۰۲۵۔ شیبان بن فروخ، عبدالوارث۔
(دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، ابن نمیر، ابن علیہ۔
(تیسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، جعفر بن سلیمان۔
(چوتھی سند) ابن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، یزید رشک سے حماد کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے باقی عبدالوارث کی روایت میں ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ۔

٢٠٢٦- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ

۲۰۲۶۔ اسحاق بن ابراہیم، عثمان بن عمر، عزرہ بن ثابت، یحییٰ بن عقیل، یحییٰ بن یعمر، ابوالاسود دیلی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عمران بن حصینؓ نے کہا آج لوگ جس چیز کے لئے عمل

أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ أَرَأَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُونَ فِيهِ أَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى عَلَيْهِمْ مِنْ قَدَرِ مَا سَبَقَ أَوْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُونَ بِهِ مِمَّا أَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقُلْتُ بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى عَلَيْهِمْ قَالَ فَقَالَ أَفَلَا يَكُونُ ظُلْمًا قَالَ فَفَزِعْتُ مِنْ ذَلِكَ فَزَعًا شَدِيدًا وَقُلْتُ كُلُّ شَيْءٍ خَلْقُ اللَّهِ وَمِلْكُ يَدِهِ فَلَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ فَقَالَ لِي يَرْحَمُكَ اللَّهُ إِنِّي لَمْ أُرِدْ بِمَا سَأَلْتُكَ إِلَّا لِأَحْزِرَ عَقْلَكَ إِنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ أَتَيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُونَ فِيهِ أَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ مِنْ قَدَرٍ قَدْ سَبَقَ أَوْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُونَ بِهِ مِمَّا أَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لَا بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ وَتَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا)*

کرتے ہیں کیا یہ کوئی ایسی چیز ہے جس کا حکم ہو چکا ہے اور تقدیر الٰہی اس پر جاری ہو چکی، یا جو احکام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے، اور ان پر حجت قائم ہو چکی، ان پر عمل ہوتا ہے؟ میں نے کہا، نہیں بلکہ جو کچھ حکم ہو چکا اور جو تقدیر الٰہی میں آچکا عمل اسی کے مطابق ہوتا ہے، عمران نے کہا تو کیا پھر یہ ظلم نہیں ہوا، میں یہ سن کر بہت سخت گھبرا گیا اور عرض کیا ہر ایک چیز خدا کی پیدا کی ہوئی ہے اور اسی کے دست قدرت کی مملوک ہے، خدا سے باز پرس نہیں کی جا سکتی ہے اور لوگوں سے ہو سکتی ہے، عمران نے مجھ سے کہا خدا تم پر رحم کرے، سوال کرنے پر میرا مقصد تمہاری عقل کی آزمائش کرنا تھا، قبیلہ مزینہ کے دو آدمیوں نے حضورؐ سے آکر پوچھا یا رسول اللہؐ فرمایئے، آج دنیا ایسے اعمال میں جو کچھ جدوجہد کر رہی ہے کیا یہ سب کچھ ان کی تقدیر میں پہلے سے طے شدہ تھا یا جب انبیاء کرام تشریف لا کر خدائی حجت ان پر پوری کر دیتے ہیں تو اس کے بعد لوگ اعمال کا سلسلہ بغیر کسی تقدیر کے خود شروع کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا، یوں نہیں بلکہ ان کی تمام جدوجہد طے شدہ تقدیر کے تحت ہوتی ہے چنانچہ اس کی تصدیق قرآن مجید میں ہے (ترجمہ) قسم ہے نفس انسان کی اور اس کی جس نے اسے درست کیا، اور نیکی اور بدی کا الہام فرمایا۔

(فائدہ) حدیث کا ماحاصل یہی ہے کہ اس عالم میں جو کچھ نظر آرہا ہے یہ سب عالم تقدیر کی کار فرمایاں ہیں، حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ آیت فالھمھا فجورھا وتقوٰھا میں، اہلام سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نفس میں تقویٰ اور فجور کی صورت پیدا فرما دیتا ہے جیسے کہ آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ شکم مادر ہی میں سعادت و شقاوت لکھ دی جاتی ہے، اس کا خلاصہ بھی یہی ہے، اور الہام اصل میں اس صورت علمیہ کو کہتے ہیں جس کی بناء پر کسی کو عالم کہا جاتا ہے اس کے بعد ہر وہ صورت اجمالیہ جو آئندہ ظہور آثار کے لئے مبداو منشا ہو، الہام کے نام سے موسوم ہو جاتی ہے، اگرچہ اس پر عالم کا اطلاق نہ کیا جاتا ہو، اس جگہ الہام سے یہی معنی مراد ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۰۲۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ

۲۰۲۷۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آدمی مدت دراز تک اہل جنت کے عمل کرتا رہتا ہے لیکن اس کے اعمال کا خاتمہ

بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ *

دوزخیوں کے اعمال پر ہوتا ہے اور آدمی مدت دراز تک دوزخیوں کے اعمال کرتا رہتا ہے، لیکن اس کے اعمال کا خاتمہ اہل جنت کے اعمال پر ہوتا ہے۔

٢٠٢٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ *

۲۰۲۸۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب، ابوحازم، حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی لوگوں کے ظاہر میں جنت والوں کے اعمال کرتا ہے، حالانکہ وہ دوزخیوں میں سے ہوتا ہے اور آدمی لوگوں کے دیکھنے میں دوزخیوں کے سے اعمال کرتا ہے، حالانکہ وہ اہل جنت میں سے ہوتا ہے۔

(٣٢٥) بَاب حِجَاجِ آدَمَ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَام *

باب (۳۲۵) حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کا مباحثہ۔

٢٠٢٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَاتِمٍ وَابْنِ دِينَارٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُونَا خَيَّبْتَنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ بِيَدِهِ أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدَّرَهُ اللَّهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى وَفِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ وَابْنِ عَبْدَةَ قَالَ أَحَدُهُمَا خَطَّ و قَالَ الْآخَرُ كَتَبَ لَكَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ *

۲۰۲۹۔ محمد بن حاتم، ابراہیم بن دینار، ابن ابی عمر، احمد بن عبدہ ضبی، ابن عیینہ، عمرو، طاؤس، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کا مناظرہ ہوا حضرت موسیٰؑ نے کہا، آدمؑ آپ ہمارے باپ ہیں، آپؑ نے ہمیں محروم کیا، اور جنت سے نکلوایا، حضرت آدمؑ نے کہا، موسیٰؑ تم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے ساتھ خاص کیا اور تورات تمہارے لئے اپنے دست قدرت سے لکھی، تم مجھے ایسے فعل پر طعنہ دیتے ہو جو میرے پیدا کرنے سے چالیس سال قبل مقرر فرما دیا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بالآخر آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے، حضرت آدم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے۔

(فائدہ) تقدیر تو ازلی ہے اس امر کا لکھا جانا یہ تورات میں ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے چالیس سال قبل اللہ تعالیٰ نے

تورات اپنے دست قدرت سے لکھ کر اس میں یہ واقعہ بھی تحریر فرمادیا تھا اور جیسا کہ حدیث معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام انبیاء سے ملاقات ثابت ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی ملاقات کروادی، واللہ اعلم بالصواب۔

٢٠٣٠- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيْمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَاجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى تَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِىْ اَغْوَيْتَ النَّاسَ وَاَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ اٰدَمُ اَنْتَ الَّذِىْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ عِلْمَ كُلِّ شَىْءٍ وَاَصْطَفَاهُ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِهٖ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَلُوْمُنِىْ عَلٰى اَمْرٍ قُدِرَ عَلَىَّ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ *

۲۰۳۰۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے مباحثہ کیا تو آدم، موسیٰ پر غالب آگئے، موسیٰ بولے تم وہی آدم ہو جنہوں نے لوگوں کو نامراد کرایا، اور انہیں جنت سے نکلوایا، آدم بولے تم وہی موسیٰ ہو جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا علم دیا اور لوگوں پر اپنا رسول بنا کر بزرگی عطا کی، موسیٰ نے کہا ہاں، آدم بولے تو مجھے ایسے کام پر ملامت کرتے ہو جو میری پیدائش(۱) سے پہلے مقرر ہو چکا۔

٢٠٣١- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ هُرْمُزَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ قَالَا سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَام عِنْدَ رَبِّهِمَا فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى قَالَ مُوسَى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَأَسْكَنَكَ فِي جَنَّتِهِ ثُمَّ أَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيئَتِكَ إِلَى الْأَرْضِ فَقَالَ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ وَأَعْطَاكَ

۲۰۳۱۔ اسحاق بن موسیٰ، انس بن عیاض، حارث بن ابوذباب، یزید بن ہرمز، عبدالرحمٰن اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے اپنے پروردگار کے سامنے مباحثہ کیا، سو آدمؑ موسیؑ پر غالب آگئے، حضرت موسیٰ نے فرمایا تم وہی آدم ہو، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا، اور تم میں اپنی روح پھونکی اور تمہیں فرشتوں سے سجدہ کرایا، اور تمہیں جنت میں رہنے کے لئے جگہ دی، پھر تم نے اپنی لغزش کی بناء پر لوگوں کو زمین پر اتارا، آدم بولے تم وہی موسیٰ ہو کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور کلام کے ساتھ نوازا، اور تمہیں اللہ تعالیٰ نے تورات کی تختیاں دیں، جن میں ہر ایک چیز کا بیان ہے اور تمہیں سرگوشی کے لئے اپنا

(۱) تقدیر کے سلسلے میں مندرجہ ذیل امور پر اعتقاد رکھنا ضروری ہے (۱) اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے پیدا کرنے سے پہلے ہی اس کی تقدیر مقرر فرمادی ہے اور اس تقدیر کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ (۲) اس مقرر شدہ تقدیر سے بندہ کسی کام کے کرنے پر یا اس کے چھوڑنے پر مجبور محض نہیں ہے۔ (۳) ہر مکلف بندے کو اللہ تعالیٰ نے ظاہری طور پر اختیار دے رکھا ہے جس کے ذریعے وہ افعال کے کرنے یا نہ کرنے پر قادر ہے (۴) بندے کے اپنے اختیاری فعل پر ثواب یا سزا کا ترتب ہوتا ہے۔ (۵) اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں پر ظلم کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔

الْأَلْوَاحَ فِيهَا تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا فَبِكَمْ وَجَدْتَ اللَّهَ كَتَبَ التَّوْرَاةَ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ قَالَ مُوسَى بِأَرْبَعِينَ عَامًا قَالَ آدَمُ فَهَلْ وَجَدْتَ فِيهَا (وَعَصَى آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَى) قَالَ نَعَمْ قَالَ أَفَتَلُومُنِي عَلَى أَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيَّ أَنْ أَعْمَلَهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى *

مقرب بنایا، تم کیا سمجھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تورات کو میری پیدائش سے کتنے سال پہلے لکھا؟ موسیٰ نے فرمایا، چالیس سال قبل، آدم نے کہا تم نے تورات میں نہیں دیکھا وعصی آدم ربہ فغوی ہوئے؟ بولے ہاں، آدم نے کہا، پھر تم مجھے ایسے فعل پر ملامت کرتے ہو، جس کا کرنا اللہ نے میری پیدائش سے چالیس سال قبل مجھ پر لازم کر دیا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بالآخر حضرت آدم حضرت موسیٰ سے جیت گئے۔

٢٠٣٢- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَخْرَجَتْكَ خَطِيئَتُكَ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ ثُمَّ تَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى *

۲۰۳۲۔ زہیر بن حرب، ابن ابی حاتم، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسیٰ نے تقریر کی، موسیٰ نے فرمایا، تم وہی آدم ہو، جو لغزش سرزد ہونے کی وجہ سے جنت سے نکلے، آدم نے کہا، تم وہی موسیٰ ہو جنہیں اللہ نے اپنی رسالت اور کلام سے منتخب فرمایا، پھر تم مجھے ایسی بات پر ملامت کرتے ہو جو میری پیدائش سے قبل مجھ پر مقدر ہو چکا تھا۔ چنانچہ آدم، موسیٰ پر غالب آگئے۔

٢٠٣٣- حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ النَّجَّارِ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ *

۲۰۳۳۔ عمرو ناقد، ایوب، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دوسری سند) ابن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابوہریرہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

٢٠٣٤- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

۲۰۳۴۔ محمد بن منہال، یزید بن زریع، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

٢٠٣٥- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَتَبَ اللَّهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ *

۲۰۳۵۔ ابوالطاہر، ابن وہب، ابوہانی، ابوعبدالرحمٰن، حبلی، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے لوگوں کی تقدیریں لکھ دی تھیں اور فرمایا کہ اس وقت اس کا عرش پانی پر تھا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں یہ کتابت تقدیر کا زمانہ ہے، ورنہ تقدیر تو ازلی ہے جس کی کوئی ابتداء نہیں (نووی جلد ۲) حضرت شاہ ولی اللہ نے حجتہ اللہ البالغہ میں تقدیر کے پانچ مراتب بیان فرمائے ہیں، پہلا نمبر ارادہ ازلیہ ہے جو تمام کائنات کا اصل مبدا و منشاء ہے، دوسرا مرتبہ اس روایت میں مذکور ہے، تیسرا مرتبہ جب اس نے حضرت آدم کو پیدا فرمالیا اور بنی نوع انسان کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو ان کی تمام اولاد کو ان سے نکالا اور ان میں مطیع و عاصی کی تقسیم فرمائی، چوتھا نمبر وہ کتابت ہے جو شکم مادر میں ہوتی ہے، اور پانچواں مرتبہ اذہان انسان سے بالاتر ہے، حافظ ابن قیم نے اس چیز کو ایک اور انداز میں بیان فرمایا ہے وہ پہلے تین نمبر گنانے کے بعد فرماتے ہیں چوتھا مرتبہ حولی ہے جو شب قدر میں لکھا جاتا ہے اور پانچواں مرتبہ یومی ہے جو روز مرہ لکھا جاتا ہے، کلّ یوم ھو فی شأن، واللہ اعلم۔

٢٠٣٦- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي هَانِئٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ *

۲۰۳۶۔ ابن ابی عمر، مقری، حیوہ، (دوسری سند) محمد بن سہل تمیمی، ابن ابی مریم، نافع، ابوہانی سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی دونوں سندوں میں عرش الٰہی کا پانی پر ہونا مذکور نہیں ہے۔

(٣٢٦) بَاب تَصْرِيفِ اللَّهِ تَعَالَى الْقُلُوبَ كَيْفَ شَاءَ *

باب (۳۲۶) اللہ تعالیٰ جس طرح چاہے قلوب کو پھیر دیتا ہے۔

٢٠٣٧- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ كِلَاهُمَا عَنِ الْمُقْرِئِ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ

۲۰۳۷۔ زہیر بن حرب، ابن نمیر، حیوہ، ابو ھانی، ابو عبدالرحمٰن حبلی، حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا فرمان روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا تمام انسانوں کے دل اللہ رب العزت کی دو انگلیوں کے درمیان ایک دل کی طرح ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے، انہیں پھیر دیتا ہے، اس کے بعد رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اے اللہ،

كَقَلْبٍ وَاحِدٍ يُصَرِّفُهُ حَيْثُ يَشَاءُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ *

قلوب کے پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے۔

(فائدہ) حق تعالیٰ کی علی الاطلاق قدرت اور بندہ کی انتہائی بے چارگی کا نقشہ اس سے زیادہ موثر اور مختصر انداز میں ادا نہیں کیا جاسکتا، اس اعتقاد کے بعد بندہ کی زبان پر بے ساختہ جو کلمات جاری ہونے چاہئیں۔ وہ یہی ہیں کہ الہ العالمین ہمارے دلوں کو اپنی تابعداری ہی کی طرف جھکائے رکھ۔

(٣٢٧) بَاب كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ *

باب (۳۲۷) قضا و قدر کے احاطہ سے کوئی چیز باہر نہیں ہے۔

٢٠٣٨ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ قَالَ أَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزِ وَالْكَيْسِ أَوِ الْكَيْسِ وَالْعَجْزِ *

۲۰۳۸۔ عبدالاعلی بن حماد، مالک بن انس (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، مالک، زیاد بن سعد، عمرو بن مسلم، طاؤس بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب کو پایا، وہ فرماتے تھے، ہر ایک چیز تقدیر سے ہے، اور میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا وہ فرمارہے تھے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب کچھ تقدیر میں لکھا جا چکا ہے، یہاں تک کہ انسان کی درماندگی اور ہوشیاری بھی، یا ہوشیاری اور درماندگی بھی۔

٢٠٣٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ إِسْمَعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ يُخَاصِمُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ (يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ) *

۲۰۳۹۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، وکیع، سفیان، زیاد بن اسمٰعیل، محمد بن عباد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مشرکین قریش تقدیر کے بارے میں جھگڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، تب یہ آیت نازل ہوئی جس دن اوندھے منہ جہنم میں گھسیٹے جائیں گے، چکھو جہنم کا مزہ، بے شک ہم نے ہر ایک چیز کو تقدیر کے ساتھ پیدا کیا ہے۔

(٣٢٨) بَاب قُدِّرَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظُّهُ مِنَ الزِّنَا وَغَيْرِهِ *

باب (۳۲۸) ابن آدم پر زنا وغیرہ کا حصہ بھی مقدر ہے۔

٢٠٤٠- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِإِسْحَقَ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ النُّطْقُ وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ قَالَ عَبْدٌ فِي رِوَايَتِهِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ *

۲۰۴۰۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ لمم کے معنی وہ ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کئے ہیں، آپؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کی تقدیر میں اس کے زنا کرنے کا حصہ بھی لکھ دیا ہے جو لامحالہ اسے ملے گا آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، اور زبان کا زنا باتیں کرنا ہے، اور نفس تمنا اور خواہش کرتا ہے، اور شرمگاہ اس کی تکذیب یا تصدیق کرتی ہے، عبد بن حمید نے، ابن طاوس کی روایت کی سند اسی طرح بیان کی ہے، عن ابیہ سمعت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

٢٠٤١- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيبُهُ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَالْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْأُذُنَانِ زِنَاهُمَا الِاسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا وَالْقَلْبُ يَهْوَى وَيَتَمَنَّى وَيُصَدِّقُ ذَلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ *

۲۰۴۱۔ اسحاق بن منصور، ابوہشام مخزومی، وہیب، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا تقدیر انسانی میں زنا کا بھی کچھ حصہ لکھ دیا گیا ہے، جو لامحالہ اسے پہنچے گا، آنکھوں کا زنا تو دیکھنا ہے اور کانوں کا زنا سننا ہے اور زبان کا زنا کلام کرنا ہے اور ہاتھ کا زنا گرفت کرنا ہے۔ اور پاؤں کا زنا (برے مقامات کی طرف) چلنا ہے۔ اور دل خواہش و تمنا کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

(٣٢٩) بَاب مَعْنَى كُلِّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ وَحُكْمِ مَوْتِ أَطْفَالِ الْكُفَّارِ وَأَطْفَالِ الْمُسْلِمِينَ *

باب (۳۲۹) ہر ایک مولود فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے اور کفار اور مسلمانوں کے بچوں کا حکم۔

٢٠٤٢- حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۰۴۲۔ حاجب بن ولید، محمد بن حرب، زبیدی، زہری، سعید بن المسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی اور

وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ (فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ) الْآيَةَ *

عیسائی اور مجوسی بنا لیتے ہیں، جس طرح چوپایہ کے کامل الاعضاء چوپایہ پیدا ہوتا ہے، کیا ان میں کوئی بریدہ اعضاء محسوس ہوتا ہے؟ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے، تمہاری طبیعت چاہے تو یہ آیت بھی پڑھ لو "فطرۃ اللّٰہ التی فطر الناس علیھا لا تبدیل لخلق اللّٰہ الآیۃ۔

٢٠٤٣ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً وَلَمْ يَذْكُرْ جَمْعَاءَ *

۲۰۴۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبدالاعلیٰ (دوسری سند) عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، اور اس میں جانور کے ناقص الخلقت ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

٢٠٤٤ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ يَقُولُ اقْرَءُوا (فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ) *

۲۰۴۴۔ ابوالطاہر، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہر ایک بچہ فطرت (اسلام) ہی پر پیدا ہوتا ہے، پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ یہ آیت پڑھ لو، فطرۃ اللّٰہ التی فطر الناس علیھا لا تبدیل لخلق اللّٰہ ذلک الدّین القیم الآیۃ۔

٢٠٤٥ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُشَرِّكَانِهِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ مَاتَ قَبْلَ ذَلِكَ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ *

۲۰۴۵۔ زہیر بن حرب، جریر، اعمش، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر ایک بچہ کی پیدائش فطرت ہی پر ہوتی ہے، پھر اس کے والدین اسے یہودی اور عیسائی اور مشرک بنالیتے ہیں، ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ اگر بچہ اس سے پہلے ہی مر جائے، تو پھر کیا ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا، اللہ ہی زیادہ جاننے والا ہے، کہ وہ کیا عمل کرتے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، مسلمانوں کے جو بچے بلوغ سے پہلے مر جائیں، تو وہ بالاتفاق جنتی ہیں، لیکن کفار کے بچوں کے متعلق علماء میں اختلاف ہے، صحیح مذہب جس پر محققین ہیں، وہ ان کے جنتی ہونے کا ہے اور اس روایت میں ان کے دوزخ میں جانے کا ذکر نہیں ہے،

واللہ اعلم بالصواب۔

٢٠٤٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا وَهُوَ عَلَى الْمِلَّةِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ إِلَّا عَلَى هَذِهِ الْمِلَّةِ حَتَّى يُبَيِّنَ عَنْهُ لِسَانُهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ لَيْسَ مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا عَلَى هَذِهِ الْفِطْرَةِ حَتَّى يُعَبِّرَ عَنْهُ لِسَانُهُ *

۲۰۴۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔ ابن نمیر کی روایت میں ہے کہ ہر ایک بچہ ملت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے اور ابو بکر عن معاویہ کی روایت میں ہے کہ اس ملت پر پیدا ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کی زبان اس سے اس چیز کا اظہار نہ کر دے اور ابو کریب عن ابی معاویہ کی روایت میں ہے کہ ہر ایک بچہ اسی فطرت پر پیدا ہوتا ہے، یہاں تک کہ اس کی زبان اس چیز کے متعلق گویا نہ ہو جائے۔

٢٠٤٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُولَدُ يُولَدُ عَلَى هَذِهِ الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تُنْتِجُونَ الْإِبِلَ فَهَلْ تَجِدُونَ فِيهَا جَدْعَاءَ حَتَّى تَكُونُوا أَنْتُمْ تَجْدَعُونَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ صَغِيرًا قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ *

۲۰۴۷۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ چند مرویات میں سے روایت کرتے ہیں، جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر ایک بچہ اسی فطرت پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے والدین اسے یہودی یا عیسائی بنا لیتے ہیں۔ جیسا کہ اونٹ بچے جنتا ہے، کیا ان میں کوئی کان کٹا ہوتا ہے بلکہ تم ان کے کان کاٹتے ہو، صحابہ نے عرض کیا، یارسول اللہ، جو بچپن ہی میں مر جائے، اس کا کیا ہوگا، فرمایا اللہ زیادہ جانتا ہے کہ ایسے بچے کیا کرتے۔

٢٠٤٨- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ إِنْسَانٍ تَلِدُهُ أُمُّهُ عَلَى الْفِطْرَةِ وَأَبَوَاهُ بَعْدُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجِّسَانِهِ فَإِنْ كَانَا مُسْلِمَيْنِ فَمُسْلِمٌ كُلُّ إِنْسَانٍ تَلِدُهُ أُمُّهُ يَلْكُزُهُ الشَّيْطَانُ فِي حِضْنَيْهِ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا *

۲۰۴۸۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہر انسان کو اس کی ماں فطرت ہی پر جنتی ہے، بعد کو اس کے والدین اسے یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنا لیتے ہیں، اگر اس کے والدین مسلمان ہوتے، تو یہ بھی مسلمان رہتا، ہر ایک انسان کے دونوں پہلوؤں میں (جب اس کی ماں جنتی ہے) تو شیطان ٹھونسا دیتا ہے مگر حضرت مریم اور ان کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو۔

۲۰۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَيُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ *

۲۰۴۹۔ ابو الطاہر، ابن وہب، ابن ابی ذئب، یونس، ابن شہاب، عطاء بن یزید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کے بچوں کے بارے میں دریافت کیا گیا، آپؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے وہ کیا کرتے۔

۲۰۵۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَهْرَامَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ح و حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُونُسَ وَابْنِ أَبِي ذِئْبٍ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ وَمَعْقِلٍ سُئِلَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ *

۲۰۵۰۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر۔
(دوسری سند) عبداللہ بن عبدالرحمٰن، ابوالیمان، شعیب۔
(تیسری سند) سلمہ بن شبیب، حسن بن اعین، معقل زہری سے یونس اور ابن ابی ذئب کی سند کے ساتھ ان کی روایت کے ہم معنے حدیث مروی ہے، باقی شعیب اور معقل کی روایت میں "اولاد" کے بجائے "ذراری المشرکین" کا لفظ ہے، ترجمہ ایک ہی ہے۔

۲۰۵۱- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَطْفَالِ الْمُشْرِكِينَ مَنْ يَمُوتُ مِنْهُمْ صَغِيرًا فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ *

۲۰۵۱۔ ابن ابی عمر، سفیان، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کے بچوں کے متعلق دریافت کیا گیا جو کہ بچپن ہی میں مر جائیں آپؐ نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ ہی کو خوب علم ہے کہ وہ کیا کرتے۔

۲۰۵۲- و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَطْفَالِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ إِذْ خَلَقَهُمْ *

۲۰۵۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو عوانہ، ابو بشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کے بچوں کے متعلق دریافت کیا گیا، آپؐ نے ارشاد فرمایا خدا کو ان کے پیدا کرنے کے وقت بخوبی علم تھا کہ وہ کیا کریں گے۔

۲۰۵۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَسْقَلَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ

۲۰۵۳۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، معتمر بن سلیمان، بواسطہ اپنے والد، رقبہ، ابو اسحاق، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ لڑکا جس کو خضر نے قتل کر دیا تھا، وہ جب شکم مادر میں جما تھا،

الْغُلَامَ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَأَرْهَقَ أَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَكُفْرًا *

اس کی تقدیر میں کافر ہی لکھا گیا تھا، اگر وہ زندہ رہتا، تو اپنے والدین کو سرکشی اور کفر میں مبتلا کر دیتا۔

(فائدہ) آپ پہلے پڑھ چکے کہ شقاوت وسعادت شکم مادر ہی میں لکھ دی جاتی ہے اور اس کتابت کے ماتحت وہ مولود ایسا مسخر ہوتا ہے کہ بڑے ہو کر وہی افعال کرتا ہے، گو کرتا اپنے اختیار ہی سے ہے ادھر والدین کی حفاظت بھی مقصود ہے تو اس کے طغیان سے پہلے اسے والدین سے جدا کر لیا جاتا ہے۔ ظاہر اً تو والدین پر ظلم معلوم ہوتا ہے مگر تقدیر کہتی ہے کہ بہت بہتر ہوا، کیونکہ اگر یہ زندگی پر لطف گزر جاتی، تو اخروی زندگی برباد ہو جاتی، اب اگر یہ راز یہیں کھول دیا جاتا، تو اس بچہ پر صبر میں والدین کے لئے کیا بات رہ جاتی، اخفاء تقدیر کے ساتھ جب وہ صبر کرتے ہیں تو انہیں رضا بالقضاء کا تمغہ بھی حاصل ہو جاتا ہے، حالانکہ ان کا صبر بھی قضاء الٰہی کے ماتحت رہتا ہے مگر عالم اسباب میں یہ تمام چیزیں مستور رہتی ہیں اور اس عالم ظاہر کے اختیار ہی پر یہ جزا و سزا مرتب ہو جاتی ہے اگر عالم غیب کا اظہار ہو جائے، تو جزا و سزا کے لئے اس دنیا کو اتنی تفصیل دینے کی حاجت نہیں، واللہ اعلم بالصواب۔

٢٠٥٤ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ تُوُفِّيَ صَبِيٌّ فَقُلْتُ طُوبَى لَهُ عُصْفُورٌ مِنْ عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَ لَا تَدْرِينَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِهَذِهِ أَهْلًا وَلِهَذِهِ أَهْلًا *

۲۰۵۴۔ زہیر بن حرب، جریر، علاء، فضیل بن عمرو، عائشہ بنت طلحہ، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک بچہ مر گیا، میں نے کہا، اس کے لئے خوشی ہو، یہ تو جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہو گا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کیا تمہیں علم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت اور دوزخ بنائی ہے، اور کچھ لوگوں کو اس کیلئے بنایا ہے اور کچھ کو اس کے لئے۔

٢٠٥٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ دُعِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَنَازَةِ صَبِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ طُوبَى لِهَذَا عُصْفُورٌ مِنْ عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلِ السُّوءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ قَالَ أَوَ غَيْرَ ذَلِكَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ *

۲۰۵۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، طلحہ بن یحییٰ، عائشہ بنت طلحہ، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک انصاری بچہ کے جنازہ کی شرکت کے لئے بلایا گیا، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ اس کے لئے خوشی ہو، وہ تو جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا تھی، کوئی گناہ اس نے نہیں کیا اور نہ گناہ کرنے کے زمانہ تک وہ پہنچا، آپؐ نے فرمایا، عائشہ اور کچھ کہتی ہے، اللہ نے جنت کا اہل بعض لوگوں کو بنایا اور انہیں بنایا ہی جنت کے لئے، حالانکہ وہ اس وقت اپنے باپ کی پشت میں تھے اور بعض کو دوزخ کا اہل بنایا اور انہیں دوزخ ہی کے لئے بنایا حالانکہ اس وقت اپنے باپ کی پشت میں تھے۔

٢٠٥٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا

۲۰۵۶۔ محمد بن الصباح، اسمٰعیل بن زکریا، طلحہ بن یحییٰ،

إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ح و حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ ح و حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى بِإِسْنَادِ وَكِيعٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ *

(دوسری سند) سلیمان بن معبد، حسین بن حفص (تیسری سند) اسحاق بن منصور، محمد بن یوسف، سفیان ثوری، طلحہ بن یحییٰ سے وکیع کی سند کے ساتھ اس کی روایت کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔

(۳۳۰) بَاب بَيَان أَنَّ الْآجَالَ وَالْأَرْزَاقَ وَغَيْرَهَا لَا تَزِيدُ وَلَا تَنْقُصُ عَمَّا سَبَقَ بِهِ الْقَدَرُ *

باب (۳۳۰) مقدر شدہ عمر اور روزی اور رزق میں زیادتی اور کمی نہیں ہو سکتی۔

۲۰۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَشْكُرِيِّ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَمْتِعْنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَأَلْتِ اللَّهَ لِآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ وَأَيَّامٍ مَعْدُودَةٍ وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لَنْ يُعَجِّلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهِ أَوْ يُؤَخِّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهِ وَلَوْ كُنْتِ سَأَلْتِ اللَّهَ أَنْ يُعِيذَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ أَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا وَأَفْضَلَ قَالَ وَذُكِرَتْ عِنْدَهُ الْقِرَدَةُ قَالَ مِسْعَرٌ وَأُرَاهُ قَالَ وَالْخَنَازِيرُ مِنْ مَسْخٍ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ لِمَسْخٍ نَسْلًا وَلَا عَقِبًا وَقَدْ كَانَتِ الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيرُ قَبْلَ ذَلِكَ *

۲۰۵۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، وکیع، مسعر، علقمہ بن مرثد، مغیرہ بن عبداللہ، معرور، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ یہ دعا مانگی کہ الہ العالمین میرے شوہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے والد ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور میرے بھائی معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سایہ مدت دراز تک مجھ پر قائم رکھنا یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اللہ تعالیٰ سے دعا تو کی مگر ایسی مدتوں کے لئے جو پہلے سے متعین ہیں، ان کے ایام زندگی سب شمار کئے جا چکے ہیں، ان کے رزق بھی سب تقسیم شدہ ہیں، اللہ تعالیٰ وقت سے پہلے ان میں سے کسی چیز کو مقدم نہیں کریگا اور نہ وقت کے بعد اسے مؤخر کرے گا، کاش اگر تم دوزخ کے عذاب یا قبر کے عذاب سے پناہ مانگتیں تو زیادہ بہتر یا افضل رہتا، راوی کہتے ہیں کہ کسی نے اس وقت بندروں کا ذکر چھیڑ دیا کہ کیا وہ مسخ شدہ قوم ہے، مسعر بیان کرتے کہ میرا گمان ہے کہ خنزیروں کے متعلق بھی ذکر آیا، اس پر آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کسی مسخ شدہ قوم کی نسل جاری نہیں کی اور نہ وقت مقررہ کے بعد ان میں سے کسی کو باقی رکھا ہے۔ آخر بندر اور سور ان سے پہلے بھی تو ہوا کرتے تھے۔

۲۰۵۸- حَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ بِشْرٍ وَوَكِيعٍ جَمِيعًا مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ *

۲۰۵۸۔ ابو کریب، ابن بشر، مسعر سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی ان کی حدیث میں من عذاب فی النار و عذاب فی القبر" کے الفاظ ہیں۔

۲۰۵۹- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَاللَّفْظُ لِحَجَّاجٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ مَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ اللَّهُمَّ مَتِّعْنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكِ سَأَلْتِ اللَّهَ لِآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ وَآثَارٍ مَوْطُوءَةٍ وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لَا يُعَجِّلُ شَيْئًا مِنْهَا قَبْلَ حِلِّهِ وَلَا يُؤَخِّرُ مِنْهَا شَيْئًا بَعْدَ حِلِّهِ وَلَوْ سَأَلْتِ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ لَكَانَ خَيْرًا لَكِ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيرُ هِيَ مِمَّا مُسِخَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُهْلِكْ قَوْمًا أَوْ يُعَذِّبْ قَوْمًا فَيَجْعَلَ لَهُمْ نَسْلًا وَإِنَّ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ *

۲۰۵۹۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، حجاج بن الشاعر، عبدالرزاق، ثوری، علقمہ بن مرثد، مغیرہ بن عبدالرحمن یشکری، معرور بن سوید، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا، الہ العالمین! مجھے میرے شوہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے والد ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور میرے بھائی معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فائدہ اٹھانے دینا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، کہ تو نے اللہ تعالیٰ سے ان باتوں کے لئے کہا جن کی میعادیں مقرر ہیں، اور قدم تک جو چلیں وہ لکھے ہوئے ہیں اور روزیاں تقسیم شدہ ہیں، ان میں سے اللہ تعالیٰ کسی چیز کو وقت سے مقدم اور مؤخر نہیں کرے گا۔ تو اگر اللہ تعالیٰ سے یہ مانگتی کہ اللہ تعالیٰ جہنم کے عذاب اور عذاب قبر سے نجات دے تو بہتر ہوتا، ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا بندر اور سور ان ہی لوگوں کی اولاد ہیں کہ جنہیں مسخ کر دیا گیا تھا، آپؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ جس قوم کو ہلاک کر دیتا ہے یا جس قوم پر عذاب نازل فرماتا ہے، ان کی نسل کو باقی نہیں رکھتا ہے اور بندر اور سور تو اس سے پہلے بھی موجود تھے۔

۲۰۶۰- حَدَّثَنِيهِ أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَآثَارٍ مَبْلُوغَةٍ قَالَ ابْنُ مَعْبَدٍ وَرَوَى بَعْضُهُمْ قَبْلَ حِلِّهِ أَيْ نُزُولِهِ *

۲۰۶۰۔ ابوداؤد، حسین بن حفص، سفیان سے اسی سند کے ساتھ معمولی الفاظ کے تغیر کے ساتھ روایت مروی ہے۔

(۳۳۱) بَاب الْإِيمَانِ بِالْقَدَرِ وَالْإِذْعَانِ لَهُ *

باب (۳۳۱) تقدیر پر ایمان اور یقین ضروری ہے۔

۲۰۶۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ

۲۰۶۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، عبداللہ بن ادریس، ربیعہ

نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَلَا تَعْجَزْ وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلَكِنْ قُلْ قَدَرُ اللَّهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ *

بن عثمان، محمد بن یحییٰ بن حبان، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مضبوط مومن کمزور سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب اور پیارا ہوتا ہے، اور یوں تو ہر ایک ہی بہتر ہے اور جو چیز تمہیں نفع رساں ہو، اس کے لئے حریص بنے رہنا اور اس میں اللہ سے مدد مانگنا اور درماندہ ہو کر نہ بیٹھ جانا، اور اگر کبھی کوئی نقصان ہو جائے تو یہ مت کہنا کہ اگر میں ایسا کرتا، تو ایسا ہو جاتا، بلکہ یوں کہنا، کہ اللہ نے یونہی مقدر فرمادیا تھا اور اس نے جو چاہا ہو گیا، کیونکہ اس "اگر" کے کلمہ سے آئندہ ایک شیطانی عقیدہ کا دروازہ کھلتا ہے۔

(فائدہ) شرعی نظر میں تقدیر کی اہمیت کا اندازہ کرنے کے لئے یہ کافی ہے کہ اس نے ایمان باللہ اور ایمان بالرسول کی طرح ایمان بالقدر کو بھی اسلام کا ایک رکن لازم قرار دے دیا ہے۔ گویا کہ جو شخص تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا، وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر بھی ایمان نہیں رکھتا، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں، تقدیر کے جس معنی کے سمجھنے کی توفیق صرف اہل حق کے حصہ میں آئی ہے، وہ یہ ہے کہ تقدیر کے آگے تمام عالم مجبور ہے، کوئی ذرہ اس کے خلاف جنبش نہیں کر سکتا، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، نظام توحید ایمان بالقدر پر دائر ہے جو شخص ایمان لائے، اور تقدیر کا انکار کرے، اس نے توحید کو بھی باطل کر دیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْعِلْمِ

(٣٣٢) بَاب النَّهْيِ عَنِ اتِّبَاعِ مُتَشَابِهِ الْقُرْآنِ وَالتَّحْذِيرِ مِنْ مُتَّبِعِيهِ وَالنَّهْيِ عَنِ الِاخْتِلَافِ فِي الْقُرْآنِ *

باب (۳۳۲) متشابہات قرآن مجید کی اتباع ممنوع ہے اور قرآن کریم میں اختلاف کرنے کی ممانعت اور اس پر وعید۔

٢٠٦٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ

۲۰۶۲۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، یزید بن ابراہیم، عبداللہ بن ابی ملیکہ، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیتیں تلاوت فرمائیں، ہوالذی انزل علیک الکتاب الخ یعنی اللہ وہی ہے، جس نے تم پر کتاب نازل کی اس میں بعض آیات محکم ہیں

مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ) قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللَّهُ فَاحْذَرُوهُمْ *

جو کتاب کی اصل ہیں اور بعض متشابہ، سو جن کے دلوں میں کھوٹ ہے، وہ متشابہ آیات کا کھوج کرتے ہیں، جس سے فتنہ چاہتے ہیں اور اس کا مطلب چاہتے ہیں حالانکہ ان کا مطلب اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا، اور جو پختہ علم والے ہیں، وہ کہتے ہیں، ہم اس پر ایمان لائے، سب آیات ہمارے رب کی طرف سے ہیں اور نصیحت تو عقل والے ہی حاصل کرتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو آیات متشابہات کے درپے ہوتے ہیں، تو یہ وہی لوگ ہیں جن کا بیان اللہ تعالیٰ نے کر دیا ہے۔ ان سے بچو۔

(فائدہ) متشابہ کے معنی میں علماء کے مختلف اقوال ہیں، سلف کا صحیح ترین قول یہی ہے کہ متشابہ ان حرفوں کا نام ہے، جو کہ اوائل سور ہیں، جیسے الم، حم، وغیرہ ان کا علم، اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کو نہیں ہے، امام غزالی فرماتے ہیں، کہ وہ آیات صفات کہ جن کے ظاہری معنے سے جہت یا تشبیہ نکلتی ہے اور تاویل کی محتاج ہیں، آیات متشابہات ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

٢٠٦٣- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ هَجَّرْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ فَسَمِعَ أَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِي آيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ *

۲۰۶۳۔ ابو کامل فضیل بن حسین حجدری، حماد بن زید، ابو عمران جونی، عبداللہ بن رباح الانصاری، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں علی الصباح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا، آپؐ نے دو شخصوں کی آواز سنی جو ایک آیت میں جھگڑ رہے تھے۔ آپؐ باہر تشریف لائے چہرہ انور پر غصہ کے آثار نمودار تھے، تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہی میں جھگڑا کرنے کی بنا پر ہلاک اور برباد ہو گئے۔

٢٠٦٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو قُدَامَةَ الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَقُومُوا *

۲۰۶۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو قدامہ، ابو عمران، جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کو جب تک تمہارے دل زبان سے موافقت کرتے رہیں پڑھتے رہو اور جب تمہارے دل اور زبان میں اختلاف ہونے لگے تو اٹھ جاؤ۔

(فائدہ) یعنی جب تک دل لگا رہے تلاوت کرتے رہو اور جب دل نہ لگے تو اس وقت خالی زبان سے پڑھنا خطرہ سے خالی نہیں کہ کہیں زبان سے غلط کلمات نہ نکل جائیں، اس لئے رہنے دیں۔

(فائدہ) یعنی جب تک دل لگا رہے تلاوت کرتے رہو اور جب دل نہ لگے تو اس وقت خالی زبان سے پڑھنا خطرہ سے خالی نہیں کہ کہیں زبان سے غلط کلمات نہ نکل جائیں، اس لئے رہنے دیں۔

٢٠٦٥ - حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدَبٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا *

۲۰۶۵۔ اسحاق بن منصور، عبدالصمد، ہمام، ابو عمران جونی، حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قرآن پڑھتے رہو، جب تک تمہارے دل زبان کے موافق رہیں اور جب تمہارے دل اور زبان میں اختلاف ہونے لگے تو اٹھ جاؤ۔

٢٠٦٦ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ قَالَ قَالَ لَنَا جُنْدَبٌ وَنَحْنُ غِلْمَانٌ بِالْكُوفَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا *

۲۰۶۶۔ احمد بن سعید بن صخر الدارمی، حبان، ابان، ابو عمران سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم کوفہ میں بچے تھے کہ حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان روایت کیا کہ قرآن پڑھو، بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

٢٠٦٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ *

۲۰۶۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کے نزدیک سب سے مبغوض ترین انسان، سخت جھگڑالو اور جھگڑے کا ماہر ہے۔

٢٠٦٨ - حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّى لَوْ دَخَلُوا فِي جُحْرِ ضَبٍّ لَاتَّبَعْتُمُوهُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ آلْيَهُودَ وَالنَّصَارَى قَالَ فَمَنْ *

۲۰۶۸۔ سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم گزشتہ اقوام کے طریقوں پر بالشت بالشت اور ہاتھ، ہاتھ پر چلو گے، اگر وہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے، تو تم بھی ان ہی کی اتباع میں داخل ہو گے، ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ اگلی امتوں سے مراد یہودی اور عیسائی ہیں، آپؐ نے فرمایا اور کون ہیں۔

٢٠٦٩ - وَحَدَّثَنَا عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا أَبُو غَسَّانَ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۰۶۹۔ سعید بن ابی مریم، ابو غسان، زید بن اسلم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

٢٠٧٠ - قَالَ أَبُو إِسْحَقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ

۲۰۷۰۔ ابو اسحاق ابراہیم بن محمد، محمد بن یحییٰ، ابن ابی مریم، ابو غسان، زید بن اسلم، عطاء بن یسار سے حسب سابق روایت

حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ *

مروی ہے۔

٢٠٧١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ قَالَهَا ثَلَاثًا *

۲۰۷۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، سلیمان بن عتیق، طلق بن حبیب، احنف بن قیس، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا بال کی کھال نکالنے والے ہلاک ہو گئے۔

(٣٣٣) بَاب رَفْعِ الْعِلْمِ وَقَبْضِهِ وَظُهُورِ الْجَهْلِ وَالْفِتَنِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ *

باب (۳۳۳) آخر زمانہ میں علم کا ختم ہو جانا، جہالت اور فتنوں کا ظاہر ہونا۔

٢٠٧٢ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا *

۲۰۷۲۔ شیبان بن فروخ، عبدالوارث، ابوالتیاح، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، علم کا اٹھ جانا، جہالت کا پھیل جانا، شراب کا پیا جانا، زنا کا (علی الاعلان) ہونا، قیامت کی علامات میں سے ہے۔

٢٠٧٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعَهُ مِنْهُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنَا وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَذْهَبَ الرِّجَالُ وَتَبْقَى النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قَيِّمٌ وَاحِدٌ *

۲۰۷۳۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کیا میں تم سے ایک حدیث بیان نہ کر دوں، جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میرے بعد کوئی تم سے یہ حدیث بیان نہیں کرے گا، جس نے اسے آپ سے سنا ہو، آپ فرماتے تھے قیامت کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھ جائیگا، جہالت پھیل جائیگی، زنا عام ہوگا، شراب پی جائیگی، مرد کم ہو جائیں گے، حتیٰ کہ پچاس عورتوں کے لئے ایک مرد(۱) ہوگا، جو ان کی خبر گیری کرے گا۔

٢٠٧٤ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۲۰۷۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، (دوسری سند)

(۱) پچاس عورتوں کے لئے ایک مرد ہونے کا ایک مفہوم یہ ہے کہ پچاس عورتوں کا نگران، سربراہ اور کفالت کرنے والا ایک مرد ہوگا۔ اور دوسرا مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ ایسے آنے والے زمانے کی طرف اشارہ ہے جس زمانے میں شر بہت زیادہ ہوگا اور جہالت کی انتہاء کی بنا پر ایک شخص پچاس پچاس عورتوں سے نکاح کرے گا۔

مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَأَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بِشْرٍ وَعَبْدَةَ لَا يُحَدِّثُكُمُوهُ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ *

ابو کریب، عبدہ، ابو اسامہ، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے اور ابن بشر اور عبدہ کی روایت میں ہے کہ میرے بعد کوئی تم سے یہ حدیث بیان نہیں کرے گا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

۲۰۷۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبِي قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ح و حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى فَقَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامًا يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ *

۲۰۷۵- محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، وکیع، اعمش، (دوسری سند) ابو سعید اشج، وکیع، اعمش، ابووائل بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ دونوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، قیامت سے پہلے کچھ دن ایسے ہوں گے، جن میں علم اٹھ جائے گا، جہالت پھیل جائے گی اور کشت وخون بہت ہو گا۔

۲۰۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ ابْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَابْنِ نُمَيْرٍ *

۲۰۷۶- ابو بکر بن النضر بن ابی النضر، عبیداللہ الاشجعی، سفیان، اعمش، ابووائل، حضرت عبداللہ و حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ (دوسری سند) قاسم بن زکریا، حسین جعفی، زائدہ، سلیمان، شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا۔ وہ بیان کرتے ہیں فرمانے لگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور وکیع اور ابن نمیر کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۰۷۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَإِسْحَقُ الْحَنْظَلِيُّ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۲۰۷۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن نمیر، اسحاق حنظلی، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۰۷۸- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ إِنِّي لَجَالِسٌ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۲۰۷۸۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابووائل بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا، اور وہ باتیں کر رہے تھے تو ابو موسیٰ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور حسب سابق روایت ہے۔

۲۰۷۹- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ *

۲۰۷۹۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت) کا زمانہ قریب ہو جائیگا، علم اٹھا لیا جائیگا، فتنے ظاہر ہوں گے، دلوں میں بخیلی ڈال دی جائے گی، اور ہرج بکثرت ہوگا، صحابہ نے عرض کیا، یارسول اللہ ہرج کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا، کشت و خون۔

۲۰۸۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ *

۲۰۸۰۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی، ابوالیمان، شعیب، زہری، حمید بن عبدالرحمٰن الزہری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قیامت کا زمانہ قریب آجائے گا اور علم اٹھا لیا جائے گا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۰۸۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا *

۲۰۸۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبدالاعلیٰ، زہری، سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، قیامت کا زمانہ قریب آجائے گا اور علم کم ہو جائے گا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۰۸۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي

۲۰۸۲۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(دوسری سند) ابن نمیر، ابو کریب، عمرو ناقد، اسحاق بن سلیمان، حنظلہ، سالم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(تیسری سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ،

هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كُلُّهُمْ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا وَيُلْقَى الشُّحُّ *

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
(چوتھی سند) ابوالطاہر، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابویونس، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تمام راویوں سے زہری عن حمید عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی کسی نے بخیلی کے پھیلنے کا ذکر نہیں کیا۔

۲۰۸۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا *

۲۰۸۳۔ قتیبہ بن سعید، جریر، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور کو فرماتے سنا، کہ اللہ اس طرح علم دین کو نہیں اٹھائیگا کہ ان کے دلوں سے چھین لے بلکہ یوں ہوگا کہ علماء اٹھا لئے جائیں گے جب کوئی عالم باقی نہ رہے گا، تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے ان سے مسائل پوچھے جائیں گے، وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے، خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

۲۰۸٤- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَعَبْدَةُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَزَادَ

۲۰۸۴۔ ابوالربیع، العتکی، حماد بن زید۔
(دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، عباد بن عباد، ابومعاویہ۔
(تیسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، وکیع۔
(چوتھی سند) ابوکریب، ابن ادریس، ابواسامہ ابن نمیر، عبدہ۔
(پانچویں سند) ابن ابی عمر، سفیان۔
(چھٹی سند) محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید۔
(ساتویں سند) ابوبکر بن نافع، عمر بن علی۔
(آٹھویں سند) عبد بن حمید، یزید بن ہارون، شعبہ بن حجاج، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عبداللہ بن عمرو سے جریر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی عمرو بن علی کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ پھر میں سال کے ختم پر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا، تو انہوں نے اسی طرح ہم سے حدیث بیان کی۔

فِي حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ فَسَأَلْتُهُ فَرَدَّ عَلَيْنَا الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ *

٢٠٨٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمْرَانَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبِي جَعْفَرٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ *

۲۰۸۵۔ محمد بن مثنیٰ، عبداللہ بن حمران، عبدالحمید بن جعفر، ابو جعفر، عمر بن الحکم، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ، آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ بارک وسلم سے ہشام بن عروہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

٢٠٨٦- حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو شُرَيْحٍ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ يَا ابْنَ أُخْتِي بَلَغَنِي أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو مَارٌّ بِنَا إِلَى الْحَجِّ فَالْقَهُ فَسَائِلْهُ فَإِنَّهُ قَدْ حَمَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِلْمًا كَثِيرًا قَالَ فَلَقِيتُهُ فَسَاءَلْتُهُ عَنْ أَشْيَاءَ يَذْكُرُهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرْوَةُ فَكَانَ فِيمَا ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْتَزِعُ الْعِلْمَ مِنَ النَّاسِ انْتِزَاعًا وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءَ فَيَرْفَعُ الْعِلْمَ مَعَهُمْ وَيُبْقِي فِي النَّاسِ رُءُوسًا جُهَّالًا يُفْتُونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَيَضِلُّونَ وَيُضِلُّونَ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا حَدَّثْتُ عَائِشَةَ بِذَلِكَ أَعْظَمَتْ ذَلِكَ وَأَنْكَرَتْهُ قَالَتْ أَحَدَّثَكَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا قَالَ عُرْوَةُ حَتَّى إِذَا كَانَ قَابِلٌ قَالَتْ لَهُ إِنَّ ابْنَ عَمْرٍو قَدْ قَدِمَ فَالْقَهُ ثُمَّ فَاتِحْهُ حَتَّى تَسْأَلَهُ عَنِ الْحَدِيثِ الَّذِي ذَكَرَهُ لَكَ فِي الْعِلْمِ قَالَ فَلَقِيتُهُ فَسَاءَلْتُهُ فَذَكَرَهُ لِي

۲۰۸۶۔ حرملہ بن یحییٰ، عبداللہ بن وہب، ابوشریح، ابوالاسود، عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، بھانجے مجھے اطلاع ملی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری طرف سے گزر کر حج کو جائیں گے، تم ان سے مل کر مسائل دریافت کرنا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت علم حاصل کیا، چنانچہ میں ان سے ملا اور بہت سی حدیثیں جو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے، ان سے دریافت کیں، عروہ کہتے ہیں، منجملہ دیگر احادیث کے انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ حضورؐ نے فرمایا، علم لوگوں کے سینہ سے نہیں کھینچا جائے گا بلکہ علماء انتقال کر جائیں گے اور علماء کے ساتھ علم بھی اٹھالیا جائے گا، لوگوں کے سردار صرف جہال ہی رہ جائیں گے جو انہیں بغیر علم کے فتویٰ دیں گے، نتیجہ یہ ہوگا کہ خود بھی گمراہ ہوں گے، اور انہیں بھی گمراہ کریں گے، عروہ کہتے ہیں کہ جب میں نے یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کی، تو انہیں تعجب ہوا اور اس کا انکار کرنے لگیں اور فرمانے لگیں کہ کیا تم سے انہوں نے یہ کہا تھا کہ میں نے خود حضور سے سنا ہے، عروہ کہتے ہیں جب دوسرا سال آیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے کہا، ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے ہیں، ان سے مل کر سلسلہ

نَحْوَ مَا حَدَّثَنِي بِهِ فِي مَرَّتِهِ الْأُولَى قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا أَخْبَرْتُهَا بِذَلِكَ قَالَتْ مَا أَحْسَبُهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ أَرَاهُ لَمْ يَزِدْ فِيهِ شَيْئًا وَلَمْ يَنْقُصْ *

کلام شروع کرنے کے بعد وہی حدیث پوچھو، جو علم کے بارے میں انہوں نے تم سے بیان کی تھی، میں ان سے ملا اور پوچھا تو انہوں نے پہلی مرتبہ کی طرح حدیث بیان کر دی، عروہ کہتے ہیں جب میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس چیز کی خبر دی، تو انہوں نے کہا، میں ان کو سچا جانتی ہوں، اور انہوں نے اس میں کسی چیز کی کمی بیشی نہیں کی۔

(٣٣٤) بَاب مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً وَمَنْ دَعَا إِلَى هُدًى أَوْ ضَلَالَةٍ *

باب (۳۳۴) جو اسلام میں اچھایا برا طریقہ جاری کرے یا ہدایت یا گمراہی کی دعوت دے۔

٢٠٨٧- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي الضُّحَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ الصُّوفُ فَرَأَى سُوءَ حَالِهِمْ قَدْ أَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَبْطَئُوا عَنْهُ حَتَّى رُئِيَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ قَالَ ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ بِصُرَّةٍ مِنْ وَرِقٍ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ ثُمَّ تَتَابَعُوا حَتَّى عُرِفَ السُّرُورُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ *

۲۰۸۷۔ زہیر بن حرب، جریر بن عبدالحمید، اعمش، موسیٰ بن عبداللہ، ابوالضحیٰ، عبدالرحمٰن بن ہلال عبسی، حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ دیہاتی بالوں کا لباس پہنے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپؐ نے ان کی شکستہ حالت دیکھ کر ان کی محتاجی معلوم کرلی اور لوگوں کو خیرات کرنے کی ترغیب دی۔ لوگوں نے دیر کی، اس سے چہرہ انور پر کچھ آثار نمودار ہوگئے۔ کچھ دیر کے بعد ایک انصاری درہموں کی تھیلی لے کر آئے اور پھر ایک اور آدمی لے کر آئے یہاں تک کہ تانتا بندھ گیا، اس وقت چہرہ مبارک پر خوشی کے آثار ظاہر ہوئے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص اسلام میں اچھا طریقہ نکالے پھر لوگ اس کے بعد اس طریقہ پر عمل کریں، تو اس کے لئے ان سب لوگوں کے ثواب کے برابر اجر لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کے ثواب میں کسی قسم کی کمی نہ ہوگی اور جو اسلام میں بری بات (بدعت) نکالے، اور لوگ اس کے بعد اس پر عمل کریں، تو تمام عمل کرنے والوں کے برابر اس پر گناہ لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں کچھ کمی نہ ہوگی۔

(فائدہ) یعنی جس چیز کی شریعت مصطفویہ میں فضیلت اور خوبی ثابت ہے، اسے اگر کوئی رواج دے گا تو اس کے ثواب کا یہ عالم ہوگا، امام

نوویؒ فرماتے ہیں، خواہ یہ کام اس سے پہلے کسی اور نے کیا ہو، یانہ کیا ہو، جیسا کہ تعلیم علم دین یا صدقہ وخیرات وغیرہ، اور خواہ لوگ اس پر اس کی زندگی میں عمل کریں، یا مرنے کے بعد ہر صورت میں اسے ثواب ملے گا، واللہ تعالیٰ اعلم

۲۰۸۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَثَّ عَلَى الصَّدَقَةِ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ *

۲۰۸۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، مسلم، عبدالرحمٰن بن ہلال، حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور لوگوں کو صدقہ دینے کی ترغیب دی اور جریر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۰۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هِلَالٍ الْعَبْسِيُّ قَالَ قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسُنُّ عَبْدٌ سُنَّةً صَالِحَةً يُعْمَلُ بِهَا بَعْدَهُ ثُمَّ ذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ *

۲۰۸۹۔ محمد بن بشار، یحییٰ، محمد بن ابی اسماعیل، عبدالرحمٰن بن ہلال عبسی، حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کوئی ایسا اچھا طریقہ ایجاد نہیں کرتا، جس پر اس کے بعد عمل کیا جائے، بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

۲۰۹۰- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالُوا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ *

۲۰۹۰۔ عبیداللہ بن عمر القواریری، ابو کامل، محمد بن عبدالملک اموی، ابو عوانہ، عبدالملک بن عمیر، منذر بن جریر، بواسطہ اپنے والد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔
(دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر۔
(تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ۔
(چوتھی سند) عبیداللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عون بن، ابی جحیفہ، منذر بن جریر، حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارو سلم سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔

۲۰۹۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

۲۰۹۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ بن سعید، ابن حجر، اسمٰعیل، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ہدایت کی طرف بلائے، اسے ہدایت پر چلنے والوں کا بھی

دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا *

ثواب ملے گا اور چلنے والوں کے ثواب میں کسی قسم کی کمی نہیں کی جائے گی اور جو شخص گمراہی کی طرف بلائے، اس کو گمراہی پر چلنے والوں کا بھی گناہ ہوگا، اور ان چلنے والوں کے گناہ میں بھی کسی قسم کی کمی نہیں کی جائے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الذِّكْرِ وَالدُّعَآءِ وَالتَّوْبَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ

(٣٣٥) بَاب الْحَثِّ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى *

٢٠٩٢- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي إِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ هُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً *

باب (۳۳۵) ذکر الٰہی کی ترغیب کا بیان۔

۲۰۹۲۔ قتیبہ بن سعید، زہیر بن حرب، جریر، اعمش، ابوصالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے قریب ہوں۔ اور میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں، جب وہ مجھے یاد کرتا ہے، اگر وہ اپنے دل میں مجھے یاد کرتا ہے، تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اسے ایسی جماعت میں یاد کرتا ہوں، جو اس کی جماعت سے بہتر ہے اور اگر وہ ایک بالشت مجھ سے قریب ہو، تو میں ایک ہاتھ اس سے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں ایک باع (دونوں ہاتھ کے بقدر) اس سے نزدیک ہوتا ہوں اور جب میرے پاس وہ چل کر آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کی طرف آتا ہوں۔

٢٠٩٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا *

۲۰۹۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابومعاویہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ جملہ نہیں کہ اگر وہ ایک ہاتھ مجھ سے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ اس سے قریب ہو جاتا ہوں۔

(فائدہ) مطلب یہ ہے کہ بندہ جس قدر اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کی کوشش کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے دوچند رحمتوں سے اسے نوازتا ہے اور کرم فرماتا ہے۔

٢٠٩٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ إِذَا تَلَقَّانِي عَبْدِي بِشِبْرٍ تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ وَإِذَا تَلَقَّانِي بِذِرَاعٍ تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ وَإِذَا تَلَقَّانِي بِبَاعٍ أَتَيْتُهُ بِأَسْرَعَ *

۲۰۹۴۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، جب کوئی بندہ میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے، تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہوں اور اگر وہ ہاتھ بھر آتا ہے، تو میں دو ہاتھ اس کے پاس جاتا ہوں اور جب وہ دو ہاتھ میری طرف آتا ہے تو میں اس سے بھی تیز اس کے پاس جاتا ہوں۔

٢٠٩٥- حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلَى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ جُمْدَانُ فَقَالَ سِيرُوا هَذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ قَالُوا وَمَا الْمُفَرِّدُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ *

۲۰۹۵۔ امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، روح بن قاسم، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے راستہ میں جا رہے تھے کہ ایک پہاڑ سے، جسے جمدان کہتے ہیں گزر ہوا، فرمایا چلے چلو، یہ جمدان ہے، مفرد لوگ آگے بڑھ گئے، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ مفرد کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرنے والے مرد، اور بہت یاد کرنے والی عورتیں۔

(٣٣٦) بَاب فِي أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى وَفَضْلِ مَنْ أَحْصَاهَا *

باب (۳۳۶) اللہ تعالیٰ کے نام اور ان کے یاد رکھنے کی فضیلت۔

٢٠٩٦- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلَّهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ اسْمًا مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَإِنَّ اللَّهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ مَنْ أَحْصَاهَا *

۲۰۹۶۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جو ان کو یاد رکھے گا، جنت میں داخل ہوگا، اور بے شک اللہ تعالیٰ وتر ہے، وتر ہی کو پسند کرتا ہے، ابن ابی عمر کی روایت میں ہے، جو انہیں یاد کرے گا۔

٢٠٩٧- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۲۰۹۷۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ایوب، ابن سیرین،

الرَّزَّاق حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَزَادَ هَمَّامٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ *

ابوہریرہ، ہمام بن منبہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو، جو شخص ان کا احاطہ کرلے گا، وہ جنت میں داخل ہوگا، ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ زیادتی بھی ذکر کی ہے کہ اللہ تعالیٰ وتر ہے، اور وتر ہی کو پسند کرتا ہے۔

(فائدہ) باتفاق علمائے کرام اس حدیث میں اسماء الٰہی کا حصر نہیں ہے، بلکہ ان کے علاوہ اور بھی اسماء ہیں، مقصود یہ ہے کہ ان ننانوے اسماء کو جو یاد کرے گا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۳۳۷) بَاب الْعَزْمِ بِالدُّعَاءِ وَلَا يَقُلْ إِنْ شِئْتَ *

باب (۳۳۷) پختگی سے دعا مانگے، مشیت الٰہی پر معلق نہ کرے۔

۲۰۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمْ فِي الدُّعَاءِ وَلَا يَقُلِ اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي فَإِنَّ اللَّهَ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ *

۲۰۹۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن علیہ، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص دعا مانگے تو پختگی سے دعا مانگے، یہ نہ کہے کہ الٰہی اگر تو چاہے تو مجھ عطا کردے کیونکہ خدا تعالیٰ کسی چیز سے مجبور نہیں ہے۔

(فائدہ) یعنی آہ وزاری سے قطعی طور پر دعا مانگے، استغناء اور لاپرواہی کا ظہور نہ ہونا چاہئے، شیخ سنوسی فرماتے ہیں کہ قبولیت کے متعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن رکھتے ہوئے دعا کرے۔

۲۰۹۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ وَلَكِنْ لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ أَعْطَاهُ *

۲۰۹۹۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی دعا کرے تو یہ نہ کہے کہ الٰہی اگر تو چاہے تو مجھ بخش دے، بلکہ پختگی کے ساتھ مطلب حاصل ہونے کا یقین رکھ کر مانگے کیونکہ خدا کے نزدیک کسی کو کوئی چیز دینا مشکل نہیں ہے۔

۲۱۰۰- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ وَهُوَ

۲۱۰۰۔ اسحاق بن موسیٰ الانصاری، انس بن عیاض، حارث بن عبدالرحمٰن بن ابی ذباب، عطاء بن میناء، حضرت ابوہریرہ رضی

ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمْ فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّ اللَّهَ صَانِعٌ مَا شَاءَ لَا مُكْرِهَ لَهُ *

اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے، کہ الٰہی اگر تو چاہے تو میری مغفرت فرما، الٰہی اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما، بلکہ صاف طور سے بلاشرط دعا مانگے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے سو کرتا ہے، کوئی اس پر زور ڈالنے والا نہیں ہے۔

(٣٣٨) بَاب كَرَاهَةِ تَمَنِّي الْمَوْتِ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ *

باب (۳۳۸) مصیبت کے آنے پر موت کی تمنا نہ کرے۔

٢١٠١- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي *

۲۱۰۱۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، عبدالعزیز، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مصیبت کے آنے پر کوئی تم میں سے موت کی تمنا نہ کرے اور اگر بغیر تمنا نہ رہا جائے تو یوں کہے الٰہی جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہے، مجھے زندہ رکھ اور اگر موت میرے لئے بہتر ہو، تو موت عطا کر دے۔

٢١٠٢- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ كِلَاهُمَا عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مِنْ ضُرٍّ أَصَابَهُ *

۲۱۰۲۔ ابن ابی خلف، روح، شعبہ (دوسری سند) زہیر بن حرب، عفان، حماد ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، صرف اس میں "نزل" کے بجائے "اصابہ" ہے۔

٢١٠٣- حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ وَأَنَسٌ يَوْمَئِذٍ حَيٌّ قَالَ أَنَسٌ لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهُ *

۲۱۰۳۔ حامد بن عمر، عبدالواحد، عاصم، نضر بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں، اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت زندہ تھے، انہوں نے کہا کہ اگر حضورؐ نے موت کی آرزو سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی آرزو کرتا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اگر دین کی آفت ہو، یا فتنہ میں پڑ جانے کا ڈر ہو، تو اس وقت تمنائے موت جائز ہے، لیکن افضل صبر کرنا ہی ہے۔

٢١٠٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۲۱۰۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن ادریس، اسمٰعیل بن ابی

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعَ كَيَّاتٍ فِي بَطْنِهِ فَقَالَ لَوْ مَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ *

خالد، قیس بن ابی حازم بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے، ان کے پیٹ پر سات داغ لگائے گئے تھے، فرمانے لگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے موت مانگنے سے ہم کو منع نہ کیا ہوتا، تو میں موت کی دعا کرتا۔

۲۱۰۵- حَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَجَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۱۰۵۔ اسحاق بن ابراہیم، سفیان بن عیینہ، جریر بن عبدالحمید، وکیع۔

(دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) عبیداللہ بن معاذ، یحییٰ بن حبیب، معتمر۔

(چوتھی سند) محمد بن رافع، ابواسامہ، اسمٰعیل سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۱۰۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ إِنَّهُ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ وَإِنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ عُمْرُهُ إِلَّا خَيْرًا *

۲۱۰۶۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان مرویات میں سے نقل کرتے ہیں، جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے، اور نہ موت آنے سے پہلے اس کی دعا کرے، کیونکہ جب کوئی تم میں سے مر جاتا ہے۔ تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے۔ اور مومن کی عمر زیادہ ہونے سے خیر ہی زیادہ ہوتی ہے۔

(۳۳۹) بَاب مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ *

باب (۳۳۹) جو اللہ سے ملاقات کا خواہشمند ہو، اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے

۲۱۰۷- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ *

۲۱۰۷۔ ہداب بن خالد، ہمام، قتادہ، انس بن مالک، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنا ناپسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنا پسند نہیں فرماتا۔

۲۱۰۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ

۲۱۰۸۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ حضرت

بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

٢١٠٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرُّزِّيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ الْهُجَيْمِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ سَعْدِ ابْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ فَكُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ فَقَالَ لَيْسَ كَذَلِكِ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ فَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ *

۲۱۰۹۔ محمد بن عبداللہ، خالد بن حارث، سعید، قتادہ، زرارہ، سعد بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند فرماتا ہے، اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند نہیں فرماتا، میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا موت سے ناپسندیدگی مراد ہے؟ موت تو ہم میں سے کوئی بھی پسند نہیں کرتا، فرمایا یہ مطلب نہیں بلکہ مومن جب اللہ کی رحمت، اس کی رضامندی اور جنت کی خوشخبری دیا جاتا ہے، تو اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور اللہ بھی اسے ملنا پسند فرماتا ہے، اور کافر کو جب اللہ کے عذاب اور اس کے غصہ کی خبر دیجاتی ہے تو وہ اللہ سے ملنا پسند نہیں کرتا، تو اللہ بھی اس سے ملنا گوارا نہیں فرماتا۔

٢١١٠- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۱۱۰۔ محمد بن بشار، محمد بن بکر، سعید، قتادہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

٢١١١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللَّهِ *

۲۱۱۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، زکریا، شعبی، شریح بن ہانی، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے ملنا محبوب رکھتا ہے۔ اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند فرماتا ہے۔ اور جو اللہ کی ملاقات کو پسند نہیں کرتا، تو اللہ بھی اس سے ملنا گوارا نہیں کرتا، اور موت تو اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے پہلے ہوتی ہے۔

٢١١٢- حَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ حَدَّثَنِي شُرَيْحُ ابْنُ هَانِئٍ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ *

۲۱۱۲۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، زکریا، عامر، شریح بن ہانی، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۱۱۳- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ قَالَ فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا إِنْ كَانَ كَذَلِكَ فَقَدْ هَلَكْنَا فَقَالَتْ إِنَّ الْهَالِكَ مَنْ هَلَكَ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَلَيْسَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا وَهُوَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ فَقَالَتْ قَدْ قَالَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ بِالَّذِي تَذْهَبُ إِلَيْهِ وَلَكِنْ إِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ وَحَشْرَجَ الصَّدْرُ وَاقْشَعَرَّ الْجِلْدُ وَتَشَنَّجَتِ الْأَصَابِعُ فَعِنْدَ ذَلِكَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ *

۲۱۱۳۔ سعید بن عمرو اشعثی، عبثر، مطرف، عامر، شریح بن ہانی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند فرماتا ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا نہیں چاہتا، اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا گوارا نہیں کرتا، شریح کہتے ہیں کہ میں یہ حدیث ابوہریرہؓ سے سن کر حضرت عائشہؓ کے پاس گیا اور عرض کیا ام المومنینؓ میں نے ابوہریرہؓ سے حضورؐ کی ایک حدیث سنی ہے اگر وہ ٹھیک ہے تو ہم تباہ ہو گئے، انہوں نے فرمایا، حضورؐ کے فرمانے سے جو ہلاک ہوا وہ حقیقت میں ہلاک ہوا، کہو وہ کیا ہے میں نے کہا کہ حضورؐ کا ارشاد ہے جو اللہ سے ملنا چاہے، اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے، اور جو اللہ سے ملنے کو پسند نہ کرے، اللہ بھی اس سے ملنا گوارا نہیں فرماتا، اور ہم میں سے تو کوئی ایسا نہیں جو موت کو برا نہ سمجھتا ہو، حضرت عائشہؓ نے کہا بیشک حضورؐ نے ایسا ہی فرمایا لیکن یہ مطلب نہیں جو تو سمجھا ہے، بلکہ جس وقت آنکھیں پھر جائیں اور سینہ میں دم رک جائے، بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں اور انگلیاں ٹیڑھی ہو جائیں اس وقت جو اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند فرماتا ہے اور جو اللہ سے ملنا ناپسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا گوارا نہیں فرماتا۔

۲۱۱٤- وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنِي جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْثَرٍ *

۲۱۱۴۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، جریر، مطرف سے اسی سند کے ساتھ عبثر کی روایت طرح حدیث مروی ہے۔

۲۱۱٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ *

۲۱۱۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو عامر الاشعری، ابوکریب، ابو اسامہ، برید، ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ کی ملاقات کو پسند نہیں کرتا اللہ بھی اس سے ملنا گوارا نہیں کرتا۔

(٣٤٠) بَاب فَضْلِ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّقَرُّبِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى *

باب (۳۴۰) ذکر و دعا اور اللہ تعالیٰ سے تقرب حاصل کرنے کی فضیلت۔

٢١١٦- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي *

۲۱۱۶۔ ابو کریب محمد بن العلاء، وکیع، جعفر بن برقان، یزید بن اصم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں، اور جس وقت وہ مجھے پکارے میں اس کے ساتھ ہوں۔

٢١١٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ بْنِ عُثْمَانَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ وَهُوَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَقَرَّبَ عَبْدِي مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا أَوْ بُوعًا وَإِذَا أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً *

۲۱۱۷۔ محمد بن بشار، یحییٰ بن سعید، ابن ابی عدی، سلیمان، انس بن مالک، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب کوئی بندہ ایک بالشت بھر میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ بھر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہے تو میں اس سے ایک گز کے بقدر قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کے پاس جاتا ہوں۔

٢١١٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ إِذَا أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً *

۲۱۱۸۔ محمد بن عبدالاعلیٰ قیسی، معتمر، اپنے والد سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی "جب وہ چل کر میرے پاس آتا ہے" کا ذکر نہیں ہے۔

٢١١٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُ وَإِنِ اقْتَرَبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنِ اقْتَرَبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ

۲۱۱۹۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابومعاویہ، اعمش، ابو صالح، معاویہ، اعمش، ابی صالح، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے قریب ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوں، اگر مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس جماعت سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں، اگر وہ مجھ سے ایک بالشت تقرب حاصل کرتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس سے قریب ہوتا

بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً *

ہوں اور جو ایک ہاتھ نزدیک ہو میں اس سے ایک باع نزدیک ہوتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چل کر آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کے پاس جاتا ہوں۔

٢١٢٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَأَزِيدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاؤُهُ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا أَوْ أَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً وَمَنْ لَقِيَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةً لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَقِيتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً قَالَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ *

۲۱۲۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، اعمش، معرور بن سوید، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو ایک نیکی کرے میں اس کی دس نیکیاں لکھتا ہوں اور زیادہ اور جو برائی کرے اس کی ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے، یا معاف کر دیتا ہوں اور جو مجھ سے ایک بالشت نزدیک ہوتا ہے میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جو مجھ سے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہے میں اس سے ایک باع نزدیک ہوتا ہوں اور جو میرے پاس چل کر آتا ہے میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں اور جو مجھے زمین بھر کر گناہوں سے ملے مگر میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بناتا ہو تو میں اتنی ہی مغفرت اسے دوں گا، ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ حسن بن بشر نے وکیع سے ہی حدیث بیان کی ہے۔

٢١٢١- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا أَوْ أَزِيدُ *

۲۱۲۱۔ ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے باقی اس میں ہے کہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہوں یا زیادہ۔

(٣٤١) بَاب كَرَاهَةِ الدُّعَاءِ بِتَعْجِيلِ الْعُقُوبَةِ فِي الدُّنْيَا *

باب (۳۴۱) آخرت کے بدلے دنیا ہی میں نزول عذاب کی دعا ممنوع ہے۔

٢١٢٢- حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كُنْتَ تَدْعُو بِشَيْءٍ أَوْ تَسْأَلُهُ إِيَّاهُ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَقُولُ اللَّهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِي بِهِ فِي

۲۱۲۲۔ ابوالخطاب، محمد بن ابی عدی، حمید، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی عیادت کی، جو بیماری سے چوزہ کی طرح ہو گیا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تو خدا تعالیٰ سے کسی چیز کی دعا کیا کرتا تھا، یا اس سے کچھ مانگتا تھا، وہ بولا جی ہاں میں یہ کہا کرتا تھا کہ الہ العالمین جو کچھ تو مجھ کو آخرت میں عذاب کرنے والا ہے وہ دنیا ہی میں کر

الْآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ لَا تُطِيقُهُ أَوْ لَا تَسْتَطِيعُهُ أَفَلَا قُلْتَ اللَّهُمَّ (آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ) قَالَ فَدَعَا اللَّهَ لَهُ فَشَفَاهُ *

لے(۱)، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سبحان اللہ تجھ میں اللہ تعالیٰ کے عذاب برداشت کرنے اور اٹھانے کی طاقت اور ہمت کہاں ہے تو نے یہ کیوں دعا نہیں کی اللّٰھم اتنا فی الدنیا حسنة و فی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار، پھر آپؐ نے اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے دعا کی، اللہ نے اسے اچھا کر دیا۔

۲۱۲۳- حَدَّثَنَاه عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ (وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ) وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ *

۲۱۲۳۔ عاصم بن نضر تیمی، خالد بن حارث، حمید سے اسی سند کے ساتھ "وقنا عذاب النار" تک روایت مروی ہے اور اس سے بعد کا حصہ مذکور نہیں ہے۔

۲۱۲٤- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يَعُودُهُ وَقَدْ صَارَ كَالْفَرْخِ بِمَعْنَى حَدِيثِ حُمَيْدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لَا طَاقَةَ لَكَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فَدَعَا اللَّهَ لَهُ فَشَفَاهُ *

۲۱۲۴۔ زہیر بن حرب، عفان، حماد، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، بقیہ روایت حمید کی روایت کی طرح ہے اور اس میں حضورؐ کے دعا فرمانے اور اس کے صحت یاب ہو جانے کا ذکر نہیں ہے۔

۲۱۲٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ الْعَطَّارُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ *

۲۱۲۵۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، سالم بن نوح، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت نقل کرتے ہیں۔

(٣٤٢) بَاب فَضْلِ مَجَالِسِ الذِّكْرِ *

باب (۳۴۲) مجالس ذکر کی فضیلت۔

۲۱۲٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَتَتَبَّعُونَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا مَجْلِسًا فِيهِ ذِكْرٌ قَعَدُوا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ

۲۱۲۶۔ محمد بن حاتم، بہز، وہیب، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جنہیں سیر اور گشت کے علاوہ اور کوئی کام نہیں وہ ذکر الٰہی کی مجلسوں کو تلاش کرتے ہیں پھر جب کسی مجلس کو پاتے ہیں جس میں ذکر الٰہی ہوتا ہے تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور

(۱) اس حدیث سے یہ تعلیم ملتی ہے کہ کسی بندے کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے لئے آزمائش یا مصیبت مانگے اس لئے کہ انسان کمزور ہے نا معلوم اس آزمائش اور مصیبت کو برداشت بھی کر سکے گا یا نہیں۔ یہ بھی خطرہ ہے کہ مصیبت کی بنا پر ناشکری اور اللہ تعالیٰ کا شکوہ اور شکایت کرنے لگے۔

بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ حَتَّى يَمْلَئُوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا وَصَعِدُوا إِلَى السَّمَاءِ قَالَ فَيَسْأَلُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُولُونَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَكَ فِي الْأَرْضِ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيُهَلِّلُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيَسْأَلُونَكَ قَالَ وَمَاذَا يَسْأَلُونِي قَالُوا يَسْأَلُونَكَ جَنَّتَكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا لَا أَيْ رَبِّ قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا وَيَسْتَجِيرُونَكَ قَالَ وَمِمَّ يَسْتَجِيرُونَنِي قَالُوا مِنْ نَارِكَ يَا رَبِّ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا وَيَسْتَغْفِرُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا وَأَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا قَالَ فَيَقُولُونَ رَبِّ فِيهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ فَيَقُولُ وَلَهُ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ *

اپنے پروں سے ایک دوسرے کو چھپا لیتے ہیں، یہاں تک کہ زمین سے لے کر آسمان تک کی جگہ بھر جاتی ہے جب لوگ اس مجلس سے منتشر ہوتے ہیں تو فرشتے اوپر چڑھ جاتے ہیں اور آسمان پر جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ علام الغیوب ہے، تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں تیرے بندوں کے پاس سے زمین میں ہو کر آئے ہیں، وہ تیری تسبیح و تکبیر، تہلیل و تحمید کر رہے تھے، اور تجھ سے مانگتے تھے، پروردگار فرماتا ہے، وہ مجھ سے کیا مانگتے تھے؟ فرشتے کہتے ہیں وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں، پروردگار فرماتا ہے کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ وہ کہتے ہیں نہیں اے رب، اللہ فرماتا ہے پھر اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں، اور وہ تیری پناہ مانگتے ہیں اللہ فرماتا ہے کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں اے رب تیری آگ سے، اللہ فرماتا ہے کیا انہوں نے میری آگ کو دیکھا ہے؟ وہ کہتے ہیں نہیں، اللہ فرماتا ہے اگر وہ میری آگ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے مغفرت مانگتے تھے، اللہ فرماتا ہے میں نے انہیں بخش دیا اور جو مانگتے ہیں وہ دیا اور جس سے پناہ چاہتے ہیں اس سے پناہ دی، فرشتے کہتے ہیں اے پروردگار ان میں ایک فلاں گناہ گار بندہ بھی تھا جو ادھر سے نکلا اور ان کے ساتھ بیٹھ گیا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اسے بھی بخش دیا، یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا محروم نہیں کیا جاتا۔

(۳٤۳) بَاب أَكْثَرِ دُعَاءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب (۳۴۳) حضور اکثر کون سی دعا مانگا کرتے تھے۔

۲۱۲۷- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَأَلَ قَتَادَةُ أَنَسًا أَيُّ دَعْوَةٍ كَانَ يَدْعُو بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۲۱۲۔ زہیر بن حرب، اسماعیل، عبدالعزیز بیان کرتے ہیں کہ قتادہ نے حضرت انسؓ سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کون سی دعا زیادہ مانگا کرتے تھے؟ حضرت انسؓ نے فرمایا، اکثر یہ دعا مانگتے (ترجمہ) اے اللہ ہمیں دنیا میں بھی نیکی

أَكْثَرَ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا يَقُولُ اللَّهُمَّ (آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ) قَالَ وَكَانَ أَنَسٌ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دَعَا بِهَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدُعَاءٍ دَعَا بِهَا فِيهِ *

دے اور آخرت میں بھی نیکی دے، اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا، حضرت انسؓ بھی جس وقت دعا کرتے تو یہی دعا کرتے اور اگر کوئی دوسری دعا کرنا چاہتے تو اسی میں شامل کر لیتے۔

٢١٢٨ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ) *

۲۱۲۸۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے، ربنا اتنا فی الدّنیا حسنة و فی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار۔

(فائدہ) یہ دعا باوجود اپنے اختصار کے دنیا اور آخرت کی بھلائیوں کو جامع ہے۔

(٣٤٤) بَاب فَضْلِ التَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالدُّعَاءِ *

باب (۳۴۴) لا الہ الا اللہ، سبحان اللہ اور دعا کی فضیلت۔

٢١٢٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ *

۲۱۲۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، سمی، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص دن میں سو مرتبہ "لا الہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد و ہو علی کل شیٴ قدیر پڑھتا ہے اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے اور سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور سو خطائیں معاف کی جاتی ہیں اور دن بھر شام تک یہ کلمات اس کے لئے شیطان سے بچنے کا ذریعہ بنتے ہیں اور کوئی شخص اس کے فعل سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں کر سکتا، ہاں جو آدمی اس سے زیادہ عمل کرے اور جو شخص دن میں سو بار سبحان اللہ وبحمدہٖ پڑھتا ہے تو اس کی خطائیں ساقط کر دی جاتی ہیں، اگرچہ سمندر کے جھاگ کے بقدر ہوں۔

٢١٣٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ

۲۱۳۰۔ محمد بن عبدالملک اموی، عبدالعزیز، سہیل، سمی، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں

سُهَيْلٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ *

ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی صبح وشام سو مرتبہ "سبحان اللہ وبحمدہ" پڑھتا ہے اس سے بڑھ کر قیامت کے دن کوئی شخص عمل نہیں لائے گا، ہاں وہ شخص جس نے اس کے برابر یا اس سے زیادہ بار اسے پڑھا ہو گا۔

٢١٣١ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ أَبُو أَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْعَقَدِيَّ حَدَّثَنَا عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مِرَارٍ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ أَرْبَعَةَ أَنْفُسٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَعِيلَ و قَالَ سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ بِمِثْلِ ذَلِكَ قَالَ فَقُلْتُ لِلرَّبِيعِ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ قَالَ مِنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ فَأَتَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ قَالَ مِنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ فَأَتَيْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ قَالَ مِنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۱۳۱۔ سلیمان بن عبید اللہ، ابو عامر، عمر، ابواسحاق، عمرو بن میمون، سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جس شخص نے دس بار "لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر، دس مرتبہ پڑھا وہ اس آدمی کی طرح ہے جس نے حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کئے ہوں، سلیمان بواسطہ ابو عامر، عمر، عبداللہ بن ابی السفر، شعبی، ربیع بن خثیم سے یہی روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے ربیع سے دریافت کیا کہ تم نے یہ حدیث کس سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا عمرو بن میمون سے، چنانچہ میں عمرو بن میمون کے پاس آیا اور ان سے دریافت کیا کہ یہ حدیث تم نے کس سے سنی؟ انہوں نے کہا، ابن ابی لیلیٰ سے، میں ابن ابی لیلیٰ کے پاس آیا اور پوچھا آپ نے یہ حدیث کس سے سنی؟ انہوں نے کہا ابوایوب انصاری سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے۔

٢١٣٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْبَجَلِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ

۲۱۳۲۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، زہیر بن حرب، ابو کریب، محمد بن طریف بجلی، ابن فضیل، عمارہ بن قعقاع، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو کلمے زبان پر ہلکے ہیں مگر میزان میں بھاری ہیں، اور اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں اور وہ کلمات یہ ہیں، سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

الْعَظِيمِ *

٢١٣٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ *

۲۱۳۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر، پڑھنا، مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ پیارا ہے جن پر آفتاب طلوع ہوتا ہے۔

٢١٣٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِي كَلَامًا أَقُولُهُ قَالَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ قَالَ فَهَؤُلَاءِ لِرَبِّي فَمَا لِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي قَالَ مُوسَى أَمَّا عَافِنِي فَأَنَا أَتَوَهَّمُ وَمَا أَدْرِي وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي حَدِيثِهِ قَوْلَ مُوسَى *

۲۱۳۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، ابن نمیر، موسیٰ جہنی، (دوسری سند) محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، موسیٰ جہنی، مصعب بن سعد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا مجھے کچھ کلام سکھایئے جس کو میں پڑھا کروں، آپؐ نے فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہٗ اللہ اکبر کبیر أوالحمد اللہ کثیرا، سبحان اللہ رب العالمین، لاحول والا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم، اس نے کہا یہ تو میرے پروردگار کے لئے ہے میرے لئے کیا ہے؟ فرمایا اللّٰھم اغفرلی وارحمنی واھدنی و ارزقنی پڑھا کرو، موسیٰ کہتے ہیں کہ مجھے "عافنی" کا بھی خیال ہے، پر یاد نہیں، ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں موسیٰ کا قول ذکر نہیں کیا۔

٢١٣٥- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ مَنْ أَسْلَمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي *

۲۱۳۵۔ ابو کامل جحدری، عبدالواحد، ابومالک اشجعی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ جو آدمی مسلمان ہوتا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے یہ پڑھنے کی تعلیم دیتے تھے (ترجمہ) اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت دے اور رزق دے۔

٢١٣٦- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَزْهَرَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ

۲۱۳۶۔ سعید بن ازہر واسطی، ابو معاویہ، ابومالک، اشجعی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تھا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے نماز سکھاتے تھے، پھر ان

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَدْعُوَ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي *

کلمات کے ساتھ دعا کرنے کا حکم دیتے، اللہم اغفرلی وارحمنی واہدنی وعافنی وارزقنی۔

۲۱۳۷- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَقُولُ حِينَ أَسْأَلُ رَبِّي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي وَيَجْمَعُ أَصَابِعَهُ إِلَّا الْإِبْهَامَ فَإِنَّ هَؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ *

۲۱۳۷۔ زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، ابو مالک اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ خدمت گرامی میں ایک شخص نے آکر عرض کیا یارسول اللہ، میں اپنے پروردگار سے دعا کرتے وقت کیا کہا کروں؟ آپ نے فرمایا یہ کہا کرو، اللہم اغفرلی وارحمنی وعافنی وارزقنی اور اپنی انگلیاں سوائے ابہام کے جمع کر لیتے، یہ الفاظ تمہاری دنیاو آخرت کے لئے جامع ہیں۔

۲۱۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ أَوْ يُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ *

۲۱۳۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، مروان، علی ابن مسہر، موسیٰ جہنی، (دوسری سند) محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد موسیٰ جہنی، مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے، آپؐ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی ہر روز ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہے، حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا، ہزار نیکیاں کمانے کی کیا صورت ہے۔ آپؐ نے فرمایا سو بار سبحان اللہ پڑھ لیا کرو، اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔ یا ہزار خطائیں مٹادی جائیں گی۔

(۳۴۵) بَاب فَضْلِ الِاجْتِمَاعِ عَلَى تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَعَلَى الذِّكْرِ *

باب (۳۴۵) درس قرآن اور ذکر الٰہی کے لئے جمع ہونے کی فضیلت۔

۲۱۳۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

۲۱۳۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن علاء، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص مومن کی کوئی دنیاوی مشکل دور کریگا، اللہ تعالیٰ قیامت کی سختیوں میں سے اس پر سے ایک سختی دور کرے گا، اور جو شخص کسی تنگدست پر

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ *

سہولت کرے گا، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس پر سہولت کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی عیب پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی عیب پوشی کرے گا، جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد میں رہتا ہے، جو شخص طلب علم کی راہ میں چلتا ہے، خدا اس کی وجہ سے اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور جو لوگ جب کبھی کسی خانہ خدا میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کریں اور اس کے درس و تدریس میں مشغول ہوں، تو ان پر خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ اور رحمت الٰہی انہیں گھیر لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس والوں میں ان کا ذکر کرتا ہے اور جس کے اعمال اسے پیچھے کر دیں، اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھائے گا۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ حدیث میں درس و تدریس کے اجتماع کے لئے بیان کیا گیا ہے۔

٢١٤٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَاه نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَحَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ أَبِي أُسَامَةَ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ التَّيْسِيرِ عَلَى الْمُعْسِرِ *

۲۱۴۰۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) نصر بن علی، ابواسامہ، اعمش، ابن نمیر، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور ابو معاویہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔ سوائے اس کے کہ ابواسامہ کی روایت میں تنگ دست کے ساتھ آسانی کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

٢١٤١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ أَنَّهُ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ

۲۱۴۱۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق، اغر ابی مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری پر گواہی دیتا ہوں ان دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دی ہے کہ آپؐ نے فرمایا جو قوم باہم بیٹھ کر خدا کو یاد کرتی ہے انہیں فرشتے گھیر لیتے ہیں اور رحمت ان پر چھا جاتی ہے اور سکینت و اطمینان قلبی ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں

الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ *

میں ان کا ذکر کرتا ہے۔

٢١٤٢- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۱۴۲۔ زہیر بن حرب، عبدالرحمٰن، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

٢١٤٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ قَالَ آللَّهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا وَاللَّهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ آللَّهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا وَاللَّهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ *

۲۱۴۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، مرحوم بن عبدالعزیز، ابو نعامہ سعدی ابو عثمان، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ مسجد میں حلقہ بنائے بیٹھے تھے، امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ان پر گزر ہوا، بولے کیوں بیٹھے ہو؟ حلقہ والوں نے کہا، خدا کا ذکر کرنے کیلئے بیٹھے ہیں، معاویہ بولے، بخدا اسی لئے بیٹھے ہو، انہوں نے کہا، خدا کی قسم ہمارے بیٹھنے کی یہی وجہ ہے۔ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ میں نے تم سے قسم کسی تہمت وغیرہ کی بنا پر نہیں لی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں جو میرا مرتبہ تھا۔ اتنا مرتبہ والا کوئی آدمی اتنی کم احادیث بیان کرنے والا نہیں جتنا کہ میں ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ایک حلقہ پر سے گزرے۔ تو فرمایا، کیوں بیٹھے ہو؟ وہ بولے ہم بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کو یاد کر رہے ہیں اور اس کی اس بات پر حمد و ثنا کر رہے ہیں کہ ہمیں اسلام کی ہدایت دی اور ہم پر احسان فرمایا، آپؐ نے فرمایا بخدا تمہارے بیٹھنے کا یہی سبب ہے؟ وہ بولے بخدا یہی وجہ ہے، فرمایا میں نے تم سے قسم اس لئے نہیں لی، کہ تم پر تہمت لگائی ہو، بلکہ میرے پاس جبریل آئے اور بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے۔

(٣٤٦) بَاب اسْتِحْبَابِ الِاسْتِغْفَارِ وَالِاسْتِكْثَارِ مِنْهُ *

باب (۳۴۶) استغفار کی فضیلت اور اس کی کثرت رکھنا۔

٢١٤٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي

۲۱۴۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ بن سعید، ابو الربیع عتکی، حماد بن زید، ایوب، ابو بریدہ، حضرت اغر مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں (اور وہ صحابی تھے) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ

بُرْدَةَ عَنِ الْأَغَرِّ الْمُزَنِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ *

وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میرے دل پر (کبھی کبھی انوار سے) پردہ سا ہو جاتا ہے۔ اس لئے میں دن میں خدا سے سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ آپ ہر وقت یاد الٰہی میں مصروف رہتے تھے۔ اور بسا اوقات امت کی فکر اور جہاد وغیرہ کی طرف آپ کا قلب متوجہ ہو جاتا۔ اگرچہ یہ بھی عبادتیں ہیں، مگر آپؐ کے مقام عبودیت سے ان کا مرتبہ ذرا کم ہے، اس لئے آپ استغفار میں مصروف ہو جاتے۔

(٣٤٧) بَاب التَّوْبَةِ *

باب (۳۴۷) توبہ کا بیان۔

٢١٤٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَغَرَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا إِلَى اللَّهِ فَإِنِّي أَتُوبُ فِي الْيَوْمِ إِلَيْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ *

۲۱۴۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابوبردہ، حضرت اغر (جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگو خدا کی طرف توبہ کرو، میں بھی دن میں سو مرتبہ اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔

(فائدہ) محاسبی بیان کرتے ہیں کہ انبیائے کرام عذاب الٰہی سے امن میں ہوتے ہیں، باقی ان کا خوف عظمت الٰہی کی بناء پر ہوتا ہے (نووی جلد ۲) واللہ تعالیٰ اعلم

٢١٤٦- حَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۱۴۶۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) ابن مثنیٰ، ابوداؤد، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

٢١٤٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ *

۲۱۴۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوخالد۔
(دوسری سند) ابن نمیر، ابومعاویہ۔
(تیسری سند) ابوسعید اشج، حفص، ہشام۔
(چوتھی سند) ابوخیثمہ، زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مغرب سے آفتاب طلوع ہونے سے قبل جو شخص توبہ کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں توبہ کی تین شرطیں ہیں، اولاً تو گناہ سے باز آئے، دوسرے اس پر نادم ہو، تیسرے اس بات کا عہد کرے کہ پھر وہ گناہ نہیں کرے گا اور اگر گناہ حقوق العباد سے متعلق ہو، تو چوتھی شرط یہ ہے کہ اس بندہ کا حق ادا کرے، یا اس سے معاف کرائے۔

(٣٤٨) بَاب اسْتِحْبَابِ خَفْضِ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ إِلَّا فِي الْمَوَاضِعِ الَّتِي وَرَدَ الشَّرْعُ بِرَفْعِهِ *

باب (۳۴۸) ذکر الٰہی آہستہ آواز سے کرنا چاہئے، مگر جہاں شریعت نے اجازت دی ہے!

٢١٤٨ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ وَ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوْسَى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسَ يَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِيْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لَيْسَ تَدْعُوْنَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا قَرِيْبًا وَهُوَ مَعَكُمْ قَالَ وَأَنَا خَلْفَهُ وَأَنَا أَقُوْلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ يَا عَبْدَاللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُوْلَ اللَّهِ قَالَ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ *

۲۱۴۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، ابو معاویہ، عاصم، ابو عثمان، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، لوگوں نے بلند آواز سے تکبیر کہنی شروع کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگوں اپنی جانوں پر ترس کھاؤ، تم نہ کسی بہرے کو پکار رہے ہو، اور نہ کسی غائب کو پکار رہے ہو، بلکہ اس ذات کو پکار رہے ہو، جو سننے والی ہے، اور تمہارے قریب اور ساتھ ہے، اس وقت میں حضور کے پیچھے کھڑا ہوا، لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھ رہا تھا، آپؐ نے فرمایا، عبداللہ بن قیس کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں، میں نے عرض کیا، کیوں نہیں یا رسول اللہ، فرمایا، لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

٢١٤٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَ أَبُوْ سَعِيْدِ الْأَشَجُّ جَمِيْعًا عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۱۴۹۔ ابن نمیر، اسحاق بن ابراہیم، ابو سعید اشج، حفص بن غیاث، عاصم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

٢١٥٠ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ يَصْعَدُونَ فِي ثَنِيَّةٍ قَالَ فَجَعَلَ رَجُلٌ كُلَّمَا عَلَا ثَنِيَّةً نَادَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ لَا تُنَادُونَ

۲۱۵۰۔ ابو کامل فضیل بن حسین، یزید بن زریع، تیمی، ابو عثمان حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پہاڑی پر چڑھ رہے تھے۔ ایک شخص جب کسی پہاڑی پر چڑھتا، تو بلند آواز سے لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہتا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم نہ کسی بہرے کو پکار رہے ہو، اور نہ غائب کو، پھر فرمایا۔ اے ابو موسیٰ یا اے عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ

أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا قَالَ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ *

عنہ کیا میں تجھے ایک کلمہ جنت کے خزانہ کا نہ بتاؤں۔ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! وہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا، وہ کلمہ یہ ہے "لاحول ولا قوۃ الا باللہ"۔

٢١٥١- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ *

۲۱۵۱۔ محمد بن عبدالاعلی، معتمر، بواسطہ اپنے والد، ابو عثمان حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

٢١٥٢- حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَاصِمٍ *

۲۱۵۲۔ خلف بن ہشام، ابوالربیع، حماد بن زید، ایوب ابو عثمان، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور عاصم کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

٢١٥٣- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَالَّذِي تَدْعُونَهُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَةِ أَحَدِكُمْ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ *

۲۱۵۳۔ اسحاق بن ابراہیم، ثقفی، خالد حذاء، ابو عثمان، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ جسے تم پکار رہے ہو، وہ تمہاری اونٹنی کی گردن سے بھی تمہارے زیادہ قریب ہے اور اس میں "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" کا ذکر نہیں ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، یہ مجاز ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "نحن اقرب الیہ من حبل الورید" مطلب یہ ہے، کہ وہ سمیع و علیم ہے، اتنا بلند پکارنے کی ضرورت نہیں ہے۔

٢١٥٤- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَهُوَ ابْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ أَوْ قَالَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلَى فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ *

۲۱۵۴۔ اسحاق بن ابراہیم، نضر بن شمیل، عثمان بن غیاث، ابو عثمان، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایک کلمہ جنت کے خزانوں میں سے یا ایک خزانہ جنت کے خزانوں میں سے نہ بتلاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں فرمایئے، ارشاد فرمایا، لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

(۳۴۹) بَاب الدَّعْوَاتِ وَالتَّعَوُّذِ *

٢١٥٥- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَبِيرًا وَقَالَ قُتَيْبَةُ كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ *

٢١٥٦- وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ سَمَّاهُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي وَفِي بَيْتِي ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ظُلْمًا كَثِيرًا *

٢١٥٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ

باب (۳۴۹) دعوات اور تعوذ۔

۲۱۵۵۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن رمح، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، عبداللہ بن عمرو، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، کہ مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جو میں اپنی نماز میں مانگا کروں، آپؐ نے ارشاد فرمایا یہ پڑھا کرو، اللّٰھم انی ظلمت نفسی ظلمًا کبیرًا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرةً من عندك وارحمنی انك انت الغفور الرحیم، قتیبہ نے کبیراً کے بجائے کثیراً کہا ہے۔

۲۱۵۶۔ ابوالطاہر، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ مجھے کوئی دعا سکھا دیجئے، جسے میں اپنی نماز اور گھر میں پڑھا کروں، بقیہ روایت لیث کی روایت کی طرح ہے، لیکن اس میں "ظلماً کثیرا" کے الفاظ ہیں۔

۲۱۵۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابن نمیر، ہشام بواسطہ اپنے والد، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعائیں کیا کرتے تھے (ترجمہ) الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں، جہنم کے فتنہ سے اور جہنم کے عذاب سے اور قبر کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے، اور امیری کے فتنہ سے اور فقیری کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے اور امیری کے فتنہ کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، الٰہی میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے، اور میرا قلب گناہوں سے اس طرح پاک کر دے جیسا کہ تو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک کر دیا، اور میرے

وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ *

گناہوں کو مجھ سے اس قدر دور کر دے، جیسے تو نے مشرق کو مغرب سے دور کیا، الٰہی تیری پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے اور گناہ اور قرضداری سے۔

۲۱۵۸- وَحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۱۵۸۔ ابو کریب، ابو معاویہ، وکیع، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۱۵۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ وَأَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ *

۲۱۵۹۔ یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، سلیمان تیمی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے (ترجمہ) الٰہ العالمین میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور سستی اور نامردی اور ایسے بڑھاپے سے جس میں عقل و ہوش جاتا رہے اور بخیلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں، قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنہ سے (۱)۔

۲۱۶۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ كِلَاهُمَا عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ يَزِيدَ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ قَوْلُهُ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ *

۲۱۶۰۔ ابو کامل، یزید بن زریع (دوسری سند) محمد بن عبدالاعلیٰ، معتمر، تیمی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی لیث کی روایت میں موت اور زندگی کے فتنہ کا ذکر نہیں ہے۔

۲۱۶۱- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَعَوَّذَ مِنْ أَشْيَاءَ ذَكَرَهَا وَالْبُخْلِ *

۲۱۶۱۔ ابو کریب، ابن مبارک، سلیمان تیمی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت سی چیزوں سے پناہ مانگنا نقل کرتے ہیں، جن میں بخیلی بھی ہے۔

۲۱۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ الْأَعْوَرُ حَدَّثَنَا

۲۱۶۲۔ ابو بکر بن نافع، بہز بن اسد، ہارون بن اعور، شعیب بن حجاب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،

---

(۱) اس حدیث میں جن چیزوں سے پناہ مانگی گئی ہے ان کی وضاحت یہ ہے۔ العجز سے مراد یہ ہے کہ عارض کی وجہ سے کام کرنے پر قادر نہ ہونا۔ الکسل سے مراد یہ ہے کہ طبیعت کا مصالح دینیہ یا دنیویہ کرنے پر بوجھ محسوس کرنا اور اس بوجھ کی وجہ سے وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے سے رک جائے۔ الجبن یہ بہادری کی ضد بزدلی ہے۔ البخل سے مراد یہ ہے کہ جہاں خرچ کرنا فرض، واجب یا بہتر ہو وہاں خرچ کرنے سے رک جانا۔ الھرم سے مراد سٹھیا جانا ہے کہ نکمی عمر کی طرف لوٹ جانا اس لئے کہ ایسی عمر میں عقل اور حواس میں خلل پیدا ہو جاتا ہے اور عبادات کی ادائیگی سے عاجز آجاتا ہے۔ فتنة المحیا سے مراد یہ ہے کہ زندگی میں دنیوی سامان، خواہشات نفسانیہ وغیرہ کسی چیز کی بنا پر فتنہ میں پڑجانا اور فتنة الممات سے مراد موت کے وقت کا فتنہ یا قبر کا فتنہ ہے۔

شُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَأَرْذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ *

انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم یہ دعائیں مانگا کرتے تھے۔ اللّٰھم انی اعوذ بلك من البخل والکسل وارزل العمر و عذاب القبر و فتنة المحیا و الممات۔

٢١٦٣ - حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي سُمَيٌّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ وَمِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَمِنْ شَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ وَمِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ قَالَ عَمْرٌو فِي حَدِيثِهِ قَالَ سُفْيَانُ أَشُكُّ أَنِّي زِدْتُ وَاحِدَةً مِنْهَا *

۲۱۶۳۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، سمی، ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگا کرتے تھے تقدیر کی خرابی سے اور بدبختی میں پڑنے سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے اور سخت قحط سے، عمرو کی روایت میں سفیان کا قول مروی ہے، کہ مجھے شک ہے کہ میں نے دعا میں ایک لفظ زائد کر دیا ہے۔

٢١٦٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوبَ أَنَّ يَعْقُوبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ سَمِعْتُ خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيمٍ السُّلَمِيَّةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَلِكَ *

۲۱۶۴۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) محمد بن رمح، لیث، یزید بن ابی حبیب، حارث بن یعقوب، یعقوب بن عبداللہ، بسر بن سعید، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے، جو شخص کسی منزل پر اترے، پھر یہ دعا پڑھے، اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق، وہ جب تک اس جگہ سے کوچ کرے گا، کوئی چیز اسے نقصان نہ دے گی۔

٢١٦٥ - وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَأَبُو الطَّاهِرِ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ وَاللَّفْظُ لِهَارُونَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنَا عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ وَالْحَارِثَ بْنَ يَعْقُوبَ حَدَّثَاهُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ السُّلَمِيَّةِ

۲۱۶۵۔ ہارون بن معروف، ابو الطاہر، ابن وہب، عمرو بن حارث، یزید بن ابی حبیب، حارث بن یعقوب، یعقوب بن عبداللہ، بسر بن سعید، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، کہ تم میں سے کوئی جب کسی پڑاؤ پر اترے تو یہ کلمات کہے، میں اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کے

أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا نَزَلَ أَحَدُكُمْ مَنْزِلًا فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْهُ *

ساتھ اس کی مخلوق کے شر سے پناہ مانگا ہوں، تو وہاں سے کوچ کرنے تک کوئی چیز اسے ضرر نہیں پہنچا سکے گی۔

٢١٦٦- قَالَ يَعْقُوبُ وَقَالَ الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ قَالَ أَمَا لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ *

٢١٦٦۔ یعقوب، قعقاع بن حکیم، ذکوان ابو صالح۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا، یارسول اللہ رات مجھ کو بچھو نے کاٹ لیا، اور بہت تکلیف ہوئی، آپؐ نے فرمایا، اگر تم شام کو اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق پڑھ لیتے، تو بچھو نہیں ضرر پہنچاتا۔

٢١٦٧- وَحَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ يَعْقُوبَ أَنَّهُ ذَكَرَ لَهُ أَنَّ أَبَا صَالِحٍ مَوْلَى غَطَفَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَدَغَتْنِي عَقْرَبٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ *

٢١٦٧۔ عیسیٰ بن حماد، لیث، یزید بن ابی حبیب، جعفر، یعقوب، ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بچھو نے کاٹ لیا، اور ابن وہب کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

(٣٥٠) بَاب مَا يَقُولُ عِنْدَ النَّوْمِ *

باب (۳۵۰) سوتے وقت دعا۔

٢١٦٨- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ وَاجْعَلْهُنَّ مِنْ آخِرِ كَلَامِكَ فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ وَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَرَدَّدْتُهُنَّ

٢١٦٨۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور سعد بن عبادہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب تم خوابگاہ میں جانے کا ارادہ کرو، تو نماز کی طرح وضو کر کے دائیں کروٹ پر لیٹ کر پڑھو (ترجمہ) الہ العالمین میں نے اپنا منہ تیرے لئے رکھ دیا اور اپنا کام تیرے سپرد کر دیا اور تجھ پر تیرے ثواب کی خاطر اور تیرے عذاب کے ڈر سے بھروسا کیا، تیرے علاوہ اور کوئی ٹھکانا اور جائے پناہ نہیں، ایمان لایا میں تیری کتاب پر جو تو نے نازل کی اور تیرے نبی پر جس کو تو نے بھیجا۔ اور اخیر بات یہی دعا ہو، اب اگر تم اس رات میں مر جاؤ گے، تو اسلام پر مرو گے، براء کہتے ہیں کہ میں نے ان کلمات کو یاد کرنے کے لئے دوبارہ پڑھا، تو "نبیک" کے بجائے

لِأَسْتَذْكِرَهُنَّ فَقُلْتُ آمَنْتُ بِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ قُلْ آمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ *

"برسولک" کہا، آپؐ نے فرمایا "نبیک" کہو۔

(فائدہ) دعا میں وہی کلمات کہنا چاہیے جو کہ مروی ہوں اور چونکہ بذریعہ وحی اس دعا کا آپ کو علم ہوا، تو آپؐ نے معمولی سا تبدل بھی اس میں مناسب نہیں فرمایا، واللہ اعلم۔

٢١٦٩ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنًا عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ مَنْصُورًا أَتَمُّ حَدِيثًا وَزَادَ فِي حَدِيثِ حُصَيْنٍ وَإِنْ أَصْبَحَ أَصَابَ خَيْرًا *

۲۱۶۹۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، عبداللہ بن ادریس، حصین، سعد بن عبیدہ، حضرت براء بن عازب، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت مروی ہے، باقی منصور کی مندرجہ بالا روایت مفصل ہے اور حصین کی روایت میں صرف اتنی زیادتی ہے۔ کہ آپؐ نے فرمایا، اگر تو صبح کرے گا تو خیر حاصل ہو گی۔

٢١٧٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مَاتَ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ مِنَ اللَّيْلِ *

۲۱۷۰۔ محمد بن مثنیٰ، ابوداؤد، شعبہ، (دوسری سند) ابن بشار، عبدالرحمٰن، ابوداؤد، شعبہ، عمرو بن مرہ، سعد بن عبیدہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ رات کو جب خواب گاہ میں جائے تو یہ دعا پڑھے، اللّٰھم اسلمت نفسی الیك، ووجهت وجهی الیك والجأت ظهری الیك وفوضت امری الیك رغبة و رهبة الیك لا ملجأ ولا منجأ منك الا الیك، امنت بکتابك الذی انزلت و برسولك الذی ارسلت، اب اگر اسی شب میں انتقال ہو جائے گا، تو فطرت اسلام پر ہو گا، ابن بشار نے اپنی روایت میں رات کا ذکر نہیں کیا۔

٢١٧١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ يَا فُلَانُ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَبِنَبِيِّكَ

۲۱۷۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوالاحوص، ابواسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا، اے فلاں، جس وقت بستر پر جایا کرو، تو یہ دعا پڑھو، اس روایت میں "برسولك" کے بجائے "نبیبك" ہے، اور آخر میں اتنا زیادہ ہے، اگر صبح کرو گے

الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا *

تو خیر پاؤ گے۔

۲۱۷۲- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا *

۲۱۷۲۔ ابن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو اسحاق حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا اور حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ نہیں ہے کہ اگر صبح کرو گے، تو خیر پاؤ گے۔

۲۱۷۳- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَبِاسْمِكَ أَمُوتُ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ *

۲۱۷۳۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عبد اللہ بن ابی السفر، ابو بکر بن موسیٰ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اپنے بستر پر تشریف لے جاتے، تو فرماتے "اللھم باسمک احیا، وباسمک اموت، اور جب بیدار ہوتے، تو یہ فرماتے "الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور"۔

۲۱۷۴- حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ اللَّهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَإِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَسَمِعْتَ هَذَا مِنْ عُمَرَ فَقَالَ مِنْ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ *

۲۱۷۴۔ عقبہ بن مکرم، ابو بکر بن نافع، غندر، شعبہ، خالد، عبد اللہ بن حارث، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ جب بستر پر جایا کرو، تو یہ پڑھا کرو (ترجمہ) الہ العالمین تو نے میری جان کو پیدا کیا۔ اور تو ہی موت دے گا، اور تیرے ہی لئے جینا اور مرنا ہے، اگر تو اس کو جلا دے، تو اپنی حفاظت میں رکھ اور اگر اسے موت دے، تو اس کی مغفرت فرما، الٰہی تجھ سے عافیت چاہتا ہوں، ایک شخص نے ان سے کہا کہ تم نے یہ دعا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنی، انہوں نے کہا، اس سے سنی جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر تھے، یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابن نافع نے اپنی روایت میں عن عبد اللہ بن الحارث کہا ہے، سمعت کا لفظ نہیں کہا۔

۲۱۷۵- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ كَانَ أَبُو صَالِحٍ يَأْمُرُنَا

۲۱۷۵۔ زہیر بن حرب، جریر، سہیل بیان کرتے ہیں کہ ابو صالح ہمیں حکم دیا کرتے، کہ جب ہم میں سے کوئی سونے کا

إِذَا أَرَادَ أَحَدُنَا أَنْ يَنَامَ أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ وَكَانَ يَرْوِي ذَلِكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

ارادہ کرے، تو داہنی کروٹ پر لیٹ کر یہ دعا پڑھے (ترجمہ) الٰہی مالک آسمانوں کے اور مالک زمین کے، اور مالک بڑے عرش کے اور مالک ہمارے اور مالک ہر چیز کے، دانے اور گٹھلی کو چیرنے والے، تورات، انجیل اور قرآن کے نازل کرنے والے، میں تیری ہر ایک چیز کے شر سے جس کی پیشانی تیرے قبضہ میں ہے، پناہ مانگتا ہوں، تو اول ہے، تجھ سے پہلے کوئی نہیں، تو ہی آخر ہے، تیرے بعد کوئی نہیں، تو ظاہر ہے، تیرے اوپر کوئی شئ نہیں۔ تو باطن ہے تجھ سے پرے کوئی شئ نہیں، ہم سے قرض ادا کرا دے، اور محتاجی دور کر کے ہمیں غنی کر دے، ابو صالح اس دعا کو بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

٢١٧٦- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا أَخَذْنَا مَضْجَعَنَا أَنْ نَقُولَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَقَالَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا *

۲۱۷۶۔ عبدالحمید بن بیان واسطی، خالد، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جریر کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ میں تیری ہر ایک جانور کے شر سے پناہ مانگتا ہوں، جس کی پیشانی تو تھامے ہوئے ہے۔ (یعنی تو اس کا مالک ہے)۔

(فائدہ) حدیث نمبر ۲۱۷۵ میں جو آخر کا لفظ ہے، ابو بکر باقلانی فرماتے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ جیسا اللہ العالمین ازل میں اپنی صفات علم و قدرت کے ساتھ تھا، اسی طرح ہمیشہ رہے گا۔

٢١٧٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَتْ فَاطِمَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا قُولِي اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ *

۲۱۷۷۔ ابو کریب محمد بن العلاء، ابو اسامہ، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب ابن ابی عبیدہ، بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک خادم کا سوال کرنے کو آئی آپؐ نے انہیں دعا مذکورہ پڑھنے کا حکم دیا، بقیہ روایت سہیل عن ابیہ کی طرح ہے۔

٢١٧٨- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى

۲۱۷۸۔ اسحاق بن موسیٰ الانصاری، انس بن عیاض، عبید اللہ،

الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَأْخُذْ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ فَلْيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهُ وَلْيُسَمِّ اللَّهَ فَإِنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا خَلَفَهُ بَعْدَهُ عَلَى فِرَاشِهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَضْطَجِعَ فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ وَلْيَقُلْ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبِّي بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ *

سعید بن ابی سعید مقبری، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جب کوئی بستر پر جانا چاہے تو تہ بند کا کنارہ پکڑ کر بسم اللہ کہہ کے بستر کو اس سے جھاڑے، کیونکہ معلوم نہیں ہے اس کے بعد بستر پر کون (جانور) اس کا جانشین ہو گیا ہے، اس کے بعد جب لیٹنا چاہے تو دائیں کروٹ پر لیٹ کر یہ دعا پڑھے (ترجمہ) پاک ہے تو اے پروردگار تیرا نام لے کر میں زمین پر کروٹ رکھتا ہوں اور تیرے ہی نام سے اٹھاؤں گا، اگر تو میری جان روک لے تو اس کی مغفرت فرما، اور اگر چھوڑ دے تو اس کی حفاظت فرما، جس سے اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔

٢١٧٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ثُمَّ لْيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي فَإِنْ أَحْيَيْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا *

۲۱۷۹۔ ابوکریب، عبدہ، حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں، باسمك ربی وضعت جنبی فان احییت نفسی فارحمها۔

٢١٨٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ *

۲۱۸۰۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر تشریف لے جاتے تو فرماتے (ترجمہ) تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور کافی ہوا ہمارے لئے اور ہمیں ٹھکانا دیا، کتنے لوگ ایسے ہیں کہ جن کے لئے نہ کوئی کافی ہے اور نہ کوئی ٹھکانہ ہے۔

(٣٥١) بَاب فِي الْأَدْعِيَةِ *

باب (۳۵۱) دعاؤں کا بیان۔

٢١٨١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِ اللَّهَ قَالَتْ كَانَ يَقُولُ

۲۱۸۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، ہلال، فروہ بن نوفل اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا دعا کرتے تھے، فرمایا یہ دعا کرتے تھے، اللّٰھم انی اعوذ بك الخ یعنی اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس کام کی برائی سے

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ *

جو میں نے کیا ہے اور جو میں نے نہیں کیا۔

٢١٨٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ دُعَاءٍ كَانَ يَدْعُو بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ *

٢١٨٢۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، عبداللہ بن ادریس، حصین، ہلال، فروہ بن نوفل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے کیا دعا کرتے تھے؟ فرمایا یہ دعا کرتے تھے، اللّٰهم انی اعوذ بك من شر ما عملت وشر ما لم اعمل۔

٢١٨٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ *

٢١٨٣۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، ابن عدی۔
(دوسری سند) محمد بن عمرو بن جبلہ، محمد بن جعفر، شعبہ، حصین اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی محمد بن جعفر کی روایت میں "ومن شر مالم اعمل" کے لفظ ہیں (ترجمہ ایک ہی ہے)

٢١٨٤- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ فَرْوَةَ ابْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ *

٢١٨٤۔ عبداللہ بن ہاشم، وکیع، اوزاعی، عبدہ بن ابی لبابہ، ہلال بن یساف، فروہ بن نوفل حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے اللّٰهم انی اعوذ بك من شرّ ما عملت و شرّ مالم اعمل۔

٢١٨٥- حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنِي ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِي أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا

٢١٨٥۔ حجاج بن الشاعر، ابو معمر، عبدالوارث، حسین، ابن بریدہ، یحییٰ بن یعمر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ میں تیرا فرمانبردار ہو گیا، تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع کیا اور تیری مدد سے دشمنوں سے لڑا، اے میرے مالک میں تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں (تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے) اس بات سے کہ تو مجھے بے راہ کردے تو ہی حی لایموت ہے اور جن وانس سب مر

يَمُوتُ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ *

جائیں گے۔

٢١٨٦- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ وَأَسْحَرَ يَقُولُ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللَّهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَأَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ *

۲۱۸۶۔ ابو الطاہر، عبداللہ بن وہب، سلیمان بن بلال، سہیل بن ابی صالح، ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں صبح ہوتی تو فرماتے سننے والے نے اللہ کی حمد اور اس کی حسن بلاء کو سن لیا، اے ہمارے پروردگار، ہمارے ساتھ رہ اور ہم پر فضل فرما، میں اللہ تعالیٰ سے نار جہنم سے پناہ مانگتا ہوں۔

٢١٨٧- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي وَخَطَئِي وَعَمْدِي وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ *

۲۱۸۷۔ عبید اللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، ابواسحاق، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے، اے اللہ میری چوک اور میری نادانی کی مغفرت فرما، اور میری اس زیادتی کو جو مجھے اپنے حال میں ہوئی اور اس چیز کو بخش دے جسے تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے، الٰہی میرے ارادہ کے گناہ اور ہنسی کے گناہ اور میری بھول چوک اور قصد کو معاف فرما، اور یہ سب میری جانب سے ہے اے میرے مالک میرے اگلے اور پچھلے اور پوشیدہ اور ظاہر گناہ معاف فرما جن کو تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے تو ہی مقدم اور مؤخر ہے اور ہر ایک چیز پر قادر ہے۔

٢١٨٨- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۱۸۸۔ محمد بن بشار، عبدالملک بن الصباح، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

٢١٨٩- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنٍ عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ الْقُطَعِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونِ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي

۲۱۸۹۔ ابراہیم بن دینار، ابو قطن، عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ، قدامہ بن موسیٰ، ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے الہ العالمین میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا محافظ اور نگہبان ہے اور میری دنیا کو درست کر دے جس میں میری روزی اور زندگی ہے اور میری آخرت

هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ *

کو سنوار دے جس میں میری بازگشت ہے اور زندگی کو میرے لئے ہر ایک خیر میں زیادتی کا سبب بنادے اور موت کو میرے لئے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب کر دے۔

٢١٩٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتُّقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى *

۲۱۹۰۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق، ابوالاحوص، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے، اللّٰھم انی اسئلك الھدی والتقی والعفاف والغنی۔

٢١٩١- وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ الْمُثَنَّى قَالَ فِي رِوَايَتِهِ وَالْعِفَّةَ *

۲۱۹۱۔ ابن مثنیٰ، ابن بشار، عبدالرحمٰن، سفیان، ابواسحاق سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی ابن مثنیٰ کے علاوہ سب نے والعفاف کے بجائے والعفۃ کہا ہے۔

٢١٩٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ وَعَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَرْقَمَ قَالَ لَا أَقُولُ لَكُمْ إِلَّا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا *

۲۱۹۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابومعاویہ، عاصم، عبداللہ بن حارث، ابوعثمان نہدی، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں تم سے وہی بیان کروں گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے (ترجمہ) الٰہ العالمین میں عاجزی اور سستی اور نامردی اور بخیلی اور بڑھاپے اور عذاب قبر سے تیری پناہ کا طالب ہوں، الٰہ العالمین میرے نفس کو متقی بنادے اور اسے پاک کر دے تو ہی اس کا بہترین پاک کرنے والا ہے تو ہی اس کا آقا اور مولا ہے، اے اللہ میں اس علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو فائدہ نہ دے اور اس دل سے جو تجھ سے نہ ڈرے، اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔

٢١٩٣- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۲۱۹۳۔ قتیبہ بن سعید، عبدالواحد بن زیاد، حسن بن عبیداللہ،

الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ النَّخَعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَى قَالَ أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ الْحَسَنُ فَحَدَّثَنِي الزُّبَيْدُ أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي هَذَا لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ *

ابراہیم بن سوید، عبدالرحمٰن بن یزید، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب شام ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہم نے شام کی اور خدا کے ملک نے شام کی، تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، زبید نے ابراہیم سے اس جگہ یہ کلمات نقل کئے ہیں لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیٔ قدیر، الٰہی میں تجھ سے اس رات کی بہتری مانگتا ہوں اور اس رات کے بعد کی اور اس رات کی برائی اور اس کے بعد والی رات کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں، الٰہی میں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اے اللہ میں تجھ سے جہنم اور عذاب قبر سے پناہ مانگتا ہوں۔

٢١٩٤ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَى قَالَ أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ أُرَاهُ قَالَ فِيهِنَّ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ *

۲۱۹۴۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، حسن بن عبداللہ، ابراہیم بن سوید، عبدالرحمٰن بن یزید، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب شام ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے امسینا و امسی الملك للّٰہ لا الہ الا اللّٰہ وحدہٗ لاشریك لہ، لہٗ الملك ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر، رب اسئلك خیر ما فی ھذہ اللّیلة و خیر ما بعدھا، واعوذ بك من شرما فی ھذہ اللیلة و شرّ ما بعدھا رب اعوذ بك من الکسل وسوء الکبر رب اعوذ بك من عذاب فی النار و عذاب فی القبر اور جب صبح ہوتی تو یہ دعا پڑھتے اور امسینا کے بجائے "اصبحنا واصبح الملك للّٰہ" فرماتے تھے (ترجمہ اوپر بیان ہو چکا)۔

٢١٩٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

۲۱۹۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ حسین بن علی، زائدہ، حسن بن عبید اللہ، ابراہیم بن سوید، عبدالرحمٰن بن یزید، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے

يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَى قَالَ أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ وَزَادَنِي فِيهِ زُبَيْدٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ *

بیان کیا کہ جب شام ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے امسینا وامسی الملك لله، والحمد لله، لآ اله الا الله وحدهٗ لاشریك لهٗ اللّٰهم انّی اسئلك من خیر هذه اللّیلة و خیر ما فیها، واعوذ بك من شرها و شرّ ما فیها، اللّٰهم انّی اعوذ بك من الکسل والهرم وسوء الکبر و فتنة الدّنیا وعذاب القبر، حسن بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ مجھے زبید نے بواسطہ ابراہیم بن سوید عن عبدالرحمٰن بن زید، حضرت عبداللہ سے مرفوعاً اتنی زیادتی اور بیان کی ہے لآ اله الا الله وحدهٗ لا شریك لهٗ لهٗ الملك وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر۔

٢١٩٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَعَزَّ جُنْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ *

۲۱۹۶۔ قتیبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللہ وحدہٗ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اس نے اپنے لشکر کو عزت دی اور اپنے بندہ کی مدد کی، اس نے تنہا کافروں کو مغلوب کیا اس کے بعد کوئی شئ نہیں ہے۔

٢١٩٧- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي وَاذْكُرْ بِالْهُدَى هِدَايَتَكَ الطَّرِيقَ وَالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ *

۲۱۹۷۔ ابوکریب، ابن ادریس، عاصم بن کلیب، ابوبردہ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، اللّٰهم اهدنی و سددنی پڑھا کرو، اور "اہدنی" کہنے کے وقت راستہ کی ہدایت کا خیال اور "سددنی" کہنے کے وقت تیر کی راستگی کا خیال کرو۔

٢١٩٨- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالسَّدَادَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ *

۲۱۹۸۔ ابن نمیر، عبداللہ بن ادریس، عاصم بن کلیب، سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی اس میں "اللّٰهم انی اسئلك الهدی والسداد" کے الفاظ ہیں۔

(۳۵۲) بَاب التَّسْبِيحِ أَوَّلَ النَّهَارِ وَعِنْدَ النَّوْمِ *

باب (۳۵۲) علی الصباح اور سوتے وقت تسبیح پڑھنا۔

۲۱۹۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ فَقَالَ مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ *

۲۱۹۹۔ قتیبہ، عمرو ناقد، ابن ابی عمر، سفیان، محمد بن عبدالرحمٰن، کریب، ابن عباسؓ، حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد تڑکے ہی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے باہر تشریف لے گئے، میں اپنی مسجد میں بیٹھی رہی، دن چڑھے آپ تشریف لائے تب بھی میں اپنی مسجد میں بیٹھی تھی، آپؐ نے فرمایا جس وقت سے میں چھوڑ کر گیا ہوں اس وقت سے اب تک تم اسی حالت میں بیٹھی ہو، میں نے عرض کیا، جی ہاں، آپؐ نے فرمایا میں نے تمہارے بعد چار کلمات تین مرتبہ کہے تم نے شروع دن سے اس وقت تک جو کچھ پڑھا ہے اگر ان کلمات کو اس پڑھے ہوئے میں تولا جائے تو ان کلمات کا پلہ جھک جائے گا، سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ و رضا نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ۔

۲۲۰۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي رِشْدِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ قَالَتْ مَرَّ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الْغَدَاةِ أَوْ بَعْدَ مَا صَلَّى الْغَدَاةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ*

۲۲۰۰۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، اسحاق، محمد بن بشر، مسعر، محمد بن عبدالرحمٰن، ابو رشدین، ابن عباس، حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے بقیہ روایت حسب سابق ہے، باقی اس میں دعاء اس طرح مروی ہے، سبحان اللہ عدد خلقہ، سبحان اللہ رضا نفسہ سبحان اللہ زنۃ عرشہ سبحان اللہ مداد کلماتہ۔

۲۲۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ

۲۲۰۱۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، ابن ابی لیلیٰ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ چکی پینے کی وجہ سے حضرت فاطمہ زہراؓ کے ہاتھ میں نشان پڑ گئے

أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ اشْتَكَتْ مَا تَلْقَى مِنَ الرَّحَى فِي يَدِهَا وَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ وَلَقِيَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيءِ فَاطِمَةَ إِلَيْهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُومُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَكَانِكُمَا فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهِ عَلَى صَدْرِي ثُمَّ قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا أَنْ تُكَبِّرَا اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَتُسَبِّحَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ *

تھے اور اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ قیدی بھی آئے ہوئے تھے، حضرت فاطمہؓ آئیں مگر حضورؐ نہیں ملے حضرت عائشہؓ سے مل کر واقعہ بیان کر دیا جب حضورؐ تشریف لائے، حضرت عائشہؓ نے حضرت فاطمہؓ کے آنے کی اطلاع دی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم بستروں پر پہنچ چکے تھے، ہم کھڑے ہونے لگے آپؐ نے فرمایا اپنی جگہ ہی پر رہو، یہ فرما کر آپؐ ہمارے درمیان آکر بیٹھ گئے، حضورؐ کے قدموں کی خنکی مجھے اپنے سینہ پر محسوس ہونے لگی، پھر فرمایا، میں تمہیں اس چیز سے بہتر جس کی تم نے درخواست کی تھی سکھاتا ہوں جب تم دونوں اپنی خواب گاہ میں جاؤ تو ۳۴ بار اللہ اکبر اور ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کرو، یہ تمہارے لئے ایک خادم سے بہتر ہے۔

۲۲۰۲- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ مُعَاذٍ أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا مِنَ اللَّيْلِ *

۲۲۰۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع۔
(دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد۔
(تیسری سند) ابن مثنیٰ ابن ابی عدی، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی معاذ کی روایت میں مضجعکما کالفظ ہے۔

۲۲۰۳- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ عَلِيٌّ مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى

۲۲۰۳۔ زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، عبید اللہ بن ابی یزید، مجاہد، ابن ابی لیلیٰ، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، (دوسری سند) محمد بن عبداللہ بن نمیر، عبید بن یعیش، عبداللہ بن نمیر، عبدالملک، عطاء، مجاہد، ابن ابی لیلیٰ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم عن ابن ابی لیلیٰ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے باقی اتنی زیادتی ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا کبھی اس کا پڑھنا ترک نہیں کیا، ان سے دریافت کیا گیا نہ صفین کی رات میں، فرمایا اور نہ صفین کی رات میں اور عطاء کی روایت میں بواسطہ مجاہد، ابن

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ قَالَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ وَفِي حَدِيثِ عَطَاءٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قُلْتُ لَهُ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ *

ابی لیلیٰ کا قول مروی ہے کہ میں نے دریافت کیا۔

۲۲۰٤- حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا وَشَكَتِ الْعَمَلَ فَقَالَ مَا أَلْفَيْتِيهِ عِنْدَنَا قَالَ أَلَا أَدُلُّكِ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْ خَادِمٍ تُسَبِّحِينَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدِينَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرِينَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ حِينَ تَأْخُذِينَ مَضْجَعَكِ *

۲۲۰۴۔ امیہ بن بسطام عیشی، یزید، روح، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک خادم مانگنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کام کاج کی شکایت کی، آپؐ نے فرمایا، خادم تو تمہیں ہمارے پاس نہیں ملے گا باقی میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں جو خادم سے تمہارے لئے بہتر ہے، ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ، اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر خواب گاہ میں جانے کے وقت پڑھ لیا کرو۔

۲۲۰٥- وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۲۰۵۔ احمد بن سعید، حبان، وہیب، سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

(۳٥۳) بَاب اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ عِنْدَ صِيَاحِ الدِّيكِ*

باب (۳۵۳) مرغ کے اذان دینے کے وقت دعا کا استحباب۔

۲۲۰٦- حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا*

۲۲۰۶۔ قتیبہ بن سعید، لیث، جعفر بن ربیعہ، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مرغ کی اذان سنو تو اللہ سے اس کے فضل کی درخواست کرو کیونکہ وہ اس وقت فرشتہ کو دیکھتا ہے اور گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے خدا کی پناہ مانگو کیونکہ وہ اس وقت شیطان کو دیکھتا ہے۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں اس وقت دعا مانگنے کا مطلب یہ ہے کہ فرشتے آمین کہیں، اور تضرع واخلاص کی گواہی دیں، نیز معلوم ہوا کہ صالحین کے حضور میں دعا مستحب ہے۔ (نووی جلد ۳)

(۳٥٤) بَاب دُعَاءِ الْكَرْبِ *

باب (۳۵۴) مصیبت کے وقت دعا۔

۲۲۰۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ

۲۲۰۷۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، عبید اللہ بن سعید، معاذ بن

وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ *

ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، ابو العالیہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مصیبت کے وقت فرمایا کرتے تھے، کوئی معبود نہیں، مگر اللہ بزرگ بردبار، کوئی معبود نہیں، مگر اللہ، جو عرش عظیم کا رب ہے کوئی معبود نہیں مگر اللہ جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عرش کریم کا مالک ہے۔

۲۲۰۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَحَدِيثُ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ أَتَمُّ *

۲۲۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی معاذ بن ہشام کی روایت کامل ہے۔

۲۲۰۹- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيَّ حَدَّثَهُمْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهِنَّ وَيَقُولُهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ *

۲۲۰۹۔ عبد بن حمید، محمد بن بشر، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، ابو العالیہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ان الفاظ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کیا کرتے تھے اور مصیبت کے وقت انہیں کہا کرتے تھے، بقیہ روایت معاذ بن ہشام عن ابیہ کی روایت کی طرح ہے، باقی اس میں رب السموات والارض ہے۔

۲۲۱۰- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ قَالَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ وَزَادَ مَعَهُنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ *

۲۲۱۰۔ محمد بن حاتم، بہز، حماد بن سلمہ، یوسف بن عبید اللہ، ابو العالیہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی بڑا کام پیش آتا تو یہی دعا پڑھا کرتے، اور بقیہ روایت معاذ عن ابیہ کی روایت کی طرح ہے، مگر اس میں لاالہ الاانت رب العرش الکریم زائد ہے۔

(۳۵۵) بَاب فَضْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ *

باب (۳۵۵) "سبحان اللہ وبحمدہ" کی فضیلت۔

۲۲۱۱- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَسْرِيِّ عَنِ ابْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۲۱۱۔ زہیر بن حرب، حبان بن ہلال، وہیب، سعید جریری، ابو عبداللہ، ابن الصامت، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، کون سا کلام سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ نے

وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْكَلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَى اللَّهُ لِمَلَائِكَتِهِ أَوْ لِعِبَادِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ *

اپنے فرشتوں یا بندوں کے لئے منتخب کیا ہے، یعنی سبحان اللہ وبحمدہ۔

٢٢١٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَسْرِيِّ مِنْ عَنَزَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ *

٢٢١٢۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن ابی بکیر، شعبہ، جریری ابو عبداللہ جسری، عنزہ، حضرت عبداللہ بن الصامت حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا میں تمہیں ایسا کلام نہ بتاؤں، جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پیارا ہے، میں نے عرض کیا یارسول اللہ ایسا کلام (ضرور) بتایئے، جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ فرمایا، خدا تعالیٰ کو سب سے زیادہ پیارا کلام سبحان اللہ وبحمدہ ہے۔

(٣٥٦) بَاب فَضْلِ الدُّعَاءِ لِلْمُسْلِمِينَ بِظَهْرِ الْغَيْبِ *

باب (٣٥٦) مسلمانوں کیلئے پس پشت دعا کرنے کی فضیلت۔

٢٢١٣- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ الْوَكِيعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَرِيزٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ *

٢٢١٣۔ احمد بن عمر بن حفص، محمد بن فضیل، بواسطہ اپنے والد، طلحہ بن عبید اللہ، ام الدردا رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابوالدردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان بندہ ایسا نہیں ہے جو اپنے بھائی کے لئے پس پشت دعا کرے، مگر فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی اتنا ہی ہو۔

(فائدہ) کیونکہ یہ اخلاص کی دلیل ہے، اور اخلاص کا ثواب بے حد ہے، سلف صالحین کا یہی معمول تھا، اوّلا تو وہ مسلمان بھائیوں کے لئے دعا کرتے اور پھر اپنے نفس کے لئے (نووی جلد ٣)۔

٢٢١٤- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنِ كَرِيزٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ حَدَّثَنِي سَيِّدِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ دَعَا لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ *

٢٢١٤۔ اسحاق بن ابراہیم، نضر بن شمیل، موسیٰ بن مروان، طلحہ بن عبید اللہ، ام الدرداء، حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے بھائی کے لئے اس کی پس پشت دعا کرتا ہے، تو مؤکل فرشتہ آمین کہتا ہے، اور کہتا ہے ایسی ہی تیرے لئے بھی۔

٢٢١٥- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي

٢٢١٥۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، عبدالملک بن ابی سلیمان، ابوالزبیر، صفوان بن عبداللہ سے روایت ہے اور ان

سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ صَفْوَانَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ وَكَانَتْ تَحْتَهُ الدَّرْدَاءُ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَأَتَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فِي مَنْزِلِهِ فَلَمْ أَجِدْهُ وَوَجَدْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ فَقَالَتْ أَتُرِيدُ الْحَجَّ الْعَامَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا بِخَيْرٍ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ قَالَ فَخَرَجْتُ إِلَى السُّوقِ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لِي مِثْلَ ذَلِكَ يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

کے نکاح میں ام الدرداء تھیں، بیان کرتے ہیں کہ میں ملک شام گیا، تو حضرت ابوالدرداء کے پاس ان کے مکان پر بھی گیا، مگر ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجود نہ تھے۔ ام الدرداء مل گئیں کہنے لگیں کیا اس سال حج کا ارادہ کیا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں بولیں تو ہمارے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے خیر کی دعا مانگنا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مسلمان آدمی کی دعا اپنے بھائی کے لئے اس کے پس پشت قبول ہوتی ہے، جب مسلمان اپنے بھائی کے لئے دعائے خیر کرتا ہے، تو وہ مئوکل فرشتہ جو اس کے سر کے پاس کھڑا ہوتا ہے، آمین کہتا ہے۔ اور کہتا ہے تیرے لئے بھی اتنا ہی ہے، میں وہاں سے بازار کو چل دیا تو ابوالدرداء سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بھی حضورؐ سے یہی بیان کیا۔

۲۲۱۶- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ *

۲۲۱۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، عبدالملک بن سلیمان سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

(۳۵۷) بَاب اِسْتِحْبَابِ حَمْدِ اللهِ تَعَالَي بَعْدَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ *

باب (۳۵۷) کھانے پینے کے بعد شکر الٰہی کا استحباب۔

۲۲۱۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا *

۲۲۱۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابواسامہ، محمد بن بشر، زکریا بن ابی زائدہ، سعید بن ابی بردہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ اپنے بندہ سے راضی ہوتا ہے جب وہ کھانا کھا کر اس کا شکر کرے، یا پی کر اس کا شکر کرے۔

۲۲۱۸- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۲۱۸۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن یوسف، زکریا سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

(۳۵۸) بَاب بَيَانِ أَنَّهُ يُسْتَجَابُ لِلدَّاعِي مَا لَمْ يَعْجَلْ *

باب (۳۵۸) جب تک کہ جلدی میں اظہار شکایت نہ کرے دعا قبول ہوتی ہے۔

۲۲۱۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ فَلَا أَوْ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي *

۲۲۱۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، ابو عبید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول ہوتی ہے، بشرطیکہ جلدی کر کے یوں نہ کہے، میں نے دعا کی پر قبول نہ ہوئی۔

۲۲۲۰- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ لَيْثٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَكَانَ مِنَ الْقُرَّاءِ وَأَهْلِ الْفِقْهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ رَبِّي فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِي *

۲۲۲۰۔ عبدالملک بن شعیب بن لیث، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، ابو عبید فقیہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ جلدی کر کے یوں نہ کہے کہ میں نے اپنے پروردگار سے دعا کی تھی، مگر اس نے قبول نہیں فرمائی(۱)۔

۲۲۲۱- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ (وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ) عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الِاسْتِعْجَالُ قَالَ يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرَ يَسْتَجِيبُ لِي فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذَلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ *

۲۲۲۱۔ ابوالطاہر، ابن وہب، معاویہ، ربیعہ بن یزید، ابوادریس خولانی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، بندہ کی دعا برابر قبول ہوتی ہے، بشرطیکہ گناہ اور قطع رحم کی دعا نہ کرے اور جلدی بھی نہ کرے، عرض کیا گیا، یارسول اللہ جلدی کرنے کا کیا مطلب، فرمایا یہ کہنے لگے، میں نے دعا کی تھی، میں نے دعا کی تھی، مگر معلوم ہوتا ہے کہ قبول نہیں ہوئی، پھر ناامید ہو جائے اور دعا چھوڑ دے۔

(۱) دعاء کے آداب یہ ہیں (۱) قبولیت کے اوقات میں دعا کرنا زیادہ بہتر ہے جیسے فرض نمازوں کے بعد، اذان کے وقت وغیرہ۔ (۲) دعاء سے پہلے وضوء کیا جائے۔ (۳) دو رکعت نماز پڑھی جائے۔ (۴) قبلہ رخ ہو کر بیٹھے۔ (۵) ہاتھوں کو اٹھایا جائے۔ (۶) پہلے اپنے گناہوں کا اقرار کر کے صدق دل سے ان پر توبہ کی جائے۔ (۷) دعاء کا آغاز حمد و ثناء اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے سے کیا جائے۔ (۸) اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ کے ساتھ دعا کی جائے۔

(۳۵۹) بَاب أَكْثَرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْفُقَرَاءُ وَأَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ النِّسَاءُ *

باب (۳۵۹) اکثر اہل جنت فقراء ہوں گے، اور دوزخ میں زیادہ عورتیں داخل ہونگی۔

۲۲۲۲- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَإِذَا أَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ إِلَّا أَصْحَابَ النَّارِ فَقَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ *

۲۲۲۲۔ ہداب بن خالد، حماد بن سلمہ، (دوسری سند) زہیر بن حرب، معاذ بن معاذ (تیسری سند) محمد بن عبدالاعلیٰ، معتمر (چوتھی سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، سلیمان تیمی۔ (پانچویں سند) ابوکامل، یزید بن زریع، تیمی ابوعثمان حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوا، تو میں نے دیکھا کہ جنت میں داخل ہونے والے عموماً مسکین ہیں اور مالداروں کو جنت میں جانے سے روک دیا گیا، مگر دوزخیوں کو دوزخ میں بھیج دینے کا حکم ہو گیا اور میں دوزخ کے دروازہ پر کھڑا ہوا، تو دیکھا اس میں داخل ہونے والی عموماً عورتیں تھیں۔

۲۲۲۳- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ *

۲۲۲۳۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، ابورجاء عطاردی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو اکثر جنتی لوگ وہی تھے جو نادار تھے اور دوزخ میں جھانک کر دیکھا تو اکثر دوزخی عورتیں تھیں۔

(فائدہ) فقراء سے آج کل کے فقراء مراد نہیں ہیں، بلکہ یہ تو دوزخ کے کیڑے ہیں، فقراء سے اصحاب صفہ اور ابوذرؓ کے نقش قدم پر چلنے والے ہی مراد ہیں۔ واللہ اعلم۔

۲۲۲٤- وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۲۲۴۔ اسحاق بن ابراہیم، ثقفی، ایوب سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۲۲٥- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ

۲۲۲۵۔ شیبان بن فروخ، ابوالاشہب، ابورجاء حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطَّلَعَ فِي النَّارِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَيُّوبَ *

اللہ علیہ وسلم نے آگ میں جھانکا، اور ایوب کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۲۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ سَمِعَ أَبَا رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ *

۲۲۲۶۔ ابوکریب، ابو اسامہ، سعید بن ابی عروبہ ابو رجار، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۲۲۷- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ كَانَ لِمُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ امْرَأَتَانِ فَجَاءَ مِنْ عِنْدِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتِ الْأُخْرَى جِئْتَ مِنْ عِنْدِ فُلَانَةَ فَقَالَ جِئْتُ مِنْ عِنْدِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَقَلَّ سَاكِنِي الْجَنَّةِ النِّسَاءُ *

۲۲۲۷۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، ابو التیاح بیان کرتے ہیں کہ مطرب بن عبداللہ کی دو بیویاں تھیں، وہ ایک کے پاس سے آئے، دوسری بولی تم فلاں کے پاس سے آئے ہو، مطرف بولے، میں تو عمران بن حصین کے پاس سے آیا ہوں۔ انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے رہنے والوں میں عورتیں بہت کم ہیں۔

۲۲۲۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ بِمَعْنَى حَدِيثِ مُعَاذٍ *

۲۲۲۸۔ محمد بن الولید، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو التیاح بیان کرتے ہیں کہ میں نے مطرف سے سناء بیان کرتے تھے کہ ان کی دو بیویاں تھیں اور معاذ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۲۲۹- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبُو زُرْعَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ *

۲۲۲۹۔ عبید اللہ بن عبدالکریم ابوزرعہ، ابن بکیر، یعقوب بن عبدالرحمٰن، موسیٰ بن عقبہ، عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا میں سے (ایک یہ بھی) تھی، الہ العالمین میں تیری نعمت کے زوال سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری عطا کردہ عافیت اور صحت کے پلٹ جانے سے، اور تیرے اچانک عذاب سے اور تیرے تمام غصہ اور غضب سے۔

۲۲۳۰- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكْتُ

۲۲۳۰۔ سعید بن منصور، سفیان، معتمر، سلیمان تیمی، ابو عثمان نہدی، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے اپنے بعد کوئی فتنہ کی چیز ایسی نہیں چھوڑی جو مردوں کے لئے

بَعْدِي فِتْنَةً هِيَ أَضَرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ *

عورتوں سے زیادہ ضرر رساں ہو۔

۲۲۳۱- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى جَمِيعًا عَنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ نُفَيْلٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِي النَّاسِ فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ *

۲۲۳۱۔ عبید اللہ بن معاذ، سوید بن سعید، محمد بن عبدالاعلیٰ، معتمر، بواسطہ اپنے والد، ابو عثمان، حضرت اسامہ بن زید اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہمار سالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، میں نے اپنے پیچھے کوئی فتنہ کی چیز ایسی نہیں چھوڑی ہے، جو مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ ضرر رساں اور نقصان دینے والی ہو۔

۲۲۳۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۲۲۳۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابو خالد، احمر۔
(دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم۔
(تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، سلیمان تیمی سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۲۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَشَّارٍ لِيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ *

۲۲۳۳۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ ابو مسلمہ، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا دنیا ہری بھری اور شیریں ہے، اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں حاکم بنانے والا ہے، تاکہ وہ دیکھ لے تم کس طرح عمل کرتے ہو، دنیا سے بچو اور عورتوں سے ڈرتے رہو، کیونکہ بنی اسرائیل کا سب سے پہلا فتنہ عورتوں سے شروع ہوا تھا(۱)۔

(فائدہ) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مشرق سے مغرب تک حاکم بنادیا، مگر اپنے برے اعمال کی وجہ سے سلطنت الٰہیہ چھین لی گئی، اب ساری دنیا میں ذلیل وخوار ہیں۔

---

(۱) یہ حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں پیش آنے والے ایک واقعے کی طرف اشارہ ہے جب بلعام نے اپنی قوم کو یہ مشورہ دیا تھا کہ تم اپنی عورتیں بنی اسرائیل کے لشکر میں بھیج دو انہوں نے اپنی عورتیں بھیج دیں تو بنی اسرائیل میں سے بعض لوگوں نے ان کے ساتھ زنا کیا جس کی وجہ سے بنی اسرائیل طاعون میں مبتلا کر دیئے گئے۔

(٣٦٠) بَاب قِصَّةِ أَصْحَابِ الْغَارِ الثَّلَاثَةِ وَالتَّوَسُّلِ بِصَالِحِ الْأَعْمَالِ *

٢٢٣٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنِي أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ أَبَا ضَمْرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَشَّوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فِي جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا صَالِحَةً لِلَّهِ فَادْعُوا اللَّهَ تَعَالَى بِهَا لَعَلَّ اللَّهَ يَفْرُجُهَا عَنْكُمْ فَقَالَ أَحَدُهُمُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَامْرَأَتِي وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا أَرَحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ فَسَقَيْتُهُمَا قَبْلَ بَنِيَّ وَأَنَّهُ نَأَى بِي ذَاتَ يَوْمٍ الشَّجَرُ فَلَمْ آتِ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْقِيَ الصِّبْيَةَ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللَّهُ مِنْهَا فُرْجَةً فَرَأَوْا مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِيَ ابْنَةُ عَمٍّ أَحْبَبْتُهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ وَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَتَعِبْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَجِئْتُهَا بِهَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ

باب (۳۶۰) اصحاب غار کا واقعہ اور اعمال صالحہ کے ساتھ توسل۔

۲۲۳۴۔ محمد بن اسحاق، انس بن عیاض، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، تین آدمی جارہے تھے، اتنے میں بارش آگئی، توسب پہاڑ کے ایک غار میں پناہ گزین ہوگئے، اتنے میں غار کے دہانہ پر پتھر کی ایک چٹان آگری، اور یہ لوگ بند ہوگئے، آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے، دیکھو جو نیک اعمال تم نے خدا کے لئے کئے ہوں، ان کا واسطہ پکڑ کر اللہ سے دعا کرو، شاید خدا دروازہ کھولدے، ایک شخص بولا، الٰہی میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور میری بیوی بھی تھی اور چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے، میں مویشی چرایا کرتا تھا اور شام کو جانور واپس لاکر دودھ دھو کر اپنے بچوں سے بھی پہلے والدین کو پلاتا، ایک دن مجھے درختوں نے دور ڈال دیا، رات کو گھر آیا، تو والدین سوچکے تھے، حسب معمول میں دودھ دھو کر پیالہ بھر کر ان کے سرہانے کھڑا ہو گیا، نیند سے انہیں بیدار کرنا مناسب نہیں سمجھا اور ان سے پہلے بچوں کو پلانا بھی ٹھیک نہیں تھا، بچے میرے قدموں میں چیخ رہے تھے، میری اور میرے والدین کی یہ حالت صبح تک رہی، یہاں تک کہ فجر طلوع ہوگئی، الہ العالمین اگر تیرے علم میں میرا یہ فعل محض تیری رضاجوئی کے لئے تھا، تو ہمارے لئے کشائش پیدا کردے، کہ ہمیں آسمان نظر آجائے، فوراً اللہ تعالیٰ نے اتنی کشائش پیدا کردی کہ انہیں آسمان نظر آنے لگا، دوسرا بولا الٰہی میرے ایک چچا کی بیٹی تھی، مجھے اس سے اتنا عشق تھا، جتنا کہ مردوں کو عورتوں سے ہونا چاہیے، میں نے اس سے وصل کی درخواست کی، مگر اس نے انکار کردیا، اور سو دینار لینے کی شرط لگائی، میں نے بڑی کوشش کے ساتھ سو دینار جمع کئے اور لے کر اس کے پاس پہنچا، جب اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھا، تو اس

رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ عَنْهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً فَفَرَجَ لَهُمْ وَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَقَهُ فَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرِعَاءَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَظْلِمْنِي حَقِّي قُلْتُ اذْهَبْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرِعَائِهَا فَخُذْهَا فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ خُذْ ذَلِكَ الْبَقَرَ وَرِعَاءَهَا فَأَخَذَهُ فَذَهَبَ بِهِ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللَّهُ مَا بَقِيَ *

نے کہا، بندۂ خدا خدا سے ڈر اور ناجائز طور پر مہر کو نہ کھول، میں یہ سنتے ہی فوراً اٹھ کھڑا ہوا، الہٰی اگر تیرے علم میں میرا یہ فعل تیری رضا کے لئے تھا، تو ہمارے لئے کچھ کشائش پیدا کر، خدا نے ان کے لئے کسی قدر کشائش پیدا کر دی تیسرے نے کہا الہ العالمین میں نے ایک فرق (پیانہ) چاول کی اجرت پر ایک مزدور رکھا تھا، جب وہ اپنا کام کر چکا، تو مجھ سے کہنے لگا، میرا حق دو، میں نے فرق مقررہ اسے دیا، مگر وہ منہ پھیر کر چلدیا، میں ان چاولوں سے کاشت کرتا رہا حتیٰ کہ میں نے اسی مال سے گائے، بیل چرواہے جمع کر لئے، پھر وہ مزدور میرے پاس آیا، اور بولا اللہ سے ڈرو اور میرا حق مت دبا، میں نے کہا، جا کر وہ بیل اور چرواہے لے لے، وہ بولا خدا سے ڈر اور مجھ سے مذاق نہ کر، میں نے کہا، میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا، تو وہ بیل اور چرواہے لے لے، چنانچہ وہ لے کر چلدیا، الہٰی اگر تیرے علم میں میرا یہ فعل تیری رضاجوئی کے لئے تھا، تو ہمارے لئے باقیماندہ حصہ کو کھول دے، اللہ نے باقیماندہ حصہ کو بھی کھول دیا۔

٢٢٣٥- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْبَجَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَرَقَبَةُ بْنُ مَسْقَلَةَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنُونَ ابْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي ضَمْرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَزَادُوا فِي حَدِيثِهِمْ وَخَرَجُوا يَمْشُونَ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ يَتَمَاشَوْنَ

۲۲۳۵۔ اسحاق بن منصور، عبد بن حمید، ابوعاصم، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ۔

(دوسری سند) سوید بن سعید، علی بن مسہر، عبید اللہ۔

(تیسری سند) ابوکریب، محمد بن طریف بجلی، ابن فضیل، بواسطہ اپنے والد اور رقبہ بن مسقلہ۔

(چوتھی سند) زہیر بن حرب، حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب، بواسطہ اپنے والد، صالح بن کیسان، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حمزہ عن موسیٰ بن عقبہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، صرف اتنی زیادتی ہے کہ وہ غار سے نکل کر چل دیئے، اور صالح کی حدیث میں "خرجوا" کے بجائے "یتماشون" کے لفظ ہیں (ترجمہ ایک ہی ہے)۔

إِلَّا عُبَيْدَ اللَّهِ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ وَخَرَجُوا وَلَمْ يَذْكُرْ بَعْدَهَا شَيْئًا*

٢٢٣٦- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَهْرَامَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ ابْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ انْطَلَقَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّى آوَاهُمُ الْمَبِيتُ إِلَى غَارٍ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمُ اللَّهُمَّ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ فَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا وَقَالَ فَامْتَنَعَتْ مِنِّي حَتَّى أَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِينَ فَجَاءَتْنِي فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ وَقَالَ فَثَمَّرْتُ أَجْرَهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ فَارْتَعَجَتْ وَقَالَ فَخَرَجُوا مِنَ الْغَارِ يَمْشُونَ *

۲۲۳۶۔ محمد بن سہل تمیمی، عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن بہرام، ابو بکر بن اسحاق، ابوالیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے تم سے پہلے تین آدمی جارہے تھے، انہیں رات ایک غار میں آگئی اور نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے صرف اتنی زیادتی ہے کہ ان میں سے ایک نے کہا الہ العالمین میرے ماں باپ بہت بوڑھے تھے، مگر میں شام کو ان سے پہلے اپنے بال بچوں کو دودھ نہیں پلاتا تھا، اور دوسرے آدمی کا واقعہ اس طرح مذکور ہے کہ اس نے انکار کیا، حتیٰ کہ ایک سال قحط میں گرفتار ہوئی چنانچہ وہ میرے پاس آئی، میں نے اسے ایک سو بیس دینار دیئے اور تیسرے آدمی کے قصہ میں ہے کہ میں نے اس کی مزدوری سے زراعت کی، حتیٰ کہ اس سے بہت مال ہو گیا اور لہریں مارنے لگا۔

(فائدہ) اس حدیث میں بہت سے فوائد ہیں، منجملہ ان کے سخت مصیبت اور پریشانی کے عالم میں اپنے اعمال صالحہ کو وسیلہ بنا کر دعا مانگنے سے اللہ تعالیٰ نجات عطا فرمائے گا، دوسرے یہ کہ والدین کا حق اپنے جان و مال، اولاد اور بیوی وغیرہ سب پر مقدم ہے، اور بڑی نیکیوں میں اس کا شمار ہے، تیسرے یہ کہ قادر ہونے کے باوجود محض خوف خداوندی سے گناہ سے بچنا، اور اپنے نفس کو دبانا، یہ کاملین کی خصلت ہے اور عند اللہ بہت ہی محبوب ہے۔ (نووی جلد ۲ ص ۳۵۴)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ التَّوْبَةِ

٢٢٣٧- حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

۲۲۳۷۔ سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، زید بن اسلم، ابو صالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حَيْثُ يَذْكُرُنِي وَاللَّهِ لَلَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ يَجِدُ ضَالَّتَهُ بِالْفَلَاةِ وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِذَا أَقْبَلَ إِلَيَّ يَمْشِي أَقْبَلْتُ إِلَيْهِ أُهَرْوِلُ *

ہے، میں اپنے بندہ کے گمان کے ساتھ ہوں، جہاں بھی وہ مجھے یاد کرے، اور یقیناً اللہ اپنے بندہ کی توبہ سے ایسا خوش ہوتا ہے جیسا کہ تم میں سے کوئی چٹیل میدان میں اپنا گمشدہ جانور پائے۔ اور جو میری طرف ایک بالشت آتا ہے، میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جو ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہے میں دو ہاتھ اس سے قریب ہوتا ہوں اور جب وہ چل کر میری طرف آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کی طرف جاتا ہوں۔

٢٢٣٨- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْ أَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهِ إِذَا وَجَدَهَا *

۲۲۳۸۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، مغیرہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جتنا تم میں سے کوئی اپنے گم شدہ جانور کو پاکر خوش ہوتا ہے، اس سے زیادہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ سے خوش ہوتا ہے۔

٢٢٣٩- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ *

۲۲۳۹۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

٢٢٤٠- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ أَعُودُهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَحَدَّثَنَا بِحَدِيثَيْنِ حَدِيثًا عَنْ نَفْسِهِ وَحَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَلَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ فِي أَرْضٍ دَوِيَّةٍ مَهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ فَطَلَبَهَا حَتَّى أَدْرَكَهُ الْعَطَشُ ثُمَّ قَالَ أَرْجِعُ إِلَى مَكَانِيَ

۲۲۴۰۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، عمارہ بن عمیر، حارث بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ان کی عیادت کے لئے گیا، وہ بیمار تھے، انہوں نے ہم سے دو حدیثیں بیان کیں، ایک اپنی طرف سے اور ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بیان کی، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمارہے تھے، اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندہ کی توبہ سے اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے، جو سنسان، ہلاکت خیز بیابان میں اپنی اونٹنی کھانے اور پانی سے لدی ہوئی چھوڑ کر سو گیا، بیدار ہو کر دیکھا کہ وہ اونٹنی کہاں چلی گئی، پھر یہ اسے تلاش کرے، اور پیاس لگنے لگے، پھر کہے کہ اب میں اسی جگہ جاکر سو جاتا ہوں، حتیٰ کہ مر جاؤں، یہ سوچ کر آکر اپنے

الَّذِي كُنْتُ فِيهِ فَأَنَامُ حَتَّى أَمُوتَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى سَاعِدِهِ لِيَمُوتَ فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَاحِلَتُهُ وَعَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَاللَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هَذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ *

بازو پر سر رکھ کر مرنے کے ارادہ سے لیٹ جائے اور بیدار ہو کر دیکھے، کہ اس کی اونٹنی توشہ اور کھانے پینے سے لدی ہوئی موجود ہے، جتنی اس شخص کو اپنی اونٹنی اور توشہ کے مل جانے کی خوشی ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کو اپنے بندہ مؤمن کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے۔

۲۲۴۱ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ قُطْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ مِنْ رَجُلٍ بِدَاوِيَّةٍ مِنَ الْأَرْضِ *

۲۲۴۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن آدم، قطبہ بن عبدالعزیز، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۲۴۲ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ حَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ *

۲۲۴۲۔ اسحاق بن منصور، ابو اسامہ، اعمش، عمارہ بن عمیر حارث بن سوید بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو حدیثیں بیان کیں، ایک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور ایک اپنی طرف سے اور بیان کیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ مومن کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے اور جریر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۲۴۳ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ خَطَبَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ فَقَالَ لَلَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ حَمَلَ زَادَهُ وَمَزَادَهُ عَلَى بَعِيرٍ ثُمَّ سَارَ حَتَّى كَانَ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَأَدْرَكَتْهُ الْقَائِلَةُ فَنَزَلَ فَقَالَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ وَانْسَلَّ بَعِيرُهُ فَاسْتَيْقَظَ فَسَعَى شَرَفًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ثُمَّ سَعَى شَرَفًا ثَانِيًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ثُمَّ سَعَى شَرَفًا ثَالِثًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَأَقْبَلَ حَتَّى أَتَى مَكَانَهُ الَّذِي قَالَ فِيهِ فَبَيْنَمَا هُوَ قَاعِدٌ إِذْ جَاءَهُ بَعِيرُهُ يَمْشِي حَتَّى وَضَعَ خِطَامَهُ فِي يَدِهِ فَلَلَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ مِنْ هَذَا حِينَ وَجَدَ

۲۲۴۳۔ عبیداللہ بن معاذ عنبری بواسطہ اپنے والد، ابو یونس، سماک بیان کرتے ہیں کہ حضرت نعمان بن بشیر نے خطبہ میں کہا کہ خدا تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے، جو اونٹ پر اپنا توشہ اور مشکیزہ لاد کر چلا ہو، چلتے چلتے جب چٹیل میدان میں پہنچا، تو قیلولہ کا وقت آگیا، وہ اتر کر ایک درخت کے سایہ میں لیٹ گیا، اور نیند سے مغلوب ہو کر سو گیا، اور اونٹ کسی طرف کو سرک گیا، جب یہ بیدار ہو تو دوڑ کر ایک ٹیلہ پر جا کر دیکھے، نظر نہ آئے، تو دوسرے ٹیلے پر دوڑ کر جائے اور دیکھے، جب کچھ نظر نہ آئے تو تیسرے ٹیلے پر جا کر دیکھے بالآخر اسی جگہ چلا آئے، جہاں قیلولہ کیا تھا، اور وہ بیٹھا ہی ہو کہ اچانک اونٹ چلتا چلتا آجائے، اور اپنی نکیل لا کر اس کے ہاتھ میں دیدے جتنی خوشی اس شخص کو ایسی حالت میں اونٹ

بَعِيرَهُ عَلَى حَالِهِ قَالَ سِمَاكٌ فَزَعَمَ الشَّعْبِيُّ أَنَّ النُّعْمَانَ رَفَعَ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا أَنَا فَلَمْ أَسْمَعْهُ *

ملنے سے ہوتی ہے، اس سے زیادہ خوشی خداتعالیٰ کو اپنے بندہ کی توبہ سے ہوتی ہے، سماک کہتے ہیں، شعبی نے بیان کیا کہ نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث کو مرفوعاً بیان کیا ہے، لیکن میں نے نہیں سنا۔

٢٢٤٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَجَعْفَرُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا و قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ إِيَادٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَقُولُونَ بِفَرَحِ رَجُلٍ انْفَلَتَتْ مِنْهُ رَاحِلَتُهُ تَجُرُّ زِمَامَهَا بِأَرْضٍ قَفْرٍ لَيْسَ بِهَا طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ وَعَلَيْهَا لَهُ طَعَامٌ وَشَرَابٌ فَطَلَبَهَا حَتَّى شَقَّ عَلَيْهِ ثُمَّ مَرَّتْ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ فَتَعَلَّقَ زِمَامُهَا فَوَجَدَهَا مُتَعَلِّقَةً بِهِ قُلْنَا شَدِيدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَاللَّهِ لَلَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنَ الرَّجُلِ بِرَاحِلَتِهِ قَالَ جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِيَادٍ عَنْ أَبِيهِ *

۲۲۴۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، جعفر بن حمید، عبید اللہ بن زیاد، ایاد، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص کی خوشی کے بارے میں کیا کہتے ہو، جس کی اونٹنی سنسان زمین میں رہ جائے، جہاں نہ کھانا ہو، اور نہ پانی اور اونٹنی پر اس کا کھانا اور پانی لدا ہو، اور اونٹنی اپنی نکیل کی رسی کھینچتی ہوئی وہاں پھرنے لگے۔ یہ شخص اس کی تلاش کرے حتیٰ کہ تنگ آجائے، اتفاق سے اونٹنی کسی درخت کے تنہ سے گزرے اور نکیل کی رسی اس میں الجھ جائے اور یہ شخص رسی تنہ میں الجھی ہوئی پائے (تو یہ کتنا خوش ہوگا) ہم نے عرض کیا، یارسول اللہ بہت زیادہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، خدا کی قسم اللہ تعالیٰ کو اپنے بندہ کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے، جعفر نے عبید اللہ بن ایاد عن ابیہ کہا ہے۔

٢٢٤٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَهُوَ عَمُّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِينَ يَتُوبُ إِلَيْهِ مِنْ أَحَدِكُمْ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِأَرْضِ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَأَيِسَ مِنْهَا فَأَتَى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا قَدْ أَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَبَيْنَا هُوَ كَذَلِكَ إِذَا هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهُ فَأَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اللَّهُمَّ

۲۲۴۵۔ محمد بن صباح، زہیر بن حرب، عمر بن یونس، عکرمہ بن عمار، اسحاق بن عبداللہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو اپنے بندہ کی توبہ سے جب وہ توبہ کرتا ہے، تم میں سے اس شخص سے بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے، جو کہ سنسان بیابان میں اپنی اونٹنی پر سوار ہو، اور اسی پر اس شخص کا کھانا پانی لدا ہوا ہو اور مع کھانا پانی کے اونٹنی چھوٹ جائے، اور وہ آدمی ناامید ہو کر ایک درخت کے سایہ میں آکر لیٹ جائے اسی حالت میں اسے اونٹنی اپنے پاس کھڑی مل جائے، وہ فوراً اس کی نکیل پکڑے اور انتہائی خوشی کے عالم میں کہنے لگے، پروردگار تو میرا بندہ اور میں تیرا رب ہوا زیادہ خوشی کی وجہ سے اس کی

أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ أَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ *

زبان سے یہ غلطی ہو جائے۔

۲۲۴٦- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَلَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ إِذَا اسْتَيْقَظَ عَلَى بَعِيرِهِ قَدْ أَضَلَّهُ بِأَرْضِ فَلَاةٍ *

۲۲۴٦۔ ہداب بن خالد، ہمام، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کو اپنے بندہ کی توبہ سے تم میں سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے، جو بیدار ہوتے ہی اپنا اونٹ پائے جو کہ سنسان بیابان میں گم ہو گیا ہو۔

۲۲٤٧- وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۲۲۴۷۔ احمد دارمی، حبان، ہمام، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

(٣٦٢) بَاب فَضِيلَةِ الِاسْتِغْفَارِ *

باب (۳۶۱) استغفار کی فضیلت۔

۲۲٤٨- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَاصِّ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي صِرْمَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ قَالَ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ كُنْتُ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا أَنَّكُمْ تُذْنِبُونَ لَخَلَقَ اللَّهُ خَلْقًا يُذْنِبُونَ يَغْفِرُ لَهُمْ *

۲۲۴۸۔ قتیبہ بن سعید، لیث، محمد بن قیس، ابوصرمہ، حضرت ابوایوب انصاری کے جب انتقال کا وقت قریب ہوا، تو انہوں نے فرمایا، میں نے ایک حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی، جو تم سے چھپا رکھی تھی، (اب بیان کرتا ہوں) میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرمارہے تھے، اگر تم لوگ گناہ نہ کرتے، تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا کر دیتا، جو گناہ کرتی اور پھر اس کی مغفرت فرمادیتا۔

۲۲٤٩- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عِيَاضٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْفِهْرِيُّ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ أَبِي صِرْمَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ أَنَّكُمْ لَمْ تَكُنْ لَكُمْ ذُنُوبٌ يَغْفِرُهَا اللَّهُ لَكُمْ لَجَاءَ اللَّهُ بِقَوْمٍ لَهُمْ ذُنُوبٌ يَغْفِرُهَا لَهُمْ *

۲۲۴۹۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عیاض، ابراہیم بن عبید، محمد بن کعب، ابوصرمہ، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، اگر خدا کے بخشنے کے لئے تمہارے گناہ نہ ہوتے، تب بھی اللہ تعالیٰ ایک ایسی گناہ کرنے والی قوم پیدا کرتا، جس کے گناہ ہوتے (اور پھر وہ مغفرت چاہتے) تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمادیتا۔

۲۲٥٠- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ جَعْفَرٍ الْجَزَرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

۲۲۵۰۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، جعفر جزری، یزید بن اصم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللَّهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ فَيَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ *

جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، اگر تم گناہ نہ کرتے، تو اللہ تعالیٰ تم کو لے جاتا اور ایسی قوم لے آتا، جو گناہ کرتی اور پھر خدا سے مغفرت کی خواہاں ہوتی، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمادیتا۔

(٣٦٢) بَاب فَضْلِ دَوَامِ الذِّكْرِ وَالْفِكْرِ فِي أُمُورِ الْآخِرَةِ *

باب (۳۶۲) دوام ذکر اور امور آخرت کے متعلق فکر کرنے کی فضیلت۔

٢٢٥١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّيْمِيُّ وَقَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِيَاسٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ حَنْظَلَةَ الْأُسَيِّدِيِّ قَالَ وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا تَقُولُ قَالَ قُلْتُ نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتَّى كَأَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ فَنَسِينَا كَثِيرًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَوَاللَّهِ إِنَّا لَنَلْقَى مِثْلَ هَذَا فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَكُونُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتَّى كَأَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ لَوْ

۲۲۵۱۔ یحییٰ بن یحییٰ تیمی اور قطن بن بسیار، جعفر بن سلیمان، سعید بن ایاس جریری، ابو عثمان نہدی، حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبوں میں سے تھے کہ میری ملاقات حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی، تو انہوں نے فرمایا، حنظلہ کیا حال ہے؟ میں نے کہا حنظلہ منافق ہو گیا، انہوں نے فرمایا، سبحان اللہ کیا کہہ رہے ہو، میں نے عرض کیا، جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں اور آپؐ ہمیں جنت اور دوزخ کی یاد دلاتے ہیں، تو آنکھوں کے سامنے جنت اور دوزخ آجاتی ہے، پھر جب حضورؐ کے پاس سے نکل کر بیوی بچوں اور کاروبار میں مشغول ہو جاتے ہیں تو بہت کچھ بھول جاتے ہیں، حضرت ابو بکر نے فرمایا، خدا کی قسم یہ بات تو ہم کو بھی پیش آتی ہے، اس کے بعد میں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ حنظلہ منافق ہو گیا، آپؐ نے فرمایا کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ جب ہم حضورؐ کے پاس ہوتے ہیں اور آپؐ ہمیں جنت اور دوزخ کی یاد دلاتے ہیں تو گویا ہمیں آنکھوں کے سامنے نظر آنے لگتی ہے، لیکن جب آپؐ کے پاس سے نکل جاتے ہیں اور اہل و عیال اور کاروبار میں مصروف ہوتے ہیں، تو بہت کچھ بھول جاتے ہیں، آپؐ نے فرمایا اس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر

تَدُومُونَ عَلَى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَلَكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ *

تم اسی حالت پر رہو جو تمہاری میرے پاس ہوتی ہے اور یاد الٰہی میں مصروف رہو تو بستروں پر اور راستوں پر تم سے فرشتے مصافحہ کرتے لیکن اے حنظلہ ایک ساعت کاروبار کے لئے اور دوسری ساعت یاد پروردگار کیلئے تین بار یہی فرمایا۔

(فائدہ) آپؐ نے اس چیز کا اظہار فرمادیا کہ یہ نفاق نہیں ہے اگر ہر دم حضوری میں رہے، تو دنیا کا سارا نظام درہم برہم ہو جائے، غفلت بجہاں اگر نبوے، از عمروے بسر نبودے۔

٢٢٥٢- حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَعَظَنَا فَذَكَّرَ النَّارَ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى الْبَيْتِ فَضَاحَكْتُ الصِّبْيَانَ وَلَاعَبْتُ الْمَرْأَةَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ وَأَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا تَذْكُرُ فَلَقِينَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَافَقَ حَنْظَلَةُ فَقَالَ مَهْ فَحَدَّثْتُهُ بِالْحَدِيثِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَأَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا فَعَلَ فَقَالَ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً وَلَوْ كَانَتْ تَكُونُ قُلُوبُكُمْ كَمَا تَكُونُ عِنْدَ الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُسَلِّمَ عَلَيْكُمْ فِي الطُّرُقِ *

۲۲۵۲۔ اسحاق بن منصور، عبدالصمد، بواسطہ اپنے والد، سعید جریری، ابو عثمان نہدی، حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے، حضورؐ نے ہمیں نصیحت فرمائی اور دوزخ کی یاد دلائی اس کے بعد میں گھر آیا اور بال بچوں سے ہنسی مذاق کیا، باہر نکل کر آیا، تو حضرت ابو بکر سے ملا، میں نے ان سے اس بات کا ذکر کیا، فرمایا جو تم بیان کر رہے ہو، مجھے بھی یہی معاملہ پیش آتا ہے۔ غرض ہم دونوں ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ حنظلہ منافق ہو گیا، فرمایا کیا کہتے ہو، میں نے واقعہ بیان کیا، حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے، جیسا انہوں نے کیا ہے ویسا ہی میں نے بھی کیا۔ آپؐ نے فرمایا، حنظلہ یہ کیفیت کبھی کبھی ہوتی ہے، اگر تمہارے دلوں کی وہی حالت باقی رہے جو کہ نصیحت کے وقت ہوتی ہے، تو فرشتے تم سے مصافحہ کرنے لگیں، اور راستوں میں تمہیں سلام کریں۔

٢٢٥٣- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ حَنْظَلَةَ التَّمِيمِيِّ الْأُسَيِّدِيِّ الْكَاتِبِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَّرَنَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا *

۲۲۵۳۔ زہیر بن حرب، فضل بن دکین، سفیان، سعید جریری، ابو عثمان نہدی، حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے، تو آپؐ نے ہمیں جنت اور دوزخ کے متعلق نصیحت فرمائی اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

(٣٦٣) بَاب فِي سِعَةِ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى

باب (۳۶۳) اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غصہ

وَإنّهَا سَبَقَتْ غَضَبَهُ *

٢٢٥٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي *

٢٢٥٥- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي *

٢٢٥٦- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ عَلَى نَفْسِهِ فَهُوَ مَوْضُوعٌ عِنْدَهُ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي *

٢٢٥٧- حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ تَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ حَتَّى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ *

٢٢٥٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ

سے بہت ہی زیادہ ہے۔

۲۲۵۴۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اپنی کتاب میں لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے اور یہ لکھا ہوا اس کے پاس عرش پر موجود ہے۔

۲۲۵۵۔ زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، میری رحمت میرے غصہ پر غالب ہے۔

۲۲۵۶۔ علی بن خشرم، ابوضمرہ، حارث بن عبدالرحمٰن، عطاء بن میناء، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کر چکا تو اس نے اپنی کتاب میں اپنے اوپر اس بات کو لکھ لیا کہ میری رحمت میرے غصہ پر غالب ہے اور وہ کتاب اس کے پاس موجود ہے۔

۲۲۵۷۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے بنائے ننانوے حصے تو اپنے پاس روک لئے اور ایک حصہ زمین پر اتارا، اس ایک حصہ ہی سے تمام خلائق باہم رحم کرتی ہے، یہاں تک کہ چوپایہ اپنے بچہ پر سے اپنا پاؤں اٹھا لیتا ہے تاکہ اس کو تکلیف نہ ہو۔

۲۲۵۸۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ نے

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَوَضَعَ وَاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهِ وَخَبَأَ عِنْدَهُ مِائَةً إِلَّا وَاحِدَةً *

سو رحمتیں بنائیں ایک رحمت تو مخلوق میں باہم قائم کر دی اور ایک کم سو (یعنی ننانوے) اپنے نزدیک رکھ لیں (قیامت کے دن کے لئے)

۲۲۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُونَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلَى وَلَدِهَا وَأَخَّرَ اللَّهُ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۲۲۵۹۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبدالملک، عطاء، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا خدا کی سو رحمتیں ہیں ایک تو ان میں سے جن وانس، مویشی اور کیڑے مکوڑوں کے لئے اتار دی جس کی بناء پر وہ ایک دوسرے پر مہربان اور باہم رحم کرتے ہیں اور وحشی جانور اپنے بچوں کو پیار کرتے ہیں اور ننانوے رحمتیں آخرت کے لئے بچار کھیں، قیامت کے دن وہ اپنے بندوں پر یہ رحمتیں مبذول فرمائے گا۔

۲۲۶۰- حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَمِنْهَا رَحْمَةٌ بِهَا يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ بَيْنَهُمْ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ *

۲۲۶۰۔ حکم بن موسیٰ، معاذ بن معاذ، سلیمان تیمی، ابوعثمان نہدی، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں ایک رحمت کی وجہ سے تو مخلوق ایک دوسرے سے رحم کرتی ہے اور ننانوے قیامت کے دن کے لئے ہیں۔

۲۲۶۱- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۲۶۱۔ محمد بن عبدالاعلیٰ، معتمر، اپنے والد سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۲۶۲- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدُ عَنْ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضِ مِائَةَ رَحْمَةٍ كُلُّ رَحْمَةٍ طِبَاقُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ فَجَعَلَ مِنْهَا فِي الْأَرْضِ رَحْمَةً فَبِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلَى وَلَدِهَا وَالْوَحْشُ وَ الطَّيْرُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ أَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ *

۲۲۶۲۔ ابن نمیر، ابومعاویہ، داؤد بن ابی ہند، ابوعثمان، حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زمین وآسمان جس روز خدا نے پیدا کئے اسی روز سو رحمتیں پیدا فرمائیں، ہر رحمت اتنی بڑی ہے جتنا کہ زمین و آسمان کے درمیان خلاء ہے، پھر ان میں سے ایک رحمت زمین پر اتاری جس کے ذریعہ سے والدہ اپنے بچہ پر اور درندے، چرندے اور پرندے باہم مہربانی کرتے ہیں لیکن قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں کو مکمل فرمادے گا۔

۲۲۶۳- حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ

۲۲۶۳۔ حسن بن علی حلوانی، محمد بن سہل تمیمی، ابن ابی مریم،

وَمُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَاللَّفْظُ لِحَسَنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْيٍ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ تَبْتَغِي إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرَوْنَ هَذِهِ الْمَرْأَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَا وَاللَّهِ وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلَّهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بِوَلَدِهَا *

ابو غسان، زید بن اسلم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ قیدی آئے قیدیوں میں سے ایک عورت کسی کو تلاش کر رہی تھی اچانک قیدیوں میں سے اسے ایک بچہ مل گیا ان نے فوراً بچہ کو پیٹ سے چمٹا لیا اور دودھ پلانے لگی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کیا تمہارے خیال میں یہ عورت اپنے اس بچہ کو آگ میں پھینک دے گی؟ ہم نے عرض کیا، خدا کی قسم جہاں تک اس سے ہو سکے گا یہ نہیں پھینکے گی، آپؐ نے فرمایا یہ عورت جس طرح اپنے بچہ پر مہربان ہے اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔

٢٢٦٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ *

۲۲۶۴۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر ایماندار کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا پورا علم ہو جاتا تو پھر اس کی جنت کی تمنا کوئی نہ کرتا اور اگر کافر کو اللہ کی رحمت کا پورا علم ہو جاتا تو پھر اس کی جنت سے کوئی ناامید نہ ہوتا۔

٢٢٦٥- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقِ بْنِ بِنْتِ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِأَهْلِهِ إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ ثُمَّ اذْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوا مَا أَمَرَهُمْ فَأَمَرَ اللَّهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ

۲۲۶۵۔ محمد بن مرزوق، روح، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی، مرنے کے وقت اس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ مجھے جلا کر نصف خاک خشکی میں اور نصف سمندر میں اڑا دینا، کیونکہ خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ مجھے پالے گا تو ایسا عذاب دے گا جو تمام عالم میں کسی کو بھی نہ دے گا، الغرض جب وہ مر گیا تو گھر والوں نے ایسا ہی کیا، اللہ نے زمین کو حکم دیا اس نے سب راکھ جمع کر دی، سمندر کو حکم دیا اس نے بھی جمع کر دی اللہ نے اس سے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا، اس نے عرض کیا، پروردگار تیرے خوف

وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ *

سے اور تو بخوبی واقف ہے، اللہ نے اسے معاف فرمادیا۔

(فائدہ) اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی قدرت میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں تھا، محض اپنی جہالت اور لاعلمی کی بناء پر اس نے ایسا کیا تھا، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

٢٢٦٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ لِيَ الزُّهْرِيُّ أَلَا أُحَدِّثُكَ بِحَدِيثَيْنِ عَجِيبَيْنِ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصَى بَنِيهِ فَقَالَ إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي ثُمَّ اذْرُونِي فِي الرِّيحِ فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبُنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ بِهِ أَحَدًا قَالَ فَفَعَلُوا ذَلِكَ بِهِ فَقَالَ لِلْأَرْضِ أَدِّي مَا أَخَذْتِ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ لَهُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ خَشْيَتُكَ يَا رَبِّ أَوْ قَالَ مَخَافَتُكَ فَغَفَرَ لَهُ بِذَلِكَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي حُمَيْدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ هَزْلًا قَالَ الزُّهْرِيُّ ذَلِكَ لِئَلَّا يَتَّكِلَ رَجُلٌ وَلَا يَيْأَسَ رَجُلٌ *

۲۲۶۶۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، حمید بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ایک شخص نے حد سے زیادہ گناہ کئے تھے، جب مرنے کا وقت آیا تو بیٹوں سے وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو میری لاش جلا کر خاک کر کے سمندر کے اندر ہوا میں اڑا دینا، خدا کی قسم اگر میرا پروردگار میرے لئے عذاب مقدر فرمائے گا تو ایسا عذاب دے گا کہ کسی کو نہیں دے گا، بیٹوں نے اس کی وصیت کے مطابق ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ جو کچھ تو نے لیا ہے وہ دیدے، فوراً وہ شخص مجسم کھڑا ہو گیا، اللہ نے اس سے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا، الٰہی تیرے خوف کی وجہ سے، اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا، زہری بواسطہ اپنے والد، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری روایت حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ایک عورت بلی کی وجہ سے دوزخ میں گئی بلی کو اس نے باندھ رکھا تھا نہ کھانے کو دیتی اور نہ ہی چھوڑتی تھی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی کھالیتی یہاں تک کہ وہ لاغری کی وجہ سے مر گئی، امام زہری فرماتے ہیں کہ ان دونوں روایتوں سے اس چیز کی تعلیم ہوتی ہے کہ انسان کو اپنے نیک اعمال پر مغرور نہ ہونا چاہئے اور نہ برائیوں کی بناء پر مایوس۔

٢٢٦٧- حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَسْرَفَ عَبْدٌ عَلَى

۲۲۶۷۔ ابوالربیع، سلیمان بن داؤد، محمد بن حرب، زبیدی، زہری، حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرماتے تھے کہ ایک آدمی نے اپنی جان پر زیادتی کی اور معمر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی

نَفْسِهِ بِنَحْوِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ إِلَى قَوْلِهِ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ الْمَرْأَةِ فِي قِصَّةِ الْهِرَّةِ وَفِي حَدِيثِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِكُلِّ شَيْءٍ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا أَدِّ مَا أَخَذْتَ مِنْهُ *

٢٢٦٨ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَاشَهُ اللَّهُ مَالًا وَوَلَدًا فَقَالَ لِوَلَدِهِ لَتَفْعَلُنَّ مَا آمُرُكُمْ بِهِ أَوْ لَأُوَلِّيَنَّ مِيرَاثِي غَيْرَكُمْ إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي وَأَكْثَرُ عِلْمِي أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ اسْحَقُونِي وَاذْرُونِي فِي الرِّيحِ فَإِنِّي لَمْ أَبْتَهِرْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَإِنَّ اللَّهَ يَقْدِرُ عَلَيَّ أَنْ يُعَذِّبَنِي قَالَ فَأَخَذَ مِنْهُمْ مِيثَاقًا فَفَعَلُوا ذَلِكَ بِهِ وَرَبِّي فَقَالَ اللَّهُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ فَقَالَ مَخَافَتُكَ قَالَ فَمَا تَلَافَاهُ غَيْرُهَا *

٢٢٦٩ - وَحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ لِي أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ ذَكَرُوا جَمِيعًا بِإِسْنَادِ شُعْبَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ وَأَبِي عَوَانَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ النَّاسِ رَغَسَهُ اللَّهُ مَالًا وَوَلَدًا وَفِي حَدِيثِ التَّيْمِيِّ فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا قَالَ فَسَّرَهَا قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا ابْتَأَرَ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ مَا امْتَأَرَ بِالْمِيمِ *

اس روایت میں بلی کا واقعہ مذکور نہیں ہے، اور زبیدی کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ اللہ رب العزت نے ہر ایک چیز سے فرمایا کہ تو نے اس کی راکھ کا حصہ لیا ہے وہ ادا کر۔

۲۲۶۸۔ عبید اللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، قتادہ، عقبہ بن عبد الغافر، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، پچھلے لوگوں میں سے ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال اور اولاد عطا کی تھی، اس نے اپنی اولاد سے کہا تم وہ کرنا جس کا میں حکم دیتا ہوں، ورنہ میں اپنے مال کا وارث کسی اور کو بنا دوں گا جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا کر خاکستر کر کے ہوا میں اڑا دینا، کیونکہ میں نے خدا کے لئے کوئی بھی نیکی نہیں کی اور اللہ تعالیٰ مجھے عذاب دینے پر قادر ہے اور پھر اس نے اپنی اولاد سے اس بات کا اقرار لیا تو انہوں نے ویسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے یہ فعل کس وجہ سے کیا؟ اس نے عرض کیا تیرے خوف سے اللہ تعالیٰ نے اسے کچھ عذاب نہیں دیا۔

۲۲۶۹۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، معتمر حارثی، معتمر بن سلیمان، بواسطہ اپنے والد، قتادہ۔

(دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، حسن بن موسیٰ، شیبان بن عبد الرحمٰن۔

(تیسری سند) ابن مثنیٰ، ابو الولید، ابو عوانہ، قتادہ سے سب شعبہ کی سند اور اس کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں اور شیبان اور ابو عوانہ کی روایت میں ہے کہ ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ نے مال اور اولاد عطا کی تھی اور تیمی کی روایت میں ہے کہ اس نے اللہ کے لئے کوئی نیکی نہیں کی تھی، قتادہ بیان کرتے ہیں، مطلب یہ کہ اس نے اپنے لئے کوئی نیکی خدا کے ہاں جمع نہیں کی تھی، بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

(۳٦٤) بَاب قَبُولِ التَّوْبَةِ مِنَ الذُّنُوبِ وَإِنْ تَكَرَّرَتِ الذُّنُوبُ وَالتَّوْبَةُ *

٢٢٧٠- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَبْدِي أَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ اعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ قَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى لَا أَدْرِي أَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ اعْمَلْ مَا شِئْتَ *

٢٢٧١- قَالَ أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَنْجُويَةَ الْقُرَشِيُّ الْقُشَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

٢٢٧٢- حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ قَاصٌّ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ عَبْدًا أَذْنَبَ ذَنْبًا بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَذَكَرَ ثَلَاثَ

باب (۳٦۴) توبہ قبول ہوتی رہتی ہے، جب تک کہ گناہ کے بعد توبہ بھی ہوتی رہے

۲۲۷۰۔ عبدالاعلیٰ، حماد بن سلمہ، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے میرے ایک بندہ نے گناہ کیا پھر عرض کیا الٰہی میرا گناہ معاف کر دے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندہ نے گناہ کیا، پھر جان لیا کہ اس کا پروردگار ہے جو کہ گناہوں کو معاف بھی کرتا ہے اور گرفت بھی کرتا ہے، بندہ نے پھر دوبارہ گناہ کیا اور عرض کیا الہ العالمین میرا گناہ بخش دے، خدا تعالیٰ نے فرمایا، میرے بندہ نے گناہ کیا اور پھر اسے معلوم ہوا کہ اس کا کوئی رب ہے، جو گناہوں کو معاف کرتا ہے اور گرفت بھی کرتا ہے اس بندہ نے پھر گناہ کیا اور کہا اے رب میرا گناہ بخش دے، اللہ نے فرمایا میرے بندہ نے گناہ کیا اور اسے علم ہے کہ میرا رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گرفت بھی کرتا ہے، اے بندے تو جو چاہے عمل کر میں نے تجھے بخش دیا ہے، عبدالاعلیٰ کہتے ہیں مجھے یاد نہیں کہ تیسری یا چوتھی مرتبہ کے بعد یہ فرمایا۔

۲۲۷۱۔ ابواحمد، محمد بن زنجویہ قرشی القشیری، عبدالاعلیٰ بن حماد سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۲۷۲۔ عبد بن حمید، ابوالولید، ہمام، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ ایک آدمی نے گناہ کیا اور حماد بن سلمہ کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، اس میں ہے کہ تیسری مرتبہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے اپنے بندہ کو بخش دیا وہ جو چاہے سو کرے۔

مَرَّاتٍ أَذْنَبَ ذَنْبًا وَفِي الثَّالِثَةِ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ *

(فائدہ) یعنی جب تک تو گناہ کے بعد توبہ کرتا جائے گا میں بخشا جاؤں گا، اب اگر سو مرتبہ یا ہزار مرتبہ گناہ کرے اور پھر بھی توبہ کرے، تو توبہ قبول اور گناہ معاف ہیں۔

۲۲۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا *

۲۲۷۳۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابوعبیدہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، مغرب سے آفتاب کے طلوع ہونے کے زمانہ تک اللہ رب العزت ہر رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن کا گنہگار توبہ کرے اور دن کو ہاتھ پھیلاتا ہے کہ رات کا گنہگار توبہ کرے۔

۲۲۷٤- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۲۷۴۔ محمد بن بشار، ابوداؤد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

(٣٦٥) بَاب غَيْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَتَحْرِيمِ الْفَوَاحِشِ *

باب (۳۶۵) اللہ تعالیٰ کی غیرت اور تحریم فواحش۔

۲۲۷٥- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ *

۲۲۷۵۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابووائل، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو اپنی تعریف پسند نہیں، اسی بناء پر اللہ تعالیٰ نے خود اپنی تعریف فرمائی ہے اور خدا تعالیٰ سے زیادہ کوئی باغیرت نہیں ہے، اسی لئے اس نے ظاہر اور پوشیدہ فحش باتیں حرام کر دی ہیں۔

۲۲۷٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

۲۲۷۶۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابوکریب، ابومعاویہ، (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ نمیر، ابومعاویہ، اعمش، شقیق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں اسی بناء پر اس نے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ *

ظاہر اور پوشیدہ تمام فحش باتیں حرام کر دیں۔ اور نہ کسی کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ اپنی تعریف پسند ہے۔

۲۲۷۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قُلْتُ لَهُ آنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ لَا أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ *

۲۲۷۷۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابووائل، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ رب العزت سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں ہے اسی بناء پر اس نے تمام ظاہر اور پوشیدہ فحش باتوں کو حرام کر دیا ہے اور خدا تعالیٰ سے زیادہ کسی کو اپنی تعریف پسند نہیں اسی لئے اس نے خود اپنی تعریف کی ہے۔

۲۲۷۸- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَلَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ أَنْزَلَ الْكِتَابَ وَأَرْسَلَ الرُّسُلَ *

۲۲۷۸۔ عثمان بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، مالک حارث، عبداللہ بن یزید، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ اپنی تعریف پسند نہیں ہے اسی لئے اس نے اپنی تعریف خود کی ہے اور کوئی اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند نہیں، اسی بناء پر اس نے تمام ظاہر اور پوشیدہ فحش باتوں کو حرام کیا ہے اور نہ کسی کو خدا تعالیٰ سے زیادہ عذر خواہی پسند ہے اسی وجہ سے اس نے کتاب نازل فرمائی اور رسول کو بھیجا۔

۲۲۷۹- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَغَارُ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللَّهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ

۲۲۷۹۔ عمرو ناقد، اسماعیل بن ابراہیم، حجاج بن ابی عثمان، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو بھی غیرت آتی ہے اور مومن کو بھی غیرت آتی ہے اور اللہ کو اس میں غیرت آتی ہے کہ مومن وہ کام کرے جو اللہ نے اس پر حرام کیا ہے، یحییٰ بواسطہ ابوسلمہ، عروہ بن زبیر، حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا میں نے

أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ شَيْءٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا، کوئی شے اللہ سے زیادہ باغیرت نہیں ہے۔

۲۲۸۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبَانُ ابْنُ يَزِيدَ وَحَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ رِوَايَةِ حَجَّاجٍ حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ خَاصَّةً وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ أَسْمَاءَ *

۲۲۸۰۔ محمد بن مثنیٰ، ابوداؤد، ابان بن یزید، حرب بن شداد، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حجاج کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے باقی اس میں اسماءؓ کی حدیث کا ذکر نہیں ہے۔

۲۲۸۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا شَيْءَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

۲۲۸۱۔ محمد بن ابی بکر مقدمی، بشر بن مفضل، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، عروہ، حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کوئی شے اللہ عزوجل سے زیادہ غیرت والی نہیں ہے۔

۲۲۸۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَاللَّهُ أَشَدُّ غَيْرًا *

۲۲۸۲۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن، مومن کے لئے غیرت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ غیرت ہے۔

۲۲۸۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۲۸۳۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، علاء اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

(٣٦٦) بَاب قَوْلِه تَعَالَى (إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ) *

باب (۳۶۶) فرمان الٰہی "اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاتِ"۔

۲۲۸٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۲۲۸۴۔ قتیبہ بن سعید، ابوکامل، یزید بن زریع، تیمی، ابوعثمان، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا، اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ

مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ قَالَ فَنَزَلَتْ (أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ) قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ أَلِيَ هَذِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي *

وسلم کی خدمت میں آکر اس چیز کا تذکرہ کیا تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) یعنی نماز کو دن کے دونوں حصوں میں قائم کرو، اور رات کی ایک ساعت میں، بیشک نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں، یہ نصیحت قبول کرنے والوں کے لئے ہے ایک شخص نے عرض کیا، یارسول اللہ کیا یہ صرف اسی لئے ہے، فرمایا میری امت میں سے جو بھی اس پر عمل کرے، سب کیلئے ہے۔

(فائدہ) اس آیت میں نیکیوں سے مراد نمازیں ہیں، ابن جریر وغیرہ ائمہ نے اسی چیز کو اختیار کیا ہے اور ابو نعیم نے حلیہ میں حضرت انسؓ سے ایک روایت نقل کی ہے جس سے اس کی تائید ہوتی ہے اور مجاہد بیان کرتے ہیں کہ اس آیت میں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا کہنا مراد ہے۔

٢٢٨٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ إِمَّا قُبْلَةً أَوْ مَسًّا بِيَدٍ أَوْ شَيْئًا كَأَنَّهُ يَسْأَلُ عَنْ كَفَّارَتِهَا قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ *

۲۲۸۵۔ محمد بن عبدالاعلیٰ، معتمر، بواسطہ اپنے والد، ابو عثمان، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ذکر کیا کہ اس نے کسی عورت کا بوسہ لیا، یا اسے ہاتھ لگایا یا اور کچھ کیا، اور اس کا کفارہ آپ سے دریافت کیا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

٢٢٨٦- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ أَصَابَ رَجُلٌ مِنِ امْرَأَةٍ شَيْئًا دُونَ الْفَاحِشَةِ فَأَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَعَظَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَتَى أَبَا بَكْرٍ فَعَظَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ وَالْمُعْتَمِرِ *

۲۲۸۶۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، سلیمان تیمی، سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔ باقی اس میں یہ ہے کہ ایک شخص نے کسی عورت سے زنا کے علاوہ اور کوئی حرکت کی، پھر حضرت عمرؓ کے پاس آیا انہیں اس کا یہ فعل بہت برا معلوم ہوا، پھر حضرت ابو بکرؓ کے پاس آیا، انہیں بھی یہ حرکت بری معلوم ہوئی، اس کے بعد وہ حضورؐ کے پاس آیا، باقی روایت یزید اور معتمر کی روایت کی طرح ہے۔

٢٢٨٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى

۲۲۸۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوالاحوص، سماک، ابراہیم، علقمہ، اسود، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا، یارسول اللہؐ، مدینہ کے کنارے میرا ایک عورت سے واسطہ پڑ گیا اور میں ایسی

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَالَجْتُ امْرَأَةً فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَإِنِّي أَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَمَسَّهَا فَأَنَا هَذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللَّهُ لَوْ سَتَرْتَ نَفْسَكَ قَالَ فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَأَتْبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا دَعَاهُ وَتَلَا عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ (أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَذَا لَهُ خَاصَّةً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً *

حرکت کر بیٹھا جو زنا سے کم درجہ کی ہے، اب میں حاضر ہوں، آپؐ جو چاہیں، میرے متعلق فیصلہ فرمائیں، حضرت عمرؓ نے فرمایا، خدا نے تیری عیب پوشی کر لی تھی، اگر تو خود بھی اپنی عیب پوشی کر لیتا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ شخص اٹھ کر چل دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پیچھے ایک آدمی بھیج کر اسے بلوایا اور اس کے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی، اقم الصلوة طرفی النّهار وزلفا من اللّيل ان الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذکری للذاکرين، حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا، یارسول اللہ کیا یہ صرف اسی کے لئے ہے، آپؐ نے فرمایا نہیں سب کے لئے ہے۔

۲۲۸۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ خَالِهِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ مُعَاذٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا لِهَذَا خَاصَّةً أَوْ لَنَا عَامَّةً قَالَ بَلْ لَكُمْ عَامَّةً *

۲۲۸۸۔ محمد بن مثنیٰ، ابوالنعمان، شعبہ، سماک بن حرب، ابراہیم، خالد اسود، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے احوص کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی اس میں ہے کہ حضرت معاذؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ کیا یہ حکم اسی کے لئے خاص ہے، یا ہمارے لئے بھی ہے، آپؐ نے فرمایا، نہیں بلکہ تم سب کے لئے عام ہے۔

۲۲۸۹- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَیَّ قَالَ وَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَی الصَّلٰوةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْ فِیَّ كِتَابَ اللّٰهِ قَالَ هَلْ حَضَرْتَ مَعَنَا الصَّلٰوةَ قَالَ

۲۲۸۹۔ حسن بن علی حلوانی، عمرو بن عاصم، ہمام، اسحاق بن عبداللہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر عرض کیا، یارسول اللہؐ مجھ سے قابل حد قصور ہو گیا ہے، مجھے شرعی سزا دیجئے، اتنے میں نماز تیار ہو گئی، اس نے حضورؐ کے ساتھ نماز ادا کی، نماز سے فارغ ہوا تو پھر عرض کیا، یارسول اللہؐ مجھ سے قابل حد قصور ہو گیا ہے مجھے قرآن کے مطابق سزا دیجئے، آپؐ نے فرمایا کیا تم ہمارے ساتھ نماز میں موجود تھے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں، آپؐ نے فرمایا تو تمہارا قصور معاف

نَعَمْ قَالَ قَدْ غُفِرَ لَكَ *

ہو گیا۔

(فائدہ) ان سے صغیرہ گناہ سرزد ہو گیا تھا، جس کو کبیرہ سمجھ رہے تھے، اور صغائر کے لئے نماز کفارہ ہے نہ کہ کبائر کے لئے، اور اگر کوئی قابل حد گناہ ہوتا تو آپ ضرور حد قائم کرتے۔

۲۲۹۰- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا شَدَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَامَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ قُعُودٌ مَعَهُ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَعَادَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَاتَّبَعَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ انْصَرَفَ وَاتَّبَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْظُرُ مَا يَرُدُّ عَلَى الرَّجُلِ فَلَحِقَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ حِينَ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ أَلَيْسَ قَدْ تَوَضَّأْتَ فَأَحْسَنْتَ الْوُضُوءَ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ شَهِدْتَ الصَّلَاةَ مَعَنَا فَقَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ أَوْ قَالَ ذَنْبَكَ *

۲۲۹۰۔ نصر بن جہضمی، زہیر بن حرب، عمر بن یونس، عکرمہ بن عمار، شداد، حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے، ہم بھی آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص نے آکر عرض کیا یارسول اللہ مجھ سے قابل حد قصور ہو گیا ہے، مجھے شرعی سزا دیجئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے، اس شخص نے دوبارہ عرض کیا، یارسول اللہ مجھ سے قابل حد قصور ہو گیا ہے مجھے شرعی سزا دیجئے، آپ پھر بھی خاموش رہے، اس شخص نے سہ بارہ عرض کیا یارسول اللہ مجھ سے قابل حد قصور ہو گیا مجھ پر حد قائم کیجئے، اتنے میں نماز کی اقامت ہو گئی جب حضور نماز سے فارغ ہوئے، ابوامامہ بیان کرتے ہیں وہ آپ کے پیچھے چلا، میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہولیا، تاکہ معلوم ہو جائے، آپ اسے کیا جواب دیتے ہیں، غرض وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور عرض کیا یارسول اللہ مجھ سے قابل حد قصور ہو گیا مجھے شرعی سزا دیجئے، ابوامامہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم اپنے گھر سے نکلے تو کیا تم نے اچھی طرح کمال کے ساتھ وضو نہیں کیا تھا، اس نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ کیا تھا، آپ نے فرمایا پھر تم ہمارے ساتھ نماز میں موجود تھے، اس شخص نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ تو اللہ تعالیٰ نے تمہاری حد یا گناہ معاف فرما دیا۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے کہ اس روایت سے اس قول کی تائید ہو گئی کہ حسنات سے مراد نمازیں ہیں، اور معلوم ہو گیا کہ صلوات خمس صغائر کے لئے کفارہ ہیں اور یہاں تو اصل چیز ندامت ہی اس درجہ کی ہے کہ اس کا بیان ہی نہیں کیا جا سکتا، اور پھر اس کے ساتھ حسنات کا اضافہ ہو گیا، لہٰذا اس صغیرہ کی معافی میں کوئی شائبہ نہیں رہا۔

(٣٦٧) بَاب قُبُولِ تَوْبَةِ الْقَاتِلِ وَإِنْ كَثُرَ قَتْلُهُ *

باب (۳۶۷) قاتل کی توبہ قبول ہے اگرچہ بہت قتل کئے ہوں۔

٢٢٩١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَاهِبٍ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَكَمَّلَ بِهِ مِائَةً ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ يَحُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ انْطَلِقْ إِلَى أَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَإِنَّ بِهَا أُنَاسًا يَعْبُدُونَ اللَّهَ فَاعْبُدِ اللَّهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ إِلَى أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضُ سَوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتَّى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ أَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ إِلَى اللَّهِ وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَأَتَاهُمْ مَلَكٌ فِي صُورَةِ آدَمِيٍّ فَجَعَلُوهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ فَإِلَى أَيَّتِهِمَا كَانَ أَدْنَى فَهُوَ لَهُ فَقَاسُوهُ فَوَجَدُوهُ أَدْنَى إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي أَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ قَالَ قَتَادَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ ذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ لَمَّا أَتَاهُ الْمَوْتُ نَأَى بِصَدْرِهِ *

۲۲۹۱۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، ابوالصدیق، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گزشتہ اقوام میں سے کسی نے ننانوے آدمیوں کا خون کیا تھا، اس کے بعد دریافت کیا کہ زمین والوں میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ ایک راہب کا پتہ دیا گیا، اس نے راہب سے جاکر کہا، میں نے ننانوے خون کئے ہیں، کیا میرے لئے توبہ ہے؟ راہب نے کہا نہیں، اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا اور سو کی تعداد پوری کر دی، اس کے بعد دریافت کیا، کہ زمین والوں میں بڑا عالم کون ہے؟ ایک عالم کا پتہ دیا گیا، اس نے عالم سے جا کر کہا، میں سو خون کر چکا ہوں، کیا میری توبہ ہے؟ عالم نے کہا ہاں، توبہ قبول ہونے سے کیا چیز مانع ہے، تم فلاں جگہ جاؤ، وہاں کچھ آدمی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں، تم بھی ان کے ساتھ جاکر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا، اور اپنے ملک کو واپس نہ آنا، وہ بری سرزمین ہے، وہ شخص چل دیا، جب نصف راستہ پر پہنچا، تو موت آگئی، ملائکہ رحمت اور عذاب میں جھگڑا ہوا، ملائکہ رحمت بولے، یہ اپنے دل سے توبہ کر کے خدا کی طرف قلب متوجہ کر کے آیا تھا، عذاب کے فرشتے کہنے لگے، اس نے تو کبھی کوئی نیکی ہی نہیں کی تھی، ایک فرشتہ آدمی کی شکل میں ان کے پاس آیا، سب نے اس کو فیصل بنالیا، اس فرشتہ نے کہا دونوں (طرف کی) زمین کو ناپو، جس زمین کی طرف اس کا قرب ہوگا، وہی اس کا حکم ہے، زمین کو ناپا، تو اس زمین سے قرب معلوم ہوا، جہاں جانے کا اس نے ارادہ کیا تھا، لہٰذا ملائکہ رحمت نے اس پر قبضہ کر لیا۔ قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، حسن نے فرمایا، ہم سے بیان کیا گیا، کہ جب اسے موت آئی تو

وہ سینہ کے بقدر اس زمین سے دور ہو گیا، جہاں سے چلا تھا۔

۲۲۹۲- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الصِّدِّيقِ النَّاجِيَّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَجَعَلَ يَسْأَلُ هَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَيْسَتْ لَكَ تَوْبَةٌ فَقَتَلَ الرَّاهِبَ ثُمَّ جَعَلَ يَسْأَلُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَى قَرْيَةٍ فِيهَا قَوْمٌ صَالِحُونَ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَأَى بِصَدْرِهِ ثُمَّ مَاتَ فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَكَانَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ أَقْرَبَ مِنْهَا بِشِبْرٍ فَجُعِلَ مِنْ أَهْلِهَا *

۲۲۹۲- عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، قتادہ، ابو الصدیق ناجی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ننانوے آدمیوں کو مارا، پھر پوچھنے لگا کہ میری توبہ صحیح ہو سکتی ہے، آخر ایک راہب کے پاس آیا، اس سے دریافت کیا، وہ بولا تیری توبہ صحیح نہیں۔ اس نے راہب کو بھی مار ڈالا، اور پھر پوچھنا شروع کیا، آخر ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں جہاں نیک لوگ رہتے تھے گیا، راستہ ہی میں اسے موت آگئی، اس نے اپنا سینہ آگے بڑھایا، اور مر گیا، پھر اس کے بارے میں رحمت اور عذاب کے فرشتوں نے آپس میں جھگڑا کیا، لیکن وہ نیک لوگوں کی بستی کے ایک بالشت قریب نکلا، اور اسی بستی والوں میں اس کا شمار ہو گیا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے، کہ عمداً خون کرنے والے کی توبہ مقبول ہے البتہ اگر قتل کو حلال سمجھ کر لیا کرے، تو بے شک فجزاءہ جہنم خالداً فیہا کا مصداق ہے، اور مترجم کے نزدیک حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فرمان کا یہی مطلب معلوم ہوتا ہے، نیز حدیث سے معلوم ہوا کہ گنہگاروں کی صحبت چھوڑ دینا، اور نیکوں کی صحبت اختیار کرنا مستحب ہے اور یہ کہ فرشتوں کو بھی علم غیب نہیں ہے، عالم الغیب صرف اللہ رب العزت ہی ہے۔

۲۲۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ وَزَادَ فِيهِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَإِلَى هَذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي *

۲۲۹۳- محمد بن بشار، ابن عدی، شعبہ، قتادہ سے اسی سند کے ساتھ معاذ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، صرف اتنی زیادتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمین سے کہا، تو دور ہو جا، اور اس سے فرمایا تو قریب ہو جا۔

(فائدہ) توبہ کے معنی رجوع کرنے اور بعد سے قرب کی طرف آنے کے ہیں، مگر اس کے لئے بھی ایک ابتداء اور ایک انتہا ہے، ابتداء تو قلب پر معرفت کی شعاعیں پھیل جانا ہے، اور اس مضمون کی پوری آگاہی حاصل ہو جاتا ہے، کہ گناہ تباہ و برباد کر دینے والی چیز ہے، اور پھر خوف و ندامت پیدا کر کے گناہ کی تلافی کرنے کی سچی اور خالص رغبت اس قدر پیدا ہو جائے، کہ اس گناہ کو فوراً ترک کر دے، اور آئندہ نہ کرنے کے لئے مضبوط ارادہ کرے، اور گزشتہ تقصیرات کا تدارک کرے، جب گزرے ہوئے زمانہ سے لے کر آنے والے زمانے تک توبہ کا یہ ثمر مرتب ہو جائے گا، تو یہی اس کا کمال ہے، اور اسی کا نام توبہ کی انتہا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(٣٦٨) بَاب فِي سِعَةِ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى الْمُؤْمِنِينَ وَفِدَاءِ كُلِّ مُسْلِمٍ بِكَافِرٍ مِنَ النَّارِ *

باب (۳۶۸) مومنین پر اللہ کی وسعت رحمت اور دوزخ سے خلاصی کیلئے ہر ایک مسلمان کے

عوض کافر کا فدیہ میں دیا جانا۔

٢٢٩٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دَفَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُولُ هَذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ *

۲۲۹۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، طلحہ بن یحییٰ، ابو بردہ حضرت ابو موسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب قیامت کا دن ہوگا، تو اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا نصرانی دے گا، اور فرمائے گا، یہ تیرا جہنم سے چھٹکارا ہے۔

٢٢٩٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ عَوْنًا وَسَعِيدَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا شَهِدَا أَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا أَدْخَلَ اللَّهُ مَكَانَهُ النَّارَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا قَالَ فَاسْتَحْلَفَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَلَفَ لَهُ قَالَ فَلَمْ يُحَدِّثْنِي سَعِيدٌ أَنَّهُ اسْتَحْلَفَهُ وَلَمْ يُنْكِرْ عَلَى عَوْنٍ قَوْلَهُ *

۲۲۹۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان بن مسلم، ہمام، قتادہ بیان کرتے ہیں کہ عون اور سعید بھی اس وقت موجود تھے، جب ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عمر بن عبدالعزیز کے سامنے حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو بھی مسلمان مرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ایک یہودی یا نصرانی کو جہنم میں داخل کرے گا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ابو بردہ کو تین مرتبہ اس ذات کی قسم دے کر جس کے سوا کوئی معبود نہیں دریافت کیا کہ تمہارے والد نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، چنانچہ ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قسم کھائی، قتادہ کہتے ہیں کہ سعید نے مجھ سے قسم لینے کا ذکر نہیں کیا، اور عون نے اس پر کوئی نکیر نہیں کی۔

٢٢٩٦- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عَفَّانَ وَقَالَ عَوْنُ بْنُ عُتْبَةَ *

۲۲۹۶۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن مثنیٰ، عبدالصمد بن عبدالوارث، ہمام، قتادہ سے اسی سند کے ساتھ عفان کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

٢٢٩٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شَدَّادٌ أَبُو طَلْحَةَ الرَّاسِبِيُّ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاسٌ

۲۲۹۷۔ محمد بن عمرو بن عباد، حرمی بن عمارہ، شداد، غیلان بن جریر، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، قیامت کے دن مسلمانوں میں سے کچھ لوگ پہاڑوں کے برابر گناہ لے کر آئیں گے، اللہ ان کی مغفرت فرمائے گا، اور ان

مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِذُنُوبٍ أَمْثَالِ الْجِبَالِ فَيَغْفِرُهَا اللَّهُ لَهُمْ وَيَضَعُهَا عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فِيمَا أَحْسِبُ أَنَا قَالَ أَبُو رَوْحٍ لَا أَدْرِي مِمَّنِ الشَّكُّ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ أَبُوكَ حَدَّثَكَ هَذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ *

گناہوں کو یہود و نصاریٰ پر ڈال دیگا (جہاں تک میرا خیال ہے) ابو روح بیان کرتے ہیں، کہ مجھے معلوم نہیں ہو سکا کہ شک کسے ہے، ابو بردہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرت عمر بن عبدالعزیز سے بیان کی۔ انہوں نے فرمایا کہ تمہارے والد نے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نقل کی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔

۲۲۹۸- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوَى قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يُدْنَى الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهُ فَيُقَرِّرُهُ بِذُنُوبِهِ فَيَقُولُ هَلْ تَعْرِفُ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَعْرِفُ قَالَ فَإِنِّي قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَإِنِّي أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطَى صَحِيفَةَ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيُنَادَى بِهِمْ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ *

۲۲۹۸۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، ہشام دستوائی قتادہ، صفوان بن محرز بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کے متعلق کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا، کہ میں نے آپ سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے، مومن قیامت کے دن اپنے مالک کے پاس لایا جائے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنی معافی کا پردہ اس پر رکھ دے گا، اور اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کروائے گا اور فرمائے گا۔ کیا تو اپنے گناہوں کو پہچانتا ہے؟ وہ عرض کریگا، اے پروردگار میں پہچانتا ہوں، اللہ فرمائے گا، تو میں نے ان گناہوں کو تجھ پر دنیا میں چھپا دیا، اور اب میں انہیں آج کے دن تیرے لئے بخش دیتا ہوں، پھر اسے اس کی حسنات کی کتاب دیجائیگی اور کافر اور منافقوں کے لئے تمام مخلوقات کے سامنے منادی ہو گی کہ یہ وہ لوگ ہیں، جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی تکذیب کی۔

(٣٦٩) بَاب حَدِيثِ تَوْبَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَصَاحِبَيْهِ*

باب (۳۶۹) کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھیوں کی توبہ کا بیان۔

۲۲۹۹- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ مَوْلَى بَنِي أُمَيَّةَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثُمَّ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ وَهُوَ يُرِيدُ الرُّومَ وَنَصَارَى الْعَرَبِ بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ

۲۲۹۹۔ ابوالطاہر، ابن وہب، یونس، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کیا، اور آپ کا ارادہ روم کا تھا، اور عرب کے نصاریٰ کو شام میں دھمکانے کا، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب نے بیان کیا اور ان سے عبداللہ بن کعب نے بیان کیا اور وہ کعب بن مالک کے قائد تھے، جب کہ وہ نابینا ہو گئے تھے کہ

الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ كَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي قَدْ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتِبْ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهُ إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ يُرِيدُونَ عِيرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا وَكَانَ مِنْ خَبَرِي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَاللَّهِ مَا جَمَعْتُ قَبْلَهَا رَاحِلَتَيْنِ قَطُّ حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَغَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا وَاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيرًا فَجَلَا لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمِ الَّذِي يُرِيدُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابُ حَافِظٍ يُرِيدُ بِذَلِكَ الدِّيوَانَ قَالَ كَعْبٌ فَقَلَّ رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ يَظُنُّ أَنَّ ذَلِكَ

میں نے کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کے غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ سنا کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سوائے غزوہ تبوک کے اور کسی جہاد سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدہ نہیں رہا، البتہ غزوہ بدر سے پیچھے رہ گیا تھا اور غزوہ بدر میں شریک نہ ہونے والوں پر عتاب بھی نازل نہیں ہوا، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صرف قریش کے قافلہ کے ارادہ سے تشریف لے گئے تھے، اور بغیر لڑائی کے ارادہ کے خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کا دشمن سے مقابلہ کرا دیا، شب عقبہ میں، میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا، اور وہاں میں نے اسلام پر قائم رہنے کا عہد و پیمان کیا تھا، میں جنگ بدر کی حاضری کو شب عقبہ کی حاضری کے عوض لینا پسند نہیں کرتا، اگرچہ جنگ بدر کی شہرت لوگوں میں زیادہ ہے، غزوہ تبوک پر نہ جانے کا میرا واقعہ یہ ہے۔ کہ اس جہاد کے زمانہ میں جتنا میں طاقت ور اور مالدار تھا، اتنا میں کسی جہاد کے موقعہ پر نہیں ہوا تھا، خدا کی قسم اس جہاد کے موقعہ پر میرے پاس دو اونٹنیاں بھی تھیں، اور اس سے قبل کسی جہاد میں دو سواریاں نہیں ہوئی تھیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جنگ پر جانے کا ارادہ فرماتے، تو دوسری لڑائی کا ذکر کر کے اس خاص مہم پر جانے کو چھپاتے، لیکن جب تبوک کا زمانہ آیا، تو سخت گرمی کا زمانہ تھا، اور ایک لمبا سفر تھا، بے آب و گیاہ بیابان طے کرنا تھا، اور کثیر دشمنوں کا مقابلہ کرنا تھا، اس لئے آپؐ نے مسلمانوں کے سامنے کھول کر بیان کر دیا، تاکہ جنگ کے لئے تیاری کرلیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارادہ سے مسلمانوں کو مطلع کر دیا، مسلمانوں کی تعداد بہت زیادہ تھی، اور کوئی رجسٹر ایسا نہیں تھا، جس میں سب کے ناموں کا اندراج ہو سکے، کعب فرماتے ہیں کہ جو شخص جنگ میں شریک نہ ہونا چاہتا تھا، وہ سمجھ لیتا تھا، کہ جب تک میرے متعلق وحی نازل نہیں ہوگی، میری حالت پوشیدہ رہے گی، آنحضرت صلی

سَيَخْفَى لَهُ مَا لَمْ يَنزِلْ فِيهِ وَحْيٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَغَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ فَأَنَا إِلَيْهَا أَصْعَرُ فَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَطَفِقْتُ أَغْدُو لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا وَأَقُولُ فِي نَفْسِي أَنَا قَادِرٌ عَلَى ذَلِكَ إِذَا أَرَدْتُ فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يَتَمَادَى بِي حَتَّى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَادِيًا وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِي شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يَتَمَادَى بِي حَتَّى أَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ فَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ فَأُدْرِكَهُمْ فَيَا لَيْتَنِي فَعَلْتُ ثُمَّ لَمْ يُقَدَّرْ ذَلِكَ لِي فَطَفِقْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْزُنُنِي أَنِّي لَا أَرَى لِي أُسْوَةً إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا عَلَيْهِ فِي النِّفَاقِ أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللَّهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ تَبُوكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِي عِطْفَيْهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِئْسَ مَا قُلْتَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ رَأَى رَجُلًا مُبَيِّضًا يَزُولُ بِهِ السَّرَابُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ أَبَا خَيْثَمَةَ فَإِذَا هُوَ أَبُو خَيْثَمَةَ

اللہ علیہ وسلم نے اس جہاد کا اس وقت ارادہ فرمایا، جب کہ میوہ جات پختہ ہو گئے تھے، اور درختوں کے سائے کافی ہو چکے تھے، اور مجھے ان کی طرف میلان تھا، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سب مسلمانوں نے جنگ کی تیاری کی، اور میں بھی سامان درست کرنے کے لئے صبح کے وقت ان کے ساتھ جایا کرتا تھا، مگر کسی کام کی تکمیل کئے بغیر واپس چلا آیا کرتا تھا، میں اپنے دل میں خیال کرتا، میں یہ کام پھر کرلوں گا، اور اسی لیت و لعل میں مدت گزر گئی اور مسلمانوں نے کوشش کر کے سامان سفر تیار کرلیا، بالآخر ایک صبح کو حضور مسلمانوں کو ساتھ لے کر چل دیئے، مگر میں اپنے سامان کی کوئی شیٔ درست نہیں کر سکا، اور بغیر کچھ کئے چلا آیا، مدت تک میری یہی ٹال مٹول رہی، مجاہدین آگے بڑھ گئے، اور میں یہی سمجھتا رہا کہ تنہا کوچ کر کے ان سے جاکر مل جاؤں گا، کاش میں ایسا ہی کرلیتا، مگر یہ مقدر میں نہیں تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانے کے بعد اب جو میں لوگوں میں چلتا پھرتا، تو مجھے یہ دیکھ کر رنج ہوتا کہ سوائے ان لوگوں کے جن کے منافق ہونے کا خیال تھا اور علاوہ ان ضعیف اشخاص کے جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے معذور تھے اور کوئی مجھے اپنے جیسا نظر نہیں آتا تھا، حضور نے تبوک پہنچنے تک مجھے یاد نہیں فرمایا، ایک روز تبوک میں لوگوں کے ساتھ آپ تشریف فرما تھے، آپؐ نے فرمایا، کعب بن مالک کا کیا ہوا؟ بنی سلمہ کے ایک شخص نے کہا، یارسول اللہ اسے اس کی دو چادروں نے اور اپنے دونوں پہلوؤں کو دیکھنے نے روک لیا ہے، معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے تم نے یہ بات اچھی نہیں کہی یارسول اللہ ہم تو سوائے خیر کے ان کے اندر اور کچھ نہیں جانتے، حضور خاموش رہے اتنے میں ایک سفید پوش آدمی دور سے ریگستان میں آتا نظر آیا، حضور نے فرمایا، ابو خثیمہ ہوگا اور واقعی وہ ابو خثیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انصاری تھے اور یہ وہی تھے کہ جس وقت منافقوں نے انہیں فقیر سمجھا تھا، تو انہوں

الْأَنْصَارِيُّ وَهُوَ الَّذِي تَصَدَّقَ بِصَاعِ التَّمْرِ حِينَ لَمَزَهُ الْمُنَافِقُونَ فَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِنْ تَبُوكَ حَضَرَنِي بَثِّي فَطَفِقْتُ أَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ بِمَ أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا وَأَسْتَعِينُ عَلَى ذَلِكَ كُلَّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي فَلَمَّا قِيلَ لِي إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَنْجُوَ مِنْهُ بِشَيْءٍ أَبَدًا فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ وَصَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضْعَةً وَثَمَانِينَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللَّهِ حَتَّى جِئْتُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَ فَجِئْتُ أَمْشِي حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنِّي سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا وَلَكِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضَى بِهِ عَنِّي لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يُسْخِطَكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لَأَرْجُو فِيهِ عُقْبَى اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَانَ لِي عُذْرٌ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلَا

نے ایک صاع چھوہارے خیرات کئے تھے، کعب بیان کرتے ہیں، غرضیکہ جب مجھے اطلاع ملی کہ حضور تبوک سے واپس آ رہے ہیں، تو اندرونی رنج والم اور زیادہ ہو گیا اور میں کوئی بات بنانے کی فکر کرنے لگا، اور ایسی بات سوچنے لگا، کہ جس سے حضور کی ناراضگی سے نجات مل جائے، گھر والوں میں سے جو لوگ اہل الرائے تھے، ان سے بھی مدد کا خواستگار ہوا، پھر مجھے اطلاع ملی کہ حضور عنقریب ہی آنے والے ہیں، مجھے کسی حیلہ سے اس معاملہ سے اپنی نجات کی کوئی سبیل نظر نہیں آئی تو سب دروغ بندی کا خیال جاتا رہا، اور سچ بولنے کا میں نے پختہ ارادہ کر لیا، صبح کو حضورؐ تشریف لے آئے، آپ کا قاعدہ یہ تھا کہ آپؐ جب کبھی سفر سے واپس آتے، تو پہلے مسجد میں آکر دو رکعت نماز پڑھتے، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھتے، حسب معمول حضورؐ نے ایسا ہی کیا، تو جو لوگ تبوک جانے سے رہ گئے تھے، انہوں نے عذر خواہی کرنا شروع کی، اور قسمیں کھانے لگے، یہ سب آدمی کچھ اوپر اسی تھے، حضورؐ نے سب کی ظاہری حالت دیکھ کر عذر قبول فرمالیا، ان سے بیعت کی، اور ان کے لئے دعاء مغفرت کی اور باطن کو خدا کے سپرد کر دیا، بالآخر میں حاضر ہوا اور سلام کیا، آپؐ نے تبسم فرمایا لیکن آپؐ غصہ میں تھے اور فرمایا تمہارے رہ جانے کی کیا وجہ ہے؟ کیا تم نے سواری نہیں خریدی تھی؟ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ اگر میں کسی دنیادار آدمی کے پاس بیٹھا ہوتا اور مجھے معلوم ہوتا کہ کوئی عذر کر کے اس کی ناراضگی سے نجات مل سکتی ہے، تو مجھے قوت گویائی حاصل ہے، لیکن بخدا میں خوب جانتا ہوں کہ اگر میں آپؐ سے جھوٹ بولوں گا، اور آپؐ راضی بھی ہو جائیں گے، تب بھی عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ پر غضبناک کر دیگا، اور اگر سچ بولوں گا اور آپ ناراض بھی ہو جائیں گے تو بھی اللہ تعالیٰ سے اچھے انجام کی امید ہے، بخدا مجھے کوئی عذر نہیں تھا، خدا کی قسم اس جہاد سے بڑھ کر میں کبھی طاقتور اور خوش حال نہیں تھا،

أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيكَ فَقُمْتُ وَثَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا لِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْنَاكَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هَذَا لَقَدْ عَجَزْتَ فِي أَنْ لَا تَكُونَ اعْتَذَرْتَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَذَرَ بِهِ إِلَيْهِ الْمُخَلَّفُونَ فَقَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا زَالُوا يُؤَنِّبُونَنِي حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُكَذِّبَ نَفْسِي قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ هَلْ لَقِيَ هَذَا مَعِي مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ لَقِيَهُ مَعَكَ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ فَقِيلَ لَهُمَا مِثْلَ مَا قِيلَ لَكَ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوا مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعَةَ الْعَامِرِيُّ وَهِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ قَالَ فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيهِمَا أُسْوَةٌ قَالَ فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوهُمَا لِي قَالَ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ قَالَ فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ وَقَالَ تَغَيَّرُوا لَنَا حَتَّى تَنَكَّرَتْ لِي فِي نَفْسِيَ الْأَرْضُ فَمَا هِيَ بِالْأَرْضِ الَّتِي أَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً فَأَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلَاةَ وَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ وَآتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ

آپؐ نے فرمایا، اب اس شخص نے سچ کہہ دیا، اٹھ جاؤ تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ تمہارے متعلق خود کوئی فیصلہ نہ فرمادے، قبیلہ بنی سلمہ کے لوگ بھی اٹھ کر میرے پیچھے آئے، اور کہنے لگے، بخدا اس سے قبل ہماری دانست میں تم نے کوئی قصور نہیں کیا، پھر اب تم کیوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس طرح عذر پیش نہ کر سکے، جیسا کہ دوسرے رہ جانے والوں نے عذر پیش کئے ہیں تمہارے قصور کے لئے حضورؐ کی دعاء مغفرت کافی ہو جاتی، ان لوگوں نے مجھے اتنی ملامت کی کہ میرا ارادہ ہو گیا کہ حضور کے پاس جا کر اپنے پہلے کلام کی تکذیب کر دوں، مگر میں نے ان سے کہا کیا یہ میرے جیسا معاملہ میرے علاوہ اور کسی کو بھی پیش آیا ہے، ان لوگوں نے کہا ہاں، دو آدمی اور بھی ہیں، انہوں نے وہی بات کہی ہے، جو تم نے کہی، اور ان سے بھی حضور نے وہی فرمایا ہے، جو تم سے فرمایا ہے، میں نے کہا، وہ دونوں کون ہیں؟ ان لوگوں نے کہا ایک مرارہ بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عامری اور دوسرے ہلال بن امیہ واقفی جب انہوں نے ایسے نیک آدمیوں کا نام لیا، جو جنگ بدر میں شریک تھے، اور بہت خوبیوں والے تھے، تو میں اپنے پہلے خیال پر قائم رہا، حضورؐ نے دوسرے غیر حاضروں کو چھوڑ کر صرف ہم تینوں سے مسلمانوں کو گفتگو کرنے کی ممانعت فرمادی، مسلمان ہم سے بچنے لگے، اور ہمارے لئے بالکل بیگانے ہو گئے، اور میرے لئے تو گویا، زمین ہی بدل گئی اور (مدینہ) جان پہچان کی سرزمین ہی معلوم نہ ہوتی تھی، پچاس روز تک یہی حالت رہی، میرے دوسرے دونوں ساتھی، تو خانہ نشین ہو گئے، اور گھروں میں روتے رہے، مگر میں نوجوان تھا، اور طاقتور بھی، باہر نکلا کرتا، اور نمازوں میں مسلمانوں کے ساتھ شریک ہوتا، بازاروں میں چکر لگاتا، مگر کوئی مجھ سے بات نہیں کرتا تھا، میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور نماز کے بعد جب آپؐ اپنی جگہ پر تشریف فرما ہوتے تو میں سلام کرتا اور دل میں کہتا معلوم نہیں سلام کے

حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ أَمْ لَا ثُمَّ أُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ وَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلَاتِي نَظَرَ إِلَيَّ وَإِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّي حَتَّى إِذَا طَالَ ذَلِكَ عَلَيَّ مِنْ جَفْوَةِ الْمُسْلِمِينَ مَشَيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا قَتَادَةَ أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَنَّ أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي فِي سُوقِ الْمَدِينَةِ إِذَا نَبَطِيٌّ مِنْ نَبَطِ أَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ مَنْ يَدُلُّ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ إِلَيَّ حَتَّى جَاءَنِي فَدَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ وَكُنْتُ كَاتِبًا فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا فِيهِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنَا أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللَّهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَلَا مَضْيَعَةٍ فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ قَالَ فَقُلْتُ حِينَ قَرَأْتُهَا وَهَذِهِ أَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَتَيَامَمْتُ بِهَا التَّنُّورَ فَسَجَرْتُهَا بِهَا حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ مِنَ الْخَمْسِينَ وَاسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ قَالَ فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبَنَّهَا قَالَ فَأَرْسَلَ إِلَى صَاحِبَيَّ بِمِثْلِ ذَلِكَ قَالَ فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَكُونِي

جواب کے لئے حضورؐ نے لب مبارک ہلائے یا نہیں، پھر میں حضورؐ کے قریب ہی نماز پڑھنا شروع کرتا اور نظریں چرا کر دیکھتا کہ جب میں نماز میں مشغول ہوتا ہوں تو آپؐ میری طرف دیکھ لیتے ہیں اور جب میں آپؐ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں تو آپؐ اپنا رخ پھیر لیتے ہیں، الغرض مسلمانوں کی یہ ترش روئی زیادہ بڑھ گئی تو میں ایک روز جا کر ابو قتادہؓ کی دیوار کے اوپر چڑھ گیا وہ میرے چچا زاد بھائی اور سب سے زیادہ دوست تھے میں نے انہیں سلام کیا، مگر بخدا انہوں نے سلام کا جواب نہیں دیا میں نے کہا، ابو قتادہؓ! میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تمہیں اس بات کا علم نہیں کہ مجھے اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت ہے، لیکن انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا میں نے دوبارہ قسم دی پھر بھی خاموش رہے، جب سہ بارہ قسم دی تو بولے اللہ و رسولہ اعلم میرے آنسو جاری ہوگئے، میں دیوار پر چڑھا اور لوٹ آیا، ایک دن میں مدینہ کے بازار میں پھر رہا تھا کہ شام کا رہنے والا نبطی جو مدینہ میں غلہ فروخت کرنے لایا تھا لوگوں سے پوچھ رہا تھا کہ کوئی شخص مجھے کعب بن مالک کا پتہ بتا دے۔ لوگوں نے میری طرف اشارہ کر دیا وہ میرے پاس آیا اور شاہ غسان کا ایک خط میرے نام کا لا کر مجھے دیا میں چونکہ منشی تھا، اس لئے اسے پڑھا جس کا مضمون یہ تھا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے ساتھی (حضورؐ) نے تم پر ظلم کیا ہے اور خدا نے تمہیں ذلت کی جگہ اور حق تلفی کے مقام میں رہنے کے لئے پیدا نہیں کیا، تم ہمارے پاس چلے آؤ، ہم تمہاری دلجوئی کریں گے، خط پڑھ کر میں نے کہا یہ بھی میرا امتحان ہے، اور میں نے اسے تنور میں جھونک دیا، جب پچاس دن میں سے ایک چلہ گزر گیا اور بقیہ دس روز میں کوئی حکم نازل نہیں ہوا تو ایک روز حضورؐ کا قاصد میرے پاس آیا اور کہا کہ حضورؐ نے تمہیں اپنی بیوی سے علیحدہ رہنے کا حکم دیا ہے، میں نے کہا طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ قاصد نے کہا نہیں تم اس سے علیحدہ رہو اور قربت نہ کرو، حضورؐ نے

عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ قَالَ فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ قَالَ لَا وَلَكِنْ لَا يَقْرَبْنَكِ فَقَالَتْ إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى شَيْءٍ وَ وَاللَّهِ مَا زَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هَذَا قَالَ فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ فَقَدْ أَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ قَالَ فَقُلْتُ لَا أَسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِينِي مَاذَا يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ فِيهَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ قَالَ فَلَبِثْتُ بِذَلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ فَكَمُلَ لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حِينَ نُهِيَ عَنْ كَلَامِنَا قَالَ ثُمَّ صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَّا قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ أَوْفَى عَلَى سَلْعٍ يَقُولُ بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَبْشِرْ قَالَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَعَرَفْتُ أَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ قَالَ فَآذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَنَا فَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُونَ وَرَكَضَ رَجُلٌ إِلَيَّ فَرَسًا وَسَعَى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ قِبَلِي وَأَوْفَى الْجَبَلَ فَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا

میرے دونوں ہمراہیوں کو بھی یہی حکم پہنچا دیا، میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ اپنے میکے چلی جاؤ، اور اس وقت تک وہیں رہو جب تک کہ اللہ تعالیٰ اس معاملہ میں کوئی فیصلہ نہ فرما دیں۔ ہلال بن امیہ کی بیوی نے حضورؐ سے آکر عرض کیا کہ ہلال بن امیہ بہت بوڑھے ہو چکے ہیں اور اپنا کام خود نہیں کر سکتے اور نہ ہی ان کے پاس کوئی خادم ہے اگر میں ان کی خدمت کروں تو کیا یہ حضورؐ کی مرضی کے خلاف ہوگا، فرمایا نہیں، مگر وہ تم سے قربت نہ کریں، انہوں نے کہا، بخدا انہیں تو اس چیز کی رغبت ہی نہیں اور خدا کی قسم جس دن سے ان کا یہ واقعہ ہوا ہے وہ برابر رو رہے ہیں، میرے گھر والوں نے مجھ سے کہا کہ اگر تم بھی حضورؐ سے اپنی بیوی کے لئے اجازت لے لو جس طرح ہلال کی بیوی نے لی ہے تو تمہاری بیوی تمہاری خدمت کر دیا کرے گی، میں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کی استدعا نہیں کروں گا، معلوم نہیں آپ کیا جواب دیں اور پھر میں جوان آدمی بھی ہوں، اس طرح دس راتیں اور گزر گئیں جس وقت سے مجھے کلام کرنے کی ممانعت ہوئی تھی اس وقت سے جب پچاس راتیں پوری ہو گئیں اور پچاسویں رات کی صبح کو میں اپنے گھر ہی میں صبح کی نماز پڑھ کر اس حالت میں بیٹھا تھا جس کا خدا نے ہمارے حق میں تذکرہ کیا ہے، میری طبیعت بے چین تھی اور زمین باوجود کشادگی کے مجبور تنگ تھی، اچانک مجھے ایک منادی کی آواز سنائی دی جو کہ کوہ سلع پر انتہائی بلند آواز میں کہہ رہا تھا کہ اے کعب بن مالک خوش ہو جاؤ میں سجدہ میں گر پڑا اور سمجھ گیا کہ کشائش کی صورت پیدا ہو گئی ہے نماز فجر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو ہماری توبہ قبول ہو جانے کی اطلاع دے دی تھی اور لوگ ہمیں خوشخبری دینے کے لئے چل دیئے تھے اور کچھ لوگ میرے دونوں ساتھیوں کو خوشخبری دینے کے لئے گئے تھے اور ایک آدمی گھوڑے کو ایڑی لگا کر میری طرف چل دیا تھا نیز قبیلہ اسلم کا ایک شخص دوڑ کر پہاڑ پر چڑھ گیا

جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي فَنَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُمَا إِيَّاهُ بِبِشَارَتِهِ وَاللَّهِ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا فَانْطَلَقْتُ أَتَأَمَّمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنِّئُونِي بِالتَّوْبَةِ وَيَقُولُونَ لِتَهْنِئْكَ تَوْبَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ يُهَرْوِلُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَّأَنِي وَاللَّهِ مَا قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ قَالَ فَكَانَ كَعْبٌ لَا يَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ وَيَقُولُ أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ قَالَ فَقُلْتُ أَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَقَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ كَأَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ قَالَ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَقُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ قَالَ وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ إِنَّمَا أَنْجَانِي بِالصِّدْقِ وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيتُ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ أَنَّ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللَّهُ فِي صِدْقِ

اور گھوڑا سوار کے پہنچنے سے پہلے مجھے آواز آگئی تھی، غرض جب وہ شخص میرے پاس آیا جس کی بشارت کی آواز میں نے سنی تھی تو میں نے اپنے دونوں کپڑے اتار کر اسے پہنا دیئے، بخدا اس روز میرے پاس ان دونوں کپڑوں کے علاوہ اور کوئی کپڑا نہیں تھا اور خود عاریتاً مانگ کر دو کپڑے پہن لئے اور خدمت گرامی میں حاضری کے ارادہ سے چل دیا (راستہ میں) گروہ در گروہ آدمی مجھے ملتے اور توبہ قبول ہونے کی مبارکباد دیتے اور کہتے مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول فرمائی، بالآخر میں مسجد میں داخل ہوا، حضور انورؐ مسجد میں تشریف فرما تھے اور صحابہ کرامؓ حلقہ بنائے بیٹھے تھے، طلحہ بن عبید اللہؓ اٹھ کر لپک آئے اور مجھ سے مصافحہ کیا، اور مبارکباد دی، خدا کی قسم طلحہؓ کے علاوہ اور کوئی مہاجر نہیں اٹھا، کعبؓ، طلحہؓ کے اس فعل کو کبھی فراموش نہ کر سکے، کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے حضور کو سلام کیا تو چہرہ مبارک خوشی سے چمک رہا تھا، فرمایا روز پیدائش سے لے کر آج تک جو دن تم پر گزرے ہیں ان میں سب سے بہترین دن کی بشارت ہو، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ حضورؐ کی طرف سے یہ "معافی" ہے یا اللہ تعالیٰ کی جانب سے؟ فرمایا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور حضورؐ کی عادت تھی کہ خوشی کے وقت چہرہ انور چمک اٹھتا تھا، گویا کہ چاند کا ٹکڑا ہے اسی سے ہم آپؐ کی مسرت معلوم کر لیتے تھے، الغرض جب میں حضورؐ کے سامنے جا کر بیٹھا تو عرض کیا، یا رسول اللہؐ میری توبہ کی تکمیل یہ ہے کہ اپنے کل مال سے دست بردار ہو جاؤں اور خدا اور اس کے رسولؐ کی خدمت میں بطور صدقہ پیش کر دوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ مال اپنے پاس روکے رکھو، یہی تمہارے لئے بہتر ہے، میں نے عرض کیا میں اپنا وہ حصہ روکے لیتا ہوں جو خیبر میں ہے، اس کے بعد میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اللہ تعالیٰ نے مجھے سچائی کی بدولت نجات دی ہے، اب میری توبہ کی تکمیل یہ ہے کہ جب تک زندگی رہے سچ بولتا رہوں،

الْحَدِيثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هَذَا أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي اللَّهُ بِهِ وَاللَّهِ مَا تَعَمَّدْتُ كَذِبَةً مُنْذُ قُلْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هَذَا وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللَّهُ فِيمَا بَقِيَ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ) حَتَّى بَلَغَ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ) قَالَ كَعْبٌ وَاللَّهِ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ إِذْ هَدَانِي اللَّهُ لِلْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَكُونَ كَذَبْتُهُ فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا إِنَّ اللَّهَ قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّ مَا قَالَ لِأَحَدٍ وَقَالَ اللَّهُ (سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ) قَالَ كَعْبٌ كُنَّا خُلِّفْنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولَئِكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَلَفُوا لَهُ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَنَا حَتَّى قَضَى

حضرت کعبؓ بیان کرتے ہیں بخدا جب میں نے یہ بات حضورؐ سے عرض کی، میری دانست میں سچائی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کسی مسلمان کی ایسی آزمائش نہیں کی جیسی کہ میری کی اور بخدا اس وقت سے لے کر آج تک میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، اور آئندہ کے لئے بھی امید ہے کہ اللہ مجھے جھوٹ سے محفوظ رکھے گا، اسی واقعہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے (سورہ توبہ کی) یہ آیتیں نازل فرمائی، لقد تاب اللہ الخ، اللہ تعالیٰ نے نبی اکرمؐ اور مہاجرین وانصار کے حال پر توجہ فرمائی جنھوں نے تنگی کی حالت میں پیغمبر کا ساتھ دیا تھا۔ آخر آیت رؤف رحیم تک، اور ان تین شخصوں کے حال پر بھی توجہ فرمائی جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا، یہاں تک کہ ان کی پریشانی کی یہ نوبت پہنچی، کہ زمین باوجود اپنی فراخی کے ان پر تنگی کرنے لگی، آخر آیت یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللّٰہ وکونوا مع الصادقین تک، کعبؓ بیان کرتے ہیں خدا کی قسم جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کی دولت سے نوازا آج تک کوئی نعمت بھی اس سچائی سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوئی، اگر میں بھی جھوٹ بول دیتا، تو جس طرح اور جھوٹ بولنے والے تباہ و برباد ہوئے میں بھی ہو جاتا، نزول وحی کے وقت اللہ تعالیٰ نے جھوٹ بولنے والوں کی بہت مذمت فرمائی، چنانچہ ارشاد ہے، سیحلفون باللّٰہ الخ یعنی ہاں اب وہ تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھائیں گے (کہ ہم معذور تھے) جب تم ان کے پاس واپس جاؤ گے تاکہ تم انہیں ان کی حالت پر چھوڑ دو، سو تم ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دو، وہ لوگ بالکل گندے ہیں اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے، ان کاموں کے بدلہ میں جو وہ کیا کرتے تھے، یہ اس لئے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ، تو تم اگر ان سے راضی بھی ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے راضی نہیں ہوتا، کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم تین آدمیوں کا معاملہ ان لوگوں سے پیچیدہ رہ گیا تھا جنہوں نے دربار رسالتؐ میں قسمیں کھا کھا کر عذر خواہی کی تھی اور

فِيهِ فَبِذَلِكَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا) وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ مِمَّا خُلِّفْنَا تَخَلُّفَنَا عَنِ الْغَزْوِ وَإِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ إِيَّانَا وَإِرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ *

حضورؐ نے ان کی معذرت بھی قبول فرما کر ان سے بیعت لی تھی اور ان کے لئے دعا مغفرت بھی فرمائی تھی اور ہمارے معاملہ میں حضورؐ نے کوئی فیصلہ نہیں دیا تھا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے خود فیصلہ فرمادیا، وعلى الثلثة الذين خلفوا اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم جہاد سے پیچھے رہ گئے تھے بلکہ پیچھے رہ جانے کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے معاملہ کو ان لوگوں کے بعد میں رکھا جنہوں نے قسمیں کھا کھا کر حضورؐ کے سامنے معذرت پیش کی اور آپؐ نے ان کی معذرت کو قبول فرمایا۔

(فائدہ) اس روایت سے بہت سے فوائد حاصل ہوئے مثلاً اہل بدر اور اہل عقبہ کی فضیلت مسلمان کی غیبت کوئی کرے تو اس کی تردید کرنا، سفر سے آتے وقت مسجد میں جا کر دو رکعت پڑھنا، اہل بدعت سے ملاقات اور سلام و کلام کا ترک کر دینا، خوشخبری کا استحباب، خوشخبری دینے والے کے ساتھ حسن سلوک کرنا، ملاقات کے وقت مصافحہ کا استحباب، اصحاب فضل کے لئے کھڑا ہونا، خوشی کے مقامات میں صدقہ و خیرات کرنا، مبارک باد کا استحباب، نیز معلوم ہوا کہ اطاعت اللہ اور اطاعت الرسول عزیزداری پر مقدم ہے اور یہ کہ صحابہ کرام اور خود جناب نبی اکرمؐ اس بات کا اعتقاد رکھتے تھے کہ عالم الغیب صرف ذات خداوندی ہی ہے اس کے علاوہ اس حدیث میں اور بہت فوائد ہیں جو امام نووی نے شرح نووی میں نقل کئے ہیں۔

۲۳۰۰- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَوَاءً *

۲۳۰۰- محمد بن رافع، حجین بن مثنیٰ، لیث، عقیل، ابن شہاب سے یونس عن الزہری کی سند کے ساتھ حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۳۰۱- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ عَلَى يُونُسَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّمَا يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا حَتَّى

۲۳۰۱- عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، محمد بن عبداللہ بن مسلم، زہری، عبدالرحمٰن بن عبداللہ، عبیداللہ بن کعب بن مالک بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب بن مالکؓ سے ان کا واقعہ سنا جب کہ وہ جنگ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رہ گئے تھے اور حسب سابق روایت مروی ہے، باقی یونس کی روایت سے اس روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جہاد پر تشریف لے جاتے تو اکثر توریہ فرماتے، لیکن اس غزوہ میں آپؐ نے صاف صاف بیان فرمایا تھا، اور محمد بن عبداللہ بن مسلم کی روایت میں ابوخیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں ہے اور نہ ہی ان کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات مذکور ہے۔

كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ أَبَا خَيْثَمَةَ وَلُحُوقَهُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

٢٣٠٢- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ أُصِيبَ بَصَرُهُ وَكَانَ أَعْلَمَ قَوْمِهِ وَأَوْعَاهُمْ لِأَحَادِيثِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ يُحَدِّثُ أَنَّهُ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ غَيْرَ غَزْوَتَيْنِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَغَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاسٍ كَثِيرٍ يَزِيدُونَ عَلَى عَشَرَةِ آلَافٍ وَلَا يَجْمَعُهُمْ دِيوَانُ حَافِظٍ *

۲۳۰۲۔ سلمہ بن شبیب، حسن بن اعین، معقل، زہری، عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب، حضرت عبیداللہ بن کعبؓ بن مالکؓ سے روایت ہے اور وہ کعب بن مالکؓ کے (ان کے نابینا ہو جانے کے بعد) قائد تھے، اور وہ اپنی قوم میں سب سے زیادہ علم رکھتے تھے اور سب سے زیادہ انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث یاد تھیں، کعب بن مالکؓ ان تین حضرات میں سے تھے جن کی اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول فرمائی، کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف دو جہادوں کے علاوہ اور کسی جہاد میں پیچھے نہیں رہے اور بقیہ روایت بیان کی باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ حضورؐ نے بہت سے مسلمانوں کے ساتھ جہاد کیا جن کی تعداد دس ہزار سے زیادہ تھی اور کسی منشی کا دفتر ان کا شمار نہیں کر سکتا تھا۔

(فائدہ) ابوزرعہ رازی فرماتے ہیں کہ ستر ہزار صحابہ کرام تھے اور ابن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ تیس ہزار کی تعداد تھی، باقی ٹھیک ٹھیک مقدار معلوم نہیں ہے اور ان دونوں اقوال میں علمائے کرام نے تطبیق بایں صورت بیان کی ہے کہ امام رازی نے مجاہدین اور ان کے ساتھ رہنے والوں سب کا شمار کیا ہے اور ابن اسحاق نے صرف مجاہدین ہی کا شمار کیا ہے، امام نووی نے فرمایا ہے کہ زیادہ مشہور قول ابن اسحاق کا ہے اور یہی صحیح ہے۔

(٣٧٠) بَاب فِي حَدِيثِ الْإِفْكِ وَقَبُولِ تَوْبَةِ الْقَاذِفِ *

باب (۳۷۰) حدیث افک اور تہمت لگانے والوں کی توبہ کا قبول ہونا۔

٢٣٠٣- حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَالسِّيَاقُ حَدِيثُ مَعْمَرٍ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدٍ وَابْنِ

۲۳۰۳۔ حبان بن موسیٰ، عبداللہ بن مبارک، یونس بن یزید ایلی (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، سعید بن مسیب، اور عروہ و علقمہ اور عبیداللہ بن عبداللہ سب حضرت عائشہؓ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ جب ان پر تہمت لگانے والوں نے تہمت لگائی اور جو کچھ کہنا تھا سو کہا، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی اس تہمت سے پاک

رَافِعٍ قَالَ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنْ حَدِيثِهَا وَبَعْضُهُمْ كَانَ أَوْعَى لِحَدِيثِهَا مِنْ بَعْضٍ وَأَثْبَتَ اقْتِصَاصًا وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمُ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا ذَكَرُوا أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُنْزَلُ فِيهِ مَسِيرَنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوِهِ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ مِنْ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَإِذَا عِقْدِي مِنْ جَزْعِ ظَفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يَرْحَلُونَ لِي فَحَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِيَ الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ قَالَتْ وَكَانَتِ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ

بیان فرمائی، زہری بیان کرتے ہیں کہ ان سب حضرات نے اس حدیث کا ایک ایک ٹکڑا بیان کیا اور بعض بعض سے زیادہ یاد رکھنے والے اور عمدہ بیان کرنے والے تھے اور میں نے ہر ایک سے حدیث سنی اور بعض کی حدیث بعض کی تصدیق کرنے والی تھی، چنانچہ حضرت عائشہؓ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر پر تشریف لے جانا چاہتے تو اپنی بیویوں میں قرعہ ڈالتے جس کا نام نکل آتا اسے ساتھ لے جاتے (ایک مرتبہ) جہاد کو تشریف لے گئے اور قرعہ میں میرا نام نکل آیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل دی، یہ واقعہ پردہ کا حکم نازل ہونے سے بعد کا ہے چنانچہ میں محمل میں سوار ہو کر چلتی تھی اور جہاں کہیں پڑاؤ ہوتا تھا میرا محمل اتار لیا جاتا تھا، غرض ہم چل دیئے جہاد سے فارغ ہو کر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس ہوئے اور مدینہ کے قریب ہم سب پہنچ گئے تو ایک رات کو حضورؐ نے کوچ کا اعلان کرایا، اعلان سنتے ہی میں بھی اٹھی اور پیدل جا کر لشکر سے نکل کر قضاء حاجت سے فارغ ہو کر منزل پر آئی، سینہ ٹٹول کر دیکھا تو ظفاری پوتھ کا ہار (جو میں پہنے ہوئے تھی) نہ معلوم کہیں ٹوٹ کر گر گیا، فوراً میں اس کی تلاش کے لئے لوٹی، لیکن تلاش کرنے میں دیر لگ گئی جو گروہ میرا کجاوہ کستا تھا اس نے میرے محمل کو اٹھا کر اسی اونٹ پر رکھ دیا جس پر میں سوار ہوتی تھی کیونکہ ان لوگوں کا خیال تھا کہ میں محمل کے اندر ہوں گی اس زمانہ میں عورتیں ہلکی پھلکی ہوتی تھیں، فربہ اندام اور بھاری بھر کم نہ ہوتی تھیں، کھانا تھوڑا کھایا کرتی تھیں اور میں تو ویسے بھی نوخیز لڑکی تھی، اس لئے جن لوگوں نے محمل اٹھا کر رکھا ان کو محمل کی گرانی کا امتیاز نہ ہوا، اور اونٹ اٹھا کر وہ لوگ چل دیئے اور لشکر کے چلے جانے کے بعد مجھے ہار مل گیا، میں پڑاؤ پر پھر آگئی اور خیال کیا کہ جب میں لوگوں کو نہ ملوں گی تو یہیں لوٹ کر آئیں گے، میں اپنی جگہ

خِفَافًا لَمْ يُهَبَّلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ ثِقَلَ الْهَوْدَجِ حِينَ رَحَلُوهُ وَرَفَعُوهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوا وَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ وَظَنَنْتُ أَنَّ الْقَوْمَ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ قَدْ عَرَّسَ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ فَادَّلَجَ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ فَأَتَانِي فَعَرَفَنِي حِينَ رَآنِي وَقَدْ كَانَ يَرَانِي قَبْلَ أَنْ يُضْرَبَ الْحِجَابُ عَلَيَّ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي فَخَمَّرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي وَ وَاللَّهِ مَا يُكَلِّمُنِي كَلِمَةً وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ حَتَّى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ عَلَى يَدِهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِي الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا مُوغِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ فِي شَأْنِي وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاشْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ وَلَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ يَرِيبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لَا أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَشْتَكِي إِنَّمَا يَدْخُلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ كَيْفَ تِيكُمْ فَذَاكَ يَرِيبُنِي وَلَا أَشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتَّى خَرَجْتُ بَعْدَ مَا

میں بیٹھی ہوئی تھی کہ آنکھوں میں نیند کا جوش آیا اور میں سو گئی، صفوان بن معطل سلمی ذکوانی لشکر کے پیچھے آخر شب میں سو گیا تھا پچھلی رات کو چل کر صبح کو میرے پڑاؤ پر پہنچا اور سوئے ہوئے آدمی کا ایک جثہ اسے نظر آیا، پاس آیا تو اس نے مجھے پہچان لیا کیونکہ پردہ کے حکم سے پہلے اس نے مجھے دیکھا ہوا تھا، دیکھ کر اس نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا، میں اس کی آواز سے بیدار ہو گئی اور اوڑھنی سے منہ چھپا لیا خدا کی قسم اس نے مجھ سے کوئی بات نہیں کی اور سوائے انا للہ وانا الیہ راجعون کے میں نے اس سے کوئی بات نہیں سنی، غرض اس نے اپنی اونٹنی بٹھا دی، میں اس کے ہاتھ کے سہارے سوار ہو گئی اور وہ اونٹنی کی مہار پکڑے چل دیئے یہاں تک کہ لشکر میں پہنچ گئے، لشکر والے ٹھیک دوپہر میں سخت گرمی کے وقت ایک جگہ اتر پڑے تھے، میرے اس واقعہ میں (بدگمانی کر کے) ہلاک ہونے والے ہلاک ہو گئے اور سب سے بڑی افترا بندی کا ذمہ دار عبداللہ بن ابی منافق تھا، مدینہ میں پہنچ کر میں ایک مہینہ تک بیمار رہی، لوگ بہتان تراشوں کے قول پر غور و خوض کرتے رہے مگر مجھے اس کا کوئی احساس نہ تھا، ہاں بیماری کے زمانہ میں اس بات سے ضرور شک ہوتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری بیماری کے زمانہ میں جو مہربانیاں فرمایا کرتے تھے وہ اس بیماری کے زمانہ میں مجھے نظر نہیں آئیں، اتنی بات ضرور تھی کہ حضورؐ تشریف لانے کے بعد فرمایا کرتے تھے، تمہارا کیا حال ہے، اس سے مجھے شک ہوتا تھا، مگر کسی برائی کا مجھے شعور بھی نہ تھا، بالآخر میں لاغری اور کمزوری کی حالت میں باہر نکلی، اور میرے ساتھ ام مسطح بھی تھیں، اور مناصع کی طرف چل دی مناصع اس زمانہ میں ہمارا بیت الخلاء تھا اور ہم راتوں رات وہاں جاتے تھے، اس وقت ہماری حالت بالکل ابتدائی عربوں کی طرح تھی کہ گھروں میں بیت الخلاء بنانے سے ہمیں تکلیف ہوتی تھی، ام مسطح ابورہم بن مطلب بن مناف کی بیٹی تھی اور

نَقَهْتُ وَخَرَجَتْ مَعِي أُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ
وَهُوَ مُتَبَرَّزُنَا وَلَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ وَذَلِكَ
قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا وَأَمْرُنَا أَمْرُ
الْعَرَبِ الْأُوَلِ فِي التَّنَزُّهِ وَكُنَّا نَتَأَذَّى بِالْكُنُفِ أَنْ
نَتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوتِنَا فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ
وَهِيَ بِنْتُ أَبِي رُهْمِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ
وَأُمُّهَا ابْنَةُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةَ أَبِي بَكْرٍ
الصِّدِّيقِ وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ
الْمُطَّلِبِ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَبِنْتُ أَبِي رُهْمٍ قِبَلَ بَيْتِي
حِينَ فَرَغْنَا مِنْ شَأْنِنَا فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي
مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ مَا
قُلْتِ أَتَسُبِّينَ رَجُلًا قَدْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَتْ أَيْ
هَنْتَاهْ أَوَ لَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ قُلْتُ وَمَاذَا قَالَ
قَالَتْ فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ فَازْدَدْتُ
مَرَضًا إِلَى مَرَضِي فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي فَدَخَلَ
عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ثُمَّ
قَالَ كَيْفَ تِيكُمْ قُلْتُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ آتِيَ أَبَوَيَّ
قَالَتْ وَأَنَا حِينَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ أَتَيَقَّنَ الْخَبَرَ مِنْ
قِبَلِهِمَا فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَبَوَيَّ فَقُلْتُ لِأُمِّي يَا أُمَّتَاهْ مَا
يَتَحَدَّثُ النَّاسُ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِي عَلَيْكِ
فَوَاللَّهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ
يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا قَالَتْ قُلْتُ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا قَالَتْ
فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي
دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ أَصْبَحْتُ أَبْكِي وَدَعَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي
طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ

اس کی ماں صخر بن عامر کی بیٹی تھی جو حضرت ابو بکر کی خالہ
تھیں، ام مسطح کے شوہر کا نام اثاثہ بن عباد بن مطلب تھا،
غرض ضرورت سے فارغ ہو کر میں اور ام مسطح گھر کو آئے،
راستے میں ام مسطح اپنی اوڑھنی میں الجھ کر گریں اور بولیں کہ
مسطح ہلاک ہو، میں نے کہا تم نے برا کہا، کیا تو ایسے آدمی کو
کوستی ہے جو بدر میں شریک تھا، کہنے لگی، بھولی عورت کیا تم نے
اس کا قول نہیں سنا؟ میں نے کہا، اس کا کیا قول ہے، ام مسطحؓ
نے تہمت تراشوں کا قول بیان کیا، یہ سن کر میری بیماری میں
اس سے اور اضافہ ہو گیا، گھر میں واپس آئی، آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور سلام علیک کے بعد فرمایا، تمہارا
کیا حال ہے، میں نے کہا، کیا آپ کی طرف سے اجازت ہے کہ
میں اپنے والدین کے ہاں چلی جاؤں، اس گزارش کی وجہ یہ تھی
کہ میں اپنے والدین سے اس خبر کی تصدیق کرنا چاہتی تھی،
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی میں اپنے
والدین کے مکان پر چلی آئی، اور والدہؓ سے دریافت کیا، لوگ
کیا چہ میگوئیاں کر رہے ہیں، والدہ نے کہا، بیٹی تو رنج نہ کر،
کیونکہ خدا کی قسم اگر کوئی چمکیلی عورت ہو اور اس کی سوکنیں
بھی ہوں اور اس کا شوہر اسے چاہتا بھی ہو تو سوکنیں اس پر بڑی
بڑی باتیں رکھ دیتی ہیں، میں نے کہا سبحان اللہ لوگ کیا چہ
میگوئیاں کر رہے ہیں، الغرض میں اس رات روتی ہی رہی صبح
ہوئی تب بھی میرے آنسو نہ تھمے، اور نہ نیند آئی، صبح کو رو رہی
تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیوی کو طلاق
دینے کے معاملہ میں مشورہ کرنے کے لئے علیؓ اور اسامہؓ کو
طلب فرمایا کیونکہ وحی میں توقف ہو گیا تھا، اسامہؓ نے وہی
مشورہ دیا جو انہیں معلوم تھا کہ ان کی بیوی پاک دامن ہے اور
رسول اللہ کو اپنی بیویوں سے محبت ہے اور عرض کیا، یا رسول
اللہ وہ آپ کی بیوی ہیں مجھے کو تو کسی بدی کا علم نہیں ہے مگر
حضرت علیؓ نے فرمایا یا رسول اللہ خدا نے آپ کے لئے تنگی

يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ قَالَتْ فَأَمَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَبِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ لَهُمْ مِنَ الْوُدِّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُمْ أَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لَمْ يُضَيِّقِ اللَّهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ وَإِنْ تَسْأَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ قَالَتْ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ فَقَالَ أَيْ بَرِيرَةُ هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيبُكِ مِنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهُ بَرِيرَةُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا قَطُّ أَغْمِصُهُ عَلَيْهَا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ قَالَتْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ ابْنِ سَلُولَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَ أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ أَنَا أَعْذِرُكَ مِنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا وَلَكِنِ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلَى قَتْلِهِ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ

نہیں رکھی ہے اس کے علاوہ عورتیں بہت ہیں، اگر آپؐ خادمہ کو بلا کر دریافت کریں گے تو وہ آپ کو سچ سچ بتادے گی، حضورؐ نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا بریرہ، تم کو عائشہؓ کی طرف سے کوئی شک کی بات (کبھی) نظر آئی، بریرہؓ نے جواب دیا قسم ہے اس خدا کی جس نے آپ کو برحق رسول بنا کر بھیجا ہے میں نے حضرت عائشہؓ میں کوئی بات نکتہ چینی کے قابل نہیں دیکھی، صرف اتنی بات ہے کہ وہ کمسن لڑکی ہے گھر گوندھا ہوا آٹا چھوڑ کر سو جاتی ہے، اور بکری کا بچہ اس کو آکر کھا جاتا ہے، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر عبداللہ بن ابی بن سلول سے جواب طلب کیا اور ارشاد فرمایا کہ اے گروہ مسلمانان ایسے شخص کی طرف سے کون جواب دے سکتا ہے جس کی جانب سے مجھے اپنے گھر والوں سے متعلق اذیت پہنچی ہے، خدا کی قسم مجھے تو اپنی بیوی میں کوئی برائی نظر نہ آئی اور لوگوں نے جس آدمی کا میرے سامنے نام لیا ہے اس میں میری دانست میں بدی نہیں ہے (صفوان) وہ تو میرے گھر کے اندر صرف میرے ساتھ جایا کرتا تھا یہ سن کر حضرت سعد بن معاذؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میں جواب دیتا ہوں، اگر وہ شخص اوس میں سے ہوگا تو ہم اس کی گردن ماریں گے اور اگر ہمارے خزرجی بھائیوں میں سے ہوگا تو آپؐ ہم کو جو حکم دیں، ہم اس کی تعمیل کریں گے، سعد بن معاذ کا قول سن کر سعد بن عبادہؓ سردار خزرج اٹھے، یہ آدمی تو نیک تھے مگر اس وقت ان کو کچھ جاہلانہ حمیت آگئی، سعد بن معاذ سے کہنے لگے، خدا کی قسم تم اس کو قتل نہ کرو گے اور نہ کر سکو گے اوپر سے سعد بن معاذؓ کے چچازاد بھائی اسید بن حضیر نے سعد بن عبادہؓ کو جواب دیا تم جھوٹ کہتے ہو، خدا کی قسم ہم اس کو قتل کر دیں گے تم منافق ہو کہ منافق کی طرف سے لڑتے ہو، غرض اوس اور خزرج دونوں قبیلوں کو جوش آگیا، اور باہم لڑائی کی تیاری ہو گئی اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے

كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ لَنَقْتُلَنَّهُ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ فَثَارَ الْحَيَّانِ الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَقْتَتِلُوا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَتُوا وَسَكَتَ قَالَتْ وَبَكَيْتُ يَوْمِي ذَلِكَ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ بَكَيْتُ لَيْلَتِي الْمُقْبِلَةَ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ وَأَبَوَايَ يَظُنَّانِ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي فَبَيْنَمَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي اسْتَأْذَنَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِي قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مُنْذُ قِيلَ لِي مَا قِيلَ وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا يُوحَى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي بِشَيْءٍ قَالَتْ فَتَشَهَّدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَإِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللَّهُ وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبٍ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتَّى مَا أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً فَقُلْتُ لِأَبِي أَجِبْ عَنِّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَالَ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِأُمِّي أَجِيبِي عَنِّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ

آپؐ نے ان کے جوش کو کم کیا، بالآخر سب خاموش ہو گئے میں اس روز دن بھر روتی رہی، آنسو نہ رکھے، آئندہ رات کو بھی روتی رہی رات بھر آنسو نہیں تھمے، نہ نیند آئی، والدین کہنے لگے کہ روتے روتے تمہارا جگر پھٹ جائے گا میں روتی تھی اور وہ میرے پاس بیٹھتے تھے، اتنی میں ایک انصاری عورت نے اندر آنے کی اجازت چاہی میں نے اجازت دے دی اور وہ آکر میرے پاس بیٹھ کر رونے لگی ہم سب اس حال میں تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، سلام علیک کی، اور بیٹھ گئے جب سے یہ بات ہوئی تھی، اس وقت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس نہیں بیٹھے تھے ایک مہینہ ہو گیا تھا، مگر میرے اس واقعہ کے متعلق کسی قسم کی وحی بھی نہیں آئی تھی، الغرض بیٹھنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد پڑھ کر فرمایا، عائشہؓ مجھے تمہارے متعلق ایسی ایسی خبر ملی ہے، اب اگر تم اس الزام سے پاک ہو تو خدا تعالیٰ تمہاری پاکی بیان کر دے گا، اور اگر گناہ میں (اتفاقاً) مبتلا ہو گئی ہو تو خدا تعالیٰ سے معافی کی درخواست کرو، جب بندہ اپنے قصور کا اعتراف کر کے توبہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنا کلام ختم کر چکے تو میرے آنسو خشک ہو گئے، پھر ایک قطرہ بھی نکلتا معلوم نہ ہوا میں نے اپنے باپ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میری طرف سے جواب دو، تو انہوں نے کہا خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دوں، پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میری طرف سے جواب دو، انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ میں نہیں جانتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دوں، میں اس زمانہ میں کمسن لڑکی تھی زیادہ قرآن بھی نہ پڑھا تھا مگر میں نے کہا، خدا کی قسم میں جانتی ہوں کہ تم لوگوں نے یہ بات سن لی ہے اور تمہارے دلوں میں جم گئی ہے اور تم اس کو سچا

وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ لَا أَقْرَأُ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ إِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ بِهَذَا حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي نُفُوسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ فَإِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيئَةٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ لَا تُصَدِّقُونِي بِذَلِكَ وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُونَنِي وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا إِلَّا كَمَا قَالَ أَبُو يُوسُفَ (فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ) قَالَتْ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي قَالَتْ وَأَنَا وَاللَّهِ حِينَئِذٍ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ مُبَرِّئِي بِبَرَاءَتِي وَلَكِنْ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنْ يُنْزَلَ فِي شَأْنِي وَحْيٌ يُتْلَى وَلَشَأْنِي كَانَ أَحْقَرَ فِي نَفْسِي مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلَى وَلَكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللَّهُ بِهَا قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا رَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسَهُ وَلَا خَرَجَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ أَحَدٌ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ عِنْدَ الْوَحْيِ حَتَّى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِي الْيَوْمِ الشَّاتِ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ أَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ أَمَّا اللَّهُ فَقَدْ بَرَّأَكِ فَقَالَتْ لِي أُمِّي قُومِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللَّهَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ بَرَاءَتِي قَالَتْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ)

جانتے ہو، اب اگر میں کہوں کہ میں اس سے پاک ہوں اور خدا شاہد ہے کہ میں اس سے پاک ہوں، تو تم مجھے سچا نہ جانو گے اور اگر کسی بات کا اقرار کرلوں، اور خدا شاہد ہے کہ میں اس میں بری ہوں، تو تم میری تصدیق کرو گے، اس لئے مجھے کوئی اور صورت نظر نہیں آتی، سوائے اس کے کہ جیسا حضرت یوسف کے باپ نے کہا تھا، فصبر جمیل واللہ المستعان، میں بھی وہی کہتی ہوں، اور یہ کہنے کے بعد میں منہ لوٹا کر لیٹ گئی، خدا کی قسم اس وقت میں بخوبی واقف تھی کہ میں اس الزام سے پاک ہوں اور خدا تعالیٰ مجھے اس سے بری کرے گا مگر اپنی دانست میں میری حالت چونکہ بہت حقیر تھی اس لئے یہ خیال بھی نہ تھا کہ میرے معاملہ میں خدا تعالیٰ وحی نازل فرمائے گا، مجھے یہ امید تھی کہ خدا تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی خواب دکھادے گا جس سے میری بریت ثابت ہو جائے گی، مگر خدا کی قسم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے ہٹے بھی نہ تھے اور نہ گھر والوں میں سے کوئی باہر گیا تھا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے رسول پر وحی بھیج دی اور وحی کے نازل ہونے کے وقت جو سختی ہوتی تھی وہ حضورؐ پر ہوئی وحی کے نازل ہونے کے وقت سخت سردی کے دنوں میں بھی وحی کے بار سے عرق مبارک کے قطرے چاندی کے موتیوں کی طرح ٹپک پڑتے تھے، جب وحی کی وہ کیفیت رفع ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے سب سے پہلے یہ بات کہی کہ عائشہؓ مبارک ہو، خدا تعالیٰ نے تمہاری برأت کردی، مجھ سے میری والدہ نے کہا کہ اٹھ کر حضورؐ کا شکریہ ادا کرو میں نے کہا خدا کی قسم میں نہیں اٹھوں گی اور سوائے خدا تعالیٰ کے کسی کا شکریہ ادا نہ کروں گی، اسی نے میری برأت کا حکم نازل فرمایا ہے، اللہ رب العزت نے میری بریت میں دس آیات نازل فرمائی تھیں، ان الذین جاؤ بالافک عصبہ منکم آخر آیت تک، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ مسطح کی ناداری

عَشْرَ آيَاتٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ بَرَاءَتِي قَالَتْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقْرِهِ وَاللَّهِ لَا أُنْفِقُ عَلَيْهِ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى) إِلَى قَوْلِهِ (أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ) قَالَ حِبَّانُ بْنُ مُوسَى قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ هَذِهِ أَرْجَى آيَةٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرِي مَا عَلِمْتِ أَوْ مَا رَأَيْتِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِالْوَرَعِ وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَهَذَا مَا انْتَهَى إِلَيْنَا مِنْ أَمْرِ هَؤُلَاءِ الرَّهْطِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ *

اور اس کی رشتہ داری کی بنا پر اسے کھانے پینے کو دیا کرتے تھے انہوں نے کہا خدا کی قسم اس نے عائشہؓ کے بارے میں یہ بات کہی ہے اب میں اس کو کبھی کھانے پینے کے لئے نہیں دوں گا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ولا یاتل اولوا الفضل منکم والسعة ان یؤتوا اولی القربیٰ الی قولہ الا تحبون ان یغفر اللہ لکم، تک حبان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک نے فرمایا کہ اللہ کی کتاب میں سب سے زیادہ امید دلانے والی یہی آیت ہے یہ آیت سن کر حضرت ابو بکرؓ فرمانے لگے خدا کی قسم میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرمائے، اب میں اس کا نفقہ کبھی بند نہیں کروں گا چنانچہ مسطح کو جو خرچ پہلے دیتے تھے وہ پھر جاری کر دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیوی زینب بنت جحش سے میرے واقعہ کے متعلق دریافت کیا تھا، اس نے کہا یا رسول اللہؐ میں بن دیکھے اور بن سنے کوئی بات نہیں کہوں گی، خدا کی قسم مجھے تو اس میں کوئی برائی نظر نہیں آتی، عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ زینبؓ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں میری ہم پلہ تھی مگر ان کی پرہیز گاری کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے انہیں تہمت تراشی سے محفوظ رکھا، البتہ ان کی بہن حمنہ بنت جحش ان سے لڑیں اور دیگر تباہ کاروں کے ساتھ تباہ ہوئیں، زہری کہتے ہیں یہی ہے وہ خبر جو ہمیں اس گروہ کے بارے میں پہنچی ہے اور یونس کی روایت میں ہے کہ اسے اس پر حمیت (۱) نے آمادہ کیا تھا۔

---

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس واقعہ سے محدثین کرام اور فقہاء عظام نے بہت سے فوائد اور مسائل مستنبط فرمائے ہیں ان میں چند یہ ہیں (۱) عورت کے لئے اجنبی مردوں سے خدمت لینا جائز ہے بشرطیکہ پردہ کی رعایت کی جائے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہودج اجنبی مرد اٹھایا کرتے تھے۔ (۲) عورت کے لئے زیور پہن کر سفر کرنا جائز ہے۔ (۳) لشکر والوں میں سے بعض حضرات کے لئے کسی ضرورت کی بنا پر باقی ساتھیوں سے پیچھے رہنا جائز ہے۔ (۴) مردوں کے لئے ادب یہ ہے کہ اجنبی عورتوں کے ساتھ لمبی گفتگو نہ کریں بس بقدر ضرورت پر اکتفا کریں۔ (۵) کسی مجبوری کی حالت میں جب کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ سفر کرے تو بہتر یہ ہے کہ مرد آگے ہو اور عورت پیچھے ہو۔ (۶) عورتوں کو چاہئے کہ اجنبی مردوں کی نگاہوں سے حفاظت کے لئے اپنے چہرے کو ڈھانپ کر رکھیں اگرچہ عورت کتنی ہی نیک ہو جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیا تھا۔

٢٣٠٤- وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ بِإِسْنَادِهِمَا وَفِي حَدِيثِ فُلَيْحٍ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَقَوْلِ يُونُسَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ قَالَ عُرْوَةُ كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ وَتَقُولُ فَإِنَّهُ قَالَ

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

وَزَادَ أَيْضًا قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ مَا قِيلَ لَيَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا كَشَفْتُ عَنْ كَنَفِ أُنْثَى قَطُّ قَالَتْ ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذَلِكَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي حَدِيثِ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مُوعِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ و قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ مُوغِرِينَ قَالَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ مَا قَوْلُهُ مُوغِرِينَ قَالَ الْوَغْرَةُ شِدَّةُ الْحَرِّ *

۲۳۰۴۔ ابوالربیع عتکی، فلیح، بن سلیمان، (دوسری سند) حسن بن علی حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح بن کیسان، زہری سے یونس اور معمر کی روایت کی طرح اسی سند کے ساتھ حدیث مروی ہے، باقی فلیح کی روایت میں معمر کی روایت کی طرح اجتهلته الحمية اور صالح کی روایت میں یونس کی روایت کی طرح احتملته الحمية کا لفظ ہے (ترجمہ وہی ہے) اور صالح کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ عروہ بیان کرتے ہیں حضرت عائشہؓ حضرت حسانؓ کی برائی بیان کرنے کو برا جانتی تھیں اور فرماتی تھیں یہ شعر حضرت حسانؓ کا ہے۔

میرے باپ اور ماں، اور میری آبرو یہ سب
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بچاؤ ہے

عروہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں خدا کی قسم جس آدمی سے تہمت لگائی وہ کہتا تھا، سبحان اللہ قسم ہے اس ذات کی جس کی دست قدرت میں میری جان ہے میں نے تو کسی عورت کا پردہ بھی نہیں کھولا، اور پھر اسے راہ خدا میں شہادت نصیب ہوئی اور یعقوب بن ابراہیم کی روایت میں "موعرین" اور عبدالرزاق کی روایت میں "موغرین" ہے عبد بن حمید بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبدالرزاق سے دریافت کیا کہ موغرین کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا بہت سخت گرمی۔

٢٣٠٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي أُنَاسٍ أَبَنُوا أَهْلِي وَايْمُ اللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ قَطُّ

۲۳۰۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن علاء، ابواسامہ، ہشام بن عروہ بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب لوگوں سے میری نسبت جو کچھ بیان کرنا تھا وہ بیان کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور تشہد پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی جو اس کے شایان شان تھی، پھر فرمایا، اما بعد، مجھے ان لوگوں کے بارے میں مشورہ دو جنہوں نے میرے گھر والی پر تہمت لگائی ہے، خدا کی قسم میں نے تو اپنی گھر والی میں کوئی برائی نہیں دیکھی اور جس

وَأَبَنُوهُمْ بِمَنْ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَلَا دَخَلَ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَاضِرٌ وَلَا غِبْتُ فِي سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَفِيهِ وَلَقَدْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي فَسَأَلَ جَارِيَتِي فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا إِلَّا أَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتَّى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَأْكُلَ عَجِينَهَا أَوْ قَالَتْ خَمِيرَهَا شَكَّ هِشَامٌ فَانْتَهَرَهَا بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اصْدُقِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَسْقَطُوا لَهَا بِهِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلَى تِبْرِ الذَّهَبِ الْأَحْمَرِ وَقَدْ بَلَغَ الْأَمْرُ ذَلِكَ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَشَفْتُ عَنْ كَنَفِ أُنْثَى قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقُتِلَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِيهِ أَيْضًا مِنَ الزِّيَادَةِ وَكَانَ الَّذِينَ تَكَلَّمُوا بِهِ مِسْطَحٌ وَحَمْنَةُ وَحَسَّانُ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ فَهُوَ الَّذِي كَانَ يَسْتَوْشِيهِ وَيَجْمَعُهُ وَهُوَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ وَحَمْنَةُ *

شخص سے انہوں نے تہمت لگائی ہے اس کی بھی برائی کبھی نہیں سنی، اور نہ وہ میری عدم موجودگی میں میرے گھر ہی آیا ہے اور جب میں سفر میں گیا، وہ بھی سفر میں میرے ساتھ ہی رہا، بقیہ حدیث حسب سابق ہے باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے اور میری باندی سے پوچھا، وہ بولی بخدا میں نے تو حضرت عائشہؓ کا کوئی عیب کبھی نہیں دیکھا، اتنی بات تو ہے کہ وہ سو جاتی ہیں اور پھر بکری آتی ہے اور ان کا آٹا یا خمیر کھالیتی ہے، آپؐ کے بعض اصحاب نے اسے جھڑکا اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچ بیان کر یہاں تک کہ اس نے اس کے متعلق صاف کہہ دیا وہ بولی سبحان اللہ، خدا کی قسم میں تو حضرت عائشہؓ کو ایسا جانتی ہوں جیسا کہ جوہری خالص سرخ سونے کی ڈلی کو (بے عیب) جانتا ہے یہ خبر انہیں پہنچی جن کے ساتھ تہمت لگائی تھی تو وہ بولے، خدا کی قسم میں نے تو کبھی کسی عورت کا کپڑا تک نہیں کھولا، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ وہ صحابی راہ خدا میں شہید ہوئے، اس روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ تہمت لگانے والوں میں مسطح، حمنہ اور حسان تھے اور عبداللہ بن ابی منافق وہ تو کرید کرید کر اس بات کو نکالتا اور جمع کر کے پھیلاتا تھا اور وہی بانی مبانی تھا اور حمنہ بنت جحش تھیں۔

(فائدہ) یہ افک کا واقعہ ۶ ہجری میں پیش آیا، اور اس میں سب سے بڑا طوفان اٹھانے والا، عبداللہ بن ابی منافق تھا، غیرت کا مقام ہے، اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے صاف اور ارشاد فرمادیا باقی اللہ رب العزت کا ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ اور تمام امت پر بھی ایک عظیم الشان انعام ہے، کہ آئندہ کے لئے اگر کوئی کسی صالح اور نیک شخص کی بی بی پر وساوس قائم کرے، تو فوراً اس کا منہ توڑ دیا جائے، قرآن کریم نے اس پر بڑی وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی ہے، شائقین تفاسیر کا بھی مطالعہ فرمالیں، واللہ اعلم۔

(٣٧١) بَاب بَرَاءَةِ حَرَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرِّيبَةِ *

باب (۳۷۱) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرم کی برأت اور عصمت۔

٢٣٠٦- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يُتَّهَمُ بِأُمِّ وَلَدِ رَسُولِ اللَّهِ

۲۳۰۶۔ زہیر بن حرب، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کو لوگ آپ کی ام ولد کے ساتھ متہم کرتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ اذْهَبْ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ فَأَتَاهُ عَلِيٌّ فَإِذَا هُوَ فِي رَكِيٍّ يَتَبَرَّدُ فِيهَا فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ اخْرُجْ فَنَاوَلَهُ يَدَهُ فَأَخْرَجَهُ فَإِذَا هُوَ مَجْبُوبٌ لَيْسَ لَهُ ذَكَرٌ فَكَفَّ عَلِيٌّ عَنْهُ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَمَجْبُوبٌ مَا لَهُ ذَكَرٌ *

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، جاؤاس کی گردن ماردو، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے پاس گئے، دیکھا، تو وہ ٹھنڈک کے لئے ایک کنویں میں غسل کر رہا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا نکل، اس نے اپنا ہاتھ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں دیا، انہوں نے اسے باہر نکالا، دیکھا، تو اس کا عضو تناسل کٹا ہوا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے قتل نہیں کیا، پھر حضور کی خدمت میں آئے اور کہا یارسول اللہ وہ تو مجبوب ہے، اس کا ذکر ہی نہیں۔

(فائدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی اس چیز کا علم ہو گیا، کہ وہ مجبوب ہے، اور اسے قتل نہیں کیا جائے گا، آپؐ نے قتل کا حکم دیا، تاکہ اس کا حال لوگوں پر منکشف ہو جائے، اور وہ اپنی باتوں پر نادم ہوں، اور ان کا جھوٹ روز روشن کی طرح واضح ہو جائے (شرح ابی جلد ۷ و نووی جلد ۲)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ صِفَاتُ الْمُنَافِقِيْنَ وَاَحْكَامِهِمْ

۲۳۰۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ ابْنَ أَرْقَمَ يَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ أَصَابَ النَّاسَ فِيهِ شِدَّةٌ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ لِأَصْحَابِهِ (لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا) مِنْ حَوْلِهِ قَالَ زُهَيْرٌ وَهِيَ قِرَاءَةُ مَنْ خَفَضَ حَوْلَهُ وَقَالَ (لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ) قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ فَسَأَلَهُ فَاجْتَهَدَ يَمِينَهُ مَا فَعَلَ فَقَالَ كَذَبَ زَيْدٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِمَّا قَالُوهُ شِدَّةٌ حَتَّى

۲۳۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حسن بن موسیٰ، زہیر بن معاویہ، ابو اسحٰق حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر پر نکلے، جس میں لوگوں کو بہت تکلیف ہوئی، عبداللہ بن ابی منافق نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم ان لوگوں کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہیں کچھ مت دو، حتی کہ وہ آپؐ کے پاس سے بھاگ جائیں (زہیر کہتے ہیں، یہی قرأت ہے جنہوں نے من حولہ پڑھا ہے اور یہی قرأت مشہور ہے) اور عبداللہ بن ابی نے کہا اگر ہم مدینہ کو لوٹیں گے تو عزت والا ذلت والے کو نکال دے گا، میں یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور آپؐ سے بیان کیا آپؐ نے عبداللہ کے پاس کہلا بھیجا اور اس سے دریافت کروایا، اس نے قسم کھائی کہ میں نے ایسا نہیں کہا اور بولا کہ زید نے حضورؐ سے

أَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقِي (إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ) قَالَ ثُمَّ دَعَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ فَلَوَّوْا رُءُوسَهُمْ و قَوْله (كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ) وَقَالَ كَانُوا رِجَالًا أَجْمَلَ شَيْءٍ *

جھوٹ کہا ہے اس سے مجھے بہت رنج ہوا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ منافقون نازل فرما کر میری سچائی بیان کر دی، پھر آپؐ نے انہیں بلوایا مگر انہوں نے سر پھیر لئے اور اللہ نے ان کے حق میں فرمایا کہ وہ دیوار سے لگائی ہوئی لکڑیاں ہیں، زید بیان کرتے ہیں کہ یہ لوگ ظاہر میں خوب اور اچھے معلوم ہوتے تھے۔

(فائدہ) اللہ تعالیٰ نے فرمادیا، جب ان کی ظاہری حالت اچھی معلوم ہو تو اور کچھ سمجھنا نہ چاہئے بلکہ وہ لکڑیوں کی مانند ہیں کہ ان میں ذرا برابر بھی عقل و شعور اور ایمان نہیں ہے (نووی جلد ۲۔ شرح ابی جلد ۶)

۲۳۰۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَان حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ فَأَخْرَجَهُ مِنْ قَبْرِهِ فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ فَاللَّهُ أَعْلَمُ *

۲۳۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، احمد بن عبدہ، سفیان بن عیینہ، عمرو، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، عبداللہ بن ابی منافق کی قبر پر تشریف لائے اور اسے قبر سے نکالا اور اس کو اپنے گھٹنوں پر رکھا، اور اپنا لب مبارک اس پر ڈالا اور اپنا کرتہ بھی اسے پہنایا، پس اللہ تبارک و تعالیٰ خوب جانتے ہیں۔

۲۳۰۹- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ *

۲۳۰۹۔ احمد بن یوسف ازدی، عبدالرزاق، ابن جریج، عمرو بن دینار، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، عبداللہ بن ابی کی طرف آئے اور وہ قبر میں رکھا جا چکا تھا اور سفیان کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۳۱۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيصَهُ يُكَفِّنُ فِيهِ أَبَاهُ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۲۳۱۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، عبیداللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی منافق مر گیا، تو اس کا بیٹا عبداللہ بن عبداللہ (جو سچے مسلمان تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپؐ سے آپ کا کرتہ مانگا، آپؐ نے دے دیا، پھر انہوں نے نماز پڑھنے کے لئے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے، حضرت عمرؓ نے آپ کا کپڑا پکڑ لیا، اور عرض یا رسول اللہ آپ اس کی نماز پڑھتے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُصَلِّي عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللَّهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللَّهُ فَقَالَ (اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً) وَسَأَزِيدُهُ عَلَى سَبْعِينَ قَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ) *

ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کی نماز پڑھنے سے منع کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے اور فرمایا ہے، اگر آپ ان کے لئے ستر مرتبہ بھی استغفار کریں تب بھی اللہ تعالیٰ ان کو معاف نہیں کرے گا، لہٰذا میں ستر مرتبہ سے بھی زیادہ استغفار کروں گا، حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ منافق تھا، آپؐ نے اس کی نماز پڑھی، تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ان میں سے کسی کی بھی جب وہ مر جائے نماز نہ پڑھیے اور نہ ان کی قبر پر جائیے۔

(فائدہ) یہ واقعہ بھی موافقات حضرت عمرؓ میں سے ہے باقی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان رحمت کا تقاضا یہی تھا، امام نووی فرماتے ہیں کہ آپؐ جانتے تھے کہ وہ منافق ہے مگر اس کے لڑکے حضرت عبداللہ کی دل جوئی کے لئے ایسا کیا، اور اس منافق نے غزوہ بدر میں حضرت عباسؓ کو کرتہ دیا تھا اس لئے آپؐ نے اسے اپنا کرتہ دے دیا تاکہ منافق کا احسان نہ رہے، ہکذا قال الکرمانی (نووی جلد ۲)

٢٣١١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ قَالَ فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ *

۲۳۱۱۔ محمد بن مثنیٰ، عبیداللہ بن سعید، یحییٰ القطان، عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ حضورؐ نے منافقوں پر نماز پڑھنا ترک کر دیا۔

٢٣١٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ أَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ قَلِيلٌ فِقْهُ قُلُوبِهِمْ كَثِيرٌ شَحْمُ بُطُونِهِمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَتُرَوْنَ اللَّهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ وَقَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا وَقَالَ الْآخَرُ إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَهُوَ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ) الْآيَةَ *

۲۳۱۲۔ محمد بن ابی عمر مکی، سفیان، منصور، مجاہد، ابو معمر، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بیت اللہ کے پاس تین آدمی جمع ہوئے، ان میں سے دو قریش سے تھے اور ایک ثقیف کا، یا دو ثقیف کے تھے اور ایک قریش کا، ان کے قلوب میں سمجھ کم اور پیٹوں میں چربی زیادہ تھی، ایک شخص نے ان میں سے کہا، کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم جو کہتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سنتا ہے۔ دوسرا بولا اگر ہم پکاریں گے تو سنے گا اور اگر آہستہ سے کہیں گے تو نہیں سنے گا، تیسرا بولا اگر وہ ہمارے زور سے کہنے کو سنتا ہے تو وہ آہستہ کو بھی سنے گا، تب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی "وماکنتم تستترون ان یشھد علیکم سمعکم ولا ابصارکم ولا جلودکم الایۃ۔

(فائدہ) بلکہ نعوذ باللہ تم نے یہ سمجھ لیا تھا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا، امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام محمد بن الحسن کے علاوہ کبھی بھی کسی موٹے انسان کو عاقل نہیں دیکھا۔ (شرح ابی جلد ۷)

۲۳۱۳- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ح و قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِنَحْوِهِ *

۲۳۱۳۔ ابو بکر بن خلاد باہلی، یحییٰ، سفیان، سلیمان، عمارہ بن عمیر، وہب، بن ربیعہ، عبداللہ، (دوسری سند) یحییٰ، سفیان، منصور، مجاہد، ابو معمر، عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۳۱٤- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى أُحُدٍ فَرَجَعَ نَاسٌ مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ فَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ فِرْقَتَيْنِ قَالَ بَعْضُهُمْ نَقْتُلُهُمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا فَنَزَلَتْ (فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ) *

۲۳۱۴۔ عبیداللہ بن بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عدی، عبداللہ بن یزید، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احد کے لئے نکلے، اور چند آدمی آپؐ کی ہمراہی سے لوٹ آئے، آپؐ کے صحابہ کی ان کے بارے میں دو جماعتیں ہو گئیں، بعض بولے ہم انہیں قتل کریں گے اور بعض نے کہا نہیں، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، کہ تمہیں کیا ہوا کہ منافقین کے بارے میں تمہاری دو جماعتیں ہو گئیں۔

۲۳۱٥- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۳۱۵۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید (دوسری سند) ابو بکر بن نافع، غندر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۳۱٦- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُنَافِقِينَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا إِذَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغَزْوِ تَخَلَّفُوا عَنْهُ وَفَرِحُوا بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَذَرُوا إِلَيْهِ وَحَلَفُوا وَأَحَبُّوا أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَنَزَلَتْ (لَا تَحْسَبَنَّ

۲۳۱۶۔ حسن بن علی حلوانی، محمد بن سہل تمیمی، ابن ابی مریم، محمد بن جعفر، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ منافقین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایسے تھے کہ جب آپؐ جہاد کے لئے تشریف لے جاتے تو وہ پیچھے رہ جاتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف گھر بیٹھنے سے خوش ہوتے، جب آپؐ جہاد سے واپس تشریف لاتے تو آپؐ سے عذر کرتے اور قسمیں کھاتے، اور یہ چاہتے کہ لوگ ان کے ان کاموں پر جو انہوں نے کئے ہیں ان کی تعریفیں کریں، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، ان لوگوں کو جو اپنے افعال پر خوش ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کے کئے ہوئے کاموں پر

الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِنَ الْعَذَابِ) *

ان کی تعریف کی جائے، ان کے متعلق یہ نہ سمجھیں کہ وہ عذاب سے نجات پائیں گے۔

۲۳۱۷- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرْوَانَ قَالَ اذْهَبْ يَا رَافِعُ لِبَوَّابِهِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ مِنَّا فَرِحَ بِمَا أَتَى وَأَحَبَّ أَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ أَجْمَعُونَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا لَكُمْ وَلِهَذِهِ الْآيَةِ إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ (وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ) هَذِهِ الْآيَةَ وَتَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ (لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَأَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوهُ إِيَّاهُ وَأَخْبَرُوهُ بِغَيْرِهِ فَخَرَجُوا قَدْ أَرَوْهُ أَنْ قَدْ أَخْبَرُوهُ بِمَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ وَاسْتَحْمَدُوا بِذَلِكَ إِلَيْهِ وَفَرِحُوا بِمَا أَتَوْا مِنْ كِتْمَانِهِمْ إِيَّاهُ مَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ *

۲۳۱۷۔ زہیر بن حرب، ہارون بن عبداللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، حمید بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ مروان نے اپنے دربان نافع سے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس جا کر عرض کرو کہ اگر ہم میں سے ہر ایک اس شخص کو جو اپنے کئے پر خوش ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ اس کی اس بات پر جو اس نے نہیں کی اس کی تعریف کریں، اس پر عذاب ہو تو پھر ہم سب کو عذاب ہوگا، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا، تمہیں اس سے کیا واسطہ، یہ آیت تو اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی اس کے بعد انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی، واذ اخذ اللّٰہ میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبیننه للناس ولا تکتمونه، اور یہ آیت لا تحسبن الّذین یفرحون بما اتوا ویحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل کتاب سے کوئی بات دریافت کی تو انہوں نے آپؐ سے اس بات کو چھپایا اور اس کے بجائے دوسری بات بتا دی، پھر اس زعم میں نکلے اور آپ کو یہ سمجھایا کہ گویا ہم نے آپ کو وہ بات جو آپؐ نے دریافت کی تھی، بتا دی ہے، اور آپؐ سے اپنی تعریف کے خواستگار ہوئے اور دل میں اپنے کئے پر خوش ہوئے۔

(فائدہ) اصل بات کے چھپانے پر اللہ تعالیٰ نے ان ہی کے لئے یہ وعید فرمائی ہے۔

۲۳۱۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قُلْتُ لِعَمَّارٍ أَرَأَيْتُمْ صَنِيعَكُمْ هَذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ فِي أَمْرِ عَلِيٍّ أَرَأْيًا رَأَيْتُمُوهُ أَوْ شَيْئًا عَهِدَهُ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَهِدَ

۲۳۱۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسود بن عامر، شعبہ، قتادہ، ابونضرہ قیس بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمار بن یاسر سے دریافت کیا کہ تم نے حضرت علیؓ کے مقدمہ میں جو ان کا ساتھ دیا یہ تمہاری رائے ہے، یا تم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں کچھ فرمایا تھا، عمار بن یاسرؓ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے کوئی بات ایسی نہیں

إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَلَكِنْ حُذَيْفَةُ أَخْبَرَنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَصْحَابِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا فِيهِمْ ثَمَانِيَةٌ (لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ) ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيكَهُمُ الدُّبَيْلَةُ وَأَرْبَعَةٌ لَمْ أَحْفَظْ مَا قَالَ شُعْبَةُ فِيهِمْ *

فرمائی جو اور لوگوں سے نہ فرمائی ہو لیکن حضرت حذیفہؓ نے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی ہے کہ میرے اصحاب میں سے بارہ منافق ہیں جن میں سے آٹھ تو (کسی حال میں بھی) جنت میں نہ جائیں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے نہ گزر جائے اور آٹھ کو ان میں سے دبیلہ کفایت کر جائے گا اور چار کے بارے میں اسود کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ شعبہ نے ان کے متعلق کیا کہا۔

۲۳۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ قُلْنَا لِعَمَّارٍ أَرَأَيْتَ قِتَالَكُمْ أَرَأْيًا رَأَيْتُمُوهُ فَإِنَّ الرَّأْيَ يُخْطِئُ وَيُصِيبُ أَوْ عَهْدًا عَهِدَهُ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي أُمَّتِي قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ حَدَّثَنِي حُذَيْفَةُ وَقَالَ غُنْدَرٌ أُرَاهُ قَالَ فِي أُمَّتِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا (لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ) وَلَا يَجِدُونَ رِيحَهَا (حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ) ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيكَهُمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِنَ النَّارِ يَظْهَرُ فِي أَكْتَافِهِمْ حَتَّى يَنْجُمَ مِنْ صُدُورِهِمْ *

۲۳۱۹- محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ ابونضرہ، قیس بن عباد بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عمار بن یاسر سے کہا کہ تمہاری لڑائی میں (حضرت علیؓ کا ساتھ دینا) یہ تمہارے رائے ہے، کیونکہ درست بھی اور غیر درست بھی ہو جایا کرتی ہے یا کوئی عہد ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے لیا ہے حضرت عمارؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے کوئی عہد نہیں لیا جو دوسرے لوگوں سے نہ لیا ہو، اور بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور شعبہ کی روایت میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واسطہ بھی مذکور ہے کہ میری امت میں بارہ منافق ہوں گے جو جنت میں داخل نہیں ہوں گے اور نہ اس کی خوشبو سونگھیں گے، یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے سوراخ میں نہ داخل ہو جائے آٹھ کو ان میں سے دبیلہ (ایک قسم کا پھوڑا ہے) تمام کر ڈالے گا یعنی ایک آگ کا چراغ ان کے کندھوں میں پیدا ہوگا، یہاں تک کہ ان کی چھاتیاں توڑ کر نکل جائے گا۔

۲۳۲۰- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جُمَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْعَقَبَةِ وَبَيْنَ حُذَيْفَةَ بَعْضُ مَا يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ كَمْ كَانَ أَصْحَابُ الْعَقَبَةِ قَالَ

۲۳۲۰- زہیر بن حرب، ابو احمد کوفی، ولید بن جمیع، ابوالطفیل بیان کرتے ہیں کہ عقبہ کے لوگوں میں سے ایک شخص اور حضرت حذیفہؓ کے درمیان جھگڑا ہو گیا تھا، جیسا کہ لوگوں میں ہوا کرتا ہے وہ بولا میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کہ اصحاب عقبہ کتنے تھے، لوگوں نے حضرت حذیفہؓ سے کہا جب وہ پوچھتا

فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ أَخْبِرْهُ إِذْ سَأَلَكَ قَالَ كُنَّا نُخْبَرُ أَنَّهُمْ أَرْبَعَةَ عَشَرَ فَإِنْ كُنْتَ مِنْهُمْ فَقَدْ كَانَ الْقَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَأَشْهَدُ بِاللَّهِ أَنَّ اثْنَيْ عَشَرَ مِنْهُمْ حَرْبٌ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ وَعَذَرَ ثَلَاثَةً قَالُوا مَا سَمِعْنَا مُنَادِيَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عَلِمْنَا بِمَا أَرَادَ الْقَوْمُ وَقَدْ كَانَ فِي حَرَّةٍ فَمَشَى فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ قَلِيلٌ فَلَا يَسْبِقْنِي إِلَيْهِ أَحَدٌ فَوَجَدَ قَوْمًا قَدْ سَبَقُوهُ فَلَعَنَهُمْ يَوْمَئِذٍ *

ہے تو اسے بتا دو، حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ ہمیں خبر دی گئی ہے کہ وہ چودہ تھے اور اگر تو بھی ان میں سے ہے تو پھر پندرہ تھے (یعنی تو بھی ان میں سے ہے) اور میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں کہ بارہ تو ان میں سے خدا اور اس کے رسولؐ کے دنیا و آخرت میں دشمن ہیں، باقی تینوں نے یہ عذر کیا کہ ہم نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی کی آواز بھی نہیں سنی، اور نہ ہمیں قوم کے ارادہ کی خبر ہے اور اس وقت حضور سنگستان میں تھے، پھر آپؐ چلے اور فرمایا (اگلے پڑاؤ میں) پانی بہت کم ہے تو مجھ سے پہلے کوئی آدمی پانی پر نہ پہنچے، تو ایک قوم کو پایا جو وہاں پہنچ چکی تھی، آپؐ نے اس دن ان پر لعنت فرمائی۔

(فائدہ) اہل عقبہ منافقین کی ایک جماعت تھی، جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ تبوک سے لوٹنے کے وقت اس بات کا ارادہ کیا تھا کہ آپؐ پر حملہ کریں اور آپ کو عقبہ میں گرا دیں، امام بیہقی نے دلائل النبوۃ میں حضرت حذیفہؓ سے اس واقعہ کے متعلق مفصل روایت بیان کی ہے، فرماتے ہیں کہ جب ہم گھاٹی پر پہنچے تو دفعتاً کیا دیکھتے ہیں کہ بارہ اشخاص اونٹوں پر سوار سامنے سے آرہے تھے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی آمد کی اطلاع دی، آپؐ نے انہیں زور سے آواز دی، وہ پشت پھیر کر بھاگ کھڑے ہوئے، آپؐ نے فرمایا، حذیفہؓ تم نے انہیں پہچانا، حضرت حذیفہؓ نے جواب دیا جی نہیں، البتہ ان کے اونٹوں کو پہچان لیا ہے اور اپنے منہ انہوں نے چھپا رکھے تھے، آپؐ نے ارشاد فرمایا، یہ منافقین ہیں اور ہمیشہ منافق ہی رہیں گے، اس کے بعد آپؐ نے ان کے ارادے سے مطلع فرمایا اور حضرت حذیفہؓ کو ان بارہ منافقین کے نام بتا دیئے، چنانچہ طبرانی نے مسند حذیفہؓ میں یہ نام نقل کئے ہیں، غرضیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے بددعا فرمائی جیسا کہ سابقہ روایات میں آرہا ہے۔ واضح رہے کہ جن روایات میں منافقین کی تعداد بارہ آرہی ہے وہ صرف اس واقعہ میں شریک ہونے والے منافق تھے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۳۲۱- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَإِنَّهُ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ صَعِدَهَا خَيْلُنَا خَيْلُ بَنِي الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَتَامَّ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُلُّكُمْ مَغْفُورٌ لَهُ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ فَأَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا لَهُ

۲۳۲۱۔ عبید اللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد، قرہ بن خالد، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون شخص مرار کی گھاٹی پر چڑھتا ہے اس کے گناہ ایسے معاف ہوں گے جیسا کہ بنی اسرائیل کے ہوئے تھے، تو سب سے پہلے اس گھاٹی پر ہمارے یعنی قبیلہ خزرج کے گھوڑے چڑھے، اس کے بعد تو لوگوں کا تانتا بندھ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے ہر ایک کی مغفرت ہوگئی، مگر لال اونٹ والے کی، ہم اس کے پاس آئے اور کہا چل آنحضرت صلی اللہ

تَعَالَ يَسْتَغْفِرْ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَأَنْ أَجِدَ ضَالَّتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي صَاحِبُكُمْ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ يَنْشُدُ ضَالَّةً لَهُ *

علیہ وسلم تیرے لئے دعا مغفرت فرمائیں وہ بولا خدا کی قسم میں اپنی گم شدہ چیز پالوں، تو یہ میرے لئے تمہارے صاحب کی دعا سے بہتر ہے، جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنی گم شدہ چیز تلاش کر رہا تھا۔

(فائدہ) یہ شخص منافق تھا، اس کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی ہو چکا تھا۔

٢٣٢٢- وَحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَصْعَدُ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ أَوِ الْمَرَارِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَإِذَا هُوَ أَعْرَابِيٌّ جَاءَ يَنْشُدُ ضَالَّةً لَهُ *

۲۳۲۲۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، قرہ، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کون شخص مرار (یا مرار) کی گھاٹی پر چڑھتا ہے اور معاذ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ وہ ایک دیہاتی تھا جو اپنی گمشدہ چیز تلاش کر رہا تھا۔

٢٣٢٣- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مِنَّا رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ قَدْ قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَكَانَ يَكْتُبُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ هَارِبًا حَتَّى لَحِقَ بِأَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ فَرَفَعُوهُ قَالُوا هَذَا قَدْ كَانَ يَكْتُبُ لِمُحَمَّدٍ فَأُعْجِبُوا بِهِ فَمَا لَبِثَ أَنْ قَصَمَ اللَّهُ عُنُقَهُ فِيهِمْ فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارَوْهُ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا ثُمَّ عَادُوا فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارَوْهُ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا ثُمَّ عَادُوا فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارَوْهُ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا فَتَرَكُوهُ مَنْبُوذًا *

۲۳۲۳۔ محمد بن رافع، ابوالنضر، سلیمان، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ہماری قوم بنی نجار میں سے تھا، اس نے سورہ بقرہ اور آل عمران پڑھی تھی اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لکھا بھی کرتا تھا، اس کے بعد بھاگ گیا، اور جا کر اہل کتاب سے مل گیا، انہوں نے اس چیز کو اٹھایا اور کہنے لگے یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا منشی تھا وہ اس کے مل جانے سے بہت خوش ہوئے، کچھ دنوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے اسے ہلاک کر دیا، انہوں نے اس کے لئے قبر کھودی اور گاڑ دیا، صبح کو جو دیکھا تو اس کی لاش باہر پڑی تھی، پھر انہوں نے گڑھا کھودا اور گاڑ دیا صبح دیکھا تو پھر اس کی لاش کو زمین نے باہر پھینک دیا، پھر انہوں نے کھودا اور گاڑ دیا، اس کے بعد پھر صبح کو دیکھا تو اس کی لاش باہر پڑی ہے بالآخر اس کو اسی طرح چھوڑ دیا گیا۔

٢٣٢٤- حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِينَةِ

۲۳۲۴۔ ابوکریب محمد بن العلاء، حفص، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے تشریف لا رہے تھے، جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو اتنی شدت کے ساتھ ہوا چلی کہ

هَاجَتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ تَكَادُ أَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ فَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثَتْ هَذِهِ الرِّيحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا مُنَافِقٌ عَظِيمٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ قَدْ مَاتَ *

سوار زمین میں دبنے کے قریب ہو گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ ہوا منافقین میں سے کسی منافق کے مرنے کے لئے چلی ہے، پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے پہنچے تو منافقین میں سے ایک بڑا منافق مر چکا تھا۔

٢٣٢٥- حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنَا إِيَاسٌ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ عُدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَوْعُوكًا قَالَ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رَجُلًا أَشَدَّ حَرًّا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَشَدَّ حَرًّا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الرَّاكِبَيْنِ الْمُقَفِّيَيْنِ لِرَجُلَيْنِ حِينَئِذٍ مِنْ أَصْحَابِهِ *

۲۳۲۵۔ عباس بن عبدالعظیم، ابو محمد، عکرمہ، ایاس، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک تپ زدہ شخص کی عیادت کی، میں نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا تو کہا خدا کی قسم بخار میں اتنا جلتا ہوا شخص جتنا آج میں نے دیکھا ہے اتنا کبھی نہیں دیکھا، آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ شخص نہ بتاؤں جو روز محشر اس سے بھی زیادہ جلتا ہوا ہوگا، پھر آپ نے اپنے ہمراہیوں میں سے دو شخصوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ وہ یہ دو منافق ہیں جو اپنے گھوڑوں پر سوار ہیں، اور اپنے منہ پھیرے کھڑے ہیں۔

٢٣٢٦- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ إِلَى هَذِهِ مَرَّةً وَإِلَى هَذِهِ مَرَّةً *

۲۳۲۶۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، عبیداللہ، (تیسری سند) محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، منافق کی مثال اس بکری کی طرح ہے جو دو گلوں کے درمیان ماری ماری پھرتی ہے کبھی اس گلہ میں جاتی ہے اور کبھی اس میں۔

(فائدہ) یعنی منافق دھوبی کے کتے کی طرح ہے، نہ گھر کا اور نہ گھاٹ کا۔

٢٣٢٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ تَكِرُّ فِي هَذِهِ مَرَّةً وَفِي هَذِهِ مَرَّةً *

۲۳۲۷۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں اور اس میں ہے کہ کبھی اس گلے میں گھس جاتی ہے اور کبھی اس گلے میں۔

(۳۷۲) بَاب صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ *

۲۳۲۸- حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ اقْرَءُوا (فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا) *

۲۳۲۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَوْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِيقًا لَهُ ثُمَّ قَرَأَ (وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ) *

۲۳۳۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى

باب (۳۷۲) قیامت اور جنت و دوزخ کے احوال۔

۲۳۲۸۔ ابو بکر بن اسحاق، یحییٰ بن بکیر، مغیرہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا قیامت کے دن ایک بڑا موٹا (مالدار) آدمی آئے گا جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی وقعت نہ رکھتا ہوگا، یہ آیت بھی (اس کی تائید میں پڑھ لو) فلانقیم لھم یوم القیامة وزنًا۔

۲۳۲۹۔ احمد بن عبداللہ بن یونس، فضیل، منصور، ابراہیم، عبیدہ سلمانی، حضرت عبداللہ بن بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، اے محمدؐ یا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر اٹھالے گا اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر، اور پانی اور نمناک زمین کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوق کو ایک انگلی پر اور پھر انہیں ہلا دے گا اور فرمائے گا میں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں، یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تعجب فرما کر ہنسے اور اس عالم کے کلام کی تصدیق فرمائی، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی یعنی انہوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں کی، جیسا کہ اس کی قدر کرنا چاہئے تھی اور تمام روئے زمین قیامت کے دن اس کی ایک مٹھی ہے اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہیں، پاک ہے وہ اور مشرک کے شرک سے بلند ہے۔

۲۳۳۰۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور سے فضیل کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی اس میں ہلا دینے کا ذکر نہیں ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ فُضَيْلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ وَقَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَعَجُّبًا لِمَا قَالَ تَصْدِيقًا لَهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ) وَتَلَا الْآيَةَ *

تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ اس کی بات پر تعجب فرما کر اور اس کی بات کی تصدیق کرتے ہوئے مسکرائے یہاں تک کہ آپؐ کے دندان مبارک ظاہر ہوگئے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی وماقدروا اللہ حق قدرہ، آخر تک۔

(فائدہ) احادیث صفات کے بارے میں بارہا میں اسلاف کا عقیدہ بیان کر چکا ہوں، اب اسی طرف رجوع کر لیا جائے تاکہ صحیح عقیدہ کا علم ہو جائے۔

٢٣٣١- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ قَالَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَرَأَ (وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ) *

۲۳۳۱۔ عمر بن حفص بن غیاث، بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل کتاب میں سے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، اور عرض کرنے لگا، اے ابوالقاسم اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور درخت اور نمناک زمین کو ایک انگلی پر، اور تمام مخلوق کو ایک انگلی پر اٹھالے گا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں، عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ مسکرائے، یہاں تک کہ آپؐ کے دندان مبارک ظاہر ہوگئے اور اس کے بعد آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ وماقدروا اللہ حق قدرہ۔

٢٣٣٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ وَلَكِنْ فِي حَدِيثِهِ وَالْجِبَالَ عَلَى إِصْبَعٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ تَصْدِيقًا لَهُ

۲۳۳۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابومعاویہ۔

(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس۔

(تیسری سند) عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی ان تمام روایتوں میں ہے کہ درخت ایک انگلی پر، اور نمناک زمین ایک انگلی پر اور جریر کی روایت میں مخلوق کا ذکر نہیں باقی اس میں ہے کہ پہاڑ ایک انگلی پر اور مزید اس میں حضور کے تعجب اور آپؐ کے تصدیق فرمانے کا ذکر ہے۔

تَعَجُّبًا لِمَا قَالَ *

٢٣٣٣- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ *

۲۳۳۳۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو مٹھی میں لے لے گا اور آسمانوں کو اپنے داہنے ہاتھوں میں لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا میں ہی بادشاہ ہوں، زمین کے بادشاہ کہاں ہیں۔

٢٣٣٤- و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْوِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُونَ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرَضِينَ بِشِمَالِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُونَ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ *

۲۳۳۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، عمر بن حمزہ، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں کو قیامت کے دن لپیٹ دے گا، پھر انہیں داہنے ہاتھ میں لے لے گا پھر فرمائے گا میں ہی بادشاہ ہوں جور و ظلم کرنے والے کہاں ہیں؟ تکبر کرنے والے کہاں ہیں؟ پھر اپنے داہنے ہاتھ میں زمین کو لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا، میں بادشاہ ہوں، زور والے کہاں ہیں؟ بڑائی والے کہاں ہیں؟

٢٣٣٥- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ كَيْفَ يَحْكِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْخُذُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ سَمَاوَاتِهِ وَأَرَضِيهِ بِيَدَيْهِ فَيَقُولُ أَنَا اللَّهُ وَيَقْبِضُ أَصَابِعَهُ وَيَبْسُطُهَا أَنَا الْمَلِكُ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ أَسْفَلِ شَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ أَسَاقِطٌ هُوَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۳۳۵۔ سعید بن منصور، یعقوب، ابوحازم، عبیداللہ بن مقسم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کی کس طرح نقل کرتے ہیں، چنانچہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ اپنے آسمانوں اور زمینوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے لے گا، اور فرمائے گا میں اللہ ہوں اور اپنی ایک انگلی کو بند کر کے اور کھول کر بتاتے تھے اور فرمائے گا میں بادشاہ ہوں، عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے منبر کو دیکھا وہ نیچے سے ہل رہا تھا میں سمجھا کہ شاید وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر گر پڑے گا۔

(فائدہ) حضور کا بیان کرنا، یہ مخلوقات کے قبض وبسط کی تمثیل ہے، اس قبض وبسط کی تمثیل نہیں ہے جو اللہ رب العزت کی صفت ہے، کیونکہ صفات خداوندی مخلوقات میں سے کسی کے مشابہ نہیں ہے اور نہ مخلوقات میں سے کوئی بھی ذرہ برابر ان میں شریک ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۳۳۶- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ يَأْخُذُ الْجَبَّارُ عَزَّ وَجَلَّ سَمَاوَاتِهِ وَأَرَضِيهِ بِيَدَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ يَعْقُوبَ *

۲۳۳۶۔ سعید بن منصور، عبدالعزیز بن ابی حازم، بواسطہ اپنے والد، عبیداللہ بن مقسم، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا اور آپؐ فرمارہے تھے، جبار و قہار جل جلالہٗ اپنے آسمانوں اور زمینوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے لے گا، بقیہ روایت یعقوب کی روایت کی طرح ہے۔

۲۳۳۷- حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي فَقَالَ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْأَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَخَلَقَ النُّورَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِيهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَخَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَام بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِي آخِرِ الْخَلْقِ فِي آخِرِ سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ *

۲۳۳۷۔ سریج بن یونس، ہارون بن عبداللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، اسماعیل بن امیہ، ایوب بن خالد، عبیداللہ بن رافع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے مٹی (زمین) کو ہفتہ کے دن پیدا کیا اور اتوار کے دن اس میں پہاڑوں کو پیدا کیا اور درخت پیر کے دن پیدا کئے اور کام کاج کی اشیاء منگل کے روز پیدا کیں اور نور و روشنی کو بدھ کے دن پیدا کیا اور جمعرات کے دن زمین میں جانوروں کو پھیلایا اور حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جمعہ کے دن عصر کے بعد، مخلوقات میں سب سے بعد، جمعہ کی سب سے آخری ساعت میں، عصر سے لے کر رات تک پیدا فرمایا۔

(فائدہ) میں کہتا ہوں اس روایت سے حنفیہ کے قول کی مزید تائید ہوتی ہے کہ جمعہ کے دن جو ساعت مقبولہ ہے وہ عصر کے بعد ہی ہے، کیونکہ یہ وقت مستجاب اور متبرک اس روایت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ باعث ہے تمام انبیاء کرام کی خلقت اور ان کی بعثت کا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۳۳۸- قَالَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْبِسْطَامِيُّ وَهُوَ الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى وَسَهْلُ بْنُ عَمَّارٍ وَإِبْرَاهِيمُ ابْنُ بِنْتِ حَفْصٍ وَغَيْرُهُمْ عَنْ حَجَّاجٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ *

۲۳۳۸۔ ابراہیم، بسطامی، سہل بن عمار، اور ابراہیم بن بنت حفص، حجاج سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۳۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۳۹۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، خالد بن مخلد، محمد بن جعفر بن ابی کثیر، ابوحازم بن دینار، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن انسان سفید زمین میں جو سرخی مائل ہو گی، جمع

يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيهَا عَلَمٌ لِأَحَدٍ *

کئے جائیں گے جیسا کہ میدہ کی روٹی ہوتی ہے اور اس میں کسی (عمارت وغیرہ) کا نشان باقی نہ رہے گا۔

۲۳۴۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ) فَأَيْنَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ عَلَى الصِّرَاطِ *

۲۳۴۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، داؤد، شعبی، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یہ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس دن زمین اس زمین کے علاوہ بدل دی جائے گی اور آسمان بھی بدل دیئے جائیں گے، یارسول اللہؐ تو اس وقت آدمی کہاں ہوں گے؟ فرمایا صراط پر۔

۲۳۴۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَكْفَؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهِ كَمَا يَكْفَأُ أَحَدُكُمْ خُبْزَتَهُ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَأَتَى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمَنُ عَلَيْكَ أَبَا الْقَاسِمِ أَلَا أُخْبِرُكَ بِنُزُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ بَلَى قَالَ تَكُونُ الْأَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِإِدَامِهِمْ قَالَ بَلَى قَالَ إِدَامُهُمْ بَالَامُ وَنُونٌ قَالُوا وَمَا هَذَا قَالَ ثَوْرٌ وَنُونٌ يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُونَ أَلْفًا *

۲۳۴۱۔ عبدالملک، شعیب، لیث، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابوسعید، خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی اللہ رب العزت اسے اپنے ہاتھ سے الٹ پلٹ کردے گا (جیسا کہ کوئی تم میں سے سفر میں اپنی روٹی کو الٹتا ہے) جنتیوں کی مہمانی کے لئے، پھر ایک یہودی آیا اور کہا، ابوالقاسم اللہ تعالیٰ تم پر برکتیں نازل فرمائے کہ میں آپ کو قیامت کے دن اہل جنت کا کھانا نہ بتلاؤں، آپ نے فرمایا ضرور بتلا، وہ بولا کہ زمین تو ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی، جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا، اور مسکرائے یہاں تک کہ آپؐ کے دندان مبارک ظاہر ہوگئے، وہ بولا میں آپؐ کو اس کا سالن بتاؤں، آپؐ نے فرمایا، بتا، وہ بولا ان کا سالن بالام اور نون ہوگا، صحابہ نے پوچھا بالام اور نون کیا ہے؟ وہ بولا بیل اور مچھلی جن کے کلیجہ کے ٹکڑا میں سے ستر آدمی کھالیں گے۔

۲۳۴۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

۲۳۴۲۔ یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث، قرہ، محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر دس یہودی (عالم) میری

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَابَعَنِي عَشَرَةٌ مِنَ الْيَهُودِ لَمْ يَبْقَ عَلَى ظَهْرِهَا يَهُودِيٌّ إِلَّا أَسْلَمَ *

اتباع کرلیں تو روئے زمین میں کوئی یہودی باقی نہ رہے، مگر مسلمان ہو جائے۔

۲۳۴۳- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى عَسِيبٍ إِذْ مَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَالُوا مَا رَابَكُمْ إِلَيْهِ لَا يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ فَقَالُوا سَلُوهُ فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُهُمْ فَسَأَلَهُ عَنِ الرُّوحِ قَالَ فَأَسْكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ قَالَ فَقُمْتُ مَكَانِي فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا) *

۲۳۴۳۔ عمر بن حفص بن غیاث، بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مرتبہ ایک کھیت میں جا رہا تھا، آپؐ ایک لکڑی پر ٹیکا دیئے ہوئے تھے، اتنے میں چند یہودی ملے، ان میں سے ایک نے دوسرے نے کہا ان سے روح کے متعلق دریافت کرو، دوسرے نے کہا، تمہیں کیا شبہ ہے جو پوچھتے ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ کہیں وہ ایسی بات کہہ دیں جو تمہیں بری معلوم ہو، انہوں نے کہا نہیں پوچھو، بالآخر ان میں سے کچھ لوگ آپؐ کی طرف اٹھ کر آئے اور دریافت کیا روح کیا ہے؟ آپؐ خاموش رہے، کوئی جواب نہیں دیا، میں سمجھ گیا کہ آپؐ پر وحی آ رہی ہے، میں اسی جگہ کھڑا ہو گیا جب وحی نازل ہو گئی تو آپؐ نے یہ آیت پڑھی، ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی الخ۔

(فائدہ) روح کے متعلق میں پہلے لکھ چکا ہوں، باقی جمہور علماء کرام کے نزدیک روح کا علم ہے اور اس کی کیفیات میں علماء کرام کے مختلف اقوال ہیں۔ جیسے کہ میں پہلے لکھ چکا۔

۲۳۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ بِنَحْوِ حَدِيثِ حَفْصٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ (وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا) وَفِي حَدِيثِ عِيسَى بْنِ يُونُسَ وَمَا أُوتُوا مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ خَشْرَمٍ *

۲۳۴۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو سعید اشج، وکیع، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں جا رہا تھا اور حفص کی روایت کی طرح روایت نقل کرتے ہیں، باقی وکیع کی روایت میں "وما اوتیتم من العلم الا قلیلا" ہے اور عیسیٰ بن یونس کی روایت میں "وما اوتوا من العلم" کا لفظ ہے (مطلب دونوں کا ایک ہی ہے)

۲۳۴۵- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ سَمِعْتُ

۲۳۴۵۔ ابو سعید اشج، عبداللہ بن ادریس، اعمش، عبداللہ بن

عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ إِدْرِيسَ يَقُولُ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يَرْوِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَخْلٍ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ (وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا) *

مرۃ، مسروق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھجوروں کے ایک باغ میں ایک تنا سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اور حسب سابق اعمش کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، اور اس میں "وما اوتیتم من العلم الا قلیلا" ہے۔

٢٣٤٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لِي لَنْ أَقْضِيَكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي لَنْ أَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَإِنِّي لَمَبْعُوثٌ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ فَسَوْفَ أَقْضِيكَ إِذَا رَجَعْتُ إِلَى مَالٍ وَوَلَدٍ قَالَ وَكِيعٌ كَذَا قَالَ الْأَعْمَشُ قَالَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا) إِلَى قَوْلِهِ (وَيَأْتِينَا فَرْدًا) *

۲۳۴۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن سعید الاشج، وکیع، اعمش، ابوالضحی، مسروق، حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرا قرض عاص بن وائل پر تھا میں اس سے تقاضا کے لئے گیا اور وہ بولا میں تجھے کبھی نہیں دوں گا تاوقتیکہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہ کرے، میں نے کہا میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت تک نہیں پھروں گا کہ تو مر کر پھر زندہ ہو، وہ بولا میں مرنے کے بعد پھر زندہ ہوں گا، تو تیرا قرض ادا کردوں گا، جب مجھے میرا مال ملے گا اور اولاد ملے گی، وکیع بیان کرتے ہیں، اسی طرح اعمش نے بیان کیا ہے تب یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیات کا انکار کیا اور کہنے لگا کہ مجھے مال اور اولاد ملے گی، کیا وہ غیب کی بات جانتا ہے یا اس نے اللہ تعالیٰ سے کوئی اقرار لیا ہے۔

٢٣٤٧ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ عَمَلًا فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ *

۲۳۴۷۔ ابوکریب، ابومعاویہ، (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، (چوتھی سند) ابن ابی عمر، سفیان، اعمش سے وکیع کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے باقی جریر کی روایت میں ہے کہ حضرت خباب نے بیان کیا کہ میں زمانہ جاہلیت میں لوہار کا کام کرتا تھا میں نے عاص بن وائل کا کچھ کام کیا اور پھر اپنی مزدوری کے لئے اس سے تقاضا کیا۔

٢٣٤٨ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ

۲۳۴۸۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عبدالحمید زیادی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

الزِّيَادِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُا قَالَ أَبُو جَهْلٍ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ فَنَزَلَتْ (وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ *

۲۳۴۹- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي نُعَيْمُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ قَالَ فَقِيلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى لَئِنْ رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ ذَلِكَ لَأَطَأَنَّ عَلَى رَقَبَتِهِ أَوْ لَأُعَفِّرَنَّ وَجْهَهُ فِي التُّرَابِ قَالَ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي زَعَمَ لِيَطَأَ عَلَى رَقَبَتِهِ قَالَ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلَى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِي بِيَدَيْهِ قَالَ فَقِيلَ لَهُ مَا لَكَ فَقَالَ إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَهَوْلًا وَأَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّي لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا نَدْرِي فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ شَيْءٌ بَلَغَهُ (كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغَى أَنْ رَآهُ اسْتَغْنَى إِنَّ إِلَى رَبِّكَ الرُّجْعَى أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَى عَبْدًا إِذَا صَلَّى أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدَى أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَى أَرَأَيْتَ إِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّى) يَعْنِي أَبَا جَهْلٍ (أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللَّهَ يَرَى كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ

ہیں کہ ابو جہل نے کہا، اے اللہ اگر یہ قرآن تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر یا کوئی دردناک عذاب بھیج، تب یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دینے والا نہیں ہے، جب تک کہ آپؐ ان میں موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ ان پر عذاب نہیں کرے گا جب تک وہ استغفار کرتے رہیں گے اور کیا ہے جو اللہ تعالیٰ ان پر عذاب نازل نہ کرے، وہ تو مسجد حرام میں آنے سے بھی روکتے ہیں۔

۲۳۴۹۔ عبید اللہ بن معاذ، محمد بن عبدالاعلی، معتمر، بواسطہ اپنے والد، نعیم بن ابی ہند، ابوحازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ ابو جہل نے کہا کیا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے سامنے اپنا چہرہ زمین پر رکھتے ہیں؟ لوگوں نے کہا ہاں، ابو جہل بولا قسم ہے لات وعزیٰ کی اگر میں انہیں اس حال میں دیکھوں گا تو میں ان کی گردن روندوں گا، یا (عیاذ باللہ) منہ پر مٹی لگاؤں گا، چنانچہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس ارادہ سے آیا کہ آپؐ کی گردن روندے، اور آپؐ نماز پڑھ رہے تھے، لوگوں نے دیکھا کہ ابو جہل پیچھے ہٹ رہا ہے اور ہاتھ سے کسی چیز سے بچتا ہے، لوگوں نے پوچھا، تجھے کیا ہوا، وہ بولا کہ میں نے دیکھا کہ میرے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے درمیان آگ کی ایک خندق ہے اور ہول ہیں، اور بازو ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر وہ میرے قریب آتا تو فرشتے اس کی بوٹی بوٹی اور عضو عضو نوچ لیتے، تب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ہمیں معلوم نہیں کہ یہ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت میں ہے یا کسی اور طریقہ سے اس جزو کا علم ہوا ہے (ترجمہ) ہر گز نہیں انسان سرکش ہو جاتا ہے جب اپنے کو امیر سمجھتا ہے، تیرے رب ہی طرف جانا ہے کیا تو نے اسے دیکھا جو بندہ کو نماز پڑھنے سے روکتا ہے آپ کا کیا خیال ہے۔ اگر یہ ہدایت پر ہوتا یا اچھی بات کا حکم کرتا، آپ کیا سمجھتے ہیں اگر اس نے تکذیب کی اور پیٹھ پھیری یہ نہیں جانتا کہ اللہ دیکھ

كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ كَلَّا لَا تُطِعْهُ) زَادَ عُبَيْدُ اللَّهِ فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَأَمَرَهُ بِمَا أَمَرَهُ بِهِ وَزَادَ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى (فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ) يَعْنِي قَوْمَهُ *

رہا ہے، ہرگز نہیں اگر یہ باز نہ آیا تو ہم اسے ماتھے کے بل گھسیٹیں گے جو ماتھا جھوٹا گناہ گار ہے، ہاں وہ اپنی قوم کو بلا لے، عنقریب ہم بھی فرشتوں کو بلالیں گے، ہرگز آپ اس کا کہنا نہ مانئے، عبید اللہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد سجدہ کا حکم فرمایا، ابن عبدالاعلیٰ کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ "نادیہ" سے مراد قوم ہے۔

۲۳۵۰- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ جُلُوسًا وَهُوَ مُضْطَجِعٌ بَيْنَنَا فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ قَاصًّا عِنْدَ أَبْوَابِ كِنْدَةَ يَقُصُّ وَيَزْعُمُ أَنَّ آيَةَ الدُّخَانِ تَجِيءُ فَتَأْخُذُ بِأَنْفَاسِ الْكُفَّارِ وَيَأْخُذُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَجَلَسَ وَهُوَ غَضْبَانُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِمَا يَعْلَمُ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّهُ أَعْلَمُ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ) إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِدْبَارًا فَقَالَ اللَّهُمَّ سَبْعٌ كَسَبْعِ يُوسُفَ قَالَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْجُوعِ وَيَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ أَحَدُهُمْ فَيَرَى

۲۳۵۰۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، ابوالضحیٰ، مسروق بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور وہ ہم لوگوں میں لیٹے ہوئے تھے، اتنے میں ایک شخص آیا اور کہا ابو عبدالرحمٰن ایک بیان کرنے والا کندہ کے دروازہ پر بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ قرآن کریم میں جو دھوئیں کی آیت ہے، یہ دھواں آنے والا ہے(۱) اور کفار کا سانس روک دے گا، مسلمانوں کو اس سے زکام کی کیفیت پیدا ہوگی، یہ سن کر عبداللہ بن مسعودؓ غصہ میں بیٹھ گئے اور فرمایا اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو تم میں سے جو کوئی بات جانتا ہو تو بیان کرے، اور اگر نہیں جانتا تو کہدے، اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے کیونکہ علم کی یہی دلیل ہے کہ جو بات تم میں سے کوئی نہ جانتا ہوں تو اللہ اعلم کہے، اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے کہ اے پیغمبر آپؐ فرما دیجئے کہ تم سے کسی اجر وغیرہ کا طالب نہیں ہوں اور نہ میں تمہیں تکلیف میں ڈالتا ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب لوگوں کی (دین سے) روگردانی دیکھی تو فرمایا، الٰہ العالمین ان پر سات سالہ قحط نازل فرما، جیسا کہ حضرت یوسفؑ کے وقت ہوا تھا، آخر قریش پر ایسا قحط پڑا جو ہر

(۱) قرآن کریم میں ہے فارتقب یوم تأتی السّماء بدخان مبین، اس میں دخان سے کیا مراد ہے؟ اور کونسا دخان مراد ہے؟ اس بارے میں سلف سے تین تفسیریں منقول ہیں (۱) یہ نشانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پائی جاچکی ہے۔ ایک مرتبہ کفار شدید قحط میں مبتلا ہوئے تو شدید بھوک کی بنا پر انھیں اپنی آنکھوں کے آگے دھواں معلوم ہوتا تھا۔ (۲) فتح مکہ والے دن کثرت سے گھوڑوں کے چلنے اور دوڑنے کی وجہ سے غبار اڑی وہ مراد ہے۔ (۳) قیامت کے قریب دھواں ہوگا جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا۔

كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ جِئْتَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللَّهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللَّهَ لَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ) إِلَى قَوْلِهِ (إِنَّكُمْ عَائِدُونَ) قَالَ أَفَيُكْشَفُ عَذَابُ الْآخِرَةِ (يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ) فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَدْ مَضَتْ آيَةُ الدُّخَانِ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَآيَةُ الرُّومِ *

شے کو کھا گیا، یہاں تک کہ انہوں نے بھوک کے مارے کھالوں اور مردار کو بھی کھایا، اور ایک شخص ان میں سے آسمان کی طرف دیکھتا تھا تو اسے دھوئیں کی طرح معلوم ہوتا تھا، پھر ابوسفیان حضورؐ کے پاس آیا، اور کہا اے محمدؐ تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور ناتا جوڑنے کا حکم کرتے ہو، تمہاری قوم تو تباہ ہوگئی، اللہ سے ان کے لئے دعا کرو، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اس دن کا انتظار کرو، جب آسمان سے کھلم کھلا دھواں اٹھے گا جو لوگوں کو ڈھاک لے گا یہ دردناک عذاب ہے (الی قولہ) انکم عائدون، اگر اس آیت میں آخرت کا عذاب مراد ہوتا تو یہ کہیں موقوف ہو سکتا تھا، پھر فرمایا، جس دن ہم زبردست پکڑیں گے، ہم بدلہ لیں گے تو اس پکڑنے سے مراد بدر کی پکڑ ہے اور یہ نشانیاں یعنی دھواں اور پکڑ اور لزام اور روم کی نشانیاں تو گزر چکیں۔

(فائدہ) اس واعظ کی جہالت تھی، جو دخان کو آنے والی نشانی سمجھا، اور "فسوف یکون لزاما" میں لزام سے مراد وہی قتل اور قید ہے جو بدر کے دن ہوا اور یہی بطشہ کبریٰ ہے اور روم کی نشانی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں گزر چکی جبکہ روم کے نصاریٰ مغلوب اور پارسی غالب ہوئے تھے، مسلمانوں کو اس سے رنج اور تکلیف پہنچی، پھر اللہ تعالیٰ نے روم کے نصاریٰ کو ایران پر غالب کر دیا، جس سے مسلمانوں کو بہت خوشی ہوئی، سورہ روم میں اللہ تعالیٰ نے اس کا بیان فرمایا ہے، واللہ اعلم۔

٢٣٥١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ جَاءَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ رَجُلٌ فَقَالَ تَرَكْتُ فِي الْمَسْجِدِ رَجُلًا يُفَسِّرُ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ يُفَسِّرُ هَذِهِ الْآيَةَ (يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ) قَالَ يَأْتِي النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دُخَانٌ فَيَأْخُذُ بِأَنْفَاسِهِمْ

۲۳۵۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، وکیع۔
(دوسری سند) ابوسعید اشج، وکیع۔
(تیسری سند) عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش۔
(چوتھی سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابوکریب، ابومعاویہ، اعمش، مسلم بن صبیح، مسروق بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ میں مسجد میں ایک آدمی کو چھوڑ کر آیا ہوں جو اپنی رائے سے قرآن کریم کی تفسیر کرتا ہے اور یوم تاتی السماء بدخان مبین کی یہ تفسیر بیان کرتا ہے کہ لوگوں کو قیامت کے دن ایک دھواں پکڑ لے گا، جس سے ان کی زکام کی سی کیفیت ہو جائے گی تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا جو شخص کسی بات کا علم رکھتا

حَتَّى يَأْخُذَهُمْ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَنْ عَلِمَ عِلْمًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ اللَّهُ أَعْلَمُ إِنَّمَا كَانَ هَذَا أَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا اسْتَعْصَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ وَحَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرِ اللَّهَ لِمُضَرَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا فَقَالَ لِمُضَرَ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ قَالَ فَدَعَا اللَّهَ لَهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ) قَالَ فَمُطِرُوا فَلَمَّا أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ قَالَ عَادُوا إِلَى مَا كَانُوا عَلَيْهِ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ) (يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ) قَالَ يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ *

ہو تو اسے تو وہ بات کہہ دینی چاہئے اور جو نہ جانتا ہوں تو اسے اللہ اعلم کہہ دینا چاہئے، یہ انسان کی دانائی کی دلیل ہے کہ جس بات کو نہیں جانتا تو کہدے، اسے اللہ خوب جانتا ہے، بات یہ ہے کہ قریش نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تو آپؐ نے ان پر ایسے قحط کی بددعا کی جیسے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں پڑا تھا، آخر وہ قحط اور تنگی میں مبتلا ہوئے، یہاں تک کہ آدمی آسمان کی طرف دیکھتا تو اسے ایسا معلوم ہوتا کہ اس کے اور آسمان کے درمیان دھواں سا بھرا ہے، حتی کہ انہوں نے ہڈیوں تک کو بھی کھالیا، پھر ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، یارسول اللہؐ مضر کے لئے دعا فرمایئے، وہ تباہ ہوگئے، پھر آپؐ نے ان کے لئے دعا فرمائی، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ہم تھوڑے دنوں کے لئے عذاب موقوف کردیں گے تم پھر وہی کام کروگے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ان پر پانی برسا جب ذرا چین ہوا تو پھر وہ اپنی اصلی حالت پر لوٹ آئے، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین" آخر آیت تک، یعنی ہم بدر کے دن بدلہ لیں گے۔

۲۳۵۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ الدُّخَانُ وَاللِّزَامُ وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ وَالْقَمَرُ *

۲۳۵۲۔ قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش، ابوالضحی، مسروق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پانچ نشانیاں تو گزرچکی ہیں دخان اور لزام، روم، اور بطشہ اور انشقاق قمر۔

۲۳۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۲۳۵۳۔ ابوسعید اشج، وکیع، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۳۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنِ

۲۳۵۴۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ، قتادہ، عزرہ، حسن عرنی، یحییٰ بن جزار، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ رب العزت کے فرمان

الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ) قَالَ مَصَائِبُ الدُّنْيَا وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ أَوِ الدُّخَانُ شُعْبَةُ الشَّاكُّ فِي الْبَطْشَةِ أَوِ الدُّخَانِ *

"ولنذيقنهم من العذاب الادنی دون العذاب الاکبر" کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے دنیا کے مصائب، روم، بطشہ اور دخان (دھواں) مراد ہیں، شعبہ (راوی) کو بطشہ اور دخان میں شک ہے (کہ کون سا لفظ فرمایا)

(٣٧٣) بَاب انْشِقَاقِ الْقَمَرِ *

باب (۳۷۳) چاند کا پھٹ جانا۔

٢٣٥٥- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِقَّتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا *

۲۳۵۵۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ابن ابی نجیح، مجاہد، ابو معمر، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند کے شق ہو کر دو ٹکڑے ہو گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے ارشاد فرمایا کہ گواہ ہو جاؤ۔

٢٣٥٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ ابْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى إِذَا انْفَلَقَ الْقَمَرُ فِلْقَتَيْنِ فَكَانَتْ فِلْقَةٌ وَرَاءَ الْجَبَلِ وَفِلْقَةٌ دُونَهُ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا *

۲۳۵۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ۔

(دوسری سند) عمر بن حفص، بن غیاث، بواسطہ اپنے والد، اعمش۔

(تیسری سند) منجاب بن حارث تمیمی، ابن مسہر، اعمش، ابراہیم، ابو معمر، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام منیٰ میں تھے کہ چاند کے پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گئے، ایک ٹکڑا تو پہاڑ کے اس طرف رہا اور ایک اس طرف چلا گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا کہ گواہ ہو جاؤ۔

٢٣٥٧- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ

۲۳۵۷۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، اعمش، ابراہیم، ابو معمر، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند کے پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گئے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِلْقَتَيْنِ فَسَتَرَ الْجَبَلُ فِلْقَةً وَكَانَتْ فِلْقَةٌ فَوْقَ الْجَبَلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ *

ایک ٹکڑے نے تو پہاڑ کو ڈھانک لیا اور ایک پہاڑ کے اوپر رہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ تو گواہ رہ۔

۲۳۵۸- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ *

۲۳۵۸۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، اعمش، مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۳۵۹- وَحَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِإِسْنَادِ ابْنِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ فَقَالَ اشْهَدُوا اشْهَدُوا *

۲۳۵۹۔ بشر بن خالد، محمد بن جعفر، (دوسری سند) محمد بن بشار ابن ابی عدی، شعبہ سے ابن معاذ عن شعبہ کی سند اور اس کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی ابن ابی عدی کی روایت میں دو مرتبہ آپ کا یہ فرمان مروی ہے گواہ ہو جاؤ، گواہ ہو جاؤ۔

۲۳۶۰- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ *

۲۳۶۰۔ زہیر بن حرب، عبد بن حمید، یونس بن محمد، شیبان، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مکہ والوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نشانی دیکھنی چاہی تو آپؐ نے ان کو چاند کے دو ٹکڑے ہو نا دکھا دیئے۔

۲۳۶۱- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ بِمَعْنَى حَدِيثِ شَيْبَانَ *

۲۳۶۱۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیبان کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۳۶۲- و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَأَبُو دَاوُدَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ وَأَبُو دَاوُدَ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ فِرْقَتَيْنِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي دَاوُدَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۳۶۲۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، ابوداؤد۔
(دوسری سند) ابن بشار، یحییٰ بن سعید، محمد بن جعفر، ابوداؤد، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ چاند کے پھٹ جانے سے دو ٹکڑے ہو گئے اور ابوداؤد کی روایت میں اس کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا بھی ذکر ہے۔

۲۳۶۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قُرَيْشٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ حَدَّثَنِي أَبِي

۲۳۶۳۔ موسیٰ بن قریش تمیمی، اسحاق بن بکر بن مضر، بواسطہ اپنے والد، جعفر بن ربیعہ، عراک بن مالک، عبیداللہ بن

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلَى زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ چاند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پھٹ گیا۔

(فائدہ) قرب قیامت کی ایک نشانی یہ بھی تھی کہ چاند کے دو ٹکڑے ہو جائیں گے۔ یہ نشانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر پوری ہوئی، اور قرآن نے اعلان فرمایا، اقتربت الساعة و انشق القمر و ان يروا اية يعرضوا ويقولوا سحر مستمر "شق قمر کا واقعہ صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، مسند ابن حنبل، مسند طیالسی، مستدرک حاکم، دلائل بیہقی، اور دلائل ابو نعیم میں بہ تصریح تمام موجود ہے، صحابہ میں سے حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت انس بن مالک، حضرت جبیر بن مطعم، حضرت علی ابن ابی طالب، حضرت حذیفہ بن الیمان نے اس واقعہ کو روایت کیا ہے ان میں سب سے صحیح اور مسند روایت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی ہے جو بخاری و مسلم میں مروی ہے اور وہ خود اس واقعہ کے وقت موجود تھے اور انہوں نے اس معجزہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے جیسا کہ روایات بالا میں یہ چیز مذکور ہو چکی ہے۔

جامع ترمذی اور مسند امام احمد بن حنبل کی روایت میں ہے کہ قریش نے اس معجزہ کو دیکھ کر کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہم پر جادو کر دیا ہے، دوسرے بولے اگر ہم پر کر دیا ہے تو تمام انسانوں پر تو نہیں کر دیا، مسند طیالسی اور بیہقی میں اتنی زیادتی اور ہے کہ مسافروں کو اور مقامات سے آنے دو، دیکھو، وہ کیا کرتے ہیں، چنانچہ جب ادھر ادھر سے مسافر آئے اور ان سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے بھی اپنا یہی مشاہدہ بیان کیا، بہر حال یہ معجزہ رات کے وقت مکہ میں بہ مقام منیٰ ہوا، اب جو حضرات جس جگہ بھی چاند دیکھ رہے تھے انہوں نے اس معجزہ کو دیکھ لیا، ورنہ بغیر کسی خاص مقصد کے چاند کو کون دیکھتا رہتا ہے، آدمی اپنے مشاغل میں مصروف رہتے ہیں اور پھر یہ کہ مطالع کا بہت بڑا اختلاف ہے جس کی بناء پر بیک وقت سب جگہ چاند نظر نہیں آسکتا، اور نیز یہ کہ اس معجزہ کا مطالبہ کفار مکہ ہی نے کیا تھا، ان کو دکھا دیا گیا اور ان کے وسیلہ سے جو بھی آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا اس نے یہ معجزہ دیکھ لیا، لہٰذا ملاحدہ کا انکار قابل قبول نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

(٣٧٤) بَاب فِي الْكُفَّارِ *

باب (۳۷۴) کفار کا بیان۔

٢٣٦٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَحَدَ أَصْبَرُ عَلَى أَذًى يَسْمَعُهُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّهُ يُشْرَكُ بِهِ وَيُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ ثُمَّ هُوَ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ *

۲۳۶۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، ابو اسامہ، اعمش، سعید بن جبیر، ابو عبدالرحمٰن، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تبارک و تعالیٰ سے زیادہ تکلیف دہ باتیں سننے پر کوئی صبر نہیں کر سکتا۔ اس کے ساتھ شرک کیا جاتا ہے اور اس کی اولاد قرار دی جاتی ہے، پھر وہ انہیں تندرستی عطا کرتا ہے اور رزق دیتا ہے۔

٢٣٦٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا

۲۳۶۵۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابو سعید اشج، وکیع، اعمش، سعید بن جبیر، ابو عبدالرحمٰن، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ

الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ إِلَّا قَوْلَهُ وَيُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ *

عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، باقی اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ اللہ رب العزت کے لئے اولاد قرار دی جاتی ہے۔

۲۳۶۶- وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَى أَذًى يَسْمَعُهُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ لَهُ نِدًّا وَيَجْعَلُونَ لَهُ وَلَدًا وَهُوَ مَعَ ذَلِكَ يَرْزُقُهُمْ وَيُعَافِيهِمْ وَيُعْطِيهِمْ *

۲۳۶۶۔ عبید اللہ بن سعید، ابواسامہ، اعمش، سعید بن جبیر، ابوعبدالرحمن سلمی، حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خدا تعالیٰ سے زیادہ تکلیف دہ بات سننے پر کوئی صبر نہیں کر سکتا لوگ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں اس کی اولاد قرار دیتے ہیں مگر پھر بھی وہ انہیں رزق دیتا ہے، تندرستی عطا کرتا ہے اور (دیگر اشیاء) دیتا ہے۔

۲۳۶۷- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا لَوْ كَانَتْ لَكَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا أَكُنْتَ مُفْتَدِيًا بِهَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ قَدْ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ أَحْسِبُهُ قَالَ وَلَا أُدْخِلَكَ النَّارَ فَأَبَيْتَ إِلَّا الشِّرْكَ *

۲۳۶۷۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، ابوعمران جونی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، قیامت کے دن جس دوزخی پر سب سے زیادہ خفیف عذاب ہوگا اس سے خدا تعالیٰ فرمائے گا اگر تیرے پاس دنیا اور دنیا کی سب چیزیں ہوں تو اس عذاب سے چھوٹنے کے لئے دے دے گا، عرض کرے گا ہاں اللہ فرمائے گا جب تو آدم کی پشت میں تھا، اس وقت میں نے اس سے بھی آسان کام کا تجھے حکم دیا تھا، کہا تھا کہ شرک نہ کرنا میں تجھے دوزخ میں داخل نہ کروں گا مگر تو نے شرک کے علاوہ کوئی بات نہ مانی۔

۲۳۶۸- حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ إِلَّا قَوْلَهُ وَلَا أُدْخِلَكَ النَّارَ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ *

۲۳۶۸۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابوعمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ سے سنا، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے اور حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ نہیں ہے کہ میں تجھے دوزخ میں داخل نہیں کروں گا۔

۲۳۶۹- حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ

۲۳۶۹۔ عبید اللہ بن عمر قواریری، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حضرت

بَشَّارٍ قَالَ اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْاٰخِرُوْنَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُقَالُ لِلْكَافِرِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَرَاَیْتَ لَوْكَانَ لَكَ مِلْأُ الْاَرْضِ ذَهَبًا اَكُنْتَ تَفْتَدِیْ بِهٖ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیُقَالُ لَهٗ قَدْ سُئِلْتَ اَیْسَرَ مِنْ ذٰلِكَ *

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن کافر سے کہا جائے گا اگر زمین بھر تیرے پاس سونا ہوتا تو کیا تو اس عذاب سے چھوٹنے کے لئے دے دیتا، کافر کہے گا جی ہاں، ارشاد ہوگا کہ میں نے تو اس سے آسان بات کا تجھ سے سوال کیا تھا۔

۲۳۷۰- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عِبَادَةَ ح وَحَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ (یَعْنِی ابْنَ عَطَآءٍ) كِلَاهُمَا عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ عُرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَیُقَالُ لَهٗ كَذَبْتَ قَدْ سُئِلْتَ مَاهُوَ اَیْسَرُ مِنْ ذٰلِكَ *

۲۳۷۰۔ عبد بن حمید، روح بن عبادہ، (دوسری سند) عمر بن زرارہ، عبدالوہاب، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، صرف اتنا زیادہ ہے کہ اس سے کہا جائے گا تو جھوٹا ہے تجھ سے تو اس سے آسان بات کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

۲۳۷۱- حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَیْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَیْفَ یُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰی وَجْهِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ قَالَ أَلَیْسَ الَّذِیْ أَمْشَاهُ عَلٰی رِجْلَیْهِ فِی الدُّنْیَا قَادِرًا عَلٰی أَنْ یُمْشِیَهٗ عَلٰی وَجْهِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ قَالَ قَتَادَةُ بَلٰی وَعِزَّةِ رَبِّنَا *

۲۳۷۱۔ زہیر بن حرب، عبد بن حمید، یونس بن محمد، شیبان، قتادہ، حضرت انس مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا، یارسول اللہ قیامت کے دن کافر کا منہ کے بل کیسے حشر ہوگا؟ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس خدا نے دنیا میں پاؤں سے چلایا، کیا وہ قیامت کے دن منہ کے بل چلانے پر قادر نہیں ہے، قتادہ نے یہ حدیث سن کر فرمایا، کیوں نہیں ہمارے پروردگار کی عزت کی قسم۔

۲۳۷۲- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْیَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیُصْبَغُ فِی النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ یُقَالُ یَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَیْتَ خَیْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِیْمٌ قَطُّ فَیَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ یَا رَبِّ وَیُؤْتٰی بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِی الدُّنْیَا مِنْ أَهْلِ

۲۳۷۲۔ عمرو ناقد، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا والوں میں جو سب سے زیادہ راحت میں ہوگا، قیامت کے دن اسے آگ میں صرف ایک غوطہ دے کر دریافت کیا جائے گا کہ اے ابن آدم کیا تو نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی ہے؟ کبھی تم پر کوئی راحت گزری ہے؟ وہ عرض کرے گا واللہ اے میرے پروردگار کبھی نہیں، پھر اس جنتی کو بلایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ

الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِي بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ *

تکلیف میں تھا اور جنت میں اسے صرف ایک غوطہ دے کر دریافت کیا جائے گا اے ابن آدم تو نے کبھی تکلیف دیکھی ہے؟ کبھی تجھ پر کوئی سختی گزری ہے؟ عرض کرے گا اے پروردگار واللہ میں نے کبھی کوئی سختی نہیں دیکھی، اور نہ مجھ پر کوئی تکلیف گزری ہے۔

(٣٧٥) بَاب جَزَاءِ الْمُؤْمِنِ بِحَسَنَاتِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَتَعْجِيلِ حَسَنَاتِ الْكَافِرِ فِي الدُّنْيَا *

باب (۳۷۵) مومن کو نیکیوں کا بدلہ دنیا اور آخرت میں اور کافر کو صرف دنیا میں ہی ملے گا۔

٢٣٧٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطَى بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزَى بِهَا فِي الْآخِرَةِ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلَّهِ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا أَفْضَى إِلَى الْآخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزَى بِهَا *

۲۳۷۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، ہمام بن یحییٰ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی مومن کی بھی ایک نیکی کے اوپر حق تلفی نہ کرے گا، اس کا بدلہ اسے دنیا میں بھی دے گا اور آخرت میں بھی دے گا، اور کافر کو اس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا ہی میں دے دیا جاتا ہے، حتیٰ کہ جب آخرت ہوگی تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ ہوگی جس کا اسے بدلہ دیا جائے۔

(فائدہ) باجماع علمائے کرام کافر کو آخرت میں اس کی نیکیوں کا بدلہ نہیں ملے گا اور نیکیوں سے وہ مراد ہیں جن میں نیت کی احتیاج نہیں ہے جیسا کہ حسن سلوک وغیرہ، واللہ اعلم بالصواب۔

٢٣٧٤- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَافِرَ إِذَا عَمِلَ حَسَنَةً أُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِنَ الدُّنْيَا وَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَإِنَّ اللَّهَ يَدَّخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْآخِرَةِ وَيُعْقِبُهُ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلَى طَاعَتِهِ *

۲۳۷۴۔ عاصم بن نضر، معتمر، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کافر دنیا میں جو نیکی کرتا ہے اس کے عوض اسے دنیا ہی میں لقمہ دے دیا جاتا ہے اور مومن کی نیکیاں اللہ تعالیٰ آخرت کے لئے جمع رکھتا ہے اور اطاعت الٰہی کے سلسلہ میں اسے دنیا میں رزق عطا فرماتا ہے۔

٢٣٧٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرُّزِّيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ

۲۳۷۵۔ محمد بن عبداللہ الرزی، عبدالوہاب ابن عطاء، سعید، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

قَعَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمَا *

وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

(۳۷۶) بَاب مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْكَافِرِ *

باب (۳۷۶) مومن اور کافر کی مثال۔

۲۳۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيحُ تُمِيلُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَرْزِ لَا تَهْتَزُّ حَتَّى تَسْتَحْصِدَ *

۲۳۷۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدالاعلیٰ، معمر، زہری، سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن کی مثال کھیتی کی طرح ہے کہ ہوا اسے ادھر ادھر جھونکے دیتی رہتی ہے، مومن پر بھی برابر تکلیفیں آتی رہتی ہیں اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی ہے اور ادھر ادھر ہلتا ہی نہیں یہاں تک کہ اسے کاٹ دیا جاتا ہے۔

(فائدہ) صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہے حرکت نہیں کرتا تیز ہوا اور آندھی کے وقت جڑ سے اکھڑ جاتا ہے اور مومن کو دنیا میں تکلیف آتی رہتی ہیں جس سے اس کے گناہ جھڑتے رہتے ہیں اور کافر یا منافق صحیح سالم قیامت میں مع اپنے تمام گناہوں کے آئے گا کیونکہ دنیا میں کمی کے بجائے زیادتی ہی ہوتی ہے۔

۲۳۷۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ مَكَانَ قَوْلِهِ تُمِيلُهُ تُفِيئُهُ *

۲۳۷۷۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی عبدالرزاق کی روایت میں ایک لفظ کا تغیر و تبدل ہے۔

۲۳۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفِيئُهَا الرِّيحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا أُخْرَى حَتَّى تَهِيجَ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ عَلَى أَصْلِهَا لَا يُفِيئُهَا شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً *

۲۳۷۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، محمد بشر، زکریا بن ابی زائدہ، سعید بن ابراہیم، ابن کعب بن مالک، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، مومن کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کھیتی کا ایک مٹھا کہ ہوا اسے جھونکے دیتی رہتی ہے، کبھی گرا دیتی ہے اور کبھی کھڑا کر دیتی ہے، اسی طرح اخیر میں وہ خشک ہو جاتا ہے اور کافر کی مثال صنوبر کی درخت کی طرح ہے جو اپنی جڑ پر قائم رہتا ہے کوئی چیز اسے ادھر ادھر نہیں جھکا سکتی۔ بالآخر وہ جڑ ہی سے اکھڑ جاتا ہے۔

۲۳۷۹- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا

۲۳۷۹۔ زہیر بن حرب، بشر بن السری، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، سعد بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفِيئُهَا الرِّيَاحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا حَتَّى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ الَّتِي لَا يُصِيبُهَا شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً *

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن کی مثال کھیتی کے ایک منٹھے جیسی ہے کہ ہوا اسے جھونکے دیتی رہتی ہے، کبھی گرا دیتی ہے اور کبھی سیدھا کر دیتی ہے، اسی طرح اخیر میں وہ خشک ہو جاتا ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے جو اپنی جڑ پر قائم رہتا ہے، کوئی چیز اسے ادھر ادھر جھکا نہیں سکتی۔ بالآخر اچانک جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔

۲۳۸۰- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ أَنَّ مَحْمُودًا قَالَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ بِشْرٍ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ وَأَمَّا ابْنُ حَاتِمٍ فَقَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَا قَالَ زُهَيْرٌ *

۲۳۸۰- محمد بن حاتم اور محمود بن غیلان، بشر بن السری، سفیان سعد بن ابراہیم، عبداللہ بن کعب بن مالک، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، باقی محمود نے اپنی روایت میں بشر سے کافر کا لفظ نقل کیا ہے، اور ابن حاتم نے زہیر کی طرح منافق کا لفظ روایت کیا ہے۔

۲۳۸۱- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ابْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ و قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَقَالَا جَمِيعًا فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ يَحْيَى وَمَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ *

۲۳۸۱- محمد بن بشار، عبداللہ بن ہاشم، یحییٰ قطان، سفیان، سعد بن ابراہیم، عبداللہ بن کعب بن مالک، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں باقی ان دونوں روایتوں میں یحییٰ سے، "مثل الکافر مثل الارزۃ" کے لفظ ہی روایت کئے ہیں۔

(۳۷۷) بَاب مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ النَّخْلَةِ *

باب (۳۷۷) مومن کی مثال کھجور کے درخت کی طرح ہے۔

۲۳۸۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ

۲۳۸۲- یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، علی بن حجر، اسماعیل، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور وہ

يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ فَحَدِّثُونِي مَا هِيَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوا حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ هِيَ النَّخْلَةُ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعُمَرَ قَالَ لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَ هِيَ النَّخْلَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا *

مسلمان کی طرح ہے، مجھے بتاؤ وہ کون سا درخت ہے؟ لوگوں کے خیالات جنگل کے درختوں کی طرف چلے گئے، حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے دل میں آگیا کہ کھجور کا درخت ہے مگر عرض کرنے سے شرم آئی، بالآخر صحابہ کرام نے عرض کیا(۱)، یا رسول اللہ آپؐ فرمائیے کہ وہ کون سا درخت ہے؟ آپؐ نے فرمایا کھجور کا، حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس واقعہ کا حضرت عمرؓ سے ذکر کیا، انہوں نے فرمایا، اگر تو کہہ دیتا کہ وہ کھجور کا درخت ہے تو میرے نزدیک یہ فلاں فلاں چیز سے بھی بہتر ہوتا۔

(فائدہ) دوسری روایتوں میں ہے کہ تمہارا یہ کہہ دینا میرے نزدیک سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہوتا۔

٢٣٨٣- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ الضُّبَعِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لِأَصْحَابِهِ أَخْبِرُونِي عَنْ شَجَرَةٍ مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُؤْمِنِ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَذْكُرُونَ شَجَرًا مِنْ شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأُلْقِيَ فِي نَفْسِي أَوْ رُوعِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَجَعَلْتُ أُرِيدُ أَنْ أَقُولَهَا فَإِذَا أَسْنَانُ الْقَوْمِ فَأَهَابُ أَنْ أَتَكَلَّمَ فَلَمَّا سَكَتُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ *

۲۳۸۳۔ محمد بن عبید الغمری، حماد بن زید، ایوب، ابوالخلیل، مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا کہ مجھ سے وہ درخت بیان کرو جس کی مثال مومن کی طرح ہے، صحابہ کرام جنگل کے درختوں میں سے ذکر کرنے لگے، حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے دل میں یہ چیز ڈالی گئی کہ وہ کھجور کا درخت ہے، میں نے عرض کرنے کا ارادہ کیا، مگر وہاں بڑی عمر والے تشریف فرما تھے، اس لئے مجھے یہ بیان کرنے میں خوف طاری ہوا، جب سب خاموش ہوگئے تو آپؐ نے ارشاد فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ بڑوں کے سامنے ادب اور خاموشی کے ساتھ بیٹھنا چاہئے، بڑائی اسی کا نام ہے۔

٢٣٨٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا

۲۳۸۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن ابی عمر، سفیان، ابن ابی نجیح، مجاہد بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ تک حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ رہا لیکن انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث بیان نہیں فرمائی، صرف ایک حدیث بیان کی کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

(۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اس فعل سے چھوٹوں کے لئے یہ ادب معلوم ہوا کہ جب بڑے خاموش بیٹھے ہوں تو چھوٹے کو گفتگو کرنے میں اور جواب دینے میں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔

قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِجُمَّارٍ فَذَكَرَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا *

پاس موجود تھے، خدمت اقدس میں کھجور کا گودا لایا گیا، بقیہ حسب سابق ہے۔

۲۳۸۵- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُمَّارٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

۲۳۸۵۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سفیان، ابن ابی نجیح، مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجور کا گودا لایا گیا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۳۸۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ شِبْهِ أَوْ كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ لَا يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ لَعَلَّ مُسْلِمًا قَالَ وَتُؤْتِي أُكُلَهَا وَكَذَا وَجَدْتُ عِنْدَ غَيْرِي أَيْضًا وَلَا تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ أَوْ أَقُولَ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا *

۲۳۸۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، عبید اللہ بن عمر، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپؐ نے فرمایا، مجھے اس درخت کے بارے میں بتاؤ جو مسلمان کی طرح ہے اور اس کے پتے نہیں جھڑتے، ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ امام مسلم نے میرے خیال و توتی اکلہا (کہ وہ ہر وقت پھل دیتا ہے) فرمایا ہے (مگر میں نے اپنے علاوہ دوسروں کی روایت میں "ولا توتی" دیکھا ہے) ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے دل میں خیال آیا کہ بیان کروں وہ کھجور کا درخت ہے مگر میں نے حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ کو خاموش دیکھا تو مجھے بولنا یا کچھ کہنا برا معلوم ہوا، پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر تم بیان کر دیتے تو مجھے فلاں فلاں چیز سے بھی پیارا ہوتا۔

(فائدہ) بخاری شریف کی روایت میں بھی "ولا تؤتی اکلھا" ہے اب اس صورت میں لفظ "لا" کا محذوف ماننا پڑے گا، ورنہ مطلب غلط اور مقصد کے خلاف ہو جائے گا، اس لئے ترجمہ یہ ہوگا کہ اس درخت کو کوئی آفت نہیں پہنچتی اور وہ اپنا میوہ ہر وقت دیتا ہے اور جیسے کہ کھجور کے درخت میں خیر ہی خیر ہے اور ہر ایک چیز اس کی کام آتی ہے اسی طرح مومن کی ذات سے دوسروں کو سراسر فائدہ ہی فائدہ ہے اور ہر حال میں اس کے لئے بہتری ہی ہے جیسا کہ ارشاد ہے "ان اصابته ضرار صبر فهو خيرا له، وان اصابته سرا رشكر فهو خيرا له، بشرطیکہ مومن کامل ہو۔

(۳۷۸) بَاب تَحْرِيشِ الشَّيْطَانِ وَبَعْثِهِ سَرَايَاهُ لِفِتْنَةِ النَّاسِ *

باب (۳۷۸) شیطان کا برانگیختہ کرنا اور لوگوں کو فتنہ و فساد میں مبتلا کرنے کے لئے اپنے لشکر کا روانہ کرنا۔

۲۳۸۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ

۲۳۸۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَلَكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ *

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمارہے تھے کہ شیطان اس سے ناامید ہو چکا ہے کہ نمازی حضرات جزیرۂ عرب میں اس کی پرستش کریں گے لیکن ان کے درمیان (فساد پھیلانے کے لئے) انہیں بھڑکائے گا۔

(فائدہ) ابن ملک فرماتے ہیں یعنی مومنین حضرات، کیونکہ نماز ہی سے انسان کے ایمان اور کفر کا امتیاز ہوتا ہے۔

۲۳۸۸- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۳۸۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، (دوسری سند) ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۳۸۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ فَيَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُونَ النَّاسَ فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً *

۲۳۸۹۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا فرمارہے تھے شیطان کا تخت سمندر پر ہوتا ہے وہ وہاں بیٹھ کر اپنے دستے روانہ کرتا ہے تاکہ لوگوں میں فتنہ پھیلائیں اور شیطان کے نزدیک سب سے بڑے مرتبہ والا وہی ہے جو سب سے بڑا فتنہ انداز ہوتا ہے۔

(فائدہ) یعنی شیطان کا مرکز سمندر میں ہے اور وہیں سے زمین کے گوشوں میں اپنے دستے روانہ کرتا ہے۔

۲۳۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ مَا تَرَكْتُهُ حَتَّى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ قَالَ فَيُدْنِيهِ مِنْهُ وَيَقُولُ نِعْمَ أَنْتَ قَالَ الْأَعْمَشُ أُرَاهُ قَالَ فَيَلْتَزِمُهُ *

۲۳۹۰۔ ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، ابومعاویہ، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھ کر اپنی جماعتوں کو بھیجتا ہے جو سب سے بڑا فتنہ انداز ہوتا ہے وہی ابلیس کا سب سے بڑا مقرب ہوتا ہے، ان میں سے ایک آکر کہتا ہے میں نے ایسا ایسا کیا، ابلیس کہتا ہے تو نے کچھ نہیں کیا، پھر دوسرا آکر کہتا ہے میں نے فلاں شخص کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی نہیں کرادی، ابلیس اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے کہ تو بہت ہی اچھا ہے، اعمش بیان کرتے ہیں کہ اسے چمٹا لیتا ہے۔

۲۳۹۱- حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا

۲۳۹۱۔ سلمہ بن شبیب، حسن ابن اعین، معقل، ابوالزبیر،

الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَبْعَثُ الشَّيْطَانُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُونَ النَّاسَ فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً *

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ شیطان اپنی جماعت کو بھیجتا ہے وہ جا کر لوگوں میں فتنہ اندازی کرتی ہیں جو سب سے بڑا فتنہ انداز ہوتا ہے اسی کا مرتبہ شیطان کے نزدیک سب سے بڑا ہوتا ہے۔

٢٣٩٢- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ قَالُوا وَإِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَإِيَّايَ إِلَّا أَنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ فَلَا يَأْمُرُنِي إِلَّا بِخَيْرٍ *

۲۳۹۲۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، سالم بن ابی الجعد، بواسطہ اپنے والد، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک پر اللہ تعالیٰ نے اس کا ہمزاد جن موکل کر دیا ہے صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ آپؐ پر بھی، آپؐ نے فرمایا اور مجھ پر بھی، مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلہ میں میری مدد کی، اس لئے وہ تابعدار ہو گیا ہے، اب نیکی کے علاوہ وہ کسی بات کا مشورہ نہیں دیتا۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے کہ اس روایت سے صاف طور پر بشریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثابت ہے نیز امام نوویؒ شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں کہ باجماع امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دل اور زبان سے شیطان کے شر سے محفوظ و معصوم ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

٢٣٩٣- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِيَانِ ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ مِثْلَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَقَدْ وُكِّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِينُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ *

۲۳۹۳۔ ابن مثنیٰ، ابن بشار، عبدالرحمٰن، سفیان۔
(دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن آدم، عمار، بن رزیق، منصور سے جریر کی سند اور اس کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی سفیان کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ ہر ایک شخص کے لئے خدا تعالیٰ نے اس کا ایک ہمزاد جن اور ایک ہمزاد فرشتہ مقرر فرمادیا ہے۔

٢٣٩٤- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا قَالَتْ فَغِرْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَرَأَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ أَغِرْتِ فَقُلْتُ وَمَا لِي لَا

۲۳۹۴۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، ابوصخر، ابن قسیط، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے باہر آئے مجھے رشک ہوا، آپؐ آئے اور ملاحظہ فرمایا کہ میں کیا کرتی ہوں، ارشاد فرمایا، عائشہؓ کیا تمہیں رشک ہوا؟ میں نے کہا مجھے کیا ہے کہ مجھ جیسی بی بی کو آپؐ پر رشک نہ ہو، آپؐ نے فرمایا،

يَغَارُ مِثْلِي عَلَى مِثْلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَدْ جَاءَكِ شَيْطَانُكِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْ مَعِيَ شَيْطَانٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَ كُلِّ إِنْسَانٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَلَكِنْ رَبِّي أَعَانَنِي عَلَيْهِ حَتَّى أَسْلَمَ *

کیا تمہارا شیطان تمہارے پاس آیا تھا، حضرت عائشہؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ کیا میرے ساتھ بھی شیطان ہوتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ آپؐ کے ساتھ بھی ہے؟ فرمایا، ہاں مگر میرے پروردگار نے اس کے خلاف میری مدد کی حتی کہ وہ مسلمان ہو گیا۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے کہ یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام انسانوں پر ایک زبردست فضیلت ہے اور باتفاق امت آپؐ نبوت کے بعد صغائر سے بھی معصوم تھے، جیسا کہ پہلے تحریر ہو چکا۔

(۳۷۹) بَاب لَنْ يَدْخُلَ اَحَدٌ الْجَنَّةَ بِعَمَلِهِ بَلْ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰي *

باب (۳۷۰) جنت میں بغیر رحمت خداوندی کے کوئی اپنے عمل کی وجہ سے داخل نہیں ہوگا۔

۲۳۹۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَنْ يُنْجِيَ اَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهُ قَالَ رَجُلٌ وَّلَا اِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَآ اِيَّايَ اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَّلٰكِنْ سَدِّدُوْا *

۲۳۹۵۔ قتیبہ بن سعید، لیث، بکیر، بسر بن سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کو اس کے عمل کی وجہ سے نجات حاصل نہیں ہو سکتی ایک شخص نے عرض کیا کہ نہ آپ کو یارسول اللہ، فرمایا نہ مجھے، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں چھپا لے، مگر میانہ روی اختیار کرو۔

(فائدہ) یعنی عمل کرنے میں شریعت کی اتباع کے پابند رہو، اپنے طور پر جاہلیت کی سی رسمیں ایجاد کر کے اور پھر انہیں دین سمجھ کر فرائض کو ترک کر کے ان پر عمل نہ کرو، یہ سراسر گمراہی ہے، نیز آپؐ کے فرمان سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی نبی اور کسی ولی کے اختیار میں کوئی چیز نہیں ہے اور ناظرین اس سے خود اندازہ لگالیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی جب اس چیز کا سورہ کہف میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمادیا کہ بغیر انشاء اللہ کے کل کے متعلق کچھ نہ کہو، کہ میں کل یہ کروں گا، تو ولی اور قطب کی مجال کیا ہے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف اولاد دلادے یا اس کی حاجت روائی کر دے۔

۲۳۹۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَنْ يُنْجِيَ اَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهُ قَالَ رَجُلٌ وَّلَا اِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَآ اِيَّايَ اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَّلٰكِنْ سَدِّدُوْا *

۲۳۹۶۔ یونس بن عبدالاعلی، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکیر بن اشج سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی اس میں رحمت اور فضل کا ذکر ہے اور حدیث کا آخری جملہ "ولکن سددوا" مذکور نہیں ہے۔

۲۳۹۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي

۲۳۹۷۔ قتیبہ بن سعید، حماد، ایوب، محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل

هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يُدْخِلُهُ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ فَقِيلَ وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي رَبِّي بِرَحْمَةٍ *

کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کسی شخص کو اس کے اعمال جنت میں داخل نہیں کرائیں گے دریافت کیا گیا اور نہ آپؐ کو یا رسول اللہؐ، ارشاد فرمایا اور نہ مجھے ہاں اگر میرا پروردگار مجھے اپنی رحمت سے چھپالے۔

۲۳۹۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يُنْجِيهِ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللَّهُ مِنْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَشَارَ عَلَى رَأْسِهِ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللَّهُ مِنْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ *

۲۳۹۸۔ محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، ابن عون، محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کسی شخص کو اس کے اعمال جنت میں داخل نہیں کرائیں گے، صحابہ نے عرض کیا اور نہ آپؐ کو یارسول اللہؐ، آپؐ نے فرمایا، اور نہ مجھے، مگر یہ کہ میرا پروردگار مجھے اپنی رحمت میں چھپالے اور ابن عون نے اس طرح اپنے ہاتھ سے اپنے سر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اور نہ میں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی مغفرت اور رحمت میں چھپالے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں اہل سنت والجماعت کا یہ مسلک ہے کہ عقل سے نہ ثواب ثابت ہوتا ہے اور نہ عذاب اور نہ وجوب اور نہ حرمت بلکہ ہر ایک تکلیف شرع سے ثابت ہوتی ہے، اور نیز خدا تعالیٰ پر کوئی چیز واجب نہیں ہے، سارا عالم اس کی ملک ہے، دنیا و آخرت میں اس کی بادشاہت ہے، وہ جو چاہے سو کرے، اگر نیک اور بد ہر ایک کو جہنم میں داخل کرے تو بھی عین عدل ہے، اور چاہے تو ہر ایک کو جنت میں لے جائے یہ بھی فضل ہے، باقی کفار کو جنت میں داخل نہیں کرے گا، اس لئے کہ اس نے اس چیز کی خبر دے دی ہے اور وہ خبر حق ہے اور بے شک اعمال صالحہ دخول جنت کے لئے سبب ہیں لیکن ان اعمال کی توفیق اور قبولیت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہے۔ لہٰذا دخول جنت کے لئے صرف اعمال سبب نہ ہوئے۔ واللہ اعلم

۲۳۹۹- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَحَدٌ يُنْجِيهِ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَدَارَكَنِيَ اللَّهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ *

۲۳۹۹۔ زہیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ کسی کو اس کے اعمال نجات نہیں دلوائیں گے، صحابہؓ نے عرض کیا اور نہ آپؐ کو یا رسول اللہؐ، فرمایا اور نہ مجھے، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں لے لے۔

۲۴۰۰- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبَّادٍ يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

۲۴۰۰۔ محمد بن حاتم، ابو عباد، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، ابو عبید مولیٰ، عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللَّهُ مِنْهُ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ *

گا، صحابہؓ نے عرض کیا کہ اور نہ آپ کو یارسول اللہؐ آپؐ نے ارشاد فرمایا، اور نہ مجھے، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ مجھے اپنے فضل اور رحمت میں چھپا لے (یعنی صرف اعمال پر بھروسہ نہ کرنا چاہئے۔

٢٤٠١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِبُوا وَسَدِّدُوا وَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَنْ يَنْجُوَ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِعَمَلِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْتَ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ *

۲۴۰۱۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میانہ روی اور اعتدال اختیار کرو (اگر یہ نہ ہو سکے) تو اس کے قریب ہی ہو جاؤ، اور جان لو کہ تم میں نے کسی کو اس کے اعمال کی وجہ سے نجات نہیں مل سکتی، صحابہ نے عرض کیا اور نہ آپ کو یارسول اللہؐ، فرمایا اور نہ مجھے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے مجھے ڈھانپ لے۔

٢٤٠٢- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

۲۴۰۲۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

٢٤٠٣- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا كَرِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ *

۲۴۰۳۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش سے دونوں سندوں کے ساتھ ابن نمیر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

٢٤٠٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ وَأَبْشِرُوا *

۲۴۰۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابومعاویہ، اعمش، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے باقی اتنی زیادتی ہے کہ بشارت حاصل کرو۔

٢٤٠٥- حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُدْخِلُ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيرُهُ مِنَ النَّارِ وَلَا أَنَا إِلَّا بِرَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ *

۲۴۰۵۔ سلمہ بن شبیب، حسن بن اعین، معقل، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں نہ لے جائے گا، اور نہ دوزخ سے بچائے گا، یہاں تک کہ مجھے بھی مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے۔

٢٤٠٦- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا

۲۴۰۶۔ اسحاق بن ابراہیم، عبدالعزیز بن محمد، موسیٰ بن عقبہ،

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا فَإِنَّهُ لَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ أَحَدًا عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللَّهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَاعْلَمُوا أَنَّ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى اللَّهِ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ *

(دوسری سند) محمد بن حاتم، بہز، وہیب، موسیٰ بن عقبہ، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میانہ روی اختیار کرو اور اگر یہ نہ ہو سکے تو اس کے قریب ہو جاؤ، اور خوش رہو، اس لئے کہ کسی کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے گا، صحابہؓ نے عرض کیا، یارسول اللہؐ نہ آپؐ کو، فرمایا، اور نہ مجھے، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے اور یاد رکھو خدا کے نزدیک سب سے پیارا وہ عمل ہے جس کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے، اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔

٢٤٠٧- وَحَدَّثَنَاه حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَأَبْشِرُوا *

۲۴۰۷۔ حسن حلوانی، یعقوب، بن ابراہیم بن سعد، عبدالعزیز بن مطلب، موسیٰ بن عقبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں کہ اور اس میں "ابشروا" کا لفظ موجود نہیں ہے۔

(٣٨٠) بَاب إِكْثَارِ الْأَعْمَالِ وَالِاجْتِهَادِ فِي الْعِبَادَةِ *

باب (۳۸۰) اعمال کی کثرت اور عبادت میں کوشش کی ترغیب۔

٢٤٠٨- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى حَتَّى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ أَتَكَلَّفُ هَذَا وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا *

۲۴۰۸۔ قتیبہ بن سعید، ابوعوانہ، زیاد بن علاقہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی نمازیں پڑھیں کہ قدم مبارک ورم کر آئے، عرض کیا گیا، آپؐ اس قدر تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں، آپؐ کی تو تمام اگلی پچھلی غلطیاں اللہ نے معاف فرمادیں، آپؐ نے فرمایا تو کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

(فائدہ) آپؐ کی عبادت گناہوں سے معافی کے لئے نہ تھی، بلکہ اللہ تعالیٰ نے جن فضل اور انعامات کے ساتھ آپؐ کو خاص فرمایا تھا اس کے شکریہ کے لئے تھی، کذا قالہ العینی والنووی۔

٢٤٠٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى

۲۴۰۹۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، سفیان، زیاد بن علاقہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں اتنا قیام فرمایا کہ قدم

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى وَرِمَتْ قَدَمَاهُ قَالُوا قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا *

مبارک ورم کر آئے، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی اگلی اور پچھلی سب غلطیاں معاف فرما دیں، آپؐ نے فرمایا، کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

٢٤١٠ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى قَامَ حَتَّى تَفَطَّرَ رِجْلَاهُ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَصْنَعُ هَذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا *

۲۴۱۰۔ ابن معروف، ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، ابوصخر، ابن قسیط، عروہ بن الزبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اتنا قیام فرماتے کہ قدم مبارک ورک کر آتے، حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپؐ ایسا کرتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی تمام اگلی اور پچھلی غلطیاں معاف فرما دی ہیں، آپؐ نے فرمایا، اے عائشہؓ کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بن جاؤں۔

(٣٨١) بَابِ الِاقْتِصَادِ فِي الْمَوْعِظَةِ *

باب (۳۸۱) وعظ و نصیحت میں اعتدال کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔

٢٤١١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ بَابِ عَبْدِ اللَّهِ نَنْتَظِرُهُ فَمَرَّ بِنَا يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيُّ فَقُلْنَا أَعْلِمْهُ بِمَكَانِنَا فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ إِنِّي أُخْبَرُ بِمَكَانِكُمْ فَمَا يَمْنَعُنِي أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ إِلَّا كَرَاهِيَةُ أَنْ أُمِلَّكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا *

۲۴۱۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، ابومعاویہ، (دوسری سند) ابن نمیر، ابومعاویہ، اعمش، شقیق بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتظار میں ان کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے تو ہمارے پاس سے یزید بن معاویہ نخعی کا گزر ہوا، ہم نے کہا کہ حضرت عبداللہؓ کو ہمارے ہاں آنے کی اطلاع کر دینا، یزید اندر آگئے، حضرت عبداللہ فوراً تشریف لائے اور فرمایا، تمہاری موجودگی کی مجھے اطلاع مل گئی تھی لیکن باہر آنے سے صرف یہ بات مانع تھی کہ میں نے تمہیں تنگ دل کرنا مناسب نہیں سمجھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی وعظ اور نصیحت کو بعض دن ناغہ کر دیا کرتے تھے تاکہ ہم اکتا نہ جائیں۔

٢٤١٢ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ح و حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى

۲۴۱۲۔ ابوسعید اشج، ابن ادریس۔
(دوسری سند) منجاب بن حارث، ابن مسہر۔
(تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس۔

بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ مِنْجَابٌ فِي رِوَايَتِهِ عَنِ ابْنِ مُسْهِرٍ قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ *

(چوتھی سند) ابن ابی عمر، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی منجاب نے اپنی روایت میں ابن مسہر سے یہ زیادتی نقل کی ہے کہ اعمش بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عمرو بن مرہ نے بواسطہ شقیق، حضرت عبداللہ سے حسب سابق روایت کی ہے۔

۲۴۱۳- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُذَكِّرُنَا كُلَّ يَوْمِ خَمِيسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّا نُحِبُّ حَدِيثَكَ وَنَشْتَهِيهِ وَلَوَدِدْنَا أَنَّكَ حَدَّثْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ فَقَالَ مَا يَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ إِلَّا كَرَاهِيَةُ أَنْ أُمِلَّكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهِيَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا *

۲۴۱۳۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، (دوسری سند) ابن ابی عمر، فضیل، بن عیاض، منصور، شقیق، ابووائل بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم کو ہر جمعرات کو وعظ سنایا کرتے تھے، ایک شخص نے عرض کیا، ابو عبدالرحمٰن ہم تو آپؓ کی باتوں کو پسند کرتے ہیں اور دل سے چاہتے ہیں اور ہماری خواہش ہے کہ آپؓ روزانہ ہمیں حدیثیں سنایا کریں، فرمایا (روزانہ) احادیث بیان کرنے سے مجھے صرف یہ بات مانع ہے کہ میں تمہیں تنگ دل کرنا نہیں چاہتا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بعض ایام میں وعظ کا ناغہ فرما دیا کرتے، کیونکہ آپؐ ہمیں تنگ دل کرنا مناسب نہ جانتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْجَنَّةِ وَصِفَةِ نَعِيمِهَا وَاَهْلِهَا

۲۴۱۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ *

۲۴۱۴۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، حماد بن سلمہ، ثابت، حمید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جنت تکالیف سے گھری ہوئی ہے اور دوزخ خواہشات نفسانی سے گھری ہوئی ہے۔

(فائدہ) یعنی یہ دونوں اشیاء دخول جنت اور نار کے لئے حجاب اور پردہ ہیں جو کوئی ان حجابات کو اٹھا دے گا وہ ان میں داخل ہو جائے گا، شیخ مناوی فرماتے ہیں کہ شہوات میں وہ تمام اشیاء داخل ہیں جن کی نفس کو رغبت اور خواہش ہو اور نفس ان کو پسند کرے۔

٢٤١٥- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۲۴۱۵۔ زہیر بن حرب، شبابہ، ورقا، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

٢٤١٦- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا و قَالَ سَعِيدٌ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ مِصْدَاقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ (فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) *

۲۴۱۶۔ سعید بن عمرو اشعثی، زہیر بن حرب، سفیان، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں ان کا خیال آیا ہے اور اس کی تصدیق اللہ تبارک و تعالیٰ کی کتاب میں موجود ہے "فلا تعلم نفس مآ اخفی لهم مّن قرة اعين جزاء بما كانوا يعملون"۔

٢٤١٧- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا أَطْلَعَكُمُ اللَّهُ عَلَيْهِ *

۲۴۱۷۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، اللہ رب العزت نے فرمایا کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے سنیں، نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرا، یہ نعمتیں میں نے ان کے لئے جمع کر رکھی ہیں، ان نعمتوں کا ذکر چھوڑ دو جن کی اطلاع اللہ نے تمہیں دے رکھی ہے۔

٢٤١٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا أَطْلَعَكُمُ اللَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَأَ (فَلَا تَعْلَمُ

۲۴۱۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابومعاویہ، (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سنیں، اور نہ کبھی کسی انسان کے دل میں ان کا وسوسہ گزرا، یہ نعمتیں میں نے ان کے لئے جمع کر رکھی ہیں ان نعمتوں کا ذکر چھوڑ دو، جن کی اطلاع تمہیں اللہ تعالیٰ

نَفسٌ مَا أُخفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ) *

نے دے دی ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے یہ آیت پڑی، فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین۔

۲۴۱۹- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ أَنَّ أَبَا حَازِمٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ يَقُولُ شَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا وَصَفَ فِيهِ الْجَنَّةَ حَتَّى انْتَهَى ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ثُمَّ اقْتَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ (تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) *

۲۴۱۹۔ ہارون بن معروف، ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، ابوصخر، ابوحازم، حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مجلس میں حاضر تھا، حضورؐ نے اس مجلس میں جنت کی بہت تعریف بیان کی یہاں تک کہ آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت کے اندر ایسی چیزیں ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا، اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرا، پھر اس کے بعد آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) ان کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں اپنے رب کو اس کے عذاب کے ڈر اور اس کے ثواب کے طمع سے پکارتے ہیں اور جو ہم نے انہیں دیا، اس سے خرچ کرتے ہیں، کوئی نہیں جانتا جو ان کی آنکھوں میں ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے، یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔

۲۴۲۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ *

۲۴۲۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید المقبری، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سوار سو برس تک چلتا رہے گا۔

۲۴۲۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ لَا يَقْطَعُهَا *

۲۴۲۱۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں باقی اتنی زیادتی ہے کہ سو برس تک سوار چل کر اسے طے نہیں کر سکتا۔

۲۴۲۲- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ

۲۴۲۲۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، مخزومی، وہیب، ابی حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سوار سو برس تک چل

الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا *

کر بھی اسے طے نہیں کر سکتا۔

٢٤٢٣- قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيَّ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيعَ مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا *

۲۴۲۳۔ ابو حازم، نعمان بن ابی عیاش، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، جنت میں ایک درخت ہے جس کے نیچے عمدہ، سبک سیر گھوڑے کا سوار سو برس تک بھی چل کر اسے طے نہیں کر سکتا۔

٢٤٢٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبِّ وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَلَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُونَ يَا رَبِّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُ أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا *

۲۴۲۴۔ محمد بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن مبارک، مالک بن انسؒ (دوسری سند) ہارون بن سعید ایلی، عبداللہ بن وہب، مالک بن انس، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ جنت والوں سے فرمائے گا، اے اہل جنت، جنتی جواب دیں گے، لبیک ربنا وسعدیک والخیر فی یدیک، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم راضی ہوگئے؟ جنتی عرض کریں گے ہم راضی اور خوش کیونکر نہ ہوں گے تو نے جو نعمتیں ہمیں عنایت فرمائی ہیں، وہ کسی مخلوق کو عطا نہیں فرمائیں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، کیا اس سے بھی بڑھ کر اور افضل میں تمہیں نہ دوں؟ جنتی عرض کریں گے، پروردگار اس سے بڑھ کر اور کیا چیز ہوگی؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، میں تم پر اپنی خوشنودی نازل کرتا ہوں، اس کے بعد میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔

٢٤٢٥- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ الْغُرْفَةَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي الْأُفُقِ الشَّرْقِيِّ أَوِ الْغَرْبِيِّ *

۲۴۲۵۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب، ابوحازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت، جنت میں اس طرح ایک دوسرے کے بالاخانے دیکھیں گے جس طرح تم باہم آسمان پر تاروں کو دیکھتے ہو، میں نے اس روایت کو نعمان بن ابی عیاش سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرما رہے تھے، جس طرح تم جگمگاتے ستارے شرقی اور غربی کنارے میں دیکھتے ہو۔

٢٤٢٦- وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا نَحْوَ حَدِيثِ يَعْقُوبَ *

۲۴۲۶۔ اسحاق بن ابراہیم، مخزومی، وہیب، ابوحازم سے دونوں سندوں کے ساتھ یعقوب کی روایت کے ہم معنے حدیث مروی ہے۔

٢٤٢٧- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ مِنَ الْأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوا بِاللَّهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ *

۲۴۲۷۔ عبداللہ بن جعفر بن یحییٰ بن خالد، معن، مالک، (دوسری سند) ہارون بن سعید ایلی، عبداللہ بن وہب، مالک بن انس، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت والے اپنے اوپر بالاخانہ والوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم مشرقی یا مغربی افق میں دور چمکتے ستاروں کو دیکھتے ہو، اس کی وجہ یہ ہوگی کہ اہل جنت کے منازل میں باہم تفاوت ہوگا، صحابہ نے عرض کیا، یارسول اللہ! کیا وہ انبیاء کے درجات ہوں گے جن پر اور کوئی نہیں پہنچ سکے گا، فرمایا کیوں نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، وہ لوگ بھی ان درجات پر فائز ہوں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور انبیاء کی تصدیق کی۔

٢٤٢٨- (٢٤٢٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ (يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ) عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِيْ اِلَيَّ حُبًّا نَاسٌ يَّكُوْنُوْنَ بَعْدِيْ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِيْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ *

۲۴۲۸۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے وہ لوگ سب سے زیادہ پیارے ہوں گے، جو میرے بعد آئیں گے لیکن ان کی آرزو ہوگی کہ اپنے بال بچے اور مال دے کر میرا دیدار کریں۔

٢٤٢٩- حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا يَأْتُونَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُو فِي وُجُوهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُونَ حُسْنًا

۲۴۲۹۔ ابوعثمان سعید بن عبدالجبار، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک بازار ہے جس میں جنتی لوگ ہر جمعہ کو جمع ہوا کریں گے پھر شمالی ہوا چلے گی جو وہاں کا گرد و غبار (جو کہ مشک و زعفران ہے) ان کے چہروں اور کپڑوں پر اڑا کر ڈالے گی۔ اس سے ان کے حسن

وَجَمَالًا فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ وَاللَّهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُونَ وَأَنْتُمْ وَاللَّهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا *

جمال میں اور اضافہ ہو جائے گا، پھر اپنے متعلقین کے پاس آئیں گے تو متعلقین کہیں گے خدا کی قسم ہمارے بعد تو تمہارے حسن و جمال میں اور اضافہ ہو گیا، وہ کہیں گے بخدا تمہارے حسن و جمال میں بھی تو ہمارے بعد اور اضافہ ہو گیا۔

٢٤٣٠- حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاللَّفْظُ لِيَعْقُوبَ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ إِمَّا تَفَاخَرُوا وَإِمَّا تَذَاكَرُوا الرِّجَالُ فِي الْجَنَّةِ أَكْثَرُ أَمِ النِّسَاءُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَوَ لَمْ يَقُلْ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّتِي تَلِيهَا عَلَى أَضْوَإِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ يُرَى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ وَمَا فِي الْجَنَّةِ أَعْزَبُ *

۲۴۳۰۔ عمرو ناقد، یعقوب بن ابراہیم، ابن علیہ، ایوب، محمد، بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے فخر کیا، یاذکر کیا کہ جنت میں مرد زیادہ ہوں گے یا عورتیں زیادہ ہوں گی، حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ جنت میں جو گروہ سب سے پہلے داخل ہوگا ان کی صورتیں چودھویں کے چاند کی طرح ہوں گی، اور جو گروہ ان کے بعد جائے گا ان کی صورتیں جگمگاتے ہوئے ستاروں کی طرح روشن ہوں گی، ہر جنتی کی دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا مغز گوشت کے اندر چمکے گا اور جنت میں کوئی آدمی بھی بغیر بیوی کے نہ ہوگا۔

٢٤٣١- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ اخْتَصَمَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ أَيُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ أَكْثَرُ فَسَأَلُوا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ *

۲۴۳۱۔ ابن ابی عمر، سفیان، ایوب، ابن سیرین بیان کرتے ہیں کہ مرد اور عورت باہم جھگڑے کہ جنت میں کون زیادہ ہوں گے؟ چنانچہ سب نے حضرت ابو ہریرہؓ سے دریافت کیا انہوں نے ابن علیہ کی روایت کی طرح حدیث بیان کی ہے۔

٢٤٣٢- و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

۲۴۳۲۔ قتیبہ بن سعید، عبدالواحد، عمارہ بن قعقاع، ابوزرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پہلے جو جنت میں داخل ہوگا۔ (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، زہیر بن حرب، جریر، عمارہ، ابوزرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گی، اور ان کے بعد جو لوگ جنت میں داخل ہوں گے ان کی صورتیں انتہائی جگمگاتے ستاروں کی

وَالَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً لَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَتْفُلُونَ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ وَأَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعِينُ أَخْلَاقُهُمْ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ *

طرح ہوں گی، جنتی نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ، نہ تھوکیں گے، نہ ناک صاف کریں گے۔ ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگتا ہوگا، ان کی بیویاں بڑی بڑی غلافی آنکھوں والی حوریں ہوں گی، سب کے عادات ایک سے ہوں گے اور سب اپنے باپ آدمؑ کی شکل پر ہوں گے اور قد ۶۰ ہاتھ ہوگا۔

٢٤٣٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً ثُمَّ هُمْ بَعْدَ ذَلِكَ مَنَازِلُ لَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَبْزُقُونَ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ أَخْلَاقُهُمْ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى طُولِ أَبِيهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ و قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ و قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ *

۲۴۳۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابومعاویہ، اعمش، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت کا سب سے پہلا گروہ جو جنت میں جائے گا ان کی صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگی اور اس کے بعد والے لوگوں کی شکل انتہائی چمکیلے ستاروں کی طرح ہوگی، اس کے بعد تدریجاً مرتبے ہوں گے، جنتی نہ پاخانہ کریں گے، نہ پیشاب، نہ ناک صاف کریں گے اور نہ تھوکیں گے، ان کی کنگھیاں سونے کی اور انگیٹھیوں میں عود ہندی کی خوشبو ہوگی۔ ان کا پسینہ مشک کی طرح ہوگا، سب کے عادات ایک جیسے ہوں گے، قد میں اپنے باپ آدم کی طرح ساٹھ ہاتھ ہوں گے، ابن ابی شیبہ کی روایت میں "علی خلق رجل" اور ابوکریب کی روایت میں "علی خلق رجل" اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں طول کے بجائے "صورۃ ابیہم" ہے۔

٢٤٣٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوَرُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُونَ فِيهَا وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ فِيهَا آنِيَتُهُمْ وَأَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ

۲۴۳۴۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان چند مرویات سے جو انہوں نے بواسطہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلا گروہ جو جنت میں جائے گا، ان کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گی، جنت میں نہ وہ تھوکیں گے اور نہ ناک صاف کریں گے اور نہ پاخانہ کی انہیں ضرورت ہوگی، ان کے برتن اور کنگھیاں سونے چاندی کی ہوں گی، اور

وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمْ مِنَ الْأَلُوَّةِ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرَى مُخُّ سَاقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا *

انگیٹھیوں میں عود ہندی سلگتی ہو گی ان کا پسینہ مشک کی طرح ہو گا، ہر ایک شخص کے واسطے دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا مغز خوبصورتی کی وجہ سے گوشت کے اندر سے نظر آئے گا، اہل جنت کا آپس میں اختلاف اور بغض نہیں ہو گا سب کے دل ایک دل کی طرح ہوں گے صبح و شام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کریں گے۔

٢٤٣٥- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا و قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتْفُلُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ قَالُوا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفَسَ *

۲۴۳۵۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے، جنتی کھائیں گے، پئیں گے، مگر نہ تھوکیں گے نہ ناک صاف کریں گے نہ پاخانہ کریں گے اور نہ پیشاب کریں گے، صحابہ نے عرض کیا پھر کھانا کہاں جائے گا، آپؐ نے ارشاد فرمایا، ڈکار اور پسینہ اور پسینہ مشک کی طرح (خوشبودار) ہو گا انہیں تسبیح (سبحان اللہ) اور تحمید (الحمد للہ) کا الہام ہو گا جیسا کہ سانس کا الہام ہوتا ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، اہل سنت والجماعت اور عامۃ المسلمین کا یہ مسلک ہے کہ جنتی کھائیں گے اور پئیں گے اور ہمہ قسم کی لذت اٹھائیں گے اور یہ نعمتیں ابدی ہوں گی، جو صرف اسماء اور ناموں میں دنیاوی نعمتوں کے مشابہ ہوں گی، قرآن کریم اور احادیث شریف کے دلائل اس پر شاہد ہیں، ملاحدہ کے علاوہ کوئی اس چیز کا منکر نہیں ہے (نووی جلد ۲ ص ۳۷۹، شرح سنوسی جلد ۷ ص ۲۱۳)

٢٤٣٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ كَرَشْحِ الْمِسْكِ *

۲۴۳۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابومعاویہ، اعمش، سے اسی سند کے ساتھ "ان کا پسینہ مشک کی طرح ہو گا" تک حدیث مروی ہے۔

٢٤٣٧- وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ حَسَنٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَكِنْ طَعَامُهُمْ ذَاكَ

۲۴۳۷۔ حسن بن علی حلوانی، حجاج بن الشاعر، ابوعاصم، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنتی جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے لیکن نہ پاخانہ کریں گے اور نہ ناک صاف کریں گے، نہ پیشاب کریں گے اور ان کا کھانا ڈکار کی شکل میں تحلیل ہو جائے گا جس سے خوشبو مشک کی طرح آئے گی، انہیں تسبیح اور تحمید اس طرح سکھائی جائے گی جس

جُشَاءٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالْحَمْدَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفَسَ قَالَ وَفِي حَدِيثِ حَجَّاجٍ طَعَامُهُمْ ذَلِكَ *

طرح تمہیں سانس لینا سکھایا گیا ہے، حجاج کی روایت میں "طعامہم ذلک کے لفظ ہیں۔

٢٤٣٨- وحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَيُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّكْبِيرَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفَسَ *

۲۴۳۸۔ سعید بن یحییٰ اموی بواسطہ اپنے والد، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے باقی اس میں تحمید (الحمد للہ) کے بجائے تکبیر اللہ اکبر، سکھائے جانے کا ذکر ہے۔

٢٤٣٩- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ لَا يَبْأَسُ لَا تَبْلَى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُ *

۲۴۳۹۔ زہیر بن حرب، عبدالرحمٰن بن مہدی، حماد بن سلمہ، ثابت، ابورافع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا، جو جنت میں چلا جائے گا وہ نعمتوں میں ہو جائے گا، پھر اسے کوئی تکلیف نہ ہوگی، اس کے کپڑے پرانے نہ ہوں گے اور اس کا شباب فنا نہ ہوگا۔

٢٤٤٠- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِإِسْحَقَ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ قَالَ الثَّوْرِيُّ فَحَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ أَنَّ الْأَغَرَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِي مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَنُودُوا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ) *

۲۴۴۰۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبدالرزاق، ثوری، ابواسحاق، اغر، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ایک منادی ندا دے گا (اے اہل جنت) تمہارے لئے یہ مقرر ہو چکا کہ تم تندرست رہو گے، کبھی بیمار نہ ہو گے، زندہ رہو گے، کبھی موت نہیں آئے گی، جوان رہو گے، کبھی بوڑھے نہیں ہو گے، راحت میں رہو گے، کبھی تکلیف نہ آئے گی، یہ ہی مطلب ہے، اللہ کے اس فرمان کا کہ جنتی ندا دیئے جائیں گے کہ تمہاری جنت ہے جس کے تم اس وجہ سے وارث ہوئے ہو کہ تم اعمال صالحہ کرتے تھے۔

٢٤٤١- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي قُدَامَةَ وَهُوَ الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ

۲۴۴۱۔ سعید بن منصور، ابوقدامہ، ابوعمران جونی، ابوبکر بن عبداللہ بن قیس، حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ

عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ طُولُهَا سِتُّونَ مِيلًا لِلْمُؤْمِنِ فِيهَا أَهْلُونَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ فَلَا يَرَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا *

نے فرمایا جنت میں مومن کے لئے ایک کھوکھلے موتی کا خیمہ ہو گا جس کا طول ساٹھ میل ہو گا، ایماندار کے متعلقین اس میں رہیں گے، مومن اس کا چکر لگائے گا اور کوئی ایک دوسرے کو دیکھ نہیں سکے گا۔

٢٤٤٢- وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةٌ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ *

۲۴۴۲۔ ابو غسان، مسمعی، ابو عبد الصمد، ابو عمران جونی، ابو بکر بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک خولدار موتی کا خیمہ ہو گا اس کا عرض ساٹھ میل ہو گا اس کے ہر ایک کونے میں لوگ ہوں گے جو دوسرے کونے والوں کو نہیں دیکھتے ہوں گے، ایماندار ان پر دورہ کریں گے۔

٢٤٤٣- و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ طُولُهَا فِي السَّمَاءِ سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ لِلْمُؤْمِنِ لَا يَرَاهُمُ الْآخَرُونَ *

۲۴۴۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ہمام، ابو عمران جونی، ابو بکر بن ابو موسیٰ، حضرت ابو موسیٰ حضرت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، خیمہ ایک موتی ہو گا جس کا طول بلندی ساٹھ میل کا ہو گا، اس کے ہر ایک کونے میں مومن کی بیویاں ہوں گی، جن کو دوسرے لوگ نہ دیکھ سکیں گے۔

٢٤٤٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيلُ كُلٌّ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ *

۲۴۴۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، عبداللہ بن نمیر، علی بن مسہر، عبید اللہ بن عمر۔

(دوسری سند) محمد بن عبداللہ بن نمیر، محمد بن بشر، عبید اللہ، خبیب بن عبدالرحمٰن، حفص بن عاصم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، سیحان اور جیحان، فرات اور نیل سب جنت کی نہروں میں سے ہیں۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ سیحان اور جیحان، سیحون اور جیحون کے علاوہ دو نہریں ہیں، یہ سیحان اور جیحان بلاد ارمن میں ہیں، جیحان مصیصہ کی اور سیحان اذنہ کی بہت بڑی نہریں ہیں، اور حقیقت یہی ہے کہ جنت میں ان نہروں کا مادہ موجود ہے، اس لئے کہ جنت پیدا ہو چکی ہے اور موجود ہے، اہل سنت والجماعت کا یہی مسلک ہے اور یہی حق ہے، جیسے کہ میں کتاب الایمان میں اس سے پہلے لکھ چکا ہوں۔ (نووی)

جلد ۲ ص ۳۸۰ و شرح سنوسی جلد ۷ ص ۲۱۵)

۴۲۴۵- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ اللَّيْثِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ أَفْئِدَةِ الطَّيْرِ *

۲۴۴۵۔ حجاج بن الشاعر، ابوالنضر، ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں کچھ قومیں (ایسی) جائیں گی جن کے دل (نرمی اور توکل میں) پرندوں کے مانند ہوں گے،

۲۴۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ طُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولَئِكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُجِيبُونَكَ فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ قَالَ فَذَهَبَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَ فَزَادُوهُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ وَطُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهُ حَتَّى الْآنَ *

۲۴۴۶۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان چند مرویات میں سے جو انہوں نے بواسطہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ رب العزت نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر بنایا، ان کا قد ساٹھ ہاتھ لمبا تھا، جب بنا چکا تو فرمایا، جاؤ اور ان فرشتوں کی جماعت کو سلام کرو، اور وہاں کئی فرشتے بیٹھے تھے اور سنو وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں، جو وہ جواب دیں وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا، حضرت آدم گئے اور کہا السلام علیکم، فرشتوں نے جواب دیا السلام علیک ورحمۃ اللہ، ورحمۃ اللہ بڑھا دیا تو جو کوئی بہشت میں جائے گا، وہ آدم کی شکل میں ساٹھ ہاتھ ہوگا، آدم کے بعد جو لوگ آئے ان کے قد کم ہوتے رہے حتیٰ کہ یہ زمانہ آگیا۔

(فائدہ) یعنی جس صورت کے ساتھ حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا، اسی صورت کے ساتھ انہیں بنایا، ضمیر آدم علیہ السلام کی طرف عائد ہوتی ہے۔

(۳۸۲) بَاب جَهَنَّمَ اَعَاذَنَا اللَّهُ عَنْهَا *

باب (۳۸۲) جہنم کا بیان، اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے پناہ دے۔

۲۴۴۷- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ خَالِدٍ الْكَاهِلِيِّ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

۲۴۴۷۔ عمر بن حفص بن غیاث، بواسطہ اپنے والد، علاء بن خالد، شقیق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا *

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس روز جہنم کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی اور ہر ایک لگام کو ستر ہزار فرشتے پکڑے کھینچتے ہوں گے۔

٢٤٤٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ هَذِهِ الَّتِي يُوقِدُ ابْنُ آدَمَ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالُوا وَاللَّهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا *

۲۴۴۸۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تمہاری یہ آگ جسے ابن آدم روشن کرتا ہے اس میں گرمی کا ایک حصہ ہے، جہنم کی آگ میں اس سے ستر حصے گرمی ہے۔ صحابہ نے عرض کیا، خدا کی قسم یارسول اللہؐ یہی آگ بہت کافی ہے، آپؐ نے فرمایا اس سے ۶۹ حصے تو اس میں گرمی زیادہ ہے، ہر حصہ میں اتنی ہی گرمی ہے۔

٢٤٤٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا*

۲۴۴۹۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ابوالزناد کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، باقی اس میں "کلہا" کی بجائے "کلہن" ہے۔

٢٤٥٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْرُونَ مَا هَذَا قَالَ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هَذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا فَهُوَ يَهْوِي فِي النَّارِ الْآنَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى قَعْرِهَا *

۲۴۵۰۔ یحییٰ بن ایوب، خلف بن خلیفہ، یزید بن کیسان، ابوحازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو ایک آواز گڑگڑاہٹ کی سنائی دی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا، اللہ و رسولہ اعلم، آپؐ نے فرمایا، یہ ایک پتھر ہے جو دوزخ کے اندر ستر سال پہلے پھینکا گیا تھا اور وہ برابر دوزخ میں گر رہا تھا یہاں تک کہ اس وقت اس کے قعر میں پہنچ گیا۔

٢٤٥١ - وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ هَذَا وَقَعَ فِي أَسْفَلِهَا فَسَمِعْتُمْ وَجْبَتَهَا *

۲۴۵۱۔ محمد بن عباد، ابن ابی عمر، مروان، یزید بن کیسان، ابوحازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی اس میں یہ ہے کہ اس وقت وہ اپنی تہ میں پہنچ گیا جس کی تم نے آواز سنی۔

٢٤٥٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ قَتَادَةُ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى حُجْزَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى عُنُقِهِ *

۲۴۵۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یونس بن محمد، شیبان، قتادہ، ابو نضرہ، حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ بعض دوزخیوں کو آگ ان کے ٹخنوں تک پکڑے گی اور ان میں سے بعض کو ان کے گھٹنوں تک اور بعض کو ان کی کمر تک پکڑے گی اور بعض کو ان کی گردن تک پکڑے گی۔

٢٤٥٣- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى حُجْزَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى تَرْقُوَتِهِ *

۲۴۵۳۔ عمرو بن زرارہ، عبدالوہاب، سعید، قتادہ، ابو نضرہ، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بعض دوزخیوں کو آگ ان کے ٹخنوں تک پکڑے گی اور بعض دوزخیوں کو ان کے گھٹنوں تک پکڑے گی اور بعض کو ان سے کمر تک آگ پکڑے گی اور بعض کو ان سے ان کی ہنسلی تک آگ پکڑے گی۔

٢٤٥٤- حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَجَعَلَ مَكَانَ حُجْزَتِهِ حِقْوَيْهِ *

۲۴۵۴۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، روح، سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں "حجزیہ" کی بجائے "حقویہ" ہے (یعنی ازار بندھنے کی جگہ تک)

٢٤٥٥- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتْ هَذِهِ يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ وَقَالَتْ هَذِهِ يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِينُ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهَذِهِ أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَرُبَّمَا قَالَ أُصِيبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَقَالَ لِهَذِهِ أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا *

۲۴۵۵۔ ابن ابی عمر، سفیان، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا دوزخ اور جنت کا جھگڑا ہوا، دوزخ نے کہا میرے اندر بڑے بڑے ظالم اور مغرور لوگ داخل ہوں گے اور جنت نے کہا کہ میرے اندر کمزور اور مسکین داخل ہوں گے، اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے، تیرے ذریعہ جس کو میں چاہوں گا عذاب دوں گا اور اس (جنت) سے فرمایا تو میری رحمت ہے جس پر میں رحمت کرنا چاہوں گا تیرے ذریعے رحمت کروں گا، لیکن تم میں سے ہر ایک کا بھرنا ضروری ہے۔

٢٤٥٦- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا

۲۴۵۶۔ محمد بن رافع، شبابہ، ورقا، ابوالزناد، اعرج، حضرت

شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَاجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتِ النَّارُ أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِي لَا يَدْخُلُنِي إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَعَجَزُهُمْ فَقَالَ اللَّهُ لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلٍّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمْ مِلْؤُهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ فَيَضَعُ قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتَقُولُ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ *

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا دوزخ اور جنت میں جھگڑا ہوا دوزخ بولی، مجھے مغرور اور جبار اشخاص کی بناء پر فضیلت دی گئی ہے اور جنت بولی کہ پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ میرے اندر کمزور اور حقیر اور ضعیف لوگ ہی داخل ہوں گے، اللہ نے جنت سے فرمایا تو میری رحمت ہے جس بندہ پر میں رحم کرنا چاہوں گا تو تیرے ذریعہ سے کروں گا اور دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے، اپنے بندوں سے میں جس کو میں عذاب دینا چاہوں گا تیرے ذریعہ سے دوں گا اور تم میں سے ہر ایک کی بھرت ضروری ہے، دوزخ پر نہیں ہوگی تو اللہ تعالیٰ اپنا قدم اس پر رکھے گا، تب کہے گی بس بس اور اسی وقت پر ہو جائے گی، اس کا ایک حصہ دوسرے کی طرف سمٹ جائے گا۔

(فائدہ) یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے جس کے بارے میں بارہا میں سلف صالحین کا مسلک لکھ چکا ہوں نیز امام نووی فرماتے ہیں کہ حدیث اپنے ظاہر پر ہے، اللہ تبارک و تعالیٰ نے دوزخ اور جنت کو اس چیز کی تمیز عطا فرمائی ہے کہ وہ باہم اس چیز پر جھگڑا کریں، واللہ اعلم۔

۲۴۵۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلَالِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ حُمَيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ *

۲۴۵۷۔ عبداللہ بن عون الہلالی، ابوسفیان، معمر، ایوب، ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت اور دوزخ نے آپس میں جھگڑا کیا اور ابوالزناد کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۴۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِي لَا يَدْخُلُنِي إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ قَالَ اللَّهُ لِلْجَنَّةِ إِنَّمَا أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ

۲۴۵۸۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، ان مرویات سے نقل کرتے ہیں جو کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت اور دوزخ میں جھگڑا ہوا، دوزخ نے کہا کہ مجھے متکبرین اور ظالمین کی وجہ سے ترجیح حاصل ہے، جنت نے کہا تو پھر مجھے کیا میرے اندر تو صرف کمزور خستہ حال اور بھولے بھالے اشخاص داخل ہوں گے، اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا تو میری رحمت ہے، تیرے

مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلٍّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتَّى يَضَعَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى رِجْلَهُ تَقُولُ قَطْ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَلَا يَظْلِمُ اللَّهُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللَّهَ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا *

ذریعہ میں اپنے جس بندہ پر رحم کرنا چاہوں گا کروں گا، اور دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے میں اپنے جس بندہ کو عذاب کرنا چاہوں گا تیرے ذریعہ سے کروں گا اور تم دونوں کا بھرنا ضروری ہے، جب دوزخ پر نہ ہو گی تو اللہ تعالیٰ اپنا پاؤں اس پر رکھ دے گا، دوزخ کہے گی، بس بس، اور فوراً بھر جائے گی اور ایک حصہ سمٹ کر دوسرے سے مل جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر بھی ظلم نہیں کرے گا اور جنت کے لئے اللہ تعالیٰ دوسری مخلوق پیدا کر دے گا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس روایت میں اہل سنت والجماعت کی دلیل موجود ہے کہ ثواب اعمال پر منحصر نہیں ہے کیونکہ یہ لوگ پیدا ہوتے ہی جنت میں داخل ہو جائیں گے اور یہی حکم بچوں کا بھی ہے اور اس روایت سے جنت کا بہت زیادہ وسیع ہونا بھی ثابت ہوتا ہے کیونکہ حدیث صحیح میں ہے کہ ایک شخص کو جنت میں اس دنیا کے برابر جگہ ملے گی، جیسا کہ کتاب الایمان میں اس کے متعلق روایت گزر چکی، اور اس کے باوجود اس میں جگہ خالی رہے گی، نووی جلد ۲ ص ۳۸۲) واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۴۵۹- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَى قَوْلِهِ وَلِكِلَيْكُمَا عَلَيَّ مِلْؤُهَا وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنَ الزِّيَادَةِ *

۲۴۵۹۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابوصالح، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور دوزخ نے جھگڑا کیا اور حضرت ابوہریرہؓ کی روایت کی طرح یہاں تک کہ تم دونوں کا بھرنا مجھ پر ضروری ہے، یہ حدیث مروی ہے۔

۲۴۶۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ *

۲۴۶۰۔ عبد بن حمید، یونس بن محمد، شیبان، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دوزخ برابر ہی کہتی رہے گی کہ کچھ اور بھی ہے، یہاں تک کہ جب اللہ رب العزت اس میں اپنا قدم رکھ دے گا تو اس وقت دوزخ کہے گی قسم ہے تیری عزت کی بس بس اور اس کا ایک حصہ سمٹ کر دوسرے سے مل جائے گا۔

۲۴۶۱- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبَانُ ابْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ شَيْبَانَ *

۲۴۶۱۔ زہیر بن حرب، عبدالصمد بن عبدالوارث، ابان بن یزید عطار، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شیبان کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

٢٤٦٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرُّزِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ) فَأَخْبَرَنَا عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقَى فِيهَا وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ فَيَنْزَوِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَتَقُولُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتَّى يُنْشِئَ اللَّهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ *

۲۴۶۲۔ محمد بن عبداللہ الرزی، عبدالوہاب بن عطاء، اللہ تعالیٰ کے فرمان "یوم نقول لجهنم هل امتلأت وتقول هل من مزید" کی تفسیر میں سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ میں برابر لوگ ڈالے جائیں گے اور وہ کہتی رہے گی کہ کیا کچھ اور بھی ہے، بالآخر رب العزت اس میں اپنا قدم رکھے گا، دوزخ فوراً سکڑ جائے گی اور کہے گی تیری عزت اور کرم کی قسم بس بس اور جنت میں برابر حصہ خالی رہے گا اس کے لئے اللہ تعالیٰ دوسری مخلوق پیدا فرمائے گا اور اسے جنت کے باقی حصہ میں سکونت پذیر کر دے گا۔

٢٤٦٣- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَبْقَى مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَبْقَى ثُمَّ يُنْشِئُ اللَّهُ تَعَالَى لَهَا خَلْقًا مِمَّا يَشَاءُ *

۲۴۶۳۔ زہیر بن حرب، عفان، حماد، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، جنت کا جتنا حصہ اللہ تعالیٰ باقی رکھنا چاہے گا اتنا باقی رہ جائے گا، پھر اس کے لئے اللہ تعالیٰ جس مخلوق کو چاہے گا پیدا فرما دے گا۔

٢٤٦٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ كَبْشٌ أَمْلَحُ زَادَ أَبُو كُرَيْبٍ فَيُوقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاتَّفَقَا فِي بَاقِي الْحَدِيثِ فَيُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ قَالَ وَيُقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا قَالَ فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُذْبَحُ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ قَالَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ

۲۴۶۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن موت کو نمکین رنگ کے مینڈھے کی شکل میں لا کر جنت و دوزخ کے درمیان کھڑا کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے جنت والو! اسے پہچانتے ہو، وہ گردنیں اٹھا کر اسے دیکھیں گے اور عرض کریں گے ہاں یہ موت ہے، پھر فرمان ہوگا، اے دوزخ والوں اسے پہچانتے ہو، دوزخی گردنیں اٹھا کر دیکھیں گے اور عرض کریں گے کہ ہاں یہ موت ہے، اس کے بعد حکم کے مطابق اسے ذبح کر دیا جائے گا، اور پھر فرمان صادر ہوگا جنت والو اب ہمیشہ رہنا ہے، موت نہیں ہے، دوزخ والو! ہمیشہ رہنا ہے، اب موت نہیں ہے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے دنیا کی طرف اشارہ کرتے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ) وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الدُّنْيَا *

ہوئے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) اور انہیں حسرت کے دن سے ڈرا، جب کام کا فیصلہ ہو جائے گا۔

(فائدہ) امام قرطبی نے بعض صوفیہ سے نقل کیا ہے کہ موت کو حضرت یحییٰ علیہ السلام حضورؐ کی موجودگی میں ذبح کریں گے اور کہا گیا ہے کہ جبریل علیہ السلام جنت کے دروازے پر ذبح کریں گے، امام مازری فرماتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت کے نزدیک موت عرض ہے اور مخلوق ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے یہ جسم عطا کر دے گا، ہکذا فی النووی والعینی، واللہ اعلم۔

٢٤٦٥- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُدْخِلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ قِيلَ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يَقُلْ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَيْضًا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الدُّنْيَا*

۲۴۶۵۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابو صالح، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اہل جنت، جنت میں اور اہل دوزخ دوزخ میں داخل کر دیئے جائیں گے تو کہا جائے گا، اے اہل جنت، اور بقیہ روایت ابو معاویہ کی روایت کی طرح ہے باقی اس میں "فذلک قولہ عزوجل" کے الفاظ ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آیت تلاوت کرنے اور ہاتھ سے اشارہ کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

٢٤٦٦- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُدْخِلُ اللَّهُ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَيُدْخِلُ أَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُومُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ فَيَقُولُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ كُلٌّ خَالِدٌ فِيمَا هُوَ فِيهِ *

۲۴۶۶۔ زہیر بن حرب، حسن بن علی حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب، بواسطہ اپنے والد، صالح، نافع، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں داخل کرے گا اور اہل دوزخ کو دوزخ میں داخل فرمائے گا، تو پھر ایک پکارنے والا کھڑا ہو کر پکارے گا کہ اے اہل جنت، اب موت نہیں ہے اور اے دوزخ والو اب موت نہیں ہے، جو جس حالت میں ہے اس میں ہمیشہ رہے گا۔

٢٤٦٧- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَارَ

۲۴۶۷۔ ہارون بن سعید ایلی، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، عمر بن محمد بن زید، زید بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنت والے جنت کی طرف، اور دوزخ والے دوزخ کی طرف چلے جائیں گے، تو

أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَصَارَ أَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ أُتِيَ بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ وَيَزْدَادُ أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ *

موت کو لایا جائے گا اور اسے جنت اور دوزخ کے درمیان کر کے ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر ایک منادی ندا دے گا جنت والو! اب موت نہیں ہے، اور دوزخیوں اب موت نہیں ہے تو جنت والوں کی خوشی میں اضافہ ہو جائے گا اور دوزخیوں کے غم میں اور زیادتی ہو جائے گی۔

٢٤٦٨- حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْكَافِرِ أَوْ نَابُ الْكَافِرِ مِثْلُ أُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهِ مَسِيرَةُ ثَلَاثٍ *

۲۴۶۸۔ سریج بن یونس، حمید بن عبدالرحمٰن، حسن بن صالح، ہارون بن سعد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کافر کی داڑھ یا کافر کا دانت احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور اس کی کھال کی موٹائی تین شب کی مسافت کے برابر ہوگی۔

٢٤٦٩- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْوَكِيعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَكِيعِيُّ فِي النَّارِ *

۲۴۶۹۔ ابوکریب، احمد بن عمر، ابن فضیل بواسطہ اپنے والد، ابوحازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعا روایت کرتے ہیں کہ دوزخ میں کافر کے دونوں کندھوں کی درمیانی مسافت تیز رفتار سوار کی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگی، احمد بن عمر نے دوزخ کا لفظ نہیں بولا۔

٢٤٧٠- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا بَلَى قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ قَالُوا بَلَى قَالَ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ *

۲۴۷۰۔ عبیداللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، معبد بن خالد، حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے کہ کیا میں تم کو نہ بتاؤں کہ جنتی لوگ کون ہوں گے؟ صحابہ نے عرض کیا ضرور بتائیے، فرمایا ہر وہ کمزور شخص جسے کمزور سمجھا جاتا ہے اگر وہ خدا پر اعتماد کر کے قسم کھا بیٹھے تو خدا اس کی قسم پوری کر دے، پھر فرمایا کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ دوزخی کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں، فرمایا ہر جاہل، اکھڑ، سرکش، متکبر۔

٢٤٧١- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ *

۲۴۷۱۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں "الا اخبرکم" کے بجائے "الا ادلکم" ہے، ترجمہ وہی ہے۔

٢٤٧٢- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُولُا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ جَوَّاظٍ زَنِيمٍ مُتَكَبِّرٍ *

٢٤٧٢۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، وکیع، سفیان، معبد بن خالد، حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں جنت والے نہ بتادوں، ہر ایک کمزور شخص جسے کمزور سمجھا جاتا ہو، اگر وہ خدا کے اعتماد پر قسم کھا بیٹھے، تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو پورا کر دے، کیا میں تمہیں دوزخ والے نہ بتادوں، ہر مغرور، سرکش، بدنام، تکبر کرنے والا۔

٢٤٧٣- حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُبَّ أَشْعَثَ مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ *

٢٤٧٣۔ سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، علاء بن عبدالرحمٰن، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بہت سے پراگندہ حال جن کو دروازوں پر دھکے دیئے جاتے ہیں ایسے ہیں کہ اگر خدا کے اعتماد پر قسم کھالیں تو خدا اسے پورا کر دے۔

٢٤٧٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ النَّاقَةَ وَذَكَرَ الَّذِي عَقَرَهَا فَقَالَ (إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا) انْبَعَثَ بِهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ عَارِمٌ مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ فَوَعَظَ فِيهِنَّ ثُمَّ قَالَ إِلَامَ يَجْلِدُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ جَلْدَ الْأَمَةِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ إِلَامَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ *

٢٤٧٤۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابن نمیر، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا، آپؐ نے (حضرت صالح کی) اونٹنی اور اس کی کونچیں کاٹنے والے کا ذکر کرتے ہوئے، آیت اذانبعث اشقاہا کی تفسیر کی اور فرمایا اسے ذبح کرنے کے لئے ایک باعزت، مفسد، شریر اٹھا جو اپنی قوم میں مضبوط اور دلیر تھا، جیسا ابوزمعہ، اس کے بعد عورتوں کے متعلق نصیحت فرمائی، اور فرمایا تم میں سے بعض لوگ کیوں اپنی عورتوں کو مارتے ہیں، جیسا کہ غلام یا لونڈی کو مارا جاتا ہے جس سے دن کے اخیر حصہ میں پھر ہمبستری کرتے ہیں، ہوا کے خارج ہونے سے جو لوگ ہنستے تھے، اس کے متعلق ارشاد فرمایا ایسی بات پر کیوں ہنستا ہے جسے خود بھی کرتا ہے۔

٢٤٧٥- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ

٢٤٧٥۔ زہیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عمرو بن لحی بن

عَمْرَو بْنَ لُحَيِّ بْنِ قَمْعَةَ بْنِ خِنْدِفَ أَبَا بَنِي كَعْبٍ هَؤُلَاءِ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ *

قمعہ کو دیکھا کہ وہ دوزخ کے اندر اپنی انتڑیاں گھسیٹتا پھر رہا ہے۔

٢٤٧٦- حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ إِنَّ الْبَحِيرَةَ الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ فَلَا يَحْلُبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَأَمَّا السَّائِبَةُ الَّتِي كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السُّيُوبَ *

۲۴۷۶۔ عمرو ناقد، حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، حضرت سعید بن میتب، بیان کرتے ہیں کہ بحیرہ وہ جانور ہے جس کا دودھ دوھنا بتوں کے لئے موقوف کیا جائے، چنانچہ کوئی آدمی اس کا دودھ نہیں دوھ سکتا اور سائبہ وہ ہے جسے اپنے معبودوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے، اس پر کوئی بوجھ نہ لادتے تھے، ابن میتب بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا کہ آپؐ نے فرمایا میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی انتڑیاں جہنم میں گھسیٹتا پھر رہا ہے اور اسی نے سب سے پہلے جانوروں کو سانڈھ بنایا تھا۔

٢٤٧٧- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا *

۲۴۷۷۔ زہیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دوزخیوں کی دو جماعتیں ایسی ہیں جنہیں میں نے نہیں دیکھا ہے ایک تو وہ قوم ہے جس کے پاس گایوں کی دموں کی طرح کوڑے ہوں گے اور وہ لوگوں کو ان کوڑوں سے ماریں گے اور دوسری جماعت عورتوں کی ہے جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی، دوسروں کو مائل کریں گی اور خود مائل ہوں گی، ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہان کی طرح ایک طرف جھکے ہوں گے، یہ عورتیں جنت میں نہ جائیں گی نہ اس کی خوشبو پائیں گی، حالانکہ اس کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے آتی ہو گی۔

(فائدہ) حدیث کا صحیح مصداق اس زمانہ کی نئی تعلیم یافتہ عورتیں ہیں جو کہ ترقی کر رہی ہیں، اور اپنے خیال میں ترقی پسند ہیں، جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہیں، اللّٰھم احفظنا۔

٢٤٧٨- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ حُبَابٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۲۴۷۸۔ ابن نمیر، زید، افلح بن سعید، عبداللہ بن رافع، مولے ام سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

اللَّهِ بْنُ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ إِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ أَنْ تَرَى قَوْمًا فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُونَ فِي غَضَبِ اللَّهِ وَيَرُوحُونَ فِي سَخَطِ اللَّهِ *

ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم زندہ رہے تو ایسے لوگوں کو دیکھ لوگے جن کے ہاتھوں میں بیل کی دم کی طرح (کوڑے) ہوں گے، وہ اللہ تبارک تعالیٰ کے غضب میں صبح کریں گے اور شام اللہ تعالیٰ کے قہر میں بسر کریں گے۔

٢٤٧٩- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ أَوْشَكْتَ أَنْ تَرَى قَوْمًا يَغْدُونَ فِي سَخَطِ اللَّهِ وَيَرُوحُونَ فِي لَعْنَتِهِ فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ *

۲۴۷۹۔ عبید اللہ بن سعید، ابو بکر بن نافع، عبد بن حمید، ابوعامر عقدی، افلح بن سعید، عبداللہ بن رافع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا، آپؐ فرمارہے تھے کہ اگر تمہاری زندگی دراز ہوئی تو ممکن ہے کہ تم ایک ایسی قوم کو دیکھ لو جو صبح اللہ تعالیٰ کے غضب میں اور شام اللہ تعالیٰ کی لعنت میں کریں گے ان کے ہاتھ میں بیل کی دم کی طرح کوڑے ہوں گے۔

(٣٨٣) بَاب فَنَاءِ الدُّنْيَا وَبَيَانِ الْحَشْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

باب (۳۸۳) دنیا کے فنا ہونے اور روز حشر کا بیان۔

٢٤٨٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ مُسْتَوْرِدًا أَخَا بَنِي فِهْرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ هَذِهِ وَأَشَارَ يَحْيَى بِالسَّبَّابَةِ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ تَرْجِعُ وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا غَيْرَ

۲۴۸۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن ادریس۔
(دوسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد، محمد بن بشر۔
(تیسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، موسیٰ بن اعین۔
(چوتھی سند) محمد بن رافع، ابواسامہ، اسماعیل بن ابی خالد۔
(پانچویں سند) محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، اسماعیل، قیس، مستورد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خدا کی قسم دنیا، آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسا کہ تم میں سے کوئی دریا میں اپنی یہ انگشت ڈال دے اور یحییٰ نے شہادت کی انگشت کی طرف اشارہ کیا اور پھر اسے نکال کر دیکھے کہ اس میں کیا لگتا ہے، یحییٰ کی روایت کے علاوہ، باقی سب روایتوں میں سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک" کے الفاظ مروی ہیں اور اسماعیل کی روایت

يَحْيَى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ أَخِي بَنِي فِهْرٍ وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا قَالَ وَأَشَارَ إِسْمَعِيلُ بِالْإِبْهَامِ *

میں انگوٹھے کے ساتھ اشارہ کرنا مروی ہے۔

٢٤٨١- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ النِّسَاءُ وَالرِّجَالُ جَمِيعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ *

۲۴۸۱۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، حاتم بن ابی صغیرہ، ابن ابی ملیکہ، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرمارہے تھے کہ قیامت کے دن لوگوں کا حشر برہنہ پا، برہنہ بدن، اور بغیر ختنہ کئے ہوگا، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ مرد اور عورتیں اکٹھی ہوں گی تو ایک دوسرے کو دیکھیں گے، فرمایا اے عائشہ! معاملہ اس سے بہت سخت ہوگا کہ کوئی کسی کی طرف دیکھے۔

٢٤٨٢- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ غُرْلًا *

۲۴۸۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابوخالد، حاتم بن صغیرہ، سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں "غرلاً" کا لفظ نہیں ہے۔

٢٤٨٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّكُمْ مُلَاقُو اللَّهِ مُشَاةً حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا وَلَمْ يَذْكُرْ زُهَيْرٌ فِي حَدِيثِهِ يَخْطُبُ *

۲۴۸۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، عمرو، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوران تقریر میں سنا، آپؐ فرمارہے تھے کہ تم خدا سے پیادہ برہنہ پا، ننگے بدن، اور بغیر ختنہ کی حالت کے ملاقات کروگے۔

٢٤٨٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا

۲۴۸۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع
(دوسری سند) عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ۔
(تیسری سند) محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، مغیرہ بن النعمان، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا بِمَوْعِظَةٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تُحْشَرُونَ إِلَى اللَّهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا (كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ) أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَام أَلَا وَإِنَّهُ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ (وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) قَالَ فَيُقَالُ لِي إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ وَمُعَاذٍ فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ *

تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نصیحت آموز تقریر فرمانے کے لئے ہم میں کھڑے ہوئے، تو ارشاد فرمایا، لوگو! تمہیں خدا کے سامنے برہنہ پا، ننگے بدن، اور بغیر ختنہ کئے ہوئے لے جایا جائے گا (خدا فرماتا ہے) جیسے ہم نے پہلی مرتبہ پیدا کیا، اسی طرح دوبارہ پیدا کریں گے یہ ہمارا وعدہ ہے جسے ہم کرنے والے ہیں، آگاہ ہو جاؤ کہ تمام مخلوق میں قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو لباس (۱) پہنایا جائے گا اور سنو کہ میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے، پھر انہیں بائیں طرف ہٹا دیا جائے گا میں عرض کروں گا، اے رب یہ تو میرے امتی ہیں، تو کہا جائے گا کہ آپؐ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپؐ کے بعد کیا ایجادیں کیں، تو میں عبد صالح یعنی حضرت عیسیٰ کی طرح کہوں گا کہ میں تو ان پر اس وقت تک گواہ تھا جب تک میں ان میں رہا، جب تو نے مجھے اٹھا لیا، تو تو ان پر نگہبان تھا، اور تو ہر چیز پر گواہ ہے، اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں، اور اگر تو ان کی مغفرت فرما دے، فانت العزیز الحکیم، ارشاد ہو گا کہ جب سے تم نے ان کو چھوڑا، یہ اس وقت سے لے کر برابر ایڑیوں پر پھرتے رہے۔

۲۴۸۵- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۲۴۸۵۔ زہیر بن حرب، احمد بن اسحاق، (دوسری سند) محمد بن حاتم، بہز، وہیب، عبداللہ بن طاؤس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا، لوگوں کو تین جماعتوں کی شکل میں جمع کیا جائے گا، بعض خوش ہوں گے اور

(۱) قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سب سے پہلے لباس پہنایا جائے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اسی لباس میں قبر مبارک سے نکلیں گے جس میں آپ کا وصال ہوا۔ اس قول کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ اسلام کا لباس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ باقی تمام مخلوق سے پہلے ہو گا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ تمام سے پہلے لباس پہنایا جائے گا اس قول کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر فضیلت جزئی حاصل ہو گی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جو سب سے پہلے لباس پہنایا جائے گا اس کی وجہ یہ لکھی گئی ہے کہ دنیا میں توحید کی آواز بلند کرنے پر ان کے کپڑے اتار کر انھیں آگ میں ڈالا گیا تھا۔ یا اس وجہ سے کہ دنیا میں شلوار پہننے کی سنت سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جاری فرمائی۔

يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَعَشَرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا *

بعض ڈرے ہوئے ہوں گے، دو ایک اونٹ پر ہوں گے، تین ایک اونٹ پر ہوں گے، چار ایک اونٹ پر ہوں گے، دس ایک اونٹ پر ہوں گے اور بقیہ لوگوں کو آگ جمع کرے گی، جب وہ رات کو ٹھہریں گے تو آگ بھی ٹھہر جائے گی، جہاں وہ دوپہر کو رہیں گے، آگ بھی ان کے ساتھ دوپہر کو وہیں رہے گی، اور جہاں وہ صبح کو ہوں گے، آگ ان کے ساتھ ہو گی اور جہاں وہ شام کو ہوں گے، آگ بھی ان کے ساتھ وہیں شام کو ہو گی۔

(فائدہ) یہ حشر قیامت سے پہلے ہوگا، اور یہ علامات قیامت میں سے سب سے آخری نشانی ہو گی۔

(٣٨٤) بَاب فِي صِفَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَعَانَنَا اللَّهُ عَلَى أَهْوَالِهَا *

باب (۳۸۴) قیامت کے دن کی حالت اللہ تعالیٰ اس کے اہوال میں ہماری امداد فرمائے۔

٢٤٨٦- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنُونَ ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ) قَالَ يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ يَقُومُ النَّاسُ لَمْ يَذْكُرْ يَوْمَ *

۲۴۸۶۔ زہیر بن حرب، محمد بن مثنیٰ، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، جس دن تمام انسان اللہ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے تو ان میں سے بعض آدمی نصف کانوں تک پسینہ میں غرق ہوں گے، ابن مثنیٰ کی روایت میں یوم (دن) کا لفظ نہیں ہے۔

٢٤٨٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ ح و حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ كِلَاهُمَا عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنِي أَبُو نَصْرٍ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ

۲۴۸۷۔ محمد بن اسحاق مسیبی، انس بن عیاض۔
(دوسری سند) سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ۔
(تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خالد، احمر، عیسیٰ بن یونس، ابن عون۔
(چوتھی سند) عبد اللہ بن جعفر، معن، مالک
(پانچویں سند) ابو نصر تمار، حماد بن سلمہ، ایوب۔
(چھٹی سند) حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عبید اللہ عن نافع کی

صَالِحٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَصَالِحٍ حَتَّى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ *

روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، باقی موسیٰ بن عقبہ، اور صالح کی روایت میں ہے یہاں تک کہ بعض اپنے پسینہ میں کانوں کے نصف تک ڈوب جائیں گے (یعنی اپنے اعمال کے مطابق)۔

۲۴۸۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَرَقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيَذْهَبُ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ بَاعًا وَإِنَّهُ لَيَبْلُغُ إِلَى أَفْوَاهِ النَّاسِ أَوْ إِلَى آذَانِهِمْ يَشُكُّ ثَوْرٌ أَيَّهُمَا قَالَ *

۲۴۸۸۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز، ثور، ابوالغیث، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کا پسینہ قیامت کے دن، زمین پر ستر گز تک پھیلا ہوا ہوگا اور پسینہ لوگوں کے منہ یا کانوں تک پہنچ جائے گا ثور راوی کو شک ہے کہ ان دونوں میں سے کون سا لفظ فرمایا (منہ کہا یا کان)

۲۴۸۹- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنِي الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتَّى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيلٍ قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ فَوَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا يَعْنِي بِالْمِيلِ أَمَسَافَةَ الْأَرْضِ أَمِ الْمِيلَ الَّذِي تُكْتَحَلُ بِهِ الْعَيْنُ قَالَ فَيَكُونُ النَّاسُ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ إِلْجَامًا قَالَ وَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ *

۲۴۸۹۔ حکم بن موسیٰ، یحییٰ بن حمزہ، عبدالرحمن بن جابر، سلیم بن عامر، حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے، قیامت کے دن آفتاب لوگوں سے اتنا قریب ہو جائے گا کہ بقدر ایک میل کے رہ جائے گا، سلیم بن عامرؒ بیان کرتے ہیں کہ، خدا کی قسم مجھے معلوم نہیں کہ اس حدیث میں میل سے کیا مراد ہے، آیا زمین کا میل مراد ہے یا سرمہ لگانے کی سلائی (کہ اسے بھی عربی میں میل کہتے ہیں) مراد ہے بہر حال حضورؐ نے فرمایا لوگ اپنے اپنے اعمال کے موجب پسینہ میں ہوں گے کسی کے ٹخنوں تک پسینہ ہوگا کسی کے گھٹنوں تک، کسی کی کمر تک اور کسی کے منہ میں پسینہ کی لگام ہوگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے منہ کی طرف اشارہ کر کے بتلایا۔

(۳۸۵) بَاب الصِّفَاتِ الَّتِي يُعْرَفُ بِهَا فِي الدُّنْيَا أَهْلُ الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ *

باب (۳۸۵) کن صفات کے ذریعہ سے اہل جنت اور اصحاب نار کو دنیا ہی میں پہچان لیا جاتا ہے۔

۲۴۹۰- حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ

۲۴۹۰۔ ابوغسان مسمعی، محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، معاذ بن

وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ بْنِ عُثْمَانَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي غَسَّانَ وَابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي خُطْبَتِهِ أَلَا إِنَّ رَبِّي أَمَرَنِي أَنْ أُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي يَوْمِي هَذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَإِنَّهُمْ أَتَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا أَحْلَلْتُ لَهُمْ وَأَمَرَتْهُمْ أَنْ يُشْرِكُوا بِي مَا لَمْ أُنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا وَإِنَّ اللَّهَ نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ إِلَّا بَقَايَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِأَبْتَلِيَكَ وَأَبْتَلِيَ بِكَ وَأَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَؤُهُ نَائِمًا وَيَقْظَانَ وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أُحَرِّقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ رَبِّ إِذًا يَثْلَغُوا رَأْسِي فَيَدَعُوهُ خُبْزَةً قَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اسْتَخْرَجُوكَ وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ وَأَنْفِقْ فَسَنُنْفِقَ عَلَيْكَ وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَهُ وَقَاتِلْ بِمَنْ أَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ قَالَ وَأَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَمُسْلِمٍ وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ قَالَ وَأَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ الضَّعِيفُ الَّذِي لَا زَبْرَ لَهُ الَّذِينَ هُمْ فِيكُمْ تَبَعًا لَا يَبْتَغُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا وَالْخَائِنُ الَّذِي لَا يَخْفَى لَهُ طَمَعٌ وَإِنْ دَقَّ إِلَّا خَانَهُ وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِي إِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ

ہشام بواسطہ اپنے والد، قتادہ، مطرف بن عبداللہ بن شخیر، عیاض، مجاشعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز دوران خطبہ میں فرمایا، سنو! میرے پروردگار نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ جن باتوں سے تم ناواقف ہو، مجھے میرے خدا نے آج وہ بتادیں ہیں، میں بھی تم کو سکھادوں، (اللہ نے فرمایا ہے) کہ جو مال میں نے اپنے بندے کو دے دیا ہے وہ اس کے لئے حلال ہے میں نے اپنے تمام بندوں کو حق کی طرف رجوع کرنے والا پیدا کیا ہے، مگر شیطان انہیں دین کی طرف سے بہکاتے ہیں اور جو چیزیں میں نے ان کے لئے حلال کی ہیں ان کو ان کے لئے حرام قرار دیتے ہیں، اور انہیں ایسی چیزوں کو میری ساتھ شریک کرنے کا حکم دیتے ہیں جس کی کوئی دلیل میں نے نازل نہیں کی، اور بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کو دیکھا اور تمام عرب و عجم سے نفرت کی، سوا چند بقیہ اہل کتاب کے، اللہ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں اس لئے بھیجا ہے کہ تم کو آزماؤں اور انہیں آزماؤں جن کے پاس تجھے بھیجا ہے، میں نے تم پر ایسی کتاب اتاری جسے پانی نہ دھو سکے گا، سوتے اور جاگتے تم اسے پڑھو گے، اللہ نے مجھے حکم دیا کہ میں قریش کو جلادوں، میں نے کہا پروردگار وہ تو میرا سر پھاڑ دیں گے، ارشاد ہوا کہ تم انہیں نکال دو، جیسے انہوں نے تمہیں نکالا ہے تم ان سے جہاد کرو، میں تمہاری مدد کروں گا، تم خرچ کرو تم کو بھی دیا جائے گا، تم لشکر بھیجو میں اس سے پانچ گنا لشکر بھیجوں گا، اپنے فرمانبرداروں کو ساتھ لے کر ان سے لڑو جو تمہاری نافرمانی کریں، حضورؐ نے فرمایا، جنتی تین شخص ہیں ایک تو وہ جو حکومت کے ساتھ انصاف کرنا چاہتا ہے، خیرات کرنے والا ہے، توفیق عطا کیا ہوا ہے، دوسرے وہ رحیم آدمی جو اپنے اقرباء اور ہر ایک مسلمان پر نرم دل ہو، تیسرے وہ پاکدامن پاکیزہ خلق جو کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتا ہو اور عیالدار ہو، حضورؐ نے فرمایا، دوزخی پانچ آدمی ہیں وہ کمزور جس

عَنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلَ أَوِ الْكَذِبَ وَالشِّنْظِيرُ الْفَحَّاشُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو غَسَّانَ فِي حَدِيثِهِ وَأَنْفِقْ فَسَنُنْفِقَ عَلَيْكَ *

کے پاس مال نہ ہو اور نہ تمیز ہو، دوسروں کا تابع ہو، اہل ومال کا طالب نہ ہو، دوسرے وہ خیانت کار آدمی جس کی طمع پوشیدہ نہیں رہ سکتی، خواہ ذرا سی چیز ملے، وہ خیانت اور چوری کرے، تیسرے وہ مکار جو صبح وشام تم سے تمہارے گھر والوں اور مال کے بارے میں دھوکہ اور فریب کرتا ہو، اور حضورؐ نے بخیل یا جھوٹے اور بدخو اور فحش گالیاں بکنے والے کا بھی ذکر فرمایا، ابوغسان کی روایت میں یہ جملہ نہیں کہ تم خرچ کرو تم پر خرچ کیا جائے گا۔

٢٤٩١- وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ *

۲۴۹۱۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن ابی عدی، سعید، قتادہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں اور اس میں یہ نہیں ہے کہ جو مال بھی میں اپنے بندے کو دوں، وہ حلال ہے۔

٢٤٩٢- حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيِّ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ قَالَ يَحْيَى قَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا فِي هَذَا الْحَدِيثِ *

۲۴۹۲۔ عبدالرحمٰن بن بشر عبدی، یحییٰ بن سعید، ہشام دستوائی، قتادہ، مطرف، حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز خطبہ فرمایا، اور حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، باقی یحییٰ نے یہ سند اور طرح سے بیان کی ہے، قال یحییٰ قال شعبہ عن قتادہ قال سمعت مطرفاً فی ہذا الحدیث"۔

٢٤٩٣- وَحَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مَطَرٍ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ خَطِيبًا فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ وَزَادَ فِيهِ وَإِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ وَلَا يَبْغِ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ وَهُمْ

۲۴۹۳۔ ابوعمار حسین بن حریث، فضل بن موسیٰ، حسین، مطر، قتادہ، مطرف، عیاض بن حمار سے ہشام عن قتادہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے میرے پاس وحی بھیجی ہے کہ باہم تواضع کریں، کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے اور اسی روایت میں ہے کہ وہ لوگ تم میں تابعدار ہیں نہ ان کو بیوی بچے چاہئیں اور نہ مال، قتادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا، اے ابوعبداللہ ایسا ہوگا، مطرف بن عبداللہ نے کہا، خدا کی قسم! میں نے اس چیز کو جاہلیت کے

فِيكُمْ تَبَعًا لَا يَبْغُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا فَقُلْتُ فَيَكُونُ ذَلِكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَاللَّهِ لَقَدْ أَدْرَكْتُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْعَى عَلَى الْحَيِّ مَا بِهِ إِلَّا وَلِيدَتُهُمْ يَطَؤُهَا *

زمانہ میں دیکھ لیا ہے کہ ایک شخص کسی قبیلہ کی بکریاں چراتا ہے اور وہاں سے اسے گھر والوں کی لونڈی کے علاوہ اور کوئی نہ ملتا تو اسی سے ہمبستری کرتا۔

(فائدہ) اخیر زمانہ جاہلیت مراد ہے، کیونکہ مطرف کم سن تھے، انہوں نے بحالت بلوغ زمانہ جاہلیت نہیں دیکھا، گو اس وقت سمجھ دار تھے۔

(۳۸۶) بَاب عَرْضِ مَقْعَدِ الْمَيِّتِ مِنَ الْجَنَّةِ أَوِ النَّارِ عَلَيْهِ وَإِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ وَالتَّعَوُّذِ مِنْهُ *

باب (۳۸۶) میت پر دوزخ یا جنت کا مقام پیش کیا جانا اور عذاب قبر اور اس سے پناہ مانگنے کا بیان۔

۲۴۹۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ يُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۲۴۹۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی مر جاتا ہے تو صبح و شام اسے اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے، اگر جنتی ہوتا ہے تو اہل جنت کا مقام اور اگر دوزخیوں سے ہوتا ہے تو اہل دوزخ کا، اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے، جب تک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اٹھا کر وہاں نہ پہنچا دے۔

۲۴۹۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَالْجَنَّةُ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَالنَّارُ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ الَّذِي تُبْعَثُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۲۴۹۵۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی مر جاتا ہے تو صبح و شام اسے اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے، اگر اہل جنت سے ہوتا ہے تو جنت اور اگر اہل نار سے ہوتا ہے تو نار اور کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ تیرا وہ ٹھکانہ ہے جہاں قیامت کے دن تجھے اٹھا کر پہنچا دیا جائے گا۔

۲۴۹۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ وَأَخْبَرَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَلَمْ أَشْهَدْهُ مِنَ

۲۴۹۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن علیہ، سعید جریری، ابونضرہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی بلکہ زید بن ثابت سے سنی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ حَدَّثَنِيهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ وَنَحْنُ مَعَهُ إِذْ حَادَتْ بِهِ فَكَادَتْ تُلْقِيهِ وَإِذَا أَقْبُرٌ سِتَّةٌ أَوْ خَمْسَةٌ أَوْ أَرْبَعَةٌ قَالَ كَذَا كَانَ يَقُولُ الْجُرَيْرِيُّ فَقَالَ مَنْ يَعْرِفُ أَصْحَابَ هَذِهِ الْأَقْبُرِ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ فَمَتَى مَاتَ هَؤُلَاءِ قَالَ مَاتُوا فِي الْإِشْرَاكِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ تُبْتَلَى فِي قُبُورِهَا فَلَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي أَسْمَعُ مِنْهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ *

سوار بنی نجار کے باغ میں جا رہے تھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے، اچانک خچر بدک گیا، قریب تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیچے آجائیں، دیکھا تو وہاں چھ یا پانچ یا چار قبریں تھیں، حضور والاؐ نے ارشاد فرمایا، ان قبر والوں کو کوئی جانتا ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا میں جانتا ہوں، فرمایا یہ لوگ کب مرے ہیں؟ اس شخص نے عرض کیا، شرک کی حالت میں، آپؐ نے فرمایا، اس گروہ پر ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے، اگر یہ خیال نہ ہو تا کہ تم دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں خدا سے دعا کر تا کہ وہ تمہیں قبر کا وہ عذاب سنادے، جو میں سن رہا ہوں، اس کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا، قبر کے عذاب سے خدا کی پناہ مانگو، صحابہ نے کہا ہم قبر کے عذاب سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں، آپؐ نے فرمایا ظاہری اور باطنی ہمہ قسم کے فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو، صحابہ نے عرض کیا، ہم ظاہری اور باطنی ہمہ قسم کے فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں، آپؐ نے فرمایا دجال کے فتنہ سے خدا کی پناہ مانگو، صحابہ نے عرض کیا، ہم دجال کے فتنہ سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔

٢٤٩٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ *

۲۴۹۷۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، اگر تم دفن کرنا نہ چھوڑ دیتے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کر تا کہ وہ تمہیں عذاب قبر سنادے۔

٢٤٩٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ

۲۴۹۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع۔

(دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عون بن ابی جحیفہ۔

(چوتھی سند) زہیر بن حرب، محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، یحییٰ القطان، یحییٰ بن سعید، شعبہ، عون بن ابی جحیفہ، بواسطہ اپنے

يَحْيَى الْقَطَّانِ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا *

والد، براء، حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورج کے غروب ہونے کے بعد باہر تشریف لے گئے، کچھ آواز سنی، فرمایا یہودیوں کو قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔

٢٤٩٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ قَالَ يَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ قَالَ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ قَالَ فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا قَالَ قَتَادَةُ وَذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا وَيُمْلَأُ عَلَيْهِ خَضِرًا إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ *

۲۴۹۹۔ عبد بن حمید، یونس بن محمد، شیبان بن عبدالرحمٰن، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ کو قبر میں رکھ کر ساتھ والے منہ پھیر کر چلے آتے ہیں تو مردہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے، اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھا کر کہتے ہیں، اس شخص (یعنی حضورؐ کے متعلق) تو کیا کہتا تھا؟ مومن جواب دیتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسولؐ ہیں، تو اس سے کہا جاتا ہے کہ اپنے دوزخ والے ٹھکانے کو ذرا دیکھ، اس کے عوض اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت میں جگہ دی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مردہ دونوں ٹھکانوں کو دیکھتا ہے، اور اس کی قبر میں ستر ہاتھ کشادگی کر دی جاتی ہے اور روز قیامت تک کے لئے اس کی قبر کو راحتوں سے بھر دیا جاتا ہے۔

٢٥٠٠- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا انْصَرَفُوا *

۲۵۰۰۔ محمد بن منہال، یزید بن زریع، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردہ کو قبر کے اندر رکھ کر جب لوگ واپس آتے ہیں تو مردہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔

٢٥٠١- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ

۲۵۰۱۔ عمرو بن زرارہ، عبدالوہاب، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ہمراہی واپس ہو جاتے ہیں، پھر شیبان عن قتادہ کی

أَصْحَابُهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ *

٢٥٠٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ بْنِ عُثْمَانَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ) قَالَ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ فَيُقَالُ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللَّهُ وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ (يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ) *

٢٥٠٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنُونَ ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ (يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ) قَالَ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ *

٢٥٠٤- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا بُدَيْلٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِيبِ رِيحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ قَالَ وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكِ وَعَلَى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِينَهُ فَيُنْطَلَقُ بِهِ إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَقُولُ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ قَالَ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُهُ قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ

روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۵۰۲۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، علقمہ بن مرثد، سعد بن عبیدہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا۔ آیت "یثبت اللّٰہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا و فی الاخرۃ" عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی ہے، مردہ سے کہا جاتا ہے کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے، اور میرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرمان "یثبت اللّٰہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا و فی الاخرۃ" کا یہی مطلب ہے۔

۲۵۰۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن مثنیٰ، ابوبکر بن نافع، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، بواسطہ اپنے والد، خثیمہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آیت یثبت اللہ الخ اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھتا ہے۔ ان لوگوں کو جو ایمان لائے ساتھ قول ثابت کے دنیا اور آخرت کی زندگی میں الخ یہ عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۲۵۰۴۔ عبید اللہ بن عمر قواریری، حماد بن زید، بدیل، عبداللہ بن شقیق، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مومن کی روح نکلتی ہے، تو دو فرشتے اسے اوپر لے کر چڑھتے ہیں، آسمان والے کہتے ہیں، پاک روح زمین کی طرف سے آئی ہے، خدا تعالیٰ تجھ پر اور اس بدن پر جسے تو آباد رکھتی تھی رحمت نازل فرمائے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے سامنے اسے لے جایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اسے اخیر وقت کے لئے (سدرۃ المنتہیٰ) لے جاؤ، اور کافر کی روح جب نکلتی ہے، تو آسمان والے کہتے ہیں، خبیث روح زمین کی طرف سے آئی ہے، اور حکم ہوتا ہے کہ اخیر وقت کے واسطے اسے (سجین) میں لے جاؤ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

رُوحٌ خَبِيثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ قَالَ فَيُقَالُ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلَى أَنْفِهِ هَكَذَا *

کرتے ہیں کہ کافر کی روح کی بدبو ظاہر کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر مبارک اپنی ناک پر اس طرح لگائی تھی۔

٢٥٠٥- حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلِيطٍ الْهُذَلِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ كُنْتُ مَعَ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَتَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيدَ الْبَصَرِ فَرَأَيْتُهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَآهُ غَيْرِي قَالَ فَجَعَلْتُ أَقُولُ لِعُمَرَ أَمَا تَرَاهُ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ قَالَ يَقُولُ عُمَرُ سَأَرَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلَى فِرَاشِي ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرِينَا مَصَارِعَ أَهْلِ بَدْرٍ بِالْأَمْسِ يَقُولُ هَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَئُوا الْحُدُودَ الَّتِي حَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجُعِلُوا فِي بِئْرٍ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِمْ فَقَالَ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي اللَّهُ حَقًّا قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تُكَلِّمُ أَجْسَادًا لَا أَرْوَاحَ فِيهَا قَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَرُدُّوا عَلَيَّ شَيْئًا *

٢٥٠٥۔ اسحاق بن عمر، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (دوسری سند) شیبان بن فروخ سلیمان، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمرؓ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے، تو ہم سب چاند دیکھنے لگے، میری نگاہ تیز تھی، میں نے چاند کو دیکھ لیا، اور میرے علاوہ کسی نے نہیں کہا کہ ہم نے چاند دیکھا ہے، میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہنے لگا، تم چاند نہیں دیکھتے، دیکھو یہ چاند ہے، انہیں دکھائی نہیں دیا، وہ بولے مجھے تھوڑی دیر میں نظر آئے گا، اور میں اپنے بستر پر چت لیٹا ہوا تھا، انہوں نے ہم سے بدر والوں کا واقعہ بیان کرنا شروع کیا، وہ بولے حضور ہمیں لڑائی سے ایک دن پہلے بدر والوں کے گرنے کے مقامات دکھانے لگے، آپؐ فرماتے جاتے، انشاء اللہ کل کے دن فلاں اس مقام پر گرے گا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، آپ نے جو حدود متعین کر دیں، وہ وہاں سے نہ ہٹے، پھر وہ سب ایک کنویں میں ایک پر ایک ڈال دیئے گئے، حضورؐ ان کے پاس آئے اور فرمایا مجھ سے جو میرے رب نے وعدہ کیا تھا، میں نے تو اسے پالیا، کیا تم نے بھی وہ چیز پالی جس کا تم سے تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا؟ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ آپؐ جسم بے روح سے کیونکر بات کر رہے ہیں۔ فرمایا تم ان سے زیادہ میری بات کو سننے والے نہیں ہو، صرف اتنی بات ہے کہ وہ مجھے کوئی جواب نہیں دے سکتے۔

٢٥٠٦- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا

٢٥٠٦۔ ہداب بن خالد، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، حضرت

حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ قَتْلَى بَدْرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ يَا أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ يَا عُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ يَا شَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ أَلَيْسَ قَدْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي رَبِّي حَقًّا فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَسْمَعُوا وَأَنَّى يُجِيبُوا وَقَدْ جَيَّفُوا قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ وَلَكِنَّهُمْ لَا يَقْدِرُونَ أَنْ يُجِيبُوا ثُمَّ أَمَرَ بِهِمْ فَسُحِبُوا فَأُلْقُوا فِي قَلِيبِ بَدْرٍ *

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شب تک مقتولین بدر کو یونہی چھوڑے رکھا، تین شب کے بعد آپؐ ان کے پاس تشریف لائے اور کھڑے ہو کر ندا دے کر فرمایا، اے ابوجہل بن ہشام، اے امیہ بن خلف، اے عتبہ بن ربیعہ، اے شیبہ بن ربیعہ، جو مجھے میرے پروردگار نے وعدہ کیا تھا، وہ میں نے واقعی پالیا، کیا تم نے بھی وہ چیز واقعی پالی، جس کا تمہارے پروردگار نے وعدہ کیا تھا، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے یارسول اللہ یہ مرے ہو چکے، اب کیونکہ سن سکتے ہیں، اور کس طرح جواب دے سکتے ہیں؟ فرمایا قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تم میرے قول کو ان سے زیادہ سننے والے نہیں، لیکن وہ جواب نہیں دے سکتے، اس کے بعد حسب الحکم انہیں کھینچ کر چاہ بدر میں ڈال دیا گیا۔

۲۵۰۷- حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ ح و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَظَهَرَ عَلَيْهِمْ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِبِضْعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا وَفِي حَدِيثِ رَوْحٍ بِأَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ فَأُلْقُوا فِي طَوِيٍّ مِنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ *

۲۵۰۷۔ یوسف بن حماد، عبدالاعلیٰ، سعید قتادہ، انس بن مالک، ابوطلحہ۔

(دوسری سند) محمد بن حاتم، روح بن عبادہ، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک، حضرت ابوطلحہ بیان کرتے ہیں کہ جب بدر کا دن ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں پر غالب ہوئے، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دے کر کچھ اوپر بیس اور روح کی روایت میں ہے، چوبیس سرداران قریش کو بدر کے کنوؤں میں سے ایک کنویں میں پھینکوا دیا اور بقیہ حدیث حسب سابق ثابت عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کی طرح مروی ہے۔

۲۵۰۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۵۰۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن حجر، اسماعیل، ایوب ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن جس کا حساب ہوگا، وہ عذاب میں پڑ گیا،

وَسَلَّمَ مَنْ حُوسِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُذِّبَ فَقُلْتُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا) فَقَالَ لَيْسَ ذَاكِ الْحِسَابُ إِنَّمَا ذَاكِ الْعَرْضُ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُذِّبَ *

میں نے عرض کیا، کیا اللہ رب العزت نے نہیں فرمایا، "فسوف یحاسب حسابا یسیرا" آپؐ نے ارشاد فرمایا، یہ حساب نہیں، یہ تو صرف پیشی ہے قیامت کے دن جس سے حساب طلب کر لیا گیا، وہ عذاب میں پڑ گیا۔

٢٥٠٩- حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۵۰۹۔ ابو الربیع عتکی، ابو کامل، حماد بن زید، ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

٢٥١٠- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ الْقُشَيْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ إِلَّا هَلَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ اللَّهُ يَقُولُ (حِسَابًا يَسِيرًا) قَالَ ذَاكِ الْعَرْضُ وَلَكِنْ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ *

۲۵۱۰۔ عبدالرحمٰن بن بشر، یحییٰ، ابو یونس، ابن ابی ملیکہ، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، کوئی بھی ایسا نہیں کہ جس سے حساب طلب کر لیا گیا، وہ ہلاک نہ ہو گیا، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ، کیا اللہ تعالیٰ نے "حسابا یسیرا" نہیں فرمایا، آپؐ نے فرمایا، یہ تو پیشی ہے، باقی جس سے حساب طلب کر لیا گیا، وہ ہلاک ہو گیا۔

٢٥١١- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي يُونُسَ *

۲۵۱۱۔ عبدالرحمٰن بن بشر، یحییٰ القطان، عثمان بن الاسود، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، جس سے حساب لیا گیا، وہ ہلاک ہو گیا، اور ابو یونس کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

(٣٨٧) بَاب الْأَمْرِ بِحُسْنِ الظَّنِّ بِاللَّهِ تَعَالَى عِنْدَ الْمَوْتِ *

باب (۳۸۷) موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھنے کا حکم!

٢٥١٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِثَلَاثٍ يَقُولُ لَا يَمُوتَنَّ

۲۵۱۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن زکریا، اعمش، ابو سفیان حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ کی وفات سے تین دن پہلے سنا، فرمایا، کہ کوئی تم میں سے اس وقت تک نہ مرے، مگر یہ کہ وہ

أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ بِاللَّهِ الظَّنَّ *

اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھتا ہو۔

۲۵۱۳- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۲۵۱۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر۔
(دوسری سند) ابو کریب، ابو معاویہ۔
(تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، ابو معاویہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۵۱٤- وَحَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ عَارِمٌ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَقُولُ لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

۲۵۱۴۔ ابو داؤد، ابو النعمان، مہدی بن میمون، واصل، ابو الزبیر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ اپنی وفات سے تین روز قبل فرما رہے تھے تم میں سے اس وقت تک کوئی نہ مرے، جب تک اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن نہ رکھتا ہو۔

۲۵۱۵- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ *

۲۵۱۵۔ قتیبہ بن سعید، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابو سفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرمایا ہر بندہ اسی (نیت) پر اٹھایا جائے گا جس پر اس کا انتقال ہوا۔

۲۵۱٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ *

۲۵۱۶۔ ابو بکر بن نافع، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں "عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم" کے الفاظ ہیں اور "سمعت" کا لفظ نہیں۔

۲۵۱۷- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ بُعِثُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ *

۲۵۱۷۔ حرملہ بن یحییٰ تجیبی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمزہ بن عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو عذاب دیتا ہے تو جو لوگ اس قوم میں ہوتے ہیں سب ہی پر عذاب نازل ہوتا ہے، مگر حشر اپنی اپنی نیت کے مطابق ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

كِتَابُ الْفِتَنِ وَاَشْرَاطِ السَّاعَةِ

٢٥١٨- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ مِنْ نَوْمِهِ وَهُوَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَعَقَدَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ عَشَرَةً قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ *

۲۵۱۸۔ عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، زہری، عروہ، زینب بنت ام سلمہ، ام حبیبہ، حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے اور فرمایا لا الہ الا اللہ، عرب کی ہلاکت ہے، اس شر سے جو کہ قریب آگیا، آج یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی اور سفیان راوی نے اپنے ہاتھ سے دس کا عدد بنا کر بتایا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے باوجودیکہ ہم میں نیک لوگ بھی موجود ہوں گے، آپؐ نے فرمایا ہاں جب فسق و فجور بڑھ جائے گا۔

٢٥١٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَسَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادُوا فِي الْإِسْنَادِ عَنْ سُفْيَانَ فَقَالُوا عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ *

۲۵۱۹۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، سعید بن عمرو، زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔ باقی سفیان کی سند میں اس طرح زیادتی ہے، حضرت زینب بنت ام سلمہؓ ام المومنین، حضرت ام حبیبہ، ام المومنین، حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

٢٥٢٠- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَزِعًا مُحْمَرًّا وَجْهُهُ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ

۲۵۲۰۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، زینب بنت ابی سلمہ، حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان، حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے نکلے اور آپ کا چہرہ انور سرخ تھا، یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لے گئے، لا الہ الا اللہ عرب کی اس شر سے جو کہ قریب آچکا ہے ہلاکت ہے، آج یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی اور آپؐ نے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے

يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ *

حلقہ بنا کر حلقہ دکھایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے باوجودیکہ ہم میں نیک لوگ بھی ہوں گے فرمایا۔ ہاں جب فسق وفجور زیادہ ہو جائے گا۔

۲۵۲۱- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ *

۲۵۲۱۔ عبدالملک بن شعیب بن لیث، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، (دوسری سند) عمرو ناقد، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح ابن شہاب زہری سے یونس عن الزہری کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۵۲۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَعَقَدَ وُهَيْبٌ بِيَدِهِ تِسْعِينَ *

۲۵۲۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، احمد بن اسحاق، وہیب، عبداللہ بن طاؤس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنی کشادگی ہو گئی اور وہیب نے نوے کی شکل بنا کر بتایا۔

۲۵۲۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ قَالَ دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ وَأَنَا مَعَهُمَا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَسَأَلَاهَا عَنِ الْجَيْشِ الَّذِي يُخْسَفُ بِهِ وَكَانَ ذَلِكَ فِي أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوذُ عَائِذٌ بِالْبَيْتِ فَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ بِمَنْ كَانَ كَارِهًا قَالَ يُخْسَفُ بِهِ مَعَهُمْ وَلَكِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى نِيَّتِهِ وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ هِيَ بَيْدَاءُ الْمَدِينَةِ *

۲۵۲۳۔ قتیبہ بن سعید، ابوبکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، عبدالعزیز، عبداللہ بن القبطیہ بیان کرتے ہیں کہ حارث بن ربیعہ، اور عبداللہ بن صفوان دونوں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا، انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس لشکر کے متعلق پوچھا جو زمین میں دھنس جائے گا اور اس زمانہ کا ذکر ہے، جب کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ مکرمہ کے حاکم تھے، انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک پناہ پکڑنے والا بیت اللہ کی پناہ پکڑے گا، اس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا، جب وہ لشکر ہموار میدان میں پہنچے گا، تو اسے زمین میں دھنسا دیا جائے گا، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ جو زبردستی اس لشکر کے ساتھ (لایا گیا) ہو، فرمایا، وہ بھی ان کے ساتھ دھنس جائے گا، لیکن قیامت کے دن اسے اس کی نیت کے مطابق اٹھایا جائے گا، ابو جعفر بیان

کرتے ہیں کہ ہموار میدان سے مراد بیداء مدینہ ہے۔

٢٥٢٤- حَدَّثَنَاه أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِ قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا جَعْفَرٍ فَقُلْتُ إِنَّهَا إِنَّمَا قَالَتْ بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ كَلَّا وَاللَّهِ إِنَّهَا لَبَيْدَاءُ الْمَدِينَةِ *

۲۵۲۴۔ احمد بن یونس، زہیر، عبدالعزیز بن رفیع سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس روایت میں ہے کہ میں ابو جعفر سے ملا، اور میں نے کہا، ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو زمین کا ایک میدان کہتی ہیں، انہوں نے کہا، ہر گز نہیں، خدا کی قسم وہ مدینہ منورہ کا میدان ہے۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ بعض علماء کا قول ہے، کہ حضرت ام سلمہؓ نے یزید بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں وفات پائی، اس صورت میں یہ روایت صحیح ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید ہی سے اختلاف کیا تھا، اور طبری اور ابن عبدالبر نے استیعاب میں اسی کو ثابت کیا ہے اور امام نووی فرماتے ہیں، کہ ابو بکر بن خیثمہ نے بھی اسی کا ذکر کیا ہے، (نووی جلد ۲، سنوسی جلد ۷)

٢٥٢٥- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ صَفْوَانَ يَقُولُ أَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَؤُمَّنَّ هَذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُونَهُ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوْسَطِهِمْ وَيُنَادِي أَوَّلُهُمْ آخِرَهُمْ ثُمَّ يُخْسَفُ بِهِمْ فَلَا يَبْقَى إِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ أَشْهَدُ عَلَيْكَ أَنَّكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَى حَفْصَةَ وَأَشْهَدُ عَلَى حَفْصَةَ أَنَّهَا لَمْ تَكْذِبْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۵۲۵۔ عمرو ناقد، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، امیہ بن صفوان، عبداللہ بن صفوان، ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے، اس گھر والوں سے لڑنے کے ارادہ سے ایک لشکر اس گھر کا ارادہ کرے گا، جب ہموار میدان میں پہنچے گا تو اس لشکر کا درمیان حصہ زمین میں دھنس جائے گا، اول حصہ والے، پچھلے حصہ والوں کو پکاریں گے، بالآخر سب کے سب دھنسا دیئے جائیں گے، صرف وہ باقی رہ جائیگا، جو بھاگ کر ان کی کیفیت کی جا کر اطلاع دیگا، ایک شخص یہ حدیث عبداللہ بن صفوان سے سن کر بولا، میں گواہی دیتا ہوں، کہ تم نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر جھوٹ نہیں باندھا اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں باندھا۔

٢٥٢٦- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَامِرِيِّ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

۲۵۲۶۔ محمد بن حاتم بن میمون، ولید بن صالح، عبداللہ بن عمر، زید بن ابی انیسہ، عبدالملک عامری، یوسف بن ماہک، عبداللہ بن صفوان، حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک قوم اس گھر یعنی بیت اللہ کی پناہ پکڑے گی، اس قوم کے پاس نہ تو

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَعُوذُ بِهَذَا الْبَيْتِ يَعْنِي الْكَعْبَةَ قَوْمٌ لَيْسَتْ لَهُمْ مَنَعَةٌ وَلَا عَدَدٌ وَلَا عُدَّةٌ يُبْعَثُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ قَالَ يُوسُفُ وَأَهْلُ الشَّأْمِ يَوْمَئِذٍ يَسِيرُونَ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ صَفْوَانَ أَمَا وَاللَّهِ مَا هُوَ بِهَذَا الْجَيْشِ قَالَ زَيْدٌ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ الْعَامِرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْجَيْشَ الَّذِي ذَكَرَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ *

محفوظ رکھنے والی قوت ہوگی، نہ آدمیوں کی تعداد ہوگی، اور نہ سامان ہوگا، لیکن اس سے لڑنے کے لئے ایک لشکر کو بھیجا جائے گا، جب وہ لشکر ہموار میدان میں پہنچے گا، تو وہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا، یوسف بیان کرتے ہیں کہ ان دنوں شام والے (حجاج کا لشکر) مکہ والوں (ابن زبیر) سے لڑنے کے لئے آرہے تھے، عبداللہ بن صفوان نے بیان کیا، خدا کی قسم یہ لشکر وہ نہیں، زید بیان کرتے ہیں کہ مجھے بواسطہ عبدالملک عامری، عبدالرحمٰن بن سابط، حارث بن ربیعہ نے ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا یوسف بن مالک کی روایت کی طرح حدیث نقل کی ہے، باقی اس میں اس لشکر کا جس کا ذکر عبداللہ بن صفوان نے کیا ہے، ذکر نہیں ہے۔

٢٥٢٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ عَبَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَنَعْتَ شَيْئًا فِي مَنَامِكَ لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ فَقَالَ الْعَجَبُ إِنَّ نَاسًا مِنْ أُمَّتِي يَؤُمُّونَ بِالْبَيْتِ بِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ لَجَأَ بِالْبَيْتِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الطَّرِيقَ قَدْ يَجْمَعُ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ فِيهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ وَالْمَجْبُورُ وَابْنُ السَّبِيلِ يَهْلِكُونَ مَهْلَكًا وَاحِدًا وَيَصْدُرُونَ مَصَادِرَ شَتَّى يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ عَلَى نِيَّاتِهِمْ *

۲۵۲۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، یونس بن محمد، قاسم بن فضل، محمد بن زیاد، ابن زبیر، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی حالت میں اپنے ہاتھ پیر ہلائے، ہم نے عرض کیا، یارسول اللہ خواب میں ایک حرکت آپ نے ایسی کی ہے، جو آپ پہلے نہیں کرتے تھے، فرمایا تعجب ہے، کچھ لوگ میری امت کے ایک شخص کے لئے کعبہ کا قصد کریں گے جو قریشی ہوگا اور وہ خانہ کعبہ کی پناہ لے گا، جب وہ بیداء میں پہنچیں گے، تو زمین میں دھنس جائیں گے، ہم نے عرض کیا، یارسول اللہ راستہ میں تو سب قسم کے لوگ چلتے ہیں، فرمایا ہاں، ان میں ایسے لوگ ہونگے، جو قصداً آئے ہونگے، اور جو مجبوری سے آئے ہوں گے اور مسافر بھی ہونگے، یہ سب یکبارگی ہلاک ہو جائیں گے، پھر مختلف طرح سے اللہ تعالیٰ انہیں ان کی نیات کے مطابق اٹھائے گا۔

٢٥٢٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و

۲۵۲۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، زہری، عروہ، حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ

قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَفَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى إِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ *

منورہ کے محلوں میں سے ایک محل پر چڑھے، پھر ارشاد فرمایا، جو مجھے نظر آ رہا ہے، وہ تمہیں بھی نظر آتا ہے مجھے تمہارے گھروں کے درمیان فتنوں کے نازل ہونے کے مقامات ایسے نظر آ رہے ہیں، جیسے کہ بارش کے گرنے کے مقامات ہوتے ہیں۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس تشبیہ سے عموم اور کثرت مراد ہے، چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ واقعہ جمل، صفین، حرہ، شہادت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شہادت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ پیش آئے، اس روایت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ظاہر ہے اور یہ تمام پیشین گوئیاں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بذریعہ وحی بتلا دیں اور یہی حال ان تمام روایات کا ہے جو آنے والی ہیں اور جو گزر گئی ہیں۔

٢٥٢٩- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۵۲۹۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

٢٥٣٠- حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَجَدَ فِيهَا مَلْجَأً فَلْيَعُذْ بِهِ *

۲۵۳۰۔ عمرو ناقد، حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، ابن مسیب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، عنقریب فتنے ہوں گے، جن میں بیٹھا ہوا آدمی کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا، اور کھڑا ہونے والا اس میں چلنے والے سے بہتر ہوگا، اور چلنے والا اس میں دوڑنے والے سے بہتر ہوگا، جو شخص گردن اٹھا کر ان کی طرف دیکھے گا، اسے وہ ہلاک کر دیں گے، اگر کسی کو ان سے پناہ مل سکے، تو ضرور بچ جائے۔

(فائدہ) ایسے فتنوں کے ظہور کے وقت اکثر صحابہ کرام اور تابعین اور عام علماء کا یہ مسلک ہے کہ جانب حق کے ظاہر ہو جانے کے بعد اس کی مدد کرنا چاہئے، واللہ اعلم۔

٢٥٣١- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُطِيعِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ

۲۵۳۱۔ عمرو ناقد، حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، ابو بکر بن عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن بن مطیع، نوفل بن معاویہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، باقی ابو بکر کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ نمازوں میں ایک نماز

مُعَاوِيَةَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا إِلَّا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ يَزِيدُ مِنَ الصَّلَاةِ صَلَاةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ *

(عصر) ہے جس کی وہ قضا ہو جائے، تو گویا اس کا گھر بار سب لٹ گیا۔

٢٥٣٢- حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ فِتْنَةٌ النَّائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْيَقْظَانِ وَالْيَقْظَانُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ *

۲۵۳۲۔ اسحاق بن منصور، ابو داؤد طیالسی، ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ایک فتنہ ہوگا، جس میں سونے والا، جاگنے والے سے بہتر ہوگا، اور جاگنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا، اور کھڑا ہونے والا بھاگنے والے سے بہتر ہوگا، لہٰذا جو کوئی پناہ یا حفاظت کی جگہ پائے تو وہ پناہ حاصل کرے۔

٢٥٣٣- حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ الشَّحَّامُ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَفَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ إِلَى مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ فِي أَرْضِهِ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا هَلْ سَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ فِي الْفِتَنِ حَدِيثًا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتَنٌ أَلَا ثُمَّ تَكُونُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي فِيهَا وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي إِلَيْهَا أَلَا فَإِذَا نَزَلَتْ أَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا أَرْضٌ قَالَ يَعْمِدُ إِلَى سَيْفِهِ فَيَدُقُّ عَلَى حَدِّهِ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ إِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ أُكْرِهْتُ حَتَّى يُنْطَلَقَ بِي

۲۵۳۳۔ ابو کامل، فضیل بن حسین، حماد بن زید، عثمان شحام بیان کرتے ہیں کہ میں اور فرقد سبخی، دونوں مسلم بن ابی بکرہ کے پاس گئے، وہ اپنی زمین میں تھے، ہم نے کہا کہ تم نے اپنے والد سے فتنوں کے بارے میں کوئی حدیث بیان کرتے سنا ہے، انہوں نے کہا کہ ہاں میں نے ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے، کہ آپؐ نے فرمایا، عنقریب فتنے ہوں گے، خبردار ہو جاؤ، کہ پھر فتنے ہوں گے، جن میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا، اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا، اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا، خوب سن لو، جب فتنے واقع یا نازل ہو جائیں، تو جس کے پاس اونٹ ہوں، وہ اپنے اونٹوں سے مل جائے اور جس کے پاس بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں سے جا کر مل جائے اور جس کے پاس زمین ہو، وہ اپنی زمین پر چلا جائے، ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ جس کے پاس نہ اونٹ ہوں نہ بکریاں اور نہ زمین وہ کیا کرے، فرمایا اپنی تلوار کی دھار کو پتھر پر توڑ دے، پھر اپنے بچاؤ میں جتنی جلدی ہو سکے سو کرے، الٰہی میں نے تیرا حکم پہنچا دیا، الٰہی میں نے تیرا حکم پہنچا دیا، الٰہی میں نے تیرا حکم پہنچا دیا، ایک شخص نے عرض کیا، یا

إِلَى أَحَدِ الصَّفَّيْنِ أَوْ إِحْدَى الْفِئَتَيْنِ فَضَرَبَنِي رَجُلٌ بِسَيْفِهِ أَوْ يَجِيءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِي قَالَ يَبُوءُ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِكَ وَيَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ *

رسول اللہ اگر مجھے زبردستی پکڑ کر دو صفوں یا دو جماعتوں میں سے کسی ایک صف یا ایک جماعت میں شامل کر لیا اور کوئی شخص مجھے تلوار مار کر قتل کر دے، یا کوئی تیر میرے آکر لگ جائے، اور میں مر جاؤں تو کیا ہوگا، فرمایا، وہ اپنا اور تیرا گناہ لے کر لوٹے گا۔

(فائدہ) اسی بناء پر ایسے حالات کے ظہور پر اکثر صحابہ کرام نے گوشہ نشینی اختیار کی اور باقی جن کے سامنے جو جماعت حق پر نظر آئی اس کا ساتھ دیا یہ تمام روایات اطلاع علے الغیب پر مشتمل ہیں، جیسا کہ آپ بار بار خود فرما رہے ہیں کہ اے اللہ میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا، اس سے قطعاً علم غیب کا ثبوت نہیں ہو سکتا، عالم الغیب والشہادۃ صرف ذات خداوندی ہی ہے، اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

٢٥٣٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادٍ إِلَى آخِرِهِ وَانْتَهَى حَدِيثُ وَكِيعٍ عِنْدَ قَوْلِهِ إِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ *

۲۵۳۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، وکیع (دوسری سند) محمد بن مثنی، ابن ابی عدی، عثمان شحام سے اسی سند کے ساتھ ابن ابی عدی کی روایت، حماد کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں، باقی وکیع کی روایت "ان استطاع النجاء" تک ہے اور بعد کا حصہ مذکور نہیں ہے۔

٢٥٣٥- حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْتُ وَأَنَا أُرِيدُ هَذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَحْنَفُ قَالَ قُلْتُ أُرِيدُ نَصْرَ ابْنِ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي عَلِيًّا قَالَ فَقَالَ لِي يَا أَحْنَفُ ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قَالَ فَقُلْتُ أَوْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ قَدْ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ *

۲۵۳۵۔ ابو کامل فضیل بن حسین حجدری، حماد بن زید، ایوب، یونس حسن، احنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس ارادہ سے نکلا کہ اس شخص یعنی حضرت علی کی مدد کروں گا راستہ میں مجھے ابو بکرہ ملے، وہ بولے، احنف تم کہا جا رہے ہو، میں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی یعنی حضرت علی کی مدد کرنا چاہتا ہوں، ابو بکرہ بولے، احنف تم لوٹ جاؤ کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ ارشاد فرما رہے تھے کہ جب دو مسلمان تلوار لے کر باہم لڑائی کریں، تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں داخل ہوں گے، میں نے عرض کیا، یا کسی اور نے یا رسول اللہ، قاتل تو خیر، مگر مقتول کیوں جائے گا، آپ نے فرمایا، وہ بھی تو اپنے ساتھی کے قتل کا ارادہ رکھتا تھا۔

(فائدہ) یعنی محض ذاتی عناد اور تعصب کی بنا پر، جیسے بغیر کسی وجہ شرعی کے جب دو مسلمان ایسا کریں تو وہ دخول نار کے مستحق ہیں اور صحابہ کرام کے درمیان جو مشاجرات ہوئے ہیں، وہ اس وعید میں داخل نہیں، اس لئے کہ وہ مجتہد اور عادل تھے، ان کی نیتیں سراسر خیر تھیں، دنیا وغیرہ حاصل کرنے کا وہاں شائبہ تک بھی نہیں تھا۔ ہر ایک جماعت اپنے کو حق پر اور دوسرے کو باغی جان کر بحکم الٰہی اس سے لڑنا واجب

سمجھتی تھی، اور اہل سنت والجماعت کا یہی مسلک ہے، اور ان لڑائیوں میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق پر تھے اور جن صحابہ کے نزدیک کسی کی حمایت صحیح ظاہر نہ ہوئی، انہوں نے گوشہ نشینی اختیار کی اور مجتہد کو خطا کے صادر ہونے پر شریعت نے معذور سمجھ کر پھر بھی ثواب دیا ہے اور مصیب کو دوہرا ثواب ہے لہٰذا صحابہ کرام کی شان اس سے بہتر اعلیٰ وارفع ہے کہ ان کے مشاجرات کے درمیان ہم جیسے ناکارہ منصف بنیں۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

٢٥٣٦- وَحَدَّثَنَاه أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ وَالْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ *

۲۵۳۶۔ احمد بن عبدہ ضبی، ایوب اور یونس، معلے بن زیاد، حسن، احنف بن قیس، حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا، جب دو مسلمان ایک دوسرے پر ہتھیار اٹھائیں تو قتل کرنے والا اور قتل کیا گیا دونوں آگ میں داخل ہوں گے۔

٢٥٣٧- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ مِنْ كِتَابِهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي كَامِلٍ عَنْ حَمَّادٍ إِلَى آخِرِهِ *

۲۵۳۷۔ حجاج بن الشاعر، عبدالرزاق، معمر، ایوب سے اسی سند کے ساتھ، ابو کامل عن حماد کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں (آخر تک)

٢٥٣٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى أَخِيهِ السِّلَاحَ فَهُمَا عَلَى جُرْفِ جَهَنَّمَ فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ دَخَلَاهَا جَمِيعًا *

۲۵۳۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور، ربعی بن حراش، حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، جب دو مسلمانوں میں سے ایک اپنے بھائی پر ہتھیار اٹھائے تو دونوں جہنم کے کنارے پر ہوتے ہیں، اب اگر ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے تو دونوں جہنم میں چلے جاتے ہیں۔

٢٥٣٩- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ وَتَكُونُ

۲۵۳۹۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، ان مرویات سے نقل کرتے ہیں جو انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی، جب تک کہ دو بڑی جماعتوں کے درمیان زبردست لڑائی نہ ہو

بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ وَدَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ *

جائے اور ان دونوں جماعتوں کا دعویٰ ایک ہی ہو گا۔

(فائدہ) یہ بھی آپؐ کے معجزات میں سے ہے، چنانچہ عصر اول میں ایسا ہو چکا ہے، (نووی جلد ۲ سنوسی جلد ۷)

۲۵٤٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ الْهَرْجُ قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ *

۲۵۴۰۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تک ہرج بہت زیادہ نہ ہو جائے گا، اس وقت تک قیامت قائم نہ ہو گی، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا، یارسول اللہ ہرج سے کیا مراد ہے؟ فرمایا قتل وخونریزی۔

۲٥٤١ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا *

۲۵۴۱۔ ابوالربیع عتکی، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، ایوب، ابوقلابہ، ابواسماء، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لئے سمیٹ لیا تھا، اور میں نے زمین کے مشرقی اور مغربی حصے دیکھ لئے، اور میری حکومت عنقریب وہاں تک پہنچ جائے گی، جہاں تک کہ زمین میرے لئے سمیٹ دی گئی تھی، اور مجھے سرخ اور سفید دو خزانے بھی دیئے گئے اور میں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ میری امت کو عام قحط سالی سے ہلاک نہ کر دینا اور نہ کسی ایسے دشمن کو ان پر مسلط کرنا جو ان کی جانوں کا خواستگار ہو، اور یکسر انہیں فنا کر دے اور ان کی جڑ ہی کاٹ دے، میرے پروردگار نے فرمایا، اے محمدؐ جب میں کوئی فیصلہ کر دیتا ہوں، تو اسے کوئی لوٹانے والا نہیں، میں نے تمہاری امت کے لئے یہ بات کر دی ہے کہ انہیں عام قحط سالی سے عموماً ہلاک نہیں کروں گا اور نہ ہی کسی ایسے اجنبی دشمن کو مسلط کروں گا جو ان کا جتھا توڑ دے، اور ان کی جڑ ہی کاٹ دے، اگرچہ اطراف زمین کے سب لوگ جمع ہو جائیں، ہاں وہ خود ہی ایک دوسرے کو ہلاک یا قید کریں گے۔

(فائدہ) چنانچہ ایسا ہی ہو رہا ہے اور آپ کی پیشین گوئی سچی ہوئی، چنانچہ مسلمانوں کی حکومت مشرق و مغرب میں پھیل گئی اور سرخ و سفید خزانے قیصر و کسریٰ کے سونے چاندی کے خزانے ہیں، وہ آپ کے قدموں میں آکر پڑ چکے (شرح ابی جلد ۷ نووی جلد ۲)

۲٥٤٢ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ

۲۵۴۲۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن مثنیٰ، ابن

بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى زَوَى لِيَ الْأَرْضَ حَتَّى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَأَعْطَانِي الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ *

بشار، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، ابو قلابہ، ابو اسماء الرحبی، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین سمیٹ دی یہاں تک کہ میں نے اس کے مشرق و مغرب کو دیکھ لیا اور مجھے سرخ اور سفید دو خزانے عطا کئے اور ایوب عن ابی قلابہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

٢٥٤٣ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ حَكِيمٍ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ حَتَّى إِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلًا ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْنَا فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيهَا *

۲۵۴۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عثمان بن حکیم، عامر بن سعد، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقام عالیہ سے تشریف لائے جب مسجد بنی معاویہ کی طرف سے گزرے تو اندر جا کر دو رکعت نماز پڑھی، ہم نے بھی حضورؐ کے ساتھ نماز پڑھی، آپؐ نے اپنے پروردگار سے ایک طویل دعا مانگی، دعا سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگیں، مگر اس نے دو دعائیں قبول کیں اور ایک نہیں کی، میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میری امت کو قحط سالی کے ساتھ ہلاک نہ کرے، اس نے یہ دعا قبول فرمائی، میں نے دعا کی کہ میری امت کو غرق کر کے ہلاک نہ کرے، یہ دعا بھی قبول فرمائی، میں نے دعا کی مسلمان آپس میں نہ لڑیں، مگر یہ دعا قبول نہیں کی۔

٢٥٤٤ - وَحَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَقْبَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَمَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ *

۲۵۴۴۔ ابن ابی عمر، مروان بن معاویہ، عثمان بن حکیم، عامر بن سعد، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، آپ کے صحابہ کی ایک جماعت کے ہمراہ مسجد بنی معاویہ سے گزرے اور ابن نمیر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

(فائدہ) دعا قبول کرنا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے، چاہے قبول کرے اور چاہے تو قبول نہ کرے۔

٢٥٤٥- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ كَانَ يَقُولُ قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِكُلِّ فِتْنَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ السَّاعَةِ وَمَا بِي إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَرَّ إِلَيَّ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يُحَدِّثْهُ غَيْرِي وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ مَجْلِسًا أَنَا فِيهِ عَنِ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَعُدُّ الْفِتَنَ مِنْهُنَّ ثَلَاثٌ لَا يَكَدْنَ يَذَرْنَ شَيْئًا وَمِنْهُنَّ فِتَنٌ كَرِيَاحِ الصَّيْفِ مِنْهَا صِغَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ قَالَ حُذَيْفَةُ فَذَهَبَ أُولَئِكَ الرَّهْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِي *

۲۵۴۵۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوادریس خولانی سے روایت ہے، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے، خدا کی قسم میں تمام لوگوں سے زیادہ ہر اس فتنہ کو جاننے والا ہوں جو میرے اور قیامت کے درمیان ہونے والا ہے اور یہ بات نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی خاص بات مجھ سے چھپا کر بیان کی ہو، اور اوروں سے نہ کی ہو، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس میں فتنوں کا ذکر فرمایا، جس میں میں بھی تھا، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کا شمار کرتے ہوئے فرمایا، تین ان میں سے ایسے ہیں جو قریب قریب کسی چیز کو نہ چھوڑیں گے، اور بعض ان میں سے گرمیوں کی آندھی کی طرح ہیں، بعض ان میں بڑے ہیں اور بعض چھوٹے، حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ اس مجلس کے سب شرکاء میرے علاوہ انتقال فرما گئے ہیں۔

٢٥٤٦- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا و قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِي هَؤُلَاءِ وَإِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيتُهُ فَأَرَاهُ فَأَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَآهُ عَرَفَهُ *

۲۵۴۶۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، شقیق، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے سامنے کھڑے ہوئے اور قیامت تک جو چیزیں ہونے والی ہیں ان میں سے کسی کو بیان کئے بغیر نہیں چھوڑا، یاد رکھنے والوں نے اسے یاد رکھ لیا اور جو بھولنے والے تھے وہ بھول گئے، میرے ساتھی اسے جانتے ہیں اور بعض باتیں وہ ہوتی ہیں جنہیں میں بھول گیا تھا مگر دیکھ کر یاد آجاتی ہیں، جیسے کوئی شخص اگر کسی کے سامنے سے غائب ہو جائے تو اسے بھول جاتا ہے مگر جب سامنے آتا ہے تو پہچان لیتا ہے۔

٢٥٤٧- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ *

۲۵۴۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ جسے بھولنا تھا وہ بھول گیا تک روایت مروی ہے۔

٢٥٤٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ فَمَا مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا قَدْ سَأَلْتُهُ إِلَّا أَنِّي لَمْ أَسْأَلْهُ مَا يُخْرِجُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ *

۲۵۴۸۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، (دوسری سند) ابو بکر بن نافع، غندر، شعبہ، عدی بن ثابت، عبداللہ بن یزید، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ قیامت تک جو باتیں ہونے والی تھیں وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتادیں اور کوئی بات ایسی نہیں رہی جسے میں نے آپؐ سے نہ پوچھا ہو، البتہ یہ نہیں پوچھا کہ کونسی بات مدینہ والوں کو مدینہ سے نکالے گی۔

٢٥٤٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۵۴۹۔ محمد بن مثنیٰ، وہب بن جریر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت مروی ہے۔

٢٥٥٠- وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنَا عِلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ حَدَّثَنِي أَبُو زَيْدٍ يَعْنِي عَمْرَو بْنَ أَخْطَبَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا *

۲۵۵۰۔ یعقوب بن ابراہیم، حجاج بن الشاعر، ابو عاصم عروہ بن ثابت، علباء بن احمر، حضرت ابوزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اس کے بعد آپؐ منبر پر تشریف لائے اور وعظ فرمانا شروع کیا، یہاں تک کہ ظہر کا وقت آگیا پھر آپؐ اتر آئے اور نماز پڑھی، پھر آپؐ منبر پر چڑھے اور ہمیں وعظ کہنا شروع کیا یہاں تک کہ عصر کا وقت آگیا، پھر اترے اور نماز پڑھی اور اس کے بعد منبر پر چڑھے، اور ہمیں وعظ کہنا شروع کیا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا، آپؐ نے ہمیں وہ سب باتیں بتادیں جو ہونے والی تھیں اور ہو چکی تھیں، اور سب سے بڑا عالم ہم میں وہ ہے جس نے ان باتوں کو سب سے زیادہ یاد رکھا۔

٢٥٥١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ أَنَا قَالَ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ وَكَيْفَ قَالَ قَالَ

۲۵۵۱۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، محمد بن العلاء، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے فرمایا تم میں سے کسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فتنوں کے بارے میں حدیث یاد ہے؟ میں نے کہا مجھے یاد ہے، حضرت عمرؓ نے فرمایا تم بڑے بہادر ہو، بیان کرو، میں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمارہے تھے،

قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هَذَا أُرِيدُ إِنَّمَا أُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ فَقُلْتُ مَا لَكَ وَلَهَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ أَفَيُكْسَرُ الْبَابُ أَمْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذَلِكَ أَحْرَى أَنْ لَا يُغْلَقَ أَبَدًا قَالَ فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدٍ اللَّيْلَةَ إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ قَالَ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ سَلْهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ *

کہ آدمی اپنی بیوی، مال، جان، اولاد اور ہمسایہ کی وجہ سے جس فتنہ میں مبتلا ہوتا ہے اس کا کفارہ، روزے اور نماز، صدقہ اور خیرات، امر بالمعروف، اور نہی عن المنکر سے ہو جاتا ہے، حضرت عمرؓ نے فرمایا، میرا مقصود یہ فتنہ نہیں ہے بلکہ میری مراد اس فتنہ سے ہے جو سمندر کی طرح موجزن ہوگا میں نے عرض کیا، امیر المومنین آپؓ کو اس سے کیا سروکار ہے، آپ کے اور اس کے درمیان تو ایک بند دروازہ ہے، فرمایا دروازہ توڑ دیا جائے گا، یا کھول دیا جائے گا، میں نے کہا، جی بلکہ توڑ دیا جائے گا، حضرت عمرؓ نے فرمایا پھر تو وہ کبھی بند نہیں ہوگا، شقیق کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت حذیفہؓ سے پوچھا کہ کیا حضرت عمرؓ دروازہ کو جانتے تھے؟ بولے ہاں، اس طرح جیسے کہ کل کے آنے سے پہلے رات کے آنے سے واقف تھے اور میں نے ان سے ایسی بات بیان کی جو غلط نہ تھی، شقیق کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت حذیفہؓ سے دروازہ کے متعلق پوچھتے ڈر معلوم ہوا، تو ہم نے مسروق سے کہا کہ تم پوچھو دروازہ سے کیا مراد ہے؟ مسروق نے دریافت کیا تو انہوں نے کہا، حضرت عمرؓ کی ذات مراد ہے۔

(فائدہ) دروازہ کا ٹوٹنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت سے کنایہ ہے اس کے بعد فتنے ہر طرف سے موجیں مارنے لگے۔

٢٥٥٢- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَفِي حَدِيثِ عِيسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ *

۲۵۵۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو سعید اشج، وکیع، (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ، جریر، (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس (چوتھی سند) ابن ابی عمر، یحییٰ بن عیسیٰ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ ابو معاویہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، اور عیسیٰ کی روایت میں سند اس طرح بیان کی ہے، اعمش، بواسطہ شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہؓ سے سنا فرماتے تھے۔

٢٥٥٣- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ مَنْ يُحَدِّثُنَا عَنِ

۲۵۵۳۔ ابن ابی عمر، سفیان، جامع بن ابی راشد، اعمش، ابووائل، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا ہم کو فتنوں کے بارے میں کون بتاتا ہے؟

الْفِتْنَةِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ *

اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

٢٥٥٤- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ جُنْدُبٌ جِئْتُ يَوْمَ الْجَرَعَةِ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ فَقُلْتُ لَيُهْرَاقَنَّ الْيَوْمَ هَاهُنَا دِمَاءٌ فَقَالَ ذَاكَ الرَّجُلُ كَلَّا وَاللَّهِ قُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ قَالَ كَلَّا وَاللَّهِ قُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ قَالَ كَلَّا وَاللَّهِ إِنَّهُ لَحَدِيثُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيهِ قُلْتُ بِئْسَ الْجَلِيسُ لِي أَنْتَ مُنْذُ الْيَوْمِ تَسْمَعُنِي أُخَالِفُكَ وَقَدْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَنْهَانِي ثُمَّ قُلْتُ مَا هَذَا الْغَضَبُ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ وَأَسْأَلُهُ فَإِذَا الرَّجُلُ حُذَيْفَةُ *

۲۵۵۴۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن حاتم، معاذ بن معاذ، ابن عون، محمد سے روایت ہے کہ حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ واقعہ جرعہ کے دن میں نے آکر دیکھا تو ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا میں نے کہا کہ آج تو یہاں بہت سے خون بہائے جائیں گے، وہ شخص بولا ہر گز نہیں، خدا کی قسم خونریزی نہ ہوگی، میں نے کہا خدا کی قسم خونریزی ہوگی، وہ بولا خدا کی قسم ہر گز خونریزی نہ ہوگی اور میں نے اس باب میں حضورؐ کی ایک حدیث سنی ہے، جو آپؐ نے مجھ سے بیان کی، میں نے کہا تو برا ہمنشین ہے، شروع سے میں تیری مخالفت کر رہا ہوں اور تو سن رہا ہے اور پھر حضورؐ سے تو نے حدیث بھی سنی ہے مگر مجھے مخالفت سے نہیں روکتا، میں نے سوچا اس غصہ سے کیا فائدہ؟ اور ان کی جانب متوجہ ہو کر دریافت کیا تو وہ حضرت حذیفہؓ تھے۔

(فائدہ) جرعہ کوفہ میں ایک گاؤں ہے، جہاں کوفہ والے حضرت سعید بن عاص سے جنہیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوفہ کا حاکم بنا کے بھیجا تھا، لڑنے کے لئے جمع ہوئے تھے اور حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو اپنا حاکم بنا رہے تھے، چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی درخواست قبول کر کے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ ہی کو ان کا حاکم مقرر کر دیا (شرح ابی جلد ۷ ص ۲۵۵ نووی جلد ۲ ص ۳۹۱)

٢٥٥٥- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ وَيَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلِّي أَكُونُ أَنَا الَّذِي أَنْجُو *

۲۵۵۵۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت قائم نہ ہوگی، تاوقتیکہ فرات میں سے ایک سونے کا پہاڑ ظاہر نہ ہو جائے گا، جس پر لوگ مارے جائیں گے ننانوے فی صد قتل ہو جائیں گے اور ان میں سے ہر ایک شخص (اپنے دل میں) کہے گا شاید میں ہی نجات پاجاؤں، (اور مجھے یہ پہاڑ مل جائے)

٢٥٥٦- وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ فَقَالَ أَبِي إِنْ رَأَيْتَهُ فَلَا تَقْرَبَنَّهُ *

۲۵۵۶۔ امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، روح، سہیل سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی سہیل نے اپنے والد سے یہ زیادتی نقل کی ہے کہ اگر تو اس پہاڑ کو دیکھ لے تو اس کے قریب بھی نہ جانا۔

٢٥٥٧- حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ

۲۵۵۷۔ ابو مسعود سہل بن عثمان، عقبہ بن خالد، عبید اللہ،

حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا *

خبیب بن عبدالرحمٰن، حفص بن عاصم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، عنقریب فرات سے سونے کا ایک خزانہ بر آمد ہوگا، جو شخص وہاں موجود ہو تو اس خزانہ میں سے کچھ نہ لے۔

۲۵۵۸- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا *

۲۵۵۸۔ سہل بن عثمان، عقبہ بن خالد، عبید اللہ، ابوالزناد، عبدالرحمٰن الاعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، عنقریب فرات سے سونے کا ایک پہاڑ ظاہر ہوگا جو آدمی وہاں موجود ہو، تو اس پہاڑ میں سے کچھ نہ لے۔

۲۵۵۹- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي مَعْنٍ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ كُنْتُ وَاقِفًا مَعَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ مُخْتَلِفَةً أَعْنَاقُهُمْ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا قُلْتُ أَجَلْ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَإِذَا سَمِعَ بِهِ النَّاسُ سَارُوا إِلَيْهِ فَيَقُولُ مَنْ عِنْدَهُ لَئِنْ تَرَكْنَا النَّاسَ يَأْخُذُونَ مِنْهُ لَيُذْهَبَنَّ بِهِ كُلِّهِ قَالَ فَيَقْتَتِلُونَ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ قَالَ أَبُو كَامِلٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَقَفْتُ أَنَا وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فِي ظِلِّ أُجُمِ حَسَّانَ *

۲۵۵۹۔ ابوکامل فضیل بن حسین اور ابومعن الرقاشی، خالد بن حارث، عبدالحمید بن جعفر، بواسطہ اپنے والد، سلیمان بن یسار، عبداللہ بن حارث بن نوفل رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابی بن کعبؓ کے ساتھ کھڑا ہوا تھا تو انہوں نے کہا لوگوں کی فکریں ہمیشہ طلب دنیا میں اختلاف کرتی رہیں گی، میں نے کہا، جی ہاں! انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے، عنقریب فرات سے سونے کا پہاڑ بر آمد ہوگا، لوگ جب یہ سنیں گے تو اس طرف آئیں گے، پہاڑ کے پاس والے لوگ کہیں گے اگر ہم نے انہیں یوں یہ لینے دیا تو سب لے جائیں گے اس قول کا نتیجہ یہ ہوگا کہ باہم کشت وخوں ہوگا اور ہر ایک سو میں سے ننانوے آدمی مارے جائیں گے، ابوکاملؒ نے اپنی روایت میں یہ زیادتی نقل کی ہے کہ عبداللہ بن حارث اور حضرت ابی بن کعبؓ دونوں حسان کے قلعہ کے سایہ میں کھڑے تھے۔

۲۵۶۰- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ مَوْلَى خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ

۲۵۶۰۔ عبید بن یعیش، اسحاق بن ابراہیم، یحییٰ بن آدم، زہیر، سہیل بن ابی صالح، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت

عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِيزَهَا وَمَنَعَتِ الشَّأْمُ مُدْيَهَا وَدِينَارَهَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ إِرْدَبَّهَا وَدِينَارَهَا وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ شَهِدَ عَلَى ذَلِكَ لَحْمُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ *

صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا، عراق اپنے درہم اور قفیز کو روک لے گا، شام اپنے مدی اور دینار کو روک لے گا اور تم جہاں سے شروع سے چلے تھے وہیں لوٹ آؤ گے، جہاں سے شروع سے چلے تھے وہیں لوٹ آؤ گے، جہاں سے شروع سے چلے تھے وہیں لوٹ آؤ گے، پھر حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ اس حدیث پر ابوہریرہؓ کا گوشت اور خون گواہی دیتا ہے۔

(فائدہ) قفیز اور مدی پیانے کا نام ہے، جس میں اناج تولتے ہیں اور اردب ۶۴ سیر کا ہوتا ہے، امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ ان ملکوں کے لوگ مسلمان ہو جائیں گے اور جزیہ ساقط ہو جائے گا، سو یہ تو ہو چکا یا عجم اور روم اخیر زمانہ میں ان ملکوں پر غالب آ جائیں گے اور مسلمانوں کی حکومت وہاں سے جاتی رہے گی۔

٢٥٦١- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِدَابِقٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِينَةِ مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَإِذَا تَصَافُّوا قَالَتِ الرُّومُ خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ لَا وَاللَّهِ لَا نُخَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُونَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللَّهِ وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطَنْطِينِيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ فَيَخْرُجُونَ وَذَلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَاءُوا الشَّأْمَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ

۲۵۶۱۔ زہیر بن حرب، معلّٰی بن منصور، سلیمان بن بلال، سہیل بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی تاوقتیکہ رومی اعماق یا دابق میں نہ اتریں، پھر مدینہ سے ان کے مقابلہ کے لئے ایک لشکر جائے گا، یہ لشکر اس زمانہ میں روئے زمین کے برگزیدہ لوگوں کا ہوگا، جب دونوں لشکروں کی صف بندی ہو جائے گی تو رومی کہیں گے تم لوگ ہمارے اور ان لوگوں (مسلمانوں) کے درمیان نہ آؤ، جنہوں نے ہم سے قیدی بنائے، ہم ان سے لڑیں گے، مسلمان کہیں گے بخدا ہم اپنے بھائیوں کو تمہارے لئے تنہا نہ چھوڑیں گے، مسلمان ان سے لڑیں گے، تو ایک تہائی حصہ بھاگ جائے گا، جن کی توبہ اللہ کبھی قبول نہ کرے گا اور ایک تہائی حصہ شہید ہو جائے گا، جو اللہ کے نزدیک افضل الشہداء ہوگا اور تہائی حصہ فتح کر لے گا، جو کبھی فتنہ میں مبتلا نہ ہوگا، حتیٰ کہ یہ لوگ قسطنطنیہ فتح کر لیں گے اور جا کر تلواریں زیتون کے درخت سے لٹکا دیں گے اور مال غنیمت کی تقسیم میں مشغول ہوں گے کہ شیطان آواز دے کر کہے گا کہ تمہارے بال بچوں میں مسیح دجال آ پڑا، تو مسلمان وہاں سے نکلیں گے، حالانکہ یہ خبر غلط ہوگی جب ملک شام میں پہنچیں

مَرْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّهُمْ فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللَّهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ اللَّهُ بِيَدِهِ فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ *

گے تب دجال نکلے گا جب مسلمان لڑائی کے لئے مستعد ہو کر صفیں باندھتے ہوں گے، نماز کی تیاری ہو گی، اس وقت حضرت عیسیٰ اتریں گے اور امام بن کر نماز پڑھائیں گے جب عدو اللہ دجال حضرت عیسیٰ کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلے گا جیسے نمک پانی میں پگھلتا ہے اگر عیسیٰ اسے یونہی چھوڑ دیں تو بھی وہ پگھل کر ہلاک ہو جائے گا لیکن اللہ اسے عیسیٰ کے ہاتھ سے قتل کرائے گا اور اس کا خون نیزہ پر لگا ہوا لوگوں کو دکھائے گا۔

٢٥٦٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُلَيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ الْمُسْتَوْرِدُ الْقُرَشِيُّ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو أَبْصِرْ مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَئِنْ قُلْتَ ذَلِكَ إِنَّ فِيهِمْ لَخِصَالًا أَرْبَعًا إِنَّهُمْ لَأَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَأَسْرَعُهُمْ إِفَاقَةً بَعْدَ مُصِيبَةٍ وَأَوْشَكُهُمْ كَرَّةً بَعْدَ فَرَّةٍ وَخَيْرُهُمْ لِمِسْكِينٍ وَيَتِيمٍ وَضَعِيفٍ وَخَامِسَةٌ حَسَنَةٌ جَمِيلَةٌ وَأَمْنَعُهُمْ مِنْ ظُلْمِ الْمُلُوكِ *

۲۵۶۲۔ عبدالملک، شعیب، لیث، عبداللہ بن وہب، لیث بن سعد، موسیٰ بن علی، علی، حضرت مستورد قرشی نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے سنا فرمارہے تھے قیامت قائم ہو گی تو اس زمانہ میں رومیوں کی تعداد سب سے زیادہ ہو گی، حضرت عمرو نے کہا سوچ سمجھ کر بات کر، مستورد بولے جو کچھ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے سنا وہی کہہ رہا ہوں، حضرت عمرو بولے اگر تم یہ کہتے ہو (تو سچ ہے کیونکہ) رومیوں میں چار خصائل ہیں وہ لوگ فتنہ کے وقت سب سے زیادہ متحمل مزاج ہیں، مصیبت کے بعد بہت جلد سکون پذیر ہو جاتے ہیں، بھاگنے کے بعد سب سے پہلے پھر حملہ کرتے ہیں، مسکینوں، یتیموں، کمزوروں کے واسطے سب سے اچھے ہیں، اور پانچویں ایک خصلت سب سے اچھی ہے کہ بادشاہوں کے ظلم کو بہت زیادہ روکنے والے ہیں۔

٢٥٦٣- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو شُرَيْحٍ أَنَّ عَبْدَ الْكَرِيمِ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ أَنَّ الْمُسْتَوْرِدَ الْقُرَشِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ فَقَالَ مَا هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تُذْكَرُ

۲۵۶۳۔ حرملہ بن یحییٰ، عبداللہ بن وہب، ابوشریح، عبدالکریم بن حارث، حضرت مستورد قرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے سنا، آپؐ فرمارہے تھے قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک کہ نصاریٰ سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو جائیں گے یہ خبر حضرت عمرو بن العاص کو پہنچی، انہوں نے کہا کہ یہ کیسی احادیث ہیں جن کو لوگ کہتے ہیں کہ تم آنحضرت

عَنْكَ أَنَّكَ تَقُولُهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ قُلْتُ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ عَمْرٌو لَئِنْ قُلْتَ ذَلِكَ إِنَّهُمْ لَأَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَأَجْبَرُ النَّاسِ عِنْدَ مُصِيبَةٍ وَخَيْرُ النَّاسِ لِمَسَاكِينِهِمْ وَضُعَفَائِهِمْ *

٢٥٦٤ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ هَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجِّيرَى إِلَّا يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ جَاءَتِ السَّاعَةُ قَالَ فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتَّى لَا يُقْسَمَ مِيرَاثٌ وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا وَنَحَّاهَا نَحْوَ الشَّأْمِ فَقَالَ عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ قُلْتُ الرُّومَ تَعْنِي قَالَ نَعَمْ وَتَكُونُ عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالِ رَدَّةٌ شَدِيدَةٌ فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يُمْسُوا فَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَإِذَا

صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے بیان کرتے ہو، مستوردؓ بولے میں تو وہی بیان کرتا ہوں جو حضورؐ سے سنا ہے، عمرو بن العاصؓ نے کہا اگر تم کہتے ہو، تو (ٹھیک ہے) کیونکہ نصاری مصیبت کے وقت سب لوگوں سے زیادہ بردبار ہیں، اور مصیبت کے بعد سب لوگوں سے زیادہ جلدی درست ہوتے ہیں اور مسکینوں اور ضعیفوں کے حق میں بہت اچھے لوگ ہیں۔

۲۵۶۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن حجر، ابن عیینہ، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، حمید بن ہلال، ابو قتادہ، عدوی، یسیر بن جابر بیان کرتے ہیں کہ ایک بار کوفہ میں لال آندھی آئی، ایک شخص آیا جس کا تکیہ کلام یہی تھا، اے عبداللہ بن مسعود، قیامت آگئی، یہ سن کر عبداللہ بن مسعودؓ بیٹھ گئے اور وہ تکیہ لگائے ہوئے تھے اور فرمایا، قیامت قائم ہونے سے پہلے میراث تقسیم نہ ہوگی اور نہ مال غنیمت ملنے کی خوشی ہوگی، اس کے بعد ہاتھ سے ملک شام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا (وہاں) اہل اسلام کے دشمن جمع ہوں گے اور مسلمان ان کے مقابلے کے لئے اکٹھے ہوں گے، میں نے کہا دشمن سے مراد آپ کی رومی ہیں، فرمایا ہاں، اور اس قتال کے وقت سخت ارتداد ہوگا اور مسلمان لشکر کے آگے ایک فوجی دستہ مرنے کے لئے روانہ کریں گے، تاکہ وہ بغیر غالب ہوئے واپس نہ آئیں، مسلمان جا کر خوب لڑیں گے بالآخر رات کا پردہ حائل ہو جائے گا اور ہر ایک فریق لوٹ آئے گا کسی کو غلبہ نہ ہوگا مگر وہ فوجی دستہ فنا ہو جائے گا، دوسرے دن مسلمان لشکر کے آگے ایک فوجی دستہ مرنے کے لئے پھر روانہ کریں گے تاکہ بغیر غالب ہوئے وہ لوٹ کر نہ آئے وہ جا کر لڑیں گے کوئی غالب نہ ہوگا اور شام ہو جائے گی تو ہر فریق لوٹ آئے گا مگر وہ فوجی دستہ فنا ہو جائے گا، پھر تیسرے دن مسلمان لشکر کے آگے ایک فوجی دستہ روانہ کریں گے تاکہ وہ مر جائے یا غالب ہو جائے، وہ لڑیں گے لیکن شام ہو جائے گی، تو یہ فریق لوٹ آئے گا، اور کوئی غالب نہ

كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللَّهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتُلُونَ مَقْتَلَةً إِمَّا قَالَ لَا يُرَى مِثْلُهَا وَإِمَّا قَالَ لَمْ يُرَ مِثْلُهَا حَتَّى إِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَمَا يُخَلِّفُهُمْ حَتَّى يَخِرَّ مَيْتًا فَيَتَعَادُّ بَنُو الْأَبِ كَانُوا مِائَةً فَلَا يَجِدُونَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِأَيِّ غَنِيمَةٍ يُفْرَحُ أَوْ أَيُّ مِيرَاثٍ يُقَاسَمُ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِبَأْسٍ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ فَجَاءَهُمُ الصَّرِيخُ إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِي ذَرَارِيِّهِمْ فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيُقْبِلُونَ فَيَبْعَثُونَ عَشَرَةَ فَوَارِسَ طَلِيعَةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ *

ہو گا، مگر یہ فوجی دستہ بھی فنا ہو جائے گا، جب چوتھا دن ہو گا، تو بقیہ مسلمان کافروں پر چڑھائی کر دینگے، اس طرح اللہ تعالیٰ کافروں کو شکست دیگا اور ایسی لڑائی ہو گی کہ ویسی کوئی نہیں دیکھے گا، یا ویسی کسی نے نہ دیکھی ہو گی، یہاں تک کہ پرندے ادھر ادھر سے ہو کر گزریں گے، مگر آگے نہ بڑھ سکیں گے، مردہ ہو کر گر پڑیں گے، ایک باپ کی اولاد جن کی تعداد ایک سو ہو گی، ان میں سے ایک کے علاوہ کوئی باقی نہ رہے گا، ایسی حالت میں مال غنیمت سے کیا خوشی ہو گی، اور میراث کیا تقسیم ہو گی، مسلمان اسی حالت میں ہوں گے کہ یکایک اس سے بھی بڑھ کر ایک مصیبت کی آواز سنائی دے گی، ایک چیخ سنائی دیگی کہ مسلمانوں کی اولاد میں دجال قائم ہو گیا، فوراً مسلمان اپنے ہاتھوں کی چیزیں چھوڑ کر ادھر متوجہ ہو جائیں گے، لیکن پہلے دس سواروں کا دستہ بطور ہراول کے بھیج دیں گے، حضورؐ نے فرمایا، میں ان سواروں کے اور ان کے باپوں کے نام جانتا ہوں، اور ان کے گھوڑوں کے رنگ بھی مجھے معلوم ہیں، وہ روئے زمین کے سواروں سے اس زمانہ میں بہتر ہوں گے، ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں یسیر کی بجائے اسیر بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا ہے۔

٢٥٦٥- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَهَبَّتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ وَحَدِيثُ ابْنِ عُلَيَّةَ أَتَمُّ وَأَشْبَعُ *

۲۵۶۵۔ محمد بن عبید الغبری، حماد بن زید، ایوب، حمید بن ہلال، ابو قتادہ، حضرت یسیر بن جابر بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا کہ سرخ آندھی چلی، بقیہ روایت حسب سابق ہے، باقی ابن علیہ کی روایت مفصل ہے۔

٢٥٦٦- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ فِي بَيْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَالْبَيْتُ مَلْآنُ قَالَ فَهَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ

۲۵۶۶۔ سلیمان بن فروخ، سلیمان، حمید، ابو قتادہ، حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان میں تھا اور گھر بھرا ہوا تھا، بیان کرتے ہیں کہ پھر سرخ آندھی چلی اور یہ کوفہ کا واقعہ ہے اور بقیہ حدیث ابن علیہ کی روایت کی طرح مروی

بِالْكُوفَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ *

۲۵۶۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ قَالَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصُّوفِ فَوَافَقُوهُ عِنْدَ أَكَمَةٍ فَإِنَّهُمْ لَقِيَامٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ فَقَالَتْ لِي نَفْسِي ائْتِهِمْ فَقُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ لَا يَغْتَالُونَهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَعَلَّهُ نَجِيٌّ مَعَهُمْ فَأَتَيْتُهُمْ فَقُمْتُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ قَالَ فَحَفِظْتُ مِنْهُ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ أَعُدُّهُنَّ فِي يَدِي قَالَ تَغْزُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللَّهُ قَالَ فَقَالَ نَافِعٌ يَا جَابِرُ لَا نَرَى الدَّجَّالَ يَخْرُجُ حَتَّى تُفْتَحَ الرُّومُ *

ہے۔

۲۵۶۷۔ قتیبہ بن سعید، جریر، عبدالملک بن عمیر، جابر بن سمرہ، حضرت نافع بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد میں تھے، تو حضورؐ کی خدمت میں مغرب کی طرف سے کچھ لوگ بالوں کا لباس پہنے ہوئے حاضر ہوئے اور ٹیلہ کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی، آپؐ اس وقت بیٹھے ہوئے تھے اور وہ لوگ کھڑے تھے، میرے دل نے کہا، تو بھی ان کے پاس چل اور درمیان میں جاکر کھڑا ہو جا، ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ قریب سے ان پر حملہ کر دیں، پھر میں نے خود ہی کہا ممکن ہے کہ آپؐ ان سے سرگوشی کر رہے ہوں، غرض میں وہاں چلا گیا، اور آپؐ کے اور ان کے درمیان جاکر کھڑا ہو گیا، چار باتیں مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد ہیں، جنہیں میں نے انگلیوں پر شمار کر لیا تھا، آپؐ نے فرمایا، تم جزیرہ عرب پر لڑو گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں پر اسے فتح کریگا، پھر فارس سے لڑو گے، اللہ اسے بھی فتح کرائیگا، پھر روم سے لڑو گے وہاں بھی اللہ فتح دیگا، اس کے بعد دجال سے لڑو گے، وہاں بھی اللہ فتح دیگا، نافع نے کہا اے جابر ہم سمجھتے ہیں کہ دجال ملک شام کے فتح ہونے کے بعد نکلے گا۔

۲۵۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ مَا تَذَاكَرُونَ قَالُوا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ

۲۵۶۸۔ ابو خیثمہ زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، فرات، ابو الطفیل، حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم باتیں کر رہے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اچانک ہمارے پاس تشریف لائے، آپؐ نے فرمایا، تم کیا باتیں کر رہے ہو؟ ہم نے کہا، ہم قیامت کا ذکر کر رہے تھے، آپؐ نے فرمایا، جب تک دس نشانیاں نہیں دیکھ لو گے، قیامت قائم نہ ہو گی، پھر آپؐ نے دھواں اور دجال، اور دابۃ الارض، اور آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا، اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا نازل ہونا اور یا

مَغْرِبِهَا وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَآخِرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ *

جوج ماجوج کا نکلنا، بیان کیا، اور تین جگہ زمین کے دھنس جانے کا ذکر کیا، ایک مشرق اور ایک مغرب میں، اور ایک جزیرہ عرب میں اور سب کے اخیر میں اس آگ کا ذکر کیا جو یمن سے بر آمد ہو گی اور لوگوں کو ہنکا کر ان کے حشر کی طرف لے جائے گی۔

(فائدہ) دابۃ الارض کا اس آیت میں ذکر ہے۔ "واذا وقع القول علیھم اخرجنا لھم دابۃ من الارض" مفسرین بیان کرتے ہیں کہ یہ ایک بہت بڑا جانور ہو گا اور کوہ صفا پھٹے گا، اس میں سے یہ نکلے گا، اور حضرت ابن عمر اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ یہ وہی جساسہ ہے، جس کا ذکر دجال کی حدیث میں ہے (شرح ابی وسنوسی جلد ۷ ونووی جلد ۲ ص ۳۹۳)

۲۵۶۹ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غُرْفَةٍ وَنَحْنُ أَسْفَلَ مِنْهُ فَاطَّلَعَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا تَذْكُرُونَ قُلْنَا السَّاعَةَ قَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَكُونُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَالدُّخَانُ وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قُعْرَةِ عَدَنٍ تَرْحَلُ النَّاسَ قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ مِثْلَ ذَلِكَ لَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ و قَالَ أَحَدُهُمَا فِي الْعَاشِرَةِ نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ و قَالَ الْآخَرُ وَرِيحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ *

۲۵۶۹۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، فرات قزاز، ابوالطفیل، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بالاخانہ میں تھے، اور ہم نیچے بیٹھے ہوئے تھے، آپؐ نے ہمیں جھانکا، اور فرمایا تم کس چیز کا ذکر کر رہے ہو؟ ہم نے کہا، قیامت کا ذکر کر رہے ہیں، فرمایا جب تک دس نشانیاں ظاہر نہ ہو جائیں گی، قیامت نہ ہو گی، مشرق میں زمین دھنسے گی، مغرب میں دھنسے گی، جزیرہ عرب میں دھنسے گی، دھواں، دجال اور دابۃ الارض کا ظہور ہو گا، یاجوج ماجوج نکلیں گے، مغرب سے آفتاب طلوع ہو گا، اور ایک آگ عدن کے کنارے سے نکلے گی، جو لوگوں کو ہانک کر لے جائے گی، شعبہ کہتے ہیں کہ مجھے عبدالعزیز نے بواسطہ ابوالطفیل، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دسویں نشانی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا نازل ہونا بیان کیا ہے، اور ایک روایت میں ہے کہ ایک روز کی آندھی، لوگوں کو سمندر میں لے جا کر ڈال دے گی۔

(فائدہ) یمن اور عدن کے کنارے سے جو آگ نکلے گی، وہی حاشرہ ہے، ہکذا قالہ النووی وغیرہ۔

۲۵۷۰ - وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي

۲۵۷۰۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، فرات، ابوالطفیل، ابی سریحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بالاخانے میں تھے اور ہم اس کے نیچے

سَرِيحَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غُرْفَةٍ وَنَحْنُ تَحْتَهَا نَتَحَدَّثُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ تَنْزِلُ مَعَهُمْ إِذَا نَزَلُوا وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ أَحَدُ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ و قَالَ الْآخَرُ رِيحٌ تُلْقِيهِمْ فِي الْبَحْرِ *

باتیں کر رہے تھے اور حسب سابق روایت مروی ہے، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ بھی کہا ہے کہ وہ آگ وہاں اترے گی، جہاں یہ لوگ اتریں گے، اور جہاں وہ لوگ دوپہر کو قیلولہ کریں گے، وہیں وہ آگ ٹھہرے گی، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے یہی روایت ایک شخص نے بواسطہ ابوالطفیل، ابوسریحہ سے نقل کی، مگر مرفوعاً نہیں بیان کی، باقی اس میں نزول عیسیٰ اور آندھی کا سمندر میں ڈال دینا مذکور ہے۔

٢٥٧١ - وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ فَأَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ و قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ بِنَحْوِهِ قَالَ وَالْعَاشِرَةُ نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ قَالَ شُعْبَةُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ *

۲۵۷۱۔ محمد بن مثنیٰ، ابوالنعمان حکم بن عبداللہ عجلی، شعبہ، فرات، ابوالطفیل، حضرت ابی سریحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم باتیں کر رہے تھے کہ ہم پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جھانکا اور حسب سابق معاذ اور ابن جعفر کی روایت کی طرح روایت نقل کرتے ہیں، ابن مثنیٰ بواسطہ ابوالنعمان، حکم بن عبداللہ، شعبہ، عبدالعزیز بن رفیع، ابوالطفیل، ابوسریحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، اس میں دسویں نشانی نزول ابن مریم علیہ السلام بیان کی گئی ہے، باقی روایت مرفوعاً ذکر نہیں کی۔

٢٥٧٢ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيءُ أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرَى *

۲۵۷۲۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دوسری سند) عبدالملک بن شعیب بن لیث، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، ابن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت میں قائم ہونے سے قبل ایک آگ سرزمین حجاز سے ایسی نکلے گی، جس سے بصرہ کے اونٹوں کی گردنیں چمک جائیں گی۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں، یہ وہی آگ ہے، جو حشر کے لئے لوگوں کو لے جائے گی، ممکن ہے اس کی ابتداء یمن سے ہو، اور قوت ملک حجاز میں، اور امام نووی فرماتے ہیں، اس حدیث سے یہ نہیں معلوم ہو تا کہ یہ حشر کی آگ ہے، بلکہ یہ قیامت کی نشانی ہے، اور یہ آگ ہمارے زمانے میں ۶۵۴ھ میں نکل چکی ہے اور یہ بہت بڑی آگ تھی، مدینہ کے مشرقی کنارے سے نکلی تھی اس کی مزید تفصیلات کتب حدیث وسیر میں درج ہیں، شائقین علماء سے دریافت فرمالیں، (نووی جلد ۲ ص ۳۹۳)

٢٥٧٣ - حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ إِهَابَ أَوْ يَهَابَ قَالَ زُهَيْرٌ قُلْتُ لِسُهَيْلٍ فَكَمْ ذَلِكَ مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ كَذَا وَكَذَا مِيلًا *

۲۵۷۳۔ عمرو ناقد، اسود بن عامر، زہیر، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے قریب) مدینہ کے گھر اہاب یا یہاب تک پہنچ جائیں گے، زہیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سہیل سے دریافت کیا، یہ جگہ مدینہ سے کتنے فاصلہ پر ہے؟ تو انہوں نے کہا، اتنے اتنے میل پر۔

٢٥٧٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَتِ السَّنَةُ بِأَنْ لَا تُمْطَرُوا وَلَكِنِ السَّنَةُ أَنْ تُمْطَرُوا وَتُمْطَرُوا وَلَا تُنْبِتُ الْأَرْضُ شَيْئًا *

۲۵۷۴۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قحط سالی یہ نہیں ہے کہ بارش نہ ہو، بلکہ بارش ہو گی اور خوب ہو گی لیکن زمین سے کچھ نہیں اگے گا۔

٢٥٧٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُولُ أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ *

۲۵۷۵۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) محمد بن رمح، لیث، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور آپؐ مشرق کی طرف منہ کر کے فرمارہے تھے سن لو فتنہ یہاں ہو گا، سن لو فتنہ یہاں ہو گا، جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہو گا۔

٢٥٧٦ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عِنْدَ بَابِ حَفْصَةَ فَقَالَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ الْفِتْنَةُ

۲۵۷۶۔ عبیداللہ بن عمر القواریری، محمد بن مثنیٰ، (دوسری سند) عبیداللہ بن سعید، یحییٰ القطان، یحییٰ بن سعید، عبیداللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دروازے کے پاس کھڑے ہو کر مشرق کی طرف دست مبارک سے اشارہ کر کے فرمارہے تھے کہ فتنہ اس طرف ہو گا، جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہو گا، آپؐ نے اسے دو مرتبہ یا

هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا و قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ فِي رِوَايَتِهِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَابِ عَائِشَةَ *

تین مرتبہ فرمایا، عبید اللہ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دروازے پر کھڑے تھے۔

٢٥٧٧- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ *

۲۵۷۷۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کی طرف رخ کر کے فرمایا، ہوشیار ہو جاؤ، فتنہ ادھر سے ہوگا، ہوشیار ہو جاؤ، فتنہ ادھر سے ہوگا، ہوشیار ہو جاؤ، فتنہ ادھر سے ہوگا، جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

٢٥٧٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَقَالَ رَأْسُ الْكُفْرِ مِنْ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ يَعْنِي الْمَشْرِقَ *

۲۵۷۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، عکرمہ بن عمار، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے مکان سے باہر تشریف لائے اور فرمایا کفر کی چوٹی ادھر سے یعنی مشرق سے نکلے گی، جہاں سے شیطان کا سینگ برآمد ہوگا۔

٢٥٧٩- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَقُولُ هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا ثَلَاثًا حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ *

۲۵۷۹۔ ابن نمیر، اسحاق بن سلیمان، حنظلہ، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ مشرق (۱) کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرما رہے تھے، آگاہ رہو، فتنہ ادھر ہوگا، آگاہ رہو، فتنہ ادھر ہوگا، آگاہ رہو، فتنہ ادھر ہوگا، جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

٢٥٨٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَأَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْوَكِيعِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبَانَ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ مَا أَسْأَلُكُمْ عَنِ الصَّغِيرَةِ

۲۵۸۰۔ عبداللہ بن عمر بن ابان، واصل بن عبدالاعلیٰ، احمد بن عمر، ابن فضیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت سالم بن عبداللہ فرماتے تھے، عراق والو، میں تم سے چھوٹے گناہ نہیں پوچھتا اور نہ اس سے پوچھتا ہوں جو کہ گناہ کبیرہ کرتا ہے، میں نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، وہ فرما

(۱) مشرق کی جہت سے کیا مراد ہے؟ ایک قول یہ ہے کہ حجاز مراد ہے، دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے نجد اور عراق کا علاقہ مراد ہے اور یہی راجح ہے۔

وَأَرْكَبَكُمْ لِلْكَبِيرَةِ سَمِعْتُ أَبِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْفِتْنَةَ تَجِيءُ مِنْ هَاهُنَا وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ وَأَنْتُمْ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَإِنَّمَا قَتَلَ مُوسَى الَّذِي قَتَلَ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ خَطَأً فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ (وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا) قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ سَالِمٍ لَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ *

رہے تھے، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرمارہے تھے، فتنہ اس طرف سے آئے گا، اور آپؐ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا، جہاں سے شیطان کے دونوں سینگ نکلتے ہیں اور تم ایک دوسرے کی گردن مارتے ہو، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کی قوم کا جو ایک شخص مارا تھا، وہ خطا سے مارا تھا، اس پر اللہ رب العزت نے فرمایا کہ تو نے ایک خون کیا، پھر ہم نے تجھے غم سے نجات دی اور تجھے آزمایا، جس طرح کہ آزمانا تھا، احمد بن عمر نے اپنی روایت میں "سمعت" کا لفظ نہیں بولا۔

٢٥٨١- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ أَلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَتْ صَنَمًا تَعْبُدُهَا دَوْسٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِتَبَالَةَ *

۲۵۸۱۔ محمد بن رافعؒ، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ قبیلہ دوس کی عورتوں کے سرین بمقام تبالہ ذی الخلصہ کے چاروں طرف طواف کرنے میں ہلیں گے۔ ذی الخلصہ (مقام) تبالہ میں ایک بت تھا، زمانہ جاہلیت میں دوس والے اس کی پرستش کرتے تھے۔

٢٥٨٢- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَأَبُو مَعْنٍ زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّقَاشِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي مَعْنٍ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزَّى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ (هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ) أَنَّ ذَلِكَ تَامًّا قَالَ إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَوَفَّى كُلَّ

۲۵۸۲۔ ابو کامل جحدری اور ابو معن بن یزید الرقاشی، خالد بن حارث، عبدالحمید بن جعفر، اسود بن العلاء، ابو سلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میں نے سنا فرمارہے تھے، رات دن ختم نہ ہوں گے، جب تک لات و عزیٰ (بتوں) کی پرستش نہ کی جانے لگے گی، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ جب اللہ تعالیٰ نے آیت "ھو الذی ارسل رسوله بالھدیٰ و دین الحق لیظھره علی الدین کله ولو کره المشرکون نازل فرمائی تھی، تو میں سمجھتی تھی کہ اب دین مکمل ہوچکا (اب کفر و شرک نہ ہوگا) آپؐ نے فرمایا حسب مشیت الٰہی ایسا کچھ ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ ایک خوشبودار پاکیزہ ہوا، بھیجے گا، جس سے ہر وہ شخص مر جائے گا، جس کے دل میں

مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَيَبْقَى مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ فَيَرْجِعُونَ إِلَى دِينِ آبَائِهِمْ *

رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہوگا اور ایسے لوگ باقی رہ جائیں گے جن میں کسی قسم کی بھلائی نہ ہوگی، بالآخر وہ اپنے باپ دادا کے دین پر لوٹ جائیں گے۔

٢٥٨٣- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۵۸۳۔ محمد بن مثنیٰ، ابوبکر حنفی، عبدالحمید بن جعفر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

٢٥٨٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ *

۲۵۸۴۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ابو الزناد، اعرج حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ ایک شخص دوسرے کی قبر کی طرف سے گزرے گا، اور کہے گا کاش میں اس کی جگہ ہوتا۔

٢٥٨٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ ابَانَ بْنِ صَالِحٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الرِّفَاعِيُّ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبَانَ) قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُ يَالَيْتَنِيْ كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ اِلَّا الْبَلَاءُ *

۲۵۸۵۔ عبداللہ بن عمر بن محمد بن ابان بن صالح، محمد بن یزید، ابن فضیل، ابو اسماعیل، ابوحازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، دنیا فنا نہ ہوگی، یہاں تک کہ ایک شخص کسی قبر پر سے گزرے گا اور اس پر لوٹ لگائے گا، اور کہے گا، کاش میں یہ قبر والا ہوتا، اور مصائب کے علاوہ دین کی بات کچھ بھی نہ ہوگی۔

٢٥٨٦- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَتَلَ وَلَا يَدْرِي الْمَقْتُولُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ قُتِلَ *

۲۵۸۶۔ ابن ابی عمر، مروان، یزید بن کیسان، ابوحازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ قاتل نہیں سمجھے گا کہ میں نے کیوں قتل کیا؟ اور مقتول نہیں جانے گا کہ مجھے کیوں قتل کیا گیا؟

٢٥٨٧- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۲۵۸۷۔ عبداللہ بن عمر بن ابان اور واصل بن عبدالاعلیٰ، محمد بن فضیل، ابو اسماعیل، ابوحازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي إِسْمَعِيلَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُولُ فِيمَ قُتِلَ فَقِيلَ كَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ قَالَ الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبَانَ قَالَ هُوَ يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي إِسْمَعِيلَ لَمْ يَذْكُرِ الْأَسْلَمِيَّ *

تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، دنیا اس وقت تک فنا نہ ہوگی، جب تک کہ لوگوں پر یہ دن نہ آجائے گا کہ قاتل کو اپنے قتل کرنے کی اور مقتول کو اپنے قتل ہونے کی یہ وجہ معلوم نہ ہوگی، عرض کیا گیا، یہ کیوں ہوگا، فرمایا کشت و خون ہوگا، قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔

٢٥٨٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ *

٢٥٨٨۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن ابی عمر، سفیان، زیاد بن سعد، زہری، سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ کعبہ شریف کو دو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی ڈھائے گا۔

٢٥٨٩ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ *

٢٥٨٩۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کعبہ شریف کو دو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی گرائے گا۔

٢٥٩٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ يُخَرِّبُ بَيْتَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

٢٥٩٠۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز دراوردی، ثور بن زید، ابوالغیث، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ رب العزت کے گھر کو حبشیوں میں سے دو چھوٹی پنڈلیوں والا گرائے گا۔

٢٥٩١ - و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ *

٢٥٩١۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز بن محمد، ثور بن زید، ابوالغیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قیامت قائم نہ ہوگی، جب تک ایک قحطانی آدمی نکل کر لوگوں کو اپنی لاٹھی سے نہ ہنکائے گا۔

٢٥٩٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَبِيرِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْحَكَمِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ قَالَ مُسْلِم هُمْ أَرْبَعَةُ إِخْوَةٍ شَرِيكٌ وَعُبَيْدُ اللَّهِ وَعُمَيْرٌ وَعَبْدُ الْكَبِيرِ بَنُو عَبْدِ الْمَجِيدِ *

۲۵۹۲۔ محمد بن بشار العبدی، عبدالکبیر بن عبدالمجید ابو بکر، عبدالحمید بن جعفر، عمر بن الحکم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، رات دن کا سلسلہ ختم نہ ہوگا، جب تک کہ ایک شخص جس کو جہجاہ کہا جائے گا، بادشاہ نہ ہوگا، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، یہ چار بھائی ہوں گے، شریک، عبیداللہ، عمیر اور عبدالکبیر، جو کہ عبدالمجید کے بیٹے ہوں گے۔

٢٥٩٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ *

۲۵۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی عمر، سفیان، زہری، سعید، حضرت ابوہریرہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت قائم نہ ہوگی، جب تک کہ تم ایسے لوگوں سے لڑ چکو گے، جن کے منہ کوٹی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہوں گے، اور قیامت قائم نہ ہوگی، جب تک کہ تم ایسے لوگوں سے، نہ لڑ لو گے، جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔

٢٥٩٤- و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلَكُمْ أُمَّةٌ يَنْتَعِلُونَ الشَّعَرَ وُجُوهُهُمْ مِثْلُ الْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ *

۲۵۹۴۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ تم سے ایسے لوگ لڑیں گے، جن کے جوتے بالوں کے اور منہ تہ بہ تہ ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔

٢٥٩٥- و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ ذُلْفَ الْآنُفِ *

۲۵۹۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپؐ نے فرمایا، قیامت قائم نہ ہوگی تاوقتیکہ تم ایسے لوگوں سے نہ لڑ لو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں اور قیامت قائم نہ ہوگی، جب تک کہ تم ایسے لوگوں سے نہ لڑ لو گے جن کی آنکھیں چھوٹی اور ناک موٹی اور چپٹی ہوگی۔

٢٥٩٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ التُّرْكَ قَوْمًا وُجُوهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ يَلْبَسُونَ الشَّعَرَ وَيَمْشُونَ فِي الشَّعَرِ *

۲۵۹۶۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب، سہیل، بواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی، جب تک مسلمانوں کی لڑائی ترکوں سے نہ ہو جائے گی، جن کے ناک کوٹی ہوئی ڈھالوں کی طرح (چپٹے) ہوں گے۔

٢٥٩٧- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُقَاتِلُونَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ حُمْرُ الْوُجُوهِ صِغَارُ الْأَعْيُنِ *

۲۵۹۷۔ ابوکریب، وکیع، ابواسامہ، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت سے قبل تمہاری لڑائی ایسی قوم سے ہوگی جن کی جوتیاں بالوں کی ہوں گی اور چہرے چپٹی ڈھالوں کی طرح اور سرخ ہوں گے اور آنکھیں چھوٹی ہوں گی۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ چیزیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ہیں، ان تمام صفتوں کے ساتھ جو آپؐ نے بیان فرمائی ہیں، ہمارے زمانے میں ترکوں سے مسلمانوں کی بار بار لڑائی ہو چکی، وصلی اللہ علی رسولہ الذی لاینطق عن الھوٰی، ان ھو الا وحی یوحی۔

٢٥٩٨- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ يُوشِكُ أَهْلُ الْعِرَاقِ أَنْ لَا يُجْبَى إِلَيْهِمْ قَفِيزٌ وَلَا دِرْهَمٌ قُلْنَا مِنْ أَيْنَ ذَاكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ يَمْنَعُونَ ذَاكَ ثُمَّ قَالَ يُوشِكُ أَهْلُ الشَّأْمِ أَنْ لَا يُجْبَى إِلَيْهِمْ دِينَارٌ وَلَا مُدْيٌ قُلْنَا مِنْ أَيْنَ ذَاكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الرُّومِ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا لَا يَعُدُّهُ عَدَدًا قَالَ قُلْتُ لِأَبِي نَضْرَةَ وَأَبِي الْعَلَاءِ أَتَرَيَانِ أَنَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَا لَا *

۲۵۹۸۔ زہیر بن حرب، علی بن حجر، اسماعیل بن ابراہیم، جریری، ابونضرہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے، انہوں نے فرمایا عنقریب اہل عراق کے پاس خراج میں نہ کوئی قفیز آئے گا اور نہ کوئی درہم، ہم نے کہا، کہاں سے نہیں آئے گا؟ فرمایا عجم کی طرف سے، عجم والے اسے روک لیں گے، پھر فرمایا، وقت قریب ہے کہ اہل شام کے پاس نہ کوئی دینار آئے گا اور نہ کوئی مدیٰ، ہم نے کہا کہاں سے؟ فرمایا روم کی طرف سے، پھر تھوڑی دیر خاموش رہے، اس کے بعد فرمایا کہ حضورؐ نے فرمایا، کہ میری اخیر امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لپ بھر بھر کر مال دے گا، شمار نہیں کرے گا، جریر کہتے ہیں میں نے ابونضرہ اور ابوالعلاء سے پوچھا کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز ہیں؟ وہ بولے نہیں۔

(فائدہ) حضرت عمر بن عبدالعزیز تو اوائل امت میں سے گزرے ہیں اخیر امت میں حضرت مہدی علیہ السلام آئیں گے جو ان صفات کے ساتھ موصوف ہوں گے جیسا کہ جامع ترمذی اور سنن ابوداؤد کی روایت میں اس کی تصریح آگئی ہے (شرح ابی جلد ۷ ص ۳۵۳) واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۵۹۹ -وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي الْجُرَيْرِيَّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۵۹۹۔ ابن مثنیٰ، عبدالوہاب، حضرت سعید جریری، سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۶۰۰ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُلَفَائِكُمْ خَلِيفَةٌ يَحْثُو الْمَالَ حَثْيًا لَا يَعُدُّهُ عَدَدًا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ يَحْثِي الْمَالَ *

۲۶۰۰۔ نصر بن علی، ابن مفضل، (دوسری سند) علی بن حجر، اسماعیل بن علیہ، سعید، ابونضرہ، حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تمہارے خلفاء میں سے ایک خلیفہ ایسا ہوگا جو مال کو لپ بھر بھر کر دے گا اور شمار نہیں کرے گا۔

۲۶۰۱ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهُ *

۲۶۰۱۔ زہیر بن حرب، عبدالصمد، بواسطہ اپنے والد، داؤد، ابونضرہ، حضرت ابوسعید اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اخیر زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو بغیر شمار کرنے کے مال تقسیم کرے گا۔

۲۶۰۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۲۶۰۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، داؤد، ابونضرہ، حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۶۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ حِينَ جَعَلَ يَحْفِرُ

۲۶۰۳۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابومسلمہ، ابونضرہ، حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جو مجھ سے بہتر تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار بن یاسرؓ سے جس وقت خندق کھود رہے تھے ان کے سر پر ہاتھ پھیر کر ارشاد فرمایا، ابن سمیہ (سمیہ ان کی والدہ کا نام ہے) تجھ

الْخَنْدَقَ وَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَقُولُ بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ فِئَةٌ بَاغِيَةٌ *

پر کیسی مصیبت آئے گی، باغی گروہ تجھے قتل کردے گا۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے، یہ روایت اس بات کی صاف دلیل ہے کہ حضرت علیؓ خلیفہ برحق تھے اور حضرت عمار بن یاسرؓ جنگ صفین میں شہید ہوئے۔

٢٦٠٤- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ عَبَّادٍ الْعَنْبَرِيُّ وَهُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالُوا أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ النَّضْرِ أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو قَتَادَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ أُرَاهُ يَعْنِي أَبَا قَتَادَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ وَيَقُولُ وَيْسَ أَوْ يَقُولُ يَا وَيْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ *

۲۶۰۴۔ محمد بن معاذ بن عباد العنبری، ہریم بن عبدالاعلیٰ، خالد بن حارث۔

(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، اسحاق بن منصور، محمود بن غیلان، محمد بن قدامہ، نضر بن شمیل، شعبہ، حضرت ابومسلمہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت مروی ہے، باقی ابونضرہ اور خالد کی روایت میں اس بہتر شخص کا نام، ابوقتادہ مذکور ہے اور خالد کی روایت میں "بوس" کے بجائے "ویس" (بمعنی) مصیبت کا لفظ کا ہے۔

٢٦٠٥- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ عُقْبَةُ حَدَّثَنَا و قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدًا يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ *

۲۶۰۵۔ محمد بن عمرو بن جبلہ، محمد بن جعفر، (دوسری سند) عقبہ بن مکرم، ابوبکر بن نافع، غندر، شعبہ، خالد بن الحسن، بواسطہ اپنے والد حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ تمہیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

٢٦٠٦- وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ وَالْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِمَا عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۲۶۰۶۔ اسحاق بن منصور، عبدالصمد بن عبدالوارث، شعبہ، خالد حزاء، سعید بن ابی الحسن، بواسطہ اپنی والدہ اور حسن، بواسطہ اپنی والدہ، حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

٢٦٠٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۲۶۰۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن ابراہیم، ابن عون،

إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ *

حسن، بواسطہ اپنی والدہ حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا۔

٢٦٠٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهْلِكُ أُمَّتِي هَذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوهُمْ *

۲۶۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، شعبہ، ابوالتیاح، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ میری امت کو قریش کا یہ قبیلہ ہلاک کر دے گا، صحابہ نے عرض کیا، پھر حضورؐ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کاش لوگ ان سے علیحدہ رہیں۔

٢٦٠٩- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَاهُ *

۲۶۰۹۔ احمد بن ابراہیم، احمد بن عثمان، ابوداؤد، شعبہ، سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت کرتے ہیں۔

٢٦١٠- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

۲۶۱۰۔ عمرو ناقد، ابن ابی عمر، سفیان، زہری، سعید بن المسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسریٰ مر گیا، اس کے بعد کسریٰ نہیں ہوگا، اور جب قیصر مر جائے گا تو اس کے بعد قیصر (۱) نہیں ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ان دونوں کے خزانے راہ خدا میں صرف کرو گے۔

(فائدہ) چنانچہ ایسا ہی ہوا یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ہے (نووی جلد ۲ ص ۳۹۵)

٢٦١١- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنِي ابْنُ رَافِعٍ

۲۶۱۱۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس (دوسری سند) ابن رافع، عبد بن حمید، بعد الرزاق، معمر، زہری سے سفیان کی سند

(۱) اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ عراق میں کسریٰ نہیں رہے گا اور شام میں قیصر نہیں رہے گا جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا۔ چنانچہ آپ کی یہ پیشین گوئی پوری ہوئی کہ ان علاقوں سے ان کی بادشاہت ختم ہو گئی اور کسریٰ کی بادشاہت تو بالکلیہ ختم ہو گئی اور قیصر کی بادشاہت شام سے ختم ہو کر دور دراز کے علاقوں میں رہ گئی۔ آپؐ نے یہ ارشاد مسلمانوں کی تسلی کے لئے فرمایا تھا کہ قریش تجارت کی غرض سے شام اور عراق جایا کرتے تھے۔ جب وہ مسلمان ہو گئے تو انھیں یہ فکر لاحق ہوئی کہ ہمارے اسلام لانے کی وجہ سے کہیں قیصر و کسریٰ ہمارے شام اور عراق داخلے پر پابندی نہ لگا دیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں خوشخبری سنائی کہ ان علاقوں سے ان کی حکومتیں ختم ہو جائیں گی۔

وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ سُفْيَانَ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ *

اور اس کی روایت کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔

٢٦١٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ كِسْرَى ثُمَّ لَا يَكُونُ كِسْرَى بَعْدَهُ وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُونُ قَيْصَرُ بَعْدَهُ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

۲۶۱۲۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، ان مرویات سے نقل کرتے ہیں جو انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسریٰ ہلاک ہو گیا، اس کے بعد اور کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور قیصر بھی ہلاک ہو جائے گا پھر اس کے بعد اور کوئی قیصر نہیں ہوگا اور تم دونوں ان کے خزانے راہ خدا میں صرف کرو گے۔

٢٦١٣- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ سَوَاءً *

۲۶۱۳۔ قتیبہ بن سعید، جریر، عبدالملک بن عمیر، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کسریٰ نہیں ہوگا اور ابو ہریرہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

٢٦١٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَوْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ كَنْزَ آلِ كِسْرَى الَّذِي فِي الْأَبْيَضِ قَالَ قُتَيْبَةُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَلَمْ يَشُكَّ *

۲۶۱۴۔ قتیبہ بن سعید، ابو کامل، ابو عوانہ، سماک بن حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے مسلمانوں یا مومنوں کی ایک جماعت کسریٰ والوں کا وہ خزانہ فتح کرے گی جو قصر ابیض میں ہوگا، قتیبہ نے بغیر شک کے مسلمین کا لفظ بولا ہے۔

٢٦١٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ *

۲۶۱۵۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سماک بن حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور ابو عوانہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

٢٦١٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرٍ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ الدِّيلِيُّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْزُوَهَا سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْحَقَ فَإِذَا جَاءُوهَا نَزَلُوا فَلَمْ يُقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا قَالَ ثَوْرٌ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ الَّذِي فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُولُوا الثَّانِيَةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ ثُمَّ يَقُولُوا الثَّالِثَةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوهَا فَيَغْنَمُوا فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْمَغَانِمَ إِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيخُ فَقَالَ إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُونَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُونَ *

۲۶۱۶۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز، ثور، ابوالغیث، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے سنا ہے ایک شہر ہے جس کا ایک کنارہ خشکی میں اور ایک دریا میں ہے، صحابہ نے عرض کیا، جی ہاں، آپ نے فرمایا قیامت قائم ہونے سے پہلے اس پر ستر ہزار بنی اسحاق (عرب) جہاد کریں گے، وہاں جائیں گے، تو ویسے ہی اتریں گے نہ کسی ہتھیار سے لڑیں گے اور نہ تیر ماریں گے، بلکہ لاالہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے، تو شہر کا ایک کنارہ گر پڑے گا، ثور، (راوی) بیان کرتے ہیں کہ میرے خیال میں اس کنارہ کے متعلق یہ فرمایا جو دریا پر ہے، پھر دوسری بار لاالہ الا اللہ واللہ اکبر" کہیں گے تو کشائش مل جائے گی اور مسلمان اندر داخل ہو جائیں گے، مال غنیمت تقسیم کرتے ہوں گے تو ایک چیخ آئے گی کہ دجال نکل آیا مسلمان ہر چیز کو چھوڑ کر فوراً لوٹ پڑیں گے۔

٢٦١٧- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ الدِّيلِيُّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *

۲۶۱۷۔ محمد بن مرزوق، بشر بن عمر، سلیمان بن بلال، ثور بن سے یہی حدیث اسی سند کے ساتھ مروی ہے۔

٢٦١٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتُقَاتِلُنَّ الْيَهُودَ فَلَتَقْتُلُنَّهُمْ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ *

۲۶۱۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تم یہود سے لڑو گے اور انہیں مارو گے، حتی کہ پتھر کہے گا، اے مسلمان (میری آڑ میں) یہ یہودی ہے، اسے آکر قتل کر دے۔

(فائدہ) حقیقی معنی پر محمول کرنے میں کسی قسم کا اشکال اور شائبہ نہیں ہے (ابی جلد ۷)

٢٦١٩- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي *

۲۶۱۹۔ محمد بن مثنیٰ، عبداللہ بن سعید، یحییٰ، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اس روایت میں ہے کہ پتھر کہے گا یہ یہودی میری آڑ میں ہے۔

٢٦٢٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۲۶۲۰۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، عمرو بن حمزہ، سالم،

أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقْتَتِلُونَ أَنْتُمْ وَيَهُودُ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي تَعَالَ فَاقْتُلْهُ *

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہاری اور یہود کی لڑائی ہوگی یہاں تک کہ پتھر کہے گا، اے مسلمان یہ یہودی میرے پیچھے ہے، آکر اسے قتل کردے۔

٢٦٢١- حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُودُ فَتُسَلَّطُونَ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ *

۲۶۲۱۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے یہودی لڑیں گے مگر تم ان پر غالب آؤ گے حتی کہ پتھر (بھی) کہے گا اے مسلمان یہ یہودی میرے پیچھے ہے آکر اسے قتل کردے۔

٢٦٢٢- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى يَخْتَبِئَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُولُ الْحَجَرُ أَوِ الشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ إِلَّا الْغَرْقَدَ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ *

۲۶۲۲۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمانوں کی یہودیوں سے لڑائی نہ ہو جائے، مسلمان یہود کو قتل کریں گے، یہاں تک کہ یہودی پتھر یا درخت کی آڑ میں چھپیں گے مگر درخت اور پتھر کہے گا، اے مسلمان اے اللہ کے بندے میرے پیچھے یہ یہودی ہے اسے آکر قتل کردے، ہاں درخت غرقد نہیں کہے گا کیونکہ یہ شجر یہود ہے۔

٢٦٢٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ آنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

۲۶۲۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوالاحوص، (دوسری سند) ابوکامل، ابوعوانہ، سماک، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ قیامت سے پہلے کئی کذاب ہیں، ابوالاحوص کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ میں نے جابر بن سمرہؓ سے پوچھا کہ کیا تم نے یہ حضورؐ سے سنا، وہ بولے ہاں۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ *

٢٦٢٤- وَحَدَّثَنِي ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ سِمَاكٌ وَسَمِعْتُ أَخِي يَقُولُ قَالَ جَابِرٌ فَاحْذَرُوهُمْ *

۲۶۲۴۔ ابن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سماک سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، سماک بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی سے سنا، حضرت جابر نے کہا، ان سے بچو۔

٢٦٢٥- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ *

۲۶۲۵۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن منصور، عبدالرحمٰن، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دجال، کذاب تقریباً تیس نہ ظاہر ہو جائیں گے ہر ایک کا دعویٰ یہ ہوگا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔

٢٦٢٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ يَنْبَعِثَ *

۲۶۲۶۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، سوائے اس کے انہوں نے "ینبعث" کہا ہے۔

(٣٨٨) بَاب ذِكْرِ ابْنِ صَيَّادٍ *

باب (۳۸۸) ابن صیاد کا بیان۔

٢٦٢٧- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا بِصِبْيَانٍ فِيهِمُ ابْنُ صَيَّادٍ فَفَرَّ الصِّبْيَانُ وَجَلَسَ ابْنُ صَيَّادٍ فَكَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرِبَتْ يَدَاكَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ لَا بَلْ تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ حَتَّى أَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ

۲۶۲۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابوائل، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، تو بچوں پر سے ہمارا گزر ہوا، ان میں ابن صیاد بھی تھا، سب لڑکے بھاگ گئے، لیکن ابن صیاد بیٹھ گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ناگوار گزری، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں، کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ وہ بولا نہیں، بلکہ تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، یارسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اسے قتل کردوں، آپؐ نے فرمایا، اگر یہ وہی ہے، جو تمہیں

يَكُنِ الَّذِي تَرَى فَلَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ *

معلوم ہو رہا ہے، تو تم اسے قتل نہ کر سکو گے۔

٢٦٢٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا فَقَالَ دُخٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَإِنْ يَكُنِ الَّذِي تَخَافُ لَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ *

۲۶۲۸۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، اسحاق بن ابراہیم، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے، اتنے میں ابن صیاد ملا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا، میں نے تیرے لئے اپنے دل میں ایک بات چھپائی ہے، ابن صیاد بولا، تمہارے دل میں دخ (دخان) ہے، حضورؐ نے فرمایا، چل مردود تو اپنے اندازہ سے کبھی نہیں بڑھ سکے گا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے تاکہ میں اس کی گردن ماردوں، آپؐ نے فرمایا، جانے دو اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اسے مار نہ سکو گے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ ابن صیاد یا ابن صائد کا نام صاف ہے، علماء فرماتے ہیں کہ اس کا واقعہ مشتبہ ہے کہ یہ وہی دجال تھا، یا دجال الگ ہے، ظاہر احادیث سے پتہ چلتا ہے، کہ اس کے بارے میں آپؐ پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی، دجال کی صفتیں آپ کو بذریعہ وحی معلوم ہوئی تھیں اور ابن صیاد میں آپ کو بعض صفات نظر آتی تھیں، اس لئے آپ کو شبہ تھا، یقین نہیں تھا، ہاں اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ ابن صیاد دجالوں میں سے ایک دجال تھا (نووی جلد ۲ شرح ابی و سنوسی جلد ۲)۔

٢٦٢٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَقِيَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ هُوَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ مَا تَرَى قَالَ أَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ وَمَا تَرَى قَالَ أَرَى صَادِقَيْنِ

۲۶۲۹۔ محمد بن مثنیٰ، سالم بن نوح، جریری، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابن صیاد سے مدینہ منورہ کے بعض راستوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے، حضورؐ نے اس سے پوچھا، کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابن صیاد بولا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو، کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ حضورؐ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ پر، اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر ایمان لایا، آپؐ نے فرمایا تجھے کیا نظر آتا ہے؟ ابن صیاد بولا، مجھے پانی پر تخت نظر آتا ہے، آپؐ نے فرمایا، تجھے ابلیس کا تخت پانی پر نظر آتا ہے اور کیا نظر آتا ہے؟ بولا مجھے دو سچے اور ایک جھوٹا، یا دو جھوٹے اور ایک سچا

وَكَاذِبًا أَوْ كَاذِبَيْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُبِسَ عَلَيْهِ دَعْوَهُ *

نظر آتا ہے، آپؐ نے فرمایا اسے چھوڑ دو، اس پر معاملہ مشتبہ ہو گیا۔

٢٦٣٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَقِيَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ صَائِدٍ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ صَائِدٍ مَعَ الْغِلْمَانِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الْجُرَيْرِيِّ *

۲۶۳۰۔ یحییٰ بن حبیب، محمد بن عبدالاعلے۔ معتمر، بواسطہ اپنے والد، ابو نضرہ، حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابن صائد سے ملے، اور آپؐ کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے اور ابن صائد بچوں میں تھا اور جریری کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

٢٦٣١- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَائِدٍ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ لِي أَمَا قَدْ لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ يَزْعُمُونَ أَنِّي الدَّجَّالُ أَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَا يُولَدُ لَهُ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَقَدْ وُلِدَ لِي أَوَلَيْسَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَقَدْ وُلِدْتُ بِالْمَدِينَةِ وَهَذَا أَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي فِي آخِرِ قَوْلِهِ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ وَأَيْنَ هُوَ قَالَ فَلَبَسَنِي *

۲۶۳۱۔ عبیداللہ بن عمر القواریری، محمد بن مثنیٰ، عبدالاعلے، داؤد، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابن صیاد کے ساتھ مکہ مکرمہ تک گیا، وہ مجھے کہنے لگا کہ لوگ مجھے کیا کہتے ہیں، میں دجال ہوں، کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرماتے تھے، دجال کی اولاد نہیں ہوگی، اور میرے تو اولاد ہے، کیا تم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا، آپؐ فرماتے تھے، دجال مکہ اور مدینہ میں نہ آئے گا، میں نے کہا، ہاں سنا ہے، ابن صیاد بولا، تو میں مدینہ میں پیدا ہوا ہوں، اور اب مکہ میں جا رہا ہوں، ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، آخر میں ابن صیاد نے کہا خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ دجال کہاں پیدا ہوا ہے؟ اور اب وہ کہاں ہے؟ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس کی اس بات نے مجھے پھر شبہ میں ڈال دیا۔

(فائدہ) کہ اس کا دجال کے ساتھ تعلق ضرور ہے۔ اور یہ دلیلیں اس کی ناکافی ہیں، کیونکہ دجال کی یہ صفات حضور نے اس وقت کی بتائی ہیں، جب کہ وہ فساد کرنے کے لئے دنیا میں نکلے گا۔

٢٦٣٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ صَائِدٍ وَأَخَذَتْنِي مِنْهُ ذَمَامَةٌ هَذَا عَذَرْتُ النَّاسَ مَا لِي وَلَكُمْ يَا

۲۶۳۲۔ یحییٰ بن حبیب، محمد بن عبدالاعلیٰ، معتمر، بواسطہ اپنے والد، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ابن صائد نے مجھ سے ایک بات کہی، جس سے مجھے شرم آگئی (کہ اسے کیا کہوں) بولا میں اور لوگوں کو تو معذور سمجھتا ہوں، مگر اے اصحاب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ أَلَمْ يَقُلْ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ يَهُودِيٌّ وَقَدْ أَسْلَمْتُ قَالَ وَلَا يُولَدُ لَهُ وَقَدْ وُلِدَ لِي وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَيْهِ مَكَّةَ وَقَدْ حَجَجْتُ قَالَ فَمَا زَالَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَأْخُذَ فِيَّ قَوْلُهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ الْآنَ حَيْثُ هُوَ وَأَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ وَقِيلَ لَهُ أَيَسُرُّكَ أَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ *

تمہیں میرے معاملے میں کیا ہو گیا ہے، کیا حضورؐ نے نہیں فرمایا کہ دجال یہودی ہو گا، اور میں تو مسلمان ہوں، اور آپؐ نے فرمایا، دجال کے اولاد نہ ہو گی اور میرے تو اولاد ہے، اور حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ نے دجال پر (دخول) مکہ کو حرام کر دیا ہے، اور میں نے تو حج کیا ہے، بیان کرتے ہیں کہ ابن صائد برابر ایسی گفتگو کرتا رہا، قریب تھا کہ میں اس سے متاثر ہو جاؤں، مگر وہ کہنے لگا بخدا میں جانتا ہوں کہ وہ اب کہاں ہے اور میں اس کے والدین کو بھی جانتا ہوں۔ اس سے کہا گیا، کیا تجھے پسند ہے کہ تو دجال ہو، بولا میرے سامنے یہ بات پیش کی جائے تو میں ناپسند نہیں کروں گا۔

٢٦٣٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ أَخْبَرَنِي الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا أَوْ عُمَّارًا وَمَعَنَا ابْنُ صَائِدٍ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَبَقِيتُ أَنَا وَهُوَ فَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ وَحْشَةً شَدِيدَةً مِمَّا يُقَالُ عَلَيْهِ قَالَ وَجَاءَ بِمَتَاعِهِ فَوَضَعَهُ مَعَ مَتَاعِي فَقُلْتُ إِنَّ الْحَرَّ شَدِيدٌ فَلَوْ وَضَعْتَهُ تَحْتَ تِلْكَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَفَعَلَ قَالَ فَرُفِعَتْ لَنَا غَنَمٌ فَانْطَلَقَ فَجَاءَ بِعُسٍّ فَقَالَ اشْرَبْ أَبَا سَعِيدٍ فَقُلْتُ إِنَّ الْحَرَّ شَدِيدٌ وَاللَّبَنُ حَارٌّ مَا بِي إِلَّا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَشْرَبَ عَنْ يَدِهِ أَوْ قَالَ آخُذَ عَنْ يَدِهِ فَقَالَ أَبَا سَعِيدٍ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آخُذَ حَبْلًا فَأُعَلِّقَهُ بِشَجَرَةٍ ثُمَّ أَخْتَنِقَ مِمَّا يَقُولُ لِيَ النَّاسُ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ خَفِيَ عَلَيْهِ حَدِيثُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَسْتَ مِنْ أَعْلَمِ النَّاسِ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ قَدْ

۲۶۳۳۔ محمد بن مثنیٰ، سالم بن نوح، جریری، ابونضرہ، حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حج یا عمرہ کرنے کے لئے چلے، ابن صائد بھی ہمارے ساتھ تھا، ایک پڑاؤ پر اترے، اور لوگ تو منتشر ہو گئے، میں اور ابن صائد رہ گئے، مجھے اس سے سخت وحشت ہوئی، کیونکہ اس کے بارے میں (دجال) کہا ہی جاتا تھا ابن صائد اپنا سامان لے آیا اور لا کر، میرے اسباب کے ساتھ ملا کر رکھ دیا، میں نے کہا گرمی سخت ہے، اگر تم اپنا سامان اس درخت کے نیچے رکھ دیتے، تو بہتر ہوتا، اس نے ایسا ہی کیا، اس کے بعد سامنے کچھ بکریاں نظر آئیں، ابن صائد جا کر دودھ کا بڑا پیالہ لے آیا اور کہنے لگا، ابوسعید پیو، مجھے اس کے ہاتھ سے پینا گوارا نہیں تھا۔ اس لئے کہہ دیا کہ گرمی سخت ہے اور دودھ بھی گرم ہے، بولا ابوسعید میرا ارادہ ہوتا ہے کہ ایک رسی لے کر درخت سے لٹکا کر خود کو اپنی پھانسی لگا لوں، ان باتوں کی بنا پر جو لوگ میرے حق میں کہتے ہیں، اے ابوسعید جن لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث معلوم نہیں ہے، ان کو تو معلوم نہیں۔ مگر اے گروہ انصار تم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مخفی نہیں ہے۔ ابوسعید کیا تم آنحضرت صلی اللہ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ كَافِرٌ وَأَنَا مُسْلِمٌ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَقِيمٌ لَا يُولَدُ لَهُ وَقَدْ تَرَكْتُ وَلَدِي بِالْمَدِينَةِ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ وَقَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ وَأَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ حَتَّى كِدْتُ أَنْ أَعْذِرَهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ وَأَعْرِفُ مَوْلِدَهُ وَأَيْنَ هُوَ الْآنَ قَالَ قُلْتُ لَهُ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ *

علیہ وسلم کی حدیثوں کے سب سے بڑے عالم نہیں ہو، کیا آپؐ نے نہیں فرمایا کہ وہ بانجھ ہوگا، اس کے اولاد نہیں ہوگی، اور میں مدینہ میں اپنی اولاد چھوڑ آیا ہوں، اور کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ وہ نہ مدینہ میں داخل ہوگا اور نہ مکہ میں، اور میں مدینہ سے آرہا ہوں، اور مکہ کا ارادہ ہے، ابن صائد کی یہ گفتگو سن کر قریب تھا کہ میں اسے معذور سمجھنے لگوں، مگر اخیر میں وہ کہنے لگا، خدا کی قسم میں دجال کو پہچانتا ہوں، اس کی پیدائش کا مقام بھی جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ اس وقت کہاں ہے، میں نے کہا، تیرا سارا دن ہلاکت اور خرابی کے ساتھ گزرے۔

٢٦٣٤- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَائِدٍ مَا تُرْبَةُ الْجَنَّةِ قَالَ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ صَدَقْتَ *

۲۶۳۴۔ نصر بن علی جہضمی، بشر، ابو مسلمہ، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابن صائد سے دریافت کیا جنت کی مٹی کیسی ہے؟ کہنے لگا، اے ابو القاسم (صلے اللہ علیہ وسلم) باریک سفید مشک کی طرح چمک دار، آپؐ نے فرمایا، تو نے سچ کہا ہے۔

٢٦٣٥- و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ خَالِصٌ *

۲۶۳۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، جریری، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابن صیاد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنت کی مٹی کے متعلق دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا، باریک سفید خالص مشک۔

٢٦٣٦- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَحْلِفُ بِاللَّهِ أَنَّ ابْنَ صَائِدٍ الدَّجَّالُ فَقُلْتُ أَتَحْلِفُ بِاللَّهِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۶۳۶۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، سعید بن ابراہیم، محمد بن المنکدر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ کو ابن صائد کے متعلق قسم کھاتے ہوئے دیکھا کہ ابن صیاد دجال ہے، میں نے کہا کیا آپؐ خدا کی قسم کھا رہے ہیں، بولے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسی بات پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قسم کھائی، مگر حضورؐ نے اس پر انکار نہیں فرمایا۔

٢٦٣٧- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدَهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَيَّادٍ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَرَفَضَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَبِرُسُلِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا تَرَى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ وَقَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ

٢٦٣٧۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چند اشخاص کے ساتھ شامل ہو کر ابن صیاد کی طرف گئے، ابن صیاد اس زمانے میں جوان ہونے کے قریب تھا اور حضورؐ نے اسے بنی مغالہ کے پاس لڑکوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا، ابن صیاد کو اس وقت تک کچھ معلوم نہیں ہوا، جب تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پشت پر اپنے دست مبارک سے ضرب رسید نہ کر دی، اس کے بعد آپؐ نے اس سے فرمایا کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابن صیاد نے آپؐ کی طرف دیکھ کر کہا، میں گواہی دیتا ہوں کہ تم امیوں کے رسول ہو، پھر ابن صیاد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے رسول ہونے سے انکار فرمایا اور آپؐ نے فرمایا، میں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا، پھر حضورؐ نے اس سے پوچھا، تجھے کیا نظر آتا ہے، ابن صیاد بولا، میرے پاس کبھی سچا آتا ہے اور کبھی جھوٹا آتا ہے، حضورؐ نے فرمایا، تیرا کام گڑبڑ ہو گیا، پھر آپؐ نے فرمایا، میں تجھ سے پوچھنے کے لئے ایک بات (آیت دخان) دل میں چھپاتا ہوں، ابن صیاد بولا، وہ درخ (دخان) ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ذلیل و خوار ہو، اپنے درجہ سے کہاں بڑھ سکتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن مار دوں، آپؐ نے فرمایا، اگر یہ وہی (دجال) ہے، تو تو اسے نہ مار سکے گا اور اگر وہ نہیں ہے، تو اس کا مارنا تمہارے لئے کوئی بہتر نہیں، سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ إِلَى النَّخْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ طَفِقَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ فَرَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشٍ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا زَمْزَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ يَا صَافِ وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ هَذَا مُحَمَّدٌ فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنْ أَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعَلَّمُوا أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ حَذَّرَ النَّاسَ الدَّجَّالَ إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهُ أَوْ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَقَالَ تَعَلَّمُوا أَنَّهُ لَنْ يَرَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَمُوتَ*

سنا کہ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس باغ میں گئے جہاں ابن صیاد رہتا تھا، جب آپؐ باغ میں گئے، تو کھجور کے درختوں کی آڑ میں چھپنے لگے، آپؐ کا مقصد یہ تھا کہ چھپ کر ابن صیاد کی کچھ باتیں سنیں، اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ کو دیکھے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد کو دیکھا کہ وہ ایک بچھونے پر ایک کمبل اوڑھے ہوئے لیٹا ہے، اور کچھ گنگنا رہا ہے۔ اس کی ماں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا اور آپؐ کھجور کے درختوں کی آڑ میں چھپ رہے تھے، اس نے ابن صیاد کو پکارا اے صاف، یہ نام تھا ابن صیاد کا، یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آگئے، یہ سنتے ہی ابن صیاد اٹھ کھڑا ہوا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے کاش تو اسے ایسا ہی رہنے دیتی، تو وہ کچھ بیان کر دیتا، سالم، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی، جو اس کی شایان شان تھی، پھر دجال کا ذکر کیا، اور فرمایا، میں تم کو دجال سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا، جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو، حتیٰ کہ حضرت نوح نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے، لیکن میں تمہیں ایسی بات بتائے دیتا ہوں، جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی، تم جان لو، کہ وہ کانا ہو گا اور اللہ تبارک و تعالیٰ کانا نہیں ہے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ، مجھ سے عمر بن ثابت انصاری نے چند اصحاب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ جس روز حضورؐ نے دجال سے لوگوں کو ڈرایا، اس روز یہ بھی فرمایا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہو گا، جسے ہر وہ شخص جو اس کے کاموں کو برا جانے گا، یا ہر ایک مومن پڑھ لے گا، اور آپؐ نے فرمایا، یہ جان لو، کہ کوئی تم میں سے مرنے سے پہلے اپنے رب کو نہیں دیکھے گا۔

٢٦٣٨- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَتَّى وَجَدَ ابْنَ صَيَّادٍ غُلَامًا قَدْ نَاهَزَ الْحُلُمَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مُعَاوِيَةَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ إِلَى مُنْتَهَى حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ وَفِي الْحَدِيثِ عَنْ يَعْقُوبَ قَالَ قَالَ أُبَيٌّ يَعْنِي فِي قَوْلِهِ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ لَوْ تَرَكَتْهُ أُمُّهُ بَيَّنَ أَمْرَهُ*

۲۶۳۸۔ حسن بن علی حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ جن میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے، چلے اور ابن صیاد کو اس حال میں پایا، کہ وہ جوان ہونے کے قریب تھا اور بچوں کے ساتھ بنی معاویہ کے باغ میں کھیل رہا تھا، اور حسب سابق یونس کی روایت کی طرح، عمر بن ثابت کی روایت تک حدیث نقل کرتے ہیں اور یعقوب کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کاش اس کی ماں اسے اپنے کام میں چھوڑ دیتی اور اس کا حال ظاہر ہو جاتا۔

٢٦٣٩- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ وَصَالِحٍ غَيْرَ أَنَّ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ فِي انْطِلَاقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ إِلَى النَّخْلِ *

۲۶۳۹۔ عبد بن حمید اور سلمہ بن شبیب، عبدالرزاق، معمر، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ، جن میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے، ابن صیاد پر سے گزرے اور وہ بچوں کے ساتھ بنی مغالہ کے باغ میں کھیل رہا تھا اور وہ نوجوان تھا اور یونس اور صالح کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی عبد بن حمید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کھجور کے باغ میں جانے کا ذکر نہیں ہے۔

٢٦٤٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَائِدٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا أَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ حَتَّى مَلَأَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللَّهُ مَا أَرَدْتَ مِنِ ابْنِ

۲۶۴۰۔ عبد بن حمید، روح بن عبادہ، ہشام، ایوب، نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ابن صیاد سے مدینہ کے کسی راستہ میں ملے، تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کوئی بات ایسی کہی، جس سے ابن صیاد کو غصہ آگیا، وہ اتنا پھولا کہ راستہ بند ہو گیا، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے، انہیں اس کی اطلاع ہو

صَائِدٍ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ . إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا*

چکی تھی، انہوں نے فرمایا، اللہ تم پر رحم کرے، تم نے ابن صیاد کو کیوں چھیڑا، تمہیں معلوم نہیں کہ حضورؐ نے فرمایا ہے، دجال غصہ دلانے ہی کی وجہ سے نکلے گا۔

٢٦٤١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ حَسَنِ بْنِ يَسَارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ نَافِعٌ يَقُولُ ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقِيتُهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ فَلَقِيتُهُ فَقُلْتُ لِبَعْضِهِمْ هَلْ تَحَدَّثُونَ أَنَّهُ هُوَ قَالَ لَا وَاللَّهِ قَالَ قُلْتُ كَذَبْتَنِي وَاللَّهِ لَقَدْ أَخْبَرَنِي بَعْضُكُمْ أَنَّهُ لَنْ يَمُوتَ حَتَّى يَكُونَ أَكْثَرَكُمْ مَالًا وَوَلَدًا فَكَذَلِكَ هُوَ زَعَمُوا الْيَوْمَ قَالَ فَتَحَدَّثْنَا ثُمَّ فَارَقْتُهُ قَالَ فَلَقِيتُهُ لَقْيَةً أُخْرَى وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ قَالَ فَقُلْتُ مَتَى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا أَرَى قَالَ لَا أَدْرِي قَالَ قُلْتُ لَا تَدْرِي وَهِيَ فِي رَأْسِكَ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ خَلَقَهَا فِي عَصَاكَ هَذِهِ قَالَ فَنَخَرَ كَأَشَدِّ نَخِيرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ قَالَ فَزَعَمَ بَعْضُ أَصْحَابِي أَنِّي ضَرَبْتُهُ بِعَصًا كَانَتْ مَعِيَ حَتَّى تَكَسَّرَتْ وَأَمَّا أَنَا فَوَاللَّهِ مَا شَعَرْتُ قَالَ وَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَحَدَّثَهَا فَقَالَتْ مَا تُرِيدُ إِلَيْهِ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّهُ قَدْ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يَبْعَثُهُ عَلَى النَّاسِ غَضَبٌ يَغْضَبُهُ *

۲۶۴۱۔ محمد بن مثنیٰ، حسین، ابن عون، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں ابن صیاد سے دوبار ملا، ایک بار ملا، تو میں نے لوگوں سے کہا، تم کہتے تھے، کہ ابن صیاد دجال ہے، انہوں نے کہا، نہیں خدا کی قسم میں نے کہا، تم نے مجھے جھوٹا کیا، تم میں سے بعض لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ نہیں مرے گا، یہاں تک کہ تم سب سے زیادہ مالدار اور صاحب اولاد ہوگا، چنانچہ وہ آج ایسا ہی ہے، پھر ابن صیاد نے ہم سے باتیں کیں، اس کے بعد میں اس سے جدا ہوا، دوبارہ پھر ملا، تو اس کی آنکھ پھولی ہوئی تھی میں نے کہا، تیری آنکھ کو کیا ہے، جو میں دیکھ رہا ہوں، وہ بولا، مجھے معلوم نہیں، میں نے کہا تیرے سر میں آنکھ ہے اور تجھے معلوم نہیں، کہنے لگا، اگر اللہ چاہے تو تیری اس لکڑی میں آنکھ پیدا کر دے، پھر ایسی آواز نکالی جیسے گدھا زور سے چیختا ہے اور میرے بعض اصحاب کا خیال ہے کہ میں نے اسے عصا سے مارا، حتیٰ کہ وہ ٹوٹ گیا اور مجھے معلوم نہیں ہوا، پھر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے اور ان سے واقعہ بیان کیا، انہوں نے فرمایا، تمہارا ابن صیاد سے کیا کام، کیا تم نہیں جانتے کہ حضورؐ نے فرمایا، سب سے پہلی چیز جو دجال کو لوگوں پر بھیجے گی، وہ اس کا غصہ ہے۔

(٣٨٩) بَاب ذِكْرِ الدَّجَّالِ *

باب (۳۸۹) مسیح دجال کا بیان۔

٢٦٤٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۶۴۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، محمد بن بشر، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (دوسری سند) ابن نمیر، محمد بن بشر، عبید اللہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ کانا

وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدَّجَّالَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ أَلَا وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِئَةٌ *

نہیں ہے، اور خبر دار ہو جاؤ کہ مسیح دجال کی داہنی آنکھ کانی ہے، گویا کہ اس کی آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح ہے، (چونکہ دجال خدائی کا دعویدار ہوگا، اس لئے آپؐ نے یہ فرمایا)

٢٦٤٣- حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۲۶۴۳۔ ابوالربیع، ابو کامل، حماد، ایوب، (دوسری سند) محمد بن عباد، حاتم، موسیٰ بن عقبہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

٢٦٤٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَمَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر *

۲۶۴۴۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی نبی ایسا نہیں گزرا، جس نے اپنی امت کو کانے جھوٹے سے نہ ڈرایا ہو، خبر دار ہو جاؤ، وہ کانا ہے، اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں ک، ف، ر لکھا ہے۔

٢٦٤٥- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَّالُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر أَيْ كَافِرٌ *

۲۶۴۵۔ ابن مثنیٰ، ابن بشار، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک ف ر (کافر) لکھا ہے۔

٢٦٤٦- و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ ثُمَّ تَهَجَّاهَا ك ف ر يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُسْلِمٍ *

۲۶۴۶۔ زہیر بن حرب، عفان، عبدالوارث، شعیب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، دجال کی آنکھ اندھی ہے، اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہے، پھر آپؐ نے اس کے ہجے کئے، ک، ف، ر ہر ایک مسلمان اسے پڑھ لے گا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ ایک روایت میں آیا ہے کہ ہر ایک مومن اسے پڑھ لے گا، خواہ پڑھا ہوا ہو یا ان پڑھ ہو اور صحیح قول جس پر علمائے محققین ہیں، وہ یہی ہے کہ یہ حروف حقیقت میں اس کی پیشانی پر کتابت شدہ ہوں گے، اور یہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کے جھوٹ پر

ایک نشانی قائم کی ہے جس کا اظہار ہر ایک مسلمان پر ہو جائے گا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

٢٦٤٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى جُفَالُ الشَّعَرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ *

٢٦٤٧۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، محمد بن العلاء، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا، بہت گھنے بالوں والا ہوگا، اس کے ساتھ باغ اور آگ ہوگی سو اس کی آگ تو باغ ہے اور جنت (باغ) آگ (نار) ہے۔

(فائدہ) آنکھیں اس کی دونوں عیب دار ہوں گی، ایک میں بالکل روشنی ہی نہ ہوگی جیسے کہ تطبیق بین الروایتین کتاب الایمان میں پہلے تحریر کر چکا ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

٢٦٤٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنْهُ مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ أَحَدُهُمَا رَأْيَ الْعَيْنِ مَاءٌ أَبْيَضُ وَالْآخَرُ رَأْيَ الْعَيْنِ نَارٌ تَأَجَّجُ فَإِمَّا أَدْرَكَنَّ أَحَدٌ فَلْيَأْتِ النَّهْرَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا وَلْيُغَمِّضْ ثُمَّ لْيُطَأْطِئْ رَأْسَهُ فَيَشْرَبَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَإِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ *

٢٦٤٨۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ابو مالک، اشجعی، ربعی بن حراش، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں خوب جانتا ہوں کہ دجال کے ساتھ کیا ہوگا، اس کے ساتھ بہتی ہوئی، دو نہریں ہوں گی، ایک دیکھنے میں سفید پانی معلوم ہوگی اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوئی آگ معلوم ہوگی، پھر اگر کوئی یہ وقت پائے، تو وہ اس نہر میں چلا جائے، جو دیکھنے میں آگ معلوم ہوتی ہو اور اپنی آنکھ بند کرے اور سر جھکا کر اس میں سے پیے، تو وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور دجال کی ایک آنکھ (تو) بالکل ہی چپٹ ہے، اس پر ایک موٹی پھلی ہوگی، اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا، جسے ہر مومن پڑھ لے گا، خواہ لکھنا جانتا ہو، یا نہ جانتا ہو۔

٢٦٤٩ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الدَّجَّالِ إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَمَاؤُهُ نَارٌ فَلَا تَهْلِكُوا قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ وَأَنَا سَمِعْتُهُ

٢٦٤٩۔ عبید بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، عبدالملک بن عمیر، ربعی بن حراش، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا دجال کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی، لیکن اس کی آگ ٹھنڈا پانی ہے، اور پانی آگ ہے، سو تم اپنے کو ہلاک مت کرنا، ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بھی یہ حدیث حضور سے

مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

سنی ہے۔

٢٦٥٠- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ فَقَالَ لَهُ عُقْبَةُ حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدَّجَّالِ قَالَ إِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ وَإِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ فَقَالَ عُقْبَةُ وَأَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ تَصْدِيقًا لِحُذَيْفَةَ *

٢٦٥٠۔ علی بن حجر، شعیب بن صفوان، عبدالملک بن عمیر، ربعی بن حراش عقبہ بن عمرو ابو مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے۔ عقبہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تم مجھ سے بیان کرو، جو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دجال کے بارے میں سنا ہے، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا حضورؐ نے فرمایا، دجال نکلے گا، اور اس کے ساتھ پانی اور آگ ہو گی، لہٰذا جو لوگوں کو پانی نظر آئے گا، وہ جلانے والی آگ ہو گی، اور جسے لوگ آگ دیکھیں گے، وہ سرد اور شیریں پانی ہو گا، لہٰذا اگر تم میں سے کسی کو یہ وقت آپہنچے تو اسے جو آگ معلوم ہو، اس میں گرنا چاہئے، اس لئے کہ وہ شیریں پاکیزہ پانی ہے، عقبہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصدیق کے لئے کہا میں نے بھی یہ حدیث سنی ہے۔

٢٦٥١- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لَأَنَا بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ أَعْلَمُ مِنْهُ إِنَّ مَعَهُ نَهْرًا مِنْ مَاءٍ وَنَهْرًا مِنْ نَارٍ فَأَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ نَارٌ مَاءٌ وَأَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ مَاءٌ نَارٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَأَرَادَ الْمَاءَ فَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِي يَرَاهُ أَنَّهُ نَارٌ فَإِنَّهُ سَيَجِدُهُ مَاءً قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ هَكَذَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ *

٢٦٥١۔ علی بن حجر، اسحاق بن ابراہیم، جریر، مغیرہ، نعیم بن ابی ہند، ربعی بن حراش رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ اور ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں جمع ہوئے، حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں تم سے زیادہ جانتا ہوں، جو دجال کے ساتھ ہو گا، اس کے ساتھ ایک نہر پانی کی، اور ایک آگ کی ہو گی، پھر جسے تم آگ دیکھو گے، وہ پانی ہو گا، اور جسے تم پانی دیکھو گے، وہ آگ ہے، جو کوئی تم میں سے یہ وقت پائے اور پانی پینا چاہے، تو اس نہر سے پئے، جو اسے آگ معلوم ہوتی ہے، تو اسے پانی پائے گا، حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسا ہی فرماتے سنا ہے۔

٢٦٥٢- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

٢٦٥٢۔ محمد بن رافع، حسین بن محمد، شیبان، یحییٰ، ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا میں تم سے دجال کی

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَدِيثًا مَا حَدَّثَهُ نَبِيٌّ قَوْمَهُ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ مِثْلُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِي يَقُولُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَإِنِّي أَنْذَرْتُكُمْ بِهِ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ *

ایک ایسی بات نہ کہہ دوں، جو کسی نبی نے اپنی امت سے بیان نہیں کی، وہ کانا ہوگا، اور اس کے ساتھ جنت اور دوزخ کی طرح دو چیزیں ہونگی، اور جسے وہ جنت کہے گا، حقیقت میں وہ آگ ہوگی، اور میں نے تمہیں دجال سے ڈرایا جیسا کہ حضرت نوح نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا۔

٢٦٥٣- حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ الطَّائِيُّ قَاضِي حِمْصَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ ابْنِ نُفَيْرٍ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً فَخَفَّضْتَ فِيهِ وَرَفَّعْتَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِئَةٌ كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ

٢٦٥٣- ابوخیثمہ زہیر بن حرب، ولید بن مسلم، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، یحییٰ بن جابر طائی قاضی حمص، عبدالرحمٰن بن جبیر بواسطہ اپنے والد جبیر بن نفیر، نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (دوسری سند) محمد بن مہران الرازی، ولید بن مسلم، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، یحییٰ بن جابر طائی، عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر، بواسطہ اپنے والد، جبیر بن نفیر، حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا، کبھی تو اسے بہت حقیر ظاہر کیا اور کبھی اس کے (فتنہ کو) بہت بڑا بیان کیا، یہاں تک کہ ہمارا گمان ہوا کہ دجال نخلستان کے حصہ میں موجود ہے۔ جب ہم حضورؐ کے پاس شام کو گئے، تو آپؐ بھی آثار سے ہماری حالت پہچان گئے فرمایا تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا، یارسول اللہ آپؐ نے دجال کا ذکر کیا، کبھی تو آپؐ نے اسے بہت حقیر ظاہر کیا اور کبھی اس کے (فتنہ کو) بہت بڑا ظاہر کیا، جس سے ہمارا خیال ہوا کہ شاید وہ نخلستان کے کسی حصہ میں اس وقت موجود ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے دجال کے علاوہ تم پر اور باتوں کا زیادہ خوف ہے اگر دجال نکلا اور میں تم میں موجود ہوا، تو تم سے پہلے میں اسے الزام دوں گا، اور اگر وہ نکلا، اور میں تم میں موجود نہ ہوا، تو ہر مسلمان اپنی طرف سے اسے الزام دیگا، اور اللہ ہر ایک مسلمان پر میرا خلیفہ اور نگہبان ہے، دجال نوجوان گھونگریالے بالوں والا ہے اور اس کی آنکھ میں ٹینٹ ہے۔ میں عبدالعزیٰ بن قطن مشرک کے ساتھ اس کی مشابہت دیتا ہوں، لہٰذا جو تم سے

الشَّأْمِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ فَاثْبُتُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًا وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ

دجال کو پائے، وہ سورہ کہف کی ابتدائی آیتیں اس پر پڑھے، وہ یقیناً شام اور عراق کے درمیان سے نکلے گا، اور اپنے دائیں بائیں فساد کریگا، خدا کے بندو ایمان پر قائم رہنا، ہم نے کہا، یا رسول اللہ وہ زمین میں کب تک رہے گا؟ فرمایا چالیس دن، ایک دن سال کے برابر، اور ایک دن ماہ کے برابر، اور ایک دن ہفتہ کے برابر، اور بقیہ دن یونہی جیسے یہ دن ہیں، ہم نے کہا، یا رسول اللہ جو دن ایک سال کے برابر ہوگا، اس میں ہمیں ایک ہی دن کی نماز کفایت کر جائیگی، فرمایا نہیں، تم اس کا اندازہ کر لینا، ہم نے کہا یا رسول اللہ اس کی رفتار زمین پر کتنی ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا اس بارش کی طرح جسے پیچھے سے ہوا اڑا رہی ہو، وہ ایک قوم کے پاس آئیگا، تو انہیں دعوت دیگا، وہ اس پر ایمان لائیں گے اور اس کی بات مانیں گے، آسمان کو حکم دے گا، وہ پانی برسائے گا، اور زمین کو حکم دے گا، تو وہ اگائے گی، ان کے چرنے والے جانور شام کو واپس آئیں گے، تو پہلے سے زیادہ ان کے کوہان لمبے ہونگے، اور تھن کشادہ ہونگے، اور کوکھیں تنی ہونگی، پھر دوسری قوم کی طرف آئے گا، انہیں بھی دعوت دے گا، وہ اس کی بات نہ مانیں گے، ان سے ہٹ جائیگا، ان پر قحط سالی اور خشکی ہوگی، ان کے ہاتھوں میں ان کے مالوں میں سے کچھ نہ رہے گا، دجال ویران زمین پر سے گزریگا اور کہے گا اے زمین اپنے خزانے نکال اور مال نکل کر اس کے پاس جمع ہو جائے گا، جیسا کہ شہد کی مکھیاں اپنے سردار کے پاس جمع ہو جاتی ہیں، پھر دجال ایک جوان مرد کو بلائے گا، اور اسے تلوار سے مار کر اس کے دو ٹکڑے کر ڈالے گا، جیسا کہ نشانہ دو ٹوک ہوتا ہے، پھر دجال اسے زندہ کر کے پکارے گا، تو وہ جوان چہرہ دمکتا ہوا اور ہنستا اس کے سامنے آئے گا، دجال اسی حال میں ہوگا کہ ناگاہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا، وہ شہر دمشق کے مشرق کی طرف زرد رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے، اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے سفید مینار کے پاس اتریں

كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى عِيسَى إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ فَرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ فَيُرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى أَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ عَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ *

گے جب حضرت عیسیٰ اپنا سر جھکائیں گے، تو پسینہ ٹپکے گا، اور جب سر اٹھائیں گے تو موتی کی طرح قطرے ٹپکیں گے، جس کافر کو ان کی خوشبو پہنچے گی اسے زندہ رہنا حلال نہ ہوگا فوراً مر جائے گا، اور ان کی خوشبو وہاں تک پہنچے گی، جہاں تک ان کی نظر جائے گی، پھر حضرت عیسیٰ دجال کی تلاش کریں گے اور باب لد پر پاکر اسے قتل کریں گے، پھر حضرت عیسیٰ ان لوگوں کے پاس آئیں گے جن کو اللہ نے دجال سے محفوظ رکھا، حضرت عیسیٰ شفقت سے ان کے چہروں کو صاف کریں گے اور جنت میں ان کے جو درجات ہیں وہ بتلائیں گے، وہ اسی حال میں ہونگے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ کو وحی کریگا کہ میں نے اپنے کچھ بندوں کو برآمد کیا ہے جن سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں تم میرے ان بندوں کو بچا کر طور کی طرف لے جاؤ اور اللہ یاجوج، ماجوج کو بھیجے گا، اور وہ ہر ایک بلندی سے تیزی سے پھیلتے چلے آئیں گے، ان کی اگلی جماعتیں بحیرہ طبرستان پر سے گزریں گی، اور سب پانی پی جائیں گی، اخیری جماعتیں آئیں گی، تو کہیں گی یہاں کبھی پانی نہیں تھا، حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی محصور ہو جائیں گے حتیٰ کہ بیل کی ایک سری ان کو اس سے زیادہ اچھی معلوم ہوگی، جتنے آج کل تمہیں سو دینار اچھے معلوم ہوتے ہیں، خدا کے پیغمبر حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی دعا کریں گے نتیجہ یہ ہوگا کہ یاجوج ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا ہو جائے گا، جس کی وجہ سے صبح تک سب مر جائیں گے، پھر اللہ کے رسول حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی زمین پر اتریں گے، مگر زمین میں ایک بالشت بھر جگہ ان کی گندگی سے خالی نہ پائیں گے، حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی اللہ سے دعا کریں گے تو اللہ کچھ پرندے ایسے بھیج دے گا جیسا کہ بختی اونٹوں کی گردنیں، یہ پرندے ان لاشوں کو اٹھا کر جہاں حکم الٰہی ہوگا لے جا کر پھینک دیں گے، پھر اللہ بارش برسائے گا، جس سے ہر مکان خواہ وہ مٹی کا ہو یا بالوں کا، آئینہ کی

طرح صاف ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ زمین کو دھو کر مثل حوض کے صاف کر دے گا، پھر زمین کو حکم ہو گا، اپنی پیداوار ظاہر کر، اور اپنی برکت واپس دے چنانچہ اس دن ایک انار کو پوری جماعت کھائے گی اور اس کے چھلکے کا بنگلہ سا بنا کر اس کے سایہ میں بیٹھیں گے اور دودھ میں اتنی برکت ہو جائے گی کہ ایک دودھ دینے والی اونٹنی ایک بڑی جماعت کو کافی ہو جائے گی اور دودھ دینے والی گائے پورے خاندان کو کافی ہو جائے گی، اور دودھ دینے والی بکری پورے گھرانے کو کفایت کر جا اس دوران میں اللہ تعالیٰ ایک نہایت پاکیزہ ہوا بھیجے گا، جو ان کی بغلوں کے نیچے لگے گی، جس سے ہر مومن اور مسلم کی روح قبض ہو جائے گی۔ صرف بدترین لوگ رہ جائیں گے جو علی الاعلان گدھوں کی طرح جماع کریں گے اور ان ہی لوگوں پر قیامت قائم ہو جائے گی۔

(فائدہ) اہل سنت والجماعت اور تمام محدثین اور فقہاء کا یہ مذہب ہے کہ دجال موجود ہے اور اللہ تعالیٰ اسے بھیج کر اور اسے اس طرح کی طاقتیں دے کر اپنے بندوں کو آزمائے گا کہ کون اس کے شعبدوں میں آتا ہے اور کون بچتا ہے؟ قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ امام مسلمؒ نے جتنی احادیث بیان کی ہیں وہ تمام اہل سنت والجماعت کی دلیل ہیں۔ مترجم کہتا ہے دجال تو اتنے بڑے شعبدے دکھائے گا، تو اسے لوگ خدا مان لیں، تو کوئی بعید نہیں، جب کہ کوئی ذرا سا پیر فقیر، قبر پرست چھو منتر اپنی دکھا دیتا ہے تو اسی کے ہو لیتے ہیں اور اس پیر فقیر پر تو سب تکلیف، شرعی ختم ہو جاتی ہے۔ کوئی حرام اس کے لئے حرام نہیں رہتا، یہ تمام مکاریاں اور شعبدے ہیں، اور ایسا کرنے والے سب دجال کے نائب ہیں۔

٢٦٥٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ دَخَلَ حَدِيثُ أَحَدِهِمَا فِي حَدِيثِ الْآخَرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ مَا ذَكَرْنَا وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتَّى يَنْتَهُوا إِلَى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُونَ

۲۶۵۴۔ علی بن حجر سعدی، عبداللہ بن عبدالرحمٰن، ولید بن مسلم، عبدالرحمٰن بن یزید، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ، اسی طرح سے حدیث نقل کرتے ہیں، باقی اتنی زیادتی ہے کہ یاجوج اور ماجوج چل کر کوہ خمر تک پہنچیں گے، کوہ خمر بیت المقدس میں ایک پہاڑ ہے، وہاں پہنچ کر کہیں گے کہ زمین والوں کو تو ہم نے قتل کر دیا ہے آؤ اب آسمان والوں کو قتل کر دیں، چنانچہ یہ لوگ آسمان کی طرف اپنے تیر گے، اللہ تعالیٰ ان کے تیروں کو خون سے رنگین کر کے واپس کرے گا، اور ابن حجر کی روایت میں ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے

بِنُشَّابِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوبَةً دَمًا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ فَإِنِّي قَدْ أَنْزَلْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَيْ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ *

گا، میں نے اپنے ایسے بندوں کو اتارا ہے، جن سے کوئی لڑ نہیں سکتا۔

٢٦٥٥ - حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ وَالسِّيَاقُ لِعَبْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنَا قَالَ يَأْتِي وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْتَهِي إِلَى بَعْضِ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُولُ لَهُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ أَتَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا قَالَ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ فِيكَ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْآنَ قَالَ فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ يُقَالُ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَام *

۲۶۵۵۔ عمرو ناقد، حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن دجال کے متعلق بہت طویل کلام فرمایا من جملہ اور کلام کے ایک بات یہ تھی کہ مدینہ کی گھاٹیوں میں داخل ہونا دجال کے لئے حرام ہے، ہاں مدینہ کے برابر والی بعض شور زمینوں تک پہنچ جائے گا، اس کے پاس ایک شخص نکل کر آئے گا، جو سب لوگوں میں بہتر ہوگا اور کہے گا، کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے، جس کا واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے پہلے ہی سے بیان فرما دیا تھا، دجال کہے گا، دیکھو، اگر میں اسے مار ڈالوں اور پھر زندہ کر دوں تو کیا پھر بھی تمہیں میرے معاملہ میں شبہ رہے گا، وہ کہیں گے نہیں، دجال اسے قتل کر کے پھر زندہ کرے گا، زندہ ہونے کے بعد وہ شخص کہے گا، خدا کی قسم! مجھے تیرے بارے میں پہلے اتنا یقین نہیں تھا، جتنا اب ہو گیا ہے، دجال انہیں پھر قتل کرنا چاہے گا، مگر اب اس کا قابو نہیں چلے گا، ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ کہا گیا ہے کہ یہ شخص حضرت خضر علیہ الصلوۃ والسلام ہوں گے۔

٢٦٥٦ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *

۲۶۵۶۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن، ابوالیمان، شعیب، زہری، سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

٢٦٥٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُهْزَاذَ مِنْ أَهْلِ مَرْوٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي

۲۶۵۷۔ محمد بن عبداللہ بن قہزاذ، عبداللہ بن عثمان، ابوحمزہ، قیس بن وہب، ابوالوداک، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

الْوَدَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ فَيَقُولُونَ لَهُ أَيْنَ تَعْمِدُ فَيَقُولُ أَعْمِدُ إِلَى هَذَا الَّذِي خَرَجَ قَالَ فَيَقُولُونَ لَهُ أَوَ مَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا فَيَقُولُ مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ فَيَقُولُونَ اقْتُلُوهُ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ أَنْ تَقْتُلُوا أَحَدًا دُونَهُ قَالَ فَيَنْطَلِقُونَ بِهِ إِلَى الدَّجَّالِ فَإِذَا رَآهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَذَا الدَّجَّالُ الَّذِي ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَأْمُرُ الدَّجَّالُ بِهِ فَيُشَجُّ فَيَقُولُ خُذُوهُ وَشُجُّوهُ فَيُوسَعُ ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ ضَرْبًا قَالَ فَيَقُولُ أَوَ مَا تُؤْمِنُ بِي قَالَ فَيَقُولُ أَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُؤْشَرُ بِالْمِئْشَارِ مِنْ مَفْرِقِهِ حَتَّى يُفَرَّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ قُمْ فَيَسْتَوِي قَائِمًا قَالَ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ أَتُؤْمِنُ بِي فَيَقُولُ مَا ازْدَدْتُ فِيكَ إِلَّا بَصِيرَةً قَالَ ثُمَّ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَيَأْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهُ فَيُجْعَلَ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ إِلَى تَرْقُوَتِهِ نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيعُ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهِ فَيَحْسِبُ النَّاسُ أَنَّمَا قَذَفَهُ إِلَى النَّارِ وَإِنَّمَا أُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ *

فرمایا، دجال نکلے گا، تو مسلمانوں میں سے ایک شخص اس کی طرف چلے گا، راستہ میں اسے دجال کے ہتھیار بند لوگ ملیں گے، وہ اس سے پوچھیں گے، تو کہاں جاتا ہے، وہ بولے گا، میں اس شخص کے پاس جاتا ہوں جو نکلا ہے وہ کہیں گے، کیا تو ہمارے مالک پر ایمان نہیں لایا، وہ کہے گا، ہمارے رب میں کسی قسم کا خفا نہیں، دجال کے آدمی کہیں گے اسے مار ڈالو، پھر آپس میں کہیں گے، ہمارے مالک نے تو کسی کے مارنے سے منع کیا ہے جب تک کہ اس کے سامنے نہ لے جائیں، پھر اسے دجال کے پاس لے جائیں گے، وہ کہے گا، اے لوگو یہ تو دجال ہے، جس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اطلاع دی تھی، دجال اپنے لوگوں کو حکم دے گا کہ اس کا سر پھوڑا جائے، اور کہے گا کہ اسے پکڑو، اور اس کا سر پھوڑو۔ اس کے پیٹ اور پیٹھ پر بھی مار پڑے گی، پھر دجال اس سے پوچھے گا، تو مجھ پر یقین نہیں کرتا، وہ کہے گا، تو دجال کذاب ہے، پھر دجال حکم دیگا اور اسے آرے سے سر سے لے کر پاؤں تک چیر دیا جائیگا، حتیٰ کہ اس کے دو ٹکڑے ہو جائیں گے، پھر دجال ان دو ٹکڑوں کے درمیان سے جائے گا، اور کہے گا، کھڑا ہو جا، وہ شخص سیدھا کھڑا ہو جائے گا پھر اس سے پوچھے گا، اب تو میرے اوپر ایمان لے آیا، وہ کہے گا مجھے تو تمہارے دجال ہونے کا اور زیادہ یقین ہو گیا، پھر وہ لوگوں سے کہے گا اے لوگو اب دجال میرے علاوہ اور کسی کے ساتھ یہ کام نہیں کرے گا، پھر دجال اسے ذبح کرنے کے لئے پکڑے گا، وہ گلے سے لے کر ہنسلی تک تانبے کا بن جائے گا اور دجال اسے ذبح نہ کر سکے گا پھر اس کے ہاتھ پاؤں پکڑ کر پھینک دے گا، لوگ سمجھیں گے اسے آگ میں پھینک دیا ہے، حالانکہ وہ جنت میں ڈالا جائے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اس شخص کا مرتبہ رب العالمین کے نزدیک شہادت میں سب لوگوں سے زیادہ اور بڑا ہو گا۔

٢٦٥٨- حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا

۲۶۵۸۔ شہاب بن عباد، ابراہیم بن حمید، اسماعیل بن ابی خالد،

إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُ قَالَ وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ إِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالْأَنْهَارَ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ *

قیس بن ابی حازم، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے زیادہ کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کا حال دریافت نہیں کیا، آپؐ نے فرمایا تو کیوں فکر کرتا ہے، دجال تجھے نقصان نہیں پہنچائے گا، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ کھانا اور نہریں ہوں گی، آپؐ نے فرمایا ہوں گی باقی وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

٢٦٥٩- حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ قَالَ وَمَا سُؤَالُكَ قَالَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ مَعَهُ جِبَالٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ وَنَهَرٌ مِنْ مَاءٍ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ *

۲۶۵۹۔ سریج بن یونس، ہشیم، اسماعیل قیس، حضرت مغیرہ بن شعبہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں مجھ سے زیادہ کسی نے نہیں پوچھا، میں نے کہا، آپؐ نے کیا پوچھا؟ انہوں نے جواب دیا، میں نے پوچھا کہ کہتے ہیں، اس کے ساتھ روٹی اور گوشت کے پہاڑ اور پانی کی نہریں ہوں گی، آپؐ نے فرمایا، وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ حقیر اور ذلیل ہے۔

٢٦٦٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ حُمَيْدٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يَزِيدَ فَقَالَ لِي أَيْ بُنَيَّ *

۲۶۶۰۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، وکیع۔
(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر۔
(تیسری سند) ابن ابی عمر، سفیان۔
(چوتھی سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون۔
(پانچویں سند) محمد بن رافع، ابواسامہ، اسمٰعیل سے اسی سند کے ساتھ، ابراہیم بن حمید کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے اور یزید کی روایت میں "ای بنی" (میرے بیٹے) کے لفظ زائد ہیں۔

٢٦٦١- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ عَاصِمِ ابْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي تُحَدِّثُ بِهِ تَقُولُ إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى

۲۶۶۱۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، نعمان بن سالم یعقوب بن عاصم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، ان کے پاس ایک شخص آیا، اور بولا یہ کیا حدیث ہے، جو تم بیان کرتے ہو کہ قیامت اتنی مدت میں آئے گی، انہوں نے سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ یا اس کے علاوہ اور کوئی کلمہ کہا، اور فرمایا، میرا ارادہ ہے کہ

كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ أَوْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهُمَا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَ أَحَدًا شَيْئًا أَبَدًا إِنَّمَا قُلْتُ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا يُحَرَّقُ الْبَيْتُ وَيَكُونُ وَيَكُونُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا فَيَبْعَثُ اللَّهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّأْمِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتَّى تَقْبِضَهُ قَالَ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ أَلَا تَسْتَجِيبُونَ فَيَقُولُونَ فَمَا تَأْمُرُنَا فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَهُمْ فِي ذَلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغَى لِيتًا وَرَفَعَ لِيتًا قَالَ وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ قَالَ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ أَوْ قَالَ يُنْزِلُ اللَّهُ مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ أَوِ الظِّلُّ نُعْمَانُ الشَّاكُّ فَتَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ إِلَى رَبِّكُمْ (وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ) قَالَ ثُمَّ يُقَالُ

اب کسی سے کوئی حدیث بیان نہیں کروں گا، میں نے تو یہ کہا تھا کہ تم کچھ دنوں کے بعد ایک بڑا حادثہ دیکھو گے، جو گھر کو جلا دے گا، اور وہ ضرور ہو گا، پھر کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال میری امت میں نکلے گا، اور چالیس تک رہے گا، میں نہیں جانتا کہ چالیس دن فرمایا، چالیس ہفتے یا چالیس سال، پھر اللہ حضرت عیسیٰ السلام کو بھیجے گا، جو عروہ بن مسعود کے مشابہ ہونگے، وہ دجال کو تلاش کر کے اسے ماریں گے، پھر سات سال تک لوگ اسی طرح رہیں گے کہ دو شخصوں میں کوئی دشمنی نہیں ہو گی، پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا، تو زمین پر کوئی ایسا باقی نہ رہیگا جس کے دل میں رتی بھر ایمان ہو گا، مگر یہ ہوا اس کی جان نکال لے گی، حتیٰ کہ اگر کوئی تم میں سے پہاڑ کے کلیجہ میں داخل ہو جائے، تو وہاں بھی یہ ہوا پہنچ کر اس کی جان نکال لے گی، عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ پھر برے لوگ دنیا میں رہ جائیں گے، چڑیوں کی طرح جلد باز یا بے عقل اور درندوں کی طرح ان کے اخلاق ہوں گے، نہ وہ اچھی بات کو اچھا سمجھیں گے اور نہ بری بات کو برا، پھر شیطان ایک شکل بنا کر ان کے پاس آئے گا، اور کہے گا، تم شرم نہیں کرتے، وہ کہیں گے، پھر تو ہمیں کیا حکم دیتا ہے، شیطان کہے گا، بت پرستی کرو وہ بت پرستی کریں گے، اس کے باوجود ان کی روزی فراخ ہو گی اور وہ مزے کے ساتھ زندگی بسر کریں گے، پھر صور پھونکا جائے گا اور اسے کوئی نہ سنے گا، مگر ایک طرف گردن جھکا دے گا، اور دوسری طرف سے اٹھا لے گا، اور سب سے پہلے صور وہ سنے گا، جو اپنے اونٹوں کا حوض درست کرتا ہو گا، وہ بیہوش ہو جائے گا، اور دوسرے لوگ بھی بیہوش ہو جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ پانی برسائے گا جو نطفہ کی طرح ہو گا۔ اس سے لوگوں کے بدن اگیں گے، پھر (دوبارہ) صور پھونکا جائے

أَخْرِجُوا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ قَالَ فَذَاكَ يَوْمَ (يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا) وَذَلِكَ (يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ) *

گا اس سے تمام آدمی کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے، پھر ندا دی جائے گی اے لوگو! اپنے مالک کے پاس آؤ اور انہیں کھڑا کرو، ان سے سوال ہوگا، اس کے بعد کہا جائے گا، دوزخ کے لئے ایک لشکر نکالو، پوچھا جائے گا، کتنے لوگ؟ ارشاد ہوگا، ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے دوزخ کے لئے نکالو، آپؐ نے فرمایا یہی وہ دن ہے جو کہ بچوں کو بوڑھا کر دے گا، اور یہی یوم یکشف عن ساق ہوگا۔

۲۶۶۲- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو إِنَّكَ تَقُولُ إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَكُمْ بِشَيْءٍ إِنَّمَا قُلْتُ إِنَّكُمْ تَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا فَكَانَ حَرِيقَ الْبَيْتِ قَالَ شُعْبَةُ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بِهَذَا الْحَدِيثِ مَرَّاتٍ وَعَرَضْتُهُ عَلَيْهِ *

۲۶۶۲۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، نعمان بن سالم، یعقوب بن عاصم بن عروہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی سے سنا جو کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کر رہا تھا کہ آپ کہتے ہیں کہ قیامت اتنی مدت تک قائم ہوگی، انہوں نے جواب دیا کہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ تم سے کوئی حدیث بیان نہ کروں، میں نے تو یہ کہا تھا کہ تم تھوڑی مدت کے بعد ایک بہت بڑا واقعہ دیکھو گے، گویا کہ گھر جل گئے، شعبہ نے یہی کہا، یا اسی کی طرح، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دجال میری امت میں نکلے گا، اور حسب سابق معاذ کی روایت کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں اور اپنی حدیث میں یہ بھی کہا کہ جس کے دل میں ایک ذرہ بھر بھی ایمان ہوگا، اس (ہوا) سے مر جائے گا، محمد بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ شعبہ نے بار بار یہ حدیث مجھے سنائی اور میں نے بھی ان کے سامنے یہ حدیث پڑھی۔

۲۶۶۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ

۲۶۶۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، ابو حیان، ابو زرعہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث یاد رکھی ہے، جسے میں کبھی نہیں بھولوں گا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی کا ظہور یہ ہوگا، کہ مغرب کی طرف سے آفتاب کا

الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَأَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْأُخْرَى عَلَى إِثْرِهَا قَرِيبًا *

طلوع اور چاشت کے وقت دابۃ الارض کا خروج ہوگا، ان دونوں میں سے جو کوئی بھی پہلے ہو دوسری فوراً اس کے بعد ہوگی۔

٢٦٦٤- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ جَلَسَ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ بِالْمَدِينَةِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَسَمِعُوهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنِ الْآيَاتِ أَنَّ أَوَّلَهَا خُرُوجًا الدَّجَّالُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو لَمْ يَقُلْ مَرْوَانُ شَيْئًا قَدْ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ *

۲۶۶۴۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، ابو حیان، ابو زرعہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں مروان کے پاس تین مسلمان بیٹھے ہوئے تھے، اور تینوں نے مروان سے قیامت کی نشانی بیان کرتے ہوئے یہ سنا کہ سب سے پہلی نشانی دجال کا خروج ہے، عبداللہ بن عمرو نے بیان کیا، کہ مروان نے کوئی خاص بات بیان نہیں کی، لیکن میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی ہے، جس کو آپؐ سے سننے کے بعد میں بھولا نہیں اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

٢٦٦٥- وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ تَذَاكَرُوا السَّاعَةَ عِنْدَ مَرْوَانَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ ضُحًى *

۲۶۶۵۔ نصر بن علی جہضمی ابو احمد، سفیان، ابو حیان، ابوزرعہ سے روایت ہے کہ مروان کے سامنے قیامت کا تذکرہ ہوا، تو حضرت عبداللہ بن عمرو نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرمارہے تھے اور حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں چاشت کے وقت کا ذکر نہیں ہے۔

(٣٩٠) بَاب قِصَّةِ الْجَسَّاسَةِ *

باب (۳۹۰) دجال کے جاسوس کا بیان۔

٢٦٦٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ شَرَاحِيلَ الشَّعْبِيُّ شَعْبُ هَمْدَانَ أَنَّهُ سَأَلَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ فَقَالَ حَدِّثِينِي حَدِيثًا سَمِعْتِيهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۶۶۶۔ عبدالوارث بن عبدالصمد، حجاج بن الشاعر، عبدالصمد، عبدالوارث، بواسطہ اپنے والد، حسین بن ذکوان، ابن بریدہ، عامر بن شراحیل سے روایت ہے، انہوں نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت قیس، جو ضحاک بن قیس کی بہن اور مہاجرات اول میں سے تھی، ان سے کہا کہ مجھ سے ایک حدیث بیان کرو، جو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور اس میں کسی کا واسطہ نہ بیان کرنا، وہ بولیں اچھا، اگر تم یہ چاہتے ہو، تو میں بیان کروں گی، انہوں نے کہا ہاں بیان کرو، فاطمہ نے کہا، میرا نکاح ابن مغیرہ سے ہوا تھا، اور وہ ان دنوں

وَسَلَّمَ لَا تُسْنِدِيهِ إِلَى أَحَدٍ غَيْرِهِ فَقَالَتْ لَئِنْ شِئْتَ لَأَفْعَلَنَّ فَقَالَ لَهَا أَجَلْ حَدِّثِينِي فَقَالَتْ نَكَحْتُ ابْنَ الْمُغِيرَةِ وَهُوَ مِنْ خِيَارِ شَبَابِ قُرَيْشٍ يَوْمَئِذٍ فَأُصِيبَ فِي أَوَّلِ الْجِهَادِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا تَأَيَّمْتُ خَطَبَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَطَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَوْلَاهُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَكُنْتُ قَدْ حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ أُسَامَةَ فَلَمَّا كَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَمْرِي بِيَدِكَ فَأَنْكِحْنِي مَنْ شِئْتَ فَقَالَ انْتَقِلِي إِلَى أُمِّ شَرِيكٍ وَأُمُّ شَرِيكٍ امْرَأَةٌ غَنِيَّةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَظِيمَةُ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَنْزِلُ عَلَيْهَا الضِّيفَانُ فَقُلْتُ سَأَفْعَلُ فَقَالَ لَا تَفْعَلِي إِنَّ أُمَّ شَرِيكٍ امْرَأَةٌ كَثِيرَةُ الضِّيفَانِ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسْقُطَ عَنْكِ خِمَارُكِ أَوْ يَنْكَشِفَ الثَّوْبُ عَنْ سَاقَيْكِ فَيَرَى الْقَوْمُ مِنْكِ بَعْضَ مَا تَكْرَهِينَ وَلَكِنِ انْتَقِلِي إِلَى ابْنِ عَمِّكِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِهْرٍ فِهْرِ قُرَيْشٍ وَهُوَ مِنَ الْبَطْنِ الَّذِي هِيَ مِنْهُ فَانْتَقَلْتُ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِي سَمِعْتُ نِدَاءَ الْمُنَادِي مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ فِي صَفِّ النِّسَاءِ الَّتِي تَلِي ظُهُورَ الْقَوْمِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

قریش کے چنے ہوئے جوانوں میں سے تھے، مگر وہ پہلے ہی جہاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کام آگئے، جب میں بیوہ ہوگئی تو مجھ سے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضورؐ کے کئی اصحاب نے نکاح کرنے کے لئے پیغام بھیجا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے مولےٰ اسامہ بن زید کے لئے پیغام بھیجا اور میں یہ حدیث سن چکی تھی کہ جو شخص مجھ سے محبت رکھے اسے چاہئے کہ اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی محبت رکھے، چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں مجھ سے گفتگو کی، تو میں نے کہا، میرے کام کا آپؐ کو اختیار ہے، آپؐ جس سے چاہیں نکاح کرا دیں۔ آپؐ نے فرمایا، ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر جا کر رہو، ام شریک ایک دولتمند انصاریہ عورت تھیں، راہ خدا میں خوب صرف کرتیں، مہمان ان کے پاس اترے ہی رہتے تھے میں نے کہا، بہت اچھا ایسا ہی کروں گی، پھر آپؐ نے فرمایا نہیں تم ایسا نہ کرنا، ام شریک کے پاس مہمان بکثرت آتے ہیں، میں مناسب نہیں سمجھتا کہ تمہاری اوڑھنی (سر سے) گر جائے، یا پنڈلیوں سے کپڑا ہٹ جائے، اور اجنبی لوگوں کی نظر پڑ جائے، اور تمہیں ناگوار ہو تم اپنے چچازاد بھائی عبداللہ بن عمرو بن ام مکتوم کے پاس جا کر رہو، اور وہ بنی فہر میں تھے اور فہر قریش کی ایک شاخ ہے، اور وہ اس قبیلہ میں سے تھے، جس سے فاطمہ تھیں، حسب الحکم میں نے ابن ام مکتوم کے پاس جا کر زمانہ عدت پورا کیا، جب عدت پوری ہو گئی تو حضورؐ کے منادی کی ایک روز آواز آئی "الصلوۃ جامعۃ" میں نکل کر مسجد کو چل دی اور آپؐ کے ساتھ جا کر نماز پڑھی، اور میں عورتوں کی اس صف میں شامل تھی، جو مردوں کی صف سے متصل تھی، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے، تو ممبر پر بیٹھ کر مسکراتے ہوئے، آپؐ نے فرمایا، ہر شخص اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا رہے، پھر فرمایا، تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کیوں روکا ہے؟

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ لِيَلْزَمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ أَتَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنِّي وَاللَّهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَسِيحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامَ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ أَرْفَئُوا إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ حَتَّى مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوا فِي أَقْرُبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعَرِ لَا يَدْرُونَ مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ فَقَالُوا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ أَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَأَشَدُّهُ وِثَاقًا مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا أَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلَى خَبَرِي فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ قَالُوا نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِينَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ أَرْفَأْنَا إِلَى جَزِيرَتِكَ هَذِهِ فَجَلَسْنَا فِي أَقْرُبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعَرِ لَا يُدْرَى مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ فَقُلْنَا

صحابہ نے عرض کیا، اللہ ورسولہ اعلم، آپؐ نے فرمایا، خدا کی قسم میں نے تمہیں کسی چیز کی رغبت دلانے یا ڈرانے کے لئے جمع نہیں کیا، بلکہ اس لئے روکا ہے کہ تمیم داری ایک نصرانی شخص تھا، اب آکر انہوں نے مجھ سے بیعت کرلی، اور مشرف باسلام ہو گئے، اور انہوں نے مجھ سے یہ واقعہ بیان کیا ہے، جو اس حدیث کے مطابق ہے جسے مسیح دجال کے متعلق میں نے تم سے بیان کیا تھا، تمیم داری نے مجھ سے بیان کیا، کہ میں بنی لخم اور بنی جذام کے تیس آدمیوں کے ساتھ کشتی میں سوار ہوا، ایک مہینہ تک سمندر کے اندر موجیں ہم سے بازی کرتی رہیں، یہاں تک کہ سورج غروب ہونے کے وقت ہم ایک جزیرہ میں جالگے، یہ جزیرہ سمندر کے اندر تھا، سب چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرہ میں پہنچے، اتفاق سے وہاں ایک جانور ملا جس کے بال موٹے موٹے اور بہت لمبے تھے، بالوں کی کثرت سے اس کا آگا اور پیچھا معلوم نہ ہوتا تھا، ساتھیوں نے کہا ارے کمبخت تو کون ہے؟ وہ بولا میں جساسہ (جاسوس) ہوں، لوگوں نے کہا کیسا جساسہ، کہنے لگا، اس گرجا میں چلو، وہاں ایک آدمی ہے، جو تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے جب اس نے آدمی کا نام لیا، تو ہم کو اس سے خوف ہونے لگا کہ کہیں یہ کوئی جن نہ ہو، ہم جلدی جلدی چل کر گرجا میں پہنچے، وہاں واقعی ایک بہت بڑا آدمی تھا، اتنا بڑا کہ مدت العمر میں اتنا بڑا آدمی ہم نے نہیں دیکھا، اس کے دونوں ہاتھ ملا کر گردن سے باندھ دیئے گئے تھے، اور رانوں سے لے کر ٹخنوں تک لوہے میں جکڑا ہوا تھا، ہم نے کہا، کمبخت تو کون ہے؟ وہ بولا میرا حال دریافت کرنے پر تم قادر ہو ہی گئے ہو، تم مجھے یہ بتاؤ، کہ تم کون ہو؟ ہم نے کہا، عرب کے آدمی ہیں، کشتی میں سوار ہوئے تھے، سمندر میں اس زمانہ میں حد سے زیادہ جوش تھا، ایک مہینہ تک موجیں بازی کرتی رہیں، بالآخر ہم تمہارے جزیرہ میں پناہ گیر ہوئے، چھوٹی کشتیوں پر بیٹھ کر اس جزیرہ میں پہنچے، ایک جانور ملا، جس کے

وَيْلَكِ مَا أَنْتِ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قُلْنَا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتِ اعْمِدُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا وَفَزِعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَأْمَنْ أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً فَقَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ أَسْأَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ يُثْمِرُ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ لَا تُثْمِرَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِيهَا مَاءٌ قَالُوا هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ قَالَ أَمَا إِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قَالُوا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّينَ مَا فَعَلَ قَالُوا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ قَالَ لَهُمْ قَدْ كَانَ ذَلِكَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ وَإِنِّي أُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجَ فَأَسِيرَ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدَعَ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً أَوْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

بال موٹے موٹے اور بکثرت تھے، بالوں کی کثرت سے اس کا آگا پیچھا معلوم نہ ہوتا تھا، ہم نے کہا ارے تو کون ہے؟ بولا میں جساسہ ہوں، ہم نے کہا کیسا جساسہ، وہ بولا اس گرجا میں ایک شخص ہے، تم اس کے پاس جاؤ، وہ تمہاری خبر کا مشتاق ہے، ہم تمہارے پاس جلدی جلدی آگئے، اور ڈرے کہیں وہ جنی نہ ہو، وہ شخص بولا قریہ بیسان کے نخلستان کی حالت تو بیان کرو، ہم نے کہا، کیا کیفیت دریافت کرتے ہو، بولا میں اس کی کھجوروں کی حالت دریافت کرتا ہوں، کیا اس میں پھل آتے ہیں، ہم نے کہاہاں، بولا سنو عنقریب اس میں پھل نہیں آئیں گے، پھر بولا مجھے بحیریہ طبریہ کی حالت بتاؤ، ہم نے کہا کیا حالت پوچھتے ہو، بولا کیا اس میں پانی ہے؟ ہم نے کہا، ہاں اس میں بہت پانی ہے، بولا سنو عنقریب، اس کا پانی جاتا رہے گا، پھر بولا چشمہ زغر کی کیفیت تو بیان کرو، ہم نے کہا، اس کی کیا کیفیت پوچھتے ہو، بولا کیا اس میں پانی ہے؟ کیا وہاں کے لوگ اس چشمہ کے پانی سے کاشت کرتے ہیں، ہم نے کہاہاں، اس میں بہت پانی ہے، اور وہاں کے باشندے اسی کے پانی سے کاشت کرتے ہیں، پھر بولا مجھے امیوں کے نبی کی تو اطلاع دو، انہوں نے کہا، وہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آکر فروکش ہوگئے، بولا کیا عرب والے ان سے لڑے ہیں؟ ہم نے کہاہاں، بولا پھر کیا ہوا، ہم نے کہا، وہ اپنے ملحقہ حدود کے عربوں پر غالب آگئے، اور ان لوگوں نے ان کی اطاعت کرلی، بولا کیا ایسا ہو گیا، ہم نے کہاہاں، وہ بولا سنو، یہ بات ان کے حق میں بہتر ہے کہ وہ پیغمبر کی اطاعت کریں، اب میں تم سے اپنا حال بیان کرتا ہوں کہ میں مسیح دجال ہوں، عنقریب مجھے نکلنے کی اجازت دی جائے گی، میں زمین پر پھروں گا اور چالیس رات میں مکہ اور مدینہ کے علاوہ ہر ایک بستی پر جا کر اتروں گا، کیونکہ ان دونوں جگہ کا داخلہ مجھ پر حرام ہے، اگر میں ان دونوں میں کسی مقام پر داخل ہونا چاہوں گا، تو فرشتہ برہنہ تلوار لے کر میرے سامنے آئے گا، اور مجھے داخل

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ هَذِهِ طَيْبَةُ هَذِهِ طَيْبَةُ هَذِهِ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِينَةَ أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذَلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَإِنَّهُ أَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ أَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ قَالَتْ فَحَفِظْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

ہونے سے روکے گا، اس کی ہر گھاٹی پر فرشتے پہرہ دار ہوں گے، فاطمہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عصا مبارک کی بودی ممبر پر چھو کر فرمایا، یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے، یعنی مدینہ، پھر فرمایا کیا میں نے تم سے پہلے یہ بیان نہ کر دیا تھا، صحابہ نے عرض کیا بیشک آپؐ نے بیان فرمادیا تھا، پھر آپؐ نے فرمایا، مجھے تمیم کا قصہ پسند آیا، دجال اور مکہ و مدینہ کے متعلق جو چیز میں نے تم سے پہلے بیان کر دی تھی، یہ قصہ اس کے موافق ہے، خبردار ہو جاؤ، دجال، دریائے شام یا دریائے یمن میں ہے؟ نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف ہے، وہ مشرق کی طرف ہے، وہ مشرق کی طرف ہے اور آپؐ نے مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا، فاطمہ کہتی ہیں میں نے یہ حدیث حضور سے یاد کرلی۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے کہ مشرق بحر ہند ہے۔ ممکن ہے، دجال بحر ہند کے کسی جزیرہ میں ہو، اور اس کا یہاں ہونا قرین قیاس بھی ہے، نیز حیرت کا مقام ہے کہ دجال مردود تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دے اور اسے خیر اور بھلائی بتائے، اور آج کل کے زبان سے اسلام کا دعویٰ کرنے والے اور اپنے آپ کو مسلمان کہلانے والے اس کے منکر ہوں (معاذ اللہ)۔

٢٦٦٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ الْهُجَيْمِيُّ أَبُو عُثْمَانَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ أَبُو الْحَكَمِ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَأَتْحَفَتْنَا بِرُطَبٍ يُقَالُ لَهُ رُطَبُ ابْنِ طَابٍ وَأَسْقَتْنَا سَوِيقَ سُلْتٍ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا أَيْنَ تَعْتَدُّ قَالَتْ طَلَّقَنِي بَعْلِي ثَلَاثًا فَأَذِنَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَعْتَدَّ فِي أَهْلِي قَالَتْ فَنُودِيَ فِي النَّاسِ إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةً قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فِيمَنِ انْطَلَقَ مِنَ النَّاسِ قَالَتْ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ مِنَ النِّسَاءِ وَهُوَ يَلِي الْمُؤَخَّرَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ بَنِي عَمٍّ لِتَمِيمٍ الدَّارِيِّ

٢٦٦٧۔ یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث، ابو عثمان، قرہ، سیار ابو الحکم، شعبی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت قیس کے پاس گئے انہوں نے ہمیں تازہ کھجوریں دیں، جو ابن طاب کی کھجوروں کے نام سے مشہور تھیں، اور جو کا ستو پلایا میں نے ان سے اس عورت کا حکم پوچھا، جسے تین طلاقیں دی گئی ہوں، اسے کہاں عدت گزارنی چاہئے، فرمایا مجھے میرے شوہر نے تین طلاقیں دے دی تھیں اور حضورؐ نے مجھے گھر والوں میں عدت گزارنے کی اجازت دیدی تھی، (عدت کے بعد) "الصلوۃ جامعۃ" کی آواز آئی منجملہ دیگر لوگوں کے میں بھی نماز کو چلدی، اور عورتوں کی اگلی صف میں جو مردوں کی پچھلی صف سے متصل تھی نماز کے لئے کھڑی ہو گئی، بیان کرتی ہوں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور وہ ممبر پر خطبہ کے لئے شریف فرما تھے، آپؐ نے فرمایا کہ تمیم

رَكِبُوا فِي الْبَحْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ قَالَتْ فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْوَى بِمِخْصَرَتِهِ إِلَى الْأَرْضِ وَقَالَ هَذِهِ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِينَةَ *

داری کے چچازاد سمندر میں سوار ہوئے، بقیہ روایت حسب سابق ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ گویا میں حضور کو دیکھ رہی ہوں، آپؐ نے اپنی انگلی سے زمین کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا، یہ طیبہ ہے یعنی مدینہ۔

٢٦٦٨- وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ غَيْلَانَ بْنَ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ فَأَخْبَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَكِبَ الْبَحْرَ فَتَاهَتْ بِهِ سَفِينَتُهُ فَسَقَطَ إِلَى جَزِيرَةٍ فَخَرَجَ إِلَيْهَا يَلْتَمِسُ الْمَاءَ فَلَقِيَ إِنْسَانًا يَجُرُّ شَعَرَهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَوْ قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَدْ وَطِئْتُ الْبِلَادَ كُلَّهَا غَيْرَ طَيْبَةَ فَأَخْرَجَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّاسِ فَحَدَّثَهُمْ قَالَ هَذِهِ طَيْبَةُ وَذَاكَ الدَّجَّالُ *

٢٦٦٨۔ حسن بن علی حلوانی، احمد بن عثمان، وہب بن جریر، بواسطہ اپنے والد، غیلان، شعبی، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ تمیم داری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر بیان کیا کہ میں سمندر میں سوار ہوا تھا، کشتی راستہ سے ہٹ گئی، میں جزیرہ میں جا پڑا، جزیرہ میں پانی تلاش کرنے کیلئے نکلا وہاں ایک آدمی سے ملاقات ہوئی جو لمبائی کی وجہ سے اپنے بالوں کو کھینچ رہا تھا، پھر سارا واقعہ بیان کیا اور اس میں یہ بھی بیان کیا کہ دجال نے کہا، اگر مجھے نکلنے کی اجازت مل گئی، تو میں مدینہ کے علاوہ ہر ایک شہر کو پامال کر دوں گا، پھر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم داری کو لوگوں کے سامنے کھڑا کیا، انہوں نے سارا واقعہ بیان کیا، آپؐ نے فرمایا، طیبہ یہی مدینہ ہے اور دجال یہ ہی آدمی ہے۔

٢٦٦٩- حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ حَدَّثَنِي تَمِيمٌ الدَّارِيُّ أَنَّ أُنَاسًا مِنْ قَوْمِهِ كَانُوا فِي الْبَحْرِ فِي سَفِينَةٍ لَهُمْ فَانْكَسَرَتْ بِهِمْ فَرَكِبَ بَعْضُهُمْ عَلَى لَوْحٍ مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ فَخَرَجُوا إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ *

٢٦٦٩۔ ابو بکر بن اسحاق، یحییٰ بن بکیر، مغیرہ، ابو الزناد، شعبی حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ممبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا، اے لوگو! مجھ سے تمیم داری نے بیان کیا ہے کہ ان کی قوم کے کچھ لوگ سمندر میں ایک کشتی پر سوار تھے، وہ کشتی ٹوٹ گئی، ان میں سے بعض لوگ اسی کشتی کے تختوں پر بیٹھ کر ایک جزیرہ میں چلے گئے، جو کہ سمندر میں تھا، اور بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

٢٦٧٠- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو يَعْنِي

٢٦٧٠۔ علی بن حجر سعدی، ولید بن مسلم، ابو عمرو، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الْأَوْزَاعِيَّ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ وَلَيْسَ نَقْبٌ مِنْ أَنْقَابِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ تَحْرُسُهَا فَيَنْزِلُ بِالسِّبْخَةِ فَتَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ يَخْرُجُ إِلَيْهِ مِنْهَا كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ*

بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ اور مدینہ کے علاوہ کوئی شہر ایسا نہیں ہے، جہاں دجال نہ جائے، اور ان کے ہر راستہ پر فرشتے صف باندھے کھڑے ہوں گے، اور حفاظت کریں گے، پھر دجال اس سرزمین میں اترے گا، اور مدینہ تین مرتبہ کانپے گا اس سے جو اس میں کافر یا منافق ہوگا، وہ دجال کے پاس چلا جائے گا۔

۲۶۷۱- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَيَأْتِي سِبْخَةَ الْجُرُفِ فَيَضْرِبُ رِوَاقَهُ وَقَالَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ مُنَافِقٍ وَمُنَافِقَةٍ *

۲۶۷۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یونس بن محمد، حماد بن سلمہ، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور حسب سابق روایت مروی ہے باقی اتنی زیادتی ہے کہ دجال اپنا خیمہ جرف کی شور زمین میں لگائے گا اور ہر ایک منافق مرد اور عورت اس کے پاس چلا جائے گا۔

(۳۹۱) بَاب فِي بَقِيَّةٍ مِنْ أَحَادِيثِ الدَّجَّالِ *

باب (۳۹۱) دجال کے بیان کے متعلق بقیہ احادیث۔

۲۶۷۲- حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُودِ أَصْبَهَانَ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ *

۲۶۷۲۔ منصور بن ابی مزاحم، یحییٰ بن حمزہ، اوزاعی، اسحق بن عبداللہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دجال کے ساتھ اصبہان کے ستر ہزار یہودی سیاہ چادریں اوڑھے ہوئے ساتھ ہو جائیں گے۔

۲۶۷۳- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ شَرِيكٍ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ فِي الْجِبَالِ قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ

۲۶۷۳۔ ہارون بن عبداللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپؐ فرمار ہے تھے کہ لوگ دجال سے پہاڑوں میں بھاگیں گے، ام شریک نے عرض کیا، یارسول اللہ اس وقت عرب کے لوگ کہاں ہوں

فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيلٌ *

گے؟ فرمایا عرب کے لوگ اس وقت بہت کم ہوں گے۔

٢٦٧٤- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۶۷۴۔ محمد بن بشار، عبد بن حمید، ابو عاصم، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

٢٦٧٥- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ رَهْطٍ مِنْهُمْ أَبُو الدَّهْمَاءِ وَأَبُو قَتَادَةَ قَالُوا كُنَّا نَمُرُّ عَلَى هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ نَأْتِي عِمْرَانَ ابْنَ حُصَيْنٍ فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّكُمْ لَتُجَاوِزُونِي إِلَى رِجَالٍ مَا كَانُوا بِأَحْضَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي وَلَا أَعْلَمَ بِحَدِيثِهِ مِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ *

۲۶۷۵۔ زہیر بن حرب، احمد بن اسحاق، عبدالعزیز، ایوب حمید بن ہلال، ابو الدہماء اور ابو قتادة وغیرہ چند حضرات سے روایت مروی ہے کہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ہشام بن عامر کے سامنے سے عمران بن حصین کے پاس جایا کرتے تھے ایک روز ہشام نے کہا، تم آگے بڑھ کر ایسے لوگوں کے پاس جایا کرتے ہو جو مجھ سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر نہیں ہوتے تھے اور نہ آپ کی احادیث کو مجھ سے زیادہ جانتے تھے، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ آدم علیہ السلام کے وقت سے لے کر قیامت تک کوئی مخلوق (فتنہ میں) دجال سے بڑی نہیں ہے۔

٢٦٧٦- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَلَاثَةِ رَهْطٍ مِنْ قَوْمِهِ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ قَالُوا كُنَّا نَمُرُّ عَلَى هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ إِلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُخْتَارٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ *

۲۶۷۶۔ محمد بن حاتم، عبداللہ بن جعفر، عبیداللہ بن عمرو، ایوب، حمید بن ہلال، کئی حضرات کی جماعت سے جن میں حضرت ابو قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں، روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ہشام بن عامر سے گزر کر عمران بن حصین کے پاس جاتے تھے اور عبدالعزیز بن مختار کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی اس میں ہے کہ کوئی معاملہ دجال سے بڑا نہیں ہے۔

٢٦٧٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوِ الدُّخَانَ أَوِ الدَّجَّالَ أَوِ الدَّابَّةَ أَوْ خَاصَّةَ أَحَدِكُمْ أَوْ أَمْرَ الْعَامَّةِ *

۲۶۷۷۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، ابن حجر، اسمٰعیل، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چھ چیزوں کے ظہور سے پہلے نیک اعمال کی طرف سبقت کرو، آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا، دوسرے دھواں، تیسرے دجال، چوتھے دابۃ الارض، پانچویں موت، چھٹے قیامت۔

٢٦٧٨ - حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا الدَّجَّالَ وَالدُّخَانَ وَدَابَّةَ الْأَرْضِ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَأَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَّةَ أَحَدِكُمْ *

۲۶۷۸۔ امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، شعبہ، قتادہ، حسن، زیاد بن رباح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، چھ چیزوں (۱) کے ظہور سے پہلے پہلے نیک اعمال کی طرف سبقت کرو، دجال، دھواں، دابۃ الارض، آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا، قیامت، موت۔

٢٦٧٩ - وَحَدَّثَنَاه زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۲۶۷۹۔ زہیر بن حرب، محمد بن مثنیٰ، عبدالصمد، ہمام، قتادہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے حدیث روایت کرتے ہیں۔

(٣٩٢) بَاب فَضْلِ الْعِبَادَةِ فِي الْهَرْجِ *

باب (۳۹۲) فتنہ و فساد کے زمانہ میں عبادت الٰہی کی فضیلت۔

٢٦٨٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ رَدَّهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ رَدَّهُ إِلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَدَّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ *

۲۶۸۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، حماد بن زید، معلے بن زیاد، معاویہ بن قرۃ، معقل بن یسار، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔
(دوسری سند) قتیبہ بن سعید، حماد، معلّی بن زیاد معاویہ بن قرۃ، حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فتنے اور فساد کے زمانہ میں عبادت الٰہی کا ثواب میری طرف ہجرت کرنے کے برابر ہے۔

٢٦٨١ - وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۶۸۱۔ ابوکامل، حماد سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

(٣٩٣) بَاب قُرْبِ السَّاعَةِ *

باب (۳۹۳) قیامت کا قریب ہونا۔

٢٦٨٢ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ

۲۶۸۲۔ زہیر بن حرب، عبدالرحمٰن، شعبہ، علی بن اقمر، ابوالاحوص، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، قیامت قائم نہ ہوگی مگر بدترین لوگوں پر۔

---

(۱) مراد یہ ہے کہ ان علامات کے ظاہر ہونے سے، پہلے پہلے اعمال صالحہ کر لو کیونکہ ان علامات کے ظاہر ہونے کے بعد اعمال صالحہ کا کرنا مشکل ہوگا یا مقبول نہیں ہوگا۔

السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ *

٢٦٨٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَالْوُسْطَى وَهُوَ يَقُولُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هَكَذَا *

۲۶۸۳۔ سعید بن منصور، یعقوب بن عبدالرحمٰن، عبدالعزیز بن ابی حازم، ابو حازم، سہل بن سعد، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، (دوسری سند) قتیبہ، یعقوب، ابو حازم، سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپؐ اس انگشت سے جو انگوٹھے اور درمیانی انگلی کے قریب ہے اشارہ کرتے ہوئے فرمارہے تھے کہ میں قیامت کے ساتھ اس طرح بھیجا گیا ہوں۔

(فائدہ) یعنی میرے بعد اور کوئی نبی نہیں آئے گا، بس قیامت قائم ہو جائے گی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

٢٦٨٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ فِي قَصَصِهِ كَفَضْلِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَلَا أَدْرِي أَذَكَرَهُ عَنْ أَنَسٍ أَوْ قَالَهُ قَتَادَةُ *

۲۶۸۴۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادۃ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے قتادہ سے سنا وہ اپنے قصہ میں کہتے تھے، جیسے ایک انگلی دوسری انگلی سے بڑی ہے۔ معلوم نہیں یہ چیز انہوں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ذکر کی یا اپنی رائے سے۔

٢٦٨٥ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ وَأَبَا التَّيَّاحِ يُحَدِّثَانِ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَنَسًا يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هَكَذَا وَقَرَنَ شُعْبَةُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطَى يَحْكِيهِ *

۲۶۸۵۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد، شعبہ، قتادہ، ابو التیاح، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اور قیامت اس طرح مبعوث کئے گئے ہیں، شعبہ نے اپنی شہادت اور درمیانی انگشت ملا کر بتایا۔

٢٦٨٦ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا *

۲۶۸۶۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) محمد بن ولید، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو التیاح، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

٢٦٨٧- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَمْزَةَ يَعْنِي الضَّبِّيَّ وَأَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ *

۲۶۸۷۔ محمد بن بشار، ابن ابی عدی، شعبہ، حمزہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

٢٦٨٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَعْبَدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ قَالَ وَضَمَّ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى *

۲۶۸۸۔ ابو غسان، معتمر، بواسطہ اپنے والد، معبد، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت اس طرح مبعوث کئے گئے ہیں اور آپؐ نے شہادت اور درمیانی انگلی کو ملا کر بتایا۔

٢٦٨٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الْأَعْرَابُ إِذَا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ مَتَى السَّاعَةُ فَنَظَرَ إِلَى أَحْدَثِ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ فَقَالَ إِنْ يَعِشْ هَذَا لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ قَامَتْ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ *

۲۶۸۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بدوی لوگ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوتے تو قیامت کے بارے میں دریافت کرتے تو آپؐ ان میں سے کم عمر کی طرف دیکھتے اور فرماتے، اگر یہ زندہ رہا، تو اس کے بوڑھے ہونے سے پہلے تمہاری قیامت (موت) قائم ہو جائے گی۔

٢٦٩٠- و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ وَعِنْدَهُ غُلَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ مُحَمَّدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَعِشْ هَذَا الْغُلَامُ فَعَسَى أَنْ لَا يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ *

۲۶۹۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یونس بن محمد، حماد بن سلمہ، ثابت حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے دریافت کیا، قیامت کب آئے گی، اور اس وقت آپؐ کے پاس ایک انصاری لڑکا تھا، جسے محمد کہتے تھے، آپؐ نے فرمایا، اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو شاید بوڑھا نہ ہونے پائے کہ قیامت قائم ہو جائے۔

٢٦٩١- و حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنَزِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَيْهَةً ثُمَّ

۲۶۹۱۔ حجاج بن الشاعر، سلیمان بن حرب، حماد، معبد، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی، آپؐ تھوڑی دیر خاموش رہے، پھر آپؐ نے ازدشنوء کے لڑکے کی طرف دیکھا، جو آپؐ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا، آپؐ نے فرمایا، اگر یہ بچہ

نَظَرَ إِلَى غُلَامٍ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ فَقَالَ إِنْ عُمِّرَ هَذَا لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ قَالَ قَالَ أَنَسٌ ذَاكَ الْغُلَامُ مِنْ أَتْرَابِي يَوْمَئِذٍ *

زندہ رہا اور بوڑھا نہ ہوا، تو تیری قیامت قائم ہو جائے گی، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، یہ لڑکا ان دنوں میرے ہم عمروں میں سے تھا۔

٢٦٩٢- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ غُلَامٌ لِلْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَكَانَ مِنْ أَقْرَانِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يُؤَخَّرْ هَذَا فَلَنْ يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ *

۲۶۹۲۔ ہارون بن عبداللہ، عفان بن مسلم، ہمام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مغیرہ بن شعبہ کا ایک لڑکا نکلا اور وہ میرے ساتھیوں میں سے تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر یہ زندہ رہا تو اس کے بوڑھا ہونے سے پہلے (ان لوگوں کی) قیامت (موت) آجائے گی۔

٢٦٩٣- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَحْلُبُ اللِّقْحَةَ فَمَا يَصِلُ الْإِنَاءُ إِلَى فِيهِ حَتَّى تَقُومَ وَالرَّجُلَانِ يَتَبَايَعَانِ الثَّوْبَ فَمَا يَتَبَايَعَانِهِ حَتَّى تَقُومَ وَالرَّجُلُ يَلِطُ فِي حَوْضِهِ فَمَا يَصْدُرُ حَتَّى تَقُومَ *

۲۶۹۳۔ زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ابو الزناد، اعرج حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت قائم ہو جائے گی، حالانکہ آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ دوہتا ہوگا، اس کے منہ تک اس کے دودھ کا برتن نہ پہنچا ہوگا، کہ قیامت قائم ہو جائے گی اور دو آدمی کپڑا خرید و فروخت کر رہے ہونگے، ان کی بیع پوری ہونے سے پہلے قیامت قائم ہو جائے گی، اور کوئی اپنا حوض درست کر رہا ہوگا اور ابھی ہٹانہ ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

(٣٩٤) بَاب مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ *

باب (۳۹۴) دو نفخوں کے درمیان وقفہ۔

٢٦٩٤- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ قَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ أَبَيْتُ قَالُوا أَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ أَبَيْتُ قَالُوا أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ أَبَيْتُ ثُمَّ يُنْزِلُ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ إِلَّا يَبْلَى إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۲۶۹۴۔ ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دونوں نفخوں کے درمیان چالیس کا فاصلہ ہوگا، لوگوں نے عرض کیا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چالیس دن کا، انہوں نے کہا میں کچھ نہیں کہہ سکتا، لوگوں نے کہا، چالیس ماہ کا، انہوں نے کہا میں کچھ نہیں کہہ سکتا، پھر حاضرین نے کہا، چالیس سال کا انہوں نے یہی جواب دیا، اس کے بعد آسمان سے پانی برسے گا، جس سے لوگ اس طرح اگیں گے، جیسے کہ سبزہ اگتا ہے، انہوں نے کہا، انسان کے بدن میں ایک ہڈی کے علاوہ ہر چیز گل جائے گی، اور وہ ہڈی ریڑھ کی ہے،

اسی سے قیامت کے دن لوگ پیدا ہوں گے۔

(فائدہ) انبیاء کرام اس سے مستثنیٰ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اجساد کو زمین پر حرام کر دیا ہے جیسا کہ متعدد احادیث میں اس کی تصریح موجود ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

٢٦٩٥ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَأْكُلُهُ التُّرَابُ إِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيهِ يُرَكَّبُ *

٢٦٩٥۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ریڑھ کی ہڈی کے علاوہ تمام انسان کے بدن کو زمین کھا جاتی ہے، اسی سے آدمی پہلے بنایا گیا ہے۔ اور اسی سے پھر جوڑا جائے گا۔

٢٦٩٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْإِنْسَانِ عَظْمًا لَا تَأْكُلُهُ الْأَرْضُ أَبَدًا فِيهِ يُرَكَّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالُوا أَيُّ عَظْمٍ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَجْبُ الذَّنَبِ *

٢٦٩٦۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، صحیفہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آدمی کے بدن میں ایک ہڈی ہے، جسے زمین کبھی نہیں کھاتی، اسی سے قیامت کے دن اسے جوڑا جائے گا، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ وہ کونسی ہڈی ہے؟ آپؐ نے فرمایا، ریڑھ کی ہڈی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الزُّهْدِ وَ الرَّقَائِقِ

٢٦٩٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ *

٢٦٩٧۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ہے۔

٢٦٩٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ

٢٦٩٨۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، سلیمان بن بلال، جعفر، بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں سے

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالسُّوقِ دَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ وَالنَّاسُ كَنَفَتَهُ فَمَرَّ بِجَدْيٍ أَسَكَّ مَيِّتٍ فَتَنَاوَلَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنَّ هَذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ فَقَالُوا مَا نُحِبُّ أَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ وَمَا نَصْنَعُ بِهِ قَالَ أَتُحِبُّونَ أَنَّهُ لَكُمْ قَالُوا وَاللَّهِ لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ عَيْبًا فِيهِ لِأَنَّهُ أَسَكُّ فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ فَقَالَ فَوَاللَّهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذَا عَلَيْكُمْ *

گزرے اور آپؐ عالیہ کے کسی حصہ کی طرف سے مدینہ منورہ آ رہے تھے اور صحابہ آپؐ کے دونوں طرف یا ایک طرف تھے، آپؐ نے ایک بھیڑ کا بچہ چھوٹے کانوں والا مرا ہوا دیکھا، آپؐ نے اس کا کان پکڑ کر فرمایا، تم میں سے کون اسے ایک درہم میں لیتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا، ہم اسے ایک دمڑی میں بھی نہیں لینا چاہتے، اور ہم اسے کیا کریں گے، فرمایا تم چاہتے ہو کہ یہ یونہی مل جائے؟ حاضرین نے کہا، بخدا اگر یہ زندہ ہوتا، تب بھی اس میں عیب ہے کہ اس کا ایک کان چھوٹا ہے، اب تو یہ مردہ ہے، اسے کون لے گا، فرمایا بخدا اللہ کے نزدیک دنیا جیسا کہ یہ تمہاری نظر میں ذلیل ہے، اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے"۔

٢٦٩٩- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ السَّامِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِيَانِ الثَّقَفِيَّ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ فَلَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ هَذَا السَّكَكُ بِهِ عَيْبًا *

۲۶۹۹۔ محمد بن مثنیٰ، ابراہیم بن محمد، عبدالوہاب، جعفر، بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، باقی عبدالوہاب ثقفی کی روایت میں، فلو كان حيا كان هذا السكك به عيبا" کا لفظ ہے (ترجمہ ایک ہی ہے)۔

٢٧٠٠- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي قَالَ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ *

۲۷۰۰۔ ہداب بن خالد، ہمام، قتادہ، مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، آپ "الھاکم التکاثر" پڑھ رہے تھے، آپؐ نے فرمایا، کہ انسان میرا مال، میرا مال کرتا ہے، اے آدمی تیرا کیا مال ہے، تیرا مال تو وہی ہے، جو تو نے کھایا اور فنا کیا، پہنا اور پرانا کیا، صدقہ کیا، اور قضیہ ختم کیا۔

(فائدہ) اور جو چھوڑ جاتا ہے، وہ تیرا مال نہیں ہے، بلکہ تیرے وارثوں کا ہے۔

٢٧٠١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَقَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

۲۷۰۱۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابن ابی عدی، سعید۔

(دوسری سند) ابن مثنیٰ، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادة، مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا اور ہمام کی

انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هَمَّامٍ *

روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

٢٧٠٢- حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ الْعَبْدُ مَالِي مَالِي إِنَّمَا لَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثٌ مَا أَكَلَ فَأَفْنَى أَوْ لَبِسَ فَأَبْلَى أَوْ أَعْطَى فَاقْتَنَى وَمَا سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ *

۲۷۰۲۔ سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بندہ میرا مال میرا مال کہتا ہے حالانکہ اس کے مال میں سے اس کی تین چیزیں ہیں جو کھایا اور ختم کیا، پہنا اور پرانا کیا اور جو راہ خدا میں خرچ کیا، وہ جمع کیا، اس کے سوا تو جانے والا اور لوگوں کے لئے چھوڑ جانے والا ہے۔

٢٧٠٣- وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۲۷۰۳۔ ابوبکر بن اسحاق، ابن ابی مریم، محمد بن جعفر، علاء بن عبدالرحمٰن سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

٢٧٠٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ *

۲۷۰۴۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، زہیر بن حرب، ابن عیینہ، عبداللہ بن ابی بکر، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، مردے کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں، پھر دو لوٹ آتی ہیں اور ایک رہ جاتی ہے، اس کے ساتھ اس کے گھر والے اور مال اور عمل جاتا ہے تو گھر والے اور مال تو لوٹ آتے ہیں اور عمل رہ جاتا ہے۔

٢٧٠٥- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيبِيَّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ

۲۷۰۵۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، مسور بن مخرمہ، عمرو بن عوف حلیف بنی عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور وہ جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ موجود تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کو بحرین کی طرف وہاں کا جزیہ لانے کے لئے روانہ کیا، اور آپ نے بحرین والوں سے صلح کرلی تھی اور ان پر حضرت علاء بن حضرمی کو حاکم بنادیا تھا، پھر حضرت ابوعبیدہؓ بحرین سے وہ مال لے کر آئے، جب یہ خبر انصار کو ملی تو انہوں نے صبح کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ادا کی، جب آپ

الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُمْ ثُمَّ قَالَ أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ *

نماز سے فارغ ہوئے تو انصار آپؐ کے سامنے ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دیکھ کر تبسم فرمایا، پھر ارشاد فرمایا، میرا خیال ہے کہ تم نے سن لیا ہے، کہ ابو عبیدہ بحرین سے کچھ مال لے کر آئے ہیں، انہوں نے عرض کیا بے شک یا رسول اللہؐ، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، خوش ہو جاؤ اور امید رکھو اس چیز کی جو تمہیں میسر ہو گی، خدا کی قسم! مجھے تم پر فقیری کا خوف نہیں ہے لیکن مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں دنیا تم پر کشادہ ہو جائے، جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ ہوئی تھی، پھر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو، جیسے کہ تم سے پہلے لوگوں نے حسد کیا اور جیسے ان کو ہلاک کیا تھا، تم کو بھی ہلاک و برباد کر دے۔

٢٧٠٦- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُونُسَ وَمِثْلِ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا أَلْهَتْهُمْ *

۲۷۰۶۔ حسن بن علی حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، صالح۔

(دوسری سند) عبداللہ بن عبدالرحمٰن، ابو الیمان شعیب، زہری سے یونس کی سند اور اس کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی صالح کی روایت میں ہے کہ وہ تمہیں بھی غافل کر دے، جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں کو کیا۔

٢٧٠٧- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ رَبَاحٍ هُوَ أَبُو فِرَاسٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالرُّومُ أَيُّ قَوْمٍ أَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ نَقُولُ كَمَا أَمَرَنَا اللَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۷۰۷۔ عمرو بن سواد، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکر بن سوادہ، یزید بن رباح، حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جب فارس اور روم فتح ہو جائیں گے، تو تمہارا کیا حال ہو گا، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، ہم وہی کہیں گے، جس کا اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم دیا ہے (یعنی شکر اور حمد و ثناء) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور کچھ نہیں کرو گے، ایک دوسرے سے رشک کرو گے، پھر باہم حسد کرو گے، پھر دوستوں سے بگاڑ پیدا کرو گے، اور پھر

وَسَلَّمَ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ تَتَنَافَسُونَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُونَ ثُمَّ تَتَدَابَرُونَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُونَ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ ثُمَّ تَنْطَلِقُونَ فِي مَسَاكِينِ الْمُهَاجِرِينَ فَتَجْعَلُونَ بَعْضَهُمْ عَلَى رِقَابِ بَعْضٍ *

دشمنی کرو گے، یا ایسا ہی کچھ ارشاد فرمایا، پھر مساکین مہاجروں کے پاس جاؤ گے اور پھر ایک دوسرے کی گردن پر سواری کرو گے (یعنی حاکم بناؤ گے)۔

٢٧٠٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا و قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ *

۲۷۰۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ بن سعید، مغیرہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی دوسرے کو دیکھے، جو اس سے مال اور صورت میں بڑھ کر ہو، تو اسے بھی دیکھ لے، جو اس سے مال اور صورت میں کم ہو۔

(فائدہ) تاکہ شکر خداوندی کرے اور علم وفضل و تقویٰ میں اپنے سے بڑوں کو دیکھنا چاہئے۔

٢٧٠٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ سَوَاءً *

۲۷۰۹۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو الزناد کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

٢٧١٠- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا إِلَى مَنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَلَيْكُمْ *

۲۷۱۰۔ زہیر بن حرب، جریر۔
(دوسری سند) ابو کریب، ابو معاویہ۔
(تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، وکیع، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص کی طرف نظر کرو، جو تم سے درجہ میں کم ہے، اس کی طرف نہ دیکھو، جو تم سے درجہ میں بلند ہے، کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں جو تم پر ہیں، انہیں حقیر نہ سمجھو گے۔

٢٧١١- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۷۱۱۔ شیبان بن فروخ، ہمام، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے، بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے، کوڑھی، گنجا،

وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمَى فَأَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِي قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ وَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْإِبِلُ أَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَكَّ إِسْحَقُ إِلَّا أَنَّ الْأَبْرَصَ أَوِ الْأَقْرَعَ قَالَ أَحَدُهُمَا الْإِبِلُ وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقَرُ قَالَ فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَأَتَى الْأَقْرَعَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ شَعَرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا الَّذِي قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ وَأُعْطِيَ شَعَرًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَأُعْطِيَ بَقَرَةً حَامِلًا فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَأَتَى الْأَعْمَى فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ أَنْ يَرُدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَأُعْطِيَ شَاةً وَالِدًا فَأُنْتِجَ هَذَانِ وَوَلَّدَ هَذَا قَالَ فَكَانَ لِهَذَا وَادٍ مِنَ الْإِبِلِ وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْبَقَرِ وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ الْحُقُوقُ كَثِيرَةٌ فَقَالَ لَهُ كَأَنِّي أَعْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ

اندھا، اللہ تعالیٰ نے انہیں آزمانا چاہا، اس نے ایک فرشتہ بھیجا، وہ کوڑھی کے پاس آیا، اور کہا، تجھے کونسی چیز زیادہ پیاری ہے؟ اس نے کہا، اچھا رنگ، اچھی کھال، اور یہ بیماری چلی جائے، جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں، حضورؐ نے فرمایا، فرشتہ نے اس پر ہاتھ پھیرا، تو اس کی گندگی دور ہوئی اور اسے اچھا رنگ اور اچھی کھال دی گئی فرشتہ نے کہا، تجھے کونسا مال زیادہ پیارا ہے؟ اس نے کہا، اونٹ یا گائے، اسحاق راوی حدیث کو شک ہے، لیکن کوڑھی اور گنجے دونوں میں سے ایک نے اونٹ اور دوسرے نے گائے مانگی، چنانچہ اسے دس مہینہ کی گابھن اونٹنی دی، اس کے بعد فرشتہ نے کہا، اللہ تجھے اس میں برکت دے، حضور نے فرمایا، پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور کہا کہ کون سی چیز تجھے زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا اچھے بال اور یہ بیماری مجھ سے جاتی رہے، جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں، فرشتہ نے اس پر ہاتھ پھیرا، اس کی بیماری دور ہو گئی اور اچھے بال دیئے گئے، فرشتہ نے کہا کونسا مال تجھے زیادہ پیارا ہے؟ اس نے کہا گائے، اسے گابھن گائے ملی، فرشتہ نے کہا، اللہ تجھے اس میں برکت دے، پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور کہا تجھے کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا، اللہ تعالیٰ مجھے روشنی دیدے، تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں، فرشتہ نے اس پر ہاتھ پھیرا اللہ نے اسے روشنی دیدی، فرشتہ بولا، تجھے کونسا مال زیادہ پسند ہے؟ وہ بولا بکری، تو اسے گابھن بکری ملی، چنانچہ اونٹنی، گائے اور بکری نے بچے دیئے، اور ہوتے ہوتے کوڑھی کا اونٹوں سے جنگل بھر گیا اور گنجے کا گایوں سے، اور اندھے کا بکریوں سے، پھر مدت دراز کے بعد وہی فرشتہ اپنی پہلی صورت و شکل میں کوڑھی کے پاس آیا اور کہا محتاج آدمی ہوں اور سفر میں میرا تمام اسباب ختم ہو گیا اور آج منزل مقصود پر سوائے اللہ کی مدد اور تمہارے کرم کے پہنچنا مشکل ہے، میں تجھ سے اس کے نام پر مانگتا ہوں جس نے تجھے اچھا رنگ اچھی جلد، اور اونٹ کا مال دیا،

النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ فَقَالَ إِنَّمَا وَرِثْتُ هَذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ قَالَ وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهَذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَى هَذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ قَالَ وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللَّهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ شَيْئًا أَخَذْتَهُ لِلَّهِ فَقَالَ أَمْسِكْ مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ وَسُخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ *

صرف ایک اونٹ جو میرے سفر میں کام آئے، وہ بولا، حقوق بہت زیادہ ہیں، فرشتہ نے کہا میں تجھے پہچانتا ہوں، کیا تو محتاج کوڑھی نہیں تھا، لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے، پھر اللہ نے تجھے یہ مال دیا، وہ بولا میں نے تو یہ مال اپنے باپ دادا سے پایا ہے، فرشتہ نے کہا، اگر تو جھوٹا ہے، تو اللہ تجھے پہلے جیسا ہی کر دے، پھر فرشتہ گنجے کے پاس اپنی سابقہ شکل و صورت میں آیا، پھر اس سے وہی کہا، جو کوڑھی سے کہا تھا، اس نے بھی وہی جواب دیا، جو کوڑھی نے دیا تھا، فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹا ہے، تو اللہ تجھے پہلے جیسا کر دے، پھر فرشتہ اندھے کے پاس اپنی سابقہ شکل و صورت میں آیا اور کہا محتاج مسافر ہوں، میرے سفر میں تمام وسائل منقطع ہو گئے، آج منزل پر پہنچنا سوائے اللہ کی مدد اور تیرے کرم کے مشکل ہے، میں تجھ سے اس خدا کے نام پر جس نے تجھے آنکھیں دی ہیں ایک بکری مانگتا ہوں، جو میرے سفر میں کام آئے، وہ بولا بیشک میں اندھا تھا، اللہ نے مجھے آنکھیں دیں، بخدا آج تو جو چیز راہ خدا میں لے گا، میں تیرا ہاتھ نہیں روکوں گا، فرشتہ نے کہا، تم اپنا مال رہنے دو، تم تینوں آدمی آزمائے گئے، سو تم سے تو اللہ تعالیٰ راضی ہوا اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہوا۔

(فائدہ) غنی سے نفس کا غنی ہونا مراد ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے، الغنی غنی النفس، واللہ تعالیٰ اعلم۔

٢٧١٢- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَاللَّفْظُ لِإِسْحَقَ قَالَ عَبَّاسٌ حَدَّثَنَا و قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ مِسْمَارٍ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ كَانَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي إِبِلِهِ فَجَاءَهُ ابْنُهُ عُمَرُ فَلَمَّا رَآهُ سَعْدٌ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا الرَّاكِبِ فَنَزَلَ فَقَالَ لَهُ أَنَزَلْتَ فِي إِبِلِكَ وَغَنَمِكَ وَتَرَكْتَ النَّاسَ يَتَنَازَعُونَ الْمُلْكَ بَيْنَهُمْ فَضَرَبَ سَعْدٌ فِي صَدْرِهِ فَقَالَ

۲۷۱۲۔ اسحاق بن ابراہیم، عباس بن عبدالعظیم، ابو بکر حنفی، بکیر بن سمار، عامر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اونٹوں میں آئے، اتنے میں ان کا لڑکا عمر آیا، جب حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے دیکھا، تو فرمایا، میں اس سوار کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں جب وہ اترا تو کہنے لگا، تم اپنے اونٹوں اور بکریوں میں ہو، اور لوگوں کو چھوڑ دیا ہے، اور وہ سلطنت کے لئے جھگڑ رہے ہیں حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے سینے پر ہاتھ مارا، اور فرمایا، خاموش رہ، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ *

سے سنا، فرمارہے تھے، اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کو دوست رکھتا ہے، جو پرہیزگار ہے، غنی ہے، اور ایک کونے میں چھپا بیٹھا ہے۔

٢٧١٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ إِسْمَعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَابْنُ بِشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَقَدْ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ نَأْكُلُهُ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهَذَا السَّمُرُ حَتَّى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الدِّينِ لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ عَمَلِي وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ نُمَيْرٍ إِذًا *

٢٧١٣۔ یحییٰ بن حبیب، معتمر، اسماعیل، قیس، سعد، (دوسری سند) محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، ابن بشر، اسماعیل، قیس، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ بخدا میں عرب میں پہلا وہ شخص ہوں، جس نے راہ خدا میں تیر مارا، اور ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرتے تھے، اور ہمارے پاس درخت حبلہ اور اس سمر کے پتوں کے علاوہ کھانے کے لئے کچھ نہیں ہوتا تھا، حتیٰ کہ ہم میں سے کوئی ایسی قضاحاجت کرتا، جیسا کہ بکری کرتی ہے، پھر آج بنو اسد کے لوگ مجھے دین کی باتیں سکھاتے ہیں، اگر یہی بات ہے، تو میں (ابھی تک) بالکل خسارہ ہی میں رہا، اور تمام اعمال صالحہ برباد ہو گئے، ابن نمیر نے "اذا" کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

٢٧١٤ - وَحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ حَتَّى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الْعَنْزُ مَا يَخْلِطُهُ بِشَيْءٍ *

٢٧١٤۔ یحییٰ بن یحییٰ، وکیع، اسماعیل بن ابی خالد سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں ہے حتیٰ کہ ہم میں سے کوئی بکری کی طرح مینگنی کرتا تھا کہ اس میں کوئی چیز ملی ہوئی نہ ہوتی تھی۔

٢٧١٥ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِصَرْمٍ وَوَلَّتْ حَذَّاءَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الْإِنَاءِ يَتَصَابُّهَا صَاحِبُهَا وَإِنَّكُمْ مُنْتَقِلُونَ مِنْهَا إِلَى دَارٍ لَا زَوَالَ لَهَا فَانْتَقِلُوا بِخَيْرِ مَا بِحَضْرَتِكُمْ فَإِنَّهُ قَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يُلْقَى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِي

٢٧١٥۔ شیبان بن فروخ، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال، خالد بن عمیر عدوی بیان کرتے ہیں کہ عتبہ بن غزوان نے ہمیں خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا، اما بعد! آگاہ ہو جاؤ، دنیا نے اپنے ختم ہونے کی خبر دے دی، اور دنیا میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہا، مگر جیسا کہ برتن میں کچھ بچا ہوا پانی رہ جاتا ہے، جسے اس کا صاحب چھوڑ دیتا ہے، تم دنیا سے ایسے گھر کی طرف جانے والے ہو، جسے پھر زوال نہیں، لہٰذا اپنے آگے اعمال صالحہ بھیج کر جاؤ، اس لئے کہ ہم سے بیان کیا گیا ہے، کہ پتھر جہنم کے ایک کنارے سے اس میں ڈالا جائے گا، اور ستر

فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَ وَاللَّهِ لَتُمْلَأَنَّ أَفَعَجِبْتُمْ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيظٌ مِنَ الزِّحَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاتَّزَرْتُ بِنِصْفِهَا وَاتَّزَرَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا فَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا أَصْبَحَ أَمِيرًا عَلَى مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ فِي نَفْسِي عَظِيمًا وَعِنْدَ اللَّهِ صَغِيرًا وَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا تَنَاسَخَتْ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَاقِبَتِهَا مُلْكًا فَسَتَخْبُرُونَ وَتُجَرِّبُونَ الْأُمَرَاءَ بَعْدَنَا *

سال تک اس میں گرتا رہے گا، تب بھی اس کی تہ کو نہ پہنچے گا، خدا کی قسم جہنم بھری جائے گی، کیا تم تعجب کرتے ہو، اور ہم سے بیان کیا گیا کہ جنت کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک چالیس سال کی مسافت ہے، اور ایک دن ایسا آئے گا، کہ جنت لوگوں کے ہجوم سے بھری ہوگی اور تو نے دیکھا ہوگا، میں ان سات میں سے ساتواں تھا، جو حضور کے ساتھ تھا، ہمارا کھانا درختوں کے پتوں کے علاوہ اور کچھ نہ تھا، حتی کہ ہماری باچھیں زخمی ہوگئی تھیں۔ مجھے ایک چادر ملی، تو میں نے اسے پھاڑ کر دو ٹکڑے کئے، ایک ٹکڑے کا میں نے تہ بند بنایا اور ایک کا سعد بن مالک نے اور آج ہم میں سے کوئی ایسا نہیں، جو کسی شہر کا حاکم نہ ہو، اور میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، کہ اپنے کو بڑا سمجھوں اور خدا کے ہاں چھوٹا ہوں، اور یقیناً کسی پیغمبر کی نبوت ہمیشہ نہیں رہی اور نبوت کا اثر بھی جاتا رہا اور آخری انجام یہ ہوا، کہ وہ سلطنت ہوگئی تم عنقریب ان امیروں کا تجربہ کروگے جو ہمارے بعد آئیں گے۔

٢٧١٦ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلِيطٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَقَدْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ قَالَ خَطَبَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْبَصْرَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ شَيْبَانَ *

۲۷۱٦۔ اسحاق بن عمر بن سلیط، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال، خالد بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا، کہ عتبہ بن غزوان نے تقریر کی اور وہ بصرہ کے حاکم تھے، بقیہ روایت شیبان کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

٢٧١٧ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا طَعَامُنَا إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا *

۲۷۱۷۔ ابوکریب محمد بن العلاء، وکیع، قرہ بن خالد، حمید بن ہلال، خالد بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے عتبہ بن غزوان سے سنا، وہ فرماتے تھے، مجھے کیا دکھائی دیتا ہے، میں ان سات آدمیوں کا ساتواں تھا، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہمارا کھانا حبلہ درخت کے پتوں کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔

٢٧١٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

۲۷۱۸۔ محمد بن ابی عمر، سفیان، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا قَالَ فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُولُ أَيْ فُلْ أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُولُ بَلَى قَالَ فَيَقُولُ أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَإِنِّي أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيَ فَيَقُولُ أَيْ فُلْ أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُولُ بَلَى أَيْ رَبِّ فَيَقُولُ أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَإِنِّي أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ آمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُولُ هَاهُنَا إِذًا قَالَ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ الْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدَنَا عَلَيْكَ وَيَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهِ وَلَحْمِهِ وَعِظَامِهِ انْطِقِي فَتَنْطِقُ فَخِذُهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ بِعَمَلِهِ وَذَلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهِ وَذَلِكَ الْمُنَافِقُ وَذَلِكَ الَّذِي يَسْخَطُ اللَّهُ عَلَيْهِ *

کہ صحابہ نے عرض کیا، یارسول اللہ قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپؐ نے فرمایا، کیا تمہیں آفتاب کو دوپہر کے وقت دیکھنے میں جب کہ بدلی نہ ہو، کچھ حجاب ہوتا ہے، صحابہ نے عرض کیا نہیں، آپؐ نے فرمایا کیا تمہیں چودھویں کا چاند دیکھنے میں جب کہ بدلی نہ ہو، کوئی رکاوٹ ہوتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں، فرمایا تو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، کہ تمہیں اپنے رب کے دیدار میں کسی قسم کا حجاب نہ ہوگا، مگر جتنا کہ سورج اور چاند کے دیکھنے میں، اس کے بعد اللہ بندوں سے حساب لے گا اور فرمائے گا، اے فلاں کیا میں نے تجھے عزت نہیں دی اور سردار نہیں بنایا اور جوڑا نہیں دیا، اور گھوڑے اونٹ تیرے تابع نہیں کئے؟ وہ کہے گا ہاں، اللہ فرمائے گا کیا تجھے معلوم تھا کہ تجھے مجھ سے ملنا ہے، وہ کہے گا نہیں، اللہ فرمائے گا۔ تو اب ہم بھی تجھ کو بھول جاتے ہیں۔ جیسا تو نے ہمیں بھلادیا، پھر دوسرے سے حساب لے گا اور فرمائے گا، اے فلاں کیا میں نے تجھے عزت نہیں دی، سردار نہیں بنایا، جوڑا نہیں دیا، اور گھوڑے اونٹ تیرے تابع نہیں کئے، اور تجھے چھوڑا اپنی قوم کی سرداری کرتا تھا، اور ان سے چوتھا حصہ لیتا تھا، وہ کہے گا ہاں، اللہ فرمائے گا، بھلا تجھے معلوم تھا کہ تو مجھے ملے گا؟ وہ کہے گا نہیں، اللہ فرمائے گا، اب میں تجھ کو بھلادیتا ہوں، جیسا تو نے مجھے بھلایا، پھر تیسرے سے حساب لے گا، اور اسی طرح فرمائے گا، بندہ کہے گا، اے رب میں تیری کتاب پر، اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا، میں نے نماز پڑھی اور روزہ رکھا، اور صدقہ دیا، اسی طرح اپنی تعریف کرے گا، جہاں تک ہوسکے گا، اس کے بعد فرمائے گا، دیکھ تیرا جھوٹ ابھی کھل جاتا ہے، آپؐ نے فرمایا پھر حکم ہوگا کہ ہم تجھ پر گواہ قائم کرتے ہیں، بندہ اپنے دل میں سوچے گا، مجھ پر کون گواہی دے گا؟ پھر اس کے منہ پر مہر لگادی جائے گی، اور اس کی ران، گوشت اور ہڈیوں کو حکم ہوگا کہ بولو، چنانچہ اس کی ران،

گوشت اور ہڈیاں اس کے اعمال کی گواہی دیں گی، اور یہ اس لئے ہوگا کہ اپنے نفس کی طرف سے کوئی عذر قائم نہ کر سکے، اور یہ منافق ہوگا اللہ تعالیٰ اس پر اپنے غصہ کا اظہار فرمائے گا۔

۲۷۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ عَنْ فُضَيْلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مِمَّ أَضْحَكُ قَالَ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ يَقُولُ يَا رَبِّ أَلَمْ تُجِرْنِي مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُولُ بَلَى قَالَ فَيَقُولُ فَإِنِّي لَا أُجِيزُ عَلَى نَفْسِي إِلَّا شَاهِدًا مِنِّي قَالَ فَيَقُولُ كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ شُهُودًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ فَيُقَالُ لِأَرْكَانِهِ انْطِقِي قَالَ فَتَنْطِقُ بِأَعْمَالِهِ قَالَ ثُمَّ يُخَلَّى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُولُ بُعْدًا لَكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ أُنَاضِلُ *

۲۷۱۹۔ ابو بکر بن النضر، ابو النضر، ہاشم بن قاسم، عبید اللہ اشجعی، سفیان ثوری، عبید مکتب، فضیل، شعبی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے، اتنے میں آپ ہنسے، آپؐ نے فرمایا، تم جانتے ہو، میں کس وجہ سے ہنسا؟ ہم نے عرض کیا، اللہ ورسولہ اعلم، آپؐ نے فرمایا میں بندہ کی اس گفتگو سے ہنس رہا ہوں، جو وہ اپنے مالک سے کرے گا، بندہ کہے گا، اے میرے مالک کیا تو مجھے ظلم سے پناہ نہیں دے چکا، اللہ فرمائے گا، ہاں، آپؐ نے فرمایا، پھر بندہ کہے گا کہ اپنے پر اپنی ذات کے علاوہ کسی کی گواہی جائز نہیں رکھتا، اللہ فرمائے گا، اچھا تیری ہی ذات کی گواہی اور کراماً کاتبین کی گواہی تجھ پر آج کے دن کفایت کرے گی، آپؐ نے فرمایا، پھر بندہ کے منہ پر مہر کر دی جائے گی اور اس کے ہاتھ، پاؤں کو حکم ہوگا کہ بولو، وہ اس کے سارے اعمال بیان کر دیں گے، اس کے بعد بندہ کو بات کرنے کی اجازت دی جائے گی، تو بندہ اپنے ہاتھ، پاؤں سے کہے گا، چلو دور ہو جاؤ، خدا کی مار تم پر ہو، میں تو تمہارے ہی لئے جھگڑا کرتا تھا۔

(فائدہ) یعنی دوزخ سے تمہارا ہی بچانا منظور تھا، مگر اب تم خود اپنے گناہوں کا اعتراف کر بیٹھے۔

۲۷۲۰- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا *

۲۷۲۰۔ زہیر بن حرب، محمد بن فضیل، بواسطہ اپنے والد، عمارہ بن قعقاع، ابو زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دعا کی) الہ العالمین محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اولاد کو بقدر کفاف روزی دے۔

۲۷۲۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ

۲۷۲۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، وکیع، اعمش، عمارہ، ابو زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا وَفِي رِوَايَةِ عَمْرٍو اللَّهُمَّ ارْزُقْ *

علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی اولاد کو بقدر کفاف روزی دے، عمرو کی روایت میں "اللہم ارزق" ہے۔

۲۷۲۲- وَحَدَّثَنَاه أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ ذَكَرَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ كَفَافًا *

۲۷۲۲۔ ابوسعید اشج، ابواسامہ، اعمش، عمارہ بن قعقاع سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں کفافا کا لفظ ہے۔

(فائدہ) ضرورت کے موافق روزی دے تاکہ وہ تیری یاد سے غافل نہ ہوں۔

۲۷۲۳- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتَّى قُبِضَ *

۲۷۲۳۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، ابراہیم، اسود، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سے آل محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) مدینہ منورہ آئے، کبھی بھی تین دن برابر گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے، یہاں تک کہ اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔

(فائدہ) باوجودیکہ دین اور دنیا کی بادشاہت آپ کو حاصل تھی، اللہم ارزقنا اتباعہ، آمین۔

۲۷۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ بُرٍّ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ *

۲۷۲۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، اسحاق بن ابراہیم، ابومعاویہ، اعمش، ابراہیم، اسود، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کبھی بھی تین دن برابر گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے، یہاں تک کہ آپؐ یہاں سے رحلت فرما گئے۔

۲۷۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ شَعِيرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۷۲۵۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو اسحاق، عبدالرحمٰن بن یزید، اسود، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کبھی بھی دو دن برابر جو کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے، یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔

۲۷۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۲۷۲۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، عبدالرحمٰن بن

وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ فَوْقَ ثَلَاثٍ *

عابس، بواسطہ اپنے والد، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کبھی بھی تین دن سے زیادہ برابر گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے۔

٢٧٢٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ ثَلَاثًا حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ *

۲۷۲۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، ہشام بن عروہ بواسطہ اپنے والد، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آل محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تین دن تک برابر گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے حتیٰ کہ آپ بھی رحلت فرماگئے۔

٢٧٢٨- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَيْنِ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ إِلَّا وَأَحَدُهُمَا تَمْرٌ *

۲۷۲۸۔ ابوکریب، وکیع، مسعر، ہلال بن حمید، عروہ، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم دو دن تک گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے، مگر صرف ایک کھجور ہی ہوتی تھی۔

٢٧٢٩- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ وَيَحْيَى بْنُ يَمَانٍ حَدَّثَنَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كُنَّا آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَمْكُثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ بِنَارٍ إِنْ هُوَ إِلَّا التَّمْرُ وَالْمَاءُ *

۲۷۲۹۔ عمرو ناقد، عبدہ بن سلیمان، یحییٰ بن یمان، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ مہینہ مہینہ بھر تک آگ نہ سلگاتے تھے، صرف کھجور اور پانی پر گزارہ کرتے۔

٢٧٣٠- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِنْ كُنَّا لَنَمْكُثُ وَلَمْ يَذْكُرْ آلَ مُحَمَّدٍ وَزَادَ أَبُو كُرَيْبٍ فِي حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَا اللُّحَيْمُ *

۲۷۳۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابو اسامہ، ابن نمیر، ہشام بن عروہ سے اس سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور اس میں آل محمد کا ذکر نہیں، باقی ابوکریب نے ابن نمیر سے اپنی روایت میں اتنی زیادتی نقل کی ہے، مگر یہ کہ کہیں سے ہمارے پاس گوشت آجاتا۔

٢٧٣١- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي رَفِّي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي فَأَكَلْتُ

۲۷۳۱۔ ابوکریب، ابواسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا اور میرے برتن میں تھوڑے سے جو کے علاوہ اور کوئی چیز کھانے کے لئے کچھ نہیں تھی، بہت دنوں تک اسی میں سے کھاتی رہی ہیں نے

مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ *

(فائدہ) مبہم اور نامعلوم اشیاء میں برکت زیادہ ہوتی ہے۔

انہیں ماپا، تو وہ ختم ہو گئے۔

۲۷۳۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ وَاللَّهِ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أُوقِدَ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ قَالَ قُلْتُ يَا خَالَةُ فَمَا كَانَ يُعَيِّشُكُمْ قَالَتِ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ فَكَانُوا يُرْسِلُونَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَلْبَانِهَا فَيَسْقِينَاهُ *

۲۷۳۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبدالعزیز بن ابی حازم، بواسطہ اپنے والد، یزید بن رومان، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، خدا کی قسم اے میرے بھانجے، ہم ایک چاند دیکھتے، دوسرا دیکھتے، تیرا دیکھتے، دو مہینے میں تین چاند دیکھ لیتے تھے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکانوں میں اس مدت تک آگ تک نہ جلتی میں نے عرض کیا، اے خالہ، پھر آپ کیا کھاتیں، انہوں نے فرمایا، کھجور اور پانی، البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ ہمسایے تھے، ان کے دودھ والے جانور تھے، تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دودھ بھیج دیتے، تو آپ ہمیں وہ دودھ پلا دیتے۔

۲۷۳۳ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَزَيْتٍ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ *

۲۷۳۳۔ ابو الطاہر، عبداللہ بن وہب، ابو صخر، یزید بن عبداللہ، (دوسری سند) ہارون بن سعید، ابن وہب، ابو صخر، ابن قسیط، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے اور آپ ایک دن میں دو مرتبہ روٹی اور زیتون کے تیل تک سے بھی سیر نہیں ہوئے۔

۲۷۳٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَكِّيُّ الْعَطَّارُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ ح و حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَجَبِيُّ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ شَبِعَ النَّاسُ مِنَ

۲۷۳۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، داؤد بن عبدالرحمٰن، منصور، اپنی والدہ سے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (دوسری سند) سعید بن منصور، داؤد بن عبدالرحمٰن منصور بن عبدالرحمٰن، صفیہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما گئے اور لوگ اس وقت تک پانی اور کھجور ہی سے سیر ہوتے تھے۔

الْأَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ *

۲۷۳۵- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ الْمَاءِ وَالتَّمْرِ *

۲۷۳۵۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن، سفیان، منصور، صفیہ، ام المومنین، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما گئے اور ہم اس وقت تک کھجور اور پانی ہی سے سیر ہوتے تھے۔

۲۷۳۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ ح و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ سُفْيَانَ وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ *

۲۷۳۶۔ ابوکریب، اشجعی (دوسری سند) نصر بن علی، ابواحمد، سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی سفیان سے ان دونوں روایتوں میں ہے کہ ہم کھجور اور پانی سے بھی سیر نہیں ہوتے تھے۔

۲۷۳۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِيَانِ الْفَزَارِيَّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ و قَالَ ابْنُ عَبَّادٍ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ مَا أَشْبَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا *

۲۷۳۷۔ محمد بن عباد، ابن ابی عمر، مروان، یزید، ابوحازم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جان ہے اور ابن عباد نے والذی نفس ابی ہریرہ بیدہ، کے لفظ روایت کئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں کو تین دن متواتر کھجور کی روٹی سے سیر نہیں کیا۔ حتیٰ کہ آپ اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔

۲۷۳۸- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ مِرَارًا يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ مَا شَبِعَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا *

۲۷۳۸۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، یزید بن کیسان، ابوحازم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا، وہ اپنی انگلیوں سے بار بار اشارہ کر کے فرماتے تھے، قسم ہے اس ذات کی جس کی دست قدرت میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جان ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے گھر والے کبھی تین دن پے در پے گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے، حتیٰ کہ آپ اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔

۲۷۳۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى

۲۷۳۹۔ قتیبہ بن سعید، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوالاحوص، سماک، نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے تھے، کیا تم کھاتے اور پیتے نہیں، جو کہ چاہتے ہو اور میں نے تمہارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ انہیں

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ وَقُتَيْبَةُ لَمْ يَذْكُرْ بِهِ *

خراب کھجور بھی پیٹ بھر کر نہیں ملتی تھی۔

٢٧٤٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُلَائِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ سِمَاكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَمَا تَرْضَوْنَ دُونَ أَلْوَانِ التَّمْرِ وَالزُّبْدِ *

۲۷۴۰۔ محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، زہیر، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ملائی، اسرائیل، سماک سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی اس میں یہ ہے کہ تم قسم قسم کی کھجور اور مسکہ کے بغیر راضی نہیں ہوتے۔

٢٧٤١- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يَخْطُبُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ مَا أَصَابَ النَّاسُ مِنَ الدُّنْيَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَظَلُّ الْيَوْمَ يَلْتَوِي مَا يَجِدُ دَقَلًا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ *

۲۷۴۱۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سماک بن حرب، نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ میں فرما رہے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لوگوں نے جو دنیا حاصل کرلی ہے۔ اس کا ذکر کیا، پھر فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا ہے، کہ آپ سارا دن بھوک کی وجہ سے بیقرار رہتے تھے۔ آپ کو خراب کھجور تک نہ ملتی، جس سے سیر ہو جائیں۔

٢٧٤٢- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَلَكَ امْرَأَةٌ تَأْوِي إِلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَلَكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ قَالَ فَإِنَّ لِي خَادِمًا قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْمُلُوكِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَجَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالُوا يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّا وَاللَّهِ مَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ لَا نَفَقَةٍ وَلَا دَابَّةٍ وَلَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَهُمْ مَا شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ إِلَيْنَا فَأَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَسَّرَ اللَّهُ لَكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا أَمْرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ وَإِنْ شِئْتُمْ

۲۷۴۲۔ ابوالطاہر، ابن وہب، ابو ہانی، ابو عبدالرحمٰن حبلی، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص نے پوچھا، کیا ہم فقراء مہاجرین میں سے نہیں، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تیری بیوی ہے۔ جس کے پاس تو رہتا ہے؟ وہ بولا ہاں، عبداللہ نے فرمایا، تیرا گھر بھی ہے، جس میں تو رہتا ہے؟ اس نے کہا، جی ہاں، عبداللہ نے فرمایا، پھر تو، تو امیروں میں سے ہے، وہ بولا میرا ایک خادم بھی ہے، عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، پھر تو، تو بادشاہوں میں سے ہے، ابو عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ تین آدمی عبداللہ بن عمرو بن العاص کے پاس آئے اور میں ان کے پاس موجود تھا، وہ بولے، اے ابو محمد خدا کی قسم ہمیں کوئی چیز میسر نہیں، نہ خرچ، نہ سواری اور نہ اسباب، عبداللہ نے کہا، جو تم چاہو، سو کرو، اگر چاہتے ہو، تو ہمارے پاس چلے آؤ، ہم تمہیں وہ دیں گے، جو اللہ تعالیٰ نے تمہاری تقدیر میں لکھ دیا ہے، اور اگر مرضی ہو، تو

صَبَرْتُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْبِقُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا قَالُوا فَإِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْأَلُ شَيْئًا *

ہم تمہارا ذکر بادشاہ سے کریں اور اگر چاہو، تو صبر کرو، اس لئے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے، محتاج مہاجرین مالداروں سے چالیس سال قبل (جنت میں) جائیں گے، وہ بولے ہم صبر کرتے ہیں، اور کچھ نہیں مانگتے۔

(٣٩٥) بَاب النَّهْيِ عَنِ الدُّخُوْلِ عَلَي اَهْلِ الْحِجْرِ اِلَّا مَنْ يَدْخُلُ بَاكِيًا *

باب (۳۸۵) قوم ثمود کے گھروں پر سے روتے ہوئے گزرنے کا بیان۔

٢٧٤٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْمُعَذَّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ *

۲۷۴۳۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، علی بن حجر، اسمٰعیل، عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے اصحاب حجر کے بارے میں ارشاد فرمایا، ان عذاب والے لوگوں (کے گھروں) پر سے نہ گزرو مگر روتے ہوئے، اور اگر رونا نہ آئے تو پھر وہاں سے نہ گزرو کہیں ایسا نہ ہو، کہ تم پر بھی وہ عذاب مسلط ہو جائے، جو ان پر مسلط ہوا تھا، (جس سے وہ ہلاک ہو گئے)۔

٢٧٤٤- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَهُوَ يَذْكُرُ الْحِجْرَ مَسَاكِنَ ثَمُودَ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ مَرَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحِجْرِ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ حَذَرًا أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ ثُمَّ زَجَرَ فَأَسْرَعَ حَتَّى خَلَّفَهَا *

۲۷۴۴۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قوم ثمود کے مقام پر سے گزرے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا ظالموں کے مکانات سے روتے ہوئے گزرو اور اس سے بچو، کہ کہیں تمہیں بھی وہ عذاب نہ ہو، جو انہیں ہوا تھا، پھر آپؐ نے اپنی سواری کو ڈانٹ کر جلدی چلایا، یہاں تک کہ حجر پیچھے رہ گیا۔

٢٧٤٥- حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۷۴۵۔ حکم بن موسیٰ، شعیب بن اسحاق، عبیداللہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیار ثمود پر اترے، انہوں نے وہاں کے کنوؤں کا پینے کے لئے پانی لیا، اور

وَسَلَّمَ عَلَى الْحِجْرِ أَرْضِ ثَمُودَ فَاسْتَقَوْا مِنْ آبَارِهَا وَعَجَنُوا بِهِ الْعَجِينَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُهَرِيقُوا مَا اسْتَقَوْا وَيَعْلِفُوا الْإِبِلَ الْعَجِينَ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَقُوا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي كَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةُ *

اس پانی سے آٹا گوندھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس پانی کے بہادینے کا، جو پینے کے لئے لیا تھا، حکم دیا اور یہ کہ آٹا اونٹوں کو کھلا دیا جائے، اور فرمایا کہ پانی اس کنویں سے لیں، جس پر حضرت صالحؑ کی اونٹنی آتی تھی۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، معلوم ہوا کہ ظالمین کے دیار میں خضوع اور مراقبہ کے ساتھ جائے اور جلد وہاں سے نکل جائے اور وہاں کی کوئی چیز استعمال بھی نہ کرے (نووی جلد ۲ ص ۴۱۱)۔

۲۷۴۶- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاسْتَقَوْا مِنْ بِئَارِهَا وَاعْتَجَنُوا بِهِ *

۲۷۴۶۔ اسحاق بن موسیٰ، انس بن عیاض، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے باقی اس میں یہ ہے کہ اس سے پانی پیا اور اس سے آٹا بھی گوندھا۔

(۳۹۶) بَاب الْإِحْسَانِ إِلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ وَالْيَتِيمِ *

باب (۳۹۶) بیوہ، مسکین اور یتیم کے ساتھ احسان وسلوک کرنا۔

۲۷۴۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَكَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ *

۲۷۴۷۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعنب، مالک، ثور بن زید، ابو الغیث، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا، بوڑھوں اور مسکینوں پر کوشش کرنے والا مثل مجاہد فی سبیل اللہ کے ہے اور یہ بھی فرمایا، وہ اس قائم کی طرح ہے، جو نہ تھکے اور اس صائم کی طرح ہے جو افطار نہ کرے۔

۲۷۴۸- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْغَيْثِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَأَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى *

۲۷۴۸۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن عیسی، مالک، ثور بن زید، ابو الغیث، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، یتیم کا قریبی رشتہ دار یا اجنبی دیکھ بھال کرنے والا، میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے، مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا۔

(۳۹۷) بَاب فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ *

باب (۳۹۷) مسجد بنانے کی فضیلت

۲۷۴۹- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ

۲۷۴۹۔ ہارون بن سعید، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو بن

وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ الْخَوْلَانِيَّ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ قَدْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ وَفِي رِوَايَةِ هَارُونَ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ *

حارث، بکیر، عاصم بن عمیر، عبید اللہ خولانی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو توڑ کر بنایا، تو لوگوں نے ان کے حق میں باتیں کیں، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، تم نے بہت باتیں بنائیں اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ فرمارہے تھے کہ جو شخص ایک مسجد خالص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے بنادے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں اس جیسا ایک مکان بنائے گا، اور ہارون کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ جنت میں ایک مکان بنادے گا۔

۲۷۵۰- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى كِلَاهُمَا عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ النَّاسُ ذَلِكَ وَأَحَبُّوا أَنْ يَدَعَهُ عَلَى هَيْئَتِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ *

۲۷۵۰۔ زہیر بن حرب، محمد بن مثنیٰ، ضحاک بن مخلد، عبدالحمید بن جعفر، بواسطہ اپنے والد، محمود بن لبید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب مسجد نبوی بنانے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے اسے برا جانا اور اس بات کو پسند کیا کہ مسجد اسی حالت پر رہے، انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمارہے تھے جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے ایک مسجد بنادے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں اس جیسا ایک گھر بنائے گا،

۲۷۵۱- وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ *

۲۷۵۱۔ اسحاق بن ابراہیم، ابوبکر بن حنفی، عبدالملک بن صباح عبدالحمید بن جعفر سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، باقی دونوں روایتوں میں ہے، کہ اللہ رب العزت، اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنادیتا ہے۔

(۳۹۸) بَاب فَضْلِ الْإِنْفَاقِ عَلَى الْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ *

باب (۳۹۸) مساکین اور مسافروں پر خرچ کرنے کی فضیلت کا بیان!

۲۷۵۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ

۲۷۵۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، عبدالعزیز بن ابی سلمہ، وہب بن کیسان، عبید بن عمیر لیثی،

بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحَّى ذَلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذَلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ لِلِاسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ لِمَ تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هَذَا مَاؤُهُ يَقُولُ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا قَالَ أَمَّا إِذْ قُلْتَ هَذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا وَأَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَهُ*

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ایک مرتبہ جنگل میں ایک آدمی تھا، اس نے بادل میں سے ایک آواز سنی کہ فلانے کے باغ کو سیراب کردے، چنانچہ بادل ایک طرف چلا، اور ایک پتھریلی زمین میں پانی برسایا، وہاں کی نالیوں میں سے ایک نالی پانی سے بالکل بھر گئی، وہ شخص برستے ہوئے پانی کے پیچھے پیچھے گیا، ناگاہ اس نے ایک آدمی دیکھا کہ وہ اپنے باغ میں کھڑا ہوا پانی کو اپنے پھاوڑے سے ادھر ادھر کر رہا ہے، اس نے باغ والے سے کہا اے اللہ کے بندے تیرا کیا نام ہے؟ اس نے اپنا نام وہی بتایا، جو اس نے بادل میں سنا تھا، پھر باغ والے نے اس سے پوچھا، اے اللہ کے بندے تو نے میرا نام کیوں پوچھا؟ وہ بولا، میں نے اس بادل میں ایک آواز سنی جس سے یہ پانی برسا ہے، کہ کوئی تیرا نام لے کر کہتا ہے کہ اس کے باغ کو سیراب کر دے، تو اس باغ میں خدا کے احسان کی کیا شکر گزاری کریگا۔ وہ بولا، تو نے یہ کہا، تو میں اس کی پیدا پر نظر رکھوں گا، ایک تہائی خیرات کر دوں گا اور ایک تہائی میں اور میرا اہل کھائیگا اور بقیہ تہائی اسی میں لوٹا دونگا۔

٢٧٥٣- وَحَدَّثَنَاه أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَأَجْعَلُ ثُلُثَهُ فِي الْمَسَاكِينِ وَالسَّائِلِينَ وَابْنِ السَّبِيلِ *

۲۷۵۳۔ احمد بن عبدۃ الضبی، ابوداؤد، عبدالعزیز بن ابی سلمہ، وہب بن کیسان سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، باقی اس میں یہ ہے کہ ایک تہائی میں مسکینوں، سائلوں اور مسافروں پر خرچ و خیرات کردوں گا۔

(٣٩٩) بَاب تَحْرِيمِ الرِّيَاءِ *

باب (۳۹۹) ریاء اور نمائش کی حرمت۔

٢٧٥٤- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا

۲۷۵۴۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، روح بن قاسم، علاء بن عبدالرحمٰن، بواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرمارہے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میں شریک کرنے والوں کے شرک سے بے نیاز ہوں، جو شخص

أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِي غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ *

میرے لئے کوئی ایسا عمل کرے، جس میں میرے غیر کو میرا شریک بنائے، تو میں اسے اور اس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں۔

(فائدہ) یعنی میں اس کے اس عمل کو قبول نہیں کرتا، اور دوسرے ہی کے لئے اسے چھوڑ دیتا ہوں (نووی جلد ۳)

۲۷۵۵- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنُ سُمَيْعٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ رَّايَا رَايَااللَّهُ بِهِ *

۲۷۵۵۔ عمر بن حفص بن غیاث، بواسطہ اپنے والد، اسماعیل بن سمیع، مسلم بطین، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا، جو لوگوں کو سنانے کے لئے کام کریگا، اللہ بھی اس کی ذات لوگوں کو سنائے گا، اور جو لوگوں کے دکھلانے کے لئے کام کرے تو اللہ اسے ریاکاروں کی سزا دے گا۔

(فائدہ) یعنی جس نے لوگوں کے دکھانے کے لئے کوئی عمل صالح کیا تاکہ لوگوں میں بڑائی ہو، تو اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن اس کے تمام عیوب اور برائیاں مخلوق پر ظاہر فرمادے گا۔

۲۷۵٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا الْعَلَقِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللَّهُ بِهِ *

۲۷۵٦۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، سلمہ بن کہیل، حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص لوگوں کو اپنی نیکی سنانا چاہے گا، اللہ تعالیٰ بھی اس کی ذات لوگوں کو سنادے گا، اور جو دکھانے کے لئے نیکی کریگا، اللہ تعالیٰ بھی اس کی برائیاں دکھادے گا۔

۲۷۵۷- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْمُلَائِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا غَيْرَهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۷۵۷۔ اسحاق بن ابراہیم، ملائی، سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور اتنا زیادہ ہے کہ میں نے اس کے علاوہ کسی سے نہیں سنا، جو کہتا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

۲۷۵۸- حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَعِيدٌ أَظُنُّهُ قَالَ ابْنُ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِ

۲۷۵۸۔ سعید بن عمرو اشعثی، سفیان، ولید بن حرب، ابن الحارث بن موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن کہیل سے سنا، اور انہوں نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اور میں نے حضرت جندب کے علاوہ کسی سے نہیں سنا، جو کہتا ہو کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، فرما رہے تھے اور ثوری کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ *

٢٧٥٩- وَحَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الصَّدُوقُ الْأَمِينُ الْوَلِيدُ بْنُ حَرْبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۷۵۹۔ ابن ابی عمر، سفیان، صدوق امین ولید بن حرب سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

(فائدہ) انسانی اعمال کی اصل حقیقت، ان کی غرض اور نیت پر مبنی ہے اور ریاء یعنی نمائش کے لئے کام کرنا، اسی نیت، یعنی انسانی اعمال کی غرض وغایت کو کھوکھلا کر ڈالتی ہے، اسی بناء پر اسلام نے ریاء کا نام شرک خفی رکھا ہے، واللہ اعلم۔

(٤٠٠) بَاب حِفْظُ اللِّسَانِ *

باب (۴۰۰) زبان کی حفاظت!

٢٧٦٠- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَنْزِلُ بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ *

۲۷۶۰۔ قتیبہ بن سعید، بکر بن مضر، ابن ہاد، محمد بن ابراہیم، عیسیٰ بن طلحہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بندہ ایسی بات کہہ جاتا ہے جس کی وجہ سے دوزخ میں اتنا اتر جاتا ہے کہ جتنا کہ مشرق سے مغرب تک کا فاصلہ ہے۔

٢٧٦١- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ مَا فِيهَا يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ *

۲۷۶۱۔ محمد بن ابی عمر مکی، عبدالعزیز، یزید بن الہاد، محمد بن ابراہیم، عیسیٰ بن طلحہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بندہ ایسا کلمہ کہہ جاتا ہے کہ اس کا نقصان نہیں سمجھتا اور اس کی بناء پر دوزخ میں اتنی دور جا گرتا ہے جیسا کہ مشرق سے مغرب تک کا فاصلہ ہے۔

(٤٠١) بَاب عُقُوبَةِ مَنْ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا يَفْعَلُهُ وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَيَفْعَلُهُ *

باب (۴۰۱) جو شخص دوسروں کو نصیحت کرے اور خود عمل نہ کرے اس کا عذاب۔

٢٧٦٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى وَإِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ

۲۷۶۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ بن نمیر، اسحاق بن ابراہیم، ابوکریب، ابومعاویہ، اعمش، شقیق، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ تم حضرت عثمان کے پاس نہیں جاتے اور ان سے گفتگو نہیں کرتے، وہ بولے، کیا تم سمجھتے ہو کہ میں ان سے گفتگو نہیں کرتا،

عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قِيلَ لَهُ أَلَا تَدْخُلُ عَلَى عُثْمَانَ فَتُكَلِّمَهُ فَقَالَ أَتَرَوْنَ أَنِّي لَا أُكَلِّمُهُ إِلَّا أُسْمِعُكُمْ وَاللَّهِ لَقَدْ كَلَّمْتُهُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ مَا دُونَ أَنْ أَفْتَتِحَ أَمْرًا لَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ وَلَا أَقُولُ لِأَحَدٍ يَكُونُ عَلَيَّ أَمِيرًا إِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُ بَطْنِهِ فَيَدُورُ بِهَا كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِالرَّحَى فَيَجْتَمِعُ إِلَيْهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ يَا فُلَانُ مَا لَكَ أَلَمْ تَكُنْ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ بَلَى قَدْ كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ *

میں تمہیں سناؤں، خدا کی قسم میں ان سے باتیں کر چکا ہوں، جو مجھے اپنے اور ان کے متعلق کرنا تھیں اور میں یہ نہیں چاہتا کہ وہ بات کھولوں جس کا کھولنے والا پہلا میں ہی ہوں اور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سننے کے بعد، کسی کو جو مجھ پر حاکم ہو، یہ نہیں کہتا کہ یہ سب لوگوں سے بہتر ہے، آپؐ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا، اور اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا، جس سے اس کے پیٹ کی آنتیں نکل پڑیں گی وہ آنتوں کو لے کر اس طرح گھومے گا، جیسا گدھا چکی کو لیکر گھومتا ہے اہل نار اس کے پاس جمع ہو کر کہیں گے، اے فلاں تیری کیا حالت ہے کیا تو نیکی کا حکم، اور برائی سے منع نہ کرتا تھا، وہ کہے گا ہاں میں لوگوں کو نیکی(۱) کا حکم کرتا تھا، مگر خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا، اور لوگوں کو برائی سے روکتا تھا، مگر خود اس کا ارتکاب کرتا تھا۔

٢٧٦٣- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ رَجُلٌ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْخُلَ عَلَى عُثْمَانَ فَتُكَلِّمَهُ فِيمَا يَصْنَعُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ *

۲۷۶۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابووائل بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے کہ ایک آدمی نے کہا، آپ حضرت عثمانؓ سے ان کے پاس جا کر کیوں گفتگو نہیں کرتے اور حسب سابق روایت ہے۔

(٤٠٢) بَاب النَّهْيِ عَنْ هَتْكِ الْإِنْسَانِ سِتْرَ نَفْسِهِ *

باب (۴۰۲) انسان کو اپنے گناہوں کے اظہار کی ممانعت۔

٢٧٦٤- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ قَالَ سَالِمٌ

۲۷۶۴۔ زہیر بن حرب، محمد بن حاتم، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، ابن اخی ابن شہاب، ابن شہاب، سالم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ

(۱) اگر امر بالمعروف کرنے والے کو ظن غالب ہو کہ اگر وہ امر بالمعروف کرے گا تو لوگ اسے قبول کریں گے اور برائی سے رک جائیں گے تو اس پر امر بالمعروف کرنا واجب ہے اور اگر اسے یہ ظن غالب ہو کہ ان کا دینی نقصان اور زیادہ ہو گا تو امر بالمعروف کا چھوڑنا افضل ہے اور اسی طرح اگر یہ اندیشہ ہو کہ وہ ماریں گے یا آپس میں عداوت شروع ہو جائے گی تو بھی چھوڑنا افضل ہے اور اگر یہ سمجھتا ہے کہ وہ اس کی بات قبول نہیں کریں گے اور نہ ہی ماریں گے تو پھر کرنے نہ کرنے دونوں صورتوں میں اسے اختیار ہے، امر بالمعروف کرنا افضل ہے۔

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ أُمَّتِي مُعَافَاةٌ إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ وَإِنَّ مِنَ الْإِجْهَارِ أَنْ يَعْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ قَدْ سَتَرَهُ رَبُّهُ فَيَقُولُ يَا فُلَانُ قَدْ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ فَيَبِيتُ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ زُهَيْرٌ وَإِنَّ مِنَ الْهِجَارِ *

میری تمام امت کے گناہ بخش دیئے جائیں گے، مگران لوگوں کے جو اپنے گناہوں کو فاش کرتے ہیں وہ یہ کہ آدمی رات کو کوئی گناہ کرتا ہے اور صبح ہوتی ہے اور پروردگار نے اس کے گناہ کی پردہ پوشی کی، مگر وہ دوسرے سے کہے، اے فلاں میں نے گزشتہ رات کو ایسا ایسا کام کیا، اللہ تعالیٰ نے تو اسے چھپایا اور رات بھر پردہ پوشی کرتا رہا، مگر صبح ہوتے ہی اس نے پردہ فاش کر دیا۔

(فائدہ) اس میں گناہ پر جرأت اور بے پروائی ثابت ہوتی ہے اور صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا، لہٰذا یہ ایک ایسا جرم ہے کہ معافی کے لائق نہیں ہے۔

(٤٠٣) بَاب تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَكَرَاهَةِ التَّثَاؤُبِ *

باب (۴۰۳) چھینکنے والے کا جواب دینا اور جمائی لینے کی ممانعت۔

٢٧٦٥- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَهُوَ ابْنُ غِيَاثٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الَّذِي لَمْ يُشَمِّتْهُ عَطَسَ فُلَانٌ فَشَمَّتَّهُ وَعَطَسْتُ أَنَا فَلَمْ تُشَمِّتْنِي قَالَ إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللَّهَ وَإِنَّكَ لَمْ تَحْمَدِ اللَّهَ *

۲۷۶۵۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، حفص بن غیاث، سلیمان تیمی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمیوں نے چھینکا، آپؐ نے ایک کا جواب دیا اور دوسرے کا جواب نہیں دیا، جس کو جواب نہیں دیا، اس نے کہا کہ اس کو چھینک آئی، آپؐ نے اس کو جواب دیا لیکن میں نے چھینکا، تو آپؐ نے جواب نہیں دیا، آپؐ نے فرمایا کہ اس نے الحمد للہ کہا ہے، اور تو نے الحمد للہ نہیں کہا ہے۔

٢٧٦٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي الْأَحْمَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۲۷۶۶۔ ابوکریب، ابوخالد، سلیمان، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

٢٧٦٧- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ فِي بَيْتِ بِنْتِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ فَعَطَسْتُ فَلَمْ

۲۷۶۷۔ زہیر بن حرب، محمد بن عبداللہ بن نمیر، قاسم بن مالک، عاصم بن کلیب، ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابوموسیٰ کے پاس گیا، وہ فضل بن عباس کی بیٹی کے گھر میں تھے، میں چھینکا تو ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب نہیں دیا، پھر وہ چھینکی، تو اس کا جواب دیا میں اپنی والدہ

يُشَمِّتْنِي وَعَطَسْتُ فَشَمَّتَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى أُمِّي فَأَخْبَرْتُهَا فَلَمَّا جَاءَهَا قَالَتْ عَطَسَ عِنْدَكَ ابْنِي فَلَمْ تُشَمِّتْهُ وَعَطَسَتْ فَشَمَّتَّهَا فَقَالَ إِنَّ ابْنَكِ عَطَسَ فَلَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ فَلَمْ أُشَمِّتْهُ وَعَطَسَتْ فَحَمِدَتِ اللَّهَ فَشَمَّتُّهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللَّهَ فَشَمِّتُوهُ فَإِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ فَلَا تُشَمِّتُوهُ *

کے پاس گیا، اور ان سے یہ بیان کیا، وہ ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئیں، تو انہوں نے کہا، میرے لڑکے نے چھینکا، تو تم نے جواب نہیں دیا، اور اس نے چھینکا، تو اس کا جواب دیا، ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، تمہارے لڑکے کو چھینک آئی تو اس نے الحمد للہ نہیں کہا، میں نے اس کا جواب نہیں دیا اور اسے چھینک آئی، تو اس نے الحمد للہ کہا، میں نے اس کا جواب دیا، کیونکہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے، تو اس کا جواب دو اور اگر الحمد للہ نہ کہے، تو جواب نہ دو۔

٢٧٦٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ ثُمَّ عَطَسَ أُخْرَى فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ مَزْكُومٌ *

۲۷۶۸۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، وکیع، عکرمہ بن عمار، ایاس بن سلمہ بن اکوع، بواسطہ اپنے والد، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابوالنضر، عکرمہ بن عمار، ایاس بن سلمہ، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے چھینک آئی، آپؐ نے فرمایا، یرحمک اللہ، پھر دوسری بار اسے چھینک آئی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص کو زکام ہے۔

٢٧٦٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ *

۲۷۶۹۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، علی بن حجر سعدی، اسماعیل، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جمائی شیطان کی طرف سے ہے، لہٰذا جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے، تو جہاں تک ہو سکے اسے روکے۔

٢٧٧٠- حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا

۲۷۷۰۔ ابوغسان مسمعی، مالک بن عبدالواحد، بشر بن مفضل، سہیل بن ابی صالح، ابن ابی سعید، حضرت ابوسعید خدری رضی

سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنًا لِأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يُحَدِّثُ أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَثَاوَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ عَلَى فِيهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ *

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی تم میں سے جمائی لے تو اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ دے۔ اس لئے کہ شیطان اندر داخل ہو جاتا ہے۔

٢٧٧١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَثَاوَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ *

۲۷۷۱۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز، سہیل، عبدالرحمٰن بن ابی سعید، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے، تو اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ دے، اس لئے کہ شیطان اندر داخل ہو جاتا ہے۔

(فائدہ) بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے کہ شیطان اس وقت ہنستا ہے، اور چھینک کا جواب دینا حنفیہ کے نزدیک واجب علی الکفایہ اور مالکیہ کے نزدیک فرض علی الکفایہ ہے، جیسا کہ پہلے کتاب السلام میں گزر چکا ہے، اور چھینک آنے سے چونکہ طبیعت ہلکی اور ہشاش بشاش ہو جاتی ہے اور اصول طب کے لحاظ سے بھی صحت و تندرستی کی علامت ہے، اس لئے اس پر الحمد للہ کہنا چاہئے اور جمائی چونکہ نحوست اور سستی کی علامت ہے، اس لئے اسے شیطان کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

٢٧٧٢ - حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَثَاوَبَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ *

۲۷۷۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، سہیل بن ابی صالح، ابن ابی سعید، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو نماز کے اندر جمائی آئے، تو حتی الوسع اسے روکے، اس لئے کہ شیطان اندر داخل ہو جاتا ہے۔

٢٧٧٣ - وَحَدَّثَنَاه عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ وَعَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ بِشْرٍ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ *

۲۷۷۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد، ابن ابی سعید، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بشر اور عبدالعزیز کی روایت کی طرح روایت مروی ہے۔

(٤٠٤) بَاب فِي أَحَادِيثَ مُتَفَرِّقَةٍ *

باب (۴۰۴) احادیث متفرقہ۔

٢٧٧٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ

۲۷۷۴۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، فرشتے نور سے پیدا کئے گئے، اور جنات آگ کی لپٹ سے اور حضرت آدم علیہ السلام اس سے

مَارِجٍ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ *

جس کا قرآن میں بیان کیا گیا ہے (یعنی مٹی سے)۔

٢٧٧٥- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرُّزِّيُّ جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُقِدَتْ أُمَّةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يُدْرَى مَا فَعَلَتْ وَلَا أُرَاهَا إِلَّا الْفَأْرَ أَلَا تَرَوْنَهَا إِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الْإِبِلِ لَمْ تَشْرَبْهُ وَإِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَحَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثَ كَعْبًا فَقَالَ آنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذَلِكَ مِرَارًا قُلْتُ أَأَقْرَأُ التَّوْرَاةَ وَ قَالَ إِسْحَقُ فِي رِوَايَتِهِ لَا نَدْرِي مَا فَعَلَتْ *

٢٧٧٥۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن مثنیٰ، محمد بن عبداللہ ثقفی، عبدالوہاب، خالد، محمود بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کا ایک گروہ گم ہو گیا تھا، معلوم نہ ہوا وہ کہاں گئے ہیں؟ میں سمجھتا ہوں وہ گروہ (مسخ ہو کر) چوہے ہیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب چوہوں کے لئے اونٹ کا دودھ رکھا جائے تو وہ نہیں پیتے اور جب بکری کا دودھ رکھو، تو وہ پی لیتے ہیں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث کعب سے بیان کی، تو انہوں نے فرمایا کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ میں نے کہا جی نہیں، انہوں نے بار بار یہی دریافت کیا، تو میں نے کہا، کیا میں نے تورات پڑھی ہے؟ اسحاق نے اپنی روایت میں "لاندری ما فعلت" کے لفظ بیان کئے ہیں۔

(فائدہ) یعنی میرا تو سارا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے سنا ہوا ہے کیونکہ بنی اسرائیل پر اونٹ کا گوشت اور دودھ دونوں حرام کئے گئے۔

٢٧٧٦- وَحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ الْفَأْرَةُ مَسْخٌ وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّهُ يُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَبَنُ الْغَنَمِ فَتَشْرَبُهُ وَيُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَبَنُ الْإِبِلِ فَلَا تَذُوقُهُ فَقَالَ لَهُ كَعْبٌ أَسَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفَأُنْزِلَتْ عَلَيَّ التَّوْرَاةُ *

٢٧٧٦۔ ابوکریب محمد بن العلاء، ابواسامہ، ہشام، محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ چوہا مسخ شدہ آدمی ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ چوہے کے سامنے بکری کا دودھ رکھو تو پی لیتا ہے، اور اونٹ کا رکھو تو چھوتا ہی نہیں، کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے کیا تم نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے تو کیا مجھ پر تورات نازل ہوئی ہے؟

٢٧٧٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ *

٢٧٧٧۔ قتیبہ بن سعید، لیث، عقیل، زہری، ابن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔

٢٧٧٨- وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ

٢٧٧٨۔ ابو الطاہر اور حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس

يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

(دوسری سند) زہیر بن حرب، محمد بن حاتم، یعقوب بن ابراہیم، ابن اخی ابن شہاب، ابن شہاب ابن میسب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

٢٧٧٩- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَاللَّفْظُ لِشَيْبَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ *

۲۷۷۹۔ ہداب بن خالد، شیبان بن فروخ، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا بھی عجیب حال ہے، ہر حالت میں اس کے لئے خیر ہی خیر ہے۔ اور یہ بات کسی کو حاصل نہیں، اگر اسے خوشی حاصل ہوئی اور شکر کیا، تو اس میں بھی ثواب ہے۔ اور اگر پریشانی و مصیبت لاحق ہوئی تو اس پر صبر کیا تو اس میں بھی اس کے لئے خیر ہے۔

(٤٠٥) بَاب النَّهْيِ عَنِ الْمَدْحِ إِذَا كَانَ فِيهِ إِفْرَاطٌ وَخِيفَ مِنْهُ فِتْنَةٌ عَلَى الْمَمْدُوحِ *

باب (۴۰۵) کسی کی اتنی زیادہ تعریف کرنے کی کہ جس سے اس کے فتنہ میں پڑ جانے کا اندیشہ ہو، ممانعت۔

٢٧٨٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا صَاحِبَهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللَّهُ حَسِيبُهُ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا أَحْسِبُهُ إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَاكَ كَذَا وَكَذَا *

۲۷۸۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریع، خالد حذاء، عبدالرحمٰن بن ابی بکر، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوسرے آدمی کی تعریف کرنے لگا، آپؐ نے فرمایا، افسوس تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی، تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی، آپؐ نے کئی بار یہی فرمایا، جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی کی تعریف ہی کرنا چاہے تو یوں کہے میں سمجھتا ہوں اور اللہ خوب جانتا ہے، اور میں دل کا حال نہیں جانتا، یا عاقبت کا علم اللہ کو ہے، کہ وہ ایسا ایسا ہے۔

٢٧٨١- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و

۲۷۸۱۔ محمد بن عمرو بن عباد، محمد بن جعفر (دوسری سند) ابوبکر بن نافع، غندر، شعبہ، خالد حذا، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ،

حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ قَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْهُ فِي كَذَا وَكَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا يَقُولُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا إِنْ كَانَ يُرَى أَنَّهُ كَذَلِكَ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا *

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک آدمی کا ذکر آیا، ایک شخص بولا، یارسول اللہ، اللہ تعالیٰ کے رسول کے بعد فلاں فلاں کام میں کوئی اس سے افضل نہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا، افسوس تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی ہے، کئی مرتبہ آپؐ نے یہی فرمایا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی ضرور بالضرور اپنے بھائی کی تعریف کرنا چاہے، تو یوں کہے، میں خیال کرتا ہوں کہ وہ ایسا ہے اور اس پر بھی یہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کسی کو اچھا نہیں کہتا۔

٢٧٨٢ - وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ح و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا فَقَالَ رَجُلٌ مَا مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْهُ *

۲۷۸۲۔ عمرو ناقد، ہاشم بن قاسم، (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، شبابہ بن سوار، شعبہ سے اس سند کے ساتھ یزید بن زریع کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی اس میں "مامن رجل بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل منہ" کا جملہ نہیں ہے۔

٢٧٨٣ - حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُثْنِي عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ فِي الْمِدْحَةِ فَقَالَ لَقَدْ أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ *

۲۷۸۳۔ ابوجعفر محمد بن الصباح، اسماعیل بن زکریا، برید بن عبداللہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوسرے آدمی کی بہت ہی زیادہ تعریف کی، آپؐ نے فرمایا تو نے اسے ہلاک کر دیا، یا اس شخص کی پیٹھ کو کاٹ دیا۔

٢٧٨٤ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى جَمِيعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ يُثْنِي عَلَى أَمِيرٍ مِنَ الْأُمَرَاءِ فَجَعَلَ الْمِقْدَادُ يَحْثِي

۲۷۸۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن مثنیٰ، ابن مہدی، عبدالرحمٰن، سفیان، حبیب، مجاہد، ابومعمر بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص امیروں میں سے کسی امیر کی تعریف کر رہا تھا، حضرت مقداد نے اس کے منہ پر مٹی ڈالنا شروع کر دی فرمایا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ہمیں حکم دیا

عَلَيْهِ التُّرَابَ وَقَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْثِيَ فِي وُجُوهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ*

ہے کہ تعریف کرنے والے لوگوں کے چہروں پر ہم خاک جھونک دیں۔

(فائدہ) ان روایات سے ایسی تعریف کی ممانعت ثابت ہوتی ہے کہ جس سے تعریف کئے گئے آدمی میں تکبر اور غرور پیدا ہو جائے، ورنہ روایات سے ایسی تعریف کا جن میں فتنہ نہ ہو جواز ثابت ہے۔

۲۷۸۵- و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ رَجُلًا جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ فَعَمِدَ الْمِقْدَادُ فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَكَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَجَعَلَ يَحْثُو فِي وَجْهِهِ الْحَصْبَاءَ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ*

۲۷۸۵۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور، ابراہیم، ہمام بن حارث سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عثمان کی تعریف کرنے لگا، تو حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھے اور وہ ایک موٹے آدمی تھے اور اس کے منہ پر کنکریاں ڈالنے لگے، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، اے مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم کو کیا ہوا ہے؟ حضرت مقداد نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ پر خاک ڈال دو۔

(فائدہ) حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث کو ظاہر ہی پر محمول کیا، اور ایک جماعت علماء کی اسی کی قائل ہے۔ اور دیگر حضرات فرماتے ہیں کہ انہیں تعریف پر کوئی انعام وغیرہ مت دو، اور انہیں یاد دلاؤ کہ تم مٹی سے پیدا ہوئے ہو، اس لئے خاکساری اور تواضع اختیار کرو، قالہ المناوی والنووی۔

۲۷۸۶- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنِ الْمِقْدَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۲۷۸۶۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، عبدالرحمٰن، سفیان، منصور، (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ، اشجعی، عبیداللہ بن عبدالرحمٰن، سفیان ثوری، اعمش، منصور، ابراہیم، ہمام، حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے حسب روایت مروی ہے۔

۲۷۸۷- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا صَخْرٌ يَعْنِي ابْنَ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَانِي فِي الْمَنَامِ أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَذَبَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ

۲۷۸۷۔ نصر بن علی جہضمی، بواسطہ اپنے والد، صخر، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں، تو دو شخصوں نے مجھے کھینچا، ان میں سے ایک بڑا تھا اور دوسرا چھوٹا میں نے چھوٹے کو مسواک دی مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو دو،

لِي كِبَرٌ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ *

چنانچہ میں نے بڑے کو دیدی۔

(٤٠٦) بَاب التَّثَبُّتِ فِي الْحَدِيثِ وَحُكْمِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ *

باب (۴۰۶) حدیث کو سمجھ کر پڑھنا چاہئے اور کتابت علم کا حکم۔

٢٧٨٨- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا بِهِ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ وَيَقُولُ اسْمَعِي يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ اسْمَعِي يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ وَعَائِشَةُ تُصَلِّي فَلَمَّا قَضَتْ صَلَاتَهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ أَلَا تَسْمَعُ إِلَى هَذَا وَمَقَالَتِهِ آنِفًا إِنَّمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَأَحْصَاهُ *

۲۷۸۸۔ ہارون بن معروف، سفیان بن عیینہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث بیان کرتے تھے اور فرماتے تھے سن اے حجرہ والی سن اے حجرہ والی! حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نماز پڑھ رہی تھیں، جب نماز پڑھ چکیں تو انہوں نے عروہ سے کہا، تم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیثیں سنیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح احادیث بیان کرتے تھے کہ اگر گننے والا انہیں، گننا چاہتا، تو انہیں گن لیتا۔

٢٧٨٩- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَكْتُبُوا عَنِّي وَمَنْ كَتَبَ عَنِّي غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُهُ وَحَدِّثُوا عَنِّي وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ قَالَ هَمَّامٌ أَحْسِبُهُ قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ *

۲۷۸۹۔ ہداب بن خالد، ہمام، زید بن اسلم، عطاء بن یسار حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرا کلام مت لکھو، اور جس نے مجھ سے سن کر قرآن کے علاوہ کچھ لکھا ہے، تو اسے مٹا دے البتہ میری احادیث بیان کرو، اس میں کوئی ہرج نہیں اور جو قصداً مجھ پر جھوٹ باندھے، وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

(فائدہ) یہ ابتدائی حکم ہے، تاکہ کتابت قرآن اور کتابت حدیث باہم ملتبس نہ ہو جائے، بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھنے کا حکم دے دیا، چنانچہ ابوشاہ کے لئے لکھنے کا حکم فرمایا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس لکھا ہوا صحیفہ موجود تھا اور اسی طرح حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ احادیث لکھا کرتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا، ان تمام روایات سے جواز کتابت حدیث بلکہ حکم کتابت حدیث نکلتا ہے، اور اسی پر اجماع امت قائم ہے۔

(٤٠٧) بَاب قِصَّةِ أَصْحَابِ الْأُخْدُودِ وَالسَّاحِرِ وَالرَّاهِبِ وَالْغُلَامِ *

باب (۴۰۷) اصحاب اخدود (خندق والے) اور جادوگر اور راہب اور غلام کا واقعہ!

٢٧٩٠- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

۲۷۹۰۔ ہداب بن خالد، حماد بن سلمہ، ثابت، صہیب رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ إِلَيَّ غُلَامًا أُعَلِّمْهُ السِّحْرَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهُ فَكَانَ فِي طَرِيقِهِ إِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ إِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ فَأَعْجَبَهُ فَكَانَ إِذَا أَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ إِلَيْهِ فَإِذَا أَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ إِذَا خَشِيتَ السَّاحِرَ فَقُلْ حَبَسَنِي أَهْلِي وَإِذَا خَشِيتَ أَهْلَكَ فَقُلْ حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَتَى عَلَى دَابَّةٍ عَظِيمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ أَعْلَمُ آلسَّاحِرُ أَفْضَلُ أَمِ الرَّاهِبُ أَفْضَلُ فَأَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ أَمْرُ الرَّاهِبِ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ أَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هَذِهِ الدَّابَّةَ حَتَّى يَمْضِيَ النَّاسُ فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ فَأَتَى الرَّاهِبَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ أَيْ بُنَيَّ أَنْتَ الْيَوْمَ أَفْضَلُ مِنِّي قَدْ بَلَغَ مِنْ أَمْرِكَ مَا أَرَى وَإِنَّكَ سَتُبْتَلَى فَإِنِ ابْتُلِيتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَيَّ وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَيُدَاوِي النَّاسَ مِنْ سَائِرِ الْأَدْوَاءِ فَسَمِعَ جَلِيسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ فَأَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيرَةٍ فَقَالَ مَا هَاهُنَا لَكَ أَجْمَعُ إِنْ أَنْتَ شَفَيْتَنِي فَقَالَ إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللَّهُ فَإِنْ أَنْتَ آمَنْتَ بِاللَّهِ دَعَوْتُ اللَّهَ فَشَفَاكَ فَآمَنَ بِاللَّهِ فَشَفَاهُ اللَّهُ فَأَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ قَالَ رَبِّي قَالَ وَلَكَ رَبٌّ

وسلم نے فرمایا، گزشتہ اقوام میں ایک بادشاہ تھا، اس کے پاس ایک جادوگر تھا، جب وہ بوڑھا ہو گیا، تو اس نے بادشاہ سے کہا، اب میں تو بوڑھا ہو گیا ہو، کسی لڑکے کو میرے پاس بھیج دیجئے تا کہ میں اسے سحر کی تعلیم دے دوں، بادشاہ نے ایک لڑکا سحر کی تعلیم کے لئے اس کے پاس بھیج دیا اور جاتے وقت اس لڑکے کے راستے میں ایک خدا پرست فقیر رہتا تھا، لڑکا اس کے پاس بیٹھ کر اس کی باتیں سنتا، جو اسے پسند آتیں، چنانچہ جب ساحر کے پاس جاتا اور فقیر کی طرف سے گزرتا، تو اس کے پاس بیٹھتا، لیکن ساحر کے پاس پہنچتا، تو ساحر تاخیر ہونے کی وجہ سے اسے مارتا، لڑکے نے راہب سے اس کی شکایت کی، راہب نے کہا، اگر تم کو ساحر سے اندیشہ ہو تو کہہ دیا کرو، کہ گھر والوں نے مجھے روک لیا اور اگر گھر والوں کا خوف ہو، تو کہہ دیا کرو۔ مجھے ساحر نے روک لیا تھا، ایک بار کسی بڑے درندہ نے لوگوں کا راستہ بند کر دیا، لڑکا بھی ادھر پہنچا، کہنے لگا، آج میں تجربہ کرونگا کہ ساحر افضل ہے یا راہب، اور ایک پتھر لیا اور کہا الٰہی اگر راہب کا معاملہ تجھے ساحر کے معاملہ سے زیادہ پسند ہے، تو اس درندہ کو مار دے، تاکہ لوگ آئیں جائیں اور پتھر اس جانور کے مارا، اور اسے قتل کر دیا، اور لوگ چلے گئے، لڑکا فقیر کے پاس آیا، اور واقعہ کی اطلاع دی، فقیر نے کہا، بیٹا آج تو مجھ سے افضل ہے، تیرا معاملہ اس حد تک پہنچ گیا کہ عنقریب تو مصیبت میں گرفتار ہوگا، جب مصیبت میں مبتلا ہو، تو میرا پتہ نہ دینا، یہ لڑکا مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو بھی اچھا کر دیتا، بلکہ تمام بیماریوں کا علاج کرتا، بادشاہ کا ایک ہمنشین اندھا ہو گیا، لڑکے کی خبر سن کر اس کے پاس بہت سے تحفے لایا، اور کہنے لگا اگر تم مجھے شفا دیدو گے، تو یہ تمام چیزیں جو یہاں ہیں تمہارے لئے حاضر ہیں، لڑکے نے کہا، میں تو کسی کو شفا نہیں دے سکتا، شفا تو خدا دیتا ہے، اگر تم خدا پر ایمان لے آؤ، تو میں اس سے دعا کرونگا، وہ تم کو شفا دے گا، وہ خدا پر ایمان لے آیا، خدا نے اس کو شفا دے دی، شفا پا کر وہ بادشاہ کی مصاحبت میں

غَيْرِي قَالَ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ فَجِيءَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ أَيْ بُنَيَّ قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ فَقَالَ إِنِّي لَا يَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللَّهُ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَجِيءَ بِالرَّاهِبِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَدَعَا بِالْمِئْشَارِ فَوَضَعَ الْمِئْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ حَتَّى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيءَ بِجَلِيسِ الْمَلِكِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَوَضَعَ الْمِئْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ بِهِ حَتَّى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيءَ بِالْغُلَامِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ إِلَى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاصْعَدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَإِذَا بَلَغْتُمْ ذُرْوَتَهُ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاطْرَحُوهُ فَذَهَبُوا بِهِ فَصَعِدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيهِمُ اللَّهُ فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ فَاحْمِلُوهُ فِي قُرْقُورٍ فَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاقْذِفُوهُ فَذَهَبُوا بِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَانْكَفَأَتْ بِهِمُ السَّفِينَةُ فَغَرِقُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيهِمُ اللَّهُ فَقَالَ لِلْمَلِكِ إِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتَّى تَفْعَلَ مَا آمُرُكَ بِهِ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَتَصْلُبُنِي عَلَى جِذْعٍ ثُمَّ خُذْ

گیا، بادشاہ نے کہا، کس نے تیری نگاہ دوبارہ پیدا کر دی؟ اس نے کہا، میرے رب نے، بادشاہ نے کہا، میرے علاوہ تیرا کوئی اور رب بھی ہے؟ ہمنشین نے کہا، میرا اور تیرا رب اللہ ہے، بادشاہ پکڑوا کر اسے تکلیفیں دینے لگا، اس نے لڑکے کا پتہ بتا دیا، لڑکے کو بلایا گیا، بادشاہ نے کہا، بیٹا اب تیری قوت سحر یہاں تک پہنچ گئی کہ تو اندھے اور مبروص کو بھی اچھا کرتا ہے، اور ایسا ایسا کرتا ہے، لڑکے نے کہا، میں کسی کو شفا نہیں دیتا، بلکہ اللہ شفا دیتا ہے، بادشاہ نے اس کو بھی پکڑوا کر تکالیف دینا شروع کیں، آخر اس نے فقیر کا پتہ بتا دیا، فقیر کو بلوایا گیا، اور اس سے کہا گیا، اپنے مذہب کو ترک کر دو، فقیر نے انکار کیا، بادشاہ نے آرا منگوا کر فقیر کے سر پر رکھوا کر چروا کر دو ٹکڑے کرا دیئے، اس کے بعد ہمنشین کو طلب کیا گیا اور اس سے بھی کہا گیا، اپنے مذہب سے باز آؤ، اس نے بھی انکار کیا، بادشاہ نے اس کو بھی چروا کر دو ٹکڑے کرا دیا، اس کے بعد لڑکے کو بلایا گیا اور اس سے کہا گیا کہ تو اپنے مذہب سے باز آ، اس نے بھی انکار کیا، بادشاہ نے اس کو چند آدمیوں کے حوالے کر دیا اور حکم دیا کہ اس کو فلاں پہاڑ پر لے جاؤ اور چوٹی پر چڑھ جاؤ، اگر یہ اپنے مذہب سے باز نہ آئے، تو وہاں سے اسے پھینک دینا، لوگ اسے لے کر پہاڑ پر چڑھ گئے، لڑکے نے کہا، الٰہی جس طرح تو چاہے، مجھے ان سے بچائے، فوراً پہاڑ میں زلزلہ آیا، وہ سب لوگ گر گئے اور لڑکا پیدل چلتا بادشاہ کے پاس آگیا، بادشاہ نے کہا، تیرے ساتھی کیا ہوئے، وہ بولا مجھے خدا نے ان سے بچا لیا، بادشاہ نے پھر اسے اپنے چند مصاحبوں کے حوالہ کر کے حکم دیا کہ اس کو لے جا کر چھوٹی کشتی میں سوار کرو، اور وسط سمندر میں پہنچ کر مذہب ترک نہ کرنے کی صورت میں اس کو سمندر میں پھینکدو، لوگ اس کو لے گئے، لڑکے نے کہا، الٰہی تو جس طرح چاہے، مجھ کو ان سے بچا لے، فوراً کشتی ان آدمیوں سمیت الٹ گئی، سب ڈوب گئے اور لڑکا پیدل چل کر بادشاہ کے پاس آگیا، بادشاہ نے پوچھا تیرے ساتھی

سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِي ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ بِاسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ ارْمِنِي فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ قَتَلْتَنِي فَجَمَعَ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَصَلَبَهُ عَلَى جِذْعٍ ثُمَّ أَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِي صُدْغِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي صُدْغِهِ فِي مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَأُتِيَ الْمَلِكُ فَقِيلَ لَهُ أَرَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللَّهِ نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ قَدْ آمَنَ النَّاسُ فَأَمَرَ بِالْأُخْدُودِ فِي أَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ وَأَضْرَمَ النِّيرَانَ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِينِهِ فَأَحْمُوهُ فِيهَا أَوْ قِيلَ لَهُ اقْتَحِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى جَاءَتِ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَتَقَاعَسَتْ أَنْ تَقَعَ فِيهَا فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ يَا أُمَّهِ اصْبِرِي فَإِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ *

کیا ہوئے؟ لڑکے نے کہا، مجھے خدا نے ان سے بچالیا، اس کے بعد خود ہی بادشاہ سے کہنے لگا، تم ہرگز مجھے قتل نہ کر سکو گے، جب تک میرے کہنے پر عمل نہ کرو گے، بادشاہ نے کہا وہ کیا بات ہے؟ لڑکے نے کہا، ایک میدان میں سب لوگوں کو جمع کرو، اور مجھے سولی کے تختہ پر لٹکاؤ، پھر میرے ترکش سے ایک تیر لے کر تیر کو کمان کے چلہ میں رکھ کر کہو، اس خدا کے نام سے مارتا ہوں، جو اس لڑکے کا رب ہے، پھر مجھے تیر مارو، اگر ایسا کرو گے، تو مجھے مار سکو گے، بادشاہ نے سب لوگوں کو جمع کیا، لڑکے کو ایک سولی کے تختہ پر لٹکا دیا اور اس کے ترکش سے ایک تیر لے کر، کمان کے چلہ میں رکھ کر کہا، اس خدا کے نام سے مارتا ہوں، جو اس لڑکے کا پروردگار ہے، یہ کہہ کر تیر مارا، تیر لڑکے کی کنپٹی میں جا کر پیوست ہو گیا، لڑکے نے اپنا ہاتھ اپنی کنپٹی پر رکھا اور مر گیا، یہ دیکھ کر سب لوگ کہنے لگے، کہ ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، بادشاہ کو بھی یہ خبر پہنچ گئی، اور کہا گیا جس بات کا تم کو اندیشہ تھا، اب وہی بات آپہنچی، لوگ ایمان لے آئے، بادشاہ نے گلیوں کے دہانے پر کچھ خندق کھدوانے کا حکم دیا، خندق کھود لئے گئے، اور ان میں آگ جلادی گئی، بادشاہ نے کہا، جو شخص اپنے مذہب سے باز نہ آئے گا، میں اسے اس میں ڈال دوں گا، لوگ باز نہ آئے، اور خندق میں داخل ہو گئے، آخر ایک عورت آئی، جس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا، اور خندق میں گرنے سے رکی، بچہ نے اپنی ماں سے کہا، اماں تم صبر کرو، تم حق پر ہو۔

(فائدہ) اخدود کے معنی خندق کے ہیں، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ان خندق والوں کا ذکر فرمایا ہے قتل اصحاب الاخدود الآیۃ اور اس روایت میں سارا واقعہ مذکور ہے۔

(٤٠٨) بَاب حَدِيثِ جَابِرٍ الطَّوِيلِ وَقِصَّةِ أَبِي الْيَسَرِ *

باب (۴۰۸) قصہ ابوالیسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث۔

۲۷۹۱- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَتَقَارَبَا فِي لَفْظِ الْحَدِيثِ وَالسِّيَاقُ لِهَارُونَ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَاهِدٍ أَبِي حَزْرَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي نَطْلُبُ الْعِلْمَ فِي هَذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ قَبْلَ أَنْ يَهْلِكُوا فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ لَقِينَا أَبَا الْيَسَرِ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ مَعَهُ ضِمَامَةٌ مِنْ صُحُفٍ وَعَلَى أَبِي الْيَسَرِ بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا عَمِّ إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِكَ سَفْعَةً مِنْ غَضَبٍ قَالَ أَجَلْ كَانَ لِي عَلَى فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ الْحَرَامِيِّ مَالٌ فَأَتَيْتُ أَهْلَهُ فَسَلَّمْتُ فَقُلْتُ ثَمَّ هُوَ قَالُوا لَا فَخَرَجَ عَلَيَّ ابْنٌ لَهُ جَفْرٌ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ أَبُوكَ قَالَ سَمِعَ صَوْتَكَ فَدَخَلَ أَرِيكَةَ أُمِّي فَقُلْتُ اخْرُجْ إِلَيَّ فَقَدْ عَلِمْتُ أَيْنَ أَنْتَ فَخَرَجَ فَقُلْتُ مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنِ اخْتَبَأْتَ مِنِّي قَالَ أَنَا وَاللَّهِ أُحَدِّثُكَ ثُمَّ لَا أَكْذِبُكَ خَشِيتُ وَاللَّهِ أَنْ أُحَدِّثَكَ فَأَكْذِبَكَ وَأَنْ أَعِدَكَ فَأُخْلِفَكَ وَكُنْتَ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ وَاللَّهِ مُعْسِرًا قَالَ قُلْتُ آللَّهِ قَالَ اللَّهِ قُلْتُ آللَّهِ قَالَ اللَّهِ قُلْتُ آللَّهِ قَالَ اللَّهِ قَالَ فَأَتَى بِصَحِيفَتِهِ فَمَحَاهَا بِيَدِهِ فَقَالَ إِنْ وَجَدْتَ قَضَاءً فَاقْضِنِي وَإِلَّا أَنْتَ فِي حِلٍّ فَأَشْهَدُ بَصَرُ عَيْنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلَى عَيْنَيْهِ وَسَمْعُ أُذُنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَعَاهُ قَلْبِي هَذَا وَأَشَارَ إِلَى مَنَاطِ قَلْبِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ

۲۷۹۱۔ ہارون بن معروف، محمد بن عباد، حاتم بن اسماعیل، یعقوب بن ابی مجاہد، عبادہ بن ولید بن عباد بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار کا یہ خاندان تمام نہ ہوا تھا کہ اس زمانہ میں، میں اور میرے والد طلب علم کے لئے ان کے پاس گئے، سب سے اول ابو الیسر صحابی سے ہماری ملاقات ہوئی، ابو الیسر کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا، جس کے پاس کاغذ وں کا ایک بستہ تھا، ابو الیسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے اور مسافری کپڑا پہنے تھے، غلام بھی اسی لباس میں تھا، میرے والد نے ان سے کہا چچا مجھے آپؐ کے چہرے پر کچھ غصہ کے آثار نظر آتے ہیں، کہنے لگے، ہاں فلاں بن فلاں حرامی پر میرا کچھ قرض تھا، میں اس کے گھر گیا، اور سلام کیا اور پوچھا، کیا وہ گھر میں ہیں؟ انہوں نے کہہ دیا نہیں، اتنے میں ابن جعفر باہر نکل آیا، میں نے کہا، تیرا باپ کہاں ہے؟ بولا تمہاری آواز سن کر میری والدہ کے چھپر کھٹ میں گھس گئے، میں نے کہا، اب نکل آؤ تم جہاں ہو، مجھے معلوم ہو گیا، وہ باہر آیا، میں نے کہا، تم مجھ سے کیوں چھپے، وہ بولا بخدا میں آپ سے بیان کرتا ہوں، جھوٹ نہیں بولوں گا، خدا کی قسم آپ سے جھوٹ بولتے مجھے ڈر لگا، اور وعدہ کرنے کے بعد خلاف ورزی کرنے سے مجھے خوف معلوم ہوا، کیونکہ آپ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، بخدا میں تنگ دست ہوں، میں نے کہا، خدا کو گواہ کر کے کہتے ہو، بولا خدا گواہ ہے، میں نے اس کا کاغذ منگوا کر اسی کے ہاتھ سے اس کو مٹوا دیا، اور اس سے کہہ دیا، اگر تیرے پاس ہو، تو ادا کر دینا، ورنہ تم کو میری طرف سے معافی ہے، ابو الیسر نے یہ فرما کر اپنی آنکھوں اور کانوں اور سینہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا، کہ میں شہادت دیتا ہوں، کہ میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا، میرے ان کانوں نے سنا اور میرے اس دل نے یاد رکھا، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جو شخص تنگدست کو (ادائے قرض کی)

وَضَعَ عَنْهُ أَظَلَّهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَنَا يَا عَمِّ لَوْ أَنَّكَ أَخَذْتَ بُرْدَةَ غُلَامِكَ وَأَعْطَيْتَهُ مَعَافِرِيَّكَ وَأَخَذْتَ مَعَافِرِيَّهُ وَأَعْطَيْتَهُ بُرْدَتَكَ فَكَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةٌ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَقَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِ يَا ابْنَ أَخِي بَصَرُ عَيْنَيَّ هَاتَيْنِ وَسَمْعُ أُذُنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَعَاهُ قَلْبِي هَذَا وَأَشَارَ إِلَى مَنَاطِ قَلْبِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَأَلْبِسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ وَكَانَ أَنْ أَعْطَيْتُهُ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا أَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ حَسَنَاتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ مَضَيْنَا حَتَّى أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فِي مَسْجِدِهِ وَهُوَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهِ فَتَخَطَّيْتُ الْقَوْمَ حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ أَتُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَرِدَاؤُكَ إِلَى جَنْبِكَ قَالَ فَقَالَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي هَكَذَا وَفَرَّقَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَقَوَّسَهَا أَرَدْتُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيَّ الْأَحْمَقُ مِثْلُكَ فَيَرَانِي كَيْفَ أَصْنَعُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِنَا هَذَا وَفِي يَدِهِ عُرْجُونُ ابْنِ طَابٍ فَرَأَى فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَحَكَّهَا بِالْعُرْجُونِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَخَشَعْنَا ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَخَشَعْنَا ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْنَا لَا أَيُّنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قِبَلَ وَجْهِهِ فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ

مہلت دے، یا اس کو معاف کر دے، تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سایہ میں جگہ دے گا، میں نے کہا چچا یہ تو بتایئے کہ اگر آپ اپنے غلام کی چادر لے لیتے اور مسافری لباس اس کو دے دیتے، یا اس کا مسافری لباس لے لیتے اور اپنی چادر اس کو دے دیتے، تو آپ کا بھی پورا جوڑا ہو جاتا، اور اس کا بھی، ابوالیسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے سر پر ہاتھ پھیر کر فرمایا، الٰہی اس کو برکت عطا فرما، پھر فرمایا، بھتیجے میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا ہے اور ان دونوں کانوں نے سنا ہے اور اس دل نے یاد رکھا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان (غلاموں) کو وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو، اور وہی پہناؤ جو خود پہنتے ہو، اور دنیا کا سامان دیدینا میرے لئے اس سے زیادہ سہل ہے کہ قیامت کے دن یہ میری نیکیاں لے لے، ابوالیسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے ہم جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ان کی مسجد میں گئے، وہ اس وقت صرف ایک کپڑا اوڑھے نماز پڑھ رہے تھے، میں لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر جا کر قبلہ کے اور ان کے درمیان حائل ہو کر بیٹھ گیا اور کہا خدا آپ پر رحمت کرے، آپ ایک کپڑا اوڑھ کر نماز پڑھ رہے ہیں، باوجودیکہ آپ کی چادر بھی رکھی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ہاتھ کی انگلیاں کھول کر قوس نما شکل بنا کر میرے سینہ پر ماریں اور فرمایا، یہ میں نے اس لئے کیا کہ تیری طرح کے احمق آدمی مجھے ایسا کرتے دیکھیں اور ایسا ہی کرنے لگیں، ایک روز اسی مسجد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، دست مبارک میں ابن طاب کی لکڑی تھی، آپ نے مسجد کے قبلہ (والی دیوار) پر کچھ ناک کی ریزش لگی دیکھی تو لکڑی سے اسے چھیل ڈالا، پھر ہماری طرف رخ کر کے فرمایا، تم میں سے کون پسند کرتا ہے، کہ خدا اس کی طرف سے روگردانی کرے، ہم ڈر گئے؟ حضورؐ نے پھر فرمایا تم میں سے کون چاہتا ہے کہ خدا اس کی طرف سے روگردانی کرے؟ ہم

تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرَى فَإِنْ عَجِلَتْ بِهِ بَادِرَةٌ فَلْيَقُلْ بِثَوْبِهِ هَكَذَا ثُمَّ طَوَى ثَوْبَهُ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ أَرُونِي عَبِيرًا فَقَامَ فَتًى مِنَ الْحَيِّ يَشْتَدُّ إِلَى أَهْلِهِ فَجَاءَ بِخَلُوقٍ فِي رَاحَتِهِ فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَهُ عَلَى رَأْسِ الْعُرْجُونِ ثُمَّ لَطَخَ بِهِ عَلَى أَثَرِ النُّخَامَةِ فَقَالَ جَابِرٌ فَمِنْ هُنَاكَ جَعَلْتُمُ الْخَلُوقَ فِي مَسَاجِدِكُمْ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَطْنِ بُوَاطٍ وَهُوَ يَطْلُبُ الْمَجْدِيَّ بْنَ عَمْرٍو الْجُهَنِيَّ وَكَانَ النَّاضِحُ يَعْتَقِبُهُ مِنَّا الْخَمْسَةُ وَالسِّتَّةُ وَالسَّبْعَةُ فَدَارَتْ عُقْبَةُ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاضِحٍ لَهُ فَأَنَاخَهُ فَرَكِبَهُ ثُمَّ بَعَثَهُ فَتَلَدَّنَ عَلَيْهِ بَعْضَ التَّلَدُّنِ فَقَالَ لَهُ شَأْ لَعَنَكَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا اللَّاعِنُ بَعِيرَهُ قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ انْزِلْ عَنْهُ فَلَا تَصْحَبْنَا بِمَلْعُونٍ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوا مِنَ اللَّهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيبُ لَكُمْ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ عُشَيْشِيَةٌ وَدَنَوْنَا مَاءً مِنْ مِيَاهِ الْعَرَبِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَجُلٌ يَتَقَدَّمُنَا فَيَمْدُرُ الْحَوْضَ فَيَشْرَبُ وَيَسْقِينَا قَالَ جَابِرٌ فَقُمْتُ فَقُلْتُ هَذَا رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ مَعَ جَابِرٍ فَقَامَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَانْطَلَقْنَا إِلَى الْبِئْرِ فَنَزَعْنَا فِي الْحَوْضِ سَجْلًا أَوْ سَجْلَيْنِ ثُمَّ مَدَرْنَاهُ ثُمَّ نَزَعْنَا

پھر ڈر گئے، آپ نے پھر فرمایا، تم میں سے کون چاہتا ہے کہ خدا اس کی طرف سے منہ پھیر لے؟ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ہم میں سے یہ کوئی بھی نہیں چاہتا فرمایا، جب کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے منہ کے سامنے ہوتا ہے، لہٰذا منہ کے سامنے نہ تھوکے، بلکہ بائیں طرف پاؤں کے نیچے تھوکے، اگر تھوک نہ رکے، تو کپڑے میں لے کر اس طرح کرلے اور آپؐ نے کپڑے کو پیچیدہ کر کے مل کے دکھایا، پھر فرمایا، کچھ خوشبو لاؤ، ایک جوان اٹھ کر دوڑ تا اپنے گھر گیا اور ہاتھ میں کچھ خوشبو لایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لکڑی کی نوک پر لگائی اور ریزش کے مقام پر اس کو مل دیا، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، اسی وجہ سے تم لوگ اپنی مسجدوں میں خوشبو لگاتے ہو، حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بطن بواط کی لڑائی میں گئے اور آپؐ مجدی بن عمرو جہنی کی تلاش میں تھے اور ہم لوگوں کا یہ حال تھا کہ پانچ اور چھ اور سات آدمیوں میں ایک اونٹ تھا، جس پر باری باری سوار ہوتے تھے، ایک انصاری کے چڑھنے کی باری آئی، اس نے اونٹ کو بٹھایا اور چڑھا، پھر اسے اٹھایا، اس نے کچھ شوخی کی، انصاری نے کہا "شألعنك الله" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے؟ جو اپنے اونٹ پر لعنت کرتا ہے، انصاری بولا، میں ہوں، یارسول اللہ، آپؐ نے فرمایا، اس اونٹ پر سے اتر جا اور ہمارے ساتھ لعنت کیا ہوا، اونٹ نہ رہے، اپنی جانوں اور اپنی اولاد اور اپنے مالوں کے لئے بددعا مت کیا کرو، ممکن ہے، کہ وہ بددعا ایسے وقت میں نکلے، جب کہ خدا سے کچھ مانگنا ہو، اور وہ قبول فرمائے، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے، جب شام ہوئی اور عرب کے ایک پانی سے قریب ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کون شخص ہم سے آگے جا کر حوض کو

فِيهِ حَتَّى أَنْفَهَقْنَاهُ فَكَانَ أَوَّلَ طَالِعٍ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَأْذَنَانِ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَشْرَعَ نَاقَتَهُ فَشَرِبَتْ شَنَقَ لَهَا فَشَجَتْ فَبَالَتْ ثُمَّ عَدَلَ بِهَا فَأَنَاخَهَا ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحَوْضِ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ قُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ مِنْ مُتَوَضَّإِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ جَبَّارُ ابْنُ صَخْرٍ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ ذَهَبْتُ أَنْ أُخَالِفَ بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَلَمْ تَبْلُغْ لِي وَكَانَتْ لَهَا ذَبَاذِبُ فَنَكَّسْتُهَا ثُمَّ خَالَفْتُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا ثُمَّ تَوَاقَصْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ جِئْتُ حَتَّى قُمْتُ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَدَارَنِي حَتَّى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ جَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْنَا جَمِيعًا فَدَفَعَنَا حَتَّى أَقَامَنَا خَلْفَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُنِي وَأَنَا لَا أَشْعُرُ ثُمَّ فَطِنْتُ بِهِ فَقَالَ هَكَذَا بِيَدِهِ يَعْنِي شُدَّ وَسَطَكَ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا جَابِرُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَإِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْهُ عَلَى حَقْوِكَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قُوتُ كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا فِي كُلِّ يَوْمٍ تَمْرَةً فَكَانَ يَمَصُّهَا ثُمَّ يَصُرُّهَا فِي ثَوْبِهِ وَكُنَّا نَخْتَبِطُ بِقِسِيِّنَا وَنَأْكُلُ حَتَّى قَرِحَتْ

درست کرے گا، کہ خود بھی پانی پئے اور ہمیں بھی پلائے؟ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا، اور عرض کیا، یارسول اللہ یہ شخص آگے جائے گا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور کون شخص جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جائے گا؟ تو جبار بن صخر اٹھے، غرض کہ ہم دونوں کنویں کی طرف چلے اور حوض میں ایک یا دو ڈول ڈالے، اور اس پر مٹی لگائی، اس کے بعد اس میں پانی بھرنا شروع کیا، یہاں تک کہ وہ لبالب بھر گیا، سب سے پہلے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نظر آئے، آپؐ نے فرمایا، تم دونوں (مجھے پانی پینے کی) اجازت دیتے ہو، ہم نے عرض کیا، جی ہاں یارسول اللہ، آپؐ نے اپنی اونٹنی کو چھوڑا، اور اس نے پانی پیا، پھر آپؐ نے اس کی باگ کھینچی، اس نے پانی پینا موقوف کیا اور پیشاب کیا، پھر آپؐ اسے علیحدہ لے گئے اور بٹھا دیا۔ اس کے بعد آپ حوض کی طرف آئے اور اس میں سے وضو کیا، میں بھی کھڑا ہوا، اور جس جگہ سے آپؐ نے وضو کیا تھا میں نے بھی کیا اور جبار بن صخر رفع حاجت کیلئے گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے، میرے بدن پر ایک چادر تھی میں اس کے دونوں کناروں کو الٹنے لگا وہ چھوٹی تھی، آخر میں نے اسے اوندھا کیا، پھر اس کے دونوں کنارے الٹے اور اسے اپنی گردن سے باندھا، اس کے بعد میں آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں طرف کھڑا ہوا، آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑا اور گھما کر اپنی داہنی طرف کھڑا کیا، پھر جبار بن صخر آئے، انہوں نے بھی وضو کیا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف کھڑے ہوگئے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑ کر پیچھے ہٹایا اور اپنے پیچھے کھڑا کیا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے گھورنا شروع کیا، جس کا مجھے علم نہ ہوا، اس کے بعد مجھے خبر ہوئی، آپؐ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا، کہ اپنی کمر باندھ لے (تاکہ ستر نہ کھلے) جب

أَشْدَاقُنَا فَأُقْسِمُ أُخْطِئَهَا رَجُلٌ مِنَّا يَوْمًا فَانْطَلَقْنَا بِهِ نَنْعَشُهُ فَشَهِدْنَا أَنَّهُ لَمْ يُعْطَهَا فَأُعْطِيَهَا فَقَامَ فَأَخَذَهَا سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلْنَا وَادِيًا أَفْيَحَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَاتَّبَعْتُهُ بِإِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهِ فَإِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى إِحْدَاهُمَا فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللَّهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيرِ الْمَخْشُوشِ الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهُ حَتَّى أَتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرَى فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللَّهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا لَأَمَ بَيْنَهُمَا يَعْنِي جَمَعَهُمَا فَقَالَ الْتَئِمَا عَلَيَّ بِإِذْنِ اللَّهِ فَالْتَأَمَتَا قَالَ جَابِرٌ فَخَرَجْتُ أُحْضِرُ مَخَافَةَ أَنْ يُحِسَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُرْبِي فَيَبْتَعِدَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ فَيَتَبَعَّدَ فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِي فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى سَاقٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ وَقْفَةً فَقَالَ بِرَأْسِهِ هَكَذَا وَأَشَارَ أَبُو إِسْمَعِيلَ بِرَأْسِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا ثُمَّ أَقْبَلَ فَلَمَّا انْتَهَى إِلَيَّ قَالَ يَا جَابِرُ هَلْ رَأَيْتَ مَقَامِي قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَانْطَلِقْ إِلَى الشَّجَرَتَيْنِ فَاقْطَعْ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا فَأَقْبِلْ بِهِمَا حَتَّى

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے، تو آپؐ نے فرمایا، اے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نے عرض کیا، حاضر ہوں یارسول اللہ، آپؐ نے فرمایا، جب چادر کشادہ ہو، تو اس کے دونوں کنارے الٹ لے اور جب تنگ ہو، تو اسے کمر پر باندھ لے، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے اور ہم میں سے ہر ایک شخص کو یومیہ ایک کھجور ملتی تھی، وہ اسے چوس لیتا اور اسے اپنے دانتوں میں پھراتا رہتا، اور ہم اپنی کمانوں سے درخت کے پتے جھاڑتے اور انہیں کھاتے حتیٰ کہ ہماری باچھیں زخمی ہو گئیں اور کھجور کا تقسیم کرنے والا ایک دن ہم میں سے ایک آدمی کو کھجور دینا بھول گیا، ہم اسے اٹھا کر لے گئے، اور گواہی دی کہ اسے کھجور نہیں ملی تقسیم کرنے والے نے اسے کھجور دی، اس نے کھڑے ہو کر کھجور لے لی، پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے، یہاں تک کہ ایک کشادہ وادی میں پہنچے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کے لئے تشریف لے چلے، میں ایک پانی کا ڈول لے کر آپؐ کے ساتھ ہوا، آپؐ نے کچھ آڑ نہ پائی، دیکھا تو وادی کے کنارے پر دو درخت تھے، آپ ایک درخت کے پاس گئے اور اس کی ڈالی پکڑ کر فرمایا، خدا کے حکم سے میرے تابع ہو جا، چنانچہ وہ آپ کا تابع ہو گیا، جیسا کہ وہ اونٹ جس کی ناک میں نکیل پڑی ہو اور کھینچنے والے کا تابعدار ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ آپؐ دوسرے درخت کے پاس آئے اور اس کی بھی ایک ڈالی پکڑی، اور فرمایا، اللہ کے حکم سے میرا تابعدار ہو جا، وہ بھی اسی طرح آپؐ کے ساتھ ہو گیا، حتیٰ کہ جب آپؐ دونوں درختوں کے درمیان میں پہنچے، تو دونوں کو ملا کر فرمایا، اللہ کے حکم سے جڑ جاؤ، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس ڈر سے کہ کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھ نہ لیں، اور آپؐ اور دور تشریف لے جائیں دوڑتا ہوا نکلا اور بیٹھا اپنے دل میں باتیں

إِذَا قُمْتَ مَقَامِي فَأَرْسِلْ غُصْنًا عَنْ يَمِينِكَ وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِكَ قَالَ جَابِرٌ فَقُمْتُ فَأَخَذْتُ حَجَرًا فَكَسَرْتُهُ وَحَسَرْتُهُ فَانْذَلَقَ لِي فَأَتَيْتُ الشَّجَرَتَيْنِ فَقَطَعْتُ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا ثُمَّ أَقْبَلْتُ أَجُرُّهُمَا حَتَّى قُمْتُ مَقَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلْتُ غُصْنًا عَنْ يَمِينِي وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِي ثُمَّ لَحِقْتُهُ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَعَمَّ ذَاكَ قَالَ إِنِّي مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَأَحْبَبْتُ بِشَفَاعَتِي أَنْ يُرَفَّهَ عَنْهُمَا مَا دَامَ الْغُصْنَانِ رَطْبَيْنِ قَالَ فَأَتَيْنَا الْعَسْكَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ نَادِ بِوَضُوءٍ فَقُلْتُ أَلَا وَضُوءَ أَلَا وَضُوءَ أَلَا وَضُوءَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا وَجَدْتُ فِي الرَّكْبِ مِنْ قَطْرَةٍ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُبَرِّدُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءَ فِي أَشْجَابٍ لَهُ عَلَى حِمَارَةٍ مِنْ جَرِيدٍ قَالَ فَقَالَ لِيَ انْطَلِقْ إِلَى فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ الْأَنْصَارِيِّ فَانْظُرْ هَلْ فِي أَشْجَابِهِ مِنْ شَيْءٍ قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِ فَنَظَرْتُ فِيهَا فَلَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا قَطْرَةً فِي عَزْلَاءِ شَجْبٍ مِنْهَا لَوْ أَنِّي أُفْرِغُهُ لَشَرِبَهُ يَابِسُهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا قَطْرَةً فِي عَزْلَاءِ شَجْبٍ مِنْهَا لَوْ أَنِّي أُفْرِغُهُ لَشَرِبَهُ يَابِسُهُ قَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهِ فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَأَخَذَهُ بِيَدِهِ فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِشَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ وَيَغْمِزُهُ بِيَدَيْهِ ثُمَّ أَعْطَانِيهِ فَقَالَ يَا جَابِرُ نَادِ بِجَفْنَةٍ فَقُلْتُ يَا جَفْنَةَ الرَّكْبِ فَأُتِيتُ بِهَا تُحْمَلُ فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ

کرنے لگا، اچانک جو میری نظر پڑی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سامنے سے تشریف لا رہے ہیں، اور وہ درخت جدا ہو کر اپنی اپنی جگہ پر جا کر کھڑے ہو گئے ہیں، میں نے دیکھا کہ آپؐ تھوڑی دیر کھڑے ہوئے اور سر سے اسی طرح دائیں اور بائیں اشارہ کیا، پھر سامنے آئے، جب میرے پاس پہنچے تو فرمایا، اے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جہاں میں کھڑا تھا، تم نے دیکھا، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، جی ہاں یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا، ان دونوں درختوں کے پاس جا اور ہر ایک میں سے ایک ڈالی کاٹ کر لے آ، اور جب اس جگہ پہنچے جہاں میں کھڑا ہوا تھا، تو ایک ڈالی اپنی داہنی طرف، اور ایک اپنی بائیں طرف ڈال دے، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا، اور ایک پتھر لے کر توڑا، اسے تیز کیا، وہ تیز ہو گیا، پھر ان دونوں درختوں کے پاس آیا، اور ہر ایک میں سے ایک ایک ڈالی کاٹی، پھر میں ان ڈالیوں کو کھینچتا ہوا، اس جگہ پر آیا، جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے، اور ایک ڈالی داہنی طرف اور دوسری بائیں طرف ڈال دی اور پھر جا کر آپؐ سے مل گیا، اور عرض کیا یا رسول اللہ جو آپؐ نے فرمایا تھا، وہ میں نے کر دیا، مگر اس کی کیا وجہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا، میں نے دیکھا، وہاں دو قبریں ہیں اور (مجھے بذریعہ وحی معلوم ہوا) کہ ان قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے، تو میں نے چاہا کہ ان کی سفارش کروں، شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہو، جب تک کہ یہ شاخیں ہری رہیں (یہ آپؐ کی خصوصیت تھی) جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، پھر ہم لشکر میں آئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں میں پکارو کہ وضو کریں، میں نے آواز دی، وضو کرو، وضو کرو، وضو کرو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قافلہ میں ایک قطرہ بھی پانی کا نہیں، اور ایک انصاری شخص تھا، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک پرانی مشک میں، جو

يَدَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فِي الْجَفْنَةِ هٰكَذَا فَبَسَطَهَا وَفَرَّقَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ وَضَعَهَا فِي قَعْرِ الْجَفْنَةِ وَقَالَ خُذْ يَا جَابِرُ فَصُبَّ عَلَيَّ وَقُلْ بِاسْمِ اللّٰهِ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ بِاسْمِ اللّٰهِ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَارَتِ الْجَفْنَةُ وَدَارَتْ حَتَّى امْتَلَأَتْ فَقَالَ يَا جَابِرُ نَادِ مَنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ بِمَاءٍ قَالَ فَأَتَى النَّاسُ فَاسْتَقَوْا حَتَّى رَوُوا قَالَ فَقُلْتُ هَلْ بَقِيَ أَحَدٌ لَهُ حَاجَةٌ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ مِنَ الْجَفْنَةِ وَهِيَ مَلْأَى وَشَكَا النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ فَقَالَ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يُطْعِمَكُمْ فَأَتَيْنَا سِيفَ الْبَحْرِ فَزَخَرَ الْبَحْرُ زَخْرَةً فَأَلْقَى دَابَّةً فَأَوْرَيْنَا عَلَى شِقِّهَا النَّارَ فَاطَّبَخْنَا وَاشْتَوَيْنَا وَأَكَلْنَا حَتَّى شَبِعْنَا قَالَ جَابِرٌ فَدَخَلْتُ أَنَا وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ حَتَّى عَدَّ خَمْسَةً فِي حِجَاجِ عَيْنِهَا مَا يَرَانَا أَحَدٌ حَتَّى خَرَجْنَا فَأَخَذْنَا ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَقَوَّسْنَاهُ ثُمَّ دَعَوْنَا بِأَعْظَمِ رَجُلٍ فِي الرَّكْبِ وَأَعْظَمِ جَمَلٍ فِي الرَّكْبِ وَأَعْظَمِ كِفْلٍ فِي الرَّكْبِ فَدَخَلَ تَحْتَهُ مَا يُطَأْطِئُ رَأْسَهُ *

لکڑی کی شاخوں پر لٹکی رہتی، پانی ٹھنڈا کیا کرتا تھا، آپؐ نے فرمایا، اس انصاری کے پاس جاکر دیکھو کہ مشک میں کچھ پانی ہے یا نہیں، میں گیا اور دیکھا، تو مشک میں پانی صرف ایک قطرہ اس کے منہ میں ہے، اگر میں اس سے انڈیلوں، تو سوکھی مشک اس کو پی جائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جاکر اس مشک کو میرے پاس لے آؤ، میں اس مشک کو لے آیا، آپؐ نے اسے اپنے ہاتھوں میں لیا، پھر آپؐ زبان مبارک سے کچھ فرمانے لگے، جسے میں نہیں سمجھ سکا اور مشک کو اپنے دست مبارک سے دباتے جاتے اس کے بعد مشک کو میرے حوالہ کیا، پھر فرمایا، اے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آواز دو، کہ قافلے کے پانی کا بڑا برتن لاؤ، میں نے آواز دی، وہ لایا گیا، لوگ اسے اٹھا کر لائے، میں نے اس کو آپ کے سامنے رکھ دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس میں پھرایا، اس طرح سے پھیلا کر، اور انگلیوں کو کشادہ کیا، اور اپنا ہاتھ اس کی تہ میں رکھ دیا، اور ارشاد فرمایا، اے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ مشک لے کر بسم اللہ کہہ کر میرے ہاتھ پر ڈال دے، میں نے بسم اللہ کہہ کر، وہ پانی آپ کے ہاتھ پر ڈال دیا، پھر میں نے دیکھا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان سے پانی جوش مار رہا ہے یہاں تک کہ اس برتن نے جوش مارا اور گھوما، اور بھر گیا، پھر آپؐ نے فرمایا، اے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آواز دو، جسے پانی کی ضرورت ہو، وہ آئے، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ آئے اور پانی لیا، یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے، میں نے کہا، کوئی ایسا بھی ہے، جسے پانی کی ضرورت ہو، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس برتن سے اٹھالیا اور وہ پانی سے بھرا ہوا تھا، اس کے بعد لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھوک کی شکایت کی، آپؐ نے فرمایا، قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو کھلادے، پھر ہم دریا (سمندر) کے کنارے پر آئے، دریا نے موج ماری اور ایک جانور باہر ڈالا، ہم

نے دریا کے کنارے آگ جلائی، اور اس کا گوشت پکایا اور بھونا، کھایا، سیر ہوئے، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں اور فلاں فلاں، پانچ آدمی اس کی آنکھ کے گوشے میں گھس گئے، اور ہمیں کوئی نہیں دیکھتا تھا، یہاں تک کہ ہم باہر نکلے، پھر ہم نے اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی لی اور قافلہ میں جو سب سے بڑا آدمی تھا، اور سب سے بڑے اونٹ پر سوار تھا، اس کو بلایا اور اس کے اونٹ پر سب سے بڑی زین تھی، وہ اس پسلی کے نیچے سے بغیر سر جھکائے چلا گیا۔

(٤٠٩) بَاب فِي حَدِيثِ الْهِجْرَةِ وَيُقَالُ لَهُ حَدِيثُ الرَّحْلِ *

باب (۴۰۹) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کرنے کا واقعہ۔

٢٧٩٢- حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ إِلَى أَبِي فِي مَنْزِلِهِ فَاشْتَرَى مِنْهُ رَحْلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ ابْعَثْ مَعِيَ ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِي إِلَى مَنْزِلِي فَقَالَ لِي أَبِي احْمِلْهُ فَحَمَلْتُهُ وَخَرَجَ أَبِي مَعَهُ يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا أَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا لَيْلَةَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا كُلَّهَا حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ وَخَلَا الطَّرِيقُ فَلَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ حَتَّى رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ بَعْدُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا فَأَتَيْتُ الصَّخْرَةَ فَسَوَّيْتُ بِيَدِي مَكَانًا يَنَامُ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ظِلِّهَا ثُمَّ بَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً ثُمَّ قُلْتُ نَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا أَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا

۲۷۹۲۔ سلمہ بن شبیب، حسن بن اعین، زہیر، ابو اسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے والد کے مکان پر آئے، اور ان سے ایک کجاوہ خریدا اور میرے والد سے کہا، کہ تم اپنے لڑکے سے کہو کہ یہ کجاوہ اٹھا کر میرے مکان تک لے چلے، میرے والد نے مجھ سے کہا، یہ کجاوہ اٹھا لے، اور میرے والد بھی حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اس کی قیمت وصول کرنے کے لئے نکلے، میرے والد نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا مجھ سے بیان کیجئے، جب رات تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مکہ سے مدینہ کی طرف) باہر نکلے، تو آپؐ نے کیا کیا؟ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم ساری رات چلے، یہاں تک کہ دن ہو گیا، اور ٹھیک دوپہر کا وقت آ گیا اور راستہ میں کوئی چلنے والا نہیں رہا، ہمیں سامنے ایک لمبا پتھر دکھائی دیا، اس کا سایہ زمین پر تھا اور ابھی وہاں دھوپ نہ آئی تھی، ہم اس کے پاس اترے، میں پتھر کے پاس گیا، اور ہاتھ سے جگہ صاف کی تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سایہ میں آرام فرمائیں وہاں میں نے کملی

حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهِ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا الَّذِي أَرَدْنَا فَلَقِيتُهُ فَقُلْتُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُلْتُ أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفَتَحْلُبُ لِي قَالَ نَعَمْ .فَأَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ لَهُ انْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ الشَّعَرِ وَالتُّرَابِ وَالْقَذَى قَالَ فَرَأَيْتُ الْبَرَاءَ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى الْأُخْرَى يَنْفُضُ فَحَلَبَ لِي فِي قَعْبٍ مَعَهُ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ قَالَ وَمَعِي إِدَاوَةٌ أَرْتَوِي فِيهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْرَبَ مِنْهَا وَيَتَوَضَّأَ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ مِنْ نَوْمِهِ فَوَافَقْتُهُ اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ مِنَ الْمَاءِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْرَبْ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ قَالَ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَمَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ وَنَحْنُ فِي جَلَدٍ مِنَ الْأَرْضِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُتِينَا فَقَالَ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ فَرَسُهُ إِلَى بَطْنِهَا أُرَى فَقَالَ إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِي فَاللَّهُ لَكُمَا أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا اللَّهَ فَنَجَا فَرَجَعَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ قَدْ كَفَيْتُكُمْ مَا هَاهُنَا فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ قَالَ وَوَفَى لَنَا *

بچھائی اور عرض کیا، یارسول اللہ آپ یہاں آرام فرمائیے، اور میں آپ کے اردگرد سب طرف سے دشمن کا کھوج لگاتا ہوں، پھر میں نے بکریوں کا ایک چرواہا دیکھا، جو اپنی بکریاں لئے ہوئے اسی پتھر کی طرف آرہا تھا، اور وہی چاہتا تھا، جو ہم نے چاہا، میں اسے ملا، اور پوچھا، اے لڑکے تو کس کا غلام ہے؟ وہ بولا میں مدینہ والوں میں سے ایک شخص کا غلام ہوں، میں نے کہا تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ وہ بولا جی ہاں، میں نے کہا، تو ہمیں دودھ دے گا؟ وہ بولا جی ہاں، پھر اس نے ایک بکری پکڑی، میں نے کہا اس کے تھن بالوں اور مٹی اور کچرے سے صاف کرلے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء کو دیکھا، وہ ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مار کر دکھا رہے تھے، خیر اس لڑکے نے لکڑی کے ایک پیالہ میں تھوڑا دودھ دھویا، اور میرے ساتھ ایک ڈول تھا، جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پینے اور وضو کے لئے پانی رکھا تھا، ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مجھے آپ کو نیند سے بیدار کرنا اچھا نہ معلوم ہوا، مگر میں نے دیکھا کہ آپ خود ہی بیدار ہوگئے ہیں، پھر میں نے دودھ پر پانی ڈالا، یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہوگیا۔ اس کے بعد میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! یہ دودھ پیجئے، آپ نے پیا حتی کہ میں خوش ہوگیا، پھر آپ نے فرمایا، کیا ابھی کوچ کا وقت نہیں آیا، میں نے عرض کیا، نہیں، پھر ہم آفتاب ڈھلنے کے بعد چلے، اور سراقہ بن مالک نے ہمارا تعاقب کیا، ہم جس زمین پر تھے، وہ سخت تھی، میں نے عرض کیا یارسول اللہ ہمیں تو کافروں نے پالیا، آپ نے فرمایا فکر مت کرو، اللہ ہمارے ساتھ ہے، اس کے بعد آپ نے سراقہ کے لئے بددعا کی، اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا، وہ بولا، میں جانتا ہوں کہ تم دونوں نے میرے لئے بددعا کی ہے، اب میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ آپ کی تلاش میں جو آئے گا، اسے واپس کردوں گا، تم میرے

لئے دعا کرو، آپؐ نے دعا کی، وہ چھوٹ گیا، اور لوٹ گیا، جو کافر اسے ملتا، کہہ دیتا، ادھر میں سب دیکھ آیا، غرض جو سراقہ کو ملتا، اسے وہ پھیر دیتا، ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سراقہ نے اپنی بات پوری کی۔

۲۷۹۳- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ كِلَاهُمَا عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اشْتَرَى أَبُو بَكْرٍ مِنْ أَبِي رَحْلًا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ و قَالَ فِي حَدِيثِهِ مِنْ رِوَايَةِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ فَلَمَّا دَنَا دَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاخَ فَرَسُهُ فِي الْأَرْضِ إِلَى بَطْنِهِ وَوَثَبَ عَنْهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ هَذَا عَمَلُكَ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يُخَلِّصَنِي مِمَّا أَنَا فِيهِ وَلَكَ عَلَيَّ لَأُعَمِّيَنَّ عَلَى مَنْ وَرَائِي وَهَذِهِ كِنَانَتِي فَخُذْ سَهْمًا مِنْهَا فَإِنَّكَ سَتَمُرُّ عَلَى إِبِلِي وَغِلْمَانِي بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَخُذْ مِنْهَا حَاجَتَكَ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِي إِبِلِكَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ لَيْلًا فَتَنَازَعُوا أَيُّهُمْ يَنْزِلُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْزِلُ عَلَى بَنِي النَّجَّارِ أَخْوَالِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أُكْرِمُهُمْ بِذَلِكَ فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِي الطُّرُقِ يُنَادُونَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ *

۲۷۹۳- زہیر بن حرب، عثمان بن عمر (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، نضر بن شمیل، اسرائیل، ابو اسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے والد سے ایک کجاوہ تیرہ درہم میں خریدا، اور زہیر، ابی اسحاق کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی عثمان بن عمر کی روایت سے یہ زیادتی ہے کہ جب سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریب آگیا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے بددعا کی، اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا، وہ اس پر سے کود گیا، اور بولا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں جانتا ہوں، یہ آپ کا کام ہے، اللہ سے دعا کرو، کہ وہ مجھے اس آفت سے نجات دے، اور میں آپؐ سے اقرار کرتا ہوں کہ میں ان لوگوں سے جو میرے پیچھے آرہے ہیں، آپ کا حال چھپاؤں گا، اور یہ میرا ترکش ہے، اس میں سے ایک تیر لیتے جائیے اور آپ کو فلاں فلاں مقام پر میرے اونٹ اور غلام ملیں گے، آپ کو جو حاجت ہو، ان میں سے لے لیں، آپؐ نے فرمایا، مجھے تیرے اونٹوں کی حاجت نہیں ہے، ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، پھر رات کو ہم مدینہ منورہ پہنچے، لوگ جھگڑنے لگے کہ آپ کہاں اتریں، آپؐ نے فرمایا، میں بنی نجار کے پاس اتروں گا، وہ ابو المطلب کی ننھیال تھی، آپؐ نے ان کے پاس اتر کر انہیں عزت دی پھر مرد اور عورتیں گھروں پر چڑھے، اور لڑکے اور غلام راستوں میں پھیل گئے، پکارتے جاتے، یا محمد، یا رسول اللہ، یا محمد یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ التَّفْسِيْرِ

٢٧٩٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ يُغْفَرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ فَبَدَّلُوا فَدَخَلُوا الْبَابَ يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوا حَبَّةٌ فِي شَعَرَةٍ *

۲۷۹۴۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، اپنے صحیفہ میں سے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بنی اسرائیل سے کہا گیا تھا، "ادخلوا الباب سجداً" تم بیت المقدس کے دروازے میں رکوع کرتے ہوئے جاؤ اور "حطۃ" (یعنی گناہوں سے بخشش) کہو، ہم تمہارے گناہ بخش دیں گے، مگر بنی اسرائیل نے حکم کے خلاف کیا، اور دروازے میں سرین کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور کہنے لگے، حبہ فی شعرۃ" یعنی دانہ بالی میں۔

٢٧٩٥- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنُونَ ابْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَابَعَ الْوَحْيَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتَّى تُوُفِّيَ وَأَكْثَرُ مَا كَانَ الْوَحْيُ يَوْمَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۷۹۵۔ عمرو بن محمد بن بکیر الناقد اور حسن بن علی حلوانی اور عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد بواسطہ اپنے والد، صالح بن کیسان، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ اللہ رب العزت نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پر آپ کی وفات سے پہلے پے در پے وحی نازل فرمائی اور جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی، اس دن بہت ہی وحی نازل ہوئی۔

٢٧٩٦- حَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِعُمَرَ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ آيَةً لَوْ أُنْزِلَتْ فِينَا لَاتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا فَقَالَ

۲۷۹۶۔ زہیر بن حرب، محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن، سفیان، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں کہ یہود نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا، کہ تم ایک آیت یعنی الیوم اکملت لکم دینکم الآیۃ پڑھتے ہو، اگر وہ آیت ہم لوگوں پر اترتی، تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں جانتا ہوں، یہ آیت جہاں اتری؟ اور

عُمَرُ إِنِّي لَأَعْلَمُ حَيْثُ أُنْزِلَتْ وَأَيَّ يَوْمٍ أُنْزِلَتْ وَأَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أُنْزِلَتْ أُنْزِلَتْ بِعَرَفَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ قَالَ سُفْيَانُ أَشُكُّ كَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ أَمْ لَا يَعْنِي (الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي) *

کس دن نازل ہوئی؟ اور جس وقت نازل ہوئی اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تھے؟ یہ آیت عرفات میں نازل ہوئی، اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی عرفات ہی میں ٹھہرے ہوئے تھے، سفیان راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھے جمعہ میں شک ہے کہ اس دن جمعہ تھا یا نہیں (یعنی جس دن آیت الیوم اکملت لکم نازل ہوئی)۔

۲۷۹۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَتِ الْيَهُودُ لِعُمَرَ لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ يَهُودَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةَ (الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا) نَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي أُنْزِلَتْ فِيهِ لَاتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ فَقَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِي أُنْزِلَتْ فِيهِ وَالسَّاعَةَ وَأَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَزَلَتْ نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ *

۲۷۹۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، عبداللہ بن ادریس بواسطہ اپنے والد، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں کہ یہود نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اگر ہم یہود پر یہ آیت (ترجمہ) آج کے دن میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت کا تم پر اتمام کر دیا، اور دین اسلام کو تمہارے لئے پسند کیا، نازل ہوتی، اور ہمیں اس کے نزول کا وقت معلوم ہوتا تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں اس دن کو بھی جانتا ہوں، جس دن یہ آیت نازل ہوئی اور اس وقت کو بھی اور یہ بھی جانتا ہوں کہ جس وقت یہ نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تھے، یہ آیت مزدلفہ کی رات میں نازل ہوئی، اور ہم اس وقت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عرفات میں موجود تھے۔

(فائدہ) یعنی ہر ایک طریقہ سے عید کا دن تھا جمعہ بھی اور یوم عرفہ بھی، تو ہم نے عید منائی، باقی اس دن کو رسم قرار دے لینا یہ اسلام کا اصول نہیں ہے، یہ جہاں کا طریقہ ہے۔

۲۷۹۸- و حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَءُونَهَا لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ مَعْشَرَ الْيَهُودِ لَاتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا قَالَ وَأَيُّ آيَةٍ قَالَ (الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ

۲۷۹۸۔ عبد بن حمید، جعفر بن عون، ابوعمیس، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی شخص حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا، اے امیر المومنین ایک آیت تمہاری کتاب میں ہے، جس کو تم پڑھتے ہو، اگر وہ ہم یہودیوں پر اترتی، تو ہم اس دن کو عید کر لیتے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا، وہ کون سی آیت ہے؟ اس نے کہا، الیوم اکملت لکم دینکم واتممت

وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا) فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَأَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ *

علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا" حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں اس دن کو جانتا ہوں، جس دن یہ آیت نازل ہوئی اور اس جگہ کو جہاں یہ آیت نازل ہوئی، یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عرفات میں جمعہ کے دن نازل ہوئی۔

٢٧٩٩- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا و قَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ (وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ) قَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ فِيهِنَّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ) قَالَتْ وَالَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّهُ (يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ) الْآيَةُ الْأُولَى الَّتِي قَالَ اللَّهُ فِيهَا (وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي

٢٧٩٩۔ ابوالطاہر احمد بن عمرو بن السرح، حرملہ بن یحییٰ تجیبی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان وان خفتم الخ یعنی اگر تم کو اندیشہ ہو، کہ یتیموں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے، تو ان عورتوں سے نکاح کر لو، جو تم کو پسند ہیں، دو، دو یا تین تین یا چار چار سے، فرمایا، اے بھانجے اس سے مراد وہ یتیم لڑکی ہے، جو اپنے ولی کے زیر سرپرستی ہو اور ولی اس کا مال اور جمال دیکھ کر اس سے نکاح کرنا چاہتا ہو، مگر مہر میں انصاف نہ کرے، اور اتنا مہر دینے پر راضی نہ ہو، جتنا اور لوگ دینے کے لئے تیار ہوں، تو اللہ تعالیٰ نے ایسی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کر دیا ہے، مگر اس صورت میں جب کہ انصاف سے کام لیں اور مہر پورا ادا کریں اور انہیں حکم دے دیا ہے، کہ وہ اور عورتوں سے جو انہیں پسند ہوں نکاح کریں، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ اس آیت کے بعد لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یتیم لڑکیوں کے بارے میں دریافت کیا، تب اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی، یستفتونک الخ یعنی (اے پیغمبر) تم سے عورتوں کے بارے میں استفسار کرتے ہیں، کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ان کے متعلق بتاتا ہے اور جو تم پر اللہ کی کتاب میں یتیم عورتوں کے متعلق پڑھا جاتا ہے، جن کو تم ان کا مقرر حق دینے کو تیار نہیں، اور ان سے نکاح کرنے کی رغبت رکھتے ہو، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس آیت میں کتاب پڑھے جانے سے وہی پہلی آیت

الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ) قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللَّهِ فِي الْآيَةِ الْأُخْرَى (وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ) رَغْبَةَ أَحَدِكُمْ عَنِ الْيَتِيمَةِ الَّتِي تَكُونُ فِي حَجْرِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ *

"وان خفتم الا تقسطوا فی الیتمی فانکحوا ما طاب لکم من النساء" مراد ہے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ دوسری آیت "وترغبون ان تنکحوہن" سے یہ مراد ہے، کہ اگر یتیمہ کسی کے زیر پرورش ہو اور وہ مال و جمال میں کم ہو، تو وہ اس کے ساتھ نکاح کرنے سے اعراض کرتا ہے، تو ان کو اس سے بھی ممانعت کر دی گئی ہے۔ کہ جن یتیم لڑکیوں کے مال اور جمال میں رغبت کرتے ہیں، کہ بغیر عدل و انصاف کے ان کے ساتھ نکاح نہ کریں۔

۲۸۰۰- وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ (وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى) وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ فِي آخِرِهِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ إِذَا كُنَّ قَلِيلَاتِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ *

۲۸۰۰۔ حسن حلوانی اور عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے فرمان "وان خفتم الاتقسطوا فی الیتامیٰ" کے بارے میں دریافت کیا، اور یونس عن الزہری کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی آخر میں اتنی زیادتی ہے کہ بوجہ حسن و جمال کی کمی کے ان کے نکاح سے اعراض کریں۔

۲۸۰۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ (وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى) قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْيَتِيمَةُ وَهُوَ وَلِيُّهَا وَوَارِثُهَا وَلَهَا مَالٌ وَلَيْسَ لَهَا أَحَدٌ يُخَاصِمُ دُونَهَا فَلَا يُنْكِحُهَا لِمَالِهَا فَيَضُرُّ بِهَا وَيُسِيءُ صُحْبَتَهَا فَقَالَ (إِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ) يَقُولُ مَا أَحْلَلْتُ لَكُمْ وَدَعْ هَذِهِ الَّتِي تَضُرُّ بِهَا *

۲۸۰۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابواسامہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ "وان خفتم الا تقسطوا فی الیتمی" اس شخص کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ جس کے پاس کوئی یتیم لڑکی ہو اور وہ اس کا والی اور وارث ہو، اور اس کے پاس مال بھی ہو، اور اس شخص کے علاوہ لڑکی کی طرف سے کوئی جھگڑنے والا نہ ہو، تو وہ اس کے مال کی وجہ سے اس کا نکاح نہ کرے، اور اسے تکلیف دے اور برے طریقہ سے اس کے ساتھ پیش آئے، تو ارشاد باری ہے، "ان خفتم الا تقسطوا فی الیتمی فانکوا ما طاب لکم من النساء" یعنی جو عورتیں میں نے تمہارے لئے حلال کر دی ہیں اور اس لڑکی کو چھوڑ دو، جسے تکلیف دے رہے ہو۔

۲۸۰۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۲۸۰۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، ہشام بواسطہ اپنے

عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ (وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ) قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي الْيَتِيمَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ فَيَرْغَبُ عَنْهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يُزَوِّجَهَا غَيْرَهُ فَيَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ فَيَعْضِلُهَا فَلَا يَتَزَوَّجُهَا وَلَا يُزَوِّجُهَا غَيْرَهُ *

والد، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آیت "وما یتلی علیکم فی الکتاب فی یتمی النساء التی لا تؤتونھن ماکتب لھن وترغبون ان تنکحوھن کے متعلق فرماتی ہیں، اس یتیمہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے، اور وہ اس شخص کے مال میں شریک ہو (ترکہ کی وجہ سے) تو وہ خود بھی اس سے نکاح نہ کرنا چاہے، اور دوسرے سے بھی نکاح نہ کرائے، اس ڈر سے کہ وہ اس مال میں شریک ہو جائے گا، الغرض اس لڑکی کو یوں ہی ادھر میں لٹکائے نہ رکھے، نہ خود اس سے نکاح کرے اور نہ دوسرے کو کرنے دے۔

۲۸۰۳- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ (يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ) الْآيَةَ قَالَتْ هِيَ الْيَتِيمَةُ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا أَنْ تَكُونَ قَدْ شَرِكَتْهُ فِي مَالِهِ حَتَّى فِي الْعَذْقِ فَيَرْغَبُ يَعْنِي أَنْ يَنْكِحَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يُنْكِحَهَا رَجُلًا فَيَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ فَيَعْضِلُهَا *

۲۸۰۳۔ ابوکریب، ابواسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، اللہ تعالیٰ کے فرمان "ویستفتونك فے النساء قل اللّٰہ یفتیکم فیھن" کے متعلق فرماتی ہیں، یہ اس یتیمہ کے باب میں نازل ہوئی، جو کسی شخص کے پاس ہو، اور وہ اس کے مال میں شریک ہو، یہاں تک کہ کھجور کے درختوں میں بھی، پھر وہ اس سے نکاح نہ کرنا چاہے، اور نہ یہ چاہے، کہ کسی اور سے اس کا نکاح کر دے، کہ وہ اس کے مال میں شریک ہو جائے لہٰذا یونہی اسے ڈال رکھے۔

۲۸۰٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ (وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ) قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي وَالِي مَالِ الْيَتِيمِ الَّذِي يَقُومُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُهُ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ *

۲۸۰۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبدہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، ام المومنین، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آیت "ومن کان فقیرا فلیاکل بالمعروف" سے یہ مراد ہے، کہ اگر یتیم کے مال کا ولی، جو اس کی سرپرستی کرتا ہو اور اس کے مال کی اصلاح بھی کرتا ہو، محتاج ہو، تو اس کے مال میں سے انصاف کے ساتھ کچھ کھا سکتا ہے۔

۲۸۰٥- وَحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ) قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي وَلِيِّ الْيَتِيمِ أَنْ يُصِيبَ مِنْ مَالِهِ إِذَا كَانَ

۲۸۰۵۔ ابوکریب، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اللہ تعالیٰ کے فرمان "ومن کان غنیا فلیستعفف ومن کان فقیرا فلیاکل بالمعروف" کے متعلق فرماتی ہیں کہ اگر یتیم کا ولی یتیم کے مال کا محتاج ہو، تو دستور کے مطابق اس کے حال میں سے لے

مُحْتَاجًا بِقَدْرِ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ *

سکتا ہے۔

۲۸۰۶- وَحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۸۰۶۔ ابو کریب، ابن نمیر، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۸۰۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (إِذْ جَاءُوكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ) قَالَتْ كَانَ ذَلِكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ *

۲۸۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، ہشام بواسطہ اپنے والد، ام المومنین، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، اللہ رب العزت کے اس فرمان "اذ جاء وکم من فوقکم ومن اسفل منکم واذ زاغت الابصار وبلغت القلوب الحناجر" کے متعلق فرمایا کہ اس سے غزوہ خندق کا منظر مراد ہے۔

(فائدہ) اس دن مسلمانوں پر بہت ہی سختی تھی کہ آنکھیں پھر گئی تھیں اور دل حلق تک آگئے، تو اللہ تعالیٰ نے اس دن کفار کو شکست دینے کے لئے ایک ایسا لشکر (یعنی لشکر ملائکہ) جس کو آنکھوں نے نہیں دیکھا، اور بڑے زور کی آندھی بھیجی تھی اور کفار بھاگ نکلے تھے۔

۲۸۰۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ (وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا) الْآيَةَ قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي الْمَرْأَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَطُولُ صُحْبَتُهَا فَيُرِيدُ طَلَاقَهَا فَتَقُولُ لَا تُطَلِّقْنِي وَأَمْسِكْنِي وَأَنْتَ فِي حِلٍّ مِنِّي فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةَ *

۲۸۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، ہشام بواسطہ اپنے والد، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آیت "وان امرأة خافت من بعلها نشوزًا او اعراضًا" اس عورت کے متعلق نازل ہوئی جو کسی شخص کے پاس ہو، اور مدت دراز تک اس کے پاس رہی ہو، اب خاوند اسے طلاق دینا چاہتا ہے، اور یہ کہتی ہے کہ مجھے طلاق مت دے، اور مجھے رہنے دے میں نے تجھے دوسری عورت کے پاس رہنے کی اجازت دی۔

(فائدہ) "فلاجناح علیهما ان یصلح بینهما" تو اس صلح کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۸۰۹- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا) قَالَتْ نَزَلَتْ فِي الْمَرْأَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَلَعَلَّهُ أَنْ لَا يَسْتَكْثِرَ مِنْهَا وَتَكُونُ لَهَا صُحْبَةٌ وَوَلَدٌ فَتَكْرَهُ أَنْ يُفَارِقَهَا فَتَقُولُ لَهُ أَنْتَ فِي حِلٍّ مِنْ شَأْنِي *

۲۸۰۹۔ ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، اللہ رب العزت کے فرمان "وان امرأة خافت من بعلها نشوزا او اعراضا" کے بارے میں فرماتی ہیں، کہ یہ آیت اس عورت کے متعلق نازل ہوئی ہے، جو کسی مرد کے پاس ہو، اور اس کے پاس نہ رہنا چاہے اور عورت کو اپنے خاوند سے اولاد اور صحبت ہو، اور اسے چھوڑنا نہ چاہے، تو کہتی ہے کہ میں نے تجھے دوسری بیوی کے پاس رہنے کی اجازت دی۔

٢٨١٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ يَا ابْنَ أُخْتِي أُمِرُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبُّوهُمْ *

۲۸۱۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے فرمایا، اے بھانجے لوگوں کو (قرآن کریم میں) حکم دیا گیا تھا، کہ حضورؐ کے صحابہ کے لئے دعائے مغفرت کریں، مگر انہوں نے صحابہ کو برا کہا۔

(فائدہ) جیسا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مصر والوں نے برا کہا، اور ان کی شان میں گستاخیاں کیں، اور نوبت بایںجار سید کہ انہیں شہید کر دیا گیا، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

٢٨١١- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۲۸۱۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ، اسی طرح روایت مروی ہے۔

٢٨١٢- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ (وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ) فَرَحَلْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ آخِرَ مَا أُنْزِلَ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ *

۲۸۱۲۔ عبیدہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، مغیرہ بن نعمان، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کوفہ والوں نے اس آیت میں کہ "جو کوئی کسی ایماندار کو قصداً قتل کر دے، تو اس کا بدلہ جہنم ہے" اختلاف کیا، تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس گیا اور ان سے دریافت کیا، انہوں نے فرمایا، یہ آیت آخر میں اتری ہے۔ اسے کسی اور آیت نے منسوخ نہیں کیا۔

٢٨١٣- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ نَزَلَتْ فِي آخِرِ مَا أُنْزِلَ وَفِي حَدِيثِ النَّضْرِ إِنَّهَا لَمِنْ آخِرِ مَا أُنْزِلَتْ *

۲۸۱۳۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، نضر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، اور ابن جعفر کی روایت میں "نزلت فی اخر ما انزل" کے الفاظ ہیں اور نضر کی حدیث میں "انہا لمن آخر انزلت" کے الفاظ نقل ہوئے ہیں (اور ترجمہ دونوں کا ایک ہی ہے)۔

٢٨١٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبْزَى أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ (وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا) فَسَأَلْتُهُ

۲۸۱۴۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن ابزی نے کہا کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان دو آیتوں کے بارے میں دریافت کروں، ومن یقتل یعنی جو کسی ایماندار کو قتل کر دے، اس کا بدلہ جہنم ہے، اس میں وہ ہمیشہ رہے گا، میں نے پوچھا، تو انہوں

فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ وَعَنْ هَذِهِ الْآيَةِ (وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ) قَالَ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ *

نے فرمایا یہ آیت منسوخ نہیں ہے اور دوسری آیت والذین لا یدعون یعنی وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی کو نہیں پکارتے اور جس جان کو اللہ نے حرام کیا ہے اسے بغیر حق کے مارتے نہیں، فرمایا یہ مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۲۸۱۵- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ اللَّيْثِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ يَعْنِي شَيْبَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ بِمَكَّةَ (وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ) إِلَى قَوْلِهِ (مُهَانًا) فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ وَمَا يُغْنِي عَنَّا الْإِسْلَامُ وَقَدْ عَدَلْنَا بِاللَّهِ وَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَأَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ فَأَمَّا مَنْ دَخَلَ فِي الْإِسْلَامِ وَعَقَلَهُ ثُمَّ قَتَلَ فَلَا تَوْبَةَ لَهُ *

۲۸۱۵۔ ہارون بن عبداللہ، ابو النضر، ابو معاویہ، منصور، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ آیت "والذین لا یدعون مع اللہ الٰہا آخر سے مہانا تک مکہ میں نازل ہوئی، مشرکین بولے، تو پھر مسلمان ہونے میں ہمیں کیا فائدہ ہے، ہم نے تو اللہ کے ساتھ دوسرے کو شریک کیا، اور ناحق خون بھی کیے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے حرام کیا تھا، اور دوسرے برے کام بھی کیے، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری، "الا من تاب وامن و عمل صالحاً، آخر ایت تک (یعنی ایمان اور توبہ کے بعد برائیاں نیکیوں سے بدل دی جائیں گی) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جو آدمی مسلمان ہو جائے اور اسلام کے احکام کو سمجھ لے، اس کے بعد پھر ناحق خون کرے، تو اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔

۲۸۱٦- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَزَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَلِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ

۲۸۱٦۔ عبداللہ بن ہاشم اور عبدالرحمٰن بن بشر العبدی، یحییٰ بن سعید القطان، ابن جریج، قاسم بن ابی برہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا، کہ جو کوئی مسلمان مسلمان کو قصداً قتل کردے، کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے(۱)،

(۱) جو شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کردے جمہور کے ہاں وہ مسلمان ہی رہتا ہے اور اس کے لئے توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے اگر صدق دل سے توبہ کرے گا تو اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے۔ آیت میں جو فرمایا گیا ہے کہ وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا حالانکہ ہمیشہ جہنم میں رہنا مشرک اور کافر کی سزا ہے تو جمہور کی طرف سے اس کے متعدد جواب دیئے گئے ہیں (۱) یہ آیت منسوخ ہے۔ (۲) بطور تنبیہ اور زجر کے یہ فرمایا گیا ہے۔ (۳) اس شخص کے لئے ہے جو حلال سمجھ کر قتل کرے اور کسی مسلمان کے قتل کو حلال سمجھنا کفر ہے۔ (۴) اس کی اصل سزا کو بیان فرمایا ہے کہ اس جرم کی اصل سزا یہ ہے۔ (۵) یہ آیت ان کافروں کے بارے میں ہے جنہوں نے مسلمانوں کو قتل کیا اور کفر پر ہی ان کا خاتمہ ہو گیا۔

تَوْبَةٍ قَالَ لَا قَالَ فَتَلَوْتُ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ (وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ هَذِهِ آيَةٌ مَكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا آيَةٌ مَدَنِيَّةٌ (وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ هَاشِمٍ فَتَلَوْتُ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ (إِلَّا مَنْ تَابَ) *

انہوں نے فرمایا نہیں، میں نے انہیں سورت فرقان کی آیت "اور جو لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو نہیں پکارتے، اور اس جان کو بغیر حق کے قتل نہیں کرتے، جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے،" آخر آیت (الا من تاب) تک تلاوت کر کے سنائی، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، یہ آیت مکی ہے، اور اسے مدنی آیت ومن يقتل مؤمنا متعمدًا فجزاؤه جهنم خالدًا فيها نے منسوخ کر دیا ہے اور ابن ہاشم کی روایت میں ہے کہ میں نے ان پر سورت فرقان کی یہ آیت "الا من تاب" پڑھی۔

۲۸۱۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْلَمُ وَقَالَ هَارُونُ تَدْرِي آخِرَ سُورَةٍ نَزَلَتْ مِنَ الْقُرْآنِ نَزَلَتْ جَمِيعًا قُلْتُ نَعَمْ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ قَالَ صَدَقْتَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ تَعْلَمُ أَيُّ سُورَةٍ وَلَمْ يَقُلْ آخِرَ *

۲۸۱۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ہارون بن عبداللہ اور عبد بن حمید، جعفر بن عون، ابو عمیس، عبدالمجید بن سہیل حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ قرآن کی سب سے آخری سورت جو ایک ہی مرتبہ نازل ہوئی ہے، تجھے معلوم ہے، وہ کون سی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں، اذا جاء نصر اللہ والفتح الایۃ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، تم نے سچ کہا ہے، ابن ابی شیبہ کی روایت میں "آخر" کا لفظ نہیں ہے۔

۲۸۱۸- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ آخِرَ سُورَةٍ وَقَالَ عَبْدُ الْمَجِيدِ وَلَمْ يَقُلِ ابْنِ سُهَيْلٍ *

۲۸۱۸۔ اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، ابو عمیس سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور اس میں "آخر سورة" کے لفظ ہیں اور صرف عبدالمجید ہے، ابن سہیل کا لفظ نہیں ہے۔

۲۸۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَقِيَ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَجُلًا فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ

۲۸۱۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، احمد بن عبدہ، سفیان، عمرو، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ کچھ مسلمانوں نے ایک شخص کو تھوڑی سی بکریوں میں دیکھا، تو اس نے کہا السلام علیکم، مسلمانوں نے اسے قتل کر دیا (کیونکہ وہ کافر تھا) اور اس کی بکریاں لے لیں، تب یہ آیت اتری کہ جب کوئی تم کو سلام

فَأَخَذُوهُ فَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا تِلْكَ الْغُنَيْمَةَ فَنَزَلَتْ (وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا) وَقَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ (السَّلَامَ) *

کہے تو یہ مت کہو کہ تو مسلمان نہیں ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت میں "سلم" کے بجائے "سلام" پڑھا ہے۔

٢٨٢٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ كَانَتِ الْأَنْصَارُ إِذَا حَجُّوا فَرَجَعُوا لَمْ يَدْخُلُوا الْبُيُوتَ إِلَّا مِنْ ظُهُورِهَا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَخَلَ مِنْ بَابِهِ فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةَ (وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا) *

۲۸۲۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو اسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ انصار جب حج کر کے واپس آئے، تو گھروں میں (دروازہ سے) نہ آتے، بلکہ پیچھے سے آتے، ایک انصاری آیا، اور دروازے سے گیا، لوگوں نے اس باب میں اس سے بات چیت کی، تب یہ آیت نازل ہوئی، لیس البر یعنی یہ کوئی نیکی کی بات نہیں ہے کہ گھروں میں پیچھے کی طرف سے آؤ۔

٢٨٢١- حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ مَا كَانَ بَيْنَ إِسْلَامِنَا وَبَيْنَ أَنْ عَاتَبَنَا اللَّهُ بِهَذِهِ الْآيَةِ (أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ) إِلَّا أَرْبَعُ سِنِينَ *

۲۸۲۱۔ یونس بن عبدالاعلیٰ، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، سعید بن ہلال، عون، عبداللہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ جب سے ہم اسلام لائے، اس وقت سے لے کر اس آیت "الم یان للذین آمنوا ان تخشع قلوبہم لذکر اللہ" کے نازل ہونے تک، جس میں اللہ رب العزت نے ہم پر عتاب فرمایا ہے، چار سال کا عرصہ گزرا ہے۔

٢٨٢٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ الْمَرْأَةُ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَهِيَ عُرْيَانَةٌ فَتَقُولُ مَنْ يُعِيرُنِي تِطْوَافًا تَجْعَلُهُ عَلَى فَرْجِهَا وَتَقُولُ

الْيَوْمَ يَبْدُو بَعْضُهُ أَوْ كُلُّهُ
فَمَا بَدَا مِنْهُ فَلَا أُحِلُّهُ

۲۸۲۲۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر۔
(دوسری سند) ابو بکر بن نافع، غندر، شعبہ، سلمہ بن کہیل، مسلم بطین، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ عورت (جاہلیت کے زمانہ میں) خانہ کعبہ کا ننگے ہو کر طواف کرتی تھی اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہتی جاتی کہ کون مجھے ایک کپڑا دیتا ہے، جسے میں اپنی شرمگاہ پر ڈال دیتی اور پھر کہتی کہ

آج کھل جائے گا سب یا کچھ، پھر جو کھل
جائے گا، اسے کبھی حلال نہ کروں گی

فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ) *

تب یہ آیت نازل ہوئی، "خذوا زینتکم عند کل مسجد" الآیۃ۔

۲۸۲۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ يَقُولُ لِجَارِيَةٍ لَهُ اذْهَبِي فَابْغِينَا شَيْئًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ) لَهُنَّ (غَفُورٌ رَحِيمٌ) *

۲۸۲۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابو سفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عبداللہ بن ابی بن سلول منافق اپنی باندی سے کہتا، جا بد فعلی کر کے ہمارے لئے خرچی کما کرلا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اپنی باندیوں کو اگر وہ زنا سے بچنا چاہیں، تو زنا کرنے پر مجبور مت کرو، تاکہ دنیا کا مال کماؤ اور جو کوئی باندیوں پر اس کام کے لئے زبردستی کرے تو اللہ تعالیٰ زبردستی کے بعد باندیوں کے لئے غفور رحیم ہے۔

(فائدہ) یہ واہی اور معصیت کی رسم تھی، اسلام نے اسے موقوف کر دیا۔

۲۸۲۴- و حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ جَارِيَةً لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ ابْنِ سَلُولَ يُقَالُ لَهَا مُسَيْكَةُ وَأُخْرَى يُقَالُ لَهَا أُمَيْمَةُ فَكَانَ يُكْرِهُهُمَا عَلَى الزِّنَى فَشَكَتَا ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ (وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ) إِلَى قَوْلِهِ (غَفُورٌ رَحِيمٌ) *

۲۸۲۴۔ ابو کامل جحدری، ابو عوانہ، اعمش، ابو سفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عبداللہ بن ابی بن سلول منافق کے دو باندیاں تھیں، ایک کا نام مسیکہ اور دوسری کا نام امیمہ تھا اور وہ دونوں کو زنا پر مجبور کیا کرتا تھا، ان لونڈیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات کی شکایت کی، تب اللہ تعالیٰ یہ آیت نازل فرمائی، "ولا تکرھوا فتیاتکم علی البغاء (الی قولہ) غفور رحیم۔

۲۸۲۵ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ) قَالَ كَانَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ

۲۸۲۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن ادریس، اعمش، ابراہیم، ابو معمر، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ رب العزت کے فرمان "اولئک الذین یدعون یبتغون الی ربھم الوسیلۃ ایھم اقرب" کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جنوں کی ایک جماعت جن کی پوجا کی جاتی تھی، وہ مسلمان ہو

(فائدہ) ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ عبداللہ بن ابی منافق کی چھ لونڈیاں تھیں اور یہ سب کو مجبور کرتا تھا، کہ بد فعلی کرا کر کما کر لائیں، اور وہ اس بات سے سخت نفرت کرتی تھیں، لیکن مجبور ہونے کی وجہ سے یہ پیشہ کراتی تھیں، اسی بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، بہر حال زنا کرانے کی جو بھی صورت ہو، وہ سب حرام ہے، اور مجبور کو اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے۔

أَسْلَمُوا وَكَانُوا يُعْبَدُونَ فَبَقِيَ الَّذِينَ كَانُوا يَعْبُدُونَ عَلَى عِبَادَتِهِمْ وَقَدْ أَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجِنِّ *

گئی اور پوجا کرنے والے اسی طرح ان کی پوجا کرتے رہے، اور وہ جماعت مسلمان ہو گئی، یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی۔

٢٨٢٦- حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ قَالَ كَانَ نَفَرٌ مِنَ الْإِنْسِ يَعْبُدُونَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ فَأَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجِنِّ وَاسْتَمْسَكَ الْإِنْسُ بِعِبَادَتِهِمْ فَنَزَلَتْ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ *

۲۸۲۶۔ ابو بکر بن نافع عبدی، عبدالرحمن، سفیان، اعمش، ابراہیم، ابو معمر، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آیت "اولئك الذين يدعون يبتغون الى ربهم الوسيلة" اس وقت نازل ہوئی، کہ بعض آدمی جنوں کی پرستش کرتے تھے، وہ جن مشرف باسلام ہو گئے، اور ان کے پوجنے والوں کو خبر نہ ہوئی، اور وہ لوگ ان کو پوجتے ہی رہے، تب یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ لوگ جن کو یہ پکارتے ہیں، اپنے پروردگار کے پاس وسیلہ کے متلاشی ہیں۔

٢٨٢٧- وَحَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ (يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ) عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۸۲۷۔ بشر بن خالد، محمد بن شعبہ، سلیمان سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

٢٨٢٨- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ (أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ) قَالَ نَزَلَتْ فِي نَفَرٍ مِنَ الْعَرَبِ كَانُوا يَعْبُدُونَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ فَأَسْلَمَ الْجِنِّيُّونَ وَالْإِنْسُ الَّذِينَ كَانُوا يَعْبُدُونَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ فَنَزَلَتْ (أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ) *

۲۸۲۸۔ حجاج بن الشاعر، عبدالصمد، عبدالوارث حسین، قتادہ، عبداللہ بن معبد الزمانی، عبداللہ بن عتبہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ "اولئك الذين يدعون يبتغون الى ربهم الوسيلة ايهم اقرب" عرب کی ایک جماعت کے بارے میں نازل ہوئی، جو جنوں کی ایک جماعت کی پرستش اور عبادت کرتے تھے، وہ جن تو مشرف باسلام ہو گئے اور لوگ اپنی لاعلمی اور جہالت میں ان جنوں کی عبادت اور پرستش کرتے رہے، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اولئك الذين الخ نازل فرمائی۔

٢٨٢٩- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُطِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ التَّوْبَةِ قَالَ التَّوْبَةِ قَالَ بَلْ هِيَ الْفَاضِحَةُ مَا زَالَتْ تَنْزِلُ وَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ حَتَّى ظَنُّوا أَنْ لَا يَبْقَى مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا ذُكِرَ فِيهَا

۲۸۲۹۔ عبداللہ بن مطیع، ہشیم، ابو بشر، سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس سے کہا سورۂ توبہ، وہ بولے نہیں، بلکہ وہ سورت تو (کفار اور منافقین کو) رسواء کرنے والی اور ذلیل کرنے والی ہے، اس سورت میں برابر ومنہم ومنہم (بعض کا حال یہ ہے) نازل ہوتا رہا، میں نے کہا سورۂ

قَالَ قُلْتُ سُورَةُ الْأَنْفَالِ قَالَ تِلْكَ سُورَةُ بَدْرٍ قَالَ قُلْتُ فَالْحَشْرُ قَالَ نَزَلَتْ فِي بَنِي النَّضِيرِ *

انفال، بولے، وہ سورت تو بدر کی لڑائی کے بارے میں ہے، میں نے کہا، سورۂ حشر، بولے وہ سورت بنی نضیر کے بیان میں ہے۔

٢٨٣٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَلَا وَإِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَ تَحْرِيمُهَا يَوْمَ نَزَلَ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ وَدِدْتُ أَيُّهَا النَّاسُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَهِدَ إِلَيْنَا فِيهَا الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا *

٢٨٣٠۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، ابو حیان، شعبی، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ دیا، تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی پھر فرمایا امابعد، یاد رکھو کہ جب شراب حرام ہوئی، تو پانچ چیزوں سے تیار ہوا کرتی تھی، گندم سے، اور جو سے، اور کھجور سے، اور انگور سے اور شہد سے، اور شراب وہ ہے، جو عقل کو ڈھانک لے، اور اس میں فتور ڈال دے، اور تین اشیاء ایسی ہیں، جن کے بارے میں، اے لوگو میں چاہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم انہیں ہم سے (مفصل) بیان فرمادیتے، دادا اور کلالہ کی میراث اور سود کے چند ابواب۔

٢٨٣١ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثٌ أَيُّهَا النَّاسُ وَدِدْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَهِدَ إِلَيْنَا فِيهِنَّ عَهْدًا نَنْتَهِي إِلَيْهِ الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا *

٢٨٣١۔ ابو کریب، ابن ادریس، ابو حیان، شعبی، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب سے سنا، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ممبر پر فرما رہے تھے، اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے شراب کی حرمت نازل فرمائی، اور وہ پانچ اشیاء سے تیار ہوتی ہے، انگور، کھجور، شہد، گیہوں، اور جو سے، اور خمر وہ ہے، جو عقل میں فتور ڈالے اور تین اشیاء اے لوگو ایسی ہیں کہ میری خواہش تھی کہ ان کے بارے میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے آخری بات بیان فرمادیتے (ایک) دادا (اور دوسرے) کلالہ کی میراث (اور تیسرے) سود کے چند ابواب۔

٢٨٣٢ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَيَّانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا غَيْرَ أَنَّ ابْنَ عُلَيَّةَ فِي حَدِيثِهِ الْعِنَبِ كَمَا قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ وَفِي حَدِيثِ

٢٨٣٢۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، ابو حیان سے اسی سند کے ساتھ دونوں روایتوں کی طرح حدیث مروی ہے، باقی ابن عتبہ کی روایت میں ابن ادریس کی روایت کی طرح عنب (انگور) کا لفظ ہے اور عیسیٰ کی روایت میں ابن مسہر کی روایت

عِيسَى الزَّبِيبِ كَمَا قَالَ ابْنُ مُسْهِرٍ *

کی طرح زبیب کا لفظ ہے (ترجمہ ایک ہی ہے)۔

۲۸۳۳- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ قَسَمًا إِنَّ (هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ) إِنَّهَا نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ بَرَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَعُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ ابْنَا رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ *

۲۸۳۳۔ عمرو بن زرارہ، ہشیم، ابوہاشم، ابومجلز، قیس بن عباد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ قسم کھا کر بیان کر رہے تھے، کہ آیت ھذن خصمان اختصموا فی ربھم ان لوگوں کے متعلق نازل ہوئی جنہوں نے غزوہ بدر کے دن (میدان جنگ میں سبقت کی (مسلمانوں کی طرف سے) حضرت حمزہ، حضرت علی، حضرت عبیدہ (اور کفار کی طرف سے) عتبہ، شیبہ، ولید بن عتبہ۔

۲۸۳۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ لَنَزَلَتْ (هَذَانِ خَصْمَانِ) بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ *

۲۸۳۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن، سفیان، ابوہاشم، ابومجلز، قیس بن عباد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ قسم کھا کر بیان کرتے تھے، اور ہشیم کی روایت کی طرح اس آیت کی تفسیر مروی ہے۔

(فائدہ) مذکورہ بالا تینوں مشرکین یعنی عتبہ، شیبہ اور ولید بن عتبہ نے بدر کے دن میدان جنگ میں نکل کر اپنے حسب و نسب اور قوت پر تکبر کیا اور مبارزت کا اظہار کیا تھا، ان کے مقابلہ کے لئے تین انصار نکلے، لیکن قریش کہنے لگے، ہم سے قریشی ہمارے مقابلہ کو آئیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشارہ سے تینوں انصار واپس چلے آئے، اور مذکورہ بالا تینوں صحابہ کرام یعنی حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے مقابلہ کے لئے سامنے آگئے۔

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّالِثُ مِنْ صَحِيحِ الْإِمَامِ مُسْلِمٍ وَبِهِ تَمَّ طَبْعُ الْكِتَابِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ